## شعر

كِتَابٌ لَوْ تَأَمَّلَهُ ضَرِيرٌ ‏— ‏لَعَادَ كَرِيمَتَاهُ بِلَا ارْتِيَابِ
وَلَوْ مَرَّتْ حَوَامِلُهُ بِقَبْرٍ ‏— ‏لَصَارَ الْمَيْتُ حَيًّا فِي التُّرَابِ

بمواہبِ حضرت ارحم الرّاحمین؛ در طہارتِ نسبِ جناب سیّد المرسلین
صلّے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطّاہرین؛ کتاب معدنِ صواب و مغفرت آگین

# دُرْجُ الدُّرَرِ الْبَهِيَّهِ فِي إِيمَانِ الْآبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ الْمُصْطَفَوِيَّهِ

از تالیفِ منیف تراب اقدام المصنفین؛ خادم الفقراء والمساکین؛
محمد خیر الدین انافہ اللہ رحیق المحبین؛ در مطبع توفیقی مطبوع گردیدہ بہرِ عاشقین

این نامہ چہ نامیست کہ چون باغِ ارم ‏— ‏از نازکی و لطافتِ آن ہر دم
ہم سینہ شود گلشن و ہم جان تازہ ‏— ‏ہم دیدہ شود روشن و ہم دل خرم

غریق لجۂ انعام و فیض یزدانم
کدام شکر وی آرم بجا نمیدانم

بعد تحمیدات ذات قدیم الصفات کہ جسنے اپنے نور قدیم سے پیدا کیا خاتم انبیائے کبار؛ اور اوس محبوب ازلی کے نور کامل السرور سے اوسیکے لیئے ہویدا کیا اہل نور و نار؛ پھر اوس فیض لم یزلی کو اصلاب طاہرین اور ارحام طاہرات سی دار دنیا مین کیا آشکار؛ شعر

مَا زَالَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ مُتَنَقِّلاً
فِی الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اُولِی الْعُلاَ
حَتّٰی لِعَبْدِ اللّٰہِ جَاءَ مُطَهَّرًا
وَمُکَرَّمًا وَّمُعَظَّمًا وَّمُبَجَّلاً

اور آل متلالی صلوات سنیات اور جواہر زواہر تسلیمات زاکیات افزون از عدد انفاس کائنات و بیرون از شمار اشعار مکونات فرق ذات رحمت عرشیات و فرشات پر دائم ہون نثار؛ کہ جنکی شان رفیع البنیان مین وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی فرمان پروردگار؛ شعر

خدا خواہد رضائے مصطفا را
خدا جوید رضائے مجتبا را
رضائے حق اگر خواہی خیوری
خدائے خویش راضی کن خدا را

پھر اُس حبیب حضرت رحمان طبیب معصیت گنہگاران کو معراج وہاج کرایا اور علی الخصوص خلوت خانۂ لامکان بی نشانمین بلایا اور اپنی دیدار قدامت انوار سے ایسا محو بے صحو فرمایا بصد عز و وقار؛ کہ ازان حال بیچگون یہ مضمون فیض مشحون ترنم گوئی بیچون ہے عند اولی الابصار؛ شعر

نہ عصیان ماند و نے طاعت
شدم محو اندران ساعت
چنان گشتم دران حالت
کہ وی من گشت و من ہم وی

اور خلعت شفاعت کبری قامت اوس طلعت عظمی پر راست و چست آیا کہ جسنے لسان وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی سی ایسا فرمایا کہ اذا لا ارضی و واحد من امتی فی النار

اَلَمْ یُرْضِكَ الرَّحْمٰنُ فِیْ سُوْرَةِ الضُّحٰی
وَحَاشَاكَ اَنْ تَرْضٰی وَفِیْنَا مُعَذَّبٌ

| یا بند بروی از مژہ گو ہر فشان کنند | عشاق ہر کجا رقمِ کلکِ آن نگار |
| --- | --- |
| تعویذِ جان و حرزِ دلِ ناتوان کنند | ہر یک گرفتہ حرفے ازانجا بیادگار |

اے لبیبِ صفی و اریب وفی نور اللہ فکرک بانوارہٖ و شرح صدرک باسرارہٖ جو شخص کہ محبِ صادقِ جنابِ خاتم انبیائے کبار ہے درودِ نامحدود حضرت و درود بر سیدِ مختار ہے تو وہ اِس کتاب مخزنِ صواب و مغفرت پر وانہ پر مثلِ پروانہ جان نثار ہے کیونکہ اِس کتابِ نایاب مین وصفِ محبوب از بسکہ مطلوب بطرزِ خوش اسلوب صریحًا نگار ہے فھو عندہٗ اجمل من اللؤلؤ المکنون و افضل من جنۃ وعدبھا المتقون اور جو شخص کہ منکرِ جنابِ رسالت مآب شفیعِ روزِ شمار ہے تو وہ اِس کتاب ہادیئے صواب سے جون کافر از کلمۂ توحید بیزار ہے اور ردِ منکر یہ فرمان واجب الاذعانِ حضرتِ پروردگار ہے یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰافِرُوْنَ شعر

| شمع کے میرد بسوزد پوز او | ہر کہ بر شمعِ خدا آرد تفو |
| --- | --- |
| کہ کند تف سوی مہ یا آسمان | ای بریدہ آن لب وحلق ودہان |
| تف سوی گردون نیابد مسلکے | تف بروئش بازگردد بیشکے |
| ہمچو تبت بر روانِ بولہب | تا قیامت تف برو بارد زرب |

ای عزیز وافر تمیز انکارِ منکر اطفائے چراغ صدق و صواب مین غیر موثر ہے مثلِ خواہشِ خفاش نابودیئے آفتاب مین شعر

| مقبلانرا زوالِ نعمت وجاہ | شور بختان بآرزو خواہند |
| --- | --- |
| چشمۂ آفتاب را چہ گناہ | گر نہ بیند بروز شپرہ چشم |
| کور بہتر نہ آفتاب سیاہ | راست خواہی ہزار چشم چنان |

# فہرس البصائر العشرۃ الجلیّہ ؛ لناظر الجزء الاوّل من العقائد الخیوریّہ

## اور یہ جزو مُسمّی ہی بدرج الدرر البہیّہ ؛ فی ایمان الاٰباء والاُمّہات المصطفویّہ

اور اونکی آلِ منتجبین اور اصحابِ منتجبین پر جو مثلِ سفینۂ نوح اور نجومِ ہدایت و فتوح
نہار؛ مرآتِ خاطرِ خطیب اور آئینۂ ضمیرِ منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوہ فگند
ہو؛ اور گوشِ ہوشِ تجار اور ہر ایک اہلِ مطبع ہر دیار اِس خبرِ صدق اثر سے مسرور
و مسرور ہو وے کہ اِس مولفِ مسکین صانہ اللہ من شر الحاسدین نے اول عباراتِ عربیہ اور
تعبیراتِ فارسیہ اِس کتاب دُرج الدُرر البہیہ اول جلد عقائدِ خیوریہ کو زبرِ معتبرہ حضراتِ
محققین اور کُتبِ معتمدہ مہرہ مدققین سے انتخاب کیا؛ پھر اونکی صورتِ معانی کو لباسِ
نظمِ اردو و مبانی سے زینت آب کیا؛ اور مطبعِ توفیقی واقع شہر کلکتہ مین کتابِ مذکور بصرفِ
زرِ کثیر چھپوایا؛ بموجب قانونِ سرکارِ نامدار داخلِ دفترِ رجسٹری مندرج کرایا؛ پس کوئی
صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے کتاب ہذا یعنے دُرج الدُرر البہیہ؛ فی ایمانِ الآباء والامہات
المصطفویہ کا نہ فرماوے؛ اور بطور عدمِ اجازتِ طبع بصائرِ عشرۂ جلیہ لناظری الجزء الاول
من العقائد الخیوریہ اپنی دلمین مقرر ٹھہراوے؛ اور زنہار زنہار بقصدِ حصولِ منفعت بارِ
نقصان و مضرت نہ اوٹھاوے ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی؛ کیونکہ
جمیع حقوقِ کتاب مرقوم الصدر اِس مولفِ مسکین ابن المسکین کے لئے محفوظ ہین بہر طور
اِس مشتہر داعی بالخیر صانہ اللہ عن الضیر کے لیئے وہ جملہ ثابت و ملحوظ ہین؛ اور جس صاحبکو
خریدِ کتابِ مذکور مطلوب و منظور ہو؛ تو شہر کلکتہ امرتلہ گلی مکان نمبر ۹ مین حافظ ولی اللہ
صاحب سے بہ قیمت پختہ شش روپیہ فی جلد دستیاب بلا فتور ہو؛ اور اگر کوئی صاحب
دوسرے شہر و اطراف سے طلب فرماوے تو فوراً بوصولِ قیمتِ مذکور مع خرچِ سبیل ڈاک
مکان مسطور سے کتابِ مزبور روانہ کیجاوے؛ واللہ الہادی وعلیہ اعتمادی۔

المشتہر

**مولفِ مسکین محمد خیر الدین انافہ اللہ حیق المحبین آمین**

۲۰ شہر محرم الحرام سنہ ۱۳۱۲ من ہجرتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

## فہرستِ بصائرِ مسطورہ: دربیانِ بعضِ فوائدِ مبرورہ

# معذرت مؤلف مسکین أنافہ اللہ رحیق المحبین بحضرت علمائے منصفین



بعد تحمید ایزد غفار ؁ و درود نامعدود سید مختار ؁ و منقبت حضرات آل اطہار خاطر عاطر ناظر اس کتاب دُرج الدرر البہیہ ؁ فی ایمان الآباء والامہات المصطفویہ ؁ وہذا ہو الجزء الاول من العقائد الخیوریہ ؁ لاہل السنۃ والجماعۃ المرضیہ پر آشکار ہو ؁ یہ مضمون صدق مشحون صفحہ قلب محبین منصفین پر نگار ہو ؁ کہ بعض مقام اس کتاب مین بعد طبع نزد معان نظر نہایت موجز و پُر اختصار مفہوم ہوا ؁ کہ افہام عوام مین ادراک اوسکا بے غایت دشوار معلوم ہوا ؁ تو اُس مقام کو ضیق اختصار سے رہائی دیا ؁ موافق ہر ایک مقام کے قدری تفصیل مزید کیا ؁ لہذا شمار اعداد صفحات مین فرق نمودار رہوا ؁ حتی کہ بعض جائے اعداد اوراق مین تکرار رہوا ؁ اور لفظ مزید مع اعداد زائدہ تحریر کرنا سزاوار رہوا ؁ پس فہرست مین جس جائے لفظ مزید مع عدد مسطور ہے ؁ تو کتاب مین بھی وہی عدد مع لفظ مزید دیکھنا ضرور ہے ؁

واللہ المستعان وعلیہ التکلان ؁

# فہرستِ دُرجِ الدّررِ البہیّہ ؛ فی ایمانِ الآباء والامّہات المصطفویّہ اور یہی ہے جلدِ اوّل عقائدِ خیوریّہ



مزید

حدیث قدسی لولا محمدؐ لما خلقتُ آدم ولا الجنۃ
ولا النار ؛ ولولاک لما خلقتُ
الدنیا یا حبیبِ المختار ؛
علیہ صلوٰۃ
الغفار ؛
۵۲

پنج انبیا کو برادرِ اُمّت ٹھہرایا جناب پروردگار
اور جنابِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کو جانِ اُمت
فرمایا بصد عزّو
وقار ؛
۵۷

مناقب حضراتِ خلفائے راشدین
و دیگر مرضیۂ آلِ طٰہٰ و یٰسین
صلوات اللہ وسلامہ
علیہ وعلیہم
اجمعین ؛
۶۱

منقبت اولیائے اُمّتِ مرحومہ خیرالانام
کہ انبیا سے زیادہ ہے اونکے
لیئے انعام طفیل رسول کریم
علیہ الصلوٰۃ
والسلام
۷۶

تعظیم حکام ظاہر و باطن رعایا پر علی الدوام
لازم والزم ہے مثل تعظیم ایزدِ علام ؛
چہ جائیکہ اون سے
سرکشی کریں صبح
و شام ؛
۸۸

طلبِ مغفرت بسبقتِ رحمتِ کردگار ؛
و بوسیلۂ جمیلۂ شفاعت سیّد
مختار ؛ صلے اللہ
وسلم علیہ وآلہ
الاطہار ؛
۹۴

استدعا برائے اجرائے فیوض اساتذہ و
مشائخ مولفِ مسکین ؛ و خواہش
اعانت از شاگردان و مریدین
از جناب رب
العالمین ؛
۹۵

تعوذ بجنابِ ارحم الراحمین از شرِ حسد
حاسدین کہ لاریب یہ ورثہ ابلیس
ہے بالیقین یہی اوّل
گناہ در آسمان
و زمین ؛
۹۷

## فہرست درج الدرر البہیۃ ؛ دربیان بعض فوائد ضروریہ

بیانِ سببِ تالیف اس رسالے کا بطور اختصار اور شور وز ور کلِ وکور بر ذکر طہارتِ نسب جناب سیّد مختار صلے اللہ علیہ وآلہ الاطہار ؛
منہ ۱

معنائے وتوکل علی العزیز الحکیم الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین انہ ھو السمیع العلیم ؛
الآیۃ۔
۶۶

بیانِ آزر کہ وہ عم سیدنا خلیل آشکار ہے اور یہ امر اخبار صحیحہ اور آثار ملیحہ سے از بسکہ ثابت بلا انکار ہے ؛
منہ
۸۸

زمین گاہے خالی نہ تھی بعد نوح علیہ السلام ؛ سات یا زیادہ مسلمانون سے علی الدوام اور یہ امر احادیث سے ثابت ہے بلا کلام
۱۰۴

وجۂ تقدیم لا الہ الا اللہ بر قول محمد رسول اللہ کیونکہ آیۃ وابتغوا الیہ الوسیلہ مقتضیئے تاخیر ہے بالصراحۃ الجمیلہ
۱۲۲

بیانِ خوابِ حضرتِ عبد المطلب قدس اللہ سرہ المبین ؛ کہ اونکی پشت سے ظاہر ہونگے جناب سید المرسلین
۱۷۲

جوابِ اعتراضِ منکر کہ جناب سیّدِ مختار ؛ بیانِ نسب مین معدّ بن عدنان سے تجاوز نکرتے زینہار ؛
۱۶۱

قصۂ اصحاب فیل ایک دلیل جمیل ہے آشکار حضرت عبد المطلب کے اعتقاد توحید پر عند اولی الابصار ؛
۱۸۴

ردّ اعتراض منکرانِ رسول کریم ؛ کہ شانِ نزول ولاتسئل عن اصحاب الجحیم جو درحقِ اُمّ النبی مذکور ہے توکیونکر نہ مانے ہم و اسکو کیا وہ زور ہے
۳۲۵

بیانِ احاطۂ علم جنابِ رسول کریم ؛ اور شاہد ہونا اونکا بنصِّ کلام قدیم علیہ اطیب الصلوات وازکی التسلیم ؛
؛ ؛ ؛
۳۲۸

شمہ تفسیرِ کلام قدیم ؛ وَلَاتُسْئَلُ عَنْ اصحاب الجحیم ؛ کہ اوس سے مردود و مطرود ہین جملہ وساوس لعین رجیم ؛ -
۳۳۷

جواب اس ادّعا کا کہ آیت وما کان للنبی والذین نازل ہوئی ہے درحق اُمّ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین ؛
۳۴۲

بیانِ اختلافِ حضراتِ علمائے کرام ؛ در اقرارِ حضرتِ ابو طالب عَمِّ شفیع الانام ؛ علیہ اطیب الصلوۃ والسلام ؛
۳۴۶

بیانِ تصدیقِ حضرتِ ابو طالب عمّ سید المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین
۳۴۷
مزید

نارِ عشق دلِ عاشقانِ صادقین سات سو مرتبہ حرارت مین زیادہ ہے بالیقین نار جہنم سے جو افروختۂ جہان آفرین ؛
۳۴۷

شمہ حقیقت ایمان ؛ کہ وہ دراصل تصدیق جنان اور اقرار لسانی اس کا ترجمان پس ترکِ اقرار باوجود اقتدار مثل ترک نماز ہے آشکار ؛
۳۵۱

نفع دنیا باعثِ مضرت ہے عند اولی الابصار ؛ چنانچہ نعلین موسوی موجب مضرت ہوئی آشکار فاعتبروا یا ذوالافکار

۴۷۴

فائدہ جلیلہ ضمناً اس بیان مین ہے آشکار کہ موسیٰ علیہ السلام طالب آتش تھے بصد اختیار ؛ تو جلوۂ الٰہی ہی ظاہر ہوا بصورت نار

۴۷۷

شنیدنِ موسیٰ علیہ السلام آواز از حضرت ملکِ علّام و شناختنِ حضرت کلیم ؛ کہ یہی ہے لاریب کلام ربّ قدیم ؛؛

۴۸۰

حق تعالیٰ نے ظاہر کیا پیش حضرت موسیٰ فضیلتِ جناب سید المرسلین اور فرمایا کہ خذ ما اتیتک وکن من الشاکرین ؛ -

۴۸۲

بیانِ تزویجِ حضرتِ عبداللہ والد سید الانام ؛ علیہ وعلےٰ آبائہ واولادہ اطیب الصلوات وازکی السلام

۴۸۴

شبِ استقرارِ حمل جناب خیر الانام افضل شب قدر سے ہے نزد ائمۂ اعلام ؛ واختلاف در تاریخ و شہرد عام ؛

۴۸۷

جسوقت مین تولد ہوئے جناب سیّد الانام تو لاریب وہی وقتِ قبولیتِ دعائے مومنین ہے علیٰ الدوام ؛

۴۹۰

قصیدۂ رشیدہ و عقیدۂ سدیدہ کہ درج الدرر البہیۃ اول جلد عقائد جیوریہ اوسکے ایک بیت کی شرح ہے لاکلام اور وہ یہ ہے بامضمون تام

۴۹۵

شعر

نور او کہ جب ہو مسجودِ جملہ کائنات ؛
تب تو صلب ساجدین مین وہ تقلب دار ہے

| | |
|---|---|
| فَرَضَ علینا حُبَّہٗ و ثَنَاءَہٗ | فِي مَذْهَبِي يَا نِعْمَ هٰذَا الْمَذْهَبُ |
| وَ لِاَجْلِهٖ حَسَدٌ وَاعلیٰ وَکُلُّهُمْ | شَرٌّ بِنِیْرَانِ الْحُسُوْدِ یُعَذَّبُ |
| فَیَقَالُ لِیْ یَا خَیْرَ دِیْنِ مُحَمَّدٍ | زَلَّتِ الْخُمُوْلُ وَخَیْرُ دِیْنِكَ اَطْیَبُ |

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِكَ اَحْمَدٍ
وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاٰلِ عِنْدَكَ اَقْرَبُ

اَللّٰهُمَّ ضمیر منیر حاطِر خطیر ناظرین جلدِ اوّل لعقائد الخیوریّہ لاہل السّنّۃ السّنیہ وساوسِ نفسانی وہواجسِ حسودانی سے محفوظ ہر زمان ہو؛ اور یہ امرِ وثیق از سلکہ انیق بتوفیقِ رفیق ملحوظ جان ہو؛ کہ اوّل کحل الجواہر ان چند بصائر پر سرائر سے چشمِ جنان ودیدۂ انسان کو منوّر فرماویں؛ بعدہٗ براہین قاطعہ ومضامین ساطعہ تحریر سدائد نوریّہ تحبیر عقائد خیوریّہ سے حظ وفیر ولذّت کثیر حصول میں لاویں؛

وَاللّٰهُ الْهَادِیْ وَعَلَیْهِ اعْتِمَادِیْ وَلِلّٰهِ الْمُتَعَالِ دَرُّ مَا فِیْ هٰذَا الْمَقَالِ شعر

| | |
|---|---|
| اِذَا لَمْ یُعِنْكَ اللّٰهُ فِیْمَا تُرِیْدُهٗ | فَلَیْسَ لِمَخْلُوْقٍ اِلَیْهِ سَبِیْلُ |
| فَاِنْ هُوَ لَمْ یُرْشِدْكَ فِیْ کُلِّ مَسْلَكٍ | ضَلَلْتَ وَلَوْ اَنَّ السَّمَاءَ دَلِیْلُ |

**البصیرۃ الاولیٰ** اے عزیز وافر تمیز ماخذ جلد اوّل عقائد خیوریّہ بلا انکار؛ یہ کُتبِ معتبرۂ دینیّہ ہیں آشکار کہ کلام اللّٰہ الجلیل ومن تفاسیرہ لباب التاویل ومعالم التنزیل ودرّۃ التاویل واسرار التنزیل والکواشی ومدارک التنزیل وحقائق التاویل وانوار التنزیل والتحریر والتحبیر والجامع الکبیر والسّراج المنیر وتفسیر ابن الحجر ومفاتیح الغیب وفتوح الغیب فی الکشف عن قناع الریب وروح البیان وغایۃ التبیان وتفسیر السّمان وعرائس البیان وروح المعانی وتفسیر السّبع المثانی وتفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمس تقادم قبل آدم طلعها — ابداً علی افق البقا لا تغرب

اللہ اعطاها النعیم بأسرها — اعلی واحلاها لها هی تنسب

یا حبذا فضلاً الینا رحمة — اللہ ارسله به نتقرب

خیر الوریٰ نور الالٰه نبینا — نلنا به الخیر الذی لا تسلب

نوابه الرسل الکرام وانه — ملک علیه ما لاحد یغلب

اذن الشفاعة فی یدیه مفوض — ها لا نصیب لمن به هو یکذب

طلب الاله رضائه ورضاء من — من حبه شرب الکؤس ویشرب

مطلوبنا اسنی المطالب حبه — ذخر الفلاح فنعم هذا المطلب

نال الوریٰ بمحمد کل المنیٰ — والقرب من کل الامانی اعذب

حاز السیادة کلها بکماله — والیه اقسام المحاسن تجذب

محبوبنا غیث الخلائق کلها — ابداً علیها بالمآرب یسکب

والباطنۃ ومسند الحافظ ابی بکر البزار ومعجم الذہبی وفردوس الاخبار ومدخل الحافظ ابی عبد اللہ
وحدائق الابرار وکتاب البعث والنشور وخزینۃ الاسرار وسنن البیہقی ولواقح الانوار و
شمائل امام الحرمین ونکات الاسرار والشرح الکبیر للعلامۃ الرافعی والتکملۃ للمحقق الیافعی
وروض السہیلی واشرف الوسائل وعیون ابن سید الناس وزہر الخمائل وسبل النجاۃ والمقامۃ
السندسیۃ ومسالک الحنفاء والفتوحات المکیۃ والتعظیم والمنۃ والبرتقیۃ المعودیۃ والمنن
الکبریٰ والاشراقات الالہیۃ والیواقیت والجواہر وشرح الحاوی وتنویر البصائر والبحر
المورود وقلائد الجواہر وبدیع المثال ومرآۃ الیقظان والتمہید والخیرات الحسان
والقواطع والبرہان والتعلیق والمنخول والمستصفیٰ والمحصول والتذکرۃ الکریم وتحفۃ
المرید والہدی النبوی والدر الفرید والامتاع والدر النضید وشرح الروض الازہر
والکبریت الاحمر وفتح المبین فی انواع کرامات الصالحین ومورد الصادی للحافظ
شمس الدین والنکت البدیعات وریاض الذاکرین ودرر الغوص واحیاء
علوم الدین والانس الجلیل والابریز لسیدی وسندی عبد العزیز قدس اللہ سرہ
وافاض علینا برہ وشرح سفر السعادت ومدارج النبوۃ وشرح التعرف لاصحاب الفتوۃ
وحجۃ اللہ البالغۃ وشرح المقاصد والصواعق المحرقۃ لاہل المفاسد وعقد الفرائد
شرح العقائد وفتاوائے سیدی ابن حجر وکتاب الاصنام للحافظ عمرو وشرح المنسک
المتوسط والفتاوی العتابیۃ والبحر الرائق ودرج الدرر السنیۃ والدر المختار ورد المحتار
وشرح الوہبانیۃ والطحطاوی والتتارخانیہ اور سوا انکے دیگر زبر اصحاب الاتقان
جزاہم اللہ باللطف والاحسان اور جس جائے پر کتب مرقومہ سے عبارت مسطور ہے
وہاں پر حوالہ بھی کتب ماخذ کا مذکور ہے ۔ ومن اللہ توفیق السداد ومنہ الہدایۃ والرشاد

الاصفہانی وغایۃ الامانی وکشف الاسرار وجامع الانوار وبحر الدرر ودرج الغرر والفواتح الالٰہیۃ والمفاتیح الغیبیۃ والمواہب العلیۃ والتفسیر المستوضی وبحر الحقائق و تفسیر ابی السعود واہل الدقائق وتفسیر مولانا عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز ومن الاحادیث صحیح البخاری والارشاد الساری وفتح الباری والفیض الجاری والصحیح لمسلم بن الحجاج ومن شروحہ المنہاج والاکمال لوہاج وصحیح الترمذی وعارضۃ الاحوذی وسنن ابن ماجہ ومصباح الزجاجہ وسنن الحافظ ابی داؤد ومرقات الصعود والنسائی والموطا و کشف المغطا ومسند الامام احمد رحمہ اللہ الملک الاحد والمشکات واشعۃ اللمعات والمرقات والمفاتیح شرح المصابیح ومبارق الازہار شرح مشارق الانوار وسنن البیہقی ومعجم الطبرانی والمواہب والشرح الزرقانی والشفاء للقاضی عیاض ونسیم الریاض والسنوسی والتلمسانی والشرح الرابع للعلی القاری علیہم رضوان اللہ الباری والصفوی والحفوی وحلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء والتدریب و شرح التقریب والسابق واللاحق للخطیب والخصائص الکبریٰ والوسیلۃ العظمیٰ والمستدرک وملخصہ المدرک والاصابہ فی تمییز الصحابہ ومنہل الصفا وشرف المصطفا علیہ الصلوٰۃ والثنا وجامع عبد الرزاق رحمہ اللہ المتین وطبقات ابن السبکی تاج الدین والاستیعاب والنہر لابن حیان و طبقات ابن سعد علیہم الرضوان والاثار للامام الطحاوی والطبقات للعلامۃ المناوی وانسان العیون فی سیرۃ الامین المیمون وکشف الغمہ عن جمیع الامۃ وانموذج اللبیب فی خصائص الحبیب ودلائل النبوۃ لابی نعیم الاصفہانی قدس اللہ سرہ النورانی وتذکرۃ العلامۃ القرطبی نور اللہ سرہ الزکی ومنجز السّول فی معجزات الرسول وتاریخ ابن عساکر وابکار الافکار وغیرہا من کتب الاخبار کالفوائد البارزۃ والکامنۃ فی النعم الظاہرۃ

کاجناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرمایا ہے ؛ چنانچہ فلان فلان تفسیر مین
وہ بیان خوش تبیان بالتصریح آیا ہے ؛ اور وہ تفاسیر متداولہ معتبرہ اکثر علما کے
نزدیک موجود ہین ؛ مگر قلوب معاندین و حاسدین سے انوار ایمان و اسرار عرفان
اسقدر مفقود ہین ؛ کہ چند سال سے تا این زمان باستیلائے حسد جنان تفاسیر مذکورہ
کو ملاحظہ نہین فرماتے ہین ؛ اور بطور اشتہار واجب الاظہار مین جابجا چھپواتے
ہین ؛ کہ وہ بیان سراسر بہتان و ایجاد زور ہے ؛ اون تفاسیر مین ہرگز وہ نہین
مذکور ہے ؛ اور حالانکہ جب وہ معاندین کل وکور ؛ کرتے تھے کوچہ و بازار مین شور
وزور ؛ تب اس فقیر الی رحمۃ ربہ القدیر نے برسر منبر تفاسیر مذکورہ سے عبارت مسطورہ
حرفاً حرفاً مع ترجمہ حاضران مجلس وعظ کو سنایا ؛ اور بعض سرگروہ معاندین نے
بھی سقف مسجد پر بطور نشست کمین گاہ مقابل منبر بیٹھکر سماعت فرمایا ؛ اما سماعت
مذکور سے حساد اہل فساد نے کچھ حظ ہدایت نہ اوٹھایا ؛ بلکہ کانون سینہ مین آتش
حسد وکینہ کچھ اور ہی سلگایا ؛ کیف لا وقد قال اللہ عز برہانہ تبارک وتعالیٰ شانہ
فی کتابہ المیمون ؛ فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم
بما کانوا یکذبون **شعر**

| گلیم بخت کسے راکہ بافتند سیاہ | باآب زمزم وکوثر سفید نتوان کرد |
| --- | --- |

فیا ایتہا النفس اللوامہ ؛ ان ہذہ البلیۃ العامہ ؛ صبت علی اہل الوداد ؛ علی وفق رسوخہم
فی الاستعداد ؛ الا تری من کمل بالصدق والسداد ؛ ابتلی من بین العباد ؛ بشماتۃ الاعداء
وملامۃ الاصدقاء ؛ وطعن الجہلاء ؛ وحسد العلماء ؛ فاصبری علی ما اصاب ؛ وانظری الی ما ہو المآب

| قبلی من الناس اہل الفضل قد حسدوا | ان یحسدونی فانی غیر لائمہم |
| --- | --- |

والبصیرۃ الثانیۃ اے عزیز پر تمیز مقصود اس کتاب سے افہام عوام اہل اسلام ہی نہ تفہیم حضرات خواص کرام ہے ؛ امّا واسطے اطمینان جنان مومنان محبان عبارت عربیہ و فارسیہ کتب معتبرہ دینیہ سے ہر جائے پر مسطور ہے ؛ اور طوال موجب ملال و اختصار ازبسکہ مختار اور یہی منظور ہی ؛ لہذا جو مضمون کسی جائے دو کتاب یا زیادہ مین باتحاد آشکار ہے ؛ اور تعبیر مین مختلف الحال رروے تفصیل و اجمال ہر دو جائے مین نگار ہے ؛ یا بعض جائے بعض عبارت مین کچھ اختلاف ہے ؛ کہ ایک تعبیر مغلق اور دوسری سریع الفہم و صاف ہی ؛ تو اس حالت مین صراحت و وضاحت کو اختیار کیا ؛ اور اتحاد مضمون فیض مشحون پر اعتبار کیا ؛ اور جسقدر کتب مین وہ مضمون متحد پایا ؛ اونمین سے دو چار کا حوالہ معرض اظہار مین آیا ؛ پس اگر وقت رجوع بسوئے ماخذ اصل و نقل مین کسی جائے تعبیر مین کچھہ اختلاف پاوین ؛ تو اوس مقام کے جملہ کتب حوالہ کو ملاحظہ فرماوین ؛ اور بلا دید جملہ ماخذ ہذیانات و خرافات جاہلانہ زبان خوش بیان پر نہ لاوین ؛ اور گریبان پیراہن ایمان کو دست افترا و بہتان سے دریدہ و چاک نکرین ؛ دنیاروے چند آخر کار بخداوند کچھہ بھی غضب الٰہی سے ڈرین ؛ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَلٰی نَعْمَائِہٖ عَمَّ نَوَالُہٗ فِیْ کِتَابِہٖ قَوْلًا رَصِیْنًا ؛ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا عرصہ چند سال و با نقضا ہی ؛ کہ معاندین کا یہ جور و جفا ہے ؛ کہ اس داعی بالخیر صانہ اللہ عن الضّیر کی زبان معجز عنوان پر اثنائے وعظ مین ایکبار یہ بیان جاری ہوا ؛ گوش ہوش مجتہدین مبغضین مین ساری ہوا ؛ کہ بعض مفسرین نے آیۃ الکرسی مین فاعل نعلم

کا اونکو قرار نہین ؛ اور ملتِ کفر و اسلام مین مباینت آشکار ہے ؛ کفار کو دینِ
اسلام مین قیل و قال کرنا کب سزاوار ہے ؛ پس اس مقام مین اسوقت جنان و
لسان سے یہی پڑھنا مختار ہے ؛ کہ لکم دینکم ولی دین جو فرمانِ واجب الاذعانِ
پروردگار ہے ؛ اے خدا کے حبیب وے گنہگارونکے طبیب تو لی نور مقدس کردگار
ہے ؛ تو ہی باعثِ عرشیات و فرشیات و ہر نور و نار ہے ؛ آپکے فیوضات سے
آپکی ذات منزہ صفات کے لیئے جملہ کائنات کا ظہور و اظہار ہے ؛ دُرجِ دُررِ
صلواتِ سنیہ و حقۂ غررِ تسلیماتِ بہیہ از کنوزِ قدیمۂ الٰہیہ دائم آپکے فرق پر نثار ہے ؛
اور آپکے اہلِ بیت عظام اور ہمہ صحابۂ فخام پر جو آپ کی آلِ اطہار ہے ؛ شعر

| | |
|---|---|
| ترا نوالِ دمادم ز خوانِ یطعمنی | ترا پیالہ مدام از شرابِ یسقینی |
| مرا تو قبلۂ دینی ازان سبب گفتم | بمردمان کہ لکم دینکم ولی دینی |

**والبصیرۃ الرابعہ** اے عزیز باسرّ عزیز لبّ لبابِ ہذا الکتاب یہ ہے کہ ہمہ آبا و
اجداد جنابِ سید المرسلین ؛ اور جملۂ امہاتِ حضرتِ حبیب ربّ العالمین ؛ صلی اللہ
وسلم علیہ وآلہ الطاہرین ؛ اہل ایمان و اہلِ جنان ہین بالیقین ؛ سیدنا آدم صفی اللہ
سے تا حضرتِ عبداللہ کوئی فرد اونمین نہین از مشرکین ؛ بعض حضرات اُن مین
رتبۂ نبوت سے فائزین ؛ اور باقی ہمہ سادات حضراتِ اولیائے متقین ؛ صلوات
اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیہم اجمعین ؛ اور یہ اعتقادِ مذکور نورٌ علیٰ نور صریحاً بے فتور
اسیطور کتاب اللہ سے آشکار ہے ؛ اور ایسا ہی اخبارِ نبویہ احادیث و آثار مصطفویہ
مین نگار ہے ؛ اور یہی پر اجماعِ ائمہ حضراتِ اہل سنۃ اولی الابصار ہے ؛ اور
یہ اعتقادِ پرسداد جو اس کتاب مین مذکور ہے ؛ تو وہ مالِ ائمۃ الامۃ اہل السنۃ

| فدام ربی و ربہم مالی ومالہم | ومان اکثرھم غبطا بما نجد |
|---|---|

**البصیرۃ الثالثۃ** اے عزیز اہل سر حریز یہ کتاب صدق مآب ہادیٔ عاشقان صادقین سید المرسلین ہے ٭ رہنمائے محبان واثقین رحمۃ للعالمین ہے ٭ جو شخص طالب وصال حبیب ذو الجلال ہے ٭ فدائے جمال محبوب ایزد متعال ہے ٭ وہی اس کتاب سے حظ بردار ہے ٭ وہی پسندیدہ و برگزیدہ پروردگار ہے ٭ سزاوار دیدار سید مختار ہے ٭ اور جو شخص منکر جناب مستطاب سید الابرار ہے ٭ مبغض حسنین قرۃ العینین سید الثقلین صلی اللہ علیہ بلا الخافقین وعلے آلہ انوار الدارین آشکار ہے ٭ اوسکو لاریب اس کتاب نایاب سے دائم فرار ہے ٭ بلکہ وہ اسکی مذمت پر آمادہ لیل و نہار ہے ٭ کیونکہ اوسکے سینۂ پرکینہ مین عداوت حبیب کردگار ہے ٭ وہ رجیم اہل جحیم موذیٔ خالق نور و نار ہے ٭ تحقیر بشیر و نذیر حبیب رب قدیر اُسے درکار ہی ٭ اعزاز و اکرام سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام سے اوسکو انکار ہے ٭ شرافت و نجابت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم اوسکو ناگوار ہے ٭ حسب و نسب پاک صاحب لولاک اُسکے نزدیک نجاست ناک از بسکہ ذلیل و خوار ہے ٭ اوسکے حقمین لاریب صادق ہی یہ فرمان خدائے علیم ٭ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ **حاصل الکلام فی ہذا المقام** جبکہ قرآن مجید فرقان حمید ہدًی للمتقین ہے ٭ تو کب یہ کتاب ہادیٔ گروہ مضلین ہے ٭ پس یہ کتاب ہدایت مآب مخصوص برائے اہل سنت و جماعت ہی ٭ نہ برائے موذیان رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جو فرقۂ وہابیۂ نجدیۂ اہل شناعت ہے ٭ پس ونکو اس کتاب کے عقائد پر سدائد مین چون و چرا کرنا سزاوار نہین ٭ کیونکہ اُنکے عقائد پر مکائد کا اس کتاب پر دار و مدار نہین ٭ طہارت نسب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم

الطبرانی ؛ والمحقق العلامہ والمدقق الفہامہ ابو بکر بن سعد السمانی ؛ وقاموس الصحاح وناموس الصراح سیدی ابو البقاء الرضوانی ؛ والعارف الاجل والواصل الاکمل افندم سماعیل الحقانی ؛ والعلامۃ الراغب والحبر الشہرستانی ؛ وابن المنیر احمد بن محمد بن منصور الاسکندرانی ؛ والحافظ الامام الکبیر والغیث الدرار المطیر ؛ سیدی ابن النقیب المقدسی الشہیر ؛ صاحب التفسیر التحریر والتحبیر ؛ وحجۃ الاسلام ابو حامد الغزالی ؛ وامام الحرمین عبد الملک ضیاء الدین ابو المعالی ؛ والحافظ ابو الحسن علی السبکی شیخ الاسلام تقی الدین ؛ والامام ابو محمد سفیان بن عیینہ وابن شاہین ؛ والعلامۃ السنوسی شارح الشفا ؛ والسمیدع صاحب التفسیر المسترضی ؛ والحافظ ابو الفضل عیاض بن موسی القاضی ؛ واللہ سبحانہ وتعالی شانہ عنہم الراضی ؛ والمحقق العلامہ صاحب تحفۃ المرید ؛ وابو محمد الدمیاطی صاحب المعجم الفرید ؛ والفقیہ النبیہ محمد المرعشی الوحید ؛ والحافظ محمد بن احمد بن سید الناس فتح الدین ؛ وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ؛ کہ ہر ایک اپنی جائے پر مسطور ہے اونکا فیض جاری الی یوم النشور ہے ؛ صدق اللہ صدقہم وجزاہم خیر الجزاء ؛ ونور بدر استرضائہم بضیاء اللقاء ؛

**شعر**

| اللہ ابقاھم وعظم قدرھم | بالعز والعلیا واجری امرھم |
|---|---|

اے محبِ حبیب ؛ وے منصفِ لبیب ؛ واسطے مقرین صادقین اہلِ سنت وجماعت کے ایک حرف کافی ووافی بصد عتبار ہے ؛ اور واسطے منکرین کاذبین اہلِ شناعت کے ہزار طومار بیکار ہے ؛ پس کلامِ خیوری ومرامِ نوری با محبِّ منصفِ مختار ہے ؛ نہ با مبغضِ متعسف کالحمار ہے ؛

| بر مردِ نادان نریزم علوم | کہ ضایع کنم تخم در شورہ بوم |
|---|---|

اصحاب و وداد سے مسطور ہے: بابُ علمِ المدینہ معدنُ العرفانِ والسکینہ مظہر العجائب
والغرائب: سیدنا علی ابن ابی طالب: غسّل اللہ المنّان: وجہہ بماء الرضوان رضی اللہ عنہ
وحبر الامہ راس الائمہ سیدنا عبد اللہ ابن عباس علیہما رضوان اللہ ملک الناس:
وسیدتنا خیر النسا فاطمۃ الزہرا و ام المومنین الحمیرا و پیشوائے سالکانِ مسالکِ:
حضرتِ انس ابن مالک: وحاملِ علم نبوی والوارث: حضرتِ ربیعہ ابن حارث رضی اللہ عنہم
والحضرۃ المکرّمہ: ابن محیص وعکرمہ: ومعدن الحقائق: والمجاہد: ابنِ جریج وسدی
ومجاہد: وحافظ علوم الباری: محمد بن اسماعیل البخاری: والحافظ ابو عیسی الترمذی
والحافظ ابو بکر صاحب عارضۃ الاحوذی: والامام ابو عبد اللہ محمد بن خلیفۃ الوشتانی
والحافظ شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی: والامام محمد بن عبد الباقی بن یوسف
الزرقانی والشیخ الجلیل مظہر الدین بن محمود الزیدانی: وسیدی وسندی عبد الوہاب
الشعرانی: والشیخ عبد الحق بن سیف الدین الترک الدہلوی البخاری: والامام شمس الدین
محمد بن احمد الانصاری: والمشہور بالقرطبی رحمہم اللہ الباری: والشیخ الکبیر
والغیث المطیر عبد الرؤف المناوی: قدس اللہ سرہ الارضی والسماوی: ومعدن
الحقائق مخزن الدقائق باجنانِ وردی: الامام ابو الحسن علی بن محمد المعروف
بالماوردی: والامام عبد الرحمن بن محمد بن ادریس المنذر: والشیخ شہاب الدین
الہیتمی المکی ابن الحجر: والحافظ عبد الرحمن السیوطی ابو الفضل جلال الدین: والامام
مصباحُ الظلام والفخر الرازی محمد فخر الدین: ونبراس الحفاظ العظام قسقاس النقاد
الفخام بالجنان الودادی ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی: والحافظ ابو
عبد اللہ محمد بن ابی الشریف الحسنی التلمسانی: والامام الہمام ابو جعفر محمد بن الجریر

یا ایک جائے دوسرے بیان مین ضمناً بطور سند بلا ترجمہ مذکور ہی؛ اور دوسری
جائے مین اصالۃً بر محل خواہش با ترجمہ مسطور ہے؛ یا اوسکا ذکر اردو عبارت مین
مرقوم ہے؛ اور بغیر اعادہ پارۂ تعبیر سند غیر مفہوم ہے؛ تو ان صورتون مین اوس
تعبیر سند کا تکرار ہے؛ اور یہ ضرورت نہ مخل اس اختصار ہے؛ اور بعض جائے
ایک مسئلہ اردو مین بلا تعبیر سند آشکار ہے؛ تو ضرور دوسرے مقام مین اوسکی
تعبیر سند بھی نگار ہے؛ پس اوس مقام بلا سند مین ناظرین کو اضطرار نہین سزاوار
ہی؛ بلکہ ما قبل و ما بعد تفحص و تجسس کرنا شایان حضرات کبار ہے؛ نعم اگر وہ مسئلہ
نزد علمائے دین و ماہران صادقین معروف و مشہور ہے؛ تو اوسکی تعبیر سناد
برائے اہل سداد تحبیر و تسطیر مین لانا کیا ضرور ہی؛ کہ وہ حشو کلام لا کلام نزد ارباب
شعور ہے؛ اے پروردگار روے خالق نور و نار حاسدین و معاندین کو خود بینی
اور عیب چینی سے محفوظ فرما اور دائم اونکو عین عنایت اور بصیر ہدایت سی ملحوظ
فرما آمین یا رب العالمین

| | | | |
|---|---|---|---|
| سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تَسْبِيحَ شَاكِرٍ<br>وَصَلِّ عَلٰى خَيْرِ الْبَرَايَا نَبِيِّنَا | | لِمَعْرُوفِكَ الْمَعْرُوفِ بَاذٍ الْمَرَاحِمِ<br>مُحَمَّدٍ الْمَنْعُوتِ صَفْوَةِ آدَمِ | |

والبصیرۃ السادسۃ اے محب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم شرح اللہ
صدرک بوفور انوارہ؛ وطہر فکرک بظہور اسرارہ؛ تصدیق جنان حضرت
ابو طالب عم شفیع الانام؛ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اطیب الصلوۃ والسلام؛ ثابت
بلا انکار ہے؛ اور یہی تصدیق رکن ایمان عند اولی الابصار ہے؛ اور اونکے اقرار
لسان مین اختلاف علمائے کبار ہی؛ اور اجرائے احکام شریعت کا اقرار پر مدار ہی؛

| چو در وی نگیرد عدو د اندم | | برنجند بجان و برنجاندم |
|---|---|---|
| | وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی | |

**البصیرۃ الخامسۃ اعلم ایّہا المحبّ الصمیم بالحبّ الوفیّ والقلب السلیم** کہ بعض جائے عبارتِ عربی و فارسی مسطور ہے ÷ اور اوسکا ترجمہ وہان نہین مذکور ہے ÷ تو اسکا یہ باعث کہ اُردو مین جو مطلب مختصر وہان آشکار ہے ÷ تو اوسکی سند محض واسطے اطمینانِ جنانِ اہل علم و عرفان کے وہان نگار ہے ÷ کیونکہ اُردو خوان کو اوسقدر دلیلِ طویل درکار نہین ÷ پس اوسکے ترجمہ سے طوال موجبِ ملال و درازیٔ قیل و قال سزاوار نہین ÷ چنانچہ معنے آیت اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ کا اُردو مین حسبِ تفاسیر تحاریر عیان ہے ÷ اما ترجمۂ تعبیر تفاسیر مشاہیر کا ہرگز نہین بیان ہے ÷ کہ مراتِ ضمیر منیر اہل علم و خبیر مین اگر دربارہ معنائے مذکور کچہہ خدشہ عکس چہرہ دکھلاوے ÷ تو وہ حضرت اوس تعبیر تفاسیر کو پڑھکر اطمینان و تسلیٔ جنان فرماوے ÷ اور حاجتِ طلب تفاسیر اور مطالعۂ کتبِ مشاہیر اوس امر مین کچہہ درپیش نہ آوے ÷ اور رہے سطور بعض فوائد جو اساس عقائدِ ما نحن فیہ سے زوائد ہین ÷ یا بعض اشعار عربیہ و فارسیہ کہ بطرز روائح مدائح و فوائح نصائح پر سدائد ہین ÷ تو اونکا ترجمہ تحریر و تعبیر مین نہین آیا ÷ ادراکِ ماہرین محبّین کے فہم و فراست پر موقوف ٹھہرایا ÷ وقس علی ہذا بعض المقام واللہ یہدی الی سبیل المرام ÷ **اور بعض** تعبیر بنا و مکرر مسطور ہے ÷ یعنے واسطے بعض فوائد کے دو جائے پر مکتوب ہے ÷ مثلاً ایک جائے مختصر ایک بارہ تعبیر بطور سند نگار ہے ÷ اور دوسری جائے مع سباق و سیاق مسلسل آشکار ہے ÷

الکامل کسائر الفرائض المتعلقة بالجوارح وفی اجراء الاحکام فی الدنیا کجواز الصلوٰة خلفه وان یصلی علیه اذا مات وان یدفن فی مقابر المسلمین وان یطالب بالزکوٰة ونحو ذلک فان الاقرار لابد منه فیها بالاجماع انتهی قال الامام مصباح الظلام فخر الدین رحمه الله المتین فی التفسیر الکبیر بهذا التعبیر ان قال قائل ههنا صورتان احداهما ان من عرف الله تعالیٰ ولم یجد من الزمان ما یتلفظ فیه بکلمة الشهادة باللسان والصورة الثانیة انه وجد من الزمان ما امکنه ان یتلفظ بکلمة الشهادة ولکنه لم یتلفظ بها فان حکمتم فی الصورتین بانهما مومنین والاقرار اللسانی غیر معتبر فی تحقیق الایمان فهو خرق للاجماع وان حکمتم بانهما لیسا بمومنین فهو باطل لقوله علیه الصلوٰة والسلام وعلی اله واصحابه البررة الکرام یخرج من النار من کان فی قلبه مثقال ذرة من الایمان وقلبهما طافح به وکیف ینتفی الایمان من القلب بالسکوت عن النطق فالجواب ان الامام الغزالی قدس الله سره العالی منع هذا الاجماع فی الصورتین وحکم بکونهما مومنین وان الامتناع عن النطق یجری مجری المعاصی التی یوتی بها مع الایمان انتهی اور تعبیر شرح مقاصد علامہ تفتازانی اور بعض آیاتِ قرآنی سی اوّل جلد عقائد خیوریہ مین بھی مسطور ہے ؛ اور لِسّے مزید جلد ثانیۂ نجم المبین لرجم الشیاطین مین مذکور ہی ؛ آما تصدیق ابی طالب عم شفیع الرسل والامم صلی الله علیه وآله وسلم فقال فی الهدی النبوی والامتاع والتحبیر ؛ ونسیم الریاض وغیرها من زبر النحاریر المشاهیر واعلم ان اباطالب کانت محبته لرسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه ذوی الحکم ومعرفته بانه رسول الله وتصدیقه فی قلبه محققة ولکن الله تعالیٰ لم یظهر اسلامه وفی ذلک حکمٌ عظیمة وعبرة خفیة

اور مُصدِّق بِالجنان غیر مخلّد فِی النّار ہی؛ اور ترکِ اقرار باوجود قدرتِ اظہار مثل
ترکِ نماز و روزہ آشکار ہے؛ کیونکہ اقرار شرطِ اجرائے احکام ہے؛ نہ شطر ایمان
نزدِ علمائے کرام ہی؛ اور یہ امر اظہر من الشمس علی نصف النہار ہے کہ جو کچھ اوّل ولمین
تصدیقِ رسول و پروردگار ہے؛ لابد اوسکا ترجمان لسان و اقرار ہی؛ تو اقرار
شریعت مین علامتِ ایمان ہے پس جس شخص کا اقرار بلا تصدیقِ جنان ہی؛ تو شرعًا وہ
مومن عند الناس کافر پُر خسران ہی؛ اور اگر تصدیق بلا اقرارِ لسان ہے؛ تو شرعًا وہ
کافر عند الناس با ایمان ہے؛ اور اگر اقرار مع تصدیق و ایقان ہے؛ تو وہ عند اللہ
عند الناس مومن بالاتفاق ہے؛ یہی فرمان واجب الاذعان حضرتِ فرقان
ہے؛ یہی فرمانِ حضرتِ سیّد انس و جان او نپر درود و ملکِ منّان ہی؛ کما فی
التمہید فی اصول التوحید عن الامام الاعظم والہمام الاقدم ابی حنیفۃ النعمان
سلمہ اللہ اعلی غرف الجنان حیث قال والناس فی الایمان علی ثلاث مراتب احدھم
مومن عند اللہ وکافر عند الناس وھو من یعرف اللہ تعالی ویعتقد التوحید ولکن لم
یظہر الاقرار او یظہر الکفر تقیۃً والثانی کافر عند اللہ ومومن عند الناس وھو من
اقر بلسانہ ولم یعتقد بجنانہ والثالث مومن عند اللہ وعند الملائکۃ والناس اجمعین
وھو من اقر بلسانہ وصدق بجنانہ انتہی قال ابن التیسیر النبیل علی انوار التنزیل قدس اللہ
سرہ الجمیل ان التصدیق القلبی ھو المقصود من التکلیف بالایمان واللسان انما
ھو ترجمان عما فی القلب من التصدیق والایمان ومظہر لہ فلابد ان یکون الایمان
موجودا بتمامہ قبل فعل اللسان حتی یترجمہ اللسان فعلی ھذا لایکون الاقرار
شرطًا لتحقق الایمان کما انہ لیس برکن منہ لما سبق من الدلائل نعم لابد منہ فی الاثبات

اقرارِ لسان شرعًا علامتِ ایمان بلا انکار ہے ؛ تو بر عدمِ اقرار لسان اطلاق کفر نزد ظاہر
بینان لابد سزاوار ہے ؛ اور یہ اطلاقِ کفر شرعی نہ مانعِ ایمانِ نزدِ پروردگار ہے ؛
چنانچہ تین قسم ایمان مین یہی مضمون ائمہ کبار سے جیسا کہ پیشتر سے حضرت
امام اعظم رحمۃ اللہ الاکرم سے معرضِ اظہار ہے ؛ قال فی مفاتیح الغیب والتحبیر وغیرہما
من زبر المناہیر ان قولہ تعالیٰ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ لا دلالۃ فی ھذہ الآیۃ
علی کفر ابی طالب وذلک لانہ قال عند موتہ یا معشر بنی عبد مناف اطیعوا محمدًا
وصدقوہ تفلحوا وترشدوا فقال لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ
الکرام تامرھم بالنصح لانفسہم ولا تقول لا الہ الا اللہ اشہد لک بہا عند اللہ تعالیٰ
قال یا ابن اخی قد علمتُ انک صادق ولولا ان یکون علیک وعلی بنی ابیک مسبۃ
بعدی لقلتُہا ولا قررتُ بہا عینک اے عزیز پُر تمیز عبارتِ مذکورہ مین صداقت
مسطورہ مین اقرارِ تصدیقِ جنان آشکار ہے ؛ اور عدمِ اقرارِ اظہار بھی نگار ہے ؛
ازروئے تصدیق حضرتِ ابو طالب اہل ایمان نزد پروردگار ہے ؛ امّا علامتِ ایمان
شرعًا جو اقرار ہے ؛ کہ جسپر دنیا مین اجرائے احکام کا مدار ہے ؛ وہ اوسوقت
لاریب مفقود عند اولی الافکار ہے ؛ تو نفیئے کفر ازروئے تصدیق نزدِ مفسرین
کبار ہے ؛ اور آیتِ ماکان للنبی مین کفر ازروئے عدم اظہارِ اقرار ہے ؛
اور یہ جوابِ توہیم بر طبقِ تسلیم کہ وہ آیت اونکے حق مین بلا انکار ہے ؛ والا موافق
فرمانِ واجب الاذعان علی مرتضی اونپر رضائے کردگار ہے ؛ دوسرے شخص
کے حق مین نازل ہوئی جیسا کہ اکثر تفاسیر مین نگار ہے ؛ قال فی مفاتیح الغیب
والکشف عن قناع الریب والتحبیر وغیرھا من زبر المہرۃ النحاریر ان فی نزول آیۃ ماکان

الی آخرہا سیجیئ اور حضرت ابو طالب کا اعتقادِ جنان ؛ اور تصدیق ثوتیِ حقیق البیان ؛ اوس قصیدۂ سدیدہ ہشتاد و چند ابیاتِ حمیدہ سے اظہر من الشمس ہے ؛ جو در شانِ نعوذ سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات اونکا انشاء ابین من الامس ہے ؛ انمین واشعار اوسکے اس جلد اول عقائد جیوریہ مین نگارین ؛ اور چار بیت اوسکے یہان واسطے اطمینان کے سرست آشکار ہین ؛ شعر

| | |
|---|---|
| یکفی فتی مثل الشہاب سمیدع | اخی ثقۃ حازمی الحقیقۃ باسل |
| حلیم رشید عادل غیر طائش | یوالی الٰہا لیس عنہ بغافل |
| فاصبح فینا احمد فی ارومۃ | تقصر عنہ سورۃ المتطاول |
| فایدہ رب العباد بنصرۃ | واظہر دینا حقہ غیر باطل |

اور آیتِ انک لا تہدی من احببت سے کفر اونکا آشکار نہین ؛ اور سکا بیان خوش عنوان عنقریب مذکور ہوجائے ضطرار نہین ؛ اور شان نزول آیت ماکان للنبی مین اختلاف صحابۂ کبار ہے ؛ اور اوسکے معنے مین بھی اختلاف اولی الابصار ہے ؛ اور بر طبق التسلیم کہ حضرت ابو طالب کے حق مین اوسکا نزول ہو ؛ چنانچہ اسی جلدِ اول مین قطعا للنزاع یہی طرز معمول ہو ؛ تاہم اونکے ایمانِ عند اللہ مین اوسسے کچھ نقصان نہین ؛ صدقِ اعتقادِ جنان اور تصدیق والیقان مین اوسسے کچھ زیان نہین ؛ کیونکہ لفظ مشرکین سے اس آیت مین کافرین مراد ہو ؛ جیسا آیت ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہٖ سے ان یکفر بہٖ مقصود بالسداد ہو ؛ اور یہ شرک بمعنے کفر بدیع المثال والارشاد الساری ونہایۃ الاثیر مین نگار ہے ؛ والارشاد الی المکامن الخفیہ اور روح البیان وغیرہا مین آشکار ہے ؛ اور چونکہ

وما کانوا ماھرین عن سبب الاستغفار ین فانزل اللہ تلک الایۃ حسما لزعمہم وقطعا لوھمہم لان منظر فیا سہم کان علی الظاہر وکل فرد عن الحقیقۃ لیس بماھر وقد حملوا ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین علی صلوۃ الجنازۃ والدلیل علیہ انہ تعالیٰ منع من الصلوۃ علی المنافقین وھو قولہ ولا تصل علی احد منہم مات ابدا وفی ھذہ الایۃ عم ذلک الحکم ومنع من صلوۃ الجنازۃ علی المنافق الذی تبین انہ من المشرکین وان کان فی الظاہر مومنا اے منصفِ لبیب وے محبِ اریب اب عینِ انصاف سے دیکھنا ضرور ہے ؛ عقلِ سلیم اور فکرِ قویم سے تامل کرنا موجبِ سرور ہی ؛ کہ جب شان نزولِ آیت مرقومہ مین چند روایت اہل درایت سے آشکار ہین ؛ اور یہی اختلاف پر حضراتِ راویانِ صحابہ کبار ہین ؛ اور باوجود اسکے اختلافِ معنی پر بھی بعض اولی الابصار ہین ؛ تو کسطور یہ آیت حضرت ابو طالب کی شان مین یقینا صادق آوے ؛ اور کیونکر حضرت آمنہ کی شان رفیع البنیان مین اسکا نزول تطبیق پاوی ؛ اگر نزولِ آیتِ مرقومہ حضرت ابو طالب کے حق مین ضرور ہی ؛ تو حضرت آمنہ ماجدہ کے حق مین نزول اوسکا محظور رہے ؛ اور یہ محظور عند الماہرین غیر مستور رہے ؛ کیونکہ وفات حضرتِ ابو طالب دہم سالِ نبوت مین بقیل وقال ہی ؛ اور جو روایتِ نزول حضرت آمنہ کے حق مین وہ فتح مکہ مین بعدِ ہجرت پنج سال ہی ؛ تو دونو روایتون مین لاریب ہشت سالکا انفصال ہی ؛ پس اگر حضرت ابو طالب کے حق مین اوسکا نزول ہی ؛ تو پھر کسطور جواز استغفار در حقِ امِ رسول ہی ؛ نزدِ منکرانِ رسول الثقلین صلی اللہ وسلم علیہ بلا الحافقہ ؛ ہرگز فرق نہین درمیان استغفارین ؛ تو بعد

للنبی وجوہ اولہا ماروی عن سعید بن المسیب عن ابیہ انہ قال لما حضرت اباطالب
الوفاۃ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا عمی قل کلمۃ لا الہ الا اللہ احاج لک بہا
عند اللہ فقال واللہ یا ابن اخی لولا مخافۃ العار علیک وعلی بنی ابیک من بعدی
لقلتہا فقال علیہ الصلوۃ والسلام لاستغفرن لک ما لم انہ عنہ فمن ذلک الوقت
لا یزال النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یستغفر لہ حتی نزلت ہذہ الایۃ الکریمۃ
والثانی ماروی عن سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ سمع رجلاً
یستغفر لابویہ المشرکین قال فقلت لہ اتستغفر لابویک وہما مشرکان فقال الیس
قد استغفر ابراہیم علیہ السلام لآزر فذکرت ذلک لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فنزلت ہذہ الایۃ والثالث ماروی عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہما ان رجلاً اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال کان ابی یصل الرحم
ویقری الضیف ویمنح من مالہ فاستغفر لہ یا رسول اللہ فقال امات مشرکاً قال
نعم فقال فی ضحضاح من النار لانہ ما قال یوماً اعوذ باللہ من النار فانزل اللہ تصدیقاً
للرسول ماکان للنبی والذین امنوا الی آخر الایۃ والرابع ماروی انہا نزلت فی ام
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک سنۃ فتح مکۃ المکرمۃ والخامس ماروی عن ابن
مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یستغفر لعمہ ایفاءً
لما قال لہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنہ فلما علم الصحابۃ رضی اللہ عنہم انہ صلے اللہ
علیہ وسلم یستغفر لابی طالب وقد استغفر ابراہیم علیہ السلام لآزر اشتغلوا
بالاستغفار لابائہم وامہاتہم وسائر اقربائہم الذین ماتوا علی الشرک تشبثاً
باستغفار النبی لعمہ واستغفار سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم

استغفار دو حالت سے خالی نہین عند اولی الافکار ایک تو یہ کہ مغفرت کفار بلا تصدیق و توحید پروردگار جائز ہو نزد جناب سید مختار دوسری حالت یہ کہ مغفرت کفار بہ سبب قرابت و شفقت حبیب کردگار بدون تصدیق و توحید پروردگار ممکن الوجود ہو نزد خالق نور و نار اور یہ دونو اعتقاد نہ ہرگز لائق علمائے اہل سداد تو کیونکر وہ شایان شان خیر العباد چنانچہ یہی امر ناطق ہے یہ قول کریم کہ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗ اَنَّہٗ عَدُوٌّ لِّلّٰہِ تَبَرَّاَ مِنْہُ اِنَّ اِبْرٰہِیْمَ لَاَوَّاہٌ حَلِیْمٌ کیونکہ شان نبوت و ایمان مانع ہے بالیقین اسسے کہ استغفار کرین مشرکین کے لیئے متقین اور یہی معنے ہے اس قول قدیم کا عند المفسرین کہ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ اور سبب اس منع کا یہ ہے قول خالق الارض والسماء اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ پس لاریب نزد قلب سلیم اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ اور ہمہ شرایع مین یہی حکم پروردگار کہ جو اہل تصدیق و توحید نہین وہ نہ لائق استغفار یہی مضمون مفاتیح الغیب و تجبیر مین ہے آشکار پس یہ فرمان سید انس و جان کہ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ تو اسکا مدار تصدیق جنان ہے اور یہ فرمان حبیب الرحمن کہ مالم انہ عنہ تو اسکا محمل عدم اقرار لسان ہے یعنے ای عم شفیق و رفیق از روئے تصدیق وثیق جو تیرے ولین ہے با ئدار البتہ جناب الٰہی مین کرونگا مین استغفار آپکی ذوات ستودہ صفات کے لیئے لیل و نہار یہانتک کہ بہ سبب عدم اظہار اقرار کہ جسپر شرعاً اجرائے احکام کا ہے مدار اظہار استغفار سے مجکو منع فرماوے پروردگار اور اسمین کمال پاس خاطر خالق و خلق ہے عند اولی الابصار اور مراعات حقوق

منع حضرتِ پروردگار ÷ کیونکر جناب مستطاب سیدِ مختار ÷ والدہ ماجدہ کی لیئے
جناب الٰہی مین کرین استغفار ÷ کہ یہ خلافِ عصمتِ نبوت ہے عند اولی الابصار
اور اگر نزدِ منکرانِ جناب سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین ÷ حضرتِ
آمنہ کے حق مین اوسکا نزول ہی بالیقین ÷ نہ درحقِ حضرتِ عمّ شفیع المذنبین ÷
تو یہ بھی ایک وسوسۂ شیطانی ہی عند المنصفین ÷ کیونکہ علتِ منع استغفار ÷ اوسی
آیت مین ہی آشکار ÷ اور وہ لاریب یہ فرمانِ حضرتِ رب کریم ÷ کہ من بعد
ما تبین لہم انہم اصحاب الجحیم ÷ اور شرک حضرتِ آمنہ امّ جناب رسول کریم ÷ علیہ
اطیب الصلوٰۃ وازکی التسلیم ÷ کسی ضعیف روایت سے بھی ثابت نہین ای فہیم ÷
تو کیونکر ظاہر ہوا نزدِ منکرانِ صاحبِ خُلقِ عظیم ÷ برادرانِ شقیقانِ شیطان رجیم ÷
کہ وہ حضرتِ ماجدہ ساجدہ معاذ اللہ ذاتِ جحیم ÷ اور حالانکہ امّ جناب شفیع المذنبین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین ÷ اصحابِ فترت سے ہین باجماع ائمۂ دین ÷ وقد
قال اللہ فی کتابہ اصولا ÷ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا ÷ اور براہین قاطعہ اور
مضامینِ ساطعہ بطرزِ رصین ÷ جو اس امر مین ثابت ہین نزدِ محققین ÷ اسی
جلدِ اول عقائد مین آشکار ہین ÷ معنائے ولا تسئل عن اصحاب الجحیم مین شمہ
اوسکے نگار ہین ÷ اور بر طبقِ تسلیم نزول آیت مرقومہ شانِ حضرتِ ابوطالب
مین عند الفہام ÷ بقیہ روایاتِ شان نزول کا جواب باصواب منکرین پر لازم
ہوا کلام ÷ اور یہ امر بھی اظہر من الشمس ہی ÷ ابین من الامس ہی کہ اگر تصدیقِ
حضرتِ ابوطالب نزدِ شفیع الورا علیہ الصلوٰۃ والثنا مفقود تھی ÷ معاذ اللہ اگر صورتِ
عناد و تکذیب عمّ اونکے نزدیک متحقق الوجود تھی تو پھر حضرت ابوطالب کے لیئے

یہ ما آبِ آداب ہی ہیں صالحین کی داب ہی عاقل کو اسّے زیادہ تاکید در کار نہین
جنابِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکی قرابت و مودّت مین کسیکو ہکار
نہین ؛ تعبیرِ قبیح اور تقریرِ غیر ملیح سے لسانکو اونکی شان مین آشنا کرنا سزاوار
نہین کہ اوسمین اذیّتِ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آشکار ہی ؛ اور ہ
واسطے موذیئے صاحبِ خُلقِ عظیم از بسکہ عذابِ مُہین والیم اور لعنتِ پروردگار
ہے ؛ اور بہر طور ادب و توقیر و فیر جناب حبیبِ قدیر خاتم بشیر و نذیر مطلوب و محبوب
کردگار ہے ؛

**شعر**

از خدا جوئیم توفیقِ ادب / بے ادب محروم گشت از لطفِ رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد / بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
بذر گستاخی کسوفِ آفتاب / شد عزازیل ز جرأت ردِّ باب
ہر کہ بے باکی کند در راہِ دوست / رہزنِ مردان شد و نامرد اوست
چند حرفِ طمطراق و کاروبار / کاروبارِ خود ببین و شرم دار
ای خنک آنرا کہ ذلّت نفسہ / وای آن کز سرکشی شد خوی او
گر خدا خواہد کہ پوشد عیبِ کس / کم زند در عیبِ معیوبان نفس
چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد / میلش اندر طعنۂ پاکان دہد
ہر کرا افعالِ دیو و دد بود / با کریمانش گمانِ بد بود
گفت ایزد بر دلے دارم نظر / کو ز دردِ عشق باشد پُر اثر
ناظرِ قلبم اگر خاشع بود / گرچہ گفتِ لفظ نا خاضع بود
گر خطا گوید ورا خاطی مگو / گر بود پُر خون شہید او را مشو

شفقت و تربیت عمّ با وقار ؛ اور نہایت و بے غایت ادبِ خدا اور مُربیئے نامدار
اور اوسمین امید لطفِ لطیف ہی رجائے فیضِ منیف ہی آشکار ؛ پس جبکہ حبیبِ خدا
علیہ الصلوٰۃ والثنا لطفِ الٰہی اور فیضِ نامتناہی سے یہن امیدوار ؛ تو کیون تُرّہاتِ
اضالیلِ جاہلانہ اور ہفواتِ خزعبیل مایوسانہ بکتے ہین مُنکرانِ اشرار ؛ شعر

| ناامیدم مکن از سابقۂ لطفِ ازل | توچہ دانی کہ پسِ پردہ کہ خوبست و کہ زشت |
| --- | --- |

اور توفیق و تطبیقِ ان دونو آیت پُر ہدایت مین اے فہیم ؛ کہ انّک لا تہدی مَن
احببت وانک لتہدی الی صراطٍ مستقیم ؛ اسی جلدِ اوّل عقائد خیوریہ مین خوش
اسلوب ہی ؛ اور ردِّ شبہات دربارہ ہدایتِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی
وہان مکتوب ہی ؛ پس مُلخّص الکلام فی ہذا المرام یہ کہ حضرت ابو طالب عمِّ
سیّدالمرسلین صلی اللہ وسلم علیہ و آلہ الطاہرین کی حق مین شرعاً جائے سکوت
اور محلِ آداب ہی ؛ اور عنداللہ اونکا ایمان پُر ایقان باصد عرفان ثابت بلا ارتیاب
ہی ؛ یہی اعتقادِ پیر سدادِ بندہ مسکین محمد خیر الدین مؤلفِ ہذا الکتاب ہی ؛ اور یہی
اعتقاد خوش بنیادِ ائمہ اہل سنہ محققانِ اولی الالباب ہی ؛ اور نزدیکِ شیعہ
حضرت ابو طالب شرعاً بھی مومن بالضرور ہین ؛ ودلائلِ ایقانِ نبوت اور
عرفان واذعانِ خوارقِ عادت سے وہ متمسکین بالسرور ہین ؛ نعم اون دلائلِ سے
تصدیقِ حضرت ابو طالب متحقق الوجود ہے ؛ امّا اظہارِ اقرار نزدِ طلبِ سیّد مختار
پس وہ لاریب مفقود ہی ؛ اور روایت اظہار اقرار ؛ پس وہ بعد حصر سیّد الابرار
ثابت ہی نزدِ بعض محققینِ اخیار ؛ اور چونکہ اوس اظہارِ اقرار پر اتفاقِ ہمہ ائمہ
کبار نہین ؛ تو شرعاً بغیر سکوت بصد نعوت دیگر قیل و قال سزاوار نہین ؛

حبیب رب البریات سے ہمیشہ امداد چاہتے تھے ؛ لہذا اوس شمع جمال الہی پر جان و جان سے مثل پروانہ ؛ اونکے عشق و محبت مین کرامت و ملامت غیر کی اونکو پروانہ ؛ اور عدم اظہار اقرار عندالاصرار ؛ سریست از اسرار پروردگار عقل عقلا درین ورطہ حیران و بیکار ؛ شعر

| کہ پیدا نشد تختہ بر کنار | | درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار |
|---|---|---|

پس امر کبیر جائے خطیر مین لبیب صفی اور اریب وفی کو قیل و قال نہین سزاوار ہے کہ یہ میدان نزد شبان محک امتحان اور جائے عجز و انکسار ہے ؛ نعم یہ مقام سپر اندازی ہے ؛ نہ مرام جبر سازی ہے ؛ شعر

| کہ جا ہا سپر باید انداختن | | نہ ہر جائے مرکب توان تاختن |
|---|---|---|

منہا ما روی ابن سعد وابن عساکر و صاحب مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام عن عمرو بن شعیب بن محمد علیہم الرضوان من اللہ الصمد انہ قال قال ابوطالب کنت مع ابن اخی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی المجاز فادرکنی العطش فشکوت الیہ فقلت یا ابن اخی عطشت وما قلت لہ ذلک وانا لا اری عندہ شیئاً الا الجزع فثنی درکہ ثم نزل ای عن الدابۃ التی کانا راکبین علیہا وقال یا عم اعطشت فقلت نعم فاھوی بعقبہ الی الارض فاذا بالماء فقال اشرب یا عمی فشربت منہ

شیخ عبدالحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوۃ فرمودہ کہ حضرت ابوطالب باقصی الغایۃ و احسن وجوہ محافظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل از ظہور نبوت و بعد ازان بتقدیم رسانید و بے وی طعام نمی خورد و جائے

خون شہیدان را ز آب اولیٰ ترست ✽ این خطا از صد ثواب اولیٰ ترست

کفرِ او دین ست و دینش نورِ جان ✽ از امانِ او جہانے در امان

حاضرِ ناقص ز غائب خوشترست ✽ حلقۂ گر کج بود ہم بر درست

عیب کم کن بندۂ معیوب را ✽ متہم کم کن تو آن محبوب را

ہیچ تطلبے پیشِ حق مردود نیست ✽ زانکہ قصدش از خریدن سود نیست

چارۂ دلہا عطائے مبدلیست ✽ دادِ او را قابلیت شرط نیست

بلکہ شرطِ قابلیت دادِ اوست ✽ داد مغز و قابلیت ہست پوست

کوئی نومیدی مرو امیدہاست ✽ سوئی تاریکی مرو خورشیدہاست

ناامیدی را خدا گردن زدست ✽ چون گنہ مانند طاعت آمدست

دست را اندر احد احمد بزن ✽ ای برادر وارہ از بوجہل تن

ما چو طفلانیم یا خیر الوریٰ ✽ دایۂ ما تو یقین در ہر سرا

ای کہ چون تو در زمانہ نیست کس ✽ اللہ اللہ خلق را فریاد رس

مرغ و ماہی در پناہِ عدلِ تست ✽ کیست آن کم گشتہ کش فضلت نجست

داد دہ مارا کہ بس زاریم ما ✽ بے نصیب از باغ و گلزاریم ما

داد دہ مارا ازین غم کن جدا ✽ دست گیر ای دستِ تو دستِ خدا

صد ہزاران تحفۂ صلوات را ✽ پیش کش کن ای خدا آن ذات را

اے محبِ صمیم با قلبِ سلیم جنابِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وقت تولّد سے حضرتِ ابوطالب خارقِ عادات اور ارہاصِ معجزاتِ جنابِ سید الکائنات سے دائم مشاہدہ فرماتے تھے؛ اور جمیع حادثات و واقعات مین

پیش از بعثت باخبار بحیرا که نام او بر جیس بود و غیر او بشان وی صلے اللہ علیہ وسلم و شیخ ابن حجر عسقلانی گفته که انشاء حضرت ابو طالب این شعر را بعد از بعثت ست و معرفت حضرت ابو طالب نبوت آنحضرت را و بسیاری از اخبار آمده و باین تمسک کرده اند شیعه بر اسلام وی و گفته که دیدم کتابی مرعلی بن حمزه بصری را که جمع کرده است دروی اشعار حضرت ابو طالب و زعم کرده که وی مسلمان بود و بر اسلام رفته است از عالم و حشویه زعم کرده اند که وی کافر مرده است و استدلال کرده اند بر دعوی بچیزے که نیست دلالت دران انتهی کلام ابن حجر رحمه اللہ تعالیٰ باز شیخ فرموده که حضرت ابو طالب وقت تزویج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بحضرت خدیجۃ الکبریٰ خطبه خواند که ترجمۂ او اینست حمد وسپاس مر آن خدای را که ما را از فرزندان حضرت ابراہیم و فرع ... اسماعیل علیہما السلام گردانید و از اصل معد و مضر بیرون آورد و نگاہبانِ بیت خو و پیشوایانِ حرم خویش ساخت و خانه خود را بما ارزانی داشت و ما را بر مردمان حاکم گردانید اما بعد بدرستیکه این پسر برادر من که حضرت محمد بن عبد اللہ است جوانی ست که موازنه کرده نشود با او ہیچ مردی از قریش مگر که او فزون آید بران مرد اگرچه در مال او قلت ست و مال سایه ایست زائل و امریست حائل و بتحقیق وی خواستگاری میکند خدیجه بنت خویلد را و میگرداند مہر او را بست شتر مایه از مالِ من و وی را بخدا سوگند بعد ازین شانی عظیم و مہری بزرگ خواہد شد باز شیخ قدس اللہ سرہ در وقایع سال ہفتم آورده و دیگر محققین مثل علامه قسطلانی و الحجة الفهامة الزرقانی و محمد بن اسحاق و غیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم

خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلوئی خود راست میکرد و درون و بیرون
خانہ آنحضرت را ہمراہ خود داشتی و حضرت ابوطالب در مدح آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اشعار بسیار دارد و در عہد کفالت حضرت ابوطالب نیز در مکہ معظمہ
قحط افتادہ بود و ابن عساکر از عروطہ رضی اللہ عنہ آوردہ کہ گفت قدوم آوردم
مکہ را و دران سال قحط عظیم بود پس آمدند قریش نزد حضرت ابوطالب برای
استسقا پس برآمد حضرت ابوطالب و حال آنکہ گرد وے کودکان بودند از قریش
و میان ایشان کودکی بود مثل آفتاب تابان کہ پردۂ ابر از روئی وی برفتادہ
باشد پس گرفت او را حضرت ابوطالب و بچسپانید پشت او را بکعبہ پس اشارت
کرد آن کودک بانگشت خود بجانب آسمان و حال آنکہ نیست در آسمان
نشانی از ابر پس گرد آمد قطعہائے ابر از ہر جانب و برہم نشستند و باریدن
گرفتند تا روان شد رودہا و سیر شد وادی پس حضرت ابوطالب در قصیدۂ
خویش کہ در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ ازان درین امر این شعر است

| ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ | وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ |
|---|---|

محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ الخلاق این قصیدہ را زیادہ برہشتاد بیت ذکر کردہ
و گفتہ کہ این ابیات را در وقتے انشا فرمودہ کہ قریش اجتماع کردند بر پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم و تنفر کردند از وی کسے را کہ ارادہ میکرد اسلام را و درین ابیات ہجو
و مذمت قریش کردہ در انکار و عداوت اوشان مر آنحضرت را و ترغیب نمودہ
بر اطاعت و اذعان و قبول وی صلے اللہ علیہ وسلم و ابن التین گفتہ کہ درین
ابیات دلالت ست برانکہ حضرت ابوطالب میدانست نبوت آنحضرت را

و تا این مہم بآخر نرسد و دین خدا ظاہر نگرد و دست ازین کار نمیدارم و لوم لائمین را بگوشِ ہوش نمی آرم اینچنین فرموده از مجلس برخاستند و انجاج مرام و اتمام مہام بر ذاتِ رب الانام بگذاشتند پس حضرت ابو طالب را از سخنانِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رقتے پیدا گردید و جنان و جانش ہمتے ورزید و سید انس و جان را بہ نشانید و اینچنین معذرتے پسندید کہ ای نورِ جان و سے سرورِ جنان تو بکارِ خود مشغول باش ہر زمان و بہر کاریکہ ماموری باتمام رسان برب الکعبہ کہ تا من زندہ باشم درین جہان بر تو دست نیابند ہمہ منکران و این اشعارِ پر انوار انشا فرمود درین تبیان +۔

| | |
|---|---|
| وَاللهِ لَنْ يَّصِلُوا اِلَيْكَ بِجَمْعِهِمْ | حَتّٰى اُوَسَّدَ فِي التُّرَابِ دَفِيْنَا |
| فَاصْدَعْ بِاَمْرِكَ مَا عَلَيْكَ غَضَاضَةٌ | وَابْشِرْ بِذَاكَ وَقَرَّ مِنْكَ عُيُوْنَا |
| وَدَعَوْتَنِيْ فَعَلِمْتُ اَنَّكَ نَاصِحِيْ | وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَكُنْتَ ثَمَّ اَمِيْنَا |
| وَعَرَضْتَ دِيْنًا قَدْ عَرَفْتُ بِاَنَّهٗ | مِنْ خَيْرِ اَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِيْنَا |
| لَوْلَا الْمَلَامَةُ اَوْحِذَارِيْ سُبَّةً | لَوَجَدْتَّنِيْ سَمْحًا بِذَاكَ مُبِيْنًا |

## ترجمۂ آن اشعارِ پر انوار

| | |
|---|---|
| کس نیارد کرد قصدِ جانت ای فرزندِ من | تا نخواہد گشت در خاکِ لحد عمت دفین |
| کارِ فرمانِ حقت کن ہیچ از خواری مترس | شاد باش ای نورِ چشمِ من مشو اندوہگین |
| بشرہ اندیشہ ہا در شانِ ما صدقست و مہر | دعوتے کردی و حق در جانبِ تست ای امین |
| عرضِ دینے میکنی مارا و مارا روشن ست | اینکہ از اہلِ نجاتست آنکہ رو آرد بدین |

کہ چون کفار دیدند کہ اسلام روز بروز قوت میگیرد و شانِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ساعت فساعت ارتفاع می پذیرد و قواعدِ قصرِ شریعت بایانِ فاروق و سید الشہدا استحکام می یابد و طنطنہ کوسِ نبوت بمسامعِ قبائلِ عرب می رسد و ہجرتگاہِ صحابہ بسوئی حبشہ دست قوت امید ہدو در مقامِ قتل و اہلاک حضرت سیدِ لولاک برخاستند امّا بواسطۂ حمایتِ حضرتِ ابوطالب چیزے اظہار تعرض و تطاول نمی توانستند پس اشرافِ قریش نزدِ حضرتِ ابوطالب آمدند و اینچنین بیان پیشِ عمِ سید انس و جان معروض نمودند کہ یا برادرزادۂ خود را بما سپار و یا امادہ باش برائے کارزار و یا اورا بروائح نصائح برجادۂ راست آر کہ خدایان مارا دشنام ندہد و از مذمتِ آنہا باز ایستد این بگفتند و از مجلس برخاستند پس حضرتِ ابوطالب جناب شفیع الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام را طلبیدند و کلام ناقرجام صنادیدِ قریش بمعرضِ اظہار رسانیدند و بعد ازان اینچنین نصیحت نمودند کہ ای فرزندِ ارجمند برخود و برمن بہ بخشائی و گرہ ازین کار بستہ بخشائی زبان از طعن و عیبِ معبودانِ اوشان بہ بند و مزید اذیت بر ذاتِ ستودہ صفات خویش میسند جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم در جواب فرمودند حقا کہ حق حقیقت را احقاق نمودند کہ اے عم نیکو کاروی بزرگ نامدار آنچہ من میگویم و براہیکہ من میپویم ہمہ بامر پروردگارست و بمددِ خالقِ نور و نارست خیال کردہ کہ بحمایتِ تو اینکارست اگر در ابلاغ رسالت مرا معاونت نمائی و با ظہارِ دینِ خدا بمن موافقت فرمائے سعادتِ دارین و افتخار کونین حاصل نمائی والّا عونِ ربّانی و تائیدِ آسمانی مرا کافیست و رفاقتِ رفیقِ حقیقی مرا وافیست

سید المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین در استحکام شعب بہر نوع
کوشش بلیغ داشتے و در ہیچ وقت از محافظت شفیع الامم صلے اللہ
علیہ وسلم ذات خود را در تساہل نگذاشتے وچون آفتاب عالم تاب حبیب
رب الارباب در مغرب خواب متواتری بودی ہمان وقت حضرت
ابوطالب بر بستر خواب ہرگز ہرگز نیاسودے شمشیر حمائل کردہ گرد خانۂ
رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم گشت نمودی پروانہ وار گرد آن شمع
کردگار دائم طواف میفرمودی و در روز پسران و برادرزادگان را بصیانت
آنذات قدسی صفات مامور ساختی حتاکہ در ملوین از خدمت سید الثقلین
واز حفاظت آن قرۃ العینین بہر لحظہ و ہر آن خود را پرداختے واین
واقعۂ جور وجفا ازان کفار پر شقا برین حضرات ارباب وفا در ہلال
محرم سال ہفتم از رسالت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آشکار گردید
وچون سہ سال ہمبرین منوال ازان اہل ضلال جور وجفائے پر ملال انجامید
جناب خیر الورا علیہ الصلوۃ والثناء عم پر غم خود را اینچنین آگاہ فرمود کہ ارضہ
بامر الہی ازان عہدنامہ تعبیر جور وجفا وقطعیت را در ربودی یعنے ہمہ عبارت
ظلم وقطع رحم را ازان صحیفہ خورد و برد ساختہ ونام خدا ونام مصطفا را صحیح
وسالم گذاشتہ پس حضرت ابوطالب آنرا تصدیق نمود بدل وجان وگفت
کہ ای حبیب الرحمن بر حق ست امر خدای رب الانام وگواہی میدہم
کہ تو راست میگوئی در ہر کلام بعد ازان حضرت ابوطالب با یاران
از شعب بیرون آمدند ودر مجمعہ کہ مجمع روسائی قریش بود فوراً خود را رسانیدند

| گر ز خواری ئے ملامت من نبودی محترز | | کردمی اظہار قول دین تو حقا مبین |
|---|---|---|

چون کفار جہد حضرت ابوطالب نامدار در حفظ وحمایت جناب سید مختار
مشاہدہ نمودند پس ہمہ درمیان خود اتفاق کردہ عہد بستند کہ با بنی ہاشم
و بنی المطلب مناکحت و مبایعت و مخالطت و مصاحبت و مکالمت نکنند
و در ہیچ امری ایشانرا معاونت و مساعدت نمائند و بہر طور قطع ارحام و سلام
و کلام برخود لازم دانند و ہیچ وجہ صلح بینہم منعقد نگردانند الا بر قتل جناب
شفیع الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام و عہدنامہ درین باب نوشتہ
موکد بایمان ساختند و چہل کس از روسائے قریش مہرہا بران وثیقہ زدند
و در حریر پیچیدہ مشمع کردہ در خانہ کعبہ آویختند و کاتب آن صحیفہ منور ابن
عکرمہ بن عامر بود حق جل جلالہ و عم نوالہ دست آنرا شل نمود پس حضرت
ابوطالب با بنی ہاشم و بنی المطلب بنا بر کمال احتیاط جناب رسول کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم را مع اصحاب کبار علیہم رضوان اللہ الغفار در شعب
خویش در آوردند و کافران ازین معنے وقوف یافتہ آن شعب را محاصرہ
کردند و ہر کس کہ از ان شعب بیرون آمدی بانواع اذیت اورا متاذی
میگردانیدند و اہل اسواق را بران داشتند کہ ہیچ چیز بدست ایشان نفروشند
و چون در موسم حج از ان شعب بیرون می آمدند و از مردم اطرافی چیزے
می خریدند از ان نیز آن کفار منع میکردند و خود بہ بہائی گران خریداری
می نمودند حاصل کلام درین مرام اینکہ آن کفار پر شرار بساکنان آن
شعب اذیت بسیاری رسانیدند و حضرت ابوطالب از وفور شفقت جناب

وباوجود این ابوجہل لعین وتابعان او ہمین لجاج کردند کہ ہرگز ہرگز نقض عہدنامہ نکنند انگاہ حضرتِ ابوطالب بایارانِ خویش اربابِ وفاق ودور اندیش درمیانِ استار کعبہ درآمدند و بر معاندین سید المرسلین بسا نفرین کردند اَللّٰھُمَّ انصُرنَا عَلٰی مَن ظَلَمَنَا وَقَطَعَ مَن قَطَعَ اَرحَامَنَا وَاستَحَلَّ مَا یُحَرَّمُ عَلَینَا وبسوئی شعبِ خویش بازگشتند وآن جماعتِ قریش کہ در نقضِ عہدنامہ سعی داشتند برابوجہل وتابعانش غالب آمدند وصحیفہ را پارہ پارہ کردہ سلاح پوشیدند و بدر شعب آمدہ محصوران را بیرون آوردند تا ہمہ در منازلِ خویش قرار گرفتند و مخالفان ہیچ مقاومت نتوانستند ودر سال دہم از نبوت بدین امر ظفریاب شدند و درین سنہ حضرتِ ابوطالب از دنیا انتقال نمودند وایشان بعمر ہشتاد و ہفت سالہ بودند در مواہب لدنیہ از ہشام بن السّائب رضی اللہ عنہ آوردہ کہ حضرت ابوطالب قریب وقتِ وفات وجوہ قریش واکابر ایشان را نزدِ خود جمع کردہ اینچنین وصیت فرمود کہ اے معشر قریش شما برگزیدہائے خدائید از میان خلقِ وی ومن وصیت میکنم شمارا بخیر کہ محمد امین وصدیق ست در قریش وقبائلِ عرب وبتحقیق آوردہ امری را کہ مقبول دلہاست بصد کرامت وعدم اقرار زبانہاست از روئی ترس ملامت واللہ می بینم بسوئی فقرائی عرب و بادیہ نشینان وضعیفان ومسکینان کہ اجابت میکنند دعوت او را بہ تصدیق جنان وبزرگ میدارند فرمانِ او را بصدق دل وجان وگشتند سرہائی اکابرِ قریش نگونسار وخراب گشتہ سرائی ایشان

چون حضرتِ ابوطالب را کفار پُر اشرار دیدند بسا تعظیم و تکریم و احترام
و تفخیم نمودند بزعم دو وہم اینکہ از حفظ و حمایتِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
بسا تنگ شدہ تشریف آوردہ اند حضرت ابوطالب فرمود کہ اکنون عہدنامہ
را کہ در باب عداوتِ ما نوشتہ اید مصلحت متعلق با بست کہ آنرا پیش
ما بیارید ابوجہل ازین سخن بسا مسرور گردیدہ و زعم حصول مقصد خویش
در دل ورزیدہ فوراً آن عہدنامہ را از کعبہ گرفتند و پیش حضرت ابوطالب
آوردند پس حضرت ابوطالب فرمودند کہ این صحیفہ ہمچنان بمہرہائی
شما است گفتند نعم اے مقتدائے مسعود حضرت ابوطالب این چنین
آشکارا نمود کہ محمد مصطفا علیہ الصلوٰۃ والثنا مرا آگاہ فرمود کہ حق تعالے
ارضہ را برین صحیفہ گماشتہ تا ہرچہ تعبیر جور و قطع رحم دران مثبت بود
آنرا خوردہ محو ساختہ و نام خدا و محمدِ مصطفا صحیح و سالم باقی گذاشتہ پس
اگر درین اخبار معاذاللہ کذب شود آشکار تسلیم کنم شما را محمدِ مختار تا ہرچہ
باو کنید شما را سزاوار واگر درین اخبار او راست گفتار پس شما از مضمون
صحیفۂ دل آزار در گذرید اے روسائی جفاکار و با ما عداوت نکنید
زینہار کہ محمد برحق رسولِ پروردگار پس ہمگنان این سخن را پسندیدند
و دادِ انصاف بلا اعتساف را برگزیدند و چون آن صحیفہ را بکشادند
لاریب ہمچنان یافتند کہ جناب سید المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ
وآلہ الطاہرین اخبار فرمودہ کہ سوائی نام خدا و مصطفا ہمہ تعبیر جور و جفا را
ارضہ محو نمودہ پس ہمہ معاندین شرمسار شدند و از خجالت سرہا در پیش افگندند

وہ اریب ہر زمان سنگہائے ملامت سے بُردبار تھے۔ لیکن ہر ملامت مین صد کرامت سے حظّ بردار تھے لِلّٰہِ درُّ مَا اَفَادَ فِی الفارسی وَاَجَادَ شعر

| | |
|---|---|
| عاشقانرا ہر زمان سنگِ ملامت میرسد | لیکن اندر ہر ملامت صد کرامت میرسد |

نہ حُبِّ عیال وَاطفال مین وہ جان نثار تھے۔ نہ ننگ وناموس وخانمان کے وہ طلبگار تھے۔ عشقِ جانان مین جان وجہان سے دست بردار تھے رضاجوئی خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام مین دائم اشکبار تھے شعر

| | |
|---|---|
| آنکس کہ ترا جوید وجان راچہ کند | فرزند وعیال وخانمان راچہ کند |
| دیوانہ کُنی ہردو جہانش بخشی | دیوانۂ تو ہر جہان راچہ کند |

تقول المولف المسکین اناقہ اللہ رحیق المحبین ان رسوخیۃ المحبۃ فی الجنان ٭ وتفوّیۃ المودۃ والایقان ٭ تحصل بقدر رفوۃ العرفان ٭ واستحضار الاوصاف بالامعان ٭ لان المعرفۃ کالبذر والمحبۃ کالشجر والاتباع کالثمر وانما الاثمار تتبع الاشجار فابو طالب علی وفق رسوخیتہ فی العرفان ٭ وقوۃ فکرہ فی اوصاف سید الانس والجان ٭ بذل فی حب ھذا النبی الاسنیٰ ٭ سراسر الاسماء الحسنیٰ تاج رؤس الانبیاء ٭ سراج نفوس الاصفیاء کنز مراد الرسل العظماء ٭ مرکز وداد اھل الارض والسماء حبیب اللہ علی الاطلاق ٭ طبیب ذنوب خلائق الخلّاق ٭ علیہ ازکی الصلوٰۃ والتسلیم ٭ وعلی آلہ واصحابہ ذوی القلب السلیم ٭ مالہ ومالہ من الاشباح وروحہ بالافراح ٭ بغیر التعب والاتراح ٭ فاللہ الفتّاح ٭ اغناہ عن المفتاح ٭ وابعدہ عن المصباح ٭ لظفرہ بالمفتوح وَالاِصْباح ٭ ففاز بحضرۃ اقترابہ ٭ وسقیٰ من صفوۃ شرابہ ٭ فھام وطرب ٭ وبالاعداء قد حرب ٭ وعمر ماقد خرب

ورین دیار و آن فقرا و ضعیفان مساکین گشتند ارباب ایشان از بسکہ مطیعین
وا ینہا بسوی او شان محتاج ترین و گشتند او شان نزد وی مقربین وا ینہا
از وی بے نصیب و دور ترین و گشتند او شان در دوستیٔ وی مخلصین
و در طاعت و انقیاد وی با دل صاف و الہین اے معشر قریش دوستان
وی باشید و فرمودہ او را حمایت کنید واللہ کسے متابعت او نکند مگر کہ راہ رشد
یابد و ہیچ یکے سیرت او نگیرد مگر کہ نیک بخت باشد و ہمہ کار او بسا مان
ہویدا گردد و اگر نفس مرا مدتے دست دہد و اجل مرا تاخیری روی نماید البتہ
حادثات را از وی باز دارم و واقعات را از وی دفع کنم این وصیت فرمود
و رخت اقامت ازین عالم بر بود۔ آے محبِ رسول کریم ؛ وے عاشق
صادق صمیم ؛ علیہ الطیب الصلوٰۃ والتسلیم ؛ وعلی آلہ واصحابہ ذوی القلب
السلیم ؛ تحبیر مسطور اور تقریر مذکور سے از بسکہ آشکار ہے ؛ منصف غیر متعسف
کے نزدیک اظہر من الشمس علی نصف النہار ہے ؛ کہ تصدیق جنان باصدق
جانِ حضرت ابو طالب متحقق بلا انکار ہے ؛ فقط اظہار اقرار عم سید مختار
مین قیل و قال اولی الابصار ہے ؛ لاریب حضرت ابو طالب بتون بت
پرستون سے بیزار تھے ؛ شراب حب وحید حضرت حبیب فرید سے دائم سرشار
تھے ؛ اوس شمع جمال محبوب ذوالجلال پر فدا پروانہ وار تھے ؛ ذات محمد مین
اپنی ذات سے فانی لیل و نہار تھے ؛ صفات احمدی مین اپنی صفات سے
محو بہمہ اطوار تھے ؛ اونکے نزدیک سوا اوس یگانہ کے ہمہ بیگانہ و اغیار تھے
عشق حبیب سے خوش نصیب اوسی طبیب کے وہ بیمار تھے ؛ عشق حبیب مین

اور بعم جناب شفیع المذنبین اور بواسطہ اہل بیت و آل طاہرین اور حضرات اولیائے متقین اور سائر حضرات انبیا و مرسلین صلوات اللہ و سلامہ ابد المبین علی نبینا و علیہم اجمعین پر عالم ناسوت و ملکوت مین ظہور پایا ؛ اور بمقتضائے عالم اسباب اونکا صدور صحاب ذی شعور کے مشاہدہ مین آیا ؛ تو وہ سب نزد اہل بصائر امر اختیاری ہے نہ اہل سرائر کے نزدیک وہ کار اضطراری ہے واللہ وہ دیدہ و دانستہ رضا بر قضا ہے ؛ قضائے ربانی رضائے صمدانی پر تسلیم و رضا ہے ؛ جو ظاہر مین جور و جفا ہے ؛ وہ اونکے نزدیک عدل و وفا ہے اونکے حال و قال سے یہی آشکار ہے ؛ اونکی زبان خوش عنوان سے یہی ترنم لیل و نہار ہے ؛ شعر

| | |
|---|---|
| مشتاق توام با ہمہ جور و جفائی | محبوب منی با ہمہ جرمی و خطائی |
| صاحب نظران لاف محبت نہ پسندند | وانگہ سپر انداختن از تیر بلائی |
| بیداد تو عدلست جفائے تو کرامت | دشنام تو خوشتر کہ ز بیگانہ دعائی |

کیونکہ فنائے ذات و صفات اونکا مقام ہے ؛ بقائے صفات و ذات اونکا مرام ہے ؛ اقوال و افعال سے وہ فانی ہین ؛ اوسکے افعال و اقوال مین وہ جاودانی ہین ؛ یہی اونکا ورد زبان ہے ؛ یہی ورد اونکا ورد زبان ہے

| | |
|---|---|
| اَللّٰہُ قُلْ وَذَرِ الْوُجُوْدَ وَمَا حَوٰی | اِنْ کُنْتَ مُرْتَادًا بُلُوْغَ کَمَالِ |
| فَالْکُلُّ دُوْنَ اللّٰہِ اِنْ حَقَّقْتَہٗ | عَدَمٌ عَلَی التَّفْصِیْلِ وَالْاِجْمَالِ |
| فَالْعَارِفُوْنَ فَنُوْا بِاَنْ لَّمْ یَشْہَدُوْا | شَیْئًا سِوَی الْمُتَکَبِّرِ الْمُتَعَالِ |
| وَرَاَوْا سِوَاہُ عَلَی الْحَقِیْقَۃِ ہَالِکًا | فِی الْحَالِ وَالْمَاضِیْ وَالْاِسْتِقْبَالِ |

فھو فی مقعدِ صدقٍ طاش :: وعند ملیکٍ مقتدرٍ عاش ولسانہ لحالی کان یترنم بھذا القول ع

حنانیک بی رفقًا ومہلًا علی صدری ‎ ‎ فحبک افنانی وافقدنی صبری

اقول وقد جلّ لمقالک عن القدر ‎ ‎ بدا لی وجہ منک فی حالۃ السکر

فانکرت ما یبدو من الشمس والبدر

جمالک قد اودی القلوب فراعہا ‎ ‎ غداۃ اشتراہا فی الوجود وباعہا

اقول واذنی لا تمل سماعہا ‎ ‎ لقد انکرت نفسی علیک طباعہا

فہا انا مما بی تحیرت فی امری

عذابک عذب فی القلوب نکالہ ‎ ‎ یہون علینا فی ہواک احتمالہ

ووجہ سبانا حسنہ وکمالہ ‎ ‎ فاسکرنا من غیر خمر جمالہ

فللّٰہ من سکر علیک بلا خمر

وجدنا جبال الوجد فیک خفیفۃ ‎ ‎ کما صار منک الحب فینا خلیفۃ

وقویت اسراری وکانت ضعیفۃ ‎ ‎ تقیم حدودًا فی سکاری لطیفۃ

وتضرب حد القتل فی السر والجہر

شراب بافواہ الخواطر قد حلا ‎ ‎ وکأس شربناہ ولکنہ ملا

وقلب من نہواہ فی اللیل قد جلا ‎ ‎ محاسنہ بالوہم فی معلم العلا

فیاخذ من قلبی القصاص ولا یدری

اے محبانِ صادقین و اے معتقدانِ راسخین جو کچھ قضیۂ مسطورہ اور قصۂ مذکورہ میں شدائدِ ظاہریہ اور مصائبِ صوریہ سے حسبِ اقتضائے حکمتِ الٰہیہ اور موافقِ ارادتِ ازلیہ جناب رحمۃ للعالمین اور حضرات صحابۂ معظمین

التی لیس فوقہا فی الخارج مزید علیہا واما غیرہ علیہ الصلوۃ والسلام فانما توجد
فیہ علی درجۃ من الکمال لا علی اعلی الدرجات وکذلک سائر الانوار الستۃ
من السبعۃ التی اشیر الیہا بالاحرف السبعۃ وھی حرف الادمیۃ وحرف الروحانیۃ
وحرف النبوۃ وحرف الرسالۃ وحرف العلو وحرف القبض وحرف البسط فانہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد بلغ فیہا کلہا غایۃ الغایۃ ونہایۃ النہایۃ بحیث لیس
لاحد من الانبیاء الکرام والرسل العظام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام مبلغ
الوصول ومطمع الحصول لانہ الفرع من ھذا الاصل الاصیل مستفیضون
تحت ظلہ الظلیل وحصلت لہ علیہ الصلوۃ والسلام تلک الاحرف مع سائر النعم
بالاکرام حین کان الحبیب مع الحبیب ولا ثالث فی المشہد والمغیب لانہ اول
المخلوقات علیہ الصلوۃ والتسلیمات فہنالک سقیت روحہ الکریمۃ السمیۃ تلک
الانوار القدسیۃ بحیث صارت بہ اصلا لکل ملتمس ومادۃ مفیضۃ لکل
مقتبس فلما دخلت روحہ الباھرۃ فی ذاتہ الطاھرۃ سکنت فیہا سکنی المحبۃ
والرضا والقبول والوصول والوفا فجعلت تمدھا باسرارھا وتمنحہا بمعارفہا وانوارھا
وکانت الذات العالیۃ تترقی شیئاً فشیئاً علی المعارج العالیۃ من لدن صغرہ
الی ان بلغ اربعین سنۃ بحفظ من لایاخذہ نوم ولا سنۃ فزال السراح الذی
بین الذات والروح القدسیۃ وانمحی الحجاب الذی بینہما بالکلیۃ فحصلت
المشاھدۃ المطلقۃ لسید الاکوان حتی صار بیننا ھو کمشاھدۃ العیان بان اللہ
جل جلالہ وعلی العالمین عم نوالہ ھو المحرک بجمیع المخلوقات ونا قلہم من حیز
الی حیز فی السکون والحرکات والخلائق بمنزلۃ الظروف واوانی الفخار لاتملک

ہر ایک رنگ مین وہی بے رنگ اونکے رنگ مین سمایا ہے؛ اوسی بے رنگ کے رنگ مین یہ رنگ اونکے رنگ مین آیا ہے؛ مَارَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَأَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ کا جلوہ دکھلایا ہے؛ اوسی نے شرابِ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کا جام پلایا ہے؛ وحدۃ الوجود نے عالم شہود مین سرودِ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ سے یہی ترنّم سنایا ہے؛ شعر

| | |
|---|---|
| من ندیدم درمیانِ کوئے او | در در و دیوار اِلّا روئے او |

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ سے وہ ہمیشہ مست ہین؛ نیستیٔ لَاضَارَّ وَلَانَافِعَ اِلَّا اللّٰہُ سے دائم ہست ہین؛ ہر فعل مین اوسی فاعلِ حقیقی کے وہ نظّار ہین ہر عسر و یسر مین رضائے مولا کے طلبگار ہین؛ نسبتِ اَغیار سے بیزار اوسی یار کے سب کار خوش اطوار ہین؛ شعر

| | |
|---|---|
| من از بیگانگان ہرگز نا لم؛ | کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد |

اخوانی اهل الوحدة الذاتیه عند ذوی القریحة الذکیه لا یفرقون بین القهر واللطف وبین الرفق والعنف والشدة والرخاء والعطیة والبلاء بل نستقر محبتهم بالاضداد وتستمر مودتهم بالاتحاد وینشد لسانهم الحالی هذا بالنغم الحالی

| | |
|---|---|
| هَوَایَ لَهٗ فَرْضٌ تَعَطَّفَ اَمْ جَفَا | وَمَشْرَبُهٗ عَذْبٌ تَکَدَّرَ اَمْ صَفَا |
| وَکَلْتُ اِلَی الْمَحْبُوْبِ اَمْرِیْ کُلَّهٗ | فَاِنْ شَاءَ اَحْیَانِیْ وَاِنْ شَاءَ اَتْلَفَا |

قال الحافظ نجم المسالك سیدی احمد بن المبارك معزیا الی شیخه قطب العارفین مرکز دائرة قرب الواصلین سیدنا عبد العزیز فی کتابه الابریز قدس الله اسرارهم وافاض علینا انوارهم ان نبینا صلی الله علیه وسلم یختص بالادمیة

للقضاء انتہی ومن ثم کان الامام الحسین رضی اللہ عنہ فی الدارین یبادر من باطنہ لتنفیذ القضاء راضیا مرضیا بتلقی البلاء طربا وفرحا للانتقال لدار البقاء ونیل الوصال بالمشاهدة واللقاء وان کان سببہ مبایعۃ اهل الکوفۃ بین الوراء ولهذا قال علیہ الصلوة والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررة الکرام ان اللہ تعالی ادخر البلاء لاحبابہ کما ادخر الشہادة لاولیائہ هذا ملخص ما فی النفحات النبویۃ وغیرہ من الزبر لدی بنیہ قال فی الابریز ان الولی یقدر علی اهلاک الکفرة فی آن واحد ومع ذلک اذا حضر المعرکۃ یحرم علیہ ان یتصرف فیہم بشیئ من تلک القدرة اقتداء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی ملخصا

## تنبیہ

اے محبِ سعادت شعار ہر فعلِ پروردگار سراسر پر اسرار ہے اور یہ امر نزدِ ذوی الافکار منصفانِ اخیار خوب آشکار ہے پس قضیۂ عہدِ کفار پر اشرار جو کہ مذکور ہے اور اونکا جور وجفا جو حضرتِ سیّد مختار پر مسطور ہے تو اوسمین فوائد واسرار از بسکہ بسیار ہین اور عوائد سدا اطوار بے شمار ہین حضرات اولی الابصار اونسے خوب خبردار ہین اور منکرانِ حماقت شعار اونسے محروم واغیار ہین شانِ سید المرسلین مین ہر طور وہ متادّبین ہین برہانِ خاتم النبیین مین دائم یہ معترضین ہین فیا ایہا الغافل کیف تعادی حبیب خالق النار والنور ام کیف تحارب من یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور اعاذنا اللہ من ذلک الی یوم الموفور

لنفسها من المنافع والاضرار فارسله الله الى البريّة وهو على تلك المشاهدة الجلية والخلائق فى عينه السنية صور فارغة وذوات خالية فلا يرى الفعل منهم حتى يدعو عليهم فيهلكوا فصارت دعوته رحمة على رحمة وهدايته نعمة على نعمة فظهر مصداق ما قال الله فى كتابه المبين وما ارسلناك الا رحمة للعالمين وما قال سيد المرسلين انما انا رحمة مهداة للاولين والاخرين صلى الله وسلم عليه وآله الطاهرين هذا بداية مشاهدته اياها الصادقون ولا يدرك غايتها الاولون والآخرون والكل عن ادراكها بالعجز معترفون شعر

بَرَكَاتُ رُسُلِ اللهِ غَيْرُ خَفِيَّةٍ ۔ وَمُحَمَّدٌ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اَبْرَكُ
هٰذَا النَّبِيُّ الْهَاشِمِيُّ هُوَ الَّذِيْ ۔ هُدِيَ الْاَنَامُ بِهٖ وَبَانَ الْمَسْلَكُ
كَمْ آيَةٍ لِمُحَمَّدٍ كَمْ حُجَّةٍ ۔ عَزَّ الْوَلِيُّ بِهَا وَذَلَّ الْمُشْرِكُ
دَعَوَاتُهٗ مَسْمُوْعَةٌ مَرْفُوْعَةٌ ۔ وَالْحِسُّ لَيْسَ يَصِحُّ فِيْهِ تَشَكُّكُ
لَا شَيْئَ اَعْجَبُ مِنْ دَلِيْلٍ وَاضِحٍ ۔ يُحْيِيْ بِهٖ بَعْضٌ وَبَعْضٌ يَهْلِكُ
اَمْسِكْ بِحَبْلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى ۔ تَظْفَرْ بِفَضْلِكَ اَيُّهَا الْمُسْتَمْسِكُ
وَاِذَا عَجِبْتَ لِغَايَةٍ فِيْ رِفْعَةٍ ۔ فَمَحَلُّ اَحْمَدَ غَايَةٌ لَا تُدْرَكُ

قال سيدى عبد الوهاب الشعرانى قدس الله سره النورانى ان الامام الهمام سيدنا زين العابدين رضى الله عنه لما كان فى السجن ودخل عليه بعض الاحبة ورأى الحديد فى رقبته فحزن وكرب عليه فقال له الامام يا اخى اترى ان هذا يكربنى ويحزننى ثم مسك الحديد من رقبته وفتته تفتيتا مثل الخيط ثم مسكه ثانيا وارجعه كما كان ووضعه فى رقبته وقال والله ما هو الا تسليم

بسیار می نمودند و میفرمودند کہ اے عم من شرائط صلۂ رحم بجا آوردی و در حق من ہیچ تقصیرے نکردی خدائے تعالیٰ ترا جزائے خیر دہاد ہذا الملخص مافی مدارج السالکین و روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ وغیرہا من زبر اولی الالباب پس یہ قول علی مرتضیٰ کہ انہ مات مشرکاً جو بالا نگارش ہے نواسے کفر حضرت ابوطالب کا آشکار ہے ؛ ای عزیز پُر تمیز اسکا جواب باصواب ؛ یہ ہے عند اولی الالباب کہ اس کفر سے تصدیق جنان مین کچھ نقصان نہین ؛ آپکے ایمان عند الرحمن مین کچھ زیان نہین ؛ اور یہ جواب اوسی قول سے بچند وجوہ آشکار ہے ؛ جو حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے نگارش ہے ؛ از انجملہ یہ کہ جناب شفیع الرسل والامم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب تصدیق غسل و تجہیز و تکفین شرعی کا حکم فرمایا ؛ اور حضرت علی مرتضیٰ نے عدم اظہار اقرار پر اجرائے احکام شرعیہ کو ممنوع ٹھہرایا ؛ پس رسولِ مقبول نے قول علی مرتضیٰ کو قبول کیا ؛ اور عدم اجرائے احکام شرعیہ کا حکم دیا ؛ جیسا کہ اذہب فوارہ مذکور ہے ؛ کہ تقدیم حکم ظاہر شرع ضرور ہے ؛ وجہ دوسری یہ کہ دعائے جناب حبیب رب الارباب جو مذکور ہے ؛ کہ غفر اللہ لہ ورحمہ بعد اوس حکم کے بالا مسطور ہے ؛ تو بغیر تصدیق جنان اوس دعا کا ظہور سید الانس و جانسے محظور ہے ؛ کیونکہ یہ امر اظہر من الشمس نزد ذیشعور ہے ؛ کہ اہل کفر نہ لائق مغفرتِ پروردگار ہے ؛ ابد الآباد بالاعتماد وہ سزاوار نار ہے ؛ کہ ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ فرمان کردگار ہے ؛ اور خاتم الانبیا کے لیئے جوازِ استغفار ؛ کفار کے حق مین قبل منع پروردگار ؛ ایک زعم باطل ہے

بنجاہ معاذنا و ملاذنا فی یومنا ہذا و یوم النشور ؎

فیا من بات یحقر بالنبی ٭ وعین اللہ شاہدۃ تراہ
اما تخشی من اللہ یاتی طردا ٭ وتوذی مصطفاہ و مجتباہ
تبارز بالعداوۃ منک مولی ٭ وتحسب ان ربک لا یراہ
فویل العبد من ایذاء ربی ٭ وایذاء الرسول بقد نہاہ
فبندم حسرۃ من بعد فوت ٭ ویبکی حیث لا یجزی بکاہ
یعض یدیہ من اسف وحزن ٭ ویندم حسرۃ ما قد عراہ
نخف من وزر ایذاء وحاذر ٭ ہجوم الموت من قبل ان تراہ
وبادر بالمتاب وانت حی ٭ لعلک ان تنال بہ رضاہ
ولذ بالمصطفی محبوب رب ٭ رسول قد حباہ و اجتباہ
علیہ صلوۃ رب الخلق طرا ٭ سلام عطر اللہ نیا شذاہ

# رد شبہات منکرین در بارۂ حضرت عم سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین

شبہ اول آنکہ چون حضرت ابو طالب وفات یافت حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نزد رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم آمد و گفت کہ ان عمک الضال قد مات پس آنحضرت بگریستند و فرمودند کہ غسل دہ او را و تجہیز و تکفین وی بجا آر گفت یا رسول اللہ انہ مات مشرکا پس فرمود اذہب فوارہ غفر اللہ لہ ورحمہ و آنحضرت ہمراہ جنازۂ ابو طالب می رفتند و گریہ و زاری

عندك فتلقيه مجملا على الامة قبل ان يقضى اليك وحيه فلا يفهمه احد منك
لعدم تفصيله والتفصيل هو الفرقان وقل رب زدنى علما تفصيل ما اجملت به
فى من معانى التوحيد والاحكام لا زدنى احكاما كما توهمه بعضهم فقد كان النبى
صلى الله عليه وسلم يقول اتركونى ما تركتكم انتهى قال فى روح البيان وغيره من
زمر اهل الاتقان ان الحق عرف نبينا عليه الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه البررة
الكرام بان القرآن وان اخذته عنا من حيث معناه بلا واسطة فان انزالنا
اياه مرة اخرى من جهة الواسطة يتضمن فوائد زائدة منها افهام المخاطبين
به لان للخلق المخاطبين بالقرآن حكم ارتباطهم بالحق انما هو من جهة سلسلة الترتيب
والوسائط كما هو الظاهر بالنسبة الى اكثرهم فلا يفهمون عن الله الا من تلك الجهة
ومنها معرفتك اكتساء تلك المعانى العبارة الكاملة وتستجلى فى مظاهرها من
الحروف والكلمات فتجمع بين كمالاته الباطنة والظاهرة فتجلى بها روحانيتك
وجسمانيتك ثم يتعدى الامر منك الى امتك فيأخذ كل منهم حصته منه علما
وعملا انتهى قال الحافظ ابن المبارك فى الابريز معزيا الى قطب الواصلين سيدى
عبد العزيز قدس الله اسرارهما وافاض علينا انوارهما ان القران العظيم اندرجت
فى معناه علوم الاولين والاخرين لو فسر القران بالمعنى الحقيقى لعلوم ظاهر القرآن
وباطنه وعلوم باطنه ما كانت الارواح عليه قبل دخولها فى الاشباح وما تكون
بعد المفارقة وعلوم منه كيف يستخرج سائر العلوم من القران بها تدرك علوم الخلائق
من اهل السموات والارضين وكيف توخذ هذه الشريعة الجامعة بل جميع
الشرائع الماضية وجميع ما اشرنا اليه فى اجزاء العلوم السابقة من معرفة العواقب

عند اولی الابصار ۔ کیونکہ محالات شرعیہ سے ہی مغفرت کفار ۔ بغیر توحید
وتصدیق انبیائے کبار ۔ اور خدا سے طلب محال شان نبوت کی نہین
سزاوار ۔ چہ جائیکہ طلب کرین اوسکو جناب سید مختار ۔ صلے اللہ وسلم علیہ
وآلہ الاطہار ۔ کیونکہ اوس طلب سے اونکے لیئے اثبات جہل ہی آشکار ۔ کہ وہ عقائد
ضروریہ سے ماہر نہ تھے زینہار ۔ معاذاللہ شان خدا سے نہ تھے وہ خبردار ۔
حالانکہ جہالت وضلالت سے وہ دائم معصوم ہین بصد اقتدار ۔ قال
فی الشفاء وغیرہ من زبر الکلام ان الانبیاء علیہم الصلوۃ والثناء معصومون
قبل النبوۃ من الجہل باللہ وصفاتہ والتشکک فی شیئ من ذلک وقد تعاضدت
الاخبار والاٰثار بتنزیہہم عن ہذہ النقیصۃ منذ ولدوا ونشأتہم علی التوحید
والایمان ومعرفۃ الاسرار واشراق الانوار ولطائف السعادۃ وشرائف السیادۃ
ومستند ہذا الباب النقل ثم قال وقد استبان لک مما قررناہ ما ہو حق من
عصمتہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجہل باللہ وصفاتہ وکونہ علی حالۃ تنافی العلم
بشیئ من ذلک کلہ بعد النبوۃ عقلاً واجماعاً وقبلہا سمعاً ونقلاً وبشیئ مما قررہ
من امور الشرع قطعاً وتنزیہہ عن الکبائر اجماعاً وعن الصغائر تحقیقاً وجمہور
الفقہاء علی ذلک من اصحاب الامام ابی حنیفۃ ومالک والشافعی رضی اللہ عنہم
انتہی ملخصاً قال فی الفتوحات المکیۃ وغیرہ من الزبر الدینیۃ ان القراٰن حصل
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نزول جبریل علیہ السلام بہ مجملاً غیر
مفصل الاٰیات والسور فلہذا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجل بہ حین کان
جبریل ینزل علیہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقراٰن فقیل لہ لا تعجل بالقراٰن الذی

| عَلَیْکَ صَلٰوۃُ اللّٰہِ مِنْہُ تَوَاصَلَتْ | صَلٰوۃٌ اَنْصَالٍ عَنْکَ لَا تَتَنَصَّلُ |
|---|---|

لُبِّ لباب فی ہذا الباب یہ ہے کہ جب متحقق ہوا عند اولی الابصار ؛ کہ تولّد ہوئے ہمہ حضراتِ انبیائے کبار ؛ با ایمان و احسان و معرفتِ اسرار ؛ معصومین جہالت سے در ذات و صفات کردگار ؛ خصوصًا جنابِ رسالت مآب شفیعِ روزِ شمار ؛ کہ قبلِ تولّد ماہرین بہ تعلیم پروردگار ؛ ہمہ احوالِ اوّلین و آخرین سے بجمیعِ اطوار ؛ معلّم اہل سماوات و ارضین ہین بہمہ علوم و اخبار ؛ ماہر بجمیع علومِ قرآنِ پُر اسرار ؛ قبلِ نزولِ جبریل علیہ السلام بفرقانِ پُر انوار ؛ یہ قرآن ایک قطرہ ہی پیشِ دریائے علومِ سیّدِ مختار طاعت الٰہی مین جنابِ سیّد الابرار ؛ نہ محتاج نزولِ جبریل بفرمانِ خالقِ نور و نار ؛ آپکے وجودِ پُر جود سے بغیر امرِ آشکار ؛ صادر ہوتے ہمہ افعال و اقوال حسب رضائے پروردگار ؛ اونکے علم سے مخفی نہین آسمان و زمین مین کوئی کار ؛ ما کان و ما یکون سے لاریب وہ خبردار ؛ تو کیونکر بغیر تصدیقِ عمِّ رفیقِ نامدار ؛ اونکے لیئے خدا سے رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کرین استغفار ؛ واللہ وہ استغفار بغیر تصدیق جنان ممکن نہین زنہار ؛ اور چونکہ ذاتِ سیّد الکائنات ذوالجہتین ہے بالبیّنات ؛ مظہرِ الوہیّت و عبودیّت ربوبیّت و مربوبیّت ہی باجمیع صفات ؛ تو ثبوتِ تصدیقِ جنان اور عدمِ اقرارِ لسان ہر دو پر آپنے حکم مرتّب فرمایا ؛ ہر ایک مقام نے اپنا مرام حسب ظاہر و باطن لاکلام کما حقہ پایا ؛ یہی آپکی ذات کے سزاوار ہے ؛ یہی عین عدالت آشکار ہے ؛ ہر ایک اہلِ حق

والعلوم المتعلقة باحوال الثقلين ومعرفة سائر اللغات وغير ذلك مما ذكرناه
ومما لم نذكره وكل ذلك قطرة من البحر الذى فى باطنه صلى الله عليه وسلم
فلو فهم القران بهذا الطريق يظهر عند ذلك ما تدهش منه العقول وتطيش
عند سماعه ويتحقق انه لو اجتمع اهل السموات والارض على ان يأتوا بسطر
واحد من القران الشريف لما قدروا عليه فسبحان من خص نبينا صلى الله عليه
وسلم بالاسرار التى لا تكيف ولا تطاق وايضا قال فيه وقد انزل هذا القرآن
على سبعة احرف منها حرف العلم ونور هذا الحرف ينفى الجهل عن صاحبه فيصير
به عارفا حتى لو فرض شخص خلق فى شاهق جبل ولم يخالط احدا وترك هناك
كبر ثم جيئ به الى المدينة وقد امده الله بنور هذا الحرف فانه لا يقدر ان يتكلم
معه من تعاطى العلم طول عمره فى باب من الابواب فكيف علم النبى صلى الله
عليه وسلم انتهى ومن ثم قال الله فاطر الارض والسماء ولا يحيطون بشئ من علمه الا بما شاء

فَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَعْظَمُ كَائِنٍ ۔۔۔ وَاَنْتَ لِكُلِّ الْخَلْقِ بِالْحَقِّ مُرْسَلُ
عَلَيْكَ مَدَارُ الْخَلْقِ اِذْ اَنْتَ قُطْبُهٗ ۔۔۔ وَاَنْتَ مَنَارُ الْحَقِّ تَعْلُوْ وَتَعْدِلُ
فُؤَادُكَ بَيْتُ اللّٰهِ دَارُ عُلُوْمِهٖ ۔۔۔ وَبَابٌ عَلَيْهِ مِنْهُ لِلْحَقِّ يَدْخُلُ
يَنَابِيْعُ عِلْمِ اللّٰهِ مِنْهُ تَفَجَّرَتْ ۔۔۔ فَفِيْ كُلِّ حَيٍّ مِنْهُ لِلّٰهِ مَنْهَلُ
مَنَحْتَ بِفَيْضِ الْفَضْلِ كُلَّ مُفَضَّلٍ ۔۔۔ فَكُلٌّ لَهٗ فَضْلٌ بِهٖ مِنْكَ يَفْضُلُ
تَجَلَّيْتَ جَلَّ اللّٰهُ فِيْ وَجْهِ اٰدَمٍ ۔۔۔ فَسَجَدَ لَهُ الْاَمْلَاكُ حِيْنَ تَوَسَّلُوْا
فَيَا مَدَّةَ الْاِمْدَادِ نُقْطَةَ خَطِّهٖ ۔۔۔ وَيَا ذُرْوَةَ الْاِطْلَاقِ اِذْ يَتَسَلْسَلُ
مُحَالٌ يَحُوْلُ الْقَلْبُ عَنْكَ وَاِنَّنِيْ ۔۔۔ وَحَقِّكَ لَا اَسْلُوْ وَلَا اَتَحَوَّلُ

| نعم اندر دولت گر بر رخِ کبر اش جا گیرد | | نہ بینی تا ابد سوئے پریشان و حیرانے |
|---|---|---|

ای حاذقِ صفی و سے صادقِ وفی یہ فرمانِ خوش عنوان حبیب ربّ العباد
کہ حق سُبحانہ وتعالیٰ شانہ ابوطالب را جزائی خیر دہاد ؛ دعائے حصولِ خیر
بتقبیل وقال ہی ؛ تصدیقِ حضرتِ ابوطالب پر دال ہی ؛ کیونکہ جمیع حسناتِ کفار
مُحبطہ ہین نزد اولی الابصار لما قال اللہ فی حق الکفار قہرا مقہورا ؛ وَقَدِمْنَا
اِلیٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاہُ ھَبَآءً مَّنْثُورًا ؛ ولقولہ سیّد الانس والجان فی حق
عبد اللہ بن جدعان لا ینفعہ ما کان یصل الرحم ویطعم المساکین لانہ لم یقل یومًا
ربّ اغفر لی خطیئتی یوم الدین ؛ پس حسناتِ کفار ؛ نہ لائق جزائے خیر زینہار ؛
دارِ آخرت مین نزد اولی الابصار ؛ کیونکہ اہلِ کفر کو جزائی حسنات لاریب
دنیا مین حاصل ہے بالبیّنات قال فی تفسیر البقاعی والتحبیر وغیرہما من زبر
التحابیر ان الکافر یوقف علی ما عملہ من خیر علی انہ جوزی بہ فی الدنیا وانہ
احبط لبنائہ علی غیر اساس الایمان فہو صورۃ بلا معنی لیشتد ندمہ ویقوی
حزنہ واسفہ والمومن یراہ لیشتد سرورہ بہ وفی جانب الشر یراہ المومن ویعلم انہ
قد غفر لہ فیکمل فرحہ والکافر یراہ فیشتد حزنہ وترحہ ولا یلزم من مجرد الرویۃ
المجازاۃ کما فی حق المومن وذلک من فضل اللہ تعالی علی من یشاء من عبادہ پس
دعائے حضرت حبیب ربّ العباد ؛ کہ حق تعالیٰ ابوطالب را جزائے خیر دہاد ؛
جو ادائے صلۂ رحم وغیرہ مین مذکور ہے ؛ کمالِ شفقتِ حضرت ابوطالب
مین مسطور ہے ؛ تصدیقِ جنان پر اوسکی اساس ہی ؛ یہ امر اظہر من الشمس
بلا التباس ہے ؛ محبّ اہلِ انصاف کے لیئے ایک حرف کافی وبسیار ہے ؛

اپنے حق سے واصل ہے ؛ فیضِ خالق وخلق ہر ایک حاصل ہے ؛ کیونکہ وہ ذات مستفیضِ اوّل ومفیضِ ثانی ہے ؛ فیضِ نورِ قدیم ذاتِ ربّانی ہے ؛

قال العلامة داود بن محمود قدس الله سرّه المسعود فی شرح فصوص الحکم ولما كانت حقيقته الانسانية مشتملة على الجهتين الالهية والعبودية فلا تصح لها الربوبية المطلقة اصالة بل تبعية وهی الخلافة فلها الاحياء والاماتة واللطف والقهر والرضاء والسخط وجميع الصفات لتتصرف فی العوالم وفی نفسها وبشريتها ايضا لانها من العوالم وبكاؤه عليه الصلوة والسلام وضيق صدره فی بعض الامور لا ينافی ما ذكر فانه من بعض مقتضيات ذاته وصفاته ولا يعزب عن علمه مثقال ذرة فی الارض ولا فی السماء من حيث مرتبته وان كان يقول انتم اعلم بامور دنياكم من حيث بشريته انتهى ؂

زہے عزّ و علائے منتہائے اوجِ انسانی ؎ نبیِ بشر بیئے مہبطِ تنزیلِ فرقانی
امیرِ عالمِ امری شہِ معمورۂ خلقی ؎ ادیبِ عُلوی و سفلی رسولِ انسی و جانی
ظہورِ کاملِ ذات و صفاتِ حضرتِ یزدان ؎ حبیب سیّد و محبوبِ خاص الخاص ربّانی
رحیمی رحمۃً للعالمینِ شافعِ خلقے ؎ کریمِ اکرمُ الخلق سراپا فیضِ رحمانی
درخشان آفتابِ حسنِ محبوبے ؎ چہ شمعِ صبح در بزمش نماند ماہ کنعانی
شبستانِ جہان روشن ز نورِ ماہِ روئے او ؎ ز تابِ شعلۂ رویش کند خورشید رخشانی
کند در یک نگہ واجب نما آئینۂ دل را ؎ بیک چشمک زداید از رخش زنگارِ امکانی
حق آمد در شانِ تشبیہی محمد نامِ خود خواندہ ؎ محمد غیرِ حق نبود بحکمِ قولِ عرفانی
چہ سعت دادہ یا رب بخلقِ آن عظیم الشان ؎ کہ انّی عبدہٗ گوید بجائے قولِ سبحانی

فرمایا ہے ؛ جیساکہ صحیح بخاری مین یہ حدیث مسطور ہے ؛ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مذکور ہے ؛ کہ اہون اہل النار عذاباً ابو طالب منتعل بنعلین یغلی منہما دماغہ اور تیسری حدیث مین مسطور ہے آشکار کہ لولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار ؛ اور ایسا ہی حدیث شریف مین ہی نگار کہ ہو فی ضحضاح من النار پس اگر حضرت ابو طالب اہل تصدیق جنان ہین ؛ تو کیون اسقدر مبتلائے عذاب نیران ہین ؛ عذاب عدم اظہار اقرار ؛ مثل عذاب ترک نماز و روزہ سے آشکار ؛ کما عن المحققین اولی الابصار ؛ پس اسقدر مزید عذاب نیران منافیئے تصدیق سے بیگمان ؛ تو اسکا جواب باصواب ؛ یہ ہے عند اولی الالباب کہ قال اللہ جل جلالہ و علی العالمین عم نوالہ فی کتابہ قولا منیرا ؛ یا نساء النبی من یأت منکن بفاحشة مبینة یضاعف لها العذاب ضعفین وکان ذلک علی اللہ یسیرا ؛ قال فی التحبیر والعرائس وروح البیان وغیرہا فی تفاسیر اہل الاتقان ان الذنب یعظم بعظم جانیه وزیادة قبحه تابعة لزیادة شرف المذنب والنعمة فلما کانت الازواج المطہرة امہات المومنین واشراف نساء العالمین کان الذنب منہن اقبح علی تقدیر صدوره وعقوبة الاقبح اشد واضعف وللہ در ما افاد فی المثنوی واحد

| آنچہ عین لطف باشد بر عوام | | قہر شد بر عشق کیشان کرام |
|---|---|---|

ومن ثم قالوا حسنات الابرار سیئات المقربین ولا یخفی علی اللبیب الاریب ان الثواب والعقاب علی قدر نفاسة النفس وخستها یزید وینقص وان زیادة العقوبة علی الجرم من امارات الفضیلة کحد الحر والعبد وتقلیل ذلک من امارات النقص وذلک لان اہل السعادة علی صنفین صنف منہم السعید والآخر الاسعد

اور بعض اہل انصاف کے نزدیک ایک فقر غیر وافی و بیکار رہے ۔ اللّٰھم احفظنا من خسران العلم والجھول ۔ واعصمنا من خذلان الیوم المھول ۔ وبلّغنا غایۃ المقصود والمسئول ۔ واخلع علینا خلع الجود والقبول ۔ بحق حبیبک نبی الانبیاء والمرسلین وبحرمۃ محبّیہ وآلہ وصحابہ الطاہرین وتعلم تغرّد عنادل ارواحنا بھذا فی کل حین بسھر اللیالی وارسال اللآلی والقلب الحزین **شعر**

عَلٰی اَبْوَابِکُمْ عَبْدٌ ذَلِیْلٌ — قَلِیْلُ الصَّبْرِ نَاصِرُہٗ قَلِیْلُ
لَہٗ اَسَفٌ عَلٰی مَا کَانَ مِنْہُ — وَحُزْنٌ مِنْ صُدُوْدِکُمْ طَوِیْلُ
یَمُدُّ اِلَیْکُمُوْ کَفَّ افْتِقَارٍ — وَدَمْعُ الْعَیْنِ مِنْ اَسَفٍ یَسِیْلُ
یَرَی الْاَحْبَابَ قَدْ وَرَدُوْا جَمِیْعًا — وَلَیْسَ لَہٗ اِلٰی وِرْدٍ سَبِیْلُ
وَکَیْفَ یُضَامُ جَارُکُمُوْ وَاَنْتُمْ — کِرَامٌ لَا یُضَامُ لَکُمْ نَزِیْلُ
فَاِنْ تُرْضِیْکُمُوْ طَرْدِیْ وَبُعْدِیْ — فَصَبْرِیْ فِیْ مَحَبَّتِکُمْ جَمِیْلُ
وَحَقِّ وِلَائِکُمْ وَشَدِیْدِ شَوْقِیْ — سُلُوِّیْ عَنْ ہَوَاکُمْ مُسْتَحِیْلُ
قَطَعْتُ بِحُبِّکُمْ اَیَّامَ عُمْرِیْ — فَلَا اَسْلُوْ وَقَدْ بَقِیَ الْقَلِیْلُ
یُحَدِّثُنِی الصَّبَا عَنْکُمْ حَدِیْثًا — یَصِحُّ بِنَشْرِہِ الْجِسْمُ الْعَلِیْلُ
فَاَشْکُرُ مَنْ شَذَاہَا حِیْنَ ہَبَّتْ — وَاَنْظُرُ حَیْثُمَا مَالَتْ اَمِیْلُ
وَتَرْوِیْ عَنْ شَفِیْعِ الْخَلْقِ طُرًّا — حَدِیْثًا فِیْہِ لِلْمُضْنٰی دَلِیْلُ
ہُوَ الْمُخْتَارُ مِنْ کُلِّ الْبَرَایَا — ہُوَ الْہَادِی الْبَشِیْرُ ہُوَ الْجَلِیْلُ
عَلَیْہِ مِنَ الْمُہَیْمِنِ کُلَّ وَقْتٍ — سَلَامٌ دَائِمًا اَبَدًا جَمِیْلُ

**دوسرا شبہ** یہ کہ حدیث شریف میں آیا ہے ۔ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

اِذَا یُشَاهِدُ مَنْ یُحِبُّ جَنَاحُہٗ

وَهَبْتُكَ قَلْبًا لَمْ تَزَلْ فِیْهِ ثَاوِیًا ‌ ‌ وَاَظْهَرْتُ وُدًّا فِی الْحَشَا لَكَ طَاوِیًا

وَاَلْسُتُ اِنِّیْ لَا اَرَی عَنْكَ سَالِیًا ‌ ‌ رَضِیْتُ بِمَا تَرْضَی اِذَا كُنْتَ رَاضِیًا

وَاِلَّا فَحَسْبِیْ فِی الْوُجُوْدِ صَبَاحُہٗ

ملخص الکلام فی ہذا المرام یہ کہ حضرت ابوطالب عمِ شفیع المذنبین ؛ از روئے قرابتِ سید المرسلین ؛ و تربیت و شفقتِ حبیبِ رب العالمین ؛ و تائیدِ اظہار دین متینِ خالقِ آسمان و زمین ؛ صاحبِ مراتبِ عالیہ اور مآربِ غالیہ ہین بالیقین ؛ عشقِ محمدی مین اپنی صفات و ذات سے فانی تھے پروانہ وار ؛ محبتِ احمدی مین جاودانی تھے ہمہ حرکات و سکنات سے دست بردار اوس محبوبِ ذوالجلال پہ مال و منال جنان و جانسے تھے دائم نثار ؛ یہی اوسکا ورد زبان حرزِ جان تھا لیل و نہار ؛ شعر

اِنَّ الْحَبِیْبَ الَّذِیْ یَرْضِیْهِ سَفْكُ دَمِیْ ‌ ‌ دَمِیْ حَلَالٌ لَہٗ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ

وَاللّٰهِ لَوْ عَلِمَتْ رُوْحِیْ بِمَنْ عَلِقَتْ ‌ ‌ قَامَتْ عَلٰی رَاْسِهَا فَضْلًا عَنِ الْقَدَمِ

یَا لَائِمِیْ لَا تَلُمْنِیْ فِیْ هَوَاهُ فَلَوْ ‌ ‌ عَایَنْتَ مِنْهُ الَّذِیْ عَایَنْتُ لَمْ تَلُمِ

یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ قَوْمٌ لَا بِجَارِحَةٍ ‌ ‌ بِاللّٰهِ طَافُوْا اَلَا عَنَاهُمْ عَنِ الْحَرَمِ

ضَحَّی الْحَبِیْبُ بِنَفْسِیْ یَوْمَ عِیْدِهِیْ ‌ ‌ وَالنَّاسُ ضَحُّوْا بِمِثْلِ الشَّاةِ وَالنَّعَمِ

لِلنَّاسِ حَجٌّ وَّلِیْ حَجٌّ اِلٰی سُكُنِیْ ‌ ‌ تُهْدِی الْاَضَاحِیْ وَاَهْدِیْ مُهْجَتِیْ وَدَمِیْ

پس چونکہ حضرت ابوطالب باوصافِ حمیدہ شریف ہین ؛ فضائل و شمائل مین ازبسکہ منیف ہین ؛ اور اِنسے عدمِ اظہارِ اقرار باوجود اصرار سید مختار

فالسعید من اهل الجنة الصوریة والاسعد من اهل الجنة المعنویة فاذا صدرت من السعید طاعة فاعطی بها اجرا واحدا من الجنة وان صدرت منه معصیة فاعطی بها عذابا واحدا من النار واذا صدرت من الاسعد طاعة فاعطی بها اجرا مرتین وذلك بان یزید له بها درجة فی الجنة الصوریة ودرجة فی الجنة المعنویة وهی قربة العندیة وان صدرت منه معصیة یضاعف له العذاب ضعفین بنقص درجته من الجنة الصوریة ومن الم النار وبنقص مرتبته من القربة ومن الم البعد فهو مشتعل بنارین یغلی منهما دماغه ومن هنا دعاء السری السقطی قدس الله سره بلطف الاحباب اللهم ان کنت تعذبنی بشیء فلا تعذبنی بذل الحجاب شعر

| | |
|---|---|
| ابا سیدا لکل المحاسن قد حوی | ومن هجرة داء ومن وصله دوا |
| ومن بعده سقم ومن قربه قوی | اتترك من تهواك فی معرك النوا |

وتمنع وذا الوصل وذاك مباح

| | |
|---|---|
| فلو سمعت اذ ناك فی اللیل اننی | لرقت لما بی من هواك وحنتی |
| حنانیك فی کم ذا تجدد محنتی | وتظهر فی وقت التجلی لفتنتی |

علی وایدی الواردات صفاح

| | |
|---|---|
| اتطلب منی فی هواك تسترا | وقد نال غیری منك ما یتخیرا |
| وفی حلل التقریب یمشی تبخترا | واترك منقوص الجناح محیرا |

وغیری له عند السماع جناح

| | |
|---|---|
| وحسبك ربع الصد منی قد عفا | وحسن عزائی للجفاء قد انتفی |
| فان بحت فاعذرنی فقد برح الجفا | فلیس علی مرتاح فی دوحة الصفا |

اعظم من حد غیر المحصن وعوتب الانبیاء الکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بما لا
تثاب به الام علی الدوام ثبت لباب فی ہذا الباب یہ کہ جو حدیثین دربارۂ عذاب
حضرت ابوطالب ثابت ہین عند المحققین ؛ وہ ہرگز ہرگز نہ مانع تصدیق
عتیق ہین نزد منصفین ؛ اگرچہ اس امر کے منکر ہون معاندان شفیع المذنبین
اللهم اهد نفوس المنکرین رشدها ؛ وذکرهم اهوال الموت وما بعدها ؛ فانهم
فی فلوات الجهالة یسرحون ؛ وفی غمرات الضلالة یعمهون ؛ ویحسبون انهم
یحسنون صنعا ؛ وتالله انهم لیصنعون شنعا ؛ شعر

| | |
|---|---|
| یَا وَیْحَ مَنْ ضَلَّ سَبِیْلَ الْهُدیٰ | وَفَاتَهُ مِنْکَ بُلُوْغُ الْمَرَامِ |
| اَتُبْ اِلَی اللّٰهِ وَتُبْ وَاسْتَقِمْ | مِنْ قَبْلِ اَنْ تَشْرَبَ کَاسَ الْحِمَامِ |
| اِلٰی مَتٰی اَنْتَ تُرٰی نَادِیًا | وَدَائِمًا فِی اللَّهْوِ طَوْعَ الْغَرَامِ |
| وَاِنْ تَخَفْ قُبْحَ ذُنُوْبٍ مَضَتْ | فَلُذْ بِمَوْلَی الْخَلْقِ خَیْرِ الْاَنَامِ |
| مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ مِنْ هَاشِمٍ | اَفْضَلِ الْمُرْسَلِیْنَ بِلَا الْکَلَامِ |
| صَلّٰی عَلَیْهِ اللّٰهُ مَا اَشْرَقَتْ | طَوَالِعُ الصُّبْحِ وَوَلَّی الظَّلَامِ |

تیسرا شبہ یہ کہ حضرت ابوطالب سے مذکور ہے ؛ چنانچہ تفسیر تحبیر
وکبیر وبحر الدر وغیرہا مین مسطور ہے ؛ کہ آپنے مرض الموت مین ایسا فرمایا
ہے ؛ اور یہ فرمان روبروئے صنادید قریش ظہور مین آیا ہے ؛ کہ سوف اموت
علی ملة الاشیاخ عبد المطلب وہاشم وعبد مناف ؛ پس اس سے یہ امر ظاہر باہر ہے
صاف صاف ؛ کہ تصدیق جناب عم سید انس وجان مفقود ہے ؛ لاریب
عند الرحمان اونکا ایمان نابود ہے ؛ کیونکہ ایک حدیث مین مسطور سے ہے

ظہور مین آیا ؛ اگرچہ بقتضائے حکمتِ ازلیہ اور فحوائے قدرتِ سرمدیہ نے

اسمقام مین اپنا ہنر دکھلایا ؛ امّا شرعًا اوس عدمِ اقرار نے بہ نسبتِ

حضرتِ ابوطالب قرار پایا ؛ اور عظمتِ ذنب و طاعت کو حسب عظمتِ

مذنب و مطیع حکمتِ الہیہ نے مقرر ٹھہرایا ؛ جیسا کہ ازواجِ مطہراتِ سید الکائنات

علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات کی شان رفیع البیان مین مذکور ہے ؛

کہ یٰنِسَاءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ

مسطور ہے ؛ وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ

اوسکے بعد نگارہی ؛ اور چونکہ بلا تخصیصِ موردِ خاص عام لفظ پر از روئے

اصول حکم کا مدار ہے ؛ تو ہر ایک مذنبِ فخیم کے لیئے عذابِ جسیم ہے ؛ اور

ہر ایک مطیعِ کریم کے لیئے ثوابِ عظیم ہی ؛ تو عذاب ضعفین سے وہ متعلین

ہی ؛ اور ثوابِ مرتین سے وہ اہل خلعتین رہے ؛ پس کثرتِ عذاب موجب

شرافت ہے عند البصیر ؛ نہ سببِ رذالت ہی کما توہمہ الضریر ؛ حدِ حُر و عبد

و محصن و غیر محصن سے یہ امر ہے ازبسکہ مستنیر ؛ پس کثرتِ عذاب نہ موجب

عدمِ تصدیق ہی عند المنصفین ؛ بلکہ مثبتِ تصدیقِ انیق ہی نزدِ موقنین ؛ کیونکہ

وہ عمِ جناب سید المرسلین ؛ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین ؛ رسالت رسولکریم

علیہ الصلوۃ والتسلیم سے خوب ماہر تھے بالیقین ؛ اور عذابِ عالم و جاہل مین

تفاوت بسیار ہی ؛ اور عتاب نبی و اُمّتی مین بھی فرق بے شمار ہے ؛

قال فی الاسئلۃ المفحمۃ وغیرہ من الزبر المفخمۃ ان عقوبۃ من عصی اللہ تعالیٰ عن

العلم اکثر من عقوبۃ من یعصیہ عن الجھل وحد الحر اعظم من حد العبد وحد المحصن

ان العرب لم یرسل الیهم رسول بعد سیدنا اسماعیل علیه الصلوٰة والسلام[۱] لان ثبوتها فی اجراء الاحکام فی الدنیا بعد الرسول من خصائص نبینا صلی الله علیه وآله وسلم ومن اهل الفترة من لم یشرك ولم یوحّد ولا دخل فی شریعة ولا اخترع لنفسه دینا بل بقی مدة عمره علی حالة غفلة عن هذا کله فلا تعذیب علیه بالاتفاق وقال بعض اهل السنة من العلماء الاعلام لا تعذیب علی اهل الفترة من العرب وان عبد والاصنام وقد تحنف جماعة من اهل الفترة وکان والداه صلی الله علیه وسلم منهم رضی الله عنهما انتهی ملخصا قال الله تعالیٰ وَجَعَلَهَا ای کلمة التوحید التی تکلم بها سیدنا ابراهیم علیه السّلام من قوله اننی براءٌ الی سیهدین الذی عبارة عنها کَلِمَةً هی قول لا اله الا الله بَاقِیَةً فِی عَقِبِه ای فی ذریته فلا یزال فیهم نسلاً بعد نسلٍ من یوحد الله ویدعو الی توحیده وتفریده الی قیام الساعة لعلهم یرجعون ای لعل من اشرك منهم یرجع بدعاء من وحد الله منهم هذا ملخص ما فی التفسیر الکبیر والتحبیر والجامع الکبیر وروح البیان وغایة الامانی وغیرها

اے محبِّ صمیم وے لبیبِ سلیم اِس جلد اوّل مین یہ بیان مفصّل مسطور ہے ؛ امّا یہان یہ بیان بطورِ مجمل مذکور ہے ؛ کہ اہل فترت کا ایمان مثل ہمارے تصدیقِ جنان ہی ؛ اور اونپر عدمِ لزومِ اقرارِ لسان ہے ؛ کیونکہ اقرارِ زبان اَحکامِ شرعیّہ سے بگمان ہی ؛ مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ ازبسکہ عیان ہے ؛ اور اَحکامِ شرعیّہ سے وہ مخاطب نہین ؛ تو عدمِ اقرار پر وہ ہرگز مُعاتب نہین ؛ بلکہ ترکِ تصدیق پر بھی اونکو عذاب نہین زینہار ؛ جیساکہ اِس فرمانِ واجب الاذعان مین ہی آشکار ؛ قال الله فی کتابه قولا اصولا وما کنا معذبین

[۱] وانتهت رسالته باستفانه من الدنیا کبقیه الرسل علیهم الصلوٰة والسلام

آشکار ٭ کہ عبد المطلب وقومہ کلہم فی النار ٭ تو اسکا جواب باصواب ٭ اسطور ہی عند اولی الالباب ٭ کہ ہمہ آباؤ اجدادِ جنابِ سید المرسلین ٭ اور جملہ اُمہاتِ شفیع المذنبین ٭ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطیبین ٭ اہل ایمان واہلِ جنان ہین بالیقین ٭ سیدنا آدم صفی اللہ سے تا حضرتِ عبد اللہ کوئی فرد اونمین نہین ازمشرکین ٭ بعض حضرات اونمین رتبۂ نبوت سے فائزین ٭ اور باقی ہمہ ساداتِ حضراتِ اولیائے متقین ٭ صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیہم اجمعین ٭ اور یہ اعتقادِ مذکور نورٌ علےٰ نور صریحًا بے فتور سطور کتاب اللہ سے آشکار ہی ٭ اور ایسا ہی اَخبارِ نبویّہ اور احادیث وآثارِ مرضیّہ مین نگاہ ہی ٭ اور یہی پر اجماع ائمہ اہل سنۃ اولی الابصار رہے ٭ چنانچہ اس قول جلیل عقائدِ جمہوریّہ مین یہی بیانِ مصرّح پُر انوار ہی ٭ قال فی التمہید فی اصول التوحید ان اهل الفترة ان لم یومنوا فلا یحکم بکفرهم لترکهم الایمان لانه ما کان واجبا علیهم بدلیل قوله تعالیٰ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ثم لو تفکر احد منهم وعلم ان له صانعا واعتقد به الا انه لم یقر بلسانه فانه یکون مومنا لان الاقرار من الاحکام ووجوبها یتعلق بالسماع ولم یوجد وهو لا یدری کیف الاقرار فلا شك فی ایمانه بحکم الاعتقاد انتهی قال فی السیرة الحلبیة والفتوحات الغیبیة والفوائد البارزیة واکمال الکمال وابکار الافکار وغیرها من زبر الابرار وة یقطع بکفر من مات فی زمن الفترة فلم یکن حکمه حکم الکفار المشرکین الذین شهدوا النبی صلے اللہ علیه وسلم والذی علیه اهل السنة والجماعة انه لا یجب الایمان والتوحید الا بارسال الرسل ومن المقرر المعلوم

لا اله الا اللہ ہی عند اولی الابصار ٭ اسی کلمۂ طیبہ کو باقی رکھ میری اولاد مین ای
کردگار ٭ کہ یکے بعد دیگرے اہلِ توحید و تجرید ہو متصل تا بروزِ شمار ٭ جو شخص
اون سے مشرک ہو شرک سے باز آوے بہ پندِ موحدِ مختار ٭ قال فی التحریر
والجامع الکبیر وسبل النجاۃ وغیرھا من زبر الثقات اخرج ابن المنذر عن ابن
جریج رضی اللہ عنھم فی قولہ ربّ اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذرّیتی لا تزال
من ذرّیۃ سیّدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم ناس علی الفطرۃ یعبدون اللہ
تعالی ویوافق ھذا قولہ عزّ وجل وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لا سیما فی ذرّیۃ
سیدنا اسماعیل علیہ السلام موحدون الی یوم القیامۃ قلّوا او کثروا ولا ریب
ان امّۃ مسلمۃ کانت من ذرّیۃ سیّدنا اسماعیل علیہ السلام ونبیّنا منھم
قطعا باتفاق الائمۃ الاعلام وصرّحت نصوص کلام الملک العلام علی استمرار
التوحید والاسلام فی ذرّیۃ سیّدنا اسماعیل علیہ السلام ثم ساقوا البراھین
تشھد بان اجداد نبیّنا الی سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کلھم ارباب التوحید
والاسلام ولا عبرۃ بنحو عبیل اللئام انتھی ملخصا واخرج ابن جریر عن مجاھد
رضی اللہ عنھما فی قولہ تعالے عن سیدنا ابراھیم علیہ السلام واجنبنی وبنیّ
ان نعبد الاصنام اجاب اللہ دعوتہ فی اولاد اسماعیل علیہ السلام یعنی آیت
رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي کی تفسیر مین مذکور ہے ٭ تحریر و جامع
کبیر و سبل نجات و غیرہا زبرِ ثقات مین بروایتِ ابن جریج مسطور ہے ٭
کہ سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی اولاد مین علی الدوام ٭ بسے مردمان
طریقِ اسلام پر تھے عابدانِ حضرتِ مالکِ علام ٭ اور نیز مفق اسی حدیث کرہے

حتی نبعث رسولا ÷ کیونکہ نہین لازم توحید پروردگار ÷ مگر بارسالِ حضراتِ
رُسلِ کبار ÷ اور یہ امر بھی متحقق و معلوم ہی نزدِ ہر نبیل ÷ کہ سوئے عرب
کوئی رسول مرسول نہین بعد حضرت اسماعیل ÷ اور ثبوتِ رسالت اجرائے
احکامِ دنیا مین بعد الرسول ÷ خصائص خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والثناء سے
ہی عند الفحول ÷ پس جس اہل فترت نے نہ شرک کیا بذاتِ پروردگار ÷ اور
نہ معتقد ہوا بتوحیدِ حضرتِ کردگار ÷ اور نہ کسی شریعت مین داخل ہوا اور نہ
پیدا کیا اپنے لیئے کوئی دین ÷ بلکہ اِن سب امور سے تمام عمر غافل رہا مثلِ
غافلین ÷ پس نہین عذاب اوسپر باتفاق علمائے کبار ÷ اور صِلال اہل
فترت یہی قسم ہی عند اولی الابصار ÷ اور فرمایا اُن بعض اہلِ سنت نے جو علمائے ائمہ
اَعلام ÷ نہین عذاب عربِ اہلِ فترت پر اگرچہ کرتے رہے عبادتِ اصنام
اور اہلِ توحید تہا ایک گروہ اہل فترت سے آشکار ÷ اور تفصیل بعض اُن
حضرات کی اسی جلدِ اوّل مین ہی نگار ÷ از انجملہ والدین شریفین سید الثقلین
ہین بلا انکار ÷ اور آٹھ آیتین اِسی جلدِ اوّل مین ہین مسطور ÷ کہ اون سے
اسلامِ ہمہ آبا و اجدادِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ثابت ہی بلا فتور ÷ اور
اونکا اسلام حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تا حضرتِ عبد اللہ رضی اللہ عنہ
جن آیتون سے عیان ہی بے چرا و چون ÷ اون آیات سے ایک یہ آیت
ہی وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ یعنے ابراہیم علیہ السلام نے
یہ دعا کی بجنابِ پروردگار ÷ کہ تحقیق بیزار ہون مین تمام بتون سے دائم
لیل و نہار ÷ تو ہی میرا ہادی و خالق ارض و سما و نور و نار ÷ یہی معنائے کلمہ

تھی: گروہ مصدقین کے وہ پیشوا تھے: جذبۂ غیبیہ سے وہ موحدین تھی:
نورِ علمِ الٰہی سے وہ حضرات مصدقین تھے: لہذا قرآن شریف مین
ایسا مذکور ہی: اونکی توحید کا حال صدق مآل مسطور ہے کہ شهد الله انه
لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما بالقسط بلا فتور ہے: قال فی الفتوحات
المكية والدرر الفريد ودرج الدرر السنية: واما قوله ذى المجد والامتنان:
اولوا العلم ولم يقل ولوا الايمان: فلان شهادته بالتوحيد لنفسه فى ازل الازال
ماهى عن خبر ليكون ايمانا عند اهل المقال والحال: فلهذا شهادة حضرات
الشاهدين: لا تكون الا عن العلم باليقين: ولما اضافهم الى العلم لا الى الايمان
علمنا انه اراد به من حصل له توحيد الملك المنان: من طريق العلم الضروري
او النظرى بالبرهان: لا من طريق خبر المخبر صادق البيان: فشهد الله
بعلمه الازلى: واولوا العلم بالنظر العقلى: وهو الله الذى بالوداد: جعل النجح
العلمى فى العباد: فجاء بالايمان مع الادلة البرهانية: وبعد ذلك بالرتبة الثانية
من حضرات العلماء ارباب السعادة: وهو الذى يعول عليه فى الشهادة
فان الله امر به وسمينا علماء: لكون المخبر هو الله بلا امتراء: فقال فاعلم انه
لا اله الا الله وايضا قال الله الملك الصمد: وليعلموا انما هو اله واحد: وقال
الرسول المقبول الذى اجره بغير المنة: من مات وهو يعلم انه لا اله الا الله
دخل الجنة: ولم يقل هو يومن فان الايمان: موقوف على خبر المخبر صادق
التبيان: وقد قال الله قولا مقبولا: وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا:
وقد كان موحدون بالعلم فى الفترات: وما كانت دعوة الرسل بالعمومات:

یہ آیتِ کتاب اللہ المیمون ؛ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ؛ خصوصًا

اولادِ سیدنا اسماعیل علیہ السلام مین تا یوم القیام ؛ قلیل و کثیر دائم رہینگے موحدان

اہل اسلام ؛ اور لاریب ذریتِ حضرت اسماعیل مین علیہ السلام ؛ اُمتِ مُسلمہ ہی

بنصِّ کتابِ اللہ العلام ؛ اور جنابِ خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام ؛ یقینًا

اوسی اُمتِ مُسلمہ سے ہین باتفاقِ ائمۂ اعلام ؛ اور نصوصِ الہیہ مُصرّحہ ہین

اسپر کہ توحید و اسلام ؛ ہمیشہ رہی اولاد سیدنا اسماعیل مین علیہ السلام ؛ پھر بیان

کیا ایسی براہینِ قاطعہ اور حججِ ساطعہ کو اون حضرات نے بتصریحِ کلام ؛ کہ وہ

شاہدانِ عادلین ہین اس مُدّعا پر حسب المرام ؛ کہ ہمہ آبا و اجدادِ جنابِ رسالت

مآب شفیع الانام ؛ اربابِ توحید و تجرید تھے اہلِ اسلام ؛ اور اس امر مین نہین

شبہہ سخنان بالغۂ سخنورانِ انام ؛ اور تفسیر علامہ ابن جریر رحمہ اللہ القدیر مین

مذکور ہے ؛ زیر آیت وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ کے معنی مین مسطور ہے

کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام نے سطور دعا کی بحضرتِ ملکِ علام ؛ کہ محفوظ

رکھ مجکو اور میری اولاد کو بُت پرستی سے علی الدوام ؛ تو قبول کیا اللہ تعالیٰ

نے اونکی دعا کو اولادِ اسمٰعیل مین علیہ السلام ؛ مراد اولاد سے یہان مومنین

ہین نہ کفار عبدۃ الاصنام ؛ بمصداق إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ فرمانِ حضرتِ

منان فی کتابہ التام ؛ پس حضرت عبد المطلب و ہاشم اور عبد مناف ؛

لاریب اربابِ توحید و اہلِ اسلام ہین صاف صاف ؛ اما اظہارِ تصدیقِ جنابان

باقرار ؛ پس وہ او نپر لازم نہ تہا زینہار ؛ تصدیقِ مخفی سے وہ صاحب نور

تھے ؛ احکام شرعیہ سے نہ وہ مامور تھے ؛ ملتِ اُولی العلم مین وہ مقتدا

متبین ہے ۞ اور یہ امر عند المنکرین بالیقین ہی ۞ پس اگر کہین کہ وہ اہل نار ہین
تو یہ منکرِ قولِ پروردگار ہین ۞ اور اگر کہین کہ وہ خدامِ اہلِ جنان ہین ۞ نہ
ہرگز وہ اہلِ عذابِ نیران ہین ۞ تو کیا جوابِ حدیثِ عذاب ہی ۞ کون جہت
اونکے نزدیک سبب ثواب ہی ۞ اے عزیز و فرتمیز عذابِ اہل فترت و اطفالِ
مشرکین ہر دو ایجا قرآن شریف مین فسوخ ہین بالیقین ۞ اور یہ اسرار
قرآن سے ہی عند المبصرین ۞ قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ الاسرا ۞ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرَ اُخْرٰی وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا پس ولا تزر وازرۃ وزر اخری سی
منسوخ ہے عذاب اطفالِ مشرکین ۞ اور وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا سے
منسوخ ہی عذابِ اہلِ فترت نزدِ محققین ۞ قال فی التمہید فی اصول التوحید والمقامۃ
السدیدۃ وسبل النجاۃ وغیرہا من الزبر الدینیۃ واما حکم اطفال المشرکین
والکافرین فی الاخرۃ فقالت المعتزلۃ والخوارج انہم من اہل النار وقال اہل السنۃ
والجماعۃ انہم لا یکونون معذبین وقال بعضہم انہم من اصحاب الیمین وسئل الامام
محمد بن الحسن رضی اللہ عنہما عن اطفال المشرکین فقال انا نعلم بان اللہ لا یعذب
احدًا بغیر ذنب وقد قال نبینا شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وسلم سالت ربی
عن اللاہین من ذریۃ البشر وشفعت فیہم فاعطانیہم فقیل ما اللاہین قال
اطفال المشرکین فجعلہم خدما لاہل الجنۃ والصحیح ان الاطفال ولدوا غیر
کافرین وانما یحکم بکفرہم فی الدنیا تبعًا لابویہم فی ثبوت الاحکام کالولایۃ والارث
والتزویج وغیر ذلک واما فی الحقیقۃ فلیسوا بکافرین ولو ان اللہ تعالیٰ کان
یعذب نفسًا بغیر ذنب فانہ لا یکون عدلا منہ وقد قال اللہ فی سورۃ الاسرا

فهم من السعداء بغير الارتياب ؛ داخلون في اولی العلم والخطاب

| | |
|---|---|
| شَهِدَ اللّٰهُ لَمْ يَزَلْ اَزَلًا | اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ |
| ثُمَّ اَمْلَاكُهٗ بِذَا شَهِدَتْ | اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ |
| وَاُولُوا الْعِلْمِ كُلُّهُمْ شَهِدُوْا | اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ |
| ثُمَّ قَالَ الرَّسُوْلُ قُوْلُوْا مَعِيْ | اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ |
| خَيْرُ مَا قُلْتُهٗ وَقَالَ بِهٖ | قَبْلَنَا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ |
| مَا عَدَا الْكُفْرِ كُلُّهُمْ شَهِدُوْا | اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ |

پس ہی قولِ حضرت ابو طالب عند اولی الانصاف ؛ کہ سوف موت علی ملۃ الاشیاخ عبد المطلب وہاشم وعبد مناف ؛ عین اقرارِ تصدیقِ عتیق پُر توفیقِ رفیقِ جنان ہی ؛ بتحقیقِ حقیق وتوثیقِ انیق بیگمان ہے ؛ کہ اقرارِ ملتِ اہلِ تصدیق عند اولی الابصار ؛ مثبتِ اقرارِ تصدیقِ رشیق ہی آشکار پس قولِ سوف موت حجتِ مثبتِ تصدیق ہی نہ حجتِ منفیۂ منکرِ مضلِ زندیق ہے ؛ واما تمسک المنکر بان عبد المطلب وقومه كلهم في النار ؛ پس اسکا جواب با صواب یہ ہے نزدِ علمائے کبار ؛ کہ اوّل تو اس حدیث مین قیل وقال ہی عند ذوی الابصا اور قطع نظر اسّے وہ احادیث احاد سے ہی آشکار ؛ اور دلائلِ نجات اہلِ فترت قطعیّہ ہین بلا انکار ؛ اور احادیث احاد معارض نہین ہوتین دلائل قطعیّہ کو زینہار ؛ اور قطع نظر اسّے ہمہ احادیثِ عذاب اہلِ فترت منسوخ ہین بصدِ عنبار ؛ پس اہلِ فترت مثلِ اطفالِ مشرکین ہین لا کلام ؛ اب اون اطفال مین کیا حکم منکرانِ لئام ؛ کہ اونکے حق مین حدیثِ عذاب از بسکہ

مردود او هذا یوجب نقصان درجته وحط مرتبته من حیث العلم والعصمة
فهذا ایضاً لا یجوز و طلب المغفرة والدعاء بها لمن مات علی الکفر یجری مجری
ان یخلف الله وعده ووعیده وهذا ایضا لیس بشان خاتم الانبیاء علیه
الصلوٰة والثناء وقد قال الله تعالت اسماؤه وتوالت نعماؤه ادعونی استجب لکم
وایضاً قال ان الکفار اصحاب النار فالدعاء بالمغفرة لمن مات علی الکفر یوجب
الخلف فی احد هذین النصین وذلک لا یجوز فهذه الوجوه العدیدة والحجج
السدیدة دالة علی انه علیه الصلوٰة والسلام ما دعی بالمغفرة لمن مات علی الکفر
وما اشتغل بالاستغفار له قط انتهی ملخصاً ثم قال فی التحبیر واما قوله علیه الصلوٰة
والسلام وعلی آله واصحابه البررة الکرام فی حق عمه ابی طالب بعد وفاته
غفر الله له ورحمه وقبل وفاته لاستغفرن لک حتی انه عنه فتصدیق لتصدیقه
الجنانی وتحقیق لتوثیقه الایقانی لان الدعاء بالغفران ؛ لمن مات بغیر تصدیق
الجنان ؛ لا یمکن من سید الانس والجان ؛ علیه الصلوٰة ما اختلف الملوان ؛
لانه ما دعی قط بالغفران ؛ لمن مات کافرا عند الرحمان ؛ کما مر بالوجوه العدیدة
ذلک البیان ؛ واما نزول آیة وما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا
للمشرکین ؛ فی شان عم نبینا سید المرسلین ؛ صلی الله وسلم علیه وآله مرتین
کما مر علی طبق التسلیم عن بعض المفسرین ؛ فلا یصح الا بالتاویلات العدیدة ؛
والتوجیهات السدیدة منها ان یراد بقوله تعالی ان یستغفروا للمشرکین ؛
ان یستغفروا بحکم الشرع للکافرین ؛ لان مدار حکمه علی الظواهر ؛ لا علی
البواطن والسرائر ؛ فمن اقر باللسان ؛ واظهر تصدیق الجنان ؛ فهو المستحق

ولا تزر وازرة وزر اخرى ولا يحكم بالكفر قبل البلوغ فى احكام الاخرة لان
الصبى ليس بمخاطب ولا بمعاتب هذا الحكم فى اطفال الانس وكذلك فى اطفال الجن
ولم يذكر عن المتقدمين فى اطفال الشياطين رواية لانهم لما ولدوا اله وانعب
واختاروا الكفر فى الحال فلا يحتاج الى الجواب پس جو حدیث عذابِ اطفال کافرین
اور عذابِ اہل فترت مین وارد ہی بالیقین ؛ وہ منسوخ ہی بنص کتاب اللہ
المبین ؛ تو اب مردود ہوئے سب اعتراض منکرین ؛ اور اظہر من الشمس ہوا
عند المصدقین ؛ کہ حضرت ابوطالب صاحبِ تصدیقِ انیق ہین بصد اعتبار
ولا عبرة بما يخرصه المنكرون الاشرار ؛ اور واسطے منصف لبیب کے یہ تعبیر تحبیر
اس باب مین وافی ہی ؛ اور اسکا مضمون فیض مشحون تفسیر مفاتیح الغیب
وغیرہ مین صافی ہے ؛ قال فى التحرير والتحبير وغيره من زبر النحارير ان سيدنا
شفيع الانام ؛ عليه الصلوة والسلام قد جاء لسد باب الكفر والاستغفار لمن
مات على الكفر فتح ذلك الباب وهذا مخالف لعصمته وقد كان صلى الله عليه وسلم
يعلم قطعًا بان قضاء الله سبق بعذاب من مات على الكفر وما كان مامورًا فى
ابتداء الاسلام الا بالانذار عن الكفر والدعوة الى الايمان وهذا اصل الشرع
الالهى الى يوم القيام والاقدام على ذلك الاستغفار يجرى مجرى الذنب
العظيم وهذا ايضا لا يمكن منه صلى الله عليه وسلم وايضا كان يعلم بان من مات
على الكفر ليست له قابلية المغفرة لان غفران ظلمة الكفر بغير نور الايمان
محال وطلب المحال عن الله من شان خاتم الانبياء محال وايضا كان يعلم صلى الله
عليه وسلم ان الله سبحانه لا يجيب طلب ذلك الغفران فاذا لم يجب بقى دعاء الرسول

آپنے بعد وفات : کہ غفر اللہ لہ ورحمہ از بسکہ متحقق ہے بالبیّنات : تو یہ دعائی مذکور
کہ وہ ذات بابرکات ہو مغفور : حضرت ابوطالب کی تصدیق جنان کے لیئے
تصدیق ہی : اور لاریب اونکے توثیق ایقان کے واسطے تحقیق حقیق ہی : کہ
بغیر تصدیق جنان ایمان عند الرحمان ظہور دعائے غفران از جناب سید انس
وجان غیر ممکن از بسکہ بعید ہے : خلاف براہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ اور
نہایت ناسدید ہے : اما یہ فرمان ایزد منان کہ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِيْنَ : الی آخر آیت نزد حضرات منصفین : پس یہ ایک
شخص غیر حضرت ابوطالب کی شان مین نازل ہی بالیقین : اور بر طبق تسلیم :
برائے قطع نزاع لئیم : کہ اونکے حق مین نازل حسب زعم زعیم : بغیر چند تاویل
صادق نہین نزد عقل سلیم : از انجملہ یہ کہ اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِيْنَ سی یہ مراد ہی
سزاوار : کہ نہ طلب مغفرت کرین کافرونکے لیئے حکم شرعی سی زنہار : کہ حکم شرع کا
لاریب ظواہر پر ہے مدار : نہ بواطن و سرائر پر ہے اوسکا اعتبار : پس جس شخص کا
زبان سے ہی اقرار : کہ تصدیق جنانکا اُسنے اظہار : تو وہ دعائی مغفرتکے سزاوار
ظاہر شرع مین یہی حکم ہی مختار : اور جس شخص کا زبانسے نہین اقرار : کہ تصدیق جنانکا
اوسنے نہین اظہار : تو وہ ظاہر شرع مین دعائی مغفرت کی نہین سزاوار : اگرچہ
حسب تصدیق لائق مغفرت ہو نزد پروردگار : اور از انجملہ قول مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
سی بالضرور یہ مراد ہو نزد اہل شعور : کہ ظاہر ہوا جناب رسولکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم
پر ازل مین بتعلیم پروردگار : کہ ہرگز لائق دعائے مغفرت کے نہین کفار
کیونکہ وہ اصحاب جحیم ہین : ابدالاباد سزاوار عذاب الیم ہین : اور یہ قید
تعلیم ازل اسلیئے نزد اہل ادراک ہی : کہ منصب نبوت جہل مسائل ضروریہ سے

بدعاء الغفران : طاھراً بحکم شرع اللّٰہ المستعان : ومن لم یظھر تصدیق الجنان : لا یستحق بدعاء الغفران : طاھراً بحکم شرع اللّٰہ الحنّان : ومنھا ان یراد بقولہ من بعد ما تبین ایھا الخلان : من بعد ما تبیّن علی حسب المراتب فی الاحیان للنبی تبیّن فی الازل بتعلیم الملک المنّان : وھذا لا تلزم الجھالۃ لصاحب العصمۃ والقرآن : وللامۃ بعد نزول ھذہ الایۃ فی الفرقان : واستغفار النبی صلی اللّٰہ علیہ الصلوۃ والتسلیم : بعد ما تبین لہ ذلک التعلیم : لاقتضاء الحکمۃ فی الازل بالعلم القدیم : بان ینزل المنع منہ فی الفرقان الکریم : لئلا یکلفوا حبیب اللّٰہ المختار : لمن مات علی الکفر بالدعاء الاستغفار : لئلا ینکسر قلب اھل الاسلام عن النبی علیہ الصلوۃ والسلام : ومنھا ان یراد بالجحیم علی الاطلاق : عذاب النار الخفیف والشدید بالوفاق : لان عذاب ابی طالب السلیم : اھون غیر الالیم : والجحیم عذاب عظیم : وبینھما بون فخیم : ولا یبعد من قدرۃ اللّٰہ الکریم : ونرجوا من فیض فضلہ العمیم : بوجاھۃ حبیبہ علیہ الصلوۃ والتسلیم : ان یجعل عذاب عمہ برداً بالسلامۃ : کما یجعل النار للحی یوم القیامۃ : تحت اقدام المومنین لاظھار الکرامۃ : اے ذی شعور ملخص تعبیر مسطور یہ ہے بیقصور کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کبھی استغفار بجناب رب الارباب میں ہرگز نہیں کیا بہر کفار : اور یہ امر وجوہ عدیدہ اور حجج سدیدہ سے ہی آشکار : پس دعائے مغفرت واسطے حضرت ابوطالب کی درحین حیات کہ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ فرمایا جناب سید الکائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التسلیمات : اور بعد ازاں مسطور اونکے لیئے دعائے مغفرت کیا

دعائے مغفرت واسطے ابوطالب

مذکورہ دشوار ہی۔ اور اون تاویلات سے وہ آیت نہ اونکی تصدیقِ جنان
اور توثیقِ نہان کو مانع عند اولی الابصار ہے۔ اور مواہبِ الٰہیہ طفیل حضرت
محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ سے نہین بعید۔ بلکہ لائقِ شانِ سیدِ انس و جان کے
یہی امر ہے از بسکہ سدید۔ کہ وہ عذابِ نار اونپر ہو گلزار۔ کہ عاشقِ صادق
سیدِ مختار۔ آتش مین ساکن ہے سمندر وار۔ تو وہ آتش اوسکے حق مین بردِ
سلامت ہی۔ اور یہ انقلابِ عین از بہرِ اظہارِ کرامت ہی

از مطلعِ وجود چو نورِ قدم بتافت — از ظلمتِ حدوث چہ نام و نشان بود
از آئینۂ وجود نماند ز آب و خاک — آن صورتیکہ معنیٔ روح و روان بود
تا جنش از دریچۂ ہستی برخے نمود — زین گفت گو بہر سرِ کو داستان بود
زین نقطہ گاہِ خاک مبین جز باعتبار — کان مرکزِ محاورۂ ہفت آسمان بود
اندر دہانِ خاک نہد نفسِ ناطقہ — تا از زبانِ غیب ترا ترجمان بود
دل چیست دُرِّ بحرِ صفا وان کہ ایزد — آنرا کہ چون صدف ہمہ تن استخوان بود
وانرا کہ دیدہ تر بود از آتشِ درون — چون ابر بر بساطِ جہان دُرفشان بود
وانرا کہ دل بکف بود از مہرِ روی دوست — دل ہمچو بحر باشد و کف ہمچو کان بود
در محنتِ فراق چو دل میرود ز دست — در لذّتِ وصال بہ بین تا چسان بود
گنجیکہ شاہِ عشق نہد در دلِ خراب — نقدِ دو کون در نظرش رایگان بود
از ذرہ ذرہ اش بچکد قطرہ قطرہ خون — با ہر دلیکہ عشقِ تو در امتحان بود
ہر مرہمے بغیرِ تو بر دل جراحت است — زخمیکہ از تو میرسد آرامِ جان بود
ہر ہفت دوزخ از تفِ من یکشرارہ است — ہر ہشت خلد یک گل ازین بوستان بود

پاک ہی؛ خصوصًا وہ ذات سید الکائنات جو صاحب لولاک ہی؛ اور بعد
نزول اس آیت کے اُمت پر ہوا آشکار؛ کہ دعائے مغفرت کے لائق
نہین کفّار؛ کہ ابدالاباد وہ سزاوار دار البوار؛ اما استغفار جناب رسول کریم
بعد تعلیم حضرت رب قدیم؛ پس اسمین بہت حکمتین ہین نزد محققین؛ از انجملہ
یہ کہ فرقان شریف مین منع استغفار در حق کفار نازل ہو پہر مومنین؛ تا کہ
حبیب خدا سے استدعا نکرین صحابۂ کبار؛ اپنے اقربا کے لیئے جناب الٰہی
مین استغفار؛ اور یہ استدعا اونکا متحقق ہی عند اولی الابصار؛ اور وقت
انکار جناب سید مختار؛ خستہ خاطر ہوتے سائلان اخیار؛ اور صاحب
تفریق نہ تھے وہ سائلان؛ درمیان اہل تصدیق جنان؛ اور اہل
عدم تصدیق نہان؛ پس حسب خواہش سید انس وجان نبی اور اُمتی
کے لیئے ممانعت نازل ہوئی بیگمان؛ تا کہ حبیب خدا سے خستہ خاطر نہون
سائلان؛ اور اسکے بعد پہر کفار کوئی نہو سائل دعائے غفران؛ اور چونکہ
اون ایام مین اکثر عرب تھی مشرکین تو یہی لفظ نازل ہوا پہر منع مستدعین
اور از انجملہ مراد جحیم سے عذاب علی الاطلاق ہو؛ عذاب خفیف و شدید کو
شامل پہر وفاق ہو؛ کیونکہ عذاب حضرت ابوطالب نزد محققین؛ سب
اہل نار سے خفیف ہی بالیقین؛ اور عذاب جحیم ازبسکہ عظیم ہے بنص مُبین
چنانچہ اسی جلد اول مین یہ بیان آشکار ہی؛ معنائے ولا تسئل عن اصحاب
الجحیم مین نگار ہی؛ اور عذاب اہون و عذاب جحیم مین مباینت بسیار ہی؛
پس بغیر اون تاویلات کے حضرت ابوطالب کی شان مین صداقت آیت

الکملاء والمهرة المدققون النبلاء ان المسئلة المتعلقة بالکفر اذا کان لها تسع وتسعون احتمالا قویا للکفر واحتمال واحد فی نفیه فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی للکفر لانه عندنا ادخال العبد فی دین الاسلام ما امکن بحسن التدبیر بحمل الکلام وهذا هو من مماد ح اهل السنة والجماعة ومن عیوب اهل البدعة والشناعة انهم یخرجون اصحاب الایمان عن الدین المتین الی الکفر بحسب الامکان حتی بارتکابهم الذنوب والعصیان ولان الخطاء فی ابقاء الف کافر اهون من الخطاء فی فناء مسلم واحد انتهی قال فی البحر الرائق وغیره کالصغری والاشباه انه لا یفتی بالتکفیر ما امکن حمل الکلام علی محمل حسن وکان فی الکفر خلاف ولو کان ذلک بروایة ضعیفة انتهی قال فی التتارخانیة لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نهایة فی العقوبة فیستدعی نهایة فی الجنایة ومع الاحتمال لا نهایة انتهی پس چہ جائیکہ تصدیقِ حضرت ابوطالب متحقق ہو عند اولی الابصار اور کوئی دلیل قرآن و حدیث سے مانع تصدیق نہو آشکار ۔ اور جمہورِ محققین سے کتبِ معتبرہ بین اسطور سے ہو نگار ۔ کہ تصدیقِ جنان بلا اظہارِ اقرارِ لسان ایمان ہی نزدِ پروردگار ۔ اگرچہ اجرائے احکامِ شریعت نہو بہ سببِ عدمِ اظہارِ اقرار ۔ تو کیونکر حضرت ابوطالب مومن نہون نزدِ ایزدِ غفار ۔ نعم نزدِ فرقۂ خارجیۂ ہندیۂ مشہورہ بوہابیۂ نجدیۂ صحاب النار ۔ معاندانِ اہلِ بیتِ نبوت وجنابِ سیدِ مختار ۔ صلے اللہ وسلم علیہ ما تعاقب اللیل والنہار ۔ وعلے آلہ واصحابہ البررۃ الاخیار ۔ ممکن ہی تکفیر ہمہ اُمتِ عالیہ ہمتِ جنابِ سید الابرار ۔ تو کیونکر تصدیقِ حضرت ابوطالب کا نکریں وہ انکار

یارب بحقِ سیدِ کونینِ مصطفا ٭ کش جسم و جان خلاصۂ کون و مکان بود

آن خواجہ کز حریمِ حرم تا فزای قدر ٭ گاہِ عروج نہ فلکش نزد بان بود

آن خرقہ پوشِ فقر کہ بر دوشِ عرشیان ٭ از گرد دامنِ کرمش طیلسان بود

یک شمہ از خصائصِ ذاتش بیان کند ٭ کلکِ سخن طراز کہ اندر بیان بود

یارانِ اہلِ بیت کہ در دار ضرب عشق ٭ بر نقدِ دوستی رقمِ نامِ شان بود

زیشان شنیدہ ام کہ ز لطفِ تو بندگان ٭ ہر چہ آن گمان برند یقین آنچنان بود

دارم یقین برحمتِ بے منتہائے تو ٭ امید زان زیادہ کہ اندر گمان بود

نومید چون شود دلِ من سوختہ فراق ٭ جائیکہ رحمت و کرمت بیکران بود

اے منصفِ حاذق و اے محبِ صادق حضرات علما کا اس امر پر اتفاق ہے ٭ ائمہ عقائد و فقہا کا یہ مقال پُر نوال باوفاق ہے ٭ کہ اگر ایک کم [۹۹] سو روایت قوی کسی شخص کے کفر پر ہو آشکار ٭ اور ایک روایت ضعیفہ مین نفئ کفر ہو نگار ٭ تو مفتی و قاضی پر لا ریب یہ ہی سزاوار ٭ کہ روایت منفیۂ کفر پر عمل کرے بصد اختیار ٭ اور تاویلِ روایات کفر مین حسب مقدور کوشش کرے بسیار ٭ تا کہ وہ شخص داخلِ ایمان ہو ٭ نہ داخلِ کفر و خسران ہو ٭ کیونکہ اہل سنت و جماعت کا یہ دستور ٭ یہ ہی اصلِ اصیلِ پُر نور ٭ کہ حسب مقدور بندگانِ خدا کو داخل کرین ایمان مین ٭ نہ کہ داخل کرین اونکو کفر و کفران مین ٭ بخلافِ فرقۂ خارجیہ ہندیہ ٭ مشہورہ بو ہابیہ نجدیہ ٭ کہ انکے نزدیک یہ ہے اصلِ اصیلِ پُر شرور ٭ کہ خارج کرین اہل ایمان کو ایمان سے حسب مقدور ٭ قال فی الخلاصۃ و منہج الروض الازہر و التحبیر و غیرہا من زبر النحاریر و قد ذکر المحققون

اور کتاب نجم المبین لرجم الشیاطین سے منہ نہ پہیر اوے ✤ پہر بعد بطلان مذکور
تفویۃ الایمان مین ایسا مسطور کہ اگر کوئی سمجہانیوالا اونکو کہے کہ تم دعویٰ ایمانکا
رکہتے ہو اور افعال شرک کرتے ہو تو اوسکو جواب دیتے ہین کہ ہم تو شرک
نہین کرتے شرک جب ہوتا کہ ہم اولیا انبیا پیرون شہیدون کو اللہ کے
برابر سمجہتے سو یون تو ہم نہین سمجہتے بلکہ اونکو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہین
اور اوسی کا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی اوسی نے اونکو بخشی ہے اور اوسی
کی مرضی سے عالم مین تصرف کرتے ہین اور اونکو پکارنا عین اللہ ہی کو پکارنا ہی
اور اونسے مدد مانگنی عین اوسی سے مدد مانگنی ہے اور یہ لوگ اللہ کے پیاری
جو چاہین سو کرین اور یہی جناب مین ہمارے سفارشی اور وکیل ہین اونکے ملنے سے
خدا ملتا ہے اور اونکے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جتنا ہم انکو
مانتے ہین اوتنا اللہ سے نزدیک ہوتے ہین اور اسیطرحکی خرافاتین بکتے ہین
اور ان باتونکا سبب یہ کہ خدا اور رسول کی کلام کو چھوڑکر اپنی عقل کو دخل
دیا اور جھوٹی کہانیون کے پیچھے پڑے اور غلط رسمون کی سند پکڑی اور اگر اللہ
اور رسول کا کلام تحقیق کرتے تو سمجھ لیتے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے
بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین کرتے تھے اللہ صاحب نے اونکی ایک نہ مانی اور
اونپر غصہ کیا اور اونکو جھوٹھا بنایا انتہے فانظر ایہا النبیل الجلیل ✤ الی اباطیل اسمٰعیل
وخزعبیلہ والاضالیل کہ اول اعمال مستحسنہ شرعیہ اور بعض افعال مکروہ دینیہ
سے فاعلین کو مشرکین ٹھہرایا ✤ پھر وساوس شیطانی اور ہواجس نفسانی
سے اعتقاد و اقرار جوابِ مومنین کو ہباءً منثوراً اپنے وہم و زعم مین بنایا ✤ اور ضلالت

کہ اصل اصول اونکے نزدیک یہ ہے بصد اعتبار ؛ کہ خارج کرنا مومنین کو دائرۂ
ایمان سے حسب اقتدار ؛ اور یہ اصل اونکی تقریر و تحریر سے اظہر من الشمس ہے
علی نصف النہار ؛ چنانچہ تقویۃ الایمان کے باب اول بیان توحید و شرک مین
مذکور ہی ؛ اور وہ رسالہ ملت وہابیت اسماعیلیہ مین اُم الکتاب مشہور ہے ؛ کہ اکثر
لوگ پیرون اور پیغمبرون اور اماموں اور شہیدون اور فرشتون اور پریونکو
مشکل کے وقت پکارتے ہین اور حاجت برآنے کے لیئے نذر نیاز کرتے ہین
اور بلا کے ٹلنے کے لیئے اپنے بیٹونکو اونکی طرف نسبت کرتے ہین کوئی اپنے
بیٹے کا نام عبد النبی کوئی علی بخش کوئی غلام محی الدین رکھتا ہی پھر بعد بعض
خرافات کے یہ مسطور ہے کہ جو کچھہ ہندو اپنے بتون سے کرتے ہین سو وہ سب کچھہ
یہ جھوٹے مسلمان اولیا انبیا اماموں شہیدون فرشتون پریون سے کر
گذرتے ہین اور دعوی مسلمانی کا کیئے جاتے ہین سبحان اللہ یہ منھہ اور یہ
دعوی سچ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ یوسف مین وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ
بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ یعنے اکثر لوگ جو دعوی ایمان کا رکھتے ہین سو شرک
مین گرفتار ہین انتہی ہر نبیل پہ عیان ہی بے دلیل ؛ کہ وہ خرعبیل اسماعیل
ازین تعلیل ہر ہر ضالیل ؛ کہ چہ خوش گفت سعدی در زلیخا ؛ اَلَا يَا أَيُّهَا السَّاقِيْ
اَدِرْ كَأْسًا وَنَاوِلْهَا ؛ معنائے شرک و توحید کا بیان کہان ؛ اور وہ فعال اہل
ایمان کہان ؛ معنائے لغویہ و مایومن اکثرہم نزد محققان کہان ؛ اور معنائے
شرعیۂ ایمان کہان ؛ وہ ادعائے پُرا اباطیل کہان ؛ اور وہ ایراد دلیل بے دلیل
کہان ؛ شرح مواقف اور تفاسیر بخار یرکو ذریت اسماعیلیہ مطالعہ فرماوی

چیده و مصاحبان برگزیدهٔ خود را بآن فیض خاص مشرف میساختند و هر یکے
را بقدر استعداد او باین دولت می نواختند الی آخر ماقال و از نیست که حضرت امیر
و ذریت او را امام امت بر مثال پیران و مرشدان می پرستند و امور تکوینیه را
وابسته بایشان میدانند و فاتحه و درود و صدقات و نذر و منت بنام ایشان
رائج و معمول گردیده چنانچه با جمیع اولیاء الله همین مرسومست انتهی و شاه
صاحب ممدوح قدس الله سره الممنوح در افراط و تفریط استعانت فرموده
که فعال عادیهٔ الهی را مثل بخشیدن فرزند و توسیع رزق و شفائے امراض
و امثال ذلک را مشرکان نسبت بارواح خبیثه و اصنام نمائند و کافر میشوند
و موحدان از تاثیر اسمائی الهی یا خواص مخلوقات او می دانند از دویه و
عقاقیر و دعائے صلحائے بندگان او که هم از جناب او درخواسته انجاح
مطالب می کنانند می فهمند و در ایمان ایشان خلل نمی افتد و نیز دران فرموده
از انجمله کسانیکه در دفع بلا دیگرا را میخوانند و همچنین در تحصیل منافع بدیگران
رجوع می نمائند بالاستقلال نه اینکه توسل بان دیگران نمائند و در تفسیر
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا
أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ فرموده که او تعالیٰ را بالذات و بالاصاله دوست باید داشت و هرچه
غیر اوست یا بحکم او محبوب ست مثل انبیا و اولیا و صلحا و بنا بر اینکه بکردهٔ او تعالیٰ
وسیله حاجت روائی این کس شده الی آخر ماقال و برخی از ایشان ارواح
مدبره و ملائکه موکله را بر مخلوقات یا ارواح انبیا و اولیا و عباد و رهبان و احبار
و علما را بے ملاحظهٔ علاقه بندگیٔ خدا و محبوبیت بالاستقلال در محبت برابر خدا

جبلیہ اور جہالتِ ذاتیہ سے انبیا اولیا کو مقرر کیا اصنام ؛ اور مومنین محبین کو
تشبیہ دیا بامشرکانِ لئام ؛ اور ہمہ اعمال مذکورہ کو قول الٰہی یعبدون سے
عبادت ٹھہرایا باستیلائے اوہام ؛ حضرت شاہ عبد العزیز سے تا ہمہ صحابہ
کرام ؛ سب اُمتِ محمدیہ کو حکم کفر کا دیا بتصریح کلام ؛ اور یہی اعتقاد ہے ذریت
اسماعیلیہ و اسحاقیہ کا آشکارہ ؛ پس جب اونکے نزدیک حضرت شاہ عبد العزیز
قدس اللہ سرہ مشرک ہوئے بلا انکار ؛ تو کب تصدیق حضرت ابو طالب کا اُنکے
نزدیک ہو اعتبار ؛ ردِّ ہمہ ہفوات و ترہاتِ اسماعیلیہ و اسحاقیہ کا نجم المبین
لرجم الشیاطین مین مفصلاً مذکور ہے ؛ امّا یہان ایک جملہ اسماعیل کے مربی
اور دادا پیر حضرت شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ کی تفسیر سے مسطور ہے ؛ در
فتح العزیز بتفسیر سورۂ وانشقت فرمودہ کہ بعض خواص اولیاء اللہ را کہ جارحہ
تکمیل و ارشاد بنی نوع خود کردہ اندرین حالت تصرف در دنیا دادہ و استغراق
آنہا بجہت کمالِ وسعتِ مدارکِ آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد و اویسیان
تحصیل کمالاتِ باطن از انہا می نمائند و اربابِ حاجات حلّ مشکلات خود
از انہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا درانوقت ہم مترنم باین مقالات
ست ع من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ؛ اور تحفۂ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز
قدس اللہ سرہ العزیز مین ایسا مسطور ہے ؛ کہ جیسے روز روشن ذریت
اسماعیلیہ پر شب دیجور ہے کہ معنے امامت کہ در اولاد حضرت امیر باقی ماندو یک
مرد دیگرے را وصی آن میساخت ہمین قطبیت و ارشاد و منبعیتِ فیض ولایت
بود ولہذا الزام این امر بر کافۂ خلائق از ائمہ اطہار مروی نشدہ بلکہ یاران

اہل اللہ و توسل بانہا جستن محمود اہل اسلام شدہ و در احوال این چہار فرقہ فرمودہ کہ
حق تعالی ایشانرا دوست میدارد و برکت در کلام و در انفاس و در افعال و در
مکانات ایشان و در ہم صحبتان ایشان و در اولاد و نسل ایشان و در زیارت
کنندگان ایشان پے در پے ظاہر میگرداند و نیز خود ایشانرا جاہی و مرتبہ می بخشد
کہ دعائے ایشان مستجاب شود بلکہ ہر کہ در حاجتے بایشان توسل نماید حاجت
او روا میگردد و خصوصیات و علاماتیکہ ایشانرا در عالم برزخ و مواقف قیامت
و در عالم ملکوت میدہند از ان قبیل نیست کہ عوام مومنین بآن استدلال توانند
کرد الا بعد از مشاہدہ آن عوالم انتہی وقال الشیخ محمد موسی مبرور ابن الشیخ
رفیع الدین المغفور فی رسالتہ حجۃ العمل قال عمی خلاصۃ العلماء حجۃ اللہ فی الارض
بلا امتراء فی رد المنکرین بان الاستعانۃ من غیر اللہ شرک المشرکین اعلم ان
الاستعانۃ بغیر اللہ والنداء لہ علی وجہین احدہما ان یکون علی وجہ الاستقلال
فی التاثیر والایجاد ولا شبہۃ فی انہ شرک وثانیہما ان یکون علی وجہ الاعانۃ
والارشاد بوجہ التدبیر والشفاعۃ او لدفع الشر ولا شبہۃ انہ لیس بشرک
اذ ورد فی الاحادیث یا عباد اللہ اعینونی ویا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی
وورد فی عدد الحسنات اعانۃ الملہوف وکذا ایفاء الرزق من عند غیر اللہ علی
وجہ المواسات والمراعات وہذا لیس بشرک فی شیء وانما ہو بسبب عادی مشروع
والحال ان اعتقاد التاثیر العادی لا یوجب الشرک بخلاف التاثیر الخلقی والفرق
بینہما فی العرف ظاہر فلہذا یقال رزق الامیر فلانا ویراد بہ اعطاء المال وفرض
الراتب وکذا یقال شفی الطبیب المریض انتہی وقال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ فی العقد حسن

میسازند و کسانیکہ ایمان آوردہ اند اگرچہ بعضے ازین چیزہا را برای خدا و بحکم
خدا محبوب میدارند و واسطۂ حصولِ نعمت او می فہمند و بندۂ مطیع او میدانند
لیکن نہ باینقدر کہ برابر خدا سازند شاہ صاحب موصوف قدس اللہ سرہٗ المعروف
در تفسیر ایاک نستعین فرمودہ کہ استعانت از غیر بوجہیکہ اعتماد بران غیر باشد
و او را مظہرِ عون الٰہی نداند حرامست و اگر التفات محض بجانب حق ست و او را
یکے از مظاہرِ عون الٰہی دانستہ و نظر بر کارخانۂ اسباب و حکمت او تعالیٰ دران
نمودہ بغیر استعانت نمائد دور از عرفان نخواہد بود و در شرع نیز جائز و روا ست
و انبیا و اولیا این نوع استعانت بغیر کردہ اند و درحقیقت این نوع استعانت
بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق ست لاغیر و در تفسیر صراط الذین انعمت
علیہم فرمودہ یعنے راہ کسانیکہ انعام کردۂ بر ایشان و این لفظ را در جای دیگر
از قرآن مجید تفسیر فرمودہ اند بچہار فرقہ کہ انبیا و صدیقان و شہیدان و صالحان
باشند پس معلوم شد کہ راہِ راست راہِ این چہار فرقہ ست و در وقت مناجات
با پروردگار بندہ را می باید کہ این چہار فرقہ را ملحوظ نظر اجمالی سازد و در راہِ
آنہا طلب کند باز فرمودہ کہ عوام مومنین را رفاقت صالحین طلب باید کرد
و صالحان را رفاقت شہیدان و شہیدان را رفاقت صدیقان و صدیقان
را رفاقت انبیا علیہم السلام و اگر کسے از عوام مومنین خواہد کہ رفاقتِ انبیا
نماید او را از رفاقتِ این سہ گروہ درجہ بدرجہ ناچار یست چنانچہ اگر کسے
رفاقتِ پادشاہ خواہد بدون رفاقت جمعداریکہ او در رفاقتِ رسالدارسے
و او در رفاقتِ امیری از امرائی کبار باشد ممکن نیست و لہذا دخول در طریقۂ

برآمدن حاجت خود خواہم خورانید گوشت حلال ست واگر می گوید کہ گوشت گاؤ خواہم خورانید نیز درست ست واگر بہمین قصد گاؤ نذر کند نیز رواست چرا کہ مقصدش گوشت ست وبس وہمچنین اگر گاؤ زندہ بنام سید احمد کبیر کسے را بدہد بطوریکہ نقد می دہند نیز رواست گوشت آن حلال ست غرض از نذر گاؤ کہ آمیختہ باندوران نوشتہ کہ نذر اولیا بدو طریق ست حسن وقبیح اگر طریق حسن بود حلال باشد اما از زبان لفظ نذر کند خللے دران ہست یا نہ نظر بر اینکہ این لفظ در شرع مستعمل برائے معناست کہ مختص بخدا ہست باید کہ شائبہ از ممنوعات شرعیہ دران باشد واولی آن ترک اولی ست اما حرام نتوان گفت تعصبہ مسلمانان کہ بجائے مسلماً صباناً گفتند شاید ... ست وچونکہ آن مسلمانان در ملک جاہلیت بودند معذور شدند واگر از الفاظ مشترکہ کہ بسبب استعمال عرف این دیار اشتراک پیدا کردہ گفتہ آید باکی نیست بانوشتہ پس اگر شخصے بنیت خانہ پرورکند تا گوشت او چرب شود پس دران قرآن کریم ... وپختہ فاتحہ ... غوث الاعظم رضی اللہ عنہ خواندہ بخورانند خللے نیست دران ہمشابہ آنست کہ برائے زندہ معظم ہمچنین عمل نمائد واگر نذر کند کہ بشرط برآمدن حاجت خود گاؤ دو سالہ فربہ را نیاز حضرت خواہم کرد پس حکم این مثل حکم طعامست اگر نذر بطریق حسن ست ہیچ خلل نہ واگر قبیح ست عملش حرام ست وحیوان حلال وشاید ہمین صورت مراد مولانا محمد مبین ست کہ در استفتا مندرجست وہمین صورت باصورت محرمہ مشتبہ شدہ ودر تفسیر احمدی حلت آن واقع شدہ ہست بازوران نوشتہ کہ دوم ملہ کردن جانوران اہلے چنانچہ بجہار ہندوان وحکم این قسم آنست کہ حلالست

بھذہ العبارۃ السدیدہ ولا یشفی مریضا ولا یرزق رزقا ولا یکشف ضرا الا ھو یعنی
ان یقول لشیء کن فیکون لا بمعنی لسبب العادی الظاھر کما یقال شفی لطبیب المریض
ورزق الامیر الجند فھذا غیرہ وان اشتبہ فی اللفظ مولوی اسماعیل در رسالۂ
خویش کہ در زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح موجود چنین نوشتہ کہ درین استفتائے
مولوی عبد الحکیم سہ مضمون ست اول حلت گاؤ سید احمد کبیر دوم اعتراض بر تغلیط
تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ کہ در تفسیر فتح العزیز واقع شدہ سوم طعن و تشنیع بر فتوائے
شاہ عبد العزیز صاحب بحرمت آن وازین ہرسہ مطلب مطلب سوم قابل آن نیست
کہ اہل علم تعرض بآن نمائند بلکہ بمقتضائے ادفع بالحسنۃ السیئۃ اعراض ازان
فرمائند ومطلب دوم اگرچہ واجب التحقیق ست لیکن فہم آن مختص بدانشمندان ست
مطلب اول را بطرزی تقریر باید کرد کہ عام وخاص دریافت نمائند باز نوشتہ
کہ جائے اشتباہ درین زمانہ ودرین دیار درصورتہائیست کہ ذبح برائے مردگان
میکنند پس باید دانست کہ مقصود درین صورت گوشت میبود چنانچہ در فاتحہ
دستور ست کہ جانور برائے گوشت ذبح میکنند وطعام آن پختہ میخورانند
وثواب آن طعام بروح میت میرسانند پس درینصورت حیوان مذبوح
حلال ست ہرگز شبہ دران نیست واگر کسے نذر مقرر کند پس نذر ہم اگر برگوشت
واقع ست آن گوشت حلال ست بیانش آنکہ اگر شخصے نذر کند کہ اگر فلان حاجت
من برآید اینقدر نیاز حضرت سید احمد کبیر می کنم واینقدر طعام نیاز ایشان
مردم را بخورانم اگرچہ درین نذر گفتگو ہست لیکن طعام حلال ست وہمچنین ست
گوشت مثلاً اگر شخصے بگوید کہ دو من گوشت نذر حضرت سید احمد کبیر صاحب بعد

چشتیہ ارزانی داشت باز در صراط المستقیم نوشتہ کہ حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ
را یکنوع تفضیل بر شیخین ہم ثابت و آن بجہت کثرت اتباع ایشان و وساطت
مقامات ولایت بل سائر خدمات ست مثل قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہ
ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا بواسطۂ ایشان ست و در سلطنت
سلاطین و امارت امرا ہمت ایشان را دخلے ست کہ بر سیاحان عالم ملکوت مخفی
نیست و نیز دران کتاب مذکور نوشتہ کہ اکابر این فریق در زمرۂ ملائکہ مدبرات
الامر کہ در تدبیر امور از جانب ملأ اعلی ملہم شدہ در اجرائے ان میکوشند معدود ند
پس احوال این کرام را بر احوال ملائکہ عظام قیاس باید کرد مولوی اسماعیل
در صراط المستقیم نوشتہ کہ چون حب ایمانی کہ حقیقتش غایت الفت ست ممزوج
بفرط تعظیم بجمال خود میرسد و رضا جوئی منعم حقیقی ظاہر و باطن و جوارح و قوائے
مومن پاک را آثار و انوار خود مجلی و مزین میسازد و او را بکنف ولایت خود گرفتہ
و زیر سایۂ کفالت تربیت خود آورده جارحۂ تدبیر تکوینی و تشریعی خود میگرداند
باز دران نوشتہ کہ چنانچہ چیلۂ خاص ماذون مطلق و در تصرف امور و اقعۂ
مولائی خود میباشد و تمام سلطنت او را بخود نسبت می نمائد مثلاً چیلۂ خاص بادشاہ
ہندوستان را میرسد کہ بگوید سلطنت ما از شہر کابل تا لب دریائی شور ست
ہمچنین اصحاب این مراتب علیہ و ارباب این مناصب رفیعہ ماذون مطلق
در تصرف عالم مثال و شہادت میباشند و این کبار اولی الایدی و الابصار
را میرسد کہ تمامی کلیات را بسوئے خود نسبت نمائند مثلاً ایشان را میرسد کہ بگویند کہ
از عرش تا فرش سلطنت ماست باز در افادۂ دوم از ہدایت رابعہ آن کتاب

چرا کہ فاعلان این فعل تقرب در رہا کردن وی بمشقت ساختن آن منظور
می دارند باجانش و نجش ہم وکار می ندارند پس اگر مشرکی برائی بھوانی کبوترے
یا کنجشکے را بگذارد یا جاہل مسلمے بنام بزرگی رہا نماید وہمان کبوتر یا کنجشک را
شخصے شکار کردہ بخورد حلال است وہمین ست حال بچار یعنی سانڈ باین معنے کہ
ازین نام خللے دران نشدہ مقال مولوی اسماعیل دہلوی صراط المستقیم مین
مسطور مذکورہے ؛ بعد بیانِ کمالات نبوّت سید احمد صاحب یہ بیان مسطور ہے
کہ اما استفادہ کمالات راہِ ولایت پس قبل از تحصیل مبادی از مجاہدات ریاضات
واذکار و اشغال ومراقبات بطور علم لدنی حاصل شد نسبتِ قادریہ ونقشبندیہ
باین طور کہ روح مقدس جنابِ غوث الثقلین وجنابِ خواجہ بہاء الدین نقشبند
متوجہ حالِ حضرت ایشان گردیدہ تاقریب یکماہ تنازع در مابین روحین مقدسین
ماندہ کہ ہر واحد ازین ہر دو امام تقاضائے جذب حضرت ایشان تمامہ بجانب
خود میفرمود بعد انقراض زمان تنازع ووقوع مصالحت بر شرکت روزی
ہر دو روح مقدس بر حضرت ایشان جلوہ گر شدند وتاقریب یکپاس ہر دو
امام بر نفس نفیس ایشان توجہ قوی وتاثیر زور آور میفرمودند تا آنکہ درہمان
یکپاس نسبتِ ہر دو طریقہ نصیب ایشان گردید ونسبتِ چشتیہ بدینطور کہ روزے
حضرتِ ایشان بر مرقدِ منور حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قطب الاقطاب
بختیار کاکی قدس سرہ مراقب نشستند ودرین شنا بروح پر فتوح ایشان ملاقات
متحقق شد وآن جناب توجہ بس قوی فرمودند کہ بآن سبب ابتدائے حصول
نسبتِ چشتیہ متحقق شد بعد مدتے حق جل وعلا بلاتوسط احدی اختتام نسبتِ

ایامی بینی که در عشق مجازی عاشق را مشاهدهٔ جمال معشوق و قرب و وصال
او مطلوب میباشد اگرچه آن معشوق از قرب این عاشق متاذی باشد و بسا است
که معشوقان مجازی عشاق خود را از دیده بازی و آمد و رفت در مجلس خود ممانعت
میکنند بلکه نوبت بسب و شتم و اخراج از محله و دیار خود میرسد و آن عشاق هیچگونه
از دیده بازی و آمد و رفت محافل معشوقان دست بردار نمیشوند بلکه مقتول
شدن از دست معشوقان و جان در کوی آنها باختن را کمال فخر و علو همت شمارند و
هیچ کلام شکایت بر زبان ایشان نمیگذرد باز در باب خیر نوشته و قتیکه ارباب این کمال باصطفا
و اجتبا و مقبولیت و محبوبیت فائز میشوند و قدم راسخ در مقعد صدق نصیبهٔ ایشان
میگردد و بلحوق بر فیق اعلے فائز میگردند و به بندهٔ خاص و عبد باختصاص ملقب
میشوند البته میلانی بسوی امور مرغوبه دارین بنا بر دخول آن امور در خزائن
مولائی خود و عدم انجام آنها از طلب امری از امور اگرچه بس رفیع و بدیع باشد
بسبب رسوخ قدم عزت در مقام قبولیت در دل ایشان حادث میشود نه بر جهتیکه
آن امور را بنا بر جزائی اعمال خود طلب نمایند بلکه بوجهیکه مقتضائی علاقهٔ عبودیت
رونق گیرد لهذا طلب حظوظ نفسانیه در حق ایشان موجب ازدیاد قرب میباشد
نه مورث بعد ؛ نظم — موسی اندر درخت آتش دید ؛ سبز تر میشد آن درخت از نار ؛
شهوت و حرص مرد صاحب دل ؛ همچنین دان ازین چنین انگار ؛ القصه چون ارباب
این کمال باین مقام و حال میرسند بسبب اختلاف استعدادات جبلیه سه فریق میگردند
قومی بسبب کمال علو منصب خود و شدت رسوخ قدم عزت در مقام قبولیت مرغوبات
و مکروهات کونین را و مصائب و مشکلات دارین را از امور خسیسه دنیه دانسته التفاتی

نوشته‌اند اگر نیک تامل کنی دریابی که محبت امثال این کرام خود شعار ایمان
و محبت ایشان علامت تقوی او ست ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ
تَقْوَى الْقُلُوْبِ و بغض اشباه این عظام امارت نفاق و بغض و نشان شقاوت
او ست که لَا يُحِبُّهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَلَا يُبْغِضُهُ اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِيٌّ اشارتے
ازین جنس [illegible] رحمهم الله در هدایت ثالثه در بیان آثار حب عشقی نوشته
که از جمله آن شدت تعلق قلب ست بمرشد خود مستقلا یعنی نه بآن ملاحظه
که این شخص از ذوات فیض حضرت حق ست و واسطه هدایت او ست بلکه
بحیثیکه تعلق عشق همان میگردد چنانکه یکی از اکابر این طریق فرموده که اگر
حق جل و علا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید هر آئینه مرا باو التفات در کار
نیست و در افادهٔ اولی این هدایت نوشته که از جمله آثار حب عشقی آنست که
انخراق حجاب بشری و وصول روح الهی باصل خود میکند و [illegible]
هیچ قانونی خواه قانون شرع باشد خواه قانون ادب و نه ابتغای رضاے
کسے مقصود ازین کلام آنست که بعد حصول اضمحلال صاحب این حال
در مشاهدهٔ جمال ذوالجلال میخواهد و لهذا بهر رنگیکه بدست آید خصوصیت هیچ
طریق را در مقتضای آن دخلی نیست مثلاً اگر صاحب این حال ازین حصول
مقصود خود در استماع مزامیر و عشق مجازی و شغل برزخ و تخلیهٔ اوقات از
اذکار و طاعات و امثال آنها از امور ممنوعه شرعا بهم رسد البته از صمیم قلب
او میلانے بسوئی این امور پیدا خواهد گرفت اگرچه آن صاحب حال از راهِ
تدین و تشرع از ظهور آثار این داعیه مانع آید بلکه در ازالهٔ آن جهد کند

واقران خود بدست می آید ۞ **فائدہ** اگرچہ تفضیلِ یک فرقہ ازین فرق ثلثہ بر فرقتین
اُخریین من جمیع الوجوہ غلطِ محض وخطاء صریح است ع ہر گلی را رنگ و بوئی دیگر است
لیکن قوم ثالث را بنظر ازدیاد اعتبار وجاہ در ملاء اعلی بر قوم ثانی فضیلتے کہ ہست بر
ہیچکی از اہل فطانت پوشیدہ نیست وہمچنین قوم ثانی را بنظر ظہور مقتضیات علاقہ
عبودیت وحصول مقام وسالت فیما بین الربّ وخلقہ در وصولِ فیوضِ غیبیہ
بجمہور ناس بسبب سعی ایشان در شفاعات بر قوم اول فضیلتے کہ ہست بر ہیچکی از
عقلا پوشیدہ نیست ودر بابِ دوم ازان کتاب نوشتہ کہ مرشد بلاریب وسیلۂ
راہِ خدائے تعالی ست قال اللہ تعالی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ
الْوَسِیْلَۃَ پس تلاش مرشد بنا بر فلاحِ حقیقی وفوز تحقیقی پیش از مجاہدہ ضرور است
وسنۃ اللہ بر ہمین منوال جاریست لہذا بدونِ مرشد راہ یابی نادرست پس میباید
کہ مرشد کسے را گیرد کہ بوجہے مخالف شرع شریف نبود و بر طریق مستقیم نہایت راسخ
القدم باشد واوامر مرشد وہادیئے خود مقرر نمائد وآنچہ خلاف شرع گوید ہرگز اتباع
آن نکند کہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ومحبت مرشد باین طور باید کہ مال و
جان خود را برائی رضا وآرام وی صرف نمائد وہیچ دنیا را عزیز تر از رضامندی
وی نداند چرا کہ فائدۂ منفعتے کہ از مرشد حاصل میشود بہزار ہا مراتب بہتر از تمامی
دنیاست واگر بعد عقد بیعت با مرشد طالب حق را امری منکر دران مرشد واضح
گردد پس اگر آن منکر از قبیل فساد عقیدہ ہست عقد بیعت را از وی خلع کردہ ورا
مرشد و پیر خود نداند واگر فساد عقیدہ نبود گو گناہِ کبیرہ باشد پس خلع مرشدیٔ وے
نکند لیکن اتباعش را در انکار حرام انگاشتہ سعی ظاہری و باطنے در نجات وے

بسوی طلب مرغوب و فرار از مکروه و ازاله مصائب و انحلال مشکلات از صمیم قلب
ایشان سر بر نمیزند بسبب هجوم سکر محبت و عدم تمیز در مابین مکروه و مرغوب بلکه
بسبب کمال علو مناصب ایشان و ذنو این امور مذکوره الحق که پایه ایشان بس بلند
ست از آنکه بامثال این امور در قلوب ایشان التفاتی بهم رسد و سر ورد و ابتهاج
بان مناصب اعلی ست از آنکه فرحتی دیگر طلب نماید اگرچه او را پایهٔ عرض حاجات
بهم رسیده است بحدیکه بنظر عنایات ربانی و کفالت یزدانی دعای او واجب الاجابت
و تعوذ او واجب القبول گردیده و قومی دیگر در عرض حاجات و انحلال مشکلات
و طلب مرغوبات و استرداد مکروهات و سعی در شفاعات بنابر استحکام علاقهٔ عبودیت
و اظهار حاجت که شعار بندگی ست و بنابر رحمت بر اہل اضطراب ذوالحاجات حیالاک
و سرگرم میباشند و قومی دیگر هم مشرب فریق ثانی میباشند که در دل ایشان تقاضای
طلب مرغوبات و انحلال مشکلات و شفاعت ذوی الحاجات حادث میشود لیکن
بسبب کمال تادب و غایت اعتماد بر کفالت حضرت حق باوجود کمال اعتقاد احاطه علم
ازلی بسرائر اشیا و بواطن امور بلسان حال اکتفا کرده زبان قال را در اکثر احوال
بعمل نمی آرند که علمه بحالی حسبی عن سؤالی بیان شان امثال این عبارات
و حق جل و علا البته دعائی حالی ایشان قبول میفرماید و حوائج قلبیه ایشانرا انجاح میسازد
باینوجه که مقتضای قلبی ایشان را خود بخود بلا تقریب بر روی کار می آرد و ایشانرا
بلکه سائر عظمای محافل قرب را مطلع میسازد که ایجاد این امر محض برای استرضای
ایشان و تنفیذ تقاضای قلبی ایشان متحقق گردیده و این امر باعث مزید اعتبار و موجب
کمال افتخار ایشان میگردد و ایشانرا وجاهتی بس رفیعه بسبب این معامله در مشاهد

رب البریات ان الذین امنوا و عملوا الصلحات قال فی مفاتیح الغیب هذه الایة تدل
علی ان الاعمال غیر داخلة فی مسمی الایمان لانه لما ذکر الایمان ثم عطف علیه
العمل الصالح وجب التغایر والا لزم التکرار وهو خلاف الاصل قال فی انوار التنزیل
وعطف العمل علی الایمان یدل علی خروجه عن مسماه وایضا قال فیه والذی یدل
علی انه التصدیق وحده انه سبحانه وتعالی اضاف الایمان الی القلب فقال اولئک
کتب فی قلوبهم الایمان وقلبه مطمئن بالایمان ولم تؤمن قلوبهم ولما یدخل
الایمان فی قلوبکم وعطف علیه العمل الصالح فی مواضع لا تحصی وقرنه
بالمعاصی مع ما فیه من قلة التغییر انتہی وایضا قال الله الملک العلام یا ایها
الذین امنوا کتب علیکم الصیام وایضا قال الله سبحانه تبارک وتعالی یا ایها الذین
امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی والقصاص انما یجب علی القاتل المتعمد ثم ان الله
سبحانه خاطبه بقوله یا ایها الذین امنوا فدل هذا علی انه مومن ای عزیز و فہم
تمیز ملخص کلام یہ ہے درین مرام : کہ رکنِ توحید اعتقادِ حصرِ الوہیت ہی در ذاتِ
واحد ملکِ علام : اور اقرار زبان شرطِ اجرائے احکام ہے نزدِ حضراتِ کرام :
اور اعمالِ خیر فروعاتِ ایمان و اسلام سے ہین لا کلام : کیونکہ توحید و ایمان بدون اعمالِ
خیر متحقق ہوتا ہی بنص رب الانام : اور بغیر توحید ہمہ اعمالِ خیر ہباءً منثورا ہین
یوم القیام : اور ایسا ہی رکنِ اشراک اعتقادِ شرکت ہے الوہیت مین ای فہام
اور اقرار بشرک شرط ہی کما مر فی الارقام : اور اعمالِ شر فروع و عوارض ہین علی
الدوام : کیونکہ بغیر ان عوارض کے شرک متحقق ہوتا ہی باصلِ تام : اور بدون
شرک وہ غیر معتبر ہین نزدِ جمیعِ اعلام : پس مشرک اعتقاد رکھتا ہی وصفِ خاص کو عام

ازان بلیہ کما ینبغی بجا آرد باز درہمان باب نوشتہ کہ حضرت رسالت پناہ سعد بن
معاذ را بعد التماس ایشان کہ مادرم فوت شدہ و یارای گفتن نیافت و اگر می یافت
وصیتے میکرد پس برای وی اگر چیزے بکنم نفع بوی خواہد رسید فرمودند کہ چاہ بکن
و بگو کہ این برائے مادر سعد ست و خواندن سورۂ یٰس ست کہ بقید روز جمعہ و زیارت
قبر والدین وارد شد و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا از طرف برادر خود
یعنی عبد الرحمان رضی اللہ عنہ بعد وفاتش بردہا آزاد کردند و برہمین قیاس باید کرد
سائر عبادات را پس ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود ثواب آن بروح کسے از
گذشتگان برساند و طریق رسانیدن آن دعائے خیر بجناب الہی ست پس این
خود البتہ بہتر و مستحسن ست و اگر آن کس کہ ثواب بروحش میرساند از اہل حقوق
اوست بمقدار حق وے خوبی رسانیدن این ثواب زیادہ تر خواہد شد پس در
خوبی این قدر امر از امور مرسومہ فاتحہا و اعراس و نذر و نیاز ہوات شک و شبہ
نیست یقول المولف المسکین انا و اللہ رفیق المحبین اگرچہ بفحوائے صدق اشتملے
الکلام یجر الی الکلام بیانِ طوال از روئے مثال ضمناً نگارش ہوا مگر فوائد عدیدہ
اور عوائد سدیدہ سے نہ خالی وہ بیان عند اولی الابصار ہے ازانجملہ یہ کہ عبارات
تقویۃ الایمان مذکورہ سے لاریب آشکار ہے کہ نزد فرقۂ وہابیہ تصدیق جنان
اور اقرار لسان کا حقیقتِ ایمان میں نہیں اعتبار ہے محض اعمال پر ایمان و کفر کا
اونکے نزدیک مدار ہے اور نزدیک اہل سنت و جماعت کے رکن ایمان تصدیق
جنان بلا انکار ہے اور اقرار لسان شرطِ اجرائے احکام بالبرہان معتبر و مختار
ہے وأما العمل بالارکان فغیر داخل فی حقیقة الایمان وقد صرح بہ کتاب

بازاز فتح العزیز نقل کردہ کہ این شرک در تسمیہ است نہ در عبادت پس جبکہ اونہین کے
رئیس و مقتدا سے معنائے شرک غیر کفر آشکار ہی ؛ لا بلکہ اونکے دفتر مین معنائے
شرک طاعت بھی نگار ہے ؛ تو ہر لفظ شرک پر طلاقِ کفر مقتضائے ہواے جس نفسانی
اور نشانِ فقدانِ بصیرت ہے ؛ پیشۂ القائے وساوسِ شیطانی اور اظہارِ خبث
سریرت ہے ؛ اور طرفہ تر یہ کہ مشرکانِ زمانِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اہل
توحید ٹھہرانا ؛ اور افعالِ حسنہ و مکروہ پر حکم کفر دیکر امتِ محمدیہ اہل توحید کو کافر بنانا
صفتِ معبودیت جو خاص ہے برائے ایزد ملک علام ؛ مشرکین نے اوسکو اپنے
زعم و وہم مین اعتقاد کیا وصفِ عام ؛ پس شریک مقرر کیا اوسمین غیر خدا کو
مثل اصنام ؛ اور فرقۂ خارجیۂ ہندیہ مشہورہ بوہابیۂ نجدیہ نے صفتِ عام کو خاص
کیا برائے ربّ الانام ؛ اور وہ صفتِ محبوبیت و شفاعتِ خواص بندگانِ پروردگار
ہی ؛ اور تفویضِ امور و تدبیر و تصرّف درین دار ہے ؛ اور یہ صفت باتفاقِ ہمہ
شرایع ثابت برائے مقربانِ کردگار ہے ؛ مشرکانِ عرب نے اون مقربانِ
الٰہی کو اپنے خیالِ خام مین معبود ٹھہرایا ؛ توحیدِ معبودِ برحق سی باستیلائی اوہام
منہ پھرایا ؛ خارجیانِ ہندیہ وہابیانِ نجدیہ نے اون مقربانِ الٰہی کو تشبیہ دیا
باصنام ؛ کہ صفتِ عامہ کو انہون نے خاص کیا برائے ایزد ملکِ علام ؛ پس
جسطور کلمۂ طیبہ سے مذہبِ مشرکین مردود ہے ؛ اوسیطور مذہب فرقۂ وہابیہ
کلمۂ طیبہ سے نابود ہے ؛ کیونکہ اعتقادِ مشرکین بمعبودیتِ اصنام نصوصِ قاطعہ سے
آشکار ہی ؛ اور خارجیۂ ہندیہ و وہابیۂ نجدیہ کو مشرکین کے اعتقادِ معبودیتِ بتان سے
انکار ہے ؛ چنانچہ تقویۃ الایمان کے باب اول مین ایسا مسطور ہی ؛ اور اسی ذرّیت

اور وہ اثباتِ شریک ہی الوہیت مین بالاہتمام ؛ خواہ بمعنائے وجوب الوجود ہو جیساکہ اعتقادِ آتش پرستان تمام ؛ خواہ بمعنائی استحقاقِ عبادت ہو جیساکہ اعتقادِ عبدۃ الاصنام ؛ اور یہی شرک غیر مغفور ہے اس آیت پُر ہدایت مین بلا امتراء کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ یہی شرک کفر ہے نزد محققان ؛ یہی ضدِ توحید یہی مُخرجِ ایمان ؛ قال فی شرح العقائد ان الاشراک ھو اثبات الشریک فی الالوھیۃ بمعنی وجوب الوجود کما للمجوس او بمعنی استحقاق العبادۃ کما لعبدۃ الاصنام اور لفظِ شرک جو وارد ہی بعض اشیا پر در اخبار ؛ مثل طیرہ وغیرہ حلف بغیر پروردگار ؛ تو اوسّے نہ مراد شرکِ مذکور ہے عند اولی الابصار ؛ چنانچہ نجم المبین مین یہ بیان خوب مفصّل وعیان ہی نگار ؛ جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد مین یہ حدیث مسطور ہے ؛ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مذکور ہی کہ ؛ ان الطیرۃ شرک ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل یعنی شگن و شگون ایک شرکِ موہوم ہے ؛ ولیکن بامرالٰہی توکّل سے وہ معدوم ہی ؛ پس اگر طیرہ کفر ضدِ ایمان ہی ؛ تو پھر توکّل سے کیونکر زائل ہگیان ہے ؛ ذریّتِ اسماعیلیہ مائۃ مسائلِ اسحاقیہ سے اس عبارت کو مطالعہ فرماوے ؛ خواہ نخواہ شرخانہ پرورسے نبیرہ شاہ عبدالعزیز کو کافر نباوے کہ در کتاب نہایۃ الاثیر مذکور ست ومنہ الحدیث الطیرۃ شرک ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل جعل الطیرۃ شرکا للہ فی اعتقاد جلب النفع ودفع الضرر ولیس الکفر باللہ لانہ لوکان کفرا لما ذھب بالتوکل باز نوشتہ کہ شرک بمعنی طاعت ہم مستعمل شدہ چنانچہ در کتاب وجوہ القرآن مذکور ست الشرک علی اوجہٍ منھا الطاعۃ کقولہ تعالی فلما اتاھما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما آتاھما

بندگان خود خلعت الوہیت داده ہست ورضا وسخط ایشان در سائر بندگان
اثر می کند پس واجب مید انستند تقرب بان بندگان خاص تا شائستگی قبول ملک
مطلق حاصل شود و شفاعت برائے ایشان در مجاری امور درجہ پذیرائی یابد
وبملاحظۂ این امور سجده بسوئے ایشان وذبح وحلف بنام ایشان واستعانت در
امور ضروریہ بقدرت کن فیکون ایشان تجویز می نمودند وصورتہا از سنگ وصفر
وروئین ومثل آن تراشیده قبلۂ توجہ بآن ارواح ساختند وجاہلان رفتہ
رفتہ آن سنگہا را بذاتہا خود معبود انگاشتند وخلط عظیم راه یافت انتہی وحضرت
شاه ولی الله رحمہ الله در حجۃ الله البالغہ فرموده کہ خلف من بعدهم خلف
اضاعوا الصلوة واتبعوا الشہوات فحملوا الالفاظ المستعملة المتشبهة على غير محلها كما
حملوا المحبوبية والشفاعة التي اثبتهما الله تعالى في قاطبة الشرايع لخواص البشر
على غير محلهما وكما حملوا اصدور خرق العوائد والاشراقات على انتقال العلم
والتسخير الاقصيان الى هذا الذي يرى فيه والحق ان ذلك كله يرجع الى قوى
ناسوتية اوروحانية تعد لنزول التدبير الالهي على وجه وليس من الايجاد
والامور المختصة بالواجب في شئ وہم دران کتاب نوشتہ کان من زندقتهم
قولهم ان هناك اشخاص من الملائكة والارواح تدبر اهل الارض فيما دون الامور
العظام من اصلاح حال العابد فيما يرجع الى خويصة نفسه واولاده واموالہ
وشبهوهم بحال الملوك الى ملك الملوك وبحال الشفعاء والندماء بالنسبة الى السلطان
المتصرف بالجبروت ومنشاء ذلك ما نطقت به الشرايع من تفويض الامور الى الملائكة
واستجابة دعاء المقربين من الناس فظنوا ذلك كتصرف الملوك فياسا الغائب على

اسماعیلیہ مخمور و بے شعور ہے کہ پیغمبر خدا کے وقت کے کافر بھی اپنے بتونکو اللہ کے
برابر نہین جانتے تھے بلکہ اوسیکا مخلوق اور اوسیکا بندہ سمجھتے تھے اور اونکو اوسکے
مقابل طاقت ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز
کرنی اور اونکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی کفر اور شرک اونکا تھا سو جو کوئی
کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل
اور وہ شرک مین برابر ہے خَذَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ فَكُبْكِبُوْا فِيْ جَهَنَّمَ وَاَنَّهُمْ
جُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز در شان نزول
آیت پُر ہدایت وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فرمودہ کہ ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی
صالح و ابو الشیخ روایت کردہ اند کہ چون این آیت در مدینہ منورہ نازل شد
کافران مکہ معظمہ این را شنیدہ خیلے تعجب کردند و گفتند کہ کیف یسع الناس الٰہ واحد
وان محمدا یقول الٰہکم الٰہ واحد فلیاتنا بایۃ ان کان من الصادقین انتہی
شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ در فوز الکبیر نوشتہ شرک آنست کہ غیر خدا را صفات مختصہ
خدا اثبات نماید مثل تصرف در عالم بارادہ کہ تعبیر ازان بکن فیکون میشود یا علم ذاتی
غیر از اکتساب بحواس و دلیل عقل و منام و الہام و مانند آن یا ایجاد شفائے مریض
باز فرمودہ کہ شرک این مشرکان در امور خاصہ بعضی بندگان بود گمان میکردند کہ
مانند آنکہ بادشاہ عظیم القدر بندگان خاص خود را باطراف ممالک میفرستد و ایشانرا
در امور جزئیہ تا وقتیکہ حکم صریح بادشاہ نشدہ است مختار و متصرف میدارد و خود بامور
جزئیہ بندگان نمی پردازد و حوالۂ سائر بندگان بقہارمہ میکند و شفاعت قہارمہ
در باب خادمان و متوسلان ایشان قبول می نماید ہمچنین ملک علی الاطلاق بعضے

جناب رسول پر حکم تکفیر و شرک جاری کیا: اور اپنی ذوات خباثت آیات کو وادیٔ خسران و بادیۂ ضلال میں ساری کیا: اور حالانکہ ضرورت ولزوم تعریف اعتقادِ مذکورہ کتبِ شاہ عبدالعزیز و شاہ ولی اللہ سے ہی مسطور ہے پس جبکہ اونکو ہمہ امتِ محمدیہ کی تصدیق واقرار کا انکار ہی: تو کب اونکو تصدیق حضرت ابوطالب کا اقرار ہے: بلکہ ایمانِ والدین سید الثقلین سے بھی اُنکو فرار ہے: ہان ایمانِ یزید پلید پر ہر ایک وہابی جان نثار ہے: اور مروان مقتدائے اہل خسران اونکا از بسکہ دلدار ہے: اونکی توحید کا نشان تقویۃ الایمان با فائے فریب و فساد آشکار ہے: اللھم احفظنا من ھوا جس تلک الملحدین: واعصمنا من وساوس ھولاء الشیاطین: بجاہ حبیبک نبی المرسلین وبحرمۃ آلہ واصحابہ الطاھرین:

حُرُوفُ مَعَانٍ اَوْ عُقُودُ جَوَاهِرٍ — تُحَاكِي مَصَابِيحَ النُّجُومِ الظَّوَاهِرِ
تَرُوحُ بِاَرْوَاحِ الْمَحَامِدِ حُسْنُهَا — فَيَرْقَى بِهَا فِي سَامِيَاتِ الْمَفَاخِرِ
تَخَيَّرْتُهَا لِلْهَاشِمِيِّ مُحَمَّدٍ — حَمِيدِ الْمَسَاعِي خَيْرِ بَادٍ وَحَاضِرِ
نَبِيٌّ اَتٰى وَالنَّاسُ فِي جَاهِلِيَّةٍ — يَخُوضُونَ فِي بَحْرٍ مِنَ الشِّرْكِ زَاخِرِ
عَلَى الْغَيِّ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ قَدْ — هَوَتْ بِهِمُ الْاَهْوَا اِلٰى شَرِّ مَصِيرٍ
فَمَدَّ عَلَيْهِمْ مِنْهُ ظِلَّ هِدَايَةٍ — وَاَرْشَدَ مِنْهُمْ لِلْهُدٰى كُلَّ حَائِرِ
لَهُ مُعْجِزَاتُ الْوَحْيِ لَا قَوْلَ كَاهِنٍ — كَمَا زَعَمُوا زُوْرًا وَّلَا قَوْلَ شَاعِرِ
عَزِيزٌ عَنِ الْاِفْكِ الَّذِي يَفْتَرُونَهُ — عَلَى اللّٰهِ مِنْ تَحْرِيمِ ذَاتِ النَّحَائِرِ
وَعَنْ رِجْسِ اَوْثَانٍ وَّخَمْرٍ وَّمَيْسِرٍ — وَطُغْيَانِ اَنْصَابٍ وَّاَزْلَامِ فَاجِرِ

الشاہد عبارت مذکورۂ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ سے صاف صاف آشکار ہے ؛
کہ اعتقادِ مشرکانِ عرب بمعبودیتِ اصنام متحقق بلاانکار ہے ؛ اور اسی معبودیت
پر شرعاً شرک کا مدار ہے ؛ کہ وَلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا فرمان پروردگار ہے ؛
اور امورِ جزئیہ مین متصرف بالاستقلال ؛ اور شفاعت بتانِ معبودہ کو نزد ایزدِ
متعال ؛ گو وہ شفاعت ناپسندیدہ ہو نزد خدائے ذوالجلال ؛ واجب القبول
اعتقاد رکھتے تھے وہ مشرکانِ اصحابِ نکال ؛ اگرچہ بتون کو امورِ عظام مین مالک
علی الاطلاق نہین جانتے تھے درہمہ حال ؛ اور صاحب تقویۃ الایمان اور اوسکے
متبعان اسطور سے ہین قائلین ؛ کہ مشرکانِ عرب معبودیتِ اصنام کے ہرگز نہ تھے
معتقدین ؛ فقط نذر و نیاز و ندائے اصنام اور امید شفاعتِ بتان علی الدوام
سے تھے وہ مشرکین ؛ پس مدارِ شرک افعال پر قرار دیا ؛ اور رکنِ شرک معبودیت
اصنام سے فرار کیا ؛ اور وہ اعمال جو عوارض اعتقادِ شرک ہین بالیقین ؛ مثل
طواف و سجدہ و قرابین وغیرہا افعالِ مشرکین ؛ اور بغیر اعتقادِ شرک اونکا اعتبار
نہین عند المحققین ؛ یعنے اونکے فاعلین بلا اعتقادِ شرک اونسے نہ ہرگز مشرکین
اور بغیر اونکے شرک متحقق الوجود ہی عند المبصرین ؛ اونکو رکنِ شرک تصور کیا
باستیلائی وساوسِ لعین ؛ اور رحالِ افعالِ موحدان کہ جنکو رکنِ شرک ٹھہرایا
منکرین ؛ یہ کہ بعضی مباح اور بعض حرام ؛ اور بعضے مستحب اور بعضے مسنون و واجب
لاکلام ؛ پس اس فرقۂ شیطانیہ نے افعالِ مذکورہ کو اصل شرک ٹھہرایا ؛ اور تفریق
اعتقادِ قدرتِ غیر خدا مستقلہ و غیر مستقلہ سے منھ پھرایا ؛ اوس تفریق آباؤ اجدادِ طیبہ
و دینیہ کو دفعۃً سینۂ پرکینہ سے مٹایا ؛ اور اپنے اصول اور سائر مومنانِ فحولِ امت

در وصولِ فیوض غیبیہ بھی وہان مرقوم ہی ۂ و در سلطنت سلاطین و امارت امرا
علی مرتضی را دخلی ست کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست نیز او سی کتاب سی معلوم ہے
تیسرا فائدہ یہ کہ استمداد بالاستقلال غیر خدا سے لاریب ممنوع و محظور ہے ۂ اور
استمدادِ مقربانِ اہل برزخ سے بطورِ توسّل جائز و مستحسن بلا فتور ہے ۂ چنانچہ عبارات
اجدادِ مولوی اسماعیلِ دہلوی سے بالتصریح پُر عیان ہی ۂ اور خود مولوی اسماعیل
بھی جوازِ استمدادِ اہل قبور کا صراط المستقیم مین قائل اگرچہ صاحب تقویۃ الایمان
ہی ۂ چوتھا فائدہ یہ کہ فاتحۂ مرسومہ اور اعراس بزرگان اور منت و نذر و نیاز
حضرات مقربانِ الٰہی مُستحسن بقیل و قال ہی ۂ چنانچہ تحفۂ اثنا عشریہ اور صراط المستقیم
اور رسالۂ مذکورۂ مولوی اسماعیل سے یہی امر ظاہر و باہر خوش مآل ہی ۂ امّا اسراف
و ریاکاری و افراط و تفریط بسیاری پس نہ ممنوع علی الخصوص بفاتحۂ مرسومہ
و اعراس بزرگان ہے ۂ بلکہ جمیع فرائض و واجبات و سُنن و مُستحبات مین ہر ایک
امر غیر مشروع محظور و ممنوع بیگمان ہے ۂ اور یہ مسئلہ فرقۂ وہابیہ پر نہان ہی ۂ
اور طفلِ نو خواندۂ مکتب پر عیان ہے ۂ **شعر** کلیدِ درِ دوزخست آن نماز ۂ کہ
بر روی مردم گذاری دراز ۂ مولانا شاہ عبد العزیز پر در بارۂ عرس آباؤ اجداد
ایسا اعتراض مسطور ہے ۂ مفتی عبد الحکیم سے زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح
مین مذکور ہی کہ عرسِ بزرگانِ خود برخود مثل فرض دانستہ سال بسال بر مقابر
اجتماع کردہ طعام و شیرینی در انجا تقسیم نمودہ مقابر را اوثنا یُعبد میکنند انتہی سکا
جواب شاہ صاحب ممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح سے ایسا آشکار ہے ۂ اور یہی
کتابِ زبدۃ النصائح مین اس عبارت سے نگارہی کہ **قولہ** عرس بزرگانِ خود

| | |
|---|---|
| هَدَانَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ بِهَدْيِهِ | وَاَوْرَى بِنُوْرِ الْحَقِّ نُوْرَ الْبَصَائِرِ |
| وَعَلَّمَنَا الْاَحْكَامَ وَالرُّشْدَ رَحْمَةً | لَنَا وَوَقَانَا دَائِرَاتِ الدَّوَائِرِ |
| فَنَحْنُ بِهٖ فِيْ مِلَّةٍ خَيْرِ مِلَّةٍ | عَلٰى خَيْرِ دِيْنٍ ظَاهِرٍ مُتَظَاهِرِ |
| فَكُنْ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ اِعَانَةً | لِذِيْ دَعْوَةٍ يَرْجُوْ اِقَالَةَ عَاثِرِ |
| وَمَا الظَّنُّ يَا مَوْلَايَ فِيْكَ بِخَائِبٍ | وَلَا الْعَائِذُ اللَّاجِيْ اِلَيْكَ بِخَاسِرِ |
| فَاِنِّيْ عَلٰى قُرْبِيْ وَبُعْدِيْ رَفِيْقُكُمْ | وَمَادِحُكُمْ فِيْ كُلِّ نَادٍ وَسَامِرِ |
| فَكُنْ مَرَاذِيْ لِلدُّنْيَا عِيَاثِيْ وَنَاصِرِيْ | وَغَوْثِيْ عَلٰى بَاغٍ عَلَيَّ وَغَادِرِ |
| فَلَيْسَ لَنَا يَوْمَ الْمَعَادِ ذَخِيْرَةٌ | بِلَا وَجْهِكَ الْمَيْمُوْنِ خَيْرِ الذَّخَائِرِ |
| فَمَا طَمَعَ الرَّاجُوْنَ مِنْ مَطْلَبِ الْغِنٰى | سِوَاكَ وَمَا رَاجِيْ سِوَاكَ بِظَافِرِ |
| وَصَلّٰى عَلَيْكَ اللّٰهُ مَا حَنَّ رَاعِدٌ | وَمَا لَاحَ بَرْقٌ فِيْ دَيَاجِي الدَّيَاجِرِ |
| صَلَاةً تُسَامِي الشَّمْسَ نُوْرًا وَرِفْعَةً | وَتُزْرِيْ بِرَيَّاهَا عَبِيْرَ الْمَتَاجِرِ |
| تَخُصُّكَ يَا فَرْدَ الْوُجُوْدِ وَتَنْثَنِيْ | عَلٰى اٰلِكَ الْغُرِّ الْكِرَامِ الْعَنَاصِرِ |

دوسرا فائدہ یہ کہ عبارت فتح العزیز و صراط المستقیم سے متحقق ہوا عند المصنفین کہ تصرف ملائکہ مدبرین اور اولیائے مقربین کا عالم دنیا میں ثابت ہی بالیقین اور طلب حاجات اولیائے رب البریات سے جائز بلا فتور ہے نہ کہ ارباب حاجات حل مشکلات خود از انہامی طلبند و می یابند فتح العزیز میں مسطور ہے اور دعائے ولی واجب الاجابت و تعوذ او واجب القبول صراط المستقیم میں نگارش ہے نہ اور حل مشکلات خلائق محض برائے استرضائے ایشان و تنفیذ قضائے قلبی ایشان بھی وہاں آشکار ہے نہ اور حصول مقام وسالت فیما بین الرب و خلقہ

ہندوان رہا کردہ بنامِ بتان مذبوحہ بالتسمیہ حلال ہی۔ تشہیر و تعیین بنام اصنام سے حرمت کی اوسمین نہین قیل و قال ہی۔ یہ مضمون حلت مشحون ثابت ہی بے چرا و چون رسالۂ مولوی اسمٰعیل دہلوی سے جو زبدۃ النصائح مین مسطور ہے۔ تو واسطے ابطال اس بیانِ پُرخسرانِ تقویۃ الایمان کا اظہر من الشمس بلا فتور ہی۔ کہ جیسا سؤر اور لوہو اور مردار ناپاک و حرام ہی ایسا وہ جانور بھی ناپاک و حرام ہے کہ خود گناہ کی صورت بن رہا ہی کہ اللہ کے سوائی کسی اور کے نام کا ٹھہرایا اس آیت اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ مین کچھہ اس بات کا مذکور نہین کہ اُس جانور کے ذبح کرنے کے وقت کسی مخلوق کا نام لیجئے جب حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہان کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہی یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہی وہ حرام ہو جاتا ہی پھر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئے ولی کا یا نبی کا باپ کا یا دادا کا بھوت کا یا پری کا وہ سب حرام ہی اور ناپاک اور کرنیوالے پر شرک ثابت ہوتا ہی انتہی اے عزیز وافر تمیز پیشۂ فرقۂ وہابیہ نیرنگی و شعبدہ بازی ہی۔ کار زمرۂ خارجیۂ ہندیہ بے ننگی و جعل سازی ہی کیونکہ ملتِ وہابیت و حیا ضدین ہین آشکار۔ اور اجتماع ضدین ممکن نہین زینہار۔ اور یہ ضرب المثل متحقق ہی عند ذوی الافہام۔ اِنْ لَمْ تَسْتَحِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ عَلَی الدَّوَام۔ اور اسکا معنے یہ ہے لا کلام۔ **شعر**

| | |
|---|---|
| نہین گر حیا تجکو اے بے شعور | تو کر جو کہ چاہے ہمہ شر و زور |
| حیا شاخ ایمان نہ اسمین گمان | بلا شاخ ایمان رہی بے نشان |

برخود داد این طعن مبنی ست بر جہل باحوالِ مطعون علیہ زیراکہ غیراز فرائض شرعیہ
مقررہ رابہیچکس فرض نمیداند آری زیارت و تبرک بقبور صالحین و امداد ایشان
بامداد ثواب و تلاوتِ قرآن و دعائے خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن و خوب ست
باجماع علما و تعیین روزِ عرس برائے آنست کہ آن روز مذکر انتقال ایشان
میباشد از دار العمل بدار الثواب و الا ہر روز کہ این عمل واقع شود موجب فلاح و نجات ست
خلف را لازمست کہ سلف خود را باین نوع برّ و احسان نماید چنانچہ در احادیث مذکور ست
کہ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهٗ و تلاوتِ قرآن و اہدائے ثواب را عبادت قرار دادن
مبنی بر کمالِ بلادت و افراط جہل ست باز فرمودند کہ اخرج ابن جریر عن
محمد بن ابراهيم رضي الله عنهما انه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ياتي قبور
الشهداء على رأس كل حول فيقول سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار وابو بكر
وعمر وعثمان رضي الله عنهم وقال في التفسير الكبير بعد الحديث المذكور
والخلفاء الاربعة هكذا يفعلون انتهى یہ جواب پُرصواب جو شاہ صاحب
موصوف قدس اللہ سرہ المعروف سے مذکور ہوا لاریب عین ردّ اعتراض
ذریتِ اسماعیلیہ و اسحاقیہ نجدیہ در بارۂ منع عرس بلا فتور ہے۔ **پانچوان فائدہ**
یہ کہ اولیاء اللہ کے لیئے نذر و نیازِ جانور جائز بلا انکار ہے کہ مقصود اُسسے
گوشت و ایصالِ ثواب برائے اولیائے کبار ہے کیونکہ نہ تشہیر بنام اولیاء
اللہ سے وہ ہرگز حرام ہو نہ لفظ نذر و نیاز بنام اولیاء اللہ سے حرمت کا
اوسمین کچھہ مرام ہے نہ نذرِ قبیح قلبی سے حرمت کا وہان کچھہ مدخل ہو
لاریب گوشت اوسکا حلال کسیطور ہرگز اوسمین نہین خلل ہو حتا کہ جانور

جو چاہا سو تحریر کیا ؛ ایک چیز حلال کو ایکجا حلال اور اوسی کو دوسرے جائے
مین حرام تسطیر کیا حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کا ایسا فرمان واجب الاذعان
آشکارا ہی اونکی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین وہ نگارندہ ہے ؛ کہ ثم المذبوح للطواغیت
امرہم مبھم ضبط بما اھل لغیر اللہ بہ وبما ذبح علی النصب بما ذبحہ غیر الذین ینتحلون
الذبح بغیر اسم اللہ وہم المسلمون واہل الکتاب وجر ذلک ان یوجب ذکر اسم اللہ
عند الذبح لانہ لا یتحقق الفرقان بین الحلال والحرام بادی الرأی الا عند ذلک
وایضا ان الحکمۃ الالہیۃ لما اباحت لہم الحیوانات التی ہی مثلہم فی الحیاۃ وجعل
لہم الطول علیہا اوجبت ان لا یغفلوا عن ہذہ النعمۃ عند ازہاق ارواحہا
وذلک ان یذکروا اسم اللہ علیہا وہو قولہ تعالیٰ لیذکروا اسم اللہ علیٰ ما رزقہم
من بہیمۃ الانعام پس اب ذریات اسماعیلیہ و اسحاقیہ معنائے مقولۂ مذکورہ
مین غور فرماوین ؛ استیلائے ہواجس نفسانی اور تقاضائے وساوس شیطانی
سے اپنے بزرگون کو مشرکین نہ بناوین ؛ کہ لا یتحقق الفرقان بین الحلال والحرام
بادی الرأی الا عند ذلک شاہ ولی اللہ کا فرمان ہی ؛ کہ ہرگز حلت و حرمت مین
فرق متحقق نہین مگر عند الذبح بیگمان ہے ؛ بادی النظر قبل ذبح حلال و حرام
مین ہرگز ہرگز نہین فرقان ہی ؛ لہذا تسمیہ عند الذبح فارق حلت و حرمت مین
بہر عیان ہی ؛ بہر حکمت تسمیہ عند الذبح کو فکر کرے وہ ذریات ؛ کہ اوسمین بھی قید
عند الذبح لازم والزم ہی بالبینات ؛ کہ ان لا یغفلوا عن ہذہ النعمۃ عند ازہاق
ارواح الحیوانات ؛ اور عدم غفلت اس نعمت سے یہ ہے کہ عند الذبح ذکر کرین اسم
ایزد ملک علام ؛ اور وہ یہ قول الہی لیذکروا اسم اللہ علیٰ ما رزقہم من بہیمۃ

| نہین سب بے حیا کو غم دو جہان | | حیا مُمِد خوف نزد مہان |
| --- | --- | --- |
| نہین گر حیا دل مین پھر کیا ہی غم | | حیا مانع شر ہے دمبدم |

رسالۂ مرقومہ زبدۃ النصائح مین خود مولوی اسماعیل سے یہ مضمون بلا افراط و تفریط ہے کہ تفسیر وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ تفسیر فتح العزیز مین بہ تغلیط ہے اور نذر و نیاز حضرات اولیاء اللہ شرعًا جائز و روا ہے گوشت ذبیحۂ منذورہ برائے اولیاء اللہ حلال بیچون و چرا ہے اگر نذر بطور قبیح ہی تو فعل فاعل حرام ہی اما حلت گوشت مین نہ ہرگز کچھہ کلام ہے اور اشتباہ ہی صورت کا ساتھہ صورت محرمہ کے آشکار ہی اور حلت اوسکی تفسیر احمدی اور استفتائے مولانا محمد مبین مین نگارہے اور گوشت جانوران مشہورہ بنام بتان بھی حلال ہی اوس شہرت سے حلت گوشت مین نہین قیل و قال ہی چنانچہ عبارتہا رسالۂ مرقومہ جملہ عبارات مین بالا مذکور ہے اور رسالۂ مولوی اسماعیل زبدۃ النصائح مین مسطور ہے پس جو جانور مشہور بنام غیر خدا تقویۃ الایمان مین ناپاک و حرام ہی وہی جانور مشہور بنام غیر خدا رسالۂ مولویصاحب مین حلال بصد احترام ہے اور اگر شہرت کنندۂ جانور بنام غیر خدا پر شرک ثابت ہی نزد مولوی اسماعیل تو اوس رسالے کا تالیف کنندہ اور اوسمین حکم حلت بجا دہندہ اول مشرک ہی بے قال و قیل اول اوس رسالے مین مولوی اسماعیل نے طریق شرک اپنی چیلونکو تعلیم فرمایا پھر تقویۃ الایمان مین اوسی تعلیم شرک سے خود بخود اپنے آپکو مشرک بنایا سچ ہے مَنْ حَفَرَ حُفْرَۃً لِاَخِیْہِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْہِ کردنی خویش آمدنی پیش شریعت خانہ پرور سے

مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کا مَا رُفِعَ بِهِ الصَّوت حسب لغت مذکور ہے: تو وہان قید عِندَ الذّبح حسب عرفِ مقصود شرعًا معہود بھی مسطور ہے: یا ذکرِ صنم و لات عُزّٰی عند الذبح قولِ اہل جاہلیت اصلِ شانِ نزول پُرنور ہے: اور جس جائے معنے اُہِلَ کا ذَبَح حسب عرفِ مقصودِ کلام وودا آشکارہی: تو وہان قیدِ عند الذبح ہرگز نہین نگار ہے: اور یہ مضمون صدق مشحون تفاسیر محققین سے ہویدا ہی نجم المبین لرجم الشیاطین اور عنایاتِ ربانیہ دافعہ وساوس شیطانیہ سے بھی پیدا ہی: یہ بصائر جائے اختصار ہے: اما اسقدر تسطیر سزاوار ہے: کہ قال فی التفسیر النیسابوری واما ما اهل به لغير الله فمعناه ما رفع به الصوت للصنم وذلك قول اهل الجاهلية باسم اللات والعزى ثم قال ويستثنى عند عطاء ومكحول والحسن والشعبي وسعيد بن المسيب مما اهل به لغير الله ذبائح اهل الكتاب اذا سمي عليها باسم المسيح مثلا لاطلاق قوله تعالى وطعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم ولان النصراني اذا سمى الله تعالى فانما يريد به المسيح وقال الامام مالك وابو حنيفة واصحابه والشافعي رضي الله عنهم اذا ذبحوا باسم المسيح فقد اهلوا به لغير الله فوجب ان يحرم واذا ذبحوا باسم الله فظاهر اللفظ يقتضي الحل ولا عبرة لغير اللفظ وعن سيدنا علي رضي الله عنه انه قال اذا سمعتم اليهود والنصارى يهلون لغير الله فلا تاكلوا واذا لم تسمعوهم فكلوا فان الله قد احل ذبائحهم وهو اعلم بما يقولون انتهى قال فی مفاتیح الغیب فی جواب عطا وغیرہ رضی الله عنهم انما نحن كلفنا بالظاهر لا بالباطن فاذا ذبحه باسم الله وجب ان يحل ولا سبيل لنا الى الباطن وقال في سورة المائدة وما اهل لغير الله به كانوا يقولون عند الذبح

الانعام ؛ یعنے حیات بین نوع حیوان مثل انسان ہی ؛ تو او نپر انکو قدرت و غلبہ بیکران ہی ؛ اکل حیوانِ ماکول انکے لیئے حلال بیگمان ہی ؛ لہذا لازم کہ اس نعمت کا شکرانہ ہر ایک انسان بجالاوے ؛ اور بوقتِ اداے شکر مین ہرگز غافل نہو جاوے اور وہ وقت نزد اخراج روحہائے جانوران ہی ؛ پس عند الذبح ذکر اسم خدا شکر بادل وجان ہی ؛ اور لیذکروا اسم اللہ بہی فرمانِ خالق زمین و آسمان ہی ؛ پس یہ ہذیان مولوی اسماعیل جو تشریعِ جدید تفویۃ الایمان ہے ؛ کہ آیت او فسقا اہل لغیر اللہ بہ مین کچہہ اس بات کا مذکور نہین کہ اوس جانور کے ذبح کرنیکے وقت کسی مخلوق کا نام لیجئے جب حرام ہو پر خسران ہی ؛ نقیضِ قولِ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نزد اہلِ ایقان ہی ؛ جد اسماعیل کے نزدیک عند الذبح حلت و حرمت کا فرقان ہی ؛ اور مولوی اسماعیل کے نزدیک قیدِ حلت و حرمت عند الذبح خلافِ قرآن ہی ؛ شہرتِ قبلِ ذبح پر حلت و حرمت کا اوسکے نزدیک مدار ہی ؛ اور یہ ادعائے مذکور از بسکہ پر شرور بطلانِ صریح اور طغیانِ فصیح آشکار ہے ؛ کیونکہ آیتِ او فسقا اہل لغیر اللہ بہ اور وما اہل بہ لغیر اللہ جو قرآنِ شریف مین چار جائے لگا رہے ؛ تو ہر ایک مقام مین قیدِ تشہیر قبلِ ذبح موجبِ حلت و حرمت بہی مفقود ہے ؛ نعم تشہیر مقید بالقیود حلت و حرمت مین شرعاً مقصود ہے ؛ کیونکہ اہلّ بمعنی ذبح عرفِ عرب مین نہایت و بے غایت مشہور و معہود ہی ؛ اور موافقِ عرفِ مذکور نزول قولِ ربّ غفور ہر ایک جائے مسطور صحابہ کرام سے ماثور نزد اہلِ سعود ہی ؛ اور اسی پر اجماع سلف و خلفِ صالحین تا وقتِ مولانا شاہ عبد العزیز کتبِ ائمۂ دینِ متین مین محرر و موجود ہی ؛ لہذا جس تفسیر مین معنی

صلی اللہ علیہ وسلم بشرہ بذلک حیث قال اللہم علمہ التاویل انتہی قال الشیخ
ولی اللہ رحمہ اللہ فی فتح الخبیر مما لابد من حفظہ فی علم التفسیر اہل بہ
لغیر اللہ ذبح للطاغوت قال الشیخ النبیل علی انوار التنزیل معنی اہل ذبح انتہی
وقال فی تبیین الحقائق لا یقال ان الآیۃ وما اہل بہ لغیر اللہ مجملۃ لا یدرٰی
ہل ارید بہا ای رفع الصوت حال الذبح او الطبخ او حالۃ الاکل لانا نقول
اجمع السلف علی ان المراد بہا حالۃ الذبح فتکون مفسرۃ فتم الاحتجاج بہا
انتہی فتوائے مولانا شاہ عبد العزیز مین ایسا مسطور ہے اور اس تحریر سے
بھی خوب وضح شرح وزو سہو قال النووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم فی تفسیر
ما اخرجہ من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ واما الذبح
لغیر اللہ فالمراد بہ ان یذبح باسم غیر اللہ کمن ذبح للصنم الی آخرہ اور فتاوائے
عالمگیری مین یہ تحریر ہے اور تتارخانیہ سے وہان تسطیر ہے اور اوسمین
مختار الفتاوی سے مذکور ہے وغیرہا کتب فقہ مین بھی ایسا ہی مسطور ہے
کہ مسلم ذبح شاۃ المجوسی لبیت نارہم او الکافر لآلہتہم توکل لانہ سمی اللہ تعالی
ویکرہ ای ذلک الفعل للمسلم مجوسی گاوی بمسلمانی داد کہ بنام نارکہ معبود اوست
ذبح کند مسلم بنام خدا ذبح کرد گوشت او حلال است کذا فی الفوائد البرہانیہ
عن الکتب الفقہیہ یقول العبد المسکین محمد خیر الدین صانہ اللہ من شر الحاسدین
کہ اس تحریر منیر مسطور اور تحبیر خطیر مذکور سے صاف صاف ظاہر ہوا نہ اہل
انصاف مبغض اعتساف کے نزدیک خوب شفاف باہر ہوا کہ وما اہل
بہ لغیر اللہ کا معنے ما ذبح باسم غیر اللہ سلطان المفسرین سیدنا عبد اللہ

باسم اللات والعزیٰ فحرم الله تعالیٰ ذلک انتہی وقال فی المعالم وما اهل به لغیر الله ای
ما ذبح للاصنام والطواغیت واصل الاهلال رفع الصوت وکانوا اذا ذبحوا لآلهتهم
یرفعون اصواتهم بذکرها فجری ذلک من امرهم حتی قیل لکل ذابح وان لم یجهر
بالتسمیة مهلّ وهکذا فی روح البیان وقال فی تنویر الاقتباس بالاسناد الی سیدنا
عبدالله بن عباس علیهما رضوان الله ملک الناس وما اهل به لغیر الله ما ذبح باسم
غیر الله عمدا للاصنام وقال فی سورة المائدة وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ ای ما
ذبح بغیر اسم الله متعمدا وقال فی سورة الانعام او فسقا ذبیحة اهل لغیر الله
به ای ذبح باسم غیر الله عمدا فانه رجس وقال فی سورة النحل وما اهل لغیر الله
ما ذبح بغیر اسم الله انتہی قال فی الارشاد وما اهل به لغیر الله ای رفع به الصوت
عند ذبحه للصنم وقال فی سورة المائدة وما اهل لغیر الله به ای رفع الصوت
لغیر الله عند ذبحه کقولهم باسم اللات والعزیٰ وفی سورة الانعام او فسقا اهل
لغیر الله به صفة للفسق موضحة له ای ذبح علی اسم الاصنام انتہی قال فی الدر
المنثور اخرج ابن المنذر عن ابن عباس رضی الله عنهم فی قوله وما اهل قال
وما ذبح قال فی الاتقان فیما یستوعب تفسیر غریب القرآن عن ابن عباس رضی الله
عنهما فقال اهل به لغیر الله ذبح للطواغیت وقال فی شروط المفسر وقد روی الحاکم
فی المستدرک ان تفسیر الصحابی الذی شهد الوحی والتنزیل له حکم المرفوع
ثم قال ویجب ان یعلم ان النبی صلی الله علیه وسلم بیّن لاصحابه معانی القرآن
کما بیّن لهم الفاظه ثم قال ان تعارضت اقوال جماعة من الصحابة رضی الله عنهم
فان امکن الجمع فذاک وان تعذر قدم ابن عباس رضی الله عنهما لان النبی

الکریم سے وہ معنائے سقیم نزد ارباب عقل سلیم از بسکہ بیکار ہے ٭ لا بلکہ اوسی
تفسیر سے وہی تفسیر باطل و عاطل عند اولی الابصار ہے ٭ تفصیل اس اجمال کی
اور تبجیل اس مقال کی نجم المبین اور عنایت ربانیہ سی خوب آشکار ہے ٭ تفسیر
مذکور اور فتوائے مسطور کا جواب پُر صواب حرفاً حرفاً وہان نگار ہے ٭ اما یہان
بطور مشتے نمونہ خروارے اندک دلیل بسیار اسقدر تحریر سزاوار ہے ٭ کہ شاہ صاحب
مسطور تفسیر مین فرماتے ہین ٭ معنے اُہِلَّ بہ لغیر اللہ مین لاتے ہین ٭ کہ اُہِلَّ را
بر ذُبِحَ حمل کردن خلاف لغت و عرف است ہرگز اہلال در لغت عرب و عرف آن
دیار و آن وقت بمعنی ذُبح نیامدہ در ہیچ شعر و ہیچ عبارت بلکہ اہلال در لغت
عرب بمعنی بلند کردن آواز و شہرت دادنست و اگر اُہِلَّ را بر ذُبِحَ حمل کردہ شود
پس ذُبِحَ لغیر اللہ مراد خواہد شد ذُبح باسم غیر اللہ از کجا فہمیدہ شود تا مدعائے این
مردم حاصل شود پس درین عبارت اہلال را بمعنے ذَبح گرفتن باز لغیر اللہ
را بجائے باسم غیر اللہ ساختن قریب تحریف کلام الٰہی میرسد انتہی معنائے تعبیر
مذکور یہ ہی بلا فتور کہ اُہِلَّ کو ذُبِحَ پر حمل کرنا خلاف لغت عرب و عرف بلا انکار ہے ٭
ہرگز اہلال بمعنے ذَبح لغت و عرف آنوقت کسے شعر و عبارت سے نہین آشکار
ہے ٭ بلکہ اہلال کا معنے لغت عرب مین آواز بلند کرنا اور اشتہار ہے ٭ اور اگر
اُہِلَّ کو ذُبِحَ پر حمل کیا جاوے ٭ تو معنے ذُبِحَ لغیر اللہ صادق آوے ٭ ذَبح باسم
غیر اللہ کیونکر صداقت پاوے ٭ تا مدعا ان آدمیونکا ظہور فرماوے ٭ پس اُہِلَّ
کا معنے ذُبِحَ ٹھہرانا ٭ پھر لغیر اللہ کا معنے باسم غیر اللہ بنانا ٭ یہ نہین ہے مگر
کلام الٰہی کو قریب تحریف پہنچانا ٭ انتہی سبحان اللہ خود شاہ صاحب موصوف

بن عباس علیہما رضوان اللہ المتین سے ماثور ہے؛ اور یہ تفسیر نزد حضرات محدثین
حکماً مرفوع بالیقین متحقق پُر نور ہے؛ اور اسپر اتفاقِ سائر صحابہ و تابعین اور تبع
تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین بلا فتور ہے؛ اور حضرات مفسرین اور فقہای دین
سے کُتبِ متداولہ مین بھی یہی تفسیر مسطور ہے؛ کسی جائے اصل معنائے لغوی کے
ہمراہ قید عند الذبح حسب معنائے عرفی آشکار ہے؛ اور کسی جائے اصل معنائے
مقصودی حسب تفسیر شارع ذبح نگار ہے؛ یہان تک کہ ہر ذابح پر اطلاقِ
لفظِ مُہل بلا رفع صوت بالتسمیہ سزاوار ہے؛ یہی اطلاق اُس معنا کا مصداق
موجب اجماع پُر وفاق بلا انکار ہے؛ قال فی السمین وغیرہ من زمر المحققین
لفظ ما فی قولہ تعالی وما اھل بہ لغیر اللہ موصول بمعنے الذی ومحلھا النصب عطفاً
علی المیتہ ولفظ بہ قائم مقام الفاعل لاھل والباء بمعنے فی ولا بد من حذف مضاف
ای فی ذبحہ لان المعنی وما صیح فی ذبحہ لغیر اللہ انتہی پس قیدِ عند الذبح
جو شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ سے مذکور ہے؛ تو وہ موافقِ ہمہ تفاسیرِ مفسرین
اور مطابقِ کتبِ حضراتِ فقہائے دین اور حضراتِ صحابہ کرام اور تابعین
عظام سے ماثور ہے؛ اور انکار قیدِ عند الذبح جو تقویۃ الایمان وغیرہ رسائل
اہلِ طغیان فرقۂ نجدیہ وہابیان مین مسطور ہے؛ تو وہ مخالف ہمہ تفاسیر
قرآن بلکہ تحریف معنائے حضرتِ فُرقان اور انکارِ اجماعِ اُمت ہمگیان از القائے
وساوس شیطان سراسر افترا و زور ہے؛ اور جو معنے وما اُہل بہ لغیر اللہ کا تفسیر
فتح العزیز مین نگار ہی تو وہ خود فتوائے شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ سے
منسوخ و مردود بلا انکار ہی؛ اور اونکے جواباتِ مقالات مفتی عبد الحکیم رحمہ اللہ

وبے غایت دور ہی ؛ نہ عصمت خاصۂ انبیائے کرام اور خصیصۂ ملائکۂ عظام
علیہم السلام عند ذوی الافہام بے فتور ہے ؛ اور جبکہ تفاسیر نحاریر سے اسطور
ہوا آشکار ؛ کہ ہر ذابح کو مہل کہتے ہین عرب مین صغار وکبار ؛ اگرچہ ذابح تسمیہ
کو عند الذبح نہ کہے بطور جہار ؛ تو اب اور کیا دلیل عرف اوس دیار اور آسوقت
کی ہی درکار ؛ اور کیا حاجت کسی شعر و عبارت کی باقی رہی عند اولی الابصار خصوصاً
فتح الخبیر بما لا بد من حفظہ فی علم التفسیر جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کی تحریر ؛ اور نیساپوری تفسیر ؛ جو شاہ عبد العزیز کی
بڑی دلیل مستنیر ؛ اور خود فتوائے شاہ صاحب رحمۃ اللہ القدیر ؛ کہ اوسمین عبارت
شرح مسلم آپ کی برہانِ منیر ؛ تو انمین ما اہل بہ لغیر اللہ کا معنے ما ذبح باسم
غیر اللہ ہے آشکار ؛ پس اس روزِ روشن کو شبِ دیجور کہنا محض شاہ صاحب کی
وجاہت کا اعتبار ؛ سچ ہی جب تک وہ ہادیٔ مطلق عنایت نہ فرماوے ؛ تو نوشتہ
کتاب رب الارباب کیا ہدایت دکھلاوے ؛ ای منصفِ حاذق وے محبِ صادق
شاہ صاحب ممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح جواب مقالات مفتی عبد الحکیم رحمہ اللہ
الکریم مین ایسا فرماتے ہین ؛ اور اوس تفسیر اور اوس فتوائے شہیر دونو کو
منسوخ ٹھہراتے ہین ؛ کہ لاشک فی وقوع الاختلاف فی حل ہذہ الذبیحۃ وتعارض
الادلۃ ومتی کان کذلک کان محلا للشبہۃ ومن قاعدۃ الفقہاء انہ اذا اشتبہ
الحل والحرمۃ غلب جانب الحرمۃ احتیاطًا فالاخذ بالحرمۃ اولی یعنے وہ جانور
جو اولیاء اللہ کے لیئے منذور ہی ؛ اوسکی حلت وحرمت مین اختلاف بیفتور ہی ؛
اور جبکہ اوس امر مین اختلاف ہی ؛ تو وہ محل شبہ نزد اہل انصاف ہی ؛ اور یہ قاعدہ

قدس اللہ سرہ المعروف اوس اپنے فتوے مین جو زبدۃ النصائح مین مسطور ہے ؛
چنانچہ شمہ عبارت اوسکی بالا مذکور ہے ؛ حرمت ذبیحہ مین اس حدیث لعن اللہ
من ذبح لغیر اللہ سے تشبث فرماتے ہین ؛ اور حدیث مذکور کا معنے اپنے مدعا
پر مسطور شرح مسلم سے تحریر مین لاتے ہین ؛ کہ قال الامام النووی رحمۃ اللہ فی
شرح المسلم واما الذبح لغیر اللہ فالمراد بہ ان یذبح باسم غیر اللہ یعنی یہ ہے معنائی
ذبح لغیر اللہ ؛ کہ ذبح کیا جاوے باسم غیر اللہ ؛ پس اگر وہ معنے تحریف کلام
پروردگار ہے ؛ تو یہ معنے بھی تحریف کلام سید مختار ہے ؛ اور نیز ائمہ صلوۃ
وسلام کردگار ہی ؛ پس کلام محرف سے تشبث عاقلون کے لیئے نہین سزاوار
ہی ؛ اگر یہ نوشتہ تفسیر فتح العزیز آپکے نزدیک حق بلا انکار ہے ؛ تو اوس
فتوے مین آپکا تشبث اوس معنائے حدیث مسلم سے بیکار ہے ؛ اور اگر وہ
تشبث صحیح ہی تو یہ نوشتہ تفسیر مذکور بطلان و ہذیان شعار ہے ؛ ہان تحریر
تفسیر مذکور مقدم اور تسطیر فتوائے مسطور متاخر وہ منسوخ یہ ناسخ تطبیق سزاوار
ای عزیز پر تمیز وما اہل بہ لغیر اللہ کا معنے وما ذبح باسم غیر اللہ سلطان المفسرین
سیدنا عبداللہ بن عباس علیہما رضوان اللہ ملک الناس سے ماثور ہی ؛ اور اسی
اتفاق ہمہ مفسرین اور سائر صحابہ و تابعین اور جماہیر محدثین اور مشاہیر فقہائے
محققین رضوان اللہ علیہم اجمعین کتب متداولہ مین مسطور ہے ؛ چنانچہ
زبرہ مہرہ دین متین سے شمہ براہین و مضامین پر تسکین بالا مذکور ہی ؛ تو وہ معنی
جو اظہر من الشمس نزد ائمہ اہل سنت و جماعت ماثور و مشہور ہے ؛ اوسکو تحریف
کلام ایزد ملک علام اعتقاد کرنا شاہ صاحب کی شان تقوی بنیان سے نہایت

شرکت و ہر گاہ کہ این خبث در وسرائت کرد و دیگر بذکر نام خدا حلال نمیشود مانند سگ و خوک کہ اگر بنام خدا مذبوح شوند حلال نمیگردند اور یہ تعبیر مسطور بھی باطل ہے بلا فتور: اس تعبیر سے بالضرور: نزد ارباب شعور: کہ آری نام خدا بر آن جانور و قتے فائدہ مید ہد کہ قصد تقرب بغیر خدا را از دل دور کردہ و خلاف آن شہرت و آواز شہرت و آواز دیگر وہند کہ ما ازین کار برگشتیم یعنے تفسیر فتح العزیز مین اوّل اسطور مسطور ہے: کہ جو جانور غیر خدا کے لیئے منسوب و مشہور ہی: تو اوسمین مردیسے زیادہ خباثت بالضرور ہے: اور جب اس خباثت نے اوسمین سرائت کیا بسیار: تو پھر دوسرے مرتبہ ذکر نام خدا سے حلال نہ ہوگا زینہار: جیسا کہ تسمیۂ عند الذبح سے حلال نہین ہوتا سگ اور خنزیر: ویساہی حلال نہین ہوتا تسمیۂ عند الذبح سے وہ جانور جو غیر خدا کے لیئے ہی شہیر: پھر اوسی آیت کی تفسیر کے آخر ایسا فرمایا ہی: آواز ۂ حلت جانور مذکور اسطور شہرت مین آیا ہی: کہ جو جانور غیر خدا کے لیئے ہوا ہی منسوب و مشہور: ہان نام خدا عند الذبح اوسیر اسطور نافع ہی بالضرور: کہ قصد تقرب الی غیر اللہ کو دل سے باہر لاوین: اور خلاف اوس شہرت آوازکے دوسری شہرت و آوازہ مقرر ٹھہراوین: کہ چھوڑا ہمنے یہ کار: اسکار سے ہوئے بیزار: اے منصف حمید: موصوف بوصف سدید: اوّل شاہ صاحب نے اوس جانور مشہور لغیر اللہ کو مثل خنزیر فرمایا: قرست مین نجس العین مثل خنزیر ٹھہرایا اور اقرار عدم امکان حلت مثل خنزیر اظہار مین آیا: پھر آپ نے اوس خنزیر کو حلال کرنیکا طریق بتایا: پس اگر فرقۂ وہابیۂ خارجیۂ ہندیۂ کے نزدیک وہ

فقہا بلا انکار ہی؛ کہ جہان حلت و حرمت مین شبہ آشکار ہے؛ تو وہان غلبۂ حرمت پر احتیاطاً حکم کا مدار ہے؛ پس اخذ کرنا حرمت کو مرمذکور مین اولی عند اولی الابصار ہی؛ اے عزیز وافر تمیز اول تو کچھہ اختلاف اور تعارض دلائل ادلہ ذبیحۂ منذورہ مین واقع نہین زینہار؛ اور اقوال مخالفان ائمہ آئمۂ اہل سنت کا وقوع اختلاف مین ہرگز نہین اعتبار؛ جبکہ وما اہل بہ لغیر اللہ کا معنی وما ذبح باسم غیر اللہ خود شاہ صاحب کی زبان اور اونکے والد ماجد کی تحریر خوش عنوان سے ظاہر باہر ہے مثل شمس علی نصف النہار؛ اور حبر الامۃ اور ہمہ ائمۂ اہل سنہ حضرات مفسرین و محدثین اور فقہائے دین متین سے باتفاق پر وفاق ہی آشکار؛ حتاکہ گوشت بجار ہندوان تسمیہ عند الذبح سے حلال ہی؛ اس حلت مین نہ ہرگز کسیطور قیل و قال ہے؛ تو عدم وقوع اختلاف حلت ذبیحۂ مذکورہ مین اظہر من الشمس بالضرورہ ہی؛ اور فرض کیا ہمنے وقوع اختلاف حلت و حرمت اوس جانور مین جو منذور ہے؛ جیساکہ شاہ صاحب کی تحریر مذکور مین مسطور ہے؛ پس جبکہ حرمت ذبیحۂ منذورہ کی احتیاطاً آپکے نزدیک استوار ہے؛ اور یہ احتیاط امر عزیمت اور اولی واسطے اہل تقویٰ کے آشکار ہی؛ تو اہل رخصت وفتویٰ کے لیئے حلت ذبیحہ منذورہ کا آپکو اقرار ہے؛ غایت بہ کہ عود ترک اولی اہل رخصت وفتویٰ پر بلا انکار ہی؛ پس باطل ہوا وہ ادعا جو تفسیر فتح العزیز مین بطور نگارش ہے؛ کہ چہ آن جانور منسوب بغیر گشت و خبیثی در وے پیدا گشت کہ زیادہ از خبث مردارست زیراکہ مردہ بے ذکر نام خدا جان دادہ ہست و جان این جانور را ازان غیر خدا قرار دادہ کشتہ اند و این عین

چنانچہ وہ عبارت پر بشارت پیش ازین مسطور ہے پھر اس رخصت حلت پر بھی شاہ صاحب نے حضرات علما سے رہائی نہ پایا آخر بہ تحریرات معاونین آپنے طے جنگ ایک مختصر فتویٰ سے فرمایا اور وہ فتویٰ عقائد جمہوریہ کے دوم جلد مین نگار ہے اور اوس فتوے کی صحت کا فرقۂ وہابیہ کو بھی اقرار ہے الحمد للہ رب العالمین کہ آخر الامر شاہ صاحب قدس اللہ سرہ المبین حلت ذبیحۂ منذورۂ اولیاء اللہ کے معترف ہوئے بالیقین مثل سائر اہل سنت وجماعت صالحین اور اعتبار ہر امر کا آخر بر ہے نزد محققین کہ ان العبرۃ بالخواتیم فی الدین المتین لہذا حلت وحرمت ذبیحہ کا عند الذبح پر مدار ہے قبل ذبح اور بعد ذبح کا ہرگز نہین اعتبار ہے پس جب مولانا ممدوح کو حلت ذبیحۂ منذورۂ مذکورہ کا اقرار ہے تو پھر بیان اہل تقویۃ الایمان سراسر باطل وبیکار ہے اب منصفین کچھہ انصاف فرماوین متعسفین تعسف سے دنکورات نہ ٹھہراوین جاہلین جہالت سے شاہ صاحب کو لباس عصمت نہ پہناوین لغزش بشریت کو وحی سماوی نہ بناوین اگر حق گوئی کی توفیق رفیق ہو تو کلمۃ الحق سماعت مین ہی لاوین کہ بحکم الضرورات تبیح المحظورات شمہ جواب باصواب جو یہان مذکور ہے تو وہ کلام شاہ صاحب ممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح سے ہی مسطور ہے اور اونکے والد ماجد اور سیدنا ابن عباس اور سائر ائمۂ دین حق اساس سے ماثور ہے پس اگر بمقتضائے بشریت کسی بزرگ سے کچھہ لغزش ظہور مین آوے تو اوسکے تابع پر لازم کہ اوس لغزش سے روپوشی اظہار مین لاوے یہ فرقۂ اسماعیلیہ اور ذریات

جانورِ مشہور اولیاء اللہ کے لیئے منذور حرمت مین فی الحقیقۃ مثلِ خنزیر ہین؛
تو خنزیر کا حلال ہونا اونکے عقیدے مین متحقق بلا تقریر ہے؛ کیونکہ تفسیر فتح
العزیز سے تفسیر وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللہ کا اونکو لاریب اقرار ہے؛ اور اس مقام
کے سوا باقی ہمہ تفسیر مذکور پر نور سے اونکو فرار ہے؛ اور اگر وہ جانور منذور
اونکے نزدیک حرمت مین نہین مثلِ خنزیر؛ محض عوام کالانعام کو ورغلانے
کے لیئے اونکا تمسک ہے وہ تفسیر؛ تو ہوائے نفسانی معنائے کلام ربانی انکا
پیشہ بلا انکار ہی؛ عذابِ تفسیر بالرای اوس گروہ خذلان پژوہ کے لیئے
سزاوار ہی؛ اول ایک جانور حلال کو ہوائے نفسانی سے حرام بنانا؛ پھر
اوسکو حرمت مین مثلِ خنزیر نجس العین ٹھہرانا؛ دروازہ امکانِ حلت کا اوپر
دفعۃً مسدود فرمانا؛ پھر طریق اوسکی حلت کا خود بخود تحریر مین لانا؛ جس
جانور کو خنزیر ٹھہرایا اوسیکو پھر بکری پر شیر بنانا؛ تفسیر مین حلال جانور
تشہیر سے مثلِ خنزیر آشکار ہی؛ فتوے مین حلت و حرمت کا نیت پر مدار ہے
پس اگر یہ شرع جدید نہین تو کیا ہی؛ تحریفِ معانئے قرآن مجید نہین تو
کیا ہی؛ اور خود شاہ صاحب اوس فتوے مین معنے وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللہ کا
تقرب الی غیر اللہ فرماتے ہین؛ اور اس معنا کو خلافِ مفسرین و فقہائے
دین متین خود بخود تحریر مین لاتے ہین؛ پھر جواب مقالات مفتی عبد الحکیم
رحمہ اللہ الکریم مین اوس تفسیر اور اس فتوائے شہیر دونو کو منسوخ ٹھہراتے
ہین کہ یہ مضمون فیض مشحون اوس جواب مین ہی پر نور ہے؛ کہ حرمت جانور
مذکور جو اولیاء اللہ کے لیئے منذور؛ از روئے احتیاط و فضلیت ہی بے فتور

حفیظ حکیم صادق هو شاکر ۔ عطوف مجیب الکل ماش وراکب

شکور شهید واجد هو ماجد ۔ سلام وفتاح رفیع المناصب

صبور عزیز غالب هو فاتح ۔ وحی وسلطان علی المناقب

غفور عفو واسع هو رافع ۔ وحق وبرهان ولی الرغائب

قوی قریب جامع هو سید ۔ ملیك وجبار ولی المطالب

مجیر ومنج شارع هو مقسط ۔ مجیب ووهاب ونور لطالب

حسیب رقیب مومن ومهیمن ۔ مبین متین ما علیه بغالب

کریم واحد فی الصفات وذاته ۔ وکاف وشاف للصدور الکواذب

عظیم له خلق وما مثل خلق ۔ وحی ومحمود فرید العواقب

ومحی ومعط للخلائق کلها ۔ وعدل بلیغ فی جمیع الاطائب

خبیر ومولی الکائنات باسرها ۔ واحسن هاد ماله من مناسب

الا سیدی عند الاله وسیلتی ۔ متی ینجلی صبحی بفوز مآربی

اذا کنت لی عند المهیمن شافعا ۔ فما کنت من فوز المرام بخائب

فقل للخیوری لا تخف منزجیا ۔ وعشرانت فی الدارین تحت مواهبی

علیك التحیات البهیة دائما

مع الال والصحب الکرام کواکبی

**چھٹا فائدہ** یہ کہ مقربانِ الٰہی کے اقوال ؛ اور اونکے انفاس و مکان و فعال اور اونکے ہم صحبتان و زائرین ؛ اور اونکی اولاد و محبّین ؛ اور سائر وابستگان مین حق تعالی خیر و برکت عطا فرماتا ہے ؛ اور اونکی دعائے مقبول و مستدعائے

اسحاقیہ ایسے بے ادبی مین چالاک ہین ۞ شانِ شاہصاحب پر توقیرانِ منکرین کے دادا پیر مین بے باک ہین ۞ کہ اونکی ایک لغزش کو خفا مین نہین لاتے ہین ۞ مجلس ہر کہ مہ مین اوسی لغزش کی حکایت سناتے ہین ۞ اور انکار باقی تفسیر اور اُنکی سائر تالیفِ منیر سے اونکے روح پر فتوح کو ستاتے ہین ۞ اور جب جوازِ استمداد از اہلِ قبور وغیرہ ہور اوسی تفسیر سے اونکو اہل سنت و جماعت دکھلاتے ہین ۞ تو سطور ہذیان پر بطلان بصد طغیان زبانِ کذب عنوان سے معرض اظہار مین لاتے ہین ۞ کہ دادا پیر تو اس تحریر سی مشرک آشکار ہے ۞ تو کیا ہمکو بھی اوس اعتقاد سے مشرک ہونا سزاوار ہی ۞ نعوذ باللہ من ہذہ وساوس الشیطان الرجیم ۞ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۞ جو لعین ایسے عالمِ ربانی عاملِ لاثانی کے حق مین ویسا ہذیان شیطانی زبان پر لاتا ہی ۞ لا ریب وہ احکم الحاکمین اوس موذیئے بے دین کو خطابِ خنزیر ولعین سے دنیا مین ہی سرفراز فرماتا ہے ۞ کردنی خویش آمدنی پیش کا چہرہ دکھلاتا ہے

**شعر**

| | |
|---|---|
| از مکافاتِ عمل غافل مشو | گندم از گندم بروید جو ز جو |

اللهم ارنا الاشياء كما هي في الحقيقة ۞ بحق نبينا صاحب الشريعة الانيقه ۞ وآله واصحابه ارباب المعرفة العتيقه ۞

**شعر**

| | |
|---|---|
| ابر بديع اول هو آخر | سميع بصير الكل من كل جانب |
| جواد حليم ظاهر هو باطن | عليم رشيد الكل آت وذاهب |
| رؤف رحيم عالم هو اكرم | وبر غني الذات اعلى المراتب |

غیر ممدِ دین سے افضل ہین بالیقین ؛ **تیرھوان فائدہ** یہ کہ استمداد از اہل قبور ؛ لاریب مستحسن ہی نزد ارباب شعور **چودھوان فائدہ** یہ کہ اولیاء اللہ کو سماعت مزامیر جائز بلا فتور ہے ؛ اور اختیار امور غیر مشروعہ مین محب صادق معذور ہی ؛ **پندرھوان فائدہ** یہ کہ نزد اسماعیل صاحب تفویۃ الایمان تعلق قلب بمرشد بالاستقلال ضروری ہی بیگمان ؛ نہ بطور وسیلۂ وصال ایزد متعال خالق جان وجنان ؛ یہ چھے فوائد اخیرہ صراط المستقیم سے ہین آشکار ؛ چنانچہ اصل عبارت ان فوائد کی عبارات بالا مین ہی نگار **سولھوان فائدہ** یہ کہ آیت جعلا لہ شرکاء مین شرک بمعنائے طاعت مائۃ المسائل مین مسطور ہے ؛ پس معنائے عبد الرسول مطیع رسول مقبول نزد اسحاقیہ بالضرور صحیح ہے

اللھم ثبتنا علی الصراط المستقیم ؛ بحق حبیبک صاحب الخلق العظیم ؛ وبحرمۃ آلہ واصحابہ ذوی القلب السلیم ؛ **شعر**

صلوٰۃ الواھب الفرد الجلیل ۔ علیٰ ذی النعت والذکر الجمیل
علیٰ نور الوجود ومنتقاہ ۔ ومحبوب الالٰہ بلا مثیل
علیٰ من حاز کل المجد جمعاً ۔ وساد علی الوریٰ فی کل جیل
علیٰ من عم کل الخلق جوداً ۔ نبی اللہ والداعی الاثیل
الیٰ دین قویم مستقیم ۔ باسرار وفضل مستطیل
فیا بشریٰ الانام بنور طٰہٰ ۔ شفیع الناس فی الیوم الثقیل
امان الکون فی علو وسفل ۔ نجاۃ الآبق العبد الذلیل
رسول اللہ دارکنا فانا ۔ بشوم الذنب فی ھم طویل

موصول سے حاجتِ متوسلین اور مراداتِ مستمدین کو منصۂ ظہور پر جلوۂ صدور مین لاناہی؛ اور عالمِ برزخ اور عرصاتِ قیامت مین حق تعالیٰ اونکو جو کچھ عطا فرماوے؛ اوراک زمرۂ عوامِ اہل اسلام مین ہرگز ہرگز نہ آوے؛ چنانچہ تفسیر فتح العزیز سے یہ مضمون بالا مذکور ہے؛ معنائے صراط الذین انعمت علیہم مین مسطور ہے؛ ساتوان فائدہ یہ کہ صراطِ مستقیم طریق انبیائے کرام اور اولیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام بے فتور ہے؛ اور حضرتِ ایزدِ منان سے ہرایک اہل ایمان اسی راہِ راست عنوان کی طلب کا مامور ہے؛ کیونکہ اہلِ نبوت واہلِ ولایت اہلِ عصمت واہل حفاظت بالضرور ہے؛ پس لابد ہرایک ان حضرات معادنِ برکات سے وسیلۂ وصال ایزدِ ذوالجلال پُرنور ہے؛ چنانچہ یہ مضمون صداقت مشحون تفسیر فتح العزیز مین عیان ہی معنائے صراط الذین انعمت علیہم مین بیگمان ہے؛ آٹھوان فائدہ یہ کہ محبتِ محبوبانِ پروردگار؛ برائے رضائے حضرتِ خالقِ نور ونار؛ عین محبت خدا ہی عند اولی الابصار؛ چنانچہ تفسیر فتح العزیز سے یہی مضمون بیشتر ازین آشکار؛ ناوان فائدہ یہ کہ وصالِ حضرتِ ذوالجلال بغیر وسیلۂ حضرات مرشدین ازبسکہ محال دسوان فائدہ یہ کہ محبتِ مقربانِ الٰہی علامتِ ایمان وتقوی آشکار ہی؛ اور بغض محبوبانِ الٰہی امارتِ نفاق وشقاوت بلاانکار ہے؛ گیارھوان فائدہ یہ کہ طلبِ حظوظِ نفسانیہ؛ درحق مقربانِ حضرت ربانیہ؛ موجب قرب وحضوری ہی؛ نہ باعثِ بُعد ودوری ہے؛ بارھوان فائدہ یہ کہ حضرات اولیائے مددکنندگان وشافعین؛ اولیائے

کہ جس شخص کے دل مین محبّتِ حبیبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا پائدار ہے تو اُسکے لیئے اسلامِ ہمہ آبائے خیر الانام و امّہاتِ علیہ الصلوٰۃ والسلام مین اندک دلیل بسیار ہے؛ اس بارے مین فرمانِ بعض اہلِ عرفان موجب اطمینان و ایقان بلا انکار ہے؛ نے سنے بلکہ اوس امر جمیل مین طلب دلیل سے وہ لاریب ذلیل عند اولی الابصار ہے؛ کما قال سیدی عبد الوہّاب الشعرانی قدس اللہ سرّہ النورانی فی کشف الغمہ عن جمیع الامّہ ان جمیع الکرامات والخصائص الواقعہ فی ھذا العالم منذ خلق اللہ تعالی الدنیا لنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحکم الاصالۃ وما وقع شئ منہا لخواص الخلق فذلک بحکم التبعیّۃ فی الارث لہ صلی اللہ علیہ وسلم فکل ما مال الی تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لاحد ان یبحث فیہ ولا مطالبۃ بدلیل خاص فیہ فان ذلک سوء ادب فقل ما شئت فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل المدح لا حرج وما ضبط العلماء رضی اللہ عنہم الخصائص الا تنبیہًا علی علو مقامہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحجیر الواقع علی امتہ وھکذا فی التحریر والتحبیر والجامع الکبیر وغیرھا من زبر النحاریر وللہ درّ ما فی ھذا التعبیر **شعر**

| مَاشِئْتَ قُلْ فِیْهِ فَاَنْتَ مُصَدَّقٌ | فَالْحُبُّ یَقْضِیْ وَالْمَحَاسِنُ تَشْهَدُ |
|---|---|

اور جس شخص کو محبّتِ جنابِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فراغ ہے اور باوجودِ ادّعائے ایمان تحقیر سیّد انس و جان اوسکا پیشہ لیل و نہار ہے تو اوسکے نزدیک ہزار دفتر ادلّہ آشکار کلام خدا و سیّدِ مختار سے بیکار ہے؛ اوسکے لیئے یہی جواب باصواب لاریب سزاوار ہے **شعر**

حَبِیبَ اللّٰہِ اِنَّا مِنْکَ نَرْجُو
قُیُوضًا مِنْکَ تَشْفِیْ لِلْغَلِیْلِ

وَسِرًّا مِنْکَ یَسْرِیْ فِیْ فُؤَادٍ
دَوَاءَ الْجِسْمِ وَالْقَلْبِ الْعَلِیْلِ

وَلَیْسَ لَنَا سِوَاکَ یَغِیْثُ اَدْرِکْ
بِھٰذَا الدَّھْرِ مِنْ قَالٍ وَقِیْلٍ

فَاَنْتَ دَوَاءُ رُوْحِیْ بَلْ وَرُوْحِیْ
مَلَاذِیْ نَاصِرِیْ عَوْنِیْ کَفِیْلِیْ

عَلَیْکَ مُعَوَّلِیْ مِنْ بَعْدِ رَبِّیْ
بِجَاھِکَ اَرْتَجِیْ رَفْعَ الذَّلِیْلِ

وَاِحْسَانًا وَّتَقْرِیْبًا وَّوَصْلًا
بِیَوْمِ الْحَشْرِ فِیْ ظِلٍّ ظَلِیْلِ

فَاَرْوِنِیْ وَاَصْحَابِیْ وَحِزْبِیْ
بِکَاسٍ لِلرَّاحِ وَھَّابِ الْجَزِیْلِ

عَلَیْکَ اللّٰہُ صَلّٰی ثُمَّ اٰلٍ
وَاَصْحَابٍ سَمَوْا فِیْ کُلِّ جِیْلِ

دَوَامًا دَائِمًا فِیْ کُلِّ حِیْنٍ
مَدَی الْاَبْکَارِ اَوْ وَقْتَ الْاَصِیْلِ

وَمَا نَاحَ الْحَمَامُ وَقَالَ صَبٌّ
صَلٰوۃُ الْوَاھِبِ الْفَرْدِ الْجَلِیْلِ

**اَلْبَصِیْرَۃُ السَّابِعَۃُ** اے لبیب صفی وے اریب وفی اگر کسی مُعترض کے آئینۂ ضمیر منیر مین یہ خیال پُرزوال عکس چہرہ جلوہ دکھلاوے ؛ مرآتِ خاطرِ فاترین زنگارِ جرح وقدح اسطور قرار پاوے ؛ کہ جو عبارات کتبِ مہرۂ محققین سے جلدِ اوّل عقائدِ خیوریہ مین موجود ہین ؛ تو وہ زبرائمۂ دین متین اکثر علما کے نزدیک اس دیار مین مفقود ہین ؛ تو کسطور تحقیق اوس تحریر کی ظہور مین آوے ؛ اور کیونکر تصدیق اوس تعبیر کی صداقت پاوے خصوصًا کیونکر طمینان پاوین وہ قلوبِ معترضین ؛ جو ایمان ہمہ آباؤ امہاتِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے منکرین ؛ تو اسکا جواب باصواب یہ ہے

شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ را کہ درین باب رسائل تصنیف کردہ اند
وافادہ واجادہ نمودہ این مدعا را ظاہر و باہر گردانیدہ اند وحاشا للہ کہ این
نور پاک را در جائے ظلمانی پلید نہ نہند و در عرصات آخرت بہ تعذیب و تحقیر
آبائے او را مخزی و مخذول نہ گردانند انتہٰی

وَمَا زَالَ نُوْرُ الْمُصْطَفٰی مُتَنَقِّلًا ۔ مِنَ الطَّیِّبِ الْاَتْقَی الطَّاہِرِ اَرْدَانٍ
اِلٰی صُلْبِ عَبْدِ اللّٰہِ ثُمَّ لِاُمِّہٖ ۔ وَقَدْ اَصْبَحَا وَاللّٰہِ مِنْ اَہْلِ اِیْمَانٍ
وَجَاءَ لِہٰذَا فِی الْحَدِیْثِ شَوَاہِدُ ۔ وَمَالَ اِلَیْہِ الْجَمُّ مِنْ اَہْلِ عِرْفَانٍ
وَاِنَّ الْاِمَامَ الْاَشْعَرِیَّ لَمُثْبِتٌ ۔ نَجَاتَہُمَا نَصًّا بِمُحْکَمِ تِبْیَانٍ
وَحَاشَا اِلٰہُ الْعَرْشِ یَرْضٰی جَنَابُہٗ ۔ لِوَالِدَیِ الْمُخْتَارِ رُؤْیَۃَ نِیْرَانٍ
وَقَدْ شَاہَدَا مِنْ مُعْجِزَاتِ مُحَمَّدٍ ۔ خَوَارِقَ اٰیَاتٍ تَلُوْحُ لِاَعْیَانٍ

اِلٰہِیْ رَوِّحْ رُوْحَہٗ وَضَرِیْحَہٗ
بِعَرْفٍ شَذِیٍّ مِنْ صَلٰوۃٍ وَرِضْوَانٍ

اَلْبَصِیْرَۃُ الثَّامِنَۃُ اے محبِ صادق ؛ وے معتقدِ واثق مسئلہ وحدۃ الوجود اور مثل اسکے دیگر امرِ مسعود ؛ جو اوّل جلد عقائدِ خیوریہ مین مسطور ہے ؛ اور بہ سبب اختیارِ مرام باختصارِ کلام بطور اجمالِ مقال مذکور ہی ؛ تو اگر کسی شخص کو کچھ کسیطرح کا اعتراض در پیش آوے ؛ خارِ شبہ پائے فکر مین در دِ خلید گیئے وسوسہ ظہور پاوے ؛ تو لازم کہ منتاشِ بر ماخذ مسئلہ مذکورہ سے خارِ شبہ کو پاشنۂ فکر سے باہر لاوے ؛ اور اگر وہ کتب دستیاب نہوون تو اس تعبیر سے استراحت فرماوے ؛ اور یہ تعبیر مذکور مکتوب لدنی مین لاریب مسطور ہے : اور یہ تالیف

| آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی | | اینست جوابش کہ جوابش ندہی |
|---|---|---|

اے محبِ صادق وے منصفِ حاذق نفس مسئلۂ اسلامِ ہمہ آبائے کرام
واُمہاتِ سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت سے آیاتِ قرآن اور احادیثِ
متواترۂ سید الاکوان سے آشکار ہے ؛ اور اُن کُتبِ معتبرہ مین جو اکثر علمائے
دیندارِ سکانِ این دیار کے نزدیک موجود لاریب نگار ہے ؛ مثل اشعۃ اللمعات
شرح مشکات اور تفسیر روح البیان اور شفائے قاضی عیاض ؛ اور تفسیر
کبیر و مواہب لدنیہ و زرقانی اور نسیم الریاض ؛ چنانچہ اون آیاتؔ و اخبار
سے جلد اول عقائد خیوریہ مین شمہ مسطور ہے ؛ اور اِن کُتبِ مرقومہ علمائے
اخیار سے بھی وہان اپنی جائے پر تعبیر مذکور ہے ؛ اون آیات و احادیث
اور باقی تعبیر نفیس پھر یہان اعادہ کرنا کیا ضرور ہے ؛ مگر ایک عبارتِ
شرح مشکاتِ شیخ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی یہان تحریر کرنا
موجبِ سرور رہی ؛ کہ محبِ منصف نہ مبغضِ متعسف کے لیئے یہ کافی و وافی
بے فتور ہے ؛ کہ اما آبائے کرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پس ہمہ ایشان
از آدم علیہ السلام تا حضرتِ عبد اللہ رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر اند از دنس
کفر و رجسِ شرک چنانکہ فرمود بیرون آمدہ ام از اصلاب طاہرہ بار حامِ طاہرہ
و دلائل دیگر کہ متاخرین علمائے حدیث آنرا تحریر و تقریر نمودہ اند ولعمری
این علمیست کہ حق سبحانہ و تعالی مخصوص گردانیدہ است باین متاخرین را بعینی
علم آنکہ آباؤ اجدادِ شریف آنحضرت ہمہ بر دینِ توحید و اسلام بودہ اند
و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و یختص بہ من یشاء و خدا جزائے خیر دہد

بين المعدوم الموهوم الذي هو السيف والرمح وبين الموجود الذي هو الجسم نسبة
معلومة الانية مجهولة الكيفية بها اتصف ذلك المعدوم بالوجود ومعنى وجود السيف
والرمح حينئذٍ ارتباط المعدوم بالوجود بحيث يصح له اشتقاق الاسم من الوجود كان
الجسم عاماً محتملاً لصور كثيرة فاذا صار سيفاً وتلبس باحكام السيفية من القطع
وغيره فقد تعين بتعين خاص وبرز في بعض صوره المحتملة فيقال عند ذلك
ظهر في مظهر خاص وهو السيف كان ذلك كله كلاماً صحيحاً لا يتمكن من انكاره
عاقل اللهم الا مناقشات لفظية ترجع الى الوضع والعرف ولا عبرة لها عندنا فاذا فهمت
هذا القدر في الجسم فالوجود اولى بهذا ثم الوجود معناه ما اتصف بالوجود ولا شك
انه صفة انتزاعية فلنبحث عن هذه الصفة الانتزاعية هل لها منشاء انتزاع
في الخارج او هي بمنزلة انياب الغول ولا شبهة ان بداهة العقل يحكم بالاول يمنع
الاحتمال الثاني واذا كان هذا حكم الموجود كان هو حكم الوجود الحقيقي الذي هو
منشاء الانتزاع بالاولى ثم قال اعلموا ان وحدة الوجود ووحدة الشهود لفظتان
تطلقان في موضعين فتارة تستعملان في مباحث السير الى الله عز وجل فيقال
هذا السالك مقامه وحدة الوجود وذلك مقامه وحدة الشهود ومعنى وحدة
الوجود ههنا الاستغراق في معرفة الحقيقة الجامعة التي تعين العالم فيها بحيث
تسقط عنه احكام التفرقة والتمائز التي معرفة الخير والشر مبنية عليها والشرع
والعقل مخبران عنها مبينان لها اتم بيان واوفى اخبار وهذا مقام يحل فيه بعض
السالكين حتى يخلصه الله تعالى منه ومعنى وحدة الشهود الجمع بين احكام الجمع

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ عند العلماء از بسکہ مشہور ہے کہ ان الصوفیۃ حیث قالوا ان العالم عین الحق ما ارادوا نفی الوجودات الخاصۃ الحاصلۃ من تنزل الوجود الی مراتب شتی بل ارادوا افادۃ معنی التنزل والظہور فکما ان المعقولی یقول زید وعمرو واحد یعنی بہ التماثل فی النوع لا الاتحاد من کل وجہ ویقول ان الانسان والفرس واحد یعنی بہ الاشتراک فی الحیوانیۃ فکذلک الصوفیون یقولون ان العالم عین الحق یعنون تعینۃ کلیۃ فی الوجود المنبسط وقیام الوجود المنبسط بالحق الاول جل مجدہ لا نفی التمائز بالکلیۃ کما قال قائلہم **شعر**

| گر حفظ مراتب نکنی زندیقی | | ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد |
|---|---|---|

ثم قال الشیخ ولی اللہ رحمۃ اللہ فالحاصل ان قول الصوفیۃ بوحدۃ الوجود صحیح عقلاً وکشفاً فانک اذا قلت ان المتحقق فی معرکۃ القتال لیس الا الجسم فہو القاتل والمقتول وآلۃ القتل والراکب والمرکوب والسرج والسیف والرمح والقوس والسہم والصائل والمصول علیہ غیر ان الجسم لم یستحق اسما من ہذہ الاسماء الا بکیفیۃ خاصۃ ومعنی خاص واذا نظرنا الی تلک الکیفیات مع قطع النظر عن اقترانہا بالجسم کانت معدومۃ ولم تصدر منہا آثارہا واذا انضم الیہا الجسم صارت موجودۃ وصدر منہا آثارہا والجسم محل تلک الکیفیات والحامل لہا استعد لتلک المعانی فی العقل والتقدیر قبل الوجود الخارجی وتلک الصور المتکثرۃ اعدام محضۃ ان لوحظ الیہا مع قطع النظر عن الجسم لم یکن لہا تحقق وکانت موہومۃ وان لوحظ بضمیمۃ وہی الجسم کانت موجودۃ فاذا صار الجسم سیفاً تارۃ ورمحاً اخری فقد اقتضی بہ الاسباب اعنی النجار والحداد والخشب والحدید والنار والکیر والمقمع والقدوم والمنشار وغیرہا الی ازمنۃ

باتحاد را نیز بسا لکین اہل سنت منسوب کردہ حالانکہ مقصد ایشان ازین اتحاد یکے از دو معنے ست نہ اتحاد حقیقی اول نحاق و اضمحلال انانیت عبد نزدیک ظہور تجلی مثل حالتیکہ نور چراغ را نزدیک ظہور آفتاب میشود و عروض این حالت و ظہور نور تجلی از قرآن مجید و اقوال عترت طاہرہ پر ظاہر ست قولہ تعالیٰ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا و قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَاۗءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ و از اقوال عترت طاہرہ قول حضرت صادق علیہ السلام در مخاطبۂ ابو بصیر بروایت کلینی سابق گذشت کہ ان المومنین یرونہ فی الدنیا قبل یوم القیامۃ الست تراہ فی وقتك هذا و این معنے را شیخ ابن فارض مصری قدس اللہ سرہ در تائیۂ خود واضح نمودہ کہ شعر

| | |
|---|---|
| وَجَاءَ حَدِيْثٌ فِي اتِّحَادِيَ ثَابِتٌ | رِوَايَتُهٗ فِي النَّقْلِ غَيْرُ ضَعِيْفَةٍ |
| يُشِيْرُ بِحُبِّ الْعَبْدِ بَعْدَ تَقَرُّبٍ | اِلَيْهِ بِنَفْلٍ اَوْ اَدَاءِ فَرِيْضَةٍ |
| وَمَوْضِعُ تَنْبِيْهِ الْاِشَارَةِ وَاضِحٌ | بِكُنْتُ لَهٗ سَمْعًا كَنُوْرِ الظَّهِيْرَةِ |

ترجمۂ اشعار مذکورہ اینکہ آمدہ ست حدیث در اتحاد من کہ ثابت ست روایت او در نقل ضعیف نیست آن کہ بشارت میکند بدوست داشتن بندہ بعد از قرب جستن بسوئی خدا بعبادت نفل و اداءِ فریضہ و محل تنبیہ اشارت واضح ست باین لفظ کہ خدا میفرمائد کہ من میشوم برای آن دوست گوش او و وضاحت این مثل روشنئ نیمروز ست و آن حدیث صحیح قدسی اینست لایزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی

تستعملان فی معرفۃ حقائق الاشیاء علی ماھی علیہ فنظروا فی ارتباط الحالات بالقدیم
فوقع عند قوم ان العالم اعراض مجتمعۃ فی حقیقۃ واحدۃ کما ان صورۃ الانسان
وصورۃ الفرس وصورۃ الحمار متواردات علی الشمع والطبیعۃ الشمعیۃ باقیۃ فی
جمیع الحالات لکن الشمع لا یسمی باسم التماثیل لا بتلک الصور المتواردۃ علیہ بل
تلک الصور فی الحقیقۃ ھی التماثیل لکن لا وجود لھا الا بضم ضمیمۃ وھی الشمع ووقع
عند الآخرین من الشھودیۃ ان العالم عکوس الاسماء والصفات انطبعت فی مرایا
الاعدام المقابلۃ لتلک الاسماء کما ان القدرۃ یقابلھا عدم وھو العجز فلما انعکس
صورۃ القدرۃ فی مرآۃ العجز صارت قدرۃ ممکنۃ وعلی ھذا القیاس سائر الصفات
والوجود ایضا علی ھذا الاسلوب فالمذھب الاول یسمی بوحدۃ الوجود والثانی
بوحدۃ الشھود انتھی ملخصا من تبصیر الضریر وتنویر البصیر اور تحفۂ اثنا عشریہ
میں ایسا مسطور ہے: اور یہ کتاب مولانا شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ العزیز
کی مشہور ہی ہے کہ شیخ ابن مطہر حلی باوصف اینہمہ دانیہا در کتاب نہج الحق قول
بحلول را بصوفیۂ اہل سنت نسبت کردہ حالانکہ ایشان حلولیہ را تکفیر میکنند
واین ہمہ از نافہمی کلام ست مسئلۂ وحدۃ الوجود را بسبب دقتیکہ دارد
نفہمیدہ و بر حلول حمل نمودہ وازینجا دقیقہ فہمی علمائے ایشان توان دریافت
ہمین قسم دیگر مطالب غامضہ را کہ در کلام حضرات ائمہ واقع شدہ اند بسبب
غلط فہمی مسخ وتبدیل نمودہ باشند وبعضے از فرق غلاۃ مثل بنانیہ ونصیریہ
واسحاقیہ اتحاد بجائے حلول استعمال کنند وحالانکہ اتحاد مطلقا باطلست
وبطلان او از اجلائے بدیہیات ست وشیخ حلی بنا برکمال دقیقہ فہمی قول

راہن ست لیکن بسبب ہجوم جنود شعل ناریہ حدید تیز پیش مع آثار و احکام خود رو
را آوردہ در زاویہ اختفا خمول ورزیدہ پس ہرچہ بر نار از آثار و احکام مترتب
شد ہمان آثار و احکام بتمامہا بے کم و کاست بر آہن پارہ ہم میتواند شد
نے نے بلکہ آن آثار و احکام حالا ہم مترتب بر ناری ست کہ آن آہن پارہ
حاطہ کردہ اما چون آن نار این آہن پارہ را مرکب خود ساختہ عرش سلطنت
خود قرار دادہ این آثار و احکام را بآن آہن پارہ نسبت می توان کرد چنانچہ
وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ اَمْرِیْ تصریحی ست ازان فَاَرَادَ رَبُّكَ تلویحی ست بآن القصہ
اگر آن آہن پارہ را درینحال مجال مقال بودی ہر آئینہ بصد زبان آوازہ عینیۃ
خود با نار و غلغلۂ اتحاد نار با حدید در گنبد افلاک انداختی البتہ البتہ ساعتی از
خود رفتہ و از حقیقت خود غافل گشتہ باین کلمہ متکلم شدی کہ من اخگری از
آتش سوزانم و منم آنکہ کار و بار طباخان و حدادان وصوانمان بلکہ جمیع
ارباب صنایع منوط بمنست ہمچنین چون امواج جذب و کشش رحمانی نفس
کاملہ اینطالب را در قعر لجج بحار احدیت فرو میکشد زمزمہ انا الحق ولیس فی
جُبّتی سوی اللہ ازان سر بر میزند کہ کلام ہدایت التیام کنت سمعہ الذی
یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا
و در روایتے وَلِسَانَہُ الَّذِیْ یَتَکَلَّمُ بِہٖ حکایتی ست ازان وَاِذَا قَالَ اللّٰہُ
عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ وَیَقْضِی اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ مَا شَآءَ
کنایتی ست ازان این مقالیست بس باریک و مسئلہ ایست بس نازک
باید کہ در آن نیک تامل کنی و تفصیل او را بر مقامی دیگر تفویض نمائی۔ شعر

یسمع به وبصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها دوم آنکه
خود را مراتبِ حق داند و مظہرے از مظاہر او شناسد بوجہیکه بعض احکام ظاہر
بمظہر منسوب گردد بالعکس لکن بوصفیکه قادح باشد در نزاہت ظاہر از مظہر
ترقی نکند و بوضعیکه عنوان مرتبۂ ظاہر باشد بمظہر نزول نفرمائد و اینمعنی نیز از
قرآن مجید و اقوالِ عترتِ طاہرہ پیر ظاہر ست قوله تعالیٰ من یطع الرسول
فقد اطاع الله ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله وخطبة الافتخار و خطبة
البیان حضرت امیر علیه السلام در کتب امامیه معروف و مشہور ست الیٰ آخر
ما قال قال المقداد فی شرح الفصول فی علم الاصول فی ذکر الاحوال السانحة
للسالکین ان المراد من الاتحاد هو ان لا ینظر الا الیه من غیر ان یتکلف ویقول
ما عداه قائم به فیکون الکل واحدا من حیث انه اذا صار بصیرا بنور تجلیه لا یبصر
الا الله انتهی اور صراط المستقیم کی ہدایت رابعہ میں سطور مسطور ہے ؏ مولوی اسمٰعیل
کی تحریر سید احمد صاحب مرحوم کے مناقب میں مذکور ہی؏ کہ چون قائد توفیق
دست این مدہوشِ ابتہاج مشاہدہ را گرفته ببالا میکشد مقام فنا و بقا از پردہ
اختفا و بظہور می آرد بیان حیالش آنکه چنانکه آہن پارہ را در آتش می اندازند
و زبانہائے آتش او را از ہر جانب محیط میشود بلکه اجزائے لطیفه ناریه در نفس
جوہر آن آہن پارہ مداخلت مینماید و شکل و لون او را ہمرنگ خود میسازد
و حرارت و احراق که از خواص نار ست باو می بخشد ہر آئینه آن قطعه حدید معدود
از جمله قبسات ناریه خواہد شد نه بآن معنی که آن حدید از حقیقت خود متبدل شده

| | |
|---|---|
| جسم خاک از عشق بر افلاک شد | کوہ در رقص آمد و چالاک شد |
| عشق جانِ طور آمد عاشقا | طور مست و خرّ موسٰی صاعقا |

و از لوازم اینمقام ست دم از وحدتِ وجود زدن و لب بمعارف الٰہیہ کشودن و ترنم بہ مضامین این ابیات نمودن **شعر**

| | |
|---|---|
| آنچہ نے میگوید اندر زیر و بم | فاش گر گویم جہان بر ہم زنم |
| جملہ معشوق ست و عاشق پردۂ | زندہ معشوق ست و عاشق مردۂ |

یقول المؤلف المسکین اناقہ اللہ رحیق المحبین کہ اب فرقۂ وہابیۂ خارجیۂ ہندیہ کلام صدق انجام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کو جو مسطور ہے ؛ اور تعبیر منیر حضرتِ شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز کو جو مذکور ہے ؛ اور تحریر مولوی اسماعیل جو کہ صراط المستقیم سے بالانکار ہے ؛ اور یہ کتاب حرفا حرفا اول سے آخر تک شنیدۂ سید احمد صاحب مرحوم بلا انکار ہے ؛ صدقِ جنان اور حق الایقان سے عمل مین لاوین ؛ تاکہ وہ اپنے مرشدین کے منکرین مین شمار نہ کیئے جاوین ؛ اور معتقدان وحدۃ الوجود کو اپنی جہالتِ جبلیہ اور ضلالتِ ازلیہ سے مثل روافض فرقۂ حالیہ نہ ٹھہراوین ؛ اہل سنت و جماعت ارباب رحمت و طاعت کے حق مین طعن و تشنیع سے باز آوین ؛ اور انکار عبارت صراط المستقیم سے اپنا مسکن و ماوی نار جحیم نباوین ؛ بلکہ صراط مضمون اس تعبیر پہ کہ زنہار برین معاملہ تعجب نمائی و بانکار پیش نیائی زیرا کہ چون از نار روا دیئے مقدس ندائے اِنِّیٓ اَنَا اللہ رب العالمین سر برزد اگر از نفس کاملہ کہ اشرفِ موجودات و نمونۂ حضرتِ ذات آواز انا الحق برآید محل تعجب نیست استقامت ظہور مین لاوین اور عذاب موفور جو اس

| | |
|---|---|
| وَوَرَاءَ ذَاکَ فَلَا اَقُوْلُ لِاَنَّهٗ | سِرٌّ لِسَانُ النُّطْقِ عَنْهُ اَخْرَسُ |

ورنهار برین معامله تعجب نمائی و بانکار پیش نیائی زیرا که چون از نار وادی
مقدس ندای اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ سر برزد اگر از نفس کامله که اشرف
موجودات و نمونهٔ حضرت ذات ست آواز انا الحق برآید محل تعجب نیست واز
جملهٔ لوازم اینمقام صدور خوارق غریبه وظهور تاثیرات قویه و استجابت دعوات
ودفع بلیات ست که لَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ
مصرح ست باینمعنی واز جمله لوازم آن ظهور نکبت ووبال بر عدو بدسگال
این صاحب حال ست که مَنْ عَادٰی وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ مفید همین
مضمون ست باز گفته که اگر لطیفهٔ دیگر از غیب وجذبی جدید از پردهٔ لاریب
باو میرسد ادراک ووسعتی بس عظیم و پهنائی بس فخیم پیدا میکند که بسبب آن
اضمحلال جمیع حقائق کونیه وموجودات امکانیه در جنب ذات بیچون هویدا میگردد
ونسبتی که مابین نفس این طالب وحضرت حق ظاهر شده بود همان نسبت
درمیان هر چیزی که در عرصهٔ وجود بظهور رسیده وحضرت حق روشن
میگردد بالجمله انبساط قیومیة حضرت حق بر بساط وجود وقیام این حقائق متکثره
بآن ذات متوحده مدرک میگردد وبمضمون هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ وَلَوْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰی
لَهَبَطَ عَلَی اللّٰهِ دم میزند سبحان الله زهی تاثیر حب عشقی و خهی جذب تجلی
علمی که بسبب آن این مشتی خاک در مقام مقدس و پاک چندان چالاک گردیده
واین تراب مهین در مجلس قرب رب الارباب عظیم چه مقعد صدق و مقام کریم یافته

انیق اور تطبیقِ عتیق جلدِ مذکور مین نگارہے ؛ کہ ہمہ آباؤ اُمّہاتِ سیّد الانام
علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام ؛ اہلِ توحید و اسلام ہین لاکلام ؛ اور جملہ حضرات
کفر و شرک سے طاہرین و طاہرات ؛ مقربانِ جناب ربّ البریّات ؛ مفیضانِ
خلائق ہین علی الدّوام ؛ تو یہی اعتقادِ پُر سداد ہے ؛ موجب رضائے ربّ العباد
ہی ؛ شایانِ شانِ شافع یوم التّناد ہے ؛ وسیلۂ جمیلۂ نجاتِ روزِ میعاد ہے ؛
واسطۂ خوشنودیئے باعثِ مبدٔ و معاد ہی ؛ پس ہر اہلِ ایمان صاحبِ ایقان
پر لازم والزم ہر زمان کہ اسی اعتقادِ پُر عرفان پر استقامت فرماوے ؛ تاکہ
رضامندیئے سیّد انس و جان اور قُربِ حضرتِ ایزدِ منّان حصول مین
لاوے ؛ اور مبادا اگر وہ اعتقادِ پُر سداد خاطرِ فاترین خلاف رائے نہاد
عکس چہرہ دکھلاوے ؛ تو مناسب کہ دلِ حیران خاطرِ پریشان کوشقِ سکوت
مقامِ اہلِ ہبوط پر ٹھہراوے ؛ اور فحوائے صدق انتمائے کلّ حزبٍ بمالدیہم
فرحون سے خاطرِ محزون کو مسرور بناوے ؛ اور وِردِ قلبِ حزین لکم دینکم ولی دین
سے حظِّ کثیر اور لذّتِ وفیر اوٹھاوے ؛ اور یہی اعتقادِ مذکور یعنے سکوت در مسئلہ
مسطور عقیدۂ مقتدایانِ فرقۂ وہابیّہ خارجیّۂ ہندیّہ آشکار ہے ؛ چنانچہ اتحاف
النبلا تالیفِ صدیق حسن قنوجی پھر بھوپالی مین نگار ہے ؛ کہ احوط درین مسئلہ سکوت
بلا انکار ہی ؛ اور اگر آتشِ حسد و عناد اور نارِ فتنہ و فساد سے زبانۂ انانیّت سوئے
عنانِ آسمان ترقی پاوے ؛ اور کچھ تحریر در بارۂ تحقیر نسب منیر سیّد بشیر و نذیر
جنابِ حبیب ربّ قدیر خیالِ پُر ضلال مین آوے ؛ یعنے معاذ اللہ بغیر نسبتِ
کفر و شرک بسوئے بعض آبائے سیّد المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین

عبارت مین مذکور کہ از جملۂ لوازم آن ظہور نکبت و وبال بر عدوّ و بدسگال اہل انصاف حال ست کہ مَن عَادَیٰ لِی وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ مفید ہمین مضمون ست اپنی ذات بر صفات کو بچاوین ؛ اور ان اشعارِ پُر اسرار کے مضمون فیض مشحون کو گوش ہوش سعادت نیوش سے سماعت فرماوین ؛ شعر

| | |
|---|---|
| من بجانان زندہ ام وز جان نیم | من زجان بگذشتم و جانان نیم |
| چشم و گوش و دست و پایم او گرفت | من بدر رفتم سرائم او گرفت |
| این بصر وین سمع چون آلاتِ اوست | مُلکِ ذراتِ تنم مرآتِ اوست |
| چون تجلّی فگند بر ذاتِ من | حسن خود بیند درین مرآتِ من |
| آئنہ چون صاف و بے رنگ آمدست | با جمال دوست ہمرنگ آمدست |
| تا توانی رنگِ بیرنگی گزین | تا شوی ہمرنگِ آن نورُ الیقین |
| ہر کہ در بحرِ ہویّت غرق شد | آب او را ہم قدم ہم فرق شد |
| خوض کم کُن اندرین معنیٰ عمیق | تا نگردی اندرین دریا غریق |
| نغمہ از نائیست نے از نے بدان | مستی از ساقی ست نی از مے بدان |
| ما چو مست از دیدنِ ساقی شدیم | در گذشتیم از فنا باقی شدیم |

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنَا مِنَ الْبَیْنِ وَاَوْصِلْنَا اِلَی الْعَیْنِ بِجَاہِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ مِلْأَ الْخَافِقَیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَنْوَارِ الدَّارَیْنِ ؛

اَلْبَصِیْرَۃُ التَّاسِعَۃُ ناظرین جلد اوّل عقائد خیوریہ کی خدمت مین یہ التماس نیاز اساس آشکار ہے ؛ اس مُؤلِّفِ مسکین محمد خیر الدین کیطرف سے یہ گذارش بصد انکسار ہے ؛ کہ مواہبِ لدنیہ اور منحِ محمدیہ سے بتوفیقِ رفیق جو کچھ تحقیق

لك یوم التناد بالعنایۃ؛ خذ من الحیوری ہذہ الوقایۃ؛ تکفی لک فی الدارین غایۃ الکفایۃ؛ لانہا لب اللباب نہایۃ النقایۃ؛ **شعر**

فانهض وتب مما غويت وقم الى ۔۔۔ باب الكريم ولذ به متفردا

وادعوه فی الاسحار دعوة مذنب ۔۔۔ واعزم ولا تك فی المتاب مفندا

واذا طردت عن الجناب فقم الی ۔۔۔ اعتابه بالنوح منك معددا

فلعل رحمته تعم فانها ۔۔۔ تسع العباد ومن بغی ومن اعتدی

واذكر وقوفك فی المعاد وانت فی ۔۔۔ كرب الحساب وجئت عبدا مفردا

سوفت حتی ضاع عمرك باطلا ۔۔۔ واطعت شیطان الغوایة والعدی

فلينذر من المذنب العاصی اذا ۔۔۔ لم ينتبه من قبل ان ياتی الردی

واذا اردت بان تفوز وتتقی ۔۔۔ نار الجحيم وحرها المتوقدا

لذ بالنبی الهاشمی محمد ۔۔۔ خير الوری نسبا واكرم محتدا

صلی علیه الله ما سرت الصبا
وشدا الهزار علی الغصون وغردا

شرط دوم یہ کہ جو کلام نزد علمائے اعلام ائمۂ دین و اسلام مرۃ بعد اخری مردود ہے؛ صراحت براہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ اوسکے رد وزد پر زبر معتبرہ مین موجود ہے؛ تو اوس کلام بدانجام سے منکر طغام اوس تحریر مین تمسک نہ ٹھہرائے زینہار؛ تاکہ دلیل مردود سے نہو ذلیل ومطرود وہ ادعائے نمرود عند اولی الابصار؛ مثل کلام ابن دحیہ و ملا علی القاری رحمہما اللہ الباری جو عدم اسلام والدین شریفین سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام مین بصد

نفس امّارہ کو نہ ہرگز اطمینان ہو ؛ غوایت بیغایت اور فقدانِ ہدایت سے بحرِ
خذلان و خسرانین کشتیئے ایمان و عرفان پر طلاطمِ امواجِ طغیان ہو ؛ تو التزام چند
شرائط اوس تحریر پُر غوایت مین ضرور ہے ؛ اور بغیر ان شرائط کے اظہارِ تحریرِ
مذکور نزدِ منصفِ ذی شعور از بسکہ افترائے زور اور بہتانِ پُر شرور ہے ؛ محض
استیلائے ہواجس نفسانیہ اور اغوائے وساوس شیطانیہ اور موجبِ عذابِ
موفور ہے ؛ شرطِ اوّل یہ کہ بسطورِ نصوص قرآنیہ اور تفاسیر آیات ربانیہ سے
بصراحت و وضاحت اسلامِ ہمہ آبائے سیّد الانام علیہ افضل الصلوۃ و اجمل السلام
ہویدا و آشکار ہے ؛ اور مضامینِ احادیثِ منقدۂ مہرۂ معتمدین اور اخبار و آثارِ
مستندۂ ثقاتِ مدققین اور براہینِ شارحینِ محققین اہل سنت و جماعت ایکہ
ائمۂ دینِ متین سے اسلام آبائے ممدوحین بتصریح نام ہر ایک جائے مین
نگار ہی ؛ او سیطور نصوص آیاتِ فرقانیہ اور تفاسیر کلماتِ رحمانیہ اور احادیث
منقدۂ حضراتِ محدثین اور اخبار و آثارِ معتبرۂ ائمۂ دینِ مبین سے معاذ اللہ
اثباتِ کفر و شرک لئام منکرِ اسلامِ آبائے کرام پر لازم و سزاوار ہے ؛ اور
اگر یہ شرط مفقود ہو ؛ تو اوس تحریرِ مذکور سے کیا سود ہو ؛ ہان وہ تحریرِ مسطور سراسر
مردود ہو ؛ اور منکرِ اسلام ہمہ آبائے سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نمرود ہو ؛
ہوائے نفسانی اور اغوائے شیطانی سے اوسکا دار نارِ خلود ہو ؛ او سپر عذابِ
الیم اور عقابِ عظیم قہارِ ودود ہو ؛ فیا ایہا الراقد علی مہاد العمایۃ ؛ فاستیقظ
برفض الالحاد والغوایۃ ؛ والزم صدق الاعتقاد بنور الدرایۃ ؛ وتب مما ارتکبت
من العناد فی البدایۃ ؛ وتوسّل بنبینا ذریعۃ العباد الی الهدایۃ ؛ لیوصلک الی

علیہ من نصوص العلماء ولم نر لغیرہ ما یخالفہ الا ما یشم من نفس ابن دحیۃ
وقد تکفل بردہ الامام القرطبی رضی اللہ عنہ وسئل القاضی ابو بکر احد ائمۃ الامۃ
محی السنۃ رضی اللہ عنہ عن رجل قال ان ابا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فی النار فاجاب بانہ ملعون لقولہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم
اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا ولا اذی اعظم من ان یقال
ذلک القول السیء انتہی قال جلال الدین السیوطی حافظ السنۃ المحمدیۃ ؎
اسکنہ اللہ اعلی غرف الفرادیس العلیۃ ؛ بہذہ العبارۃ فی المقامۃ السندسیۃ ؛
وخصہ اللہ رب البریۃ ؛ علیہ اطیب الصلوۃ والتحیۃ ؛ بطہارۃ النسب تعظیما
لشانہ ؛ وحفظ آباءہ من الدنس تتمیما لبرہانہ ؛ وجعل کل اصل من اصولہ
خیر اہل زمانہ ۔ کما قال فی حدیث البخاری الذی نقطع بصدورہ من فیہ
بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ ؛
وقال علیہ الصلوۃ والسلام انا انفسکم نسبا وصہرا وحسبا ؛ لم یزل اللہ ینقلنی
من الاصلاب الطیبۃ الی الارحام الطاہرۃ مصفی مہذبا ؛ لا تتشعب شعبتان
الا کنت فی خیرہما فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا ۔ وینظم فی سلک ہذہ الدرر
قول حافظ العصر ابی الفضل ابن حجر قدس اللہ سرہ الانور شعر

| | |
|---|---|
| نبی الہدی المختار من آل ہاشم | فعن فخرہم فلیقصر المتطاول |
| تنقل فی اصلاب قوم تشرفوا | بہ مثل ما للبدر تلک المنازل |

وقد ورد ان قریشا کانت نورا بین یدی اللہ تعالی قبل ان یخلق آدم بالفی عام
یسبح ذلک النور وتسبیح الملائکۃ بتسبیحہ علیہم الصلوۃ والسلام ؛ ثم القی ذلک

اہتمام سیفِ اَقلام علامہ قرطبی رحمۃ اللہ العلام وغیرہ علمائے عظام سے حرفاً
حرفاً مقطوع ہے؛ کیونکہ اس بارے میں اونکی ہمہ مقال بے زوال نزد اربابِ
کمال محض از درائو فترا باستیلائے اہوا از بسکہ مصنوع ہے؛ اور ہیطور کلامِ مُتتَبِّعَان
ابنِ دحیہ و ملّا علی القاری علیہما رضوان اللہ الباری عدم اسلام والدین سیّد
الثقلین مین بھی مردود و موضوع ہے؛ کیونکہ وہ بطورِ تقلید متفرّع ہے اوسی
اصلِ بے وصل بے فصل پر جو نزدِ ائمّہ اَعلام غیر مسموع ہے؛ قال الحافظ القسطلانی
علیہ الرضوان الربّانی فی المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیہ ولحذر الحذر من
ذکر والدیہ صلی اللہ علیہ وسلم بما فیہ نقص فان ذلک یوذی النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لان العرف جاریا نہ اذا ذکرا بو الشخص بما ینقصہ او وُصِفَ
بوصف وذلک الوصف نقص فیہ تاذی ولدہ بذلک الذکر ولا ریب ان اذاہ
صلی اللہ علیہ وسلم کفر قال العلامۃ الزرقانی شارح المواھب للقسطلانی قدس اللہ
سرّھما النورانی وقد بذل الحافظ جلال الدین السیوطی رضی اللہ عنہ فی ذلک
جھدہ فألّف فیہ ست مولفات حفلۃ فاللہ تعالیٰ یثیبہ علی قصدہ الجمیل
قال فاذا سئلت عنھما ای عن حکم الوالدین الشریفین فقل انھما ناجیان فی الجنۃ
لانھما کانا علی الحنیفیۃ والتوحید ولم یتقدم لھما شرک کما قطع بہ الامام السنوسی
والھمام التلمسانی شارحا الشفا قدس اللہ سرھما ولانھما ماتا فی الفترۃ قبل
البعثۃ ولا تعذیب قبلھا کما جزم بہ العلامۃ الابی فی شرح مسلم رحمہ اللہ الاکرم
ولان اللہ تعالیٰ احیاھما فآمنا بہ صلی اللہ علیہ وسلم کما جزم بہ الامام السھیلی و
والطمطام القرطبی والشیخ ناصر الدین بن المنیر وغیرھم رضی اللہ عنھم ھذا ما وقفنا

من النقول؛ او معارض بالحدیث المتواتر او الکتاب المقبول؛ فیطلب الترجیح علی
ما تقرر فی الاصول؛ وقد اتی ائمۃ السنۃ بجواب ساطع؛ فقالوا هذہ اخبار
احاد لا تعارض القاطع؛ ولیت شعری ماذا یقول المنکر فی اطفال المشرکین
والخبر بانهم فی النار متین مبین؛ فان قال بمقتضاہ فقد اکبر القول؛ واعظم
الفریۃ والهول؛ وان قال بقول الناس؛ ورفع عنهم الباس؛ فقد سلم العدل
والفرار عن الاخبار الواردۃ بانهم فی النار؛ ولیس ذلک الا لکونها من المنسوخ
عند اهل التحقیق والرسوخ؛ وذلک بالشفاعۃ الواقعۃ فیهم من الرسول الکریم
علیہ اطیب الصلوۃ وازکی التسلیم؛ حیث قال سالت ربی عن اللاهین من
ذریۃ البشر فاعطانیهم وقد وقع الناسخ للاطفال ومن لم تبلغہ الدعوۃ مقترنین
نزولا فی قولہ تعالی ولا تزر وازرۃ وزر اخری وما کنا معذبین حتی نبعث
رسولا فالجملۃ الاولی نسخت تعذیب الاطفال والثانیۃ نسخت اخبار التعذیب
قبل الارسال فانظر الی هذہ الاسرار المودعۃ فی نظم القرآن؛ والمناسبات
المستدعۃ فی ترتیب الفرقان؛

| | |
|---|---|
| قل للسحاوی ان یعرولک مشکلۃ | علمی کبحر من الامواج ملتطم |
| والحافظ الدیمی غیث السحاب فخذ | غرفا من البحر او رشفا من الدیم |

قال المحقق العلامۃ والمدقق الفهامۃ سیدی السنوسی والتلمسانی قدس اللہ
سرهما النونانی فی شرح الشفا لانہ الشفا لم یتقدم لوالدیہ صلی اللہ علیہ وسلم
شرک وکانوا مسلمین لانہ علیہ الصلوۃ والسلام انتقل من الاصلاب الکریمۃ
الی الارحام الطاهرۃ ولا یکون ذلک الا مع الایمان باللہ تعالی وما نقلہ المورخون

النور فی صلب آدم وهو الدرة الفاخرة قال ثم لم یزل ینقلنی من الاصلاب الکریمة
الی الارحام الطاهرة؛ واجری علی یدیه من المعجزات الوفا جملة؛ وآتاه من الخصائص مالم یوته نبیاً
قبله وکان مما نسب من المعجزات والخصائص الیه؛ احیاؤہ حتی آمنا به ابویه؛ وما
زال اهل العلم والحدیث؛ فی القدیم والحدیث؛ یروون هذا الخبر و به یسرون؛
و ینشرونه بین الناس و لا یسترون؛ ویجعلونه فی عداد الخصائص والمعجزات
و یدخلونه فی حیز المناقب والمکرمات؛ الی آخر ما حقق اسناد حدیث الاحیاء
من ائمة السنة فی هذه الامة الکملاء؛ ولله الغفار در من قال فی هذه الاشعار

| | |
|---|---|
| اَیقنتُ اَنَّ اَبَا النَّبِیِّ وَاُمَّهُ | اَحیَاهُمَا الرَّبُّ الْکَرِیْمُ الْبَارِیْ |
| حَتّٰی لَهٗ شَهِدَا بِصِدْقِ رِسَالَةٍ | صَدِّقْ فَتِلْکَ کَرَامَةُ الْمُخْتَارِ |
| هٰذَا الْحَدِیْثُ وَمَنْ یَّقُوْلُ بِضُعْفِهٖ | فَهُوَ الضَّعِیْفُ عَنِ الْحَقِیْقَةِ عَارِیْ |

ثم شرطِ سوم یہ کہ جو احادیث و آثار؛ متعلقہ عذاب اہلِ فترت و آبائے سید مختار
صلی اللہ وسلم علیہ بعدد قطراتِ الامطار؛ معلول و موضوع ہیں یا ضعیف
غیر مسموع ہیں یا صحیح منسوخ عمل میں ممنوع ہیں عند اولی الابصار؛ حالا
وہ ہمہ قسم احاد نزد ارباب سداد معارض ہیں بنصوص پروردگار؛ تو
لازم کہ اونسے تمسک نہ ٹھہراوے منکر اہلِ عناد؛ کہ اونکے عدمِ تشبث
پر متفق ہیں جملہ ائمہ نقاد؛ قال فی المقامة السندسیة؛ بهذه العبارة السنیة
ومضمونها بالبرهان المنبر فی التحریر والتحبیر واما قول المنکر انه وردت
احادیث کثیرة فی عذابهما فقد وقفت علیها باسرها؛ وبالغت فی جمعها
وحصرها؛ واکثرها ما بین ضعیف و معلول؛ والصحیح منها منسوخ بما تقدم

کہ ہمہ آبا و اُمہاتِ حبیب اللہ الملک العلام ؛ اَصحابِ توحید ارباب تفرید ہین
علی الدوام ؛ محبوبانِ الٰہی سُلالۂ اہلِ اسلام ؛ بعض خلعتِ نبوت و رسالت سے
مُشرف بصد احترام ؛ اور باقی زُبدۂ خاصانِ زمرہ اولیائے عظام ؛ علی نبینا
وعلیہم الطیب الصلوٰۃ و ازکی السلام ؛ سرّ اسرارِ قرآنیہ ہے ؛ نورِ انوارِ فرقانیہ
ہی ؛ دُرِ فریدِ خزائنِ مصؤنہ ہے ؛ گوہرِ وحیدِ دفائنِ مکنونہ ہے ؛ اصلِ اصولِ
علومِ لدنیّہ ہے ؛ وصلِ وصولِ قرومِ ربانیّہ ہے ؛ نعمتِ عظیمۂ رحمانیّہ ہے ؛
رحمتِ فخیمۂ صمدانیّہ ہے ؛ طلعتِ لطیفۂ اربابِ ہدایہ ہے ؛ خلعتِ شریفۂ
اصحابِ عنایہ ہی ؛ مفتاحِ ابوابِ کنوزِ عرفانیّہ ہے ؛ مصباحِ اربابِ رموزِ
یزدانیہ ہی ؛ وَفِی اَنفُسِکُم اَفَلَا تُبصِرُون کے لیئے بصرِ بصیر ہے ؛ نَحنُ اَقرَبُ اِلَیہِ
مِن حَبلِ الوَرِید کے لیئے سراجِ منیر ہے ؛ محکِ امتحانِ تراہم ینظرون الیک
وہم لا یبصرون ہی ؛ خلاصۂ عرفانِ اِنّی اعلم ما لا تعلمون ہے ؛ نہ ہرکس اِس علم
مخصوص کے سزاوار ہے ؛ کہ یہ علم منصوص برائے خاصانِ پروردگار ہی ؛
لہذا بعض حضراتِ علمائے دین ؛ دربارۂ طہارتِ نسب سید المرسلین صلے اللہ
وسلم علیہ و آلہ الطاہرین ؛ بعض مقامات مین ہوئے لغزش گزین کیونکہ
اقتدا کیا اون حضرات نے اون علما کا جو اِس علم سے نہ تھے ماہر ؛ اگرچہ
دیگر فنون مین ہم اقران سے لاریب تھے وہ فائقین ؛ مثل صاحبِ تیسیر
و قاضی بیضاوی ناصر الدین ؛ کیونکہ علمِ مذکور نزدِ اربابِ شعور اس قبیلہ سے
ہی بالضرور کہ ماہر نہ تھے اوسکے بعض متقدمین ؛ چہ جائیکہ قاضی بیضاوی
اور مثل اونکے دیگر علمائے ظاہرین ؛ بناءً علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰتین

فهو قلة حياء انتهى فبطل ما يخرص الخراصون في شان نبينا الامين الميمون عليه اطيب الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه الكرام بانه رأى ابويه ليلة المعراج في النار واختار عليهما شفاعة امته عند الغفار نعوذ بالله من ذلك الازدراء والافتراء ثم العياذ بالله من ذلك الاغتراء والاجتراء ومن القصاص الذى يؤذى بني الانبياء اذ ليس له من معرفة الايمان والحياء قال الله جل جلاله وعلى العالمين عم نواله في كتابه الكريم ان الذين يؤذون رسول الله لهم عذاب اليم اعلم ايها الصفي والمحب الوفي ان فضلاء الامة الكرام وكملاء السنة العظام حرروا في الخصائص النبوية وقرروا في النفائس المصطفوية على صاحبها اطيب الصلوة والتحية بانه لا تلج النار بطن امرئ قطرت فيه قطرة من فضلاته فاذا بلغ امر الخصيصة هذه الغاية النفيسة فكيف تعذب الاصلاب والارحام الفاخرة حملت حبيب الله سيد الدنيا والآخرة ولله در القائل ذى المجد والفضائل

| | |
|---|---|
| لِوَالِدَى طٰه مَقَامٌ قَدْ عَلَا | فِي جَنَّةِ الْخُلْدِ وَدَارِ الثَّوَابِ |
| فَقَطْرَةٌ مِنْ فَضَلَاتِهِ لَهُمَا | فِي الْجَوْفِ تُنْجِي مِنْ اَلِيْمِ الْعِقَابِ |
| فَكَيْفَ اَرْحَامٌ لَهُ قَدْ غَدَتْ | حَامِلَةً تُصْلٰى بِنَارِ الْعَذَابِ |

اللهم صل ما شاء وشئت على من وسلم على نبينا المختار وعلى من ينسب اليه من العترة والاحرار ما رجى راجل بحسن التذكار هذا ملخص ما في نحو المبين من زبر المهرة المحققين كالخفاجي ومنهل الصفا في خصائص المصطفى عليه الصلوة والثنا **شرط چہارم یہہ کہ علم طہارت نسب جناب سید الانام**

عمّ یعقوب ست علیہما السلام انتہی وقال فی اسرار التنزیل والتحریر وغیرھما
کالجامع الکبیر ان العرب تسمی العم ابا قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ
واصحابہ البررۃ الکرام ردّوا علیّ ابی یعنی بہ العباس رضی اللہ عنہ قال العلامۃ
الزرقانی فی شرح المواھب للقسطلانی علیہما الرضوان الربانی ان آزر کان عمّ
سیدنا ابراھیم علیہ السلام ودلیلہ کالشمس فقد خرّج الشہاب الہیتمی
رضی اللہ عنہ بان اھل الکتابین والتواریخ قد اجمعوا علی انہ لم یکن اباہ
حقیقۃ وانما کان عمّہ والعرب تسمی العمّ ابا کما جزم بہ الفخر الرازی رحمہ اللہ
وقد نزل القران بذلک کما قال اللہ عن بنی یعقوب علیہ السلام نعبد الٰھک
والٰہ آبائک ابراھیم واسمٰعیل واسحاق بل لو لم یجمعوا علیہ لوجب تاویلہ
جمعا بین الاحادیث واما من اخذ بظاھر لفظہ کالبیضاوی وغیرہ فقد
استروح وتساھل انتہی وروی البیہقی والطبرانی والقاضی عیاض عن ابن
عباس علیہم رضوان اللہ ملک الناس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وعلی الہ واصحابہ ذوی الحِکَم ان اللہ تعالی قسم الخلق ای الثقلین قسمین
ای سعیدا وشقیا فجعلنی من خیرھم قسما ای من قسم السادۃ التی ھم ارباب
السعادۃ کما قال اللہ تعالی واصحاب الیمین واصحاب الشمال فانا من اصحاب
الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل القسمین اثلاثا ای ثلاثۃ اصناف فجعل
ارباب السعادۃ صنفین فجعلنی من خیرھا ثلثا وھم المقربون فذلک قولہ
تعالی فاصحاب المیمنۃ واصحاب المشامۃ والسابقون السابقون فانا من السابقین
وانا خیر السابقین الی آخر الحدیث وقد قال اللہ تبارک وتعالی فی کتابہ المبین

مسطور ہے۔ یہ فرمانِ واجب الاذعان شیخ عبد الحق قدس اللہ سرہ الاسبق
پُر نور ہے کہ ولعمری این علمیست کہ حق سبحانہ وتعالیٰ مخصوص گردانیدہ است
باین متاخرین را یعنے علم آنکہ آباؤ اجداد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہمہ بر دین توحید و اسلام بودہ اند و ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَیَخْتَصُّ
بِہٖ مَنْ یَّشَاءُ اور تفصیل اس اجمال کی اور تجمیل اس مقال کی نجم المبین میں
آشکار ہے۔ اور شتے نمونۂ خروارے اندک دلیلِ بسیار جلدِ اوّل عقائد خیبوریہ میں
نگار ہے۔ اور نظیر لغزش مذکور۔ دربارۂ نسبِ طہوریہ کہ لفظ اَب ازروئے
لغت و عرف چند معنے میں مستعمل بلا انکار ہے۔ اور احادیث وکتبِ سماویہ میں
بھی وہ استعمال ظاہر و باہر عند اولی الابصار ہے۔ چنانچہ اصل ہر شے اور مظہر
و مربی و علماء پر بھی اطلاقِ اَب سزاوار ہے۔ اور باپ و دادا و چچا و ماموں پر
اطلاق اَب کالشمس علے نصف النہار ہے۔ انجیل و شرائعِ سابقہ میں اطلاق
لفظ اَب وارد بر ذاتِ پروردگار ہے۔ اور یہ بیان قرآن و اخبار اور کتبِ
اولی الابصار سے جلدِ اوّل عقائد خیبوریہ میں شمّہ بالتصریح نگار ہے۔ پھر
یہاں اعادہ کرنا اون براہینِ قاطعہ اور دلائلِ ساطعہ کا موجبِ اطناب
و تکرار ہے۔ امّا اسقدر بیان پر اکتفا کرنا اسمقام میں لاریب درکار ہے۔
کہ شیخ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوۃ فرمودہ کہ اطلاق
اَبی بر عم آمدہ است چنانکہ در قول وی سبحانہ در اخبار از بنی یعقوب علیہ السلام
واقع ست اِذْ قَالَ لِبَنِیْہِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اسماعیل علیہ السلام را اب خواندند وحالانکہ وی

اما ومنه قوله تعالیٰ ورفع ابويه على العرش يعني اباه وخالته لياً وكانت امه قد ماتت لان كل من كان سببا لايجاد شيئ او اصلاحه اوظهوره فهواب له وقد روي ان سيدنا عيسى عليه السلام قال انطلق الى ابى وابيكم واراد به الرب سبحانه لانه القائم بمصالح العباد واتمام امورهم وايضا اورد ان الخال احد الابوين فالعم والخال سميا ابا لقيامهما بمصالح ابن الاخ والاخت وكانا سببا لاصلاحه وتربيته وظهوره بالصلاح والفلاح ولايجاد انواع التربية وتحصيل المنافع الدنيوية والدينية وسمي النبي صلى الله عليه وآله وسلم ابا للمومنين لانه سبب الايجاد والظهور والاصلاح لهم والعلماء والشيوخ آباء التلاميذ والمريدين لذلك الاسباب المذكورة فالاب طيني ودينيّ واطلاقه عليهما بحسب اللغة والعرف يقيني واذا عرفت هذا التمهيد فاعرف ايها السعيد ان والد سيدنا ابراهيم عليه الصلوة والتسليم كان تارخ وآزر كان عماله والعم اب كما مر واما قوله تعالى واذ قال ابراهيم لابيه آزر اتتخذ اصناما آلهة انى اراك وقومك فى ضلال مبين فلا مانع لما حررناه ولا يخالفه ما عبرناه لان المراد من ابيه فى الاية عمه على التحقيق الحقيق لاهل التصديق العميق بالادلة القاطعة العديدة والساطعة السديدة منها ان الاحاديث التى تدل على طهارة نسب سيد المرسلين صلى الله وسلم عليه وآله الطاهرين من دنس الشرك ورجس الكفر بلغ مضمون مجموعها حد التواتر وهو متحد قاطع الشبهات وساطع بالبينات لاريب فيه بالتكاثر فوجب ان يراد بذلك الاب عم سيدنا ابراهيم على نبينا وعليه الصلوة والتسليم جمعا بين الاحاديث والكتاب معا لوصله بابين

الذی یراک حین تقوم و تقلبک فی الساجدین پس اطلاق لفظ آب آزر پر
بطور پدر حقیقی صریح البطلان ہے ؛ خلاف احادیث و اجماع اہل تواریخ
وحضرت فرقان ہے ؛ لغزش حضرت قاضی بیضاوی وغیرہ بعض علمائے
دین ؛ جو طہارت نسب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نہین ماہر بین
متحقق بلا فتور ہے ؛ وہ اطلاق بمعنائے پدر حقیقی سراسر ناسزاوار و پرتزویر ہے ؛ پس
منکر کو وقت تحریر اوس اطلاق سے اجتناب ضرور ہی ؛ کیونکہ وہ دعوی
بلا دلیل ادعائے پر ذلیل نزد مہرہ محققین ازبسکہ مردود ہے ؛ خلاف
اجماع ائمہ دین متین و موجب عذاب الیم نہین عند اہل سعود ہے ؛ جبکہ
اطلاق لفظ اب چند معانی پر صادق بلا انکار ہے ؛ ہر ایک حسب لغت و عرف
و احادیث و کتاب کردگار ہے ؛ تو تخصیص ایک معنی اور انکار باقی بلا دلیل
جمیل و اصل اثیل اقتضائے جہالت جبلیہ ہے ؛ خواہش ہواجس نفسانی اور
وساوس شیطانی اور استیلائے ضلالت ازلیہ ہے ؛ چہ جائیکہ دوسرا معنے
موافق احادیث جناب سید مختار ہے ؛ اور مطابق اجماع ائمہ دین متین اور
کتاب مستطاب پروردگار ہے ؛ اور یہی معنے موجب خوشنودیٔ ایزد
غفار ہی ؛ اور وسیلۂ جمیلہ ازبسکہ نبیلۂ جلیلۂ رضائے شفیع روز شمار ہے ؛
نہ خلاف عقائد اہل سنت و جماعت کوئی امر کسیطرح اوسمین آشکار ہے ؛ نہ
ازروئے احادیث و کتاب نفیس اوسمین کچھ کسیطور جائے انکار ہی ؛ قال فی التحریر
والتحبیر وغیرہ من زبر النحاریر ان القران المجید والفرقان الحمید انزل علی
عرف الاعراب و لغۃ ہولاء ذوی الالباب وکانوا یجعلون العم ابا و الخال ابا

ان والد نبیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم ما کان من المشرکین وقد
کان آزر مشرکا باتفاق ائمۃ الدین فوجب ان المراد من قولہ المبین لابیہ
آزر ھو عم الخلیل بالیقین واللہ یھدی بہ المتقین وما یضل بہ الا الفاسقین
**ومنھا** ما روی البخاری عن ابی ھریرۃ عبد الرحمن علیھما رضوان اللہ
الملک المنان انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ
ذوی الکرم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن
الذی کنت منہ واخرج الامام احمد عن سیدنا عبد اللہ بن عباس واخرج
عبد الرزاق وابن المنذر عن سیدنا علی کلھم بسند صحیح علی شرط الشیخین
رضی اللہ عنھم انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لم یزل علی وجہ
الارض سبعۃ مسلمون فصاعدا فلولا ذلک ھلکت الارض ومن علیھا
فانتج من ھذا ان جمیع آباء سید الثقلین صلے اللہ وسلم علیہ ملأ الخافقین
کانوا ارباب التوحید والاسلام ما کان فیھم احد من المشرکین اللئام
لان المنکر ان اقر بان کل جد نبینا الکریم علیہ اطیب الصلوۃ وازکی التسلیم
کان من جملۃ السبعۃ المذکورین فی زمانہ فھو المدعی عند ائمۃ الدین
وان انکر وخرص ان احدا کان من غیر السبعۃ المسلمین لزمہ احد الامرین
وانھما فی غایۃ الشین لانہ ان قال انہ ما کان خیرا منھم بحکم الشرع الصریح
فھذا باطل لمخالفتہ الحدیث المذکور الصحیح وان قال انہ کان خیرا ولکنہ
کان من المشرکین فھذا ایضا باطل باجماع ائمۃ الدین لان اللہ فاطر
السموات والارضین قال ولعبد مومن خیر من مشرک فی کتابہ المتین

الخطاء والصواب وعلى ذلك اتفق اولوا الالباب ولا عبرة بخرص المنكر
اهل الارتياب ومنها ان جميع اباء الانبياء الكرام عليهم الصلوة والسلام
كانوا اصحاب التوحيد والاسلام وما كان فيهم احد من الكفار اللئام تشريفا
لمقام النبوة وتنظيفا لمرام الفتوة هذا امر متفق عليه ما وصل الانكار اليه
وقد قال الله سبحانه فى كتابه المبين الذي يراك حين تقوم وتقلبك فى الساجدين
والمراد من الساجدين ان جميع اباء نبينا خاتم النبيين صلى الله وسلم عليه
وآله اجمعين كانوا موحدين المصلين كما اخرج ابن سعد والطبرانى وابو نعيم
وغيرهم رضى الله عنهم اى وتقلبك فى اصلاب المصلين من مصل الى مصل
حتى اخرجتك نبيا فى هذه الامة فهذه الاية الكريمة وسائر الايات الفخيمة
فى طهارة نسبه العظيمة دالة بالصراحة مبينه بالوضاحة على ان جميع
آبائه الكرام ارباب التوحيد والاسلام فحينئذ يجب القطع بان والد سيدنا
ابراهيم عليه الصلوة والتسليم كان موحدا مومنا بالقلب السليم فالمراد
بقوله لابيه آزر عمه عند الفهيم على النهج الوجوبى اللازم القويم هذا هو الصراط
المستقيم ولا عبرة لهذيانات المنكر المضل السقيم ومنها انه عليه الصلوة
والسلام وعلى آله واصحابه البررة الكرام قال لم ازل انقل من اصلاب الطاهرين
الى ارحام الطاهرات ومضمون هذا الحديث النفيس قد بلغ حد التواتر
وقد قال الله جل جلاله وعلى العالمين عم نواله انما المشركون نجس فهذا
يوجب ان احدا من آباء نبينا الكريم عليه اطيب الصلوة والتسليم ما كان
من المشركين لان بغير الايمان لا يمكن ان يكونوا طاهرين فثبت من هذا

موصوف لله بالحلیم مثل ذلك الجفاء العظیم مع الاب الحقیقی الشفیق فثبت
ان آزر عمّه علی التحقیق ومنها انه لما بعث الله الملك العلّام ؛ سیدنا موسیٰ
علیه السلام ؛ الی فرعون امره بالرفق التام ؛ فقال فقولا له قولا لیّنا لعله
یتذکّر او یخشیٰ ؛ وهذا رعایة لحق تربیّة فرعون الطغام ؛ فهاهنا الوالد اولیٰ
منه بالرفق والاحترام ؛ اے مُنصفِ حاذق ؛ وے مُحبِّ صادق جبکہ براہین
قاطعۂ عدیدۂ مذکورہ اور مضامینِ ساطعۂ سدیدۂ مسطورہ سے آشکار ہے ؛
نصوصِ صریحۂ کتاب اللہ اور احادیثِ صحیحۂ رسول اللہ سے یہ مضمون فیض
مشحون متحقق بلا انکار ہے ؛ کہ مراد بطورِ وجوب آیت لِاَبِیہِ آزر سے عمّ خلیلِ
پروردگار ہے ؛ اور حملِ اب پدرِ حقیقی پر اُس آیت مین خلافِ قرآن و
احادیث عند اولی الاَبصار ہے ؛ موجبِ انکارِ کتاب و خبار وسیلۂ وسائل
نکال و وبالِ دار البوار نزد ائمۂ دینِ متینِ کبار ہے ؛ باعثِ ایذائے جنابِ
رسولِ کریم علیہ اَطیبُ الصلوٰۃ والتسلیم اور واسطۂ حصولِ لعنِ ایزدِ غفار ہے ؛
قال الحافظ جلال الدین قدس الله سره المبین فی الدرج المنیفه ؛ فی طهارة
الاباء الشریفه ان آزر هو عم سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم لا ابوه وقد
سبق الی ذلك جماعة من السلف رضی الله عنهم فرویناه بالاسانید عن ابن
عباس ومجاهد وابن جُرَیج والسدی رضی الله عنهم قالوا لیس آزر ابا ابراهیم
علیه السلام انما هو ابن تارخ وقد وقفت علی اثر فی تاریخ ابن المنذر صرّح
فیه بانه عمّه پس اس تصحیح و تحقیقِ حقیق اور تصریح و توثیقِ انیقِ اربابِ
تنقید و تدقیقِ عتیق اصحابِ تفرید و تصدیقِ رشیق سے منکرِ مُضِل کو فرار ہے

فثبت ان جميع آباء نبينا الكريم ؛ عليه افضل الصلوة والتسليم ؛ كانوا على ملة

التوحيد والصراط المستقيم ؛ ليكونوا خير اهل الارض فى زمانهم القويم ؛ فوجب

ان يكون المراد بقول الله الجليل ؛ اذ قال ابراهيم لابيه آزر عم الخليل ؛ ومنها

ما روى ائمة الامة ؛ اصحاب تنقيد السنة ؛ عن سيدنا عبد الله بن عباس ؛

عليهم رضوان الله ملك الناس ؛ انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ؛

وعلى آله واصحابه ذوى الحِكَم ؛ ان الله قسم الخلق قسمين فجعلنى من خيرهم

قسما الى ان قال فانا من السابقين وانا خير السابقين ؛ فكان والد الخليل

من المقربين ؛ خير اصحاب اليمين عند رب العالمين ؛ ولا يخفى ان آزر كان

من المشركين فوجب ان يكون المراد بما فى التنزيل ؛ لابيه آزر عم الخليل ؛ ومنها

ما قال الله سبحانه فى كتابه تعليما واتقانا ؛ وقضى ربك الا تعبدوا الا اياه وبالوالدين

احسانا ؛ وايضا قال الله تبارك وتعالى تاديبا موصوفا ؛ ولا تقل لهما اف ولا تنهر

هما وقل لهما قولا معروفا ؛ وهذان النصان من الله المكرم ؛ عامان فى حق

الاب الكافر والمسلم ؛ فلا تجوز الغلظة والجفاء ؛ للولد بالوالدين بلا امتراء ؛

وتلك الاية دالة على ان سيدنا ابراهيم ؛ عليه الصلوة والتسليم ؛ شافه آزر

بالعلم على الازدراء ؛ محمولا على قرءة الضم بالنداء ؛ وحيث شافه آزر بالايذاء

والتوهين ؛ انى اراك وقومك فى ضلال مبين ؛ وهذا من اعظم انواع الجفا

وافخم اصناف الاستخفاف والايذاء ؛ وهذا لا يليق بسيدنا ابراهيم الخليل ؛

فوجب ان المراد بقوله لابيه آزر عمه عند النبيل ؛ **ومنها** ما قال الملك

العلام الآله ؛ ان ابراهيم لحليم اواه ؛ فكيف يليق بسيدنا ابراهيم مع انه

زینہار؛ لاریب وہ اونکا چھاپا ہے بلا انکار؛ تو واسطے ردّ طعن ملحدان مذکورین اون بعض علمانے کہ جن پر معترض تھے اوسوقت وہ مُضلّین؛ بلا تامّل وتفکّر حسب ظن صواب ظاہر کیا چند اجوبہ پر ارتیاب اور اسطور پر ہین وہ جملہ چھے جواب؛ کہ مَثل مشہور ہے عند اولی الالباب؛ کہ از باران فرار ساختہ؛ خود را در چاہ انداختہ؛ یعنے برسات سے بھاگ کر کپڑ و نکو تری سے بچایا اور اُسّے ڈر کر کوئے ہین گر کر سکوتر بنایا؛ تو اُس فرار سے کیا نتیجہ ظہور ہین آیا مگر اُن چھے ہین ایک جواب؛ لاریب صحیح ہے پر صواب؛ اور وہ اجوبۂ اعتراض ملحدین جن زبر مہرۂ محققین ہین مذکور ہین؛ تو انہین زبر مین اوسی جائے تکلفات وسخافات اُن جوابات کے بھی مسطور ہین؛ چنانچہ تحریر وتحبیر اور اسرار التنزیل اور بصائر ودرۃ التاویل وغیرہا کُتب مین نگار ہین؛ نجم المبین لرجم الشیاطین ہین مفصّلاً اور اس جا مجملاً آشکار ہین؛

اعلم واللہ اعلم ان الملحدین بعد زمان التابعین جعلوا طعنًا فی کتاب اللہ المتین فی قولہ اذ قال ابراھیم لابیہ آزر اتتخذ اصنامًا اٰلھۃ انی اراک وقومک فی ضلال مبین بان ھذا النسب خطأ صریح عند المنصفین لانّ اباہ تارخ لا آزر کما ثبت عند المحققین من اھل التواریخ والصحابۃ والنسابین فردہ بحسب الزعم بعض العلماء بھذا التبیین کلہ سخیف اوّلًا وجہ واحد متین فقالوا لعل کان لوالد سیّدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم اسمان آزر اصلیًا وتارخ لقبًا او بالعکس بانہ تارخ اصلیًا وآزر لقبًا والثانی ان آزر اسم ذم فی لغتھم اذ معناہ المخطی فکانّہ قیل یا ایھا المخطی فسیدنا ابراھیم علیہ السلام عاب لابیہ بزیغہ وکفرہ

اور احتمالاتِ واہیۃ اور ہذیاناتِ لاہیۃ اور خرافاتِ غاویۃ اور ہفواتِ ساہیۃ
سے وہ باقرار ہے ؞ جب کشتیٔ عقل قاضئ بیضاوی اور ابن دحیہ و ملّا علی
القاری اس بحرِ زخّار مین بیکنار ہے ؞ تو کب تشبثاتِ منکرِ سیّد المرسلین
مؤذیٔ حبیبِ ربّ العالمین تختۂ تحریرِ تفسیر رؤفی سے استوار ہے ؞
صدق اللہ جلّ جلالہ و علی العالمین عمّ نوالہ وکتابہ المصون ؞ یریدون لیطفؤا
نور اللہ بافواہہم واللہ متمّ نورہ ولو کرہ الکافرون ؞

| | |
|---|---|
| لَكَ الْمَجْدُ فِي الْكَوْنَيْنِ يَا سَيِّدَ الْوَرىٰ | لَكَ الْعِزُّ فِي الدَّارَيْنِ يَا بَالِغَ الْعُلىٰ |
| وَمُؤْذُوكَ لَعْنٌ حَقُّهُمْ عِنْدَ رَبِّنَا | بِأَعْدَادِ رَمْلِ الْبَرِّ مَا رُفِعَتِ السَّمَا |
| فَلَا يُمْكِنُ الْإِطْفَاءُ بِالْفُوهِ نُورَهٗ | وَإِنْ أَحْرَقَ الْحَيَّاتِ مُؤْذُوهُ بِالْهَوىٰ |
| عَلَيْكَ صَلٰوةُ اللّٰهِ يَا خَيْرَ خَلْقِهٖ | عَانَا حَتَّ الْقُمْرِيُّ بِالصِّدْقِ وَالْوَفَا |

عَلَى الْآلِ وَالْأَصْحَابِ فَاغْفِرْ بِجَاهِهِمْ
ذُنُوبَ الْجَيُورِيِّ يَا غَفُورُ تَفَضُّلًا

اے منصفِ صفی ؞ وے محبِّ وفی ؞ اصل مغالطۂ بعضِ حضراتِ علما یہ ہے
عند اولی الابصار ؞ کہ زمانِ سابق مین بعض ملحدین نے بسطور طعن کیا قرآن
مجید فرقانِ حمید پر آشکار ؞ کہ والدِ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام تارخ ہین باتفاق
اہلِ تواریخ و نسّابین و حضراتِ صحابۂ کبار ؞ اور آزر عمّ سیدنا ابراہیم
علیہ الصلوۃ والتسلیم ہے باجماعِ حضراتِ معتمدین خیار ؞ تو یہ فرمانِ حضرتِ
فرقان کتاب اللہ المتین ؞ کہ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّيْ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؞ خطائے صریح ہے ؞ اور نسبِ قبیح ہے ؞ کہ آزر انکا والد نہین

انتہی یقول المولف المسکین اناہ اللہ رحیق المحبین ولاریب فی ان الشمس شمس وان لم یرہا الضریر ولا یخطر فی قلب المنافق الامثلہ الشریر وطہارۃ نسب نبینا کالصباح مستغنٍ عن المصباح ولکن للخفاش الخناس لیس بالشمس من الایناس

| | |
|---|---|
| ذوالظالم النحس یہوی من نحوسہ | زوال نعمۃ ذی الاقبال والرتب |
| ان کان لا یبصر الخفاش رونق ضحی | فما الذی لشعاع الشمس فی الریب |
| وفی الحقیقۃ عمیان نموا عددا | الیسوا کان کار نور الشمس فی النسب |

وللہ ما افاد فی الفارسی واجاد

| | |
|---|---|
| شور بختان بآرزو خواہند | مقبلان را زوال نعمت وجاہ |
| گرنہ بیند بروز شپرہ چشم | چشمۂ آفتاب را چہ گناہ |
| راست خواہی ہزار چشم چنان | کور بہتر نہ آفتاب سیاہ |

واما قول بعض المسترحین وھو لیس من حضرات المحدثین وبہ تشبث بعض المضلین بان قولہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام لم ازل انقل من اصلاب الطاہرین الی ارحام الطاہرات خبر واحد لا یعارض قولہ تعالیٰ واذ قال ابراہیم لابیہ آزر اتتخذ اصناما آلہۃ انی اراک وقومک فی ضلال مبین فباطل عند العلماء المہرۃ المحققین لان مضمون ذلک الحدیث النفیس الرصین قد بلغ حد التواتر عند ائمۃ الدین ولا اخفاء فیہ عند الماہر من المنصفین ولیس المراد بالآیۃ المذکورۃ ابا الحقیقی باوضح البراہین کما مر بالادلۃ الساطعۃ والحجج القاطعۃ فی التبیین نعم یتحقق المعارضۃ بین النصوص من الکتاب والاخبار کما ھو جلی عند الائمۃ

والثالث انہ یحتمل ان آزر کان اسما للصنم ولعل کان والد سیدنا ابراہیم علیہ السلام یعبدہ فیحتمل ان یکون المراد عابد آزر فحذف المضاف واقیم المضاف الیہ مقامہ ویحتمل انہ جعل اسم المحبوب اسما للمحب والرابع ان آزر ہو الشیخ الھرم بالخوارزمیۃ وھو ایضا فارسیۃ اصلیۃ فکانہ قال لابیہ الشیخ الھرم ھذا والوجہ الثانی علی قول من یقر بجواز اشتمال القران علی الفاظ قلیلۃ من غیر لغۃ العرب والخامس ان الیہود والنصاری والمشرکین کانوا فی غایۃ الحرص علی تکذیب الرسول الکریم علیہ اطیب الصلوۃ واتم التسلیم فلو کان ھذا النسب کذبا لما امتنعوا عن تکذیبہ وانہم ماکذبوہ فعلمنا ان ھذا النسب صحیح وان آزر ابوہ والسادس ان والد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کان تارخ وآزر کان عما لہ والعم یطلق علیہ لفظ الاب کما نطق بہ الفرقان العظیم حکایۃ عن اولاد یعقوب علیہ الصلوۃ والتسلیم انہم قالوا نعبد الٰھک والٰہ آبائک ابراہیم واسمٰعیل واسحاق ومعلوم بالاتفاق ان سیدنا اسماعیل عم سیدنا یعقوب علیہما السلام وقد اطلقوا علیہ لفظ الاب فکذا ھٰھنا ھذا ھو الحق الحقیق بصدق المآل ؛ وماذا بعد الحق الا الضلال ؛ والوجوہ الخمسۃ المذکورات من الاحتمالات الواھیات ؛ لاریب انہا من الاوھام والھفوات ؛ عند ذوی الافہام والدرایات ؛ لا یتشبث بہا اصحاب الھدایات ؛ کیف والبراھین القاطعۃ والمضامین الساطعۃ من النصوص الجلیۃ والاخبار السنیۃ والآثار البھیۃ اظہر من الشمس علی نصف النہار ؛ علی ان آزر عم سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم لا ابوہ الحقیقی عند اولی الابصار

وبحق حبک ما قلبی بمنقلب — الی سواک ولا حبی بمرتحل

ولو سفکت دمی عمدا بلا سبب — لکان اھلا من الاغفاء للمقل

انا الذی ما لقلبی منک من عوض — کلا ولا لی نبیک من بدل

من خان عهدک او اوی علی بدل — واضیعة العمر بل یا خیبة الامل

من لی سواک اذا ادرجت فی کفنی — ومن انیسی اذا افردت من خولی

ما لی سوا حسن ظنی عند منقلبی — فلا یلمنی علی المنقوص من عملی

ولی شفیع اذا حان اللقاء غدا — هو المشفع فی جرمی وفی زللی

خیر الوری نسبا ازکاهمو حسبا — اصفاهمو عربا فی السهل والجبل

اقواهمو سببا اوفی همو ادبا — اعلاهمو رتبا فی العلم والعمل

فبحقه یا الهی جد بمغفرة — علی عبید غدا بالذنب فی خجل

واسمح له منک یوما بالمسیر الی — جناب الرحب من قبل انقضا الاجل

وبجاه کل اب النبی محمد — اغفر لنا سائر الزلات والخطل

یا رب شفعه فینا یوم تبعثنا — فنحن من خوفنا فی غایة الخجل

یا رب صل علیه کلما طلعت ۞
شمس النهار وما لاحت علی الجبل

**البصیرة العاشرة الکاملة بعنایة اللہ والطافہ الشاملۃ ۞ اے محب** صادق ۞ منصف حاذق ۞ کتاب البحر المورود فی المواثیق والعهود میں ایسا مسطور ہے ۞ اور یہ کتاب سیدی وسندی عبدالوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی کی از بسکہ مشہور ہے ۞ کہ اخذ ساداتنا ومشائخنا العهد منا علی ان

اولی الابصار ؛ ان لم نرد بآزر عمّ الخلیل علیہ السلام ؛ کما مر عن الشہاب الهیتمی وغیرہ من الاعلام ؛ واما حمل الاحادیث اللتی مصرحۃ بالطہارۃ ؛ علی عدم السفاح فقط فی نسب نبینا صاحب البشارۃ ؛ فہو جلی البطلان والخذلان والخسارۃ لانہ مخالف لکتاب والاخبار ؛ ولا یطابق باجماع الائمۃ الکبار ؛ لانہم اتفقوا علی ان المراد من الطہارۃ ؛ فی تلک الاحادیث المقبولۃ عند اهل البصارۃ ؛ طہارۃ التوحید والایمان ؛ کما ستعرفہ بعون اللّٰہ الملک المنّان ؛ وقد قال اللّٰہ انما المشرکون نجس فی کتابہ الفرقان ؛ وروی عن ابن عبّاس علیہما رضوان اللّٰہ القدیر ان اعیانہم نجسۃ کالکلاب والخنازیر ؛ واما قول القاضی لو کان الکافر نجس لما تبدلت النجاسۃ بالطہارۃ بسبب الاسلام ؛ فہو قیاس فی معارضۃ النص الصریح جلی المرام ؛ والتشبث بسائر التاویلات بمثلہ فی ہذہ الآیۃ ؛ عدول عن الظاہر بغیر الدلیل الاثیل عند اهل الدرایۃ ؛ ومخالف ما نطق بہ الکتاب المبین ؛ حیث قال وتقلبک فی الساجدین ؛ واللّٰہ یهدی بہ المتقین ؛ ولا یضل بہ الا الفاسقین ؛ ہذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین من زبر ائمۃ الدین کاسرار التنزیل والتحبیر والزرقانی والجامع الکبیر اللّٰہم اعصمنا من شرور المعاندین والاهواء ؛ واحفظنا من غرور الملحدین والاغواء ؛ وثبّت قلوبنا علی اعتقاد الاصفیاء ؛ وزیّن غیوبنا بوداد نبی الانبیاء ؛ وطہّرنا من العیوب والاوهام ؛ بطہارۃ نسبہ علیہ الصلوۃ والسلام ؛ واغفر لنا جمیع الذنوب والآثام ؛ بحرمۃ اُمّہاتہ وآبائہ الطاہرین العظام ؛ ولا تسئلنا عن اعمالنا یا عالم احوالنا بغیر حسن الظن والرجاء التام ؛ شعر

از اولادِ حضراتِ ساداتِ کبار ہے ÷ فاطمہ زہرا کا لخت جگر علیؑ مرتضیٰ کا نور الابصار
ہے ÷ کیونکہ بسطور اعتقادِ پر سدادِ حضراتِ مشائخ دین اور فضلائے مکملین پائدار
ہے ÷ کہ محبتِ سیدنا علی شیر خدا اور حضرتِ حسن مجتبیٰ اور شاہزادہ کونین شہید
کربلا اور انکی اولادِ امجادِ پر صفا مین تغالی وکثرت مطلوب کردگار ہے ÷ چنانچہ
قرآن شریف فرقانِ منیف مین یہ فرمانِ حصیف ربّ لطیف آشکار ہے ÷
کہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى یعنے ظاہر کر اے میرے
حبیب شوے گنہگارون کے طبیب اپنی اُمّت عالی ہمت سے یہ فرمانِ پر
انوار ÷ کہ نہین چاہتا ہین تم سے تبلیغ رسالت پر اُجرت اے بندگانِ ایزد غفار
مگر یہ دلی آرزو ہے میری تمسے دائم لیل ونہار ÷ کہ دل وجان سے اختیار
کرو میرے خویشونکی محبتِ بسیار و بے شمار ÷ اوس محبت سے کسی وقت
کسیطور غافل نہو تم زینہار ÷ کیونکہ مطلوب الٰہی اور محبوب سید بناہی مودّت
اہل بیت ہی نہ تنہا محبت عند اولی الابصار ÷ پس جو شخص اندروئے محبت افضل
جانے اپنی جد کو غیر سے اے ہوشیار ÷ اور وہ افضلیت مخالف نصوص الہیہ
نہو زینہار ÷ تو اوس شخص کی مذمت سے سکوت لازم والزم ہے نزد ائمہ
کبار ÷ کیونکہ جس شخص کو اپنے آباؤ اجداد سے شرافت حاصل ہی بلا انکار ÷
تو اونکو وہ لابد افضل ہی جانے غیرون سے بصد اختیار ÷ اور یہ افضلیت اکثر
علمائے فضلا سے ظاہر ہوئی ہے کالشمس علے نصف النہار ÷ چہ جائیکہ بعض افراد
شرفا سے یہ افضلیت نہو آشکار ÷ فلہذا یہ امر مشہور ہے نزد علمائے اخبار ÷ کہ عجائب
وغرائب سے ہی وہ سُنّی از اولادِ حسنین ÷ جو کہے کہ علی مرتضیٰ سے افضل ہین شیخین

لا نسب الذین یقدمون سیدنا علیاً علی سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما الا الذین یسبون الشیخین لا سیما ان کانوا شرفاء من اولاد سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا والذی نعتقد ان التغالی فی محبۃ سیدنا علی والحسنین وذریتہما مطلوب بصریح القرآن فی قولہ تعالیٰ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ والود ثبات المحبۃ ودوامہا منسلخت عن مذمۃ من قدم جدہ فی المحبۃ علی غیرہ مالم یعارض النصوص وذلک لان تعصب الانسان لاجدادہ الذین حصل لہ بہم الشرف امر واقع فی کثیر من العلماء فضلاً عن احاد الناس من الشرفاء فلہذا قالوا من النوادر شریف سنی یقدم سیدنا ابا بکر علی جدہ سیدنا علی رضی اللہ عنہما وکان سیدنا الامام الشافعی رضی اللہ عنہ ینشد **شعر**

| | |
|---|---|
| اِنْ کَانَ رِفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ | فَلْیَشْہَدِ الثَّقَلَانِ اِنِّیْ رَافِضِیْ |

فاعذر یا اخی کل من قامت لہ شبہۃ مالم تہدم شیئاً من اصول الدین کانکار صحبۃ سیدنا ابی بکر الصدیق لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او براءۃ سیدتنا عایشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا اے محبِ وبیدار روئے منصفِ نیکوکار، نَوَّرَ اللّٰہُ فِکْرَکَ بِاَنْوَارِہٖ ؛ وَشَرَحَ صَدْرَکَ بِاَسْرَارِہٖ ؛ تحریرِ مذکور اور تحبیر مسطور سے چند امور آشکار ہیں ؛ ضمائرِ اربابِ اسرار اور اصحابِ بصائر اوسے حظ بردار ہیں ؛ ازانجملہ یہ کہ جو شخص معتقدِ افضلیتِ سیدنا حیدر کرار ہو ؛ اما دشنامِ شیخین سے وہ ازبسکہ بیزار ہے ؛ فضیلتِ چار یار کبار کا معتقد بلا انکار ہے ؛ تو اوس شخصکو دشنام دینا ازبسکہ ناسزاوار ہے ؛ مخالفِ اعتقاد اربابِ سداد اصحابِ وداد مقبولانِ پروردگار ہے ؛ خصوصاً اگر وہ شخص شریف

تو وہ ہے رفض لاریب نزدِ فحول
جو ہیں خارجی منکرانِ علی
تو ہے اونکا یہ اعتقادِ جہول
یہی اعتقادِ وہابی مدام
وہ ہے منکرِ حُبِّ خیر الانام

نہ ہی رفض کچھ حُبِّ آلِ رسول
وہ اعدائے حسنین از بس جلی
کہ ہے رفض بس حُبِّ آلِ رسول
کہ ہے خارجی وہ نہ اسمیں کلام
تو کب حُبِّ حسنین اسکا مرام

جسے حُبِّ حسنین سے ہی فرار
خوری وہ لاریب از اہل نار

ثم قال العارف لمجد وحه قدس الله سره الممنوح واما من یسب الشیخین او غیرهما من الصحابة رضی الله عنهم فالواجب علینا تادیبه وتعلیمه اسباب محبتهما ونقول له لو صحت محبتك لرسول الله صلی الله علیه وسلم لاحببت من احبهم من اصحابه وقدمت من قدمهم وقد سئل سفیان الثوري رضی الله عنه ما منزلة سیدنا ابی بکر الصدیق وعمر الفاروق من رسول الله صلی الله علیه وسلم ومنزلة غیرهما فقال منزلتهما ما هما علیه فی القبر من القرب والله اعلم وعلمه احکم انتهی بقول المؤلف المسکین تراب اقدام المحبین : من احب سیدنا ابا بکر فقد اقام الدین : ومن احب سیدنا عمر فقد کتب من الصادقین : ومن احب سیدنا عثمان فقد فاز فوزاً بالفتح المبین : ومن احب سیدنا علیاً فقد صار من الصدیقین لایتفق حبهم الا فی قلوب المومنین : ولا یتفرق الا فی قلوب المنافقین : ومن ابغضهم فقد ابغضه الله ابد الآبدین : فسبحان من یخلق ما یشاء ویختار : خلق سیدنا محمداً واصطفاه رسوله المختار : واجتبی سیدنا ابا بکر الصدیق بمزید التصدیق

یعنے سیدنا ابو بکر اور حضرتِ عمر بن الخطاب ؛ علیہم رضوان اللہ رب الارباب
اور ازانجملہ یہ کہ جب سیدنا الشافعی قطب الاقطاب ؛ ہمام ائمۃ الامہ بغیر الارتیاب
فضائل وشمائل اہلِ بیتِ نبوی سے رطبُ اللسان ہوئے ؛ اور دلائل حسینِ
خصائلِ آلِ اطہار مصطفوی سے عذبُ البیان ہوئے ؛ تو حسّادِ اربابِ فساد
نے مسطور کیا آشکارہ ؛ کہ امام شافعی رافضی ہین بلا انکار ؛ تو اون لئام کے
اتّہام کا جوابِ تام مسطور سے آپ نے کیا اظہار ؛ **شعر**

| | |
|---|---|
| اِن کَانَ رِفضاً حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ | فَلیَشهَدِ الثَّقَلَانِ اِنّی رَافِضِی |
| اگر رفض بس حُبِّ آلِ رسول | تو اُسسے نہین مجکو ہرگز ملول |
| ادائے شہادت کرین انس و جان | بدرگاہِ خلاق مجھپر عیان |
| کہ ہون رافضی ہین بحُبِّ رسول | بحُبِّ علیؑ و بحُبِّ بتول |
| بحُبِّ حَسَن جو کہ ہین مجتبا | بحُبِّ امامِ شہِ کربلا |
| ہوا جنکے صدقے یہ ارض و سما | سما سے ہوا فوق اونکا سما |
| مکانسے ہوئے جب وہ در لامکان | تو امکان نہین اونکا ہرگز بیان |
| اگر حُبِّ حسنین کا رِفض نام | تو صدیق ہو رافضی لاکلام |
| کہ وہ از مُحبّانِ حسنین ہین | وہ حسنین سے قُرّۃ العین ہین |
| نہین بلکہ جو شاہِ ثقلین ہین | تو وہ از مُحبّانِ حسنین ہین |
| تو کب رِفض ہو ودِّ آلِ رسول | کہ الّا المودّہ بقرآن نزول |
| جو ہے بُغضِ صدّیق و عادل عُمر | وہ ہر دو وزیرانِ خیرُ البشر |
| جو ہی بُغضِ صدّیقۂ نیکدان | کہ مدّاح جنکا خدائے جہان |

وحسبی عثمان بن عفان إنه    علیه اعتمادی هو سؤلی ومقصدی

هو الجامع القرآن والقانت الذی    إذا جن لیل لیس یأوی لمرقد

علی ابنتی المختار أرخى ستوره    فناهیك من عز ومجد مجدد

ولم یدع ذا النورین إلا لأنه    حوى بیته نورین من نور أحمد

وإن لعثمان بن عفان رتبة    من المجد تسمو عن سماك وفرقد

وإن علیا كان سیف رسوله    وصاحبه السامی لمجد مشید

وقال رسول الله إنی مدینة    من العلم هو الباب أنبا فاقصد

ومن كنت مولاه علی ولیه    ومولاك فاصدق حب مولاك ترشد

وإنك منی خالیا من نبوة    كهارون من موسى وحسبك فاحمد

وكان من الصبیان أول سابق    إلى الدین لم یسبق بطالع مرشد

وما زال صوّاما منیبا لربه    على الحق قوّاما كثیر التعبد

لقد طلق الدنیا ثلاثا وكلما    رآها وقد جاءت یقول لها ابعدی

وبالحسن السید ابن توسلی    بمجدهما فی الحشر عند تفردی

هما قرتا عین الرسول وسیدا    شباب الورى فی جنة وتخلد

وقال هما ریحانتای أحب من    أحبهما فاصدقهما الحب تسعد

وكان الحسین الصارم الحازم الذی    متى یقصر الأبطال فی الحرب یشدد

شبیه رسول الله فی الباس والندى    وخیر شهید ذاق طعم المهند

بمصرعه تبكی العیون وحقها    فلله من جرم وعظم تودد

فبعدا وسحقا للیزید وشمره    ومن سار مسرى ذلك المقصد الردی

والہیبۃ والوقار؛ واشتق للصواب عمر بن الخطاب نملأ ذکرہ وطاب للبادین والحضار؛ وارتضی عثمان لجمع القرآن فجمعہ بین اخماس واعشار؛ واختار علی بن ابی طالب لاظہار العجائب والغرائب واشتہرہ بالحیدر الکرار؛ فہم الذین فی حقہم انزل اللہ الغفار؛ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار؛ فسیدنا ابوبکر مونسہ فی الغار؛ وسیدنا عمر امینہ علی الاسرار؛ وسیدنا عثمان مخزن حیائہ شہید للدار؛ وسیدنا علی خازن خزائن علمہ والانوار؛ اللّٰہم صل وسلم علی سیدنا محمد وآلہ الاطہار؛ وعلی جمیع اصحابہ واحبابہ ائمۃ الابرار؛ ما زجل زاجل بحسن التذکار؛ وللہ درّ ما فی ہذہ الاشعار؛

فَمِنْہُمْ اَبُوْبَکْرٍ خَلِیْفَتُہُ الَّذِیْ ۔ لَہُ الْفَضْلُ وَالتَّقْدِیْمُ فِیْ کُلِّ مَشْہَدِ

وَصَاحِبُہُ فِی الْغَارِ اِذْ قَالَ لَا تَخَفْ ۔ فَثَالِثُنَا ذُو الْعَرْشِ اَوْثَقُ مُنْجِدِ

وَسَدَّ عَلَی الْمُخْتَارِ مَخْرَجَ حَیَّۃٍ ۔ ہُنَاکَ بِرِجْلٍ مِّنْہُ فَازَتْ بِاَسْعَدِ

فَلَمَّا اَرَادَ اللہُ قَبْضَ نَبِیِّہٖ ۔ وَصَارَ اِلٰی دَارِ النَّعِیْمِ الْمُخَلَّدِ

تَقَدَّمَ فِیْ نَیْلِ الْخِلَافَۃِ بَعْدَہٗ ۔ بِاِجْمَاعِہِمْ لَا بِالْحُسَامِ الْمُہَنَّدِ

وَمَا اَشْبَہَ الصِّدِّیْقَ فِیْ فَضْلِہٖ مُشْبِہٌ ۔ وَلَا اَحْصَیْتُ اَوْصَافَہٗ بِتَعَدُّدِ

وَیَتْبَعُہٗ فِیْ فَضْلِہٖ عُمَرُ الَّذِیْ ۔ رَمٰی عَنْ قِسِیِّ الصِّدْقِ قَوْسَ مُسَدَّدِ

ہُوَ الْمَرْءُ لَمْ یَتْرُکْ لَہُ الْحَقُّ صَاحِبًا ۔ وَلَا قَعَدَ الشَّیْطَانُ مِنْہُ بِمَقْعَدِ

وَحَسْبُکَ اَنَّ اللہَ وَافَقَ رَاْیَہٗ ۔ لَدٰی یَوْمِ بَدْرٍ اِذْ اَتٰی نَزَلَ مُرْفِدِیْ

کَذَا فِیْ اَذَانٍ وَّالْحِجَابِ وَجَعْلِہِمْ ۔ مُصَلًّا مَقَامًا لِلْخَلِیْلِ بِمَسْجِدِ

وَمَا بُغْضُ الْفَارُوْقِ اِلَّا مُفَارِقٌ ۔ لِدِیْنِ الْہُدٰی ذُوْ مَذْہَبٍ لَمْ یُسَدَّدِ

ظاہر کرے باقرار پائدار کہ اذا صان اللہ رب الارباب ؛ جسم نبینا عن قرب الذنابات لمخالطتہ القاذورات ؛ فکیف لم یصنہ رب البریات ؛ عن اصلاب المشرکین وارحام المشرکات

إنّ الّذي بعث النّبيّ محمّداً ۔۔۔ أنجى به الثّقلين ممّا يجحف

ولأمّه وأبيه حكمٌ شائعٌ ۔۔۔ أبداه أهل العلم فيما صنّفوا

فإنّهم أجروهما مجرى الّذي ۔۔۔ لم يأته خير الدّعاة المسعف

والحكم فيمن لم تجئه دعوةٌ ۔۔۔ أن لا عذاب له بحكمٍ يؤلف

وبسورة الإسراء فيه حجّةٌ ۔۔۔ وبنحو ذا في الذّكر آيٌ تعرف

ولبعض أهل الفقه في تعليله ۔۔۔ معنًى أرقّ من النّسيم وألطف

ونحى الإمام الفخر والورديّ كذا ۔۔۔ منحًى به للسّامعين يشنّف

إذ هم على الفطر الّتي ولدوا ولم ۔۔۔ يظهر عنادٌ منهمو وتخلّف

ها والد أخبر الرّبّ به أحمد ۔۔۔ كلٌّ على التّوحيد إذ يتحنّف

من آدمٍ لأبيه عبد الله ما ۔۔۔ فيهم أخو شركٍ ولا يستنكف

فالمشركون كما بسورة توبةٍ ۔۔۔ نجسٌ وكلّهمو بطهرٍ يوصف

وبسورة الشّعراء فيه تقلّبا ۔۔۔ في السّاجدين فكلّهم متحنّف

هذا كلام الفخر والورديّ في ۔۔۔ تفسيرهم هبطت عليهم درّف

فجزاهما ربّ السّما خير الجزا ۔۔۔ وحباهما دار النّعيم تزخرف

ولقد تدين في زمان الجاهلي ۔۔۔ ين فرقةٌ دين الهدى وتحنّفوا

زيد بن عمرٍو وابن نوفل هكذا الـ ۔۔۔ صدّيق ما شركٌ عليه يعكف

قد فسّر السّبكيّ بذاك مقالةً ۔۔۔ للأشعريّ وما سواه مزيّف

صَلوٰۃٌ مِّنَ اللہِ المُہَیمِنِ دَائِمًا
عَلَی المُصْطَفٰی وَالْآلِ نُوْرِ الْمُحَمَّدِ

قال فی الصواعق عن نبراس العارفین قسقاس الواصلین شیخ الاسلام ابی ذرعۃ الولی العراقی قدس اللہ سرہ الباقی من احب سیدنا علیاً اکثر من محبۃ سیدنا ابی بکر رضی اللہ عنہما لکونہ من ذریتہ او لغیر ذلک من المعانی المتعلقۃ بالامور الدنیویۃ فلا تناقض فی ذلک ولا امتناع فیہ انتہی ملخصاً لبّ لباب فی ہذا الباب یہ کہ جس ذاتِ ستودہ صفات سے جس شخصکو علی الخصوص شرافت حاصل ہو؛ یا اوس ذاتِ مبرور سے شخص مذکور کو خصوصاً کوئی احسان وکرامت واصل ہے؛ تو لاریب وہ ذاتِ ممدوح نزدِ شخصِ ممنوح غیروں سے افضل بلا انکار ہے؛ یہ افضلیت اگرچہ جہت مخصوصہ سے آشکار ہے؛ اما اس اعتقاد پر وداد مین نہ کچھ جائے انکار علمائے کبار ہے؛ پس جو ذاتِ حمیدہ صفات از روئے نصوصِ صریحۂ قاطعہ اور احادیث صحیحۂ ساطعہ اور اجماع حضراتِ صحابۂ کرام اور قیاس حضراتِ ائمۂ اعلام بالاتفاق ہمہ خلائق سے افضل واجل ہے؛ اور از روئے عصمتِ ذاتیہ اور عفتِ صفاتیہ اور فضائل وخصائصِ علیہ اور شمائلِ نفائسِ جلیہ اور معجزاتِ قاہرہ اور کراماتِ باہرہ کافۂ انام خواص وعوام سے بالاجماع اجل واکمل ہو؛ تو ہر ایک اہلِ ایمان صاحب اذعان پر لازم والزم فرضِ متحتم کہ از روئے نسب وحسب اوس ذاتِ سید الکائنات علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیمات کو ہمہ انبیا ومرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے اشرف واَلطف اَنفس واَنظف تصدیقِ انیق جنانی اور تحقیقِ حقیق ایمانی سے جانے بصد اختیار؛ اور یہی اعتقاد پر سداد بصد وداد لسانِ صدق عنوان سے

بِالذَّوْقِ لَا بِالْعِلْمِ يُدْرِكُ عِلْمُنَا
سِرٌّ بِمَكْنُونِ الْكِتَابِ مُصَدَّقُ

خَيْرُ الْوَرَا نُورُ الْإِلٰهِ حَبِيبُنَا
أَنْوَارُهُ فِي هَدْيِهَا تَتَأَلَّقُ

إِنْسَانُ عَيْنِ الْكَوْنِ مَبْلَغُ سِرِّهِ
قُطْبُ الْكَمَالِ وَغَيْثُهُ مُتَدَفِّقُ

سِرُّ الْوُجُودِ وَنُكْتَةُ الدَّهْرِ الَّذِي
كُلُّ الْوُجُودِ بِجُودِهِ يَتَعَلَّقُ

يَا سَيِّدَ الْإِرْسَالِ غَيْرَ مُدَافِعٍ
وَأَجَلَّهُمْ سَبْقًا وَإِنْ هُمْ أَعْنَقُوا

أَرْجُوكَ يَا غَوْثَ الْأَنَامِ فَلَا تَدَعْ
بَابَ الرَّضَا دُونِي يُسَدُّ وَيُغْلَقُ

حَاشَاكَ تَطْرُدُ مَنْ أَتَاكَ مُؤَمِّلًا
فَلَأَنْتَ لِي مِنِّي أَحَنُّ وَأَرْفَقُ

فَعَلَيْكَ يَا أَسْنَى الْوُجُودِ تَحِيَّةٌ
مِنْ طِيبِ نَفْحِهَا الْمُسْتَطَةِ تَعْبَقُ

وَعَلَى صِحَابِكَ الَّذِينَ تَنَاسَقُوا
رُتَبَ الْكَمَالِ وَمِثْلُهُمْ لَا يُلْحَقُ

أَعْظِمْ بِأَنْصَارِ النَّبِيِّ وَحِزْبِهِ
وَبِمَنْ أَتَى بِحِبَالِهِ يَتَعَلَّقُ

اے مُنصفِ مقرّ و مُتعسّف مُفرّ جبکہ از روے براہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ جوکہ آیاتِ الٰہیّہ اور احادیثِ نبویّہ سے اِس کتاب مین نگارہین اور چند کلماتِ زاکیاتِ زبرارِ ارباب درایات سے جوکہ اِس بصیرتِ عاشرہ مین آشکارہین اسلام ہمہ آباؤ اُمّہاتِ سیّد الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات اظہر من الشمس علےٰ نصفِ النہار ہے اسی پر اتفاقِ مؤمنین حضراتِ مفسّرین و محدّثین بلا انکار ہے تو کیونکر سطور ہذیانات و خرافات بکتے ہین منکرانِ سیّد المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ واصحابہ الطاہرین کہ یہ اعتقادِ پُرفسادِ فرقہ رافضیہ ہے نزدِ اربابِ سدادِ اصحاب رشاد ازبسکہ نا مرضیہ ہے خلافِ اعتقادِ پُر ودادِ اہلِ سنّت وجماعتِ سنیہ ہے

اِذْ لَمْ تَزَلْ عَيْنُ الرِّضَا مِنْهُ عَلَى
وَمِنْ يُقِيهِ فَطُولُ عُمْرِهِمَا اَحْنَفُ

عَادَتْ عَلَيْهِ صُحْبَةُ الْهَادِي فَمَا
فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِلضَّلَالِ لَوْ يَعْرِفُ

فَلِأُمِّهِ وَاَبُوهُ اَجْرَى سِيَّمَا
وَرَاٰنَ مِنَ الْآيَاتِ مَا لَا يُوصَفُ

اَحْيَى اِلٰهُ الْعَرْشِ نَيْلَ فَضِيلَةٍ
اَبُوَيْهِ ثُمَّ اٰمَنُوا لَا تَخْرِفُوا

يَكْفِي لِمَنْ لَا يَرْتَضِيهِ صِمَتُهُ
اَدَبًا وَلٰكِنْ اَيْنَ مَنْ هُوَ مُنْصِفُ

صَلَّى الْاِلٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
مَا جَدَّدَ الدِّيْنَ الْحَنِيفَ مُحَنِّفُ

وَعَلٰى صِحَابَتِهِ الْكِرَامِ وَآلِهِ
اَوْفِي رِضَاهُ يَدُومُ لَا يَتَوَقَّفُ

کیونکہ شرافت وکرامتِ جناب سیدالمرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین ہمہ عرشیات وفرشیات اولین وآخرین علی قدر مراتب ومآرب بالیقین مشرف ومکرم ہین آشکارہ وجود وجود رحمۃ للعالمین انعام واکرام شفیع المذنبین سے کوئی فرد افراد مخلوقات کوئی عدد اعداد موجودات بے نصیب نہین زینہار لطف وعنایاتِ بے نہایات ذات قدسی صفات حبیبِ ربّ البریات ہرآن وزمان ہین مرتبے جمیع انام ہے ہرشان وہر عرفان ہین وہی مددگار خواص وعوام ہین کما قال اللہ فی کتابہ المبین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین فھو رحمۃ التوادی نعمۃ الغوادی مربی الجسدی والجادی لانہ سر حضرۃ الاحدیۃ برالحضرۃ الاعظمیۃ منہ الفیض علی جمیع الاکوان وبہ قوام الارواح واشباح الاعیان ھو السر الساری فی جمیع العوالم کسریان الروح فی جسد بنی آدم منہ الکل ولہ الکل وھو الکل واللہ کل الکل شعر

يَا سَائِلِي عَنْ بَعْضِ كُنْهِ صِفَاتِهِ
كَلَّ اللِّسَانُ وَكَلَّ مِنْهُ الْمَنْطِقُ

فَاسْلُكْ مَقَامَاتِ الرِّجَالِ مُحَقِّقًا
اِنَّ الْمُحَقِّقَ شَاؤُهُ لَا يُلْحَقُ

معتقد ہین روافض بصد احترام ÷ اونکی فرضیت کے ہرگز معتقد نہون معاندین لئام
والا اوس اعتقاد سے وہ بھی روافض ہون نزد فہام ÷ اور حال یہ کہ معاندین
فرضیت امور مذکورہ کے معتقد ہین علی الدوام ÷ تو وہ بھی موافق اپنے اعتقاد کے
روافض ہوئے نزد منصفین کرام ÷ اور حق تو یہ ہے کہ وہ خارجی ہین
منکران حیدر کرار ÷ اور منکران سیدنا حسنین و سائر آل اطہار ÷ اور
منکران جناب مستطاب حبیب پروردگار ÷ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ عدد
قطرات الامطار ÷ اے محب حبیب کریم ÷ وے معتقد بقلب سلیم ÷ جبکہ اسلام
ہمہ آباؤ امہات صاحب خلق عظیم ÷ علیہ اطیب الصلوٰۃ وازکی التسلیم ÷ نصوص
الٰہیہ اور احادیث نبویہ سے آشکار ہے ÷ اور اسی پر اتفاق ائمۃ امۃ ارباب
السنۃ بلا انکار ہے ÷ تو اوس اعتقاد پر سداد اہل وداد سے کیونکر اہل ایمان
رفض شعار ہے ÷ فرضیت صلوٰۃ و زکوٰۃ مین بصد توقیر و تسکین آیت
اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ سے روافض مستدل ہین ÷ اور اوسی آیت سے
استدلال اہل سنت وجماعت ہے بالیقین ÷ فرضیت صلوٰۃ و زکوٰۃ مین علی
الدوام ÷ تو اس استدلال سے اہل سنت پر رفض لازم نہین عند الفہام
نعم ایک ہی آیت سے فریقین کا استدلال ہے ÷ اور یہ اتحاد استدلال نہ جائے
قیل وقال ہے ÷ اسیطور اسلام ہمہ آبائے کرام اور امہات سید الانام
علیہ الصلوٰۃ والسلام مین اتحاد استدلال ہے ÷ اور یہ اتحاد نہ مذموم نزد علمائے
ذوی الکمال ہے ÷ واما قول القائل بازا باحیان قال فی البحران الرافضۃ ہم القائلون
ان جمیع آباء النبی صلے اللہ علیہ وسلم کانوا مومنین مستدلین بقولہ تعالیٰ وتقلبک

مخالف قرآن واحادیث سید انس وجان بلا مریہ ہے۔ خذلھم اللہ انی یؤفکون

کُبْکِبُوْا فِیْ جَھَنَّمَ وَاِنَّھُمْ جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ۔ وبربّ اخص الخواص ۔ یفضل

بالاختصاص انھم اخبث من الخناس بالقاء الوسواس فی صدور الناس

جب سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کو بسبب اظہار مناقب آل اطہار منسوب

برفض کیا بعض حساد پرعناد نے جیساکہ بالا ہوا انگار۔ اور آپنے اسطور اسکا

جواب باصواب ۔ ظاہر کیا بطرز اولی الالباب بلا اطناب ۔ شعر

| لو کان رفضا حب آل محمد | فلیشھد الثقلان انی رافضی |
|---|---|

تو کب یہ مؤلف مسکین طعن حساد و معاندین سے نجات پاوے ۔ اور

اگر یہ جواب پرصواب زبان عجز بیان پر نہ لاوے ۔ تو اہل ارتیاب

منکران حبیب رب الارباب سے کیا کیا جاوے ۔ شعر

| لو کان رفضا حب خیر الانبیاء | فلیشھد الحساد انی رافضی |
|---|---|

اے محب سعید وے منصف رشید استدلال بالکتاب والاخبار منحصر نہین

روافض پر عند اولی الابصار ۔ جو امر کتاب الٰہی اور سنت سید ناہی سے

آشکار ہے ۔ اوسپر عمل کرنے مین سنی و رافضی ہر ایک مساوی بلا انکار

ہے ۔ اوسّے نہ سنی پر اسم رافضی صداقت شعار ہے ۔ نہ اوسّے رافضی پر

اطلاق اسم سنی سزاوار ہے ۔ اسم سنی و رافضی کا دیگر امور پر مدار ہے ۔ اگر

نزدیک معاندین وحاسدین طغام ۔ محض استدلال بقرآن واحادیث

علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ موجب رفض روافض ہے لاکلام ۔ تو صلوٰۃ وزکوٰۃ

وصوم وحج بیت الحرام ۔ وغیرہا ملزوم وفرائض اسلام ۔ کہ جنکی فرضیت کے

محمد خیر الدین تراب اقدام المحبین فلب للباب فی ہذا الباب ان اعتقادنا

واعتقاد سائر اہل السنۃ ؛ من اصحاب الظواہر والبواطن ائمۃ الامۃ بالتصدیق

الحقیق والتحقیق الانیق والتوفیق الرفیق بغیر المریہ : ان جمیع آباء نبینا وامہاتہ

علیہ الصلوۃ والتحیہ : من سیدنا آدم وحواء علیہما السلام ؛ کانوا سالکین

مسالک التوحید والتجرید والتفرید علی الدوام ؛ طہر اللہ نسب حبیبہ تفخیما

لشانہ ؛ وحفظ جمیع آبائہ تتمیما لبرہانہ ؛ وجعل کل صلہ من الاصول خیر

اہل زمانہ . ہذا اعتقاد کل فحل من الفحول باوثق ایمانہ فہو انفس الانبیاء نسبا

واخص الاصفیاء حسبا بنصوص قرآنہ اللہم بجاہ حبیبک الاطہر الاطیب ذی

المراتب الفاخرۃ - طہرنا من دنس الذنوب فی الدنیا والآخرۃ - وبجاہ آلہ الاطہار

المنتجبین - وبحرمۃ اصحابہ الاخیار المنتخبین . واحفظنا من حب الاغیار لعیل

الاسرار علی الدوام - وارزقنا الصلاح والفلاح فلاح لنا جمیع المرام **شعر**

| | |
|---|---|
| طلعت لنا باللہ منہ بدور | ابدا علی قطب السعود تدور |
| من نور احمد شمسہ ضیاؤہا | وبہا ؤہا ناحسن ذاک النور |
| وبرید ذاک النور حسنا فائقا | یوم القیامۃ والانام حضور |
| محبوبنا خیر البریۃ نسبۃ | یوم النشور لواؤہ منشور |
| فزنا بخیر العالمین محمد | وجری بوفق مرادنا مقدور |
| لاحت لنا انوارہ فرہا سا | نور وانس دائم وسرور |
| بالمصطفی المختار قابلنا الرضی | بین الانام سعینا مشکور |
| اللہ فضلہ علی کل الوری | فہو الحبیب وفضلہ مشہور |

فی الساجدین وبقوله علیه الصلوة والسلام لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین الی
ارحام الطاهرات انتهی فساقط عن عین الاعتبار؛ مردود عند اولی الابصار؛
لان اجماع ائمتنا الاخیار؛ مستدلین بالکتاب والاخبار؛ علی ان جمیع آباء
نبینا المختار؛ مومنون بالله الغفار؛ صلی علیه الطیبون الابرار؛ وسلم عدد قطرات
الامطار؛ ینفی حصر اعتقاد الشیعة المسطور؛ ولا یضرنا استدلالهم فیه بالکتاب
والخبر المبرور؛ وقد شدد الحافظ الشهاب الهیتمی ا؟ غفور؛ انکارًا علی قول لقائل لعاطل
المذکور؛ حیث قال وقول بعضهم نقل ابوحیان الی آخره سوء تصرف منه لانه
اعنی ناقل هذا الکلام عن ابی حیان لو کان له ادنی مسکة من علو وفهم لعقب قوله
ان الرافضة هم القائلون بذلك وقال له هذا الحصر باطل منك ایها الحری البعید
عن مدارك الاصول والفروع کیف والائمة الاشاعرة والماتریدیة رض قد اتفقوا
علی ما مر به التصریح فی نجاة جمیع آبائه علیه الصلوة والسلام وکونهم اهل الجنات
بفضل الله العلام فلو کنت ذا المام بذلك لما حصرت نقله عن الرافضة وا یقنت
انهم المستدلون بالایة والحدیث والعلامة الماوردی والفخر الرازی والغیث ا؟ المطیر
ابن النقیب النحریر وغیرهم من اکابر اهل السنة والجماعة المرضیة استدلوا فی
اسلام جمیع آبائه علیه الصلوة والتحیة بالکتاب والسنة السنیة ونقلوا ذلك عن السلف
الصادقین رضی الله عنهم اجمعین فلیتك ایها الناقل عن ابی حیان سکت
عن ذلك ووقیت عرضه وعرضك من رشق سهام الصواب فیهما هذا ملخص
ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین من درج الدرة الشریفة والدرج المنیفة
ومنهل الصفا فی خصائص المصطفی علیه الصلوة والثنا یقول العبد المسکین

| | |
|---|---|
| وتعطی بالشفاعة یوم تجفی | ومالك من مقیل او منیل |
| فاکثر او اقل فانت تجزی | بذلك من كثیر او قلیل |
| فصل علیه تجز جزاء ضعف | وتجز مضاعفا لاجر الجزیل |
| واولی الناس اكثرهم صلٰوة | علیه به واحری بالقبول |
| وصل علی حبیب حاز فضلا | مدی شأو الكلام مع الجلیل |
| فاٰتاه الوسیلة مستجیبا | وبلغه نهایة كل سول |
| وازلفه وشفعه لیاوی | الیه الناس فی ظل ظلیل |
| وشرفه ولم یبرح شریفا | فیجمع جملة المجد الاثیل |
| وزاد محبه شرفا وفخرا | بتفضیل وتنویل اصیل |
| وزاد علاه منه بطول عمر | فصح من مواهبه طویل |
| واوردنا علیه الحوض وفدا | لنروی بالروی من سلسبیل |

اللّٰهم صل وسلم علیه وعلی اٰبائه وابنائه الواصلین الیه۔ عدد حركات القراٰن وحروفه وابتداء اٰیاته ووقوفه وعدد غامضه ومعروفه وعدد غریبه ومالوفه وعدد موجوده ومحذوفه وعدد مستوره ومكشوفه وعدد محجوبه ومظروفه۔ صلٰوة تنجینا بها نوائب الدهر وصروفه وتسلیما تسلمنا به عن الصلحاء وصنوفه اٰمین یا رب العالمین برحمتك یا ارحم الرٰحمین۔

## دعائے حصولِ سداد برائے منکرانِ اہلِ وداد

| | |
|---|---|
| خدایا ہمہ منکرانِ رسول | نباشند زنہار از حق ملول |

بِالْقُرْبِ خَصَّصَهُ وَعَظَّمَ قَدْرَهُ | فَسَمَا بِبَهْجَةِ نُوْرِهِ نَاحُوْرٌ
خَيْرُ النَّبِيِّيْنَ الْكِرَامِ نَبِيُّنَا | بِالنُّوْرِ فِي الْعَرْشِ اسْمُهُ مَسْطُوْرٌ
يَا صَاحِ حِبِّيَ نِدَاءُ صَبٍّ مُغْرَمٍ | قَلْبِيْ بِحُبِّ الْمُصْطَفٰى مَعْمُوْرٌ
اِنْ لَّمْ اَزُرْ بِالْجِسْمِ قَبْرَ الْمُصْطَفٰى | فَالْقَلْبُ مِنْ بُعْدِ الْمَزَارِ يَزُوْرُ
نِيْرَانُ قَلْبِيْ بِالْبِعَادِ تَوَقَّدَتْ | وَمَدَامِعِيْ خَدِّيْ بِهَا مَمْطُوْرٌ
فَمِنَ الْفِرَاقِ لَحُدِّمَ نِيْرَانٌ لَّهَا | لَهَبٌ وَّثَمَّ مِنْ فَيْضِ الدُّمُوْعِ بُحُوْرٌ
فَمَتٰى اَفُوْزُ بِوَقْفَةٍ فِيْ طَيْبَةٍ | وَالْقَلْبُ مِنِّيْ فَارِحٌ مَسْرُوْرٌ
اِنْ جَادَ دَهْرِيْ بِالْوُصُوْلِ لِطَيْبَةٍ | بَعْدَ الْمِطَالِ فَذَنْبُهُ مَغْفُوْرٌ
هِيَ جَنَّةٌ مَنْ حَلَّهَا نَالَ الْمُنٰى | وَسَمَا وَسَادَ وَصَاحَبَتْهُ الْحُوْرُ
حَتَّى النَّسِيْمُ اِذَا سَرٰى مِنْ نَحْوِهَا | يَصْبُوْ اِلَيْهِ الْمِسْكُ وَالْكَافُوْرُ

قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ وَعَلَى الْعَالَمِيْنَ عَمَّ نَوَالُهُ تَنْوِيْهًا لِقَدْرِ نَبِيِّنَا الْجَلِيْلِ وَتَفْخِيْمًا لِذِكْرِهِ الْاَصِيْلِ وَتَعْظِيْمًا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ شعر

اَلَا اِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَى الرَّسُوْلِ | شِفَاءٌ لِّلْقُلُوْبِ مِنَ الْغَلِيْلِ
فَصَلِّ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ صَلّٰى | عَلَيْهِ وَلَا تَكُوْنَنْ بِالْبَخِيْلِ
وَصَلِّ عَلَيْهِ قَدْ صَلَّتْ عَلَيْهِ | مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ بِجِبْرَئِيْلِ
اَلَا اِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ نُوْرٌ | لَدَى الظُّلُمَاتِ فِيْ يَوْمِ الْمَهُوْلِ
وَتَثْقِيْلٌ لِمِيْزَانٍ خَفِيْفٍ | وَتَخْفِيْفٌ مِّنَ الْوِزْرِ الثَّقِيْلِ
اِذَا صَلَّيْتَ صَلَّى اللّٰهُ عَشْرًا | بِوَاحِدَةٍ عَلَيْكَ عَلَى الرَّسُوْلِ

بصدیق و فاروق و عثمان علی / که این عنصرِ حبِّ ایمان جلی

ز توفیق و توثیقِ تصدیقِ تام / عطا کن بران منکرانِ لئام

که از حبِّ آبائے خیر الانام / که آنجمله اربابِ دار السلام

مُوَفَّق مُصدِّق بجان و جنان / باقرار باشند از مومنان

بتقدیسِ نسبِ شہِ مُرسلین / ز انجاس باشند از طاہرین

ازین دہ بصائر بدہ اے کریم / ہمہ منکران را عطائے فخیم

که عشرہ حواسِ خفی و جلی / مُبَشَّر بہ بُشرائے حُبِّ علی

شود ہر یکے حق شناس و بصیر / مُنَوَّر بنورِ سراجِ مُنیر

نباشد بحُبِّ ہمہ پنج ذات / بدیدن شنیدن بجملہ صفات

خطا و فتورے گہے زینہار / که از حق نباشد یکے را قرار

ہمین وردِ عشرہ بحبِّ دلی / که صدیق و فاروق و عثمان علی

حَسَن ہم حسین و بتولِ رسول / بلا حُبِّ ایشان نہ ایمان قبول

که حُبِّ ہمہ شرطِ حُبِّ رسول / برین مُتَّفق جملہ اہلِ وصول

ودادِ حبیبی شہِ مُرسلان / ہمین شرطِ حُبِّ خدائے جہان

ہویدا و پیدا شدہ زین کلام / که حبِّ ہمہ حُبِّ ربُّ الانام

ز عشرہ بصائر بعشرہ نصیب / شود حُبِّ عشرہ طفیلِ حبیب

ازین عشرۂ کاملہ بس مُبین / کمالِ محبّت بصدق و یقین

غیوری ازین اعتقادِ سداد / شدہ از تو راضی شفیعُ العباد

بتحقیقِ ایمان و اسلامِ تام — بتوثیقِ عرفانِ خیر الانام

بکن جملہ را فائزین بالمرام — ز فوزاً عظیما بصد احترام

کہ تسبیح و تقدیس و توحیدِ ذات — بہ تطہیر و تنفیسِ جملہ صفات

ہمین وصفِ ایمان نہ چیزے دگر — ہمین جملہ قرآن و جملہ خبر

خدا ذات واحد ز جملہ صفات — ز اوصاف موصوف آن پاک ذات

بہ تقدیسِ ذات و صفاتِ خدا — مساوی با یمان بلا امترا

ہمین اعتقادِ امامانِ دین — ز اسلاف و اخلافِ اہلِ یقین

ازین اعتقادِ سداد و وداد — ہویدا شدہ پیشِ اہلِ رشاد

کہ تنزیہِ خیر الورا لا کلام — ز جملہ عیوب و نقائص مدام

یقیناً شدہ شرطِ ایمان ضرور — نہ مشروط بے شرط یا بد ظہور

ہمین شرط معدوم در منکرین — لہذا نباشند از مومنین

کہ نورِ الٰہی شفیع الورا — ظہورِ خدائی شہِ دوسرا

ز جملہ نقائص منزہ مدام — مقدس بہ تقدیسِ ربّ الانام

ولے مصطفا پیشِ اہلِ ضلال — نہ موصوف با وصفِ جملہ کمال

شرافت کہ باشد ز آبائے طین — نجابت کہ باشد ز آبائے دین

نہ قائل بآن منکرانِ لئام — برائے حبیبی شفیع الانام

کہ گویند آنہا بخبثِ لعین — کہ آبائے خیر الورا مشرکین

نہ از شرم دارند ہرگز نصیب — ندارند آنہا ز حبِّ حبیب

خدایا طفیلِ شہِ مرسلین — طفیلِ ہمہ آلِ اقطابِ دین

اونکا دشمن خاسر و مخذول ہو
آرزوئے شر سے معزول ہو

خواہش قلبی جو در قلب لعین
منقلب از بہر خیر المرسلین

بھی نصوص الدین جملہ ملحدین
منکران رحمۃ للعالمین

از حسد چون سوختہ دنیا مین وو
آتش حساد سے ہین زشت خو

ہیجنان وہ منکران حاسدین
سوختہ نار حسد مین یوم دین

جب رضا جوئے حبیبی کردگار
پھر خیوری کو نہین غم زینہار

جسکے وہ غمخوار ہین دلدار ہین
اوسکے سب غمخوار دائم زار ہین

کر بیان وہ جو یہان منظور ہے
چھوڑ حاسد کو وہ خود مقہور ہے

جو بزرگان ائمۂ پر صفا
دلسے ہین وہ عاشقان مصطفا

جست جوئے عیب سے محفوظ ہین
عین حق سے دائما ملحوظ ہین

پس اگر دیکھین وہ طرز اختلاف
ان عقائد مین جو ہین یہ پر صفا

غور فرماوین وہان ترجیح مین
خوب دیکھین قوت تصحیح مین

شرط ہے انصاف نزد منصفین
ورنہ عین اعتساف حاسدین

حق سے ہے مردود وہ از اہل نار
کیونکہ ہے وہ معترض بر کردگار

قسمت ایزد پہ دل سے نارضا
خواہش دل اوسکی تبدیل قضا

شر حاسد سے رکھے محفوظ رب
وہ جلے نار حسد مین بے ادب

اے عزیز و پر تمیز و باصفا
تمسے راضی در دو عالم مصطفا

یہ خیوری در دوری پر صبور
بر حضور سیئے سروری ہی شکور

## معذرتِ مؤلف مسکین انا فہ اللہ رحیق المحبّین

عذر کیا در کار نزدِ منصفین — بس ہے معذور مسکینِ حزین

نزدِ منصف ہی خیوری خیرِ دین — شرِّ دین مشہور نزدِ منکرین

بحرِ خیر و شرّ بس زخّار ہے — کشتیٔ فضلِ خدا درکار ہے

دیکھئے ربِّ الوریٰ روزِ شمار — کس مسمّیٰ سے کرے وہ آشکار

گر ندا ہو روزِ محشر اے امین — تم خیوری یا محمد خیرِ دین

تب تو راضی ہوں شفیعُ المذنبین — بھی تمامی اہلِ حق جو منصفین

شرِّ دین سے گر کریں اوسکو ندا — تب تو راضی ہو لعینِ پُر جفا

نائبِ دجّال ابدالِ رجیم — جو وہابی منکرِ اہلِ نعیم

اوس ندا سے بھی وہ سب مسرور ہوں — درحقیقت گرچہ وہ مقہور ہوں

نصِّ قرآن و احادیثِ رسول — اسطرح ناطق وہ ہیں پیشِ فحول

حق رضا جوئے شفیعِ المرسلین — وانّما در حقِ جملہ مذنبین

نیز در جملہ حوائج لاکلام — حق رضا جوئے شہِ خیرُ الانام

ہیں وہ محبوبِ الٰہ العالمین — رحمتِ عامہ شفیعِ یومِ دین

اور یہ بھی ہے محقق لاکلام — اسّے ماہر بالیقین ہر خاص و عام

جو رضا محبوب کی محبوب ہے — بس وہی مطلوب ہے مرغوب ہے

جو رضا مغضوب کی مغضوب ہے — کیونکہ وہ معیوب نا مطلوب ہے

بس یقین ہمکو یہی حقُّ الیقین — روزِ محشر میں وہ ربُّ العالمین

ہو رضا جوئے شفیعِ المذنبین — تاکہ ہوں مسرور خیرُ المرسلین

حضرتِ شاعر نہ شعرا سے شمار | شعر اوسکا ہیچو گُل ہے خاردار
ہے یہ ضربُ المثَل نزدِ ہوشیار | خاطرِ گُل کن تحمّلِ جورِ خار
گُل کو لے تو خار سے اے گلعذار | گرچہ ہی آغوشِ گُل بر دوشِ خار
بُلبلِ شیدا کا ہی اوس گُل سے کار | خار سے کیا کار عاشق جان نثار
یہ عقائد مثلِ گُل در باغِ دین | خار اَشعارِ خیُوری بالیقین
طالبانِ این عقائد عندلیب | اپنے مقصد پر فدا وہ اے لبیب
اِن عقائد پر وہ شیدا جان نثار | کیون ترنّم گو نہون لیل و نہار
خار کب دیکھین کہ جب وہ منصفین | عاشقانِ رحمۃٌ للعالمین
خار کیا بل نار اونیرا کلام | بَردِ سالم درد و عالم ہے مدام
ثمرۂ اَعمال نیت پر تقسیم | نیتِ بندہ سے ماہر وہ علیم
روح نیت جملہ اَعمالِ بدن | چون بدن زندہ ز نیت ای فطن
یا الٰہی روحِ ما باشد سلیم | از طفیلِ صاحبِ خُلقِ عظیم
اے خدائے خالقِ ہر نور و نار | وے فدائے لطفِ تو جملہ کبار
از طفیلِ سرِّ ذاتِ احدیت | واز طفیلِ بِرِّ ذاتِ صمدیت
دیدِ احمد سے منوّر ہو جنان | جبکہ ہو اِس جسم سے پروازِ جان
اِس لسان سے ہو یہی عذبُ البیان | یا حبیبی انتَ ربی بالجنان

یہ خیُوری از حضوری فیضیاب
نارِ دوری سے نہو او سیرِ عذاب

دُرِّ صلواتِ خدا بر تو نثار | بر ہمہ آلِ تو اَصحابِ کبار

دہان و زبان سے نہو جو بیان — جنان اور جانین وہ رُوح و روان
رگ و ریشہ اُس سے ہمہ بانشان — نشان سے منزّہ وہ بے مثل شان

خُیوری یہی اوسکا لا بد نشان
وہ سُبحان سُبحان سُبحان شان

بُلایا حبیبی کو جب لا مکان — تو وہ لام کان وہان پر عیان
نہ باقی رہا درمیان کچھ حجاب — وہ لے رمز او ادنیٰ بہر صواب
نہ ہرگز کیا لامکان مین سجود — کہ مسجود و ساجد قدیمی ودود
کہ جس بحر سے تھا وہ فیض قدیم — اوسی بحر مین وہ ہوا مُستقیم
دوئی کا نہ باقی رہا کچھ نشان — نشانِ مکان سب ہوا لامکان
انا انت کا جب اُٹھا سب سخن — مِلا آب مین نمک چون جان و تن
ہوا پاک جبکہ دوئی سے عدد — تو احمد ہوا اُس سے لا بد احد
احد سے کہ نزدیک ہرگز عدد — عدد کسطرح سے وہ ہووے احد
ہوئے نام احمد سے جب بے نشان — تو اُس میم وہمی کا پتکا کہان
وہ میمِ مکانی کا تھا جو نشان — مکان مین رہا وہ نہ در لامکان
رہا ایک بس وہ سمیع و بصیر — وہ قائل وہ سامع وہ یکتا قدیر
کہ ہرگز نہ ایسا کہے جو لبیب — کہ یہ غیر وہ غیر ہین دو حبیب

خُیوری یہ ہی بحرِ وحدت عمیق
شناور نہین اسمین الا غریق

اوسی ایک سے ہی یہ سب نور و نار — کہ انت سی ہے یہ انا آشکار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرے سجدہ قرطاس پر گر قلم — جہان تک جہان مین نعیم و کرم

پڑھے اوسمین تسبیح ذکر نعیم — تو احصائے اونکا نہووے ختم

تو کیونکر کرین شکر تیرا ادا — نہین وہ دہان و زبان اے خدا

نعیم نعم اوسنے ایسا حبیب — زہے خیر امت نے ہے یہ نصیب

کہ ادراک خلقت سے ہے ماورا — وراء الورا ہے وہ بین الورا

ز تحت الثریٰ تا بفوق السماک — ہمہ نعل احمد سے یکذرہ خاک

تو کب خاک پا سے یہ ادراک ہو — کہ ادراک اوصاف لولاک ہو

کہان یہ مکان و کہان لامکان — نہو لامکانی مکان مین بیان

جو پرواز جبروت لاہوت مین — نہ ممکن وہ ناسوت و ملکوت مین

کہ وہ بیچگون ذات بیچون نشان — چگونمین نہ اوسکا نشان ہو عیان

وہ ہی شان مطلق وہ شان عجیب — مقید نہ زنہار نزد لبیب

جلالِ سیوطی سے قولِ منیف
کہ تحقیق محبوبِ غوثُ الاَنَام
مُجاوِز وہ از قطب و فُراد ہین
نبوّت کے اقدام تک بامرام
وہ ہی باطنِ اَحدیت بالیقین

مقالِ مُصفّا ز شیخ عفیف
مُفیضِ خلائق بہر صبح و شام
وہ برتر ز اَقطابِ اِرشاد ہین
وراءُ الوَرا اونکا بیشک مقام
نبوّت سوا فوق اُسّے نہین

قال فی نکات الاسرار ان ظاہر ولایۃ نبینا صلے اللہ علیہ وسلم کانت اظہر واغلب فی سیّدنا عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ من باطنہا حتی ماظہرت مثل ذلک فی اہل البیت رضی اللہ عنہم فہی من خصائصہ رضی اللہ عنہ ومن ثمہ قال قدمی ہذہٖ علی رقبۃ کل ولی اللہ وقد خُصّ بکمال الغوثیۃ وہو غوثیۃ الجن والانس والملائکۃ وانہ یتلو الائمۃ الاثنی عشر رضی اللہ عنہم فہو فوق سائر الاولیاء فی ایّ عصر کانوا

یہ نُکاتِ اَسرار مین ہے عیان
کہ مشہور بارہ اَیمّۂ کرام
تو اونہین یہی شاہ مخصوص ہین
یہ ایسے خَصِیصَہ سے ہین نامدار
اِمامت خلافت یہ اونکا مقام
جو ہے غوثیت کا نہایت کمال
یہ ہین غوث جنّ و بَشر لا کلام
جو اُنکے سوا اہلِ بیتِ عِظام
ولایت کے باطن سے وہ فیضیاب

یہ نجم المبین مین مُفصّل بیان
وہ باقی جو ہین اہلِ بیتِ عِظام
ستارو نہین چون ماہ منصوص ہین
کہ اُسّے نہ فائز وہ گرچہ کبار
نہ وہ غوثیت مین عظیمُ المرام
وہ ہی شاہِ جیلانکا مخصوص حال
یہ غوثِ ملائک جمیلُ المقام
تو ہین غوثیت سے نہ فائز مدام
نہ ہوا اونکا اظہرِ ولایت مآب

اناکی یہ صورت جو خاکی ضعیف — مربی ہوا اوسکا تو اے لطیف
یہ صورت جو تیری وہ مرآت ہے — تو ئی رائی مرئی یکے ذات ہے
زہے صورت حق تعالی مبین — تبارک تو ئی احسن الخالقین
یہی جملہ عالم سے مقصود ہے — یہ مسجود و ساجد تو معبود ہے
کیا صورت خویش پردہ نشین — وہ پردیسے ظاہر تو ہے در کمین
کیا اوسے کثرت کا سب کاربار — تو صورت یہ سیرت ہوئی آشکار
کیا بحر و بر مین تو اونکو سوار — تو املاک پر اونکا ہے اقتدار
دیا رزق اونکو من الطیبات — فضیلت دیا اونکو بر کائنات
نبی کو نبوت سے اکمل کیا — ولی کو ولایت سے اجمل کیا
کیا اہل ظاہر پہ ظاہر عیان — کیا اہل باطن کو روشن جنان
کیا علم ظاہر کسی کو نصیب — کیا جسم کا ایک حاذق طبیب
کیا ایک واعظ بسے خوش بیان — بلاغت مین یکتا فصیح اللسان
وہ تقریر و تحبیر مین بے نظیر — بشارت نذارت مین از بس خبیر
کیا ایک محبوب عالی مقام — کہ لاریب یکتا وہ غوث الانام

قال فی المرقاة شرح المشکوة معزیا الی الحافظ السیوطی جلال الدین والعلامة الشیخ عفیف الدین نور اللہ مرقدهما وفی اعلی الجنان ارقدهما ان سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سره النورانی مجاوز عن القطب والفرد الی قدم النبوة یعنی انه قطع منازل الصدیقیة العظمی وقد بلغ مقام وراء الوری وهو باطن الاحدیة والولایة المطلقة المحمدیة

یہ مذکور در شرح مشکات ہے — جو ملا علی کی وہ مرقات ہے

کہ لاریب جو اولین آخرین
وہ میرے قدم سے ہوئے فائضین

کہ قدمین احمد پہ میری جبین
جبینِ محمد پہ جانِ حزین

قدم سے قدم ہی برائے حبیب
ز قدمِ حبیبی قدم پہ نصیب

جو ہی دست و پائے حبیبِ خدا
وہی دست و پائے خدائے سما

خدا ذات اوسکی محمد صفات
صفت اور موصوف ہی ایکذات

جو محبوبیت خاص بہر حبیب
یہ خلعت ہوا مجکو اُسّے نصیب

ولایت جو ہی مطلقہ [illegible]
حبیبِ خدا کی علیہ السلام

تو اُسّے ملا مجکو یہ حظِ تام
کہ قدمی علےٰ اولیائے عظام

جو میرے مراتب مین رتبہ صغیر
وہ ہی اُنکے عالی رتبے سے کبیر

یہ ما ینطق عن ہوی سے کلام
کلام خدا ہے کلامِ عظام

یہ ظاہر ہین ہی قولِ غوث الورا
حقیقت مین فرمانِ ذاتِ خدا

یہ اظہارِ نعمت بلا امترا
یہ ہی شکرِ نعمت کا بہرِ خدا

یہ فرمانِ ایزد بسے آشکار
کہ اظہار کر نعمتِ کردگار

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ الآیة

نہ ہی فخر کچھ کبر کا یہ مقام
کہ حکم خدا سے ہوا یہ کلام

اسیطور فرمانِ خیر الانام
انا سید ابن آدم مدام

کہ مخفی جو محبوبیت کا مقام
تو ظاہر کیا اوسکو خیر الانام

نہ ظاہر کرین اُسکو بین الانام
تو کب اُسکو سمجھین ہمہ خاص و عام

اگر قولِ محبوب غوث الورا
معاذ اللہ ہوتا نظر ز ہوے

ولائے حبیبِ ست شہے نامدار
ہوا شاہ جیلان یہ اظہر نثار

تو ایسا نہ زنہار اونکو نصیب
یہ انکا خصیصہ طفیلِ حبیب

اگرچہ وہ خورشید عالی مقام
ستارونمین ہے وہ جلیل المرام

ہے چہرہ قمر کی ملاحت عیان
کہ ذاتِ جمالی وہ ہے بیگمان

تو لاریب خورشید وہ معدوم ہو
نہ وہ حسنِ مہ او سپہ متسوم ہے

لہذا نہ تشبیہ دین جو فہام
کسی نازنین کو بحسنِ کلام

کہ خورشید چہرہ وہ ہے در انام
کہین ماہ رو ہے وہ در حسنِ تام

و یؤید ما قلناہ قول اللہ لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر

صفاتی تجلّی مقامِ کلیم
تو اسیر ہوا اونکو غش اے فہیم

ہوئی لن ترانی بھی اسپر ندا
کہ ہرگز نہ دیکھے تو ذاتِ خدا

تجلّی صفاتی کا ہے یہ مقام
کہ طاقت نہ اوسکی تجھے ہے مدام

وہ بیہوش ہو کر گرے طور پر
تو کسطور دیکھین وہ از چشمِ سر

کیا جلوۂ وصف نے جب ظہور
تو ادراک باقی نہ تھا در شعور

کہان ذاتِ ربّی کہان یہ کلیم
یہ دیکھے جو ہے اہلِ خلقِ عظیم

جو مرحومہ امّت مین غوث الورا
وہ ذاتی تجلّی کے لائق سدا

کہ انکی مدد پر حبیبِ خدا
تو کیونکر یہ ہون خرّ بھی صعقا

لہذا یہ فرمانِ غوث الورا
بفرمانِ ربّی جو ربّ السما

کہ قدمی علیٰ رقبِ کلّ ولی
یہ ہے خاصہ انکا خفی و جلی

کہ یہ اقدم ہے یہ اے صادقین
بہر گردنِ اولیائے زمین

خیوری کا نورُ البصر وہ قدم
اسی سے خیوری ہوا محترم

یہ مجمل بیان ہے ز نجم المبین
کہ مسطور فرمانِ اہلِ یقین

وصالِ خدا کے جو ہین دو طریق
چلین انپہ توفیق جنکی رفیق

یکے راہِ قربِ نبوّت عیان
نبیؐ و صحابہ اسی پر روان

وہ بارہ اماماںِ عالی مقام
اسی رہ سے واصل ہوئے لاکلام

وہ قربِ ولایت دگر ہے طریق
توسّط ائمہ کا اسمین رفیق

یہی راہِ ابدال و اوتاد ہے
یہی راہِ اقطاب و افراد ہے

تو وہ شاہِ جیلانِ غوث الانام
یہ دو نو طریقون سے واصل مدام

وہ بارہ ائمہ جو ہین الانام
تو یہ تیرھوین اونمین لابد امام

ہمہ اولیا انسے ہین فائضین
مفیضِ ہمہ یہ الیٰ یوم دین

تو حاصل ہوا اسّے اے نیکدان
کہ محبوبِ یکتا یہ در ہر زمان

یہی شمع پروانہ ہین وہ کرام
تو پروانہ اونکو کسیکی مدام

کہ پروانہ کو انکا پروانہ بس
جو ہے انکا پروانہ پھر کیا ہوس

خیوری کو پروانہ پروانہ وار
کہ پروانہ تیرا وہ پروانہ دار

قال فی جامع العلوم والتحبیر وغیرھما کالجامع الکبیر بالاستاد الجید المنیر بانہ ما احد یتصرّف فی الملکوت الاعلے بالعزل والنصب غیر الشیخ سیدنا عبد القادر الجیلانی قدّس اللہ سرّہ النورانی وکان اذا رکب علی المرکب مشی تحت رکابہ سبعون

تو کرتے نہ تسلیم اہلِ صفا
چہ جائے وہ کہتے بصد التجا
صحابہ اماموں سوا اولیا
وہ سب اولیانے جو ہین در اُمم
وہ قدم قدم سے ہوئے باکرم
جو قدم نبوت سوا ہے قدم
یہ لاریب ہے اعتقادِ عظام
وہ مثلِ صفیؑ اللہ مسجود ہین
وہ مردود کیا بلکہ نمرود ہین
جو اُنکے قدم سے ہوئے منکرین
وہ لاریب دائم لعین و رجیم
کرامت کا منکر جو ہی بدنہاد
کرامت کے جو منکرانِ جہول
جو ہی منکرِ معجزاتِ حبیب
نہ مسلم کو ہو اُس قدم سے فرار
تو جسنے رکھا وہ قدم راس پر
وہی مالکِ ہند مشہور ہے
قدم اونکا جسنے رکھا عین پر
ہوا وہ فرید جہان شکر گنج

نہ گردن پہ رکھتے قدم آپ کا
بنہ پائے خود را تو بر عین نا
وہ اقطاب و افراد جو اصفیا
رکھا اپنی گردن پہ انکا قدم
تو سب نے رکھا سر کو پیشِ قدم
وہ انکے قدم سے ہوا باکرم
کہ محبوبِ غوث الورا لاکلام
جو منکر ہوئے اونکے مردود ہین
وہ لاریب شدادِ مطرود ہین
تو لائق وہ خنزیر کے بالیقین
سزاوارِ دوزخ وہ اہلِ جحیم
تو ہی اُسکے دلمین ولی کا عناد
وہ ہین منکرِ معجزاتِ رسول
تو لعنِ خدا اوسکو دائم نصیب
کہ اُسنے رکھے اسکو دار القرار
ہوا مالکِ مُلکِ جنّ و بشر
وہی دیدۂ دل مین جو ہین نور ہے
ہوا عینِ عالم وہ نور القمر
کرے خاک سی شکر بے تعب پنج

کہ اقدار را ایزد یہ باہتمام
ہوا دست رس انکو بالاحترام

کہ جب پہنچے اسجا یہ غوث دین
تو روزن ہوا اونہیں از بس مبین

تو داخل ہوئے اونمین شاہ زین
کہ عین عنایت کے یہ نور عین

منازع ہوئے اُسسے یہ حق شناس
بحق حقیقی حقیقت اساس

یہ بالحق للحق حق الیقین
یہ علم الیقین سے نہوے مبین

ولے رکھ تو اسطور یہ اعتقاد
کہ وہ شاہ محبوب غوث العباد

قضا و قدر کے وہ صدر الصدور
وہ تیر قضا کو پھرا وین ضرور

جو حکم قضا ہے باہر صدا
تو او سپر قضا اونکی غالب سدا

قضاء قدر اُنسے ہی منصیاب
کرین محو اسکو یہ والی جناب

و یمحو اللہ یثبت بلا ارتیاب
یہ لاریب عند اللہ ام الکتاب

وہ ہی لوح محوی و اثبات سے
یہ مبرم قضا ہوا وسی ذات سے

دہان و زبان الکرام الکتاب
نہو محو یہ تا بروز حساب

امور خلائق سے یہ ماورا
کوئی مثل انکے نہین دوسرا

مقامات انکے ورائے عقول
عقول ورا انین لابد جہول

نہین مثل انکے ہوا آشکار
نہو گا کبھی تا بروز شمار

ورائے الورا انکا لابد مقام
یہ ولیونمین سلطان یکتا مدام

یہ ظاہر مین ہین عبد قادر شہیر
یہ باطن مین طٰہٰ بشیر و نذیر

یہ بے مثل ہین غوث بالاتفاق
ولے انکے منکر جو اہل نفاق

خیوی کیا جنکو حق نے عزیز

الف طلك قال في التكملة العليّة بالاسانيد الجليّة وغيره من الزبر السنيّة ان رجال الله اذا وصلوا الى القدر امسكوا الا سيدنا عبد القادر الجيلاني قدس الله سرّه الصمداني فانه وصل اليه ففُتحت له روزنة فيه فولج فيها ونازع اقدار الحق بالحق للحق لانه من وراء امور الخلق وعقولهم فلهذا قال رضي الله عنه وانا مما لا تعلمون هذا ملخص ما في نجم المبين والله يهدي به المتقين ۵

علوم حقیقت کی جامع کتاب — تو ہسطور او سمین بلا ارتیاب
بھی تفسیر جامع سے ہی یہ منیر — بھی تحبیر مین ہی یہ امرِ شہیر
بھی ہی تکملہ مین یہ روشن بیان — مفصّل یہ نجم المبین مین عیان
کہ وہ ہیکل نور غوث الانام — وہ شاہِ شہان اُنپہ دائم سلام
وہ ملکوتِ اعلیٰ کے دیا کو یہ امر — تصرّف کرین آپ حسبِ مرام
کیئن عزل جسکو وہ مختار ہین — وہ دین جسکو منصب سزاوار ہین
نہ اونکے سوا ہے ولی زینہار — کرے امر ملکوت مین آشکار
وہی اس تصرّف پہ مخصوص ہین — نہ دیگر ولی اسّے منصوص ہین
وہ جس وقت مرکب پہ ہوتے سوار — سواری پہ چلتے شہے نامدار
تو ور زیر پا اونکے ستّر ہزار — فرشتے جو پروانہ ہوتے نثار
وہ مثل نقیبان ہمہ قائلین — کہ یہ ہین شہِ اولیائے زمین
قضا و قدر تک جو پہنچین مجال — وہ مردانِ حق صاحبانِ کمال
تو استادہ او سجائے پر وہ مدام — قضا و قدر مین نہ انکا مقام
وے یہ جو ہین شاہِ غوث الانام — تو ایسے یہ محبوبِ عالی مرام

وہی اونکے لائق جو ہی جائے پاک — نہ لائق دگر ہے زسمک وسماک

جو ہی فیض نورِ خدائے قدیم — وہ ہی شانِ لولاک خُلقِ عظیم

تو لا بد ہوئے وہ نبی الورا — کہ اپکے نہ لائق ہوا دُوسرا

تو کیون اُنکے منکر ہونے وہ لئام — نہین بل وہ منکر زربُّ الانام

ہمارے زمانے مین ہین یہ ولید — جو پیدا ہوئے ہین یہ فرقے جدید

خدا کے جو مقبول ہین بندگان — بھی سردار اُنکے شہ ہے دو جہان

تو لاریب وہ انسے ہین منکرین — تو کچھ اُنمین از نورِ ایمان نہین

خیوری بیان کر تو نعتِ حبیب — نہ کر ذکر اونکا جو ہین بے نصیب

وسیلۂ جمیلۂ حصولِ برکات نعت پسندیدہ وصفتِ حمیدۂ سیّد الکائنات علیہ اطیب الصّلوات وازکی التحیات وعلےٰ آلہ واصحابہ ذوی الخیرات

وہ ربی وہ ربُّ الورا بیگمان — وہی مہربان سب پہ ہی مہربان[1]

[1] قال فی لباب التاویل ومعالم التنزیل والتحبیر وغیرها من التفاسیر یطلق اسم الرب بغیر الالف واللام اضافۃً علےٰ غیر اللہ کقول سیدنا یوسف علیہ السلام اِنّہٗ رَبِّیۡ اَحۡسَنَ مَثۡوَایَ اراد بہ العزیز ولم یرد بہ انہ معبودہ وکقولہ علیہ السلام لِلَّذِیۡ ظَنَّ اَنَّہٗ نَاجٍ مِّنۡہُمَا اذۡکُرۡنِیۡ عِنۡدَ رَبِّکَ ای عند سیّدک الملک ریّان انتہی قال صاحب التمہید فی اصول التوحید روی عن ابی ہریرۃ رض انہ قال رأیت ربّی فی سکک المدینۃ یمشی وعلیہ حلۃ حمراء وفی رجلیہ نعلان صفراوان ای رأیت سیدی الحسن بن علی رض انتہی واسم خدا بالضم بمعنی المالک والصاحب ویطلق علی غیر اللہ اضافۃً

تو منکر جو اونکا وہ ہے بے تمیز

کہ زنہار اونکی نہ یہ التجا — کہ خلقت کرے اُنکی مدح و ثنا
کیا اونکو جبکہ خدا نے پسند — تو لابد وہ ابدی ہوئے ارجمند

قَالَ اللّٰہُ الْمَلِكُ الْغَفَّارُ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ط

جو چاہی وہ پیدا کرے کردگار — وہ لاریب خلاقِ لیل و نہار
کرے جسکو چاہے وہ مختار کار — وہ مختار ہو خلق مین نامدار
بزرگی سے لاریب ہو وہ جلیل — عدو و ولی بزرگی سے ذلیل
نہین اُسکے دربار مین ای فتا — کسیکو کہے جائے چون وچرا
جو چاہی کرے اُسکو ہی وہ جدیر — وہی ہی علیٰ کل شیئٍ قدیر
ہمہ فعل اُسکے سراسر حکم — کہ لاریب ہین وہ زکنز قدم
کرے گر کسیکو وہ باختصاص — کہ ہون اُسّے فائز عوام وخواص
تو یہ حکمت ولطف کا اقتضا — کہ جملہ وراء مین وہ ہو مقتدا
ولید و دگر عروہ اہلِ ہوا — وہ کہتے کہ ہیہات یہ کیا ہوا
محمد ہوئے کیون نبی الورا — وراء مین یہ ہی عقل کے ماورا
کہ لائق نبوت کے ہم اغنیا — دریغا نہ گردش نے زیبا کیا
کہا اونسے حق نے کہ اے مشرکین — نبوت کے لائق تو یہ منہ نہین
سزاوارِ مسند نہ ہرگز کہان — کہان وہ نبوت کہان یہ سگان
خدا ہے علیم و حکیم و بصیر — معزّ و مذلّ و قدیر و خبیر
تو لائق نبوت کے تہا جو مکان — وہ منظور اوسکو زجملہ جہان

یہ ہی نقطۂ وحدتِ جانِ جان ۔ یہ ہی آشکارا نہین کچھ نہان

وہ عینِ جسکی ہین نقطہ ہوا ۔ وہ ہی نقطۂ غین سے پر ہوا

جو ہے بحرِ وحدت ہویت شعار ۔ وہ لاریب زخار ہے بے کنار

ہوا غرق اِس بحر مین جو غریق ۔ تو ساحل کا ہرگز نہو وہ رفیق

یہان تنگ میدانِ گفت و شنید ۔ کہ یکرنگ دونو یہ ہین اے سعید

ہمہ تن یہان گوش مثلِ کلیم ۔ جو قائل وہ سامع کے ہے قدیم

نہ کر خوض اسمین یہ بحرِ عمیق ۔ نہ اسمین شناور مگر جو غریق

نہوتی وصیت یہ تنزیل مین ۔ بجو اُسکے جو اہلِ انجیل مین

تو ہوتا یہ سرِ نہان آشکار ۔ کہ تبلی السرائر کا ہو کاروبار

قیامت کا لاریب ہوتا قیام ۔ نہ مذکور ہوتا کوئی غیر نام

یہ نائی کا نغمہ وہ نے زیر دست ۔ نہ ساقی سوا مے سے مستِ الست

خبوری اناسے ہوا جب خموش
اوسی دستِ ساقی سے ہے جام نوش

نہ در روز و شب ظلِ خیر الورا ۔ تو روشن ہوا اسکے بے امترا

کہ قیدِ دوئی ہے یہان ناپدید ۔ وہی ذاتِ یکتا وحید و فرید

کہ شمس و قمر اونکا سایہ مدام ۔ تو در زیر سایۂ محمد تمام

جو ہے اُنکا سایہ وہ عرشِ عظیم ۔ تو کیونکر نہ چومے وہ نعلِ فخیم

اگر اونکے سایہ کا ہوتا صدور ۔ تو روئے زمین پر وہ کرتا ظہور

تو اُسکا یہ رکھتا کوئی گر قدم ۔ تو اوسکی جو عظمت وہ ہوتی عدم

خدیو کدخدا و دِہ خدا و ناخدا یعنی صاحب البیت و مالک القریۃ و مالک السفینۃ کذا فی الرشیدی و غیاث اللغات و غیرہا

ہُوَ الاَوّلُ الآخِرُ وَالسّلام — ہُوَ الظّاہِرُ الباطِنُ اے فہام

سَمیعٌ بَصیرٌ مَتینٌ صَبُور — مُجیرٌ خَبیرٌ مُبینٌ غَفُور

حَفیظٌ عَلیمٌ عَظِیمٌ حَسِیب — غَنِیٌّ کَرِیمٌ رَحِیمٌ رَقیب

عَزِیزٌ مُعِزٌّ وَحِیدٌ شَہِید — بَدِیعٌ قَرِیبٌ عَفُوٌّ مَجید

وہ مُعطی مُہیمن وہ مُحیی حکیم — وہ جبّار و اعلیٰ وہ فیض قدیم

وہ فتّاح و ماجد احد وہ شکُور — وہ ہادی وہ مُنجی وہ سِرِّ ظہور

وہی راز دار و نہاں راز دار — ہمہ رازِ دل اونپہ ہین آشکار

نہ جب غیب غیب اونپہ کچھ غیب ہی — تو پھر غیب دانی مین کیا ریب ہے

جمالِ حبیبی وہ در چشم سر — کیا مُرد مک پر اُسی نے مقر

اوسیکا ہمیشہ زبان پہ بیان — جو پروانہ در عشقِ اوشد جنان

زبان چون وزیر و جنان پادشاہ — یہ تیری حضوری مین شام و پگاہ

جو تیرے قدم پر رکھے شہ جبین — تو کیونکر رعیت نہو تابعین

خُمِ تن شراب اوسمین خونِ جگر — دمادم کرون نوش از جامِ سر

اگر نُقل در کار ہو در جناب — تو مرغوب دل سے نہ دیگر کباب

وہ طنبور تن ہی یہ رگ جملہ تار — نہین ذکر سب کا بجز یار یار

کہ ہر موئے تن مین وہ تیرا جمال — بہر موئے مَن از تو روئے کمال

تو ہی شاہد و حاضر نور عین — توئی نورِ عین و دگر جملہ غین

ہوا جسکے نزدیک یہ عین عین — تو ہو اوسکے دلبر بسے عینِ شین

له یعنی کدخدا وہ خدا ناوخدا لے فہام یعنی صاحبِ خانہ اور مالک گاؤن اور مالک کشتی از اتمام معالم التنزیل اور لباب التاویل در تفسیر نجیبی اور تمہید وغیرہا کتب سے یہ ملخص کلام اللہم اہدِ المنکرین طریق الاسلام

بہر دو طرف ایک ہی میم ہے — بہر طور یا کا وہ تتمیم ہے
جو ہے خاتم حرف در قلب میم — تو خاتم ہوئی میم قول قدیم
الف لام مین لام اندر الف — الف لام سے تو نہو منحرف
یہ ہی جملہ در میم بے ارتیاب — یہی کل مضمون حق در کتاب

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

وہی واو ہی بھی وہی نون ہی — اوسی نون مین جملہ مکنون ہی
وہ نون و قلم اور ما یسطرون — ہی سر سے ہی یہ جملہ چگون
جو ہے اسم جامع وہ اعداد نون — وہ اعداد سورت ہوا رہنمون
وہی قاف ہی بھی وہی میم ہے — و تسمیہ میم احمد یہ دو نیم ہے
وہی باطن عرش و فرش و انام — وہی سر اسرار ہے لا کلام
لہذا محمد ز سر بطون — نہان در ہمہ شئی مسمائے نون
وہ میمی نقاب رخ دلربا — حدوث و قدم مین وہ برزخ سدا
وہ سلما حدوثی جو ہی مہ جبین — وہ لیلی قدم جو بسے نازنین

وہ ہر دو نمودار از یک حجاب
ظہوری حجاب نوری مآب

نہوتا یہ پردہ اگر در وجود — تو مسجود ہرگز نہوتا وجود
نہ موجود مرآت ہو پر صفا — تو رخ کسمین دیکھے مہے دلربا
جو لیلی کرے دید مرآت سے — تو خود کو کرے دید خود ذات سے
وہ رائی وہ مرئی وہی ایکذات — صفت دید اوسکی یکے از صفات

کبھی خالی نہ ہووے زمین زینہار
پلیدی سے در روز و شب اے کبار

تو لائق نہ ظلِّ حبیبِ نور
کرے ارضِ ناپاک پر وہ ظہور

تو حق نے رکھا اونکا سایہ مدام
قراطیس پر پھر بحفظِ تمام

وہ قرآن ہے ظلِّ خیر الورا
عقولِ وراسے وہ ہے ماورا

جو ہین خیر دین بر طریقِ صفا
تو اوسکی وہ تعظیم لاوین بجا

کہ جو ہین وہی ظلِّ صبح و مسا
کہ ہو ظلِّ احمد کا جلوہ سدا

جو چاہے کہ دیکھے لقائے حبیب
تو ہو دید قرآن سے اسکو نصیب

کہ ہے ظلِّ شئے مثلِ شئے لاکلام
تو کیونکر نہ دیکھے وہ خیر الانام

اگرچہ ہوا مثلِ احمد عدیم
ولے وصفِ احمد کلامِ قدیم

بشر سے منزہ وہ خیر البشر
تو ظلِّ حبیبی ہوا مستتر

وہ ہین فیضِ نورِ قدم سر بسر
تو سایہ کا اونمین نہین کچھ اثر

جو ہمسایہ اوسکا وہ سایہ نہین
تو کچھ اونمین شرکت کا پایہ نہین

وہ پایہ جو اونمین سمایا نہین
تو وحدت نے منھہ کو چھپایا نہین

جدا اسکا جو سایہ وہ نقطہ مدام
تو اوس سے منزہ خدا لاکلام

کہ وصفِ حدوثی کا سایہ نشان
منزہ قدم اوس سے ہی بیگمان

جو ہے کم احمد مین یہ کھٹکا پڑا
تو اوسمین یہ دل تیرا اٹکا پڑا

اگر میم وہمی کا ہو وہم دور
تو باقی رہے وہ احد بالضرور

وہ ہی سرِّ خمریت نزدِ فہام
نہ مدغم محمد مین ہے لاکلام

وہ ہی سرِّ میمی بلا اشتبا
وہ اول وہ آخر وہ ہے سرِّ خدا

یہ ہین مثلِ انگشتری بیگمان | بانگشتِ دستِ شہِ مُرسلان
وہ ہین مَظہرِ مدارِ جود و عطا | عَوالم تَری اوسی سے سب ہے اِہترا
وہ ہین بحرِ زُخّارِ فضلِ عظیم | عَوالم نہ امواجِ اوسکے ہمیم
دُرِ بحرِ احدیّتِ کردگار | وہی ذاتِ یکتا سے ہے آشکار
وہی لعلِ وحدت وہی جانِ جان | وہی ذات اوسکی صفت یہ جہان
وہ ربّ العوالم وہ منّاعِ ضَیر | مُفیضِ عَوالم بصد ہاے خیر
نہ ہرگز ورا کو ملے کچھ عطا | خدا سے بغیرِ شفیعِ الوریٰ
کہ احدیّت و واحدیّت دگر | ہوا اِثنین وحدت کا دائم مقر
خزائن خدا کے جو مملوّ جود | تو مفتاح اونکی حبیبِ ودود
خلیل و دگر انبیاے عظام | یہ ہین جملہ محتاجِ خیر الانام
شہنشہ محمّد وہ ہین نائبین | تو اونسے دو عالم مین وہ سائلین
حبیبِ خدا کے وہ ہین کاہ گو | نبی انبیا کے ہین اے نیک خو
صفیّ اللہ سے تا بروزِ جزا | شرایع کے مالک شفیعِ الورا
دلِ صاف اونکا لطیف و خبیر | لطافت مین یکتا ہی ہے بے نظیر
وہ ہے علمِ لدنی سے زخّار ہے | نہ ساحل کا اس بحر مین کار ہے
وہ بیتِ علومِ خدا ہے مدام | وہ دار و مدارِ علوم ہے تمام
وہ ہے کنزِ مخفی بلا اشترا | نہ ماہر کوئی اوسکے خلقِ خدا
کہ فرقان قطرہ نہ بحرِ حبیب | یہ اظہر من الشمس نزدِ لبیب
وہ ہے بحرِ فیضِ قدم بے کنار | تو کب اوسکو حادث کرے انحصار

تو ہر دو مین پردہ وہ مرآت ہے
حقیقت مین دونو وہ یکذات ہے

محبّ اور محبوب کا ہے ظہور
اوسی ایک مصدر سے ہے ذیشعور

تو مشتق سے ہرگز نہ مصدر جدا
رہی فعل کے ساتھ فاعل سدا

محمدؐ احد ہے خدا ہے احد
احد ایک لاریب ہے بے عدد

خیوری احد پاک جب از عدد
تو باللہ ربی وہ یکتا احد

خدا مصطفیٰ مین یہ فرق عیان
وہ طالب یہ مطلوب ہے بیگمان

خدا اِنکا لاریب ازلی مرید
مراد خدا مین یہ ہادی وحید

وہ ذاکر یہ مذکور ہے جان من
محبّ اور محبوب جون جان و تن

مگر دل سے ہو دور کر بوم وہم
تو ہو اسکا ادراک بے عقل و فہم

کہ ظاہر مین حادث قدیمی حبیب
حقیقت مین اطلاق انکا نصیب

یہ ذاتی وہ عارض بقید سلیم
وہ نور الٰہی ز کنہ قدیم

وہ عارض ہوا اُنسے جب بے نشان
تو قید مکان سے گئے لامکان

تو اسکا نہ زنہار ممکن بیان
کہ مطلق نہوا ز مقید عیان

خیوری اسی پر تو کر مختصر
کہ ہے وحدہٗ ذات خیر البشر

نہین اونکا ہرگز شریک و نظیر
وہ در حسن یکتا سمیع و بصیر

کہ ہے جوہر حسن انمین چنین
کہ تقسیم کا اوسمین امکان نہین

عوالم ہمہ پیش خیر الوریٰ
چو یکدانہ خردل بہ پیش سما

ثناگو ہوا اونکا خود وہ قدیم — کہ وصفِ تولاریب خُلقِ عظیم

کہ سُبحان ذاتی جہان مُستقیم — اَنَا عَبْدُہٗ رمز او سجا سلیم

وہ ظاہر مین بندہ بلا اِمترا — ولے اونکو باطنین جانے خدا

نہ ظاہر مین ہرگز وہ معبود ہے — ولے درحقیقت وہ مسجود ہے

کیا جب فرشتون نے اُنکو سجود — ز ابلیس ظاہر ہوا تب جحود

کہ ظاہر پہ ناظر ہوا وہ رجیم — نہ سمجھا کہ مسجود خُلقِ عظیم

گیا ظاہری امر پر وہ طغام — کہ آدم کا ہرگز نہین یہ مقام

اگر حکم غفّار ہوتا عیان — کہ احمدؐ کو سجدہ کرو با جنان

تو ہرگز نہ کرتا کبھی وہ جحود — وہ جبریلؑ سے پیش کرتا سجود

کہ لاریب ماہر وہ اِس عَین سے — نہ وہ دیکھتا نقطۂ غَین سے

محمد حقیقت مین نام خدا — رکھا نام اونکا جو کامِ خدا

محمّد بھی محمود ہے ایکذات — ولے اِسّے برتر وہ عالی صفات

لہذا یہ قولِ خواص کرام — کہ ہی عکس اونکا جو قرآنِ تام

سراپا نبیؐ ہے وہ بیشک مدام — وہی اونکا علیہ جو خیرُ الانام

کرین مخفیہ پردے مین جملہ کلام — جو رمزِ حقیقت نہ کھولین فہام

یہان پردہ اوسکو جو منظور ہے — تو کب کشف ہو جو کہ مستور ہے

جو محبوب دل ہو وہ محجوب ہے — جو محجوب ہے دل کا محبوب ہے

اوٹھاؤن اگر یہ حجاب و نقاب — تو ہون زندہ مردہ بلا ارتیاب

جو مُردہ وہ زندہ اُٹھین بحساب — محمدؐ پرستی سے ہون کامیاب

دلائل جو اسکے ہیں سب بے شمار — وہ نجم المبین مین سب ہیں آشکار
وہ ہین اِس رسالے مین بھی مختصر — ازانجملہ یہ ایک ہے مُشتہر

قال فی العرائس والتحبیر وغیرھما من زبر الاخبار ان سیدنا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم یعلم ما بین ایدیھم من الامور الاولیات قبل خلق الخلائق لانہ اول ما خلق اللہ نورہ وما خلفھم من اھوال القیامۃ وغیرھا ولا یحیطون بشیٔ من علمہ لانہ شاھد علی احوالھم وھم لا یعلمون من معلوماتہ الا بما شاء اللہ ان یخبرھم من ذلک انتہی ملخصا من نجم المبین واللہ یھدی بہ المتقین

کُھلا کسطرح سے وہ کنزِ قدیم — خَتم اوسپہ لاریب خُلقِ عظیم
جو یکتا وداد خدائے کریم — وہ ہو اوس خَتم سے عیان ای فہیم
نہ محبوب ہوتا وہ کنزِ قدم — تو اوسپر نہ کرتا خدا وہ خَتم
کہ ذاتی شرف پر خَتم بسکہ دال — لہٰذا ہوا خَتم اوسپر کمال
سیادت جو تھی مطلقہ در قِدم — قدامت پہ اوسکے ہوئی وہ خَتم
جو ہے خاتمِ کنزِ مخفی مدام — وہ مِفتاح اوسکی نہ اِسمین کلام
کُھلا اوسی سے بھی بند اُسی سے ہوا — وہی فاتح و خاتمِ کبریا
وہی انتہا بھی وہی ابتدا — اوسی ابتدا سے ہوا انتہا
یہ ہے شان یکتائے بیچون سدا — خدا کی خدائی اوسی پر فدا

وہ رُوحِ عوالم وہ محمود ہے
حُضوری کا ہر دم وہ مسجود ہے

وہ حُبِّ خدا ہے مُجسّم ضرور — وہ فیضِ قدیمی وہ سِرِّ سرور
وہ نورِ الٰہی وہ سرِّ ظہور — ظہورِ کریمی سے ہے وہ غفور

الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع الانبیاء والمرسلین حتی فی اسمی وصفتی ثم نبئی وقال علیہ الصلوۃ والسلام نحن
الاخرون الاولون وفی روایۃ السابقون ہذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین

وہ اوّل وہ آخر رؤف و رحیم — وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک علیم
اوسی بذر سے یہ شجر آشکار — اوسی ثمر سے یہ شجر تاجدار
جو ہے بذر اوّل وہ آخر ثمر — ہمہ شجر سے بذر ہین کر نظر
کہ ظاہر بذر کا وہ شجر جسیم — شجر کا جو باطن وہ بذر کریم
شجر کی حقیقت سے دے وہ علیم — کہ اوسے ہوا ہی یہ جسم فخیم
وہ مادر پدر ہے یہ تا بد پسر — پسر سے بلاریب ماہر پدر

یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم

وہ ظاہر ہین آدم سے پیدا ہوا — یہ باطن ہین اونسے ہویدا ہوا
وہ فرزند جسکا پدر ہے پسر — وہ حوا اسی پسر کا ہے اثر
یہ ہے وہ پسر نزدِ اہل بصر — کہ آباؤ اجداد اوسکے پسر
وہ ہی ام اُم اور اُمّی لقب — وہی آدم و آدمی کا نسب
وہ ہی روح اعظم وہ حبّ قدیم — وہ ہی پدر ارواح خلقِ عظیم
وہ روح خدا ہے وہ روحِ الٰہ — وہ خلقِ خدا کی ہمیشہ پناہ
کیا اونکو پیدا جہان آفرین — خدا اونسے پیدا ہوا بالیقین
وہ پیدا نہوتے اگر اے فہیم — تو پیدا نہوتا خدائے قدیم
خدا لم یلد گرچہ ہے بے امترا — ولیکن محمدؐ سے پیدا ہوا

قد ورد فی الاحادیث القدسیۃ لولاک یا محمد لما اظہرت الربوبیۃ رواہ العلامۃ ابن النقیب

قیامت پہ ہو وے قیامت نمود
دوئی کا نہو دل پہ ہرگز غبار
محمد محمد یہی ذکر بس

کرامت ندامت رہی بے وجود
جنان اور نیران سے ہرگز نہ کار
یہی اسم ذاتی پہ فریاد رس

یہی نقش ہے دل پہ بس نقشبند
اسی سے خیوری ہوا ارجمند

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ الآية

قال الحافظ القسطلانی علیه الرضوان الربانی فی المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة ان الله سبحانه سمی حبیبه صلی الله علیه وسلم بنحو سبعین اسما من اسمائه الحسنی والمراد بها الاوصاف لانها کلها اعلام وضعت له فکل الاسماء التی وردت اوصاف مدح واذا کان کذلک فله صلی الله علیه وسلم من کل وصف اسم ثم عد منها الخمسة المذکورة فی الآیة المسطورة وروی العلامة الخفاجی والعلامة علی القاری فی شرح الشفا وغیرهما فی غیرها عن سیدنا عبد الله بن عباس رضی الله عنهما انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نزل جبریل فسلم علی فقال فی سلامه السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا ظاهر السلام علیک یا باطن فقلت یا جبریل کیف تکون هذه الصفة لمخلوق وانما هذه صفة الخالق فقال یا محمد ان الله امرنی ان اسلم بها علیک لان الله فضلک بهذه الصفة وخصک بها علی جمیع الانبیاء والمرسلین فشق لک اسما من اسمه ووصفا من وصفه فربک محمود وانت محمد وربک الاول والآخر والظاهر والباطن وانت الاول والآخر والظاهر والباطن فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم

والابریز والاشراقات الالهیّۃ وغیرھا من زبر المھرۃ الدینیّۃ

محمّد محمدؐ کا جوش و خروش
ہمہ بحر و بر مین سُنے اہل ہوش

نہ شُنونِدہ اوس یاد کو تیرا گوش
کہ مدہوش دنیا سے تیرا یہ ہوش

تَصَوّر محمّد کا رکھ تو مدام
کہ ہے پاسِ اَنفاس یہ لا کلام

تو ذِکرِ محمدؐ سے رَطبُ اللّسان
مقالِ محمدؐ سے عَذبُ البیان

تو شکلِ محمدؐ مین ہووے نشان
نشانِ محمدؐ یہ ہو جان فشان

رہی خواب و خور مین اوسیکا خیال
خیالِ جنان مین اُسیکا جمال

رہی شَغَفِ دل مین وہی نقشبند
اوسی نقش سے نقش ہو ارجمند

ہمیشہ رہے مَردمک مین وہ میم
رہی طَورِ حبّہ مین حاے حکیم

دگر میم در طَورِ مُہجہ مُقیم
یہی ہے صراطِ خدا مُستقیم

نہ زاغ بَصر ہو نہ ہرگز طغے
نہ کَذَبُ الفُوادِ لَفِی مارائ

تو کیونکر نظر آوے تجکو دگر
کہ ہے مَردمک مین وہ نورُ البصر

تو کر دال پر اپنے دلکو نثار
قدم پر جَبِین رکھ نہان آشکار

کہ اِس دالِ دَیّان سے تو دوام
دلی دولتِ دین سلے با مرام

خیوری تو ساجد اِسی دال پر
یہی دال ہے دال اس حال پر

قَالَ اللّٰہ تعالت اسماءہٗ وتوالت نعماءہٗ فی تعظیم الحقیقۃ الکلیّۃ قولًا کریمًا اِنَّا عَرَضنَا الاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَالجِبَالِ فَاَبَینَ اَن یَّحمِلنَھَا وَاَشفَقنَ مِنھَا وَحَمَلَھَا الاِنسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُومًا جَھُولًا لِّیُعَذِّبَ اللّٰہُ المُنَافِقِینَ وَالمُنَافِقَاتِ وَالمُشرِکِینَ وَالمُشرِکَاتِ وَیَتُوبَ اللّٰہُ عَلَی المُؤمِنِینَ

فی التفسیر التحریر وغیرہ من النحاریر المشاہیر علیہم رضوان اللہ القدیر ۱۲

رضائے محمد رضائے خدا — رضائے خدا مصطفیٰ کی رضا

کہ ولسوف یعطیک عہد خدا — تو کیونکر نہ چاہے یہ اُنکی رضا

خدا نے جو چاہا ظہور خدا — تو حُبِّ خدا خود ہویدا ہوا

رکھا نام اوسکا حبیب خدا — وہ حُبِّ خود آپ ہے بلا امترا

کیا یا نے خاتم کو اوسمین مزید — کہ یہ خاتم حُب یکتا وحید

ہمہ فرشیات وہمہ عرشیات — یہ ہین اوسکے مظہر بصد بینات

وہ یادِ محمد مین جملہ غریق — تو اُنکی مدد اونکا دائم رفیق

یہ اونکے مربی الی یوم دین — یہ ہین رحمتِ جملۂ عالمین

نہ انکی مدد سے وہ ہون فیضیاب — تو لاریب فوراً وہ جملہ خراب

یہی ذات ہے بحت بے امترا — خدا اور خلقت مین برزخ سدا

یہ ہے باطنِ احدیت لاکلام — مربیٔ جملہ خلائق مدام

فان کل اسم من اسمائہ تعالی یقتضی حقیقتہ فی العلم والعین فلہ مظہر وقد اتفقوا علی ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اسم اللہ الجامع لجمیع الاسماء ولہ ظاہر وباطن فہو یربی ظاہر العالم بمقتضی اسم الظاہر ویربی باطنہ باسم الباطن ولہ التربیۃ الکاملۃ فلہذا قال خصصت بفاتحۃ الکتاب لانہا مصدرۃ بقولہ الحمد للہ رب العالمین فہو مجمع البحرین ولہ الخلافۃ والنبوۃ والرسالۃ والخاتمیۃ والولایۃ التامات اصالۃ لیکون برزخا بینہ وبین الخلائق کلہا ولہ صلی اللہ علیہ وسلم البحت الساذج وہو باطن الاحدیۃ ہذا ملخص ما فی نجم المبین من عقد الفرائد شرح العقائد وفلائد الجواہر

۲۰ فقد ورد فی الاحادیث القدسیۃ ... کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف ... ۱۲

والمحبة متلازمتان والولاء والبلاء توامان فهم عن لذة المحبة والمحنة مبعدون کل حزب بما لدیهم فرحون ولله در المولی الجامی قدس الله سره السامی ۔ شعر

| ملائک را چه سود از حسنِ طاعت | | چو فیض عشق بر آدم فرو ریخت |
|---|---|---|

| | ومن هذا القبیل ذالك القول الجمیل | |
|---|---|---|

| فرشته عشق نداند که چیست قصه مخوان | | بخواه جام گلابی بخاک آدم ریز |
|---|---|---|

فالانسان اختص بالعشق ووصول فیض الرحمن من الحضرة الکلیة وهی باطن الاحدیة بلا توسط سائر البریة وحمله تلك الامانة الالهیة وسر الحضرة الاحدیة لاختصاصه باصابة رشاش النور الالهی وکل روح اصابه رشاش نور الله سبحانه صار مستعدا لذلك النور وسر الظهور والفیض الموفور وکان عرض العشق المحمدی والفیض الاحمدی عاما علی المخلوقات من العرشیات والفرشیات وحمله خاصا بالانسان مظهر الامتحان لانه مع سائر المخلوقات کنسبة الجنان مع الابدان فالعالم شخص وقلبه الانسان فکما ان عرض الروح عام علی الشخص الانسانی وحمله وقبوله مخصوص بالقلب بلا واسطة ثم من القلب بواسطة العروق الممدة یصل عکس الروح الی جمیع الاعضاء فیکون متحرکا به کذلك عرض العشق المذکور والفیض مسطور عام لاحتیاج الموجودات الی الفیض وقبوله وحمله خاص بالانسان ومنه یصل عکسه الی سائر المخلوقات ملکها وملکوتها فاما الی ملکها وهو ظاهر الکون اعنی الدنیا فیصل الفیض الیه بواسطة صورة الانسان من صنائعه الشریفة وحرفه اللطیفة التی بها العالم معمور ومزین واما ملکوتها وهو یا مرکن باطن الکون اعنی الاخرة فیصل الفیض الیها بواسطة روح الانسان وهو اول شیئ تعلقت به القدرة فیتعلق الفیض الالهی من امرکن اولا بالروح الانسانی ثم یفیض منه الی عالم الملکوت فظاهر العالم وباطنه معمور بظاهر الانسان وباطنه وهذا سر الخلافة

والمومنات وکان اللہ غفورا رحیما

اعلم ایہا اللبیب لصفی والمحب لاریب الوفی شرح اللہ صدرک باسرارہ ونور فکرک بانوارہ ان
تلک الامانۃ الالہیۃ کاللوز فی العوالم التمثیلیۃ فظاہرہ قشر وفیہ اللب ذو الحرۃ الجلیۃ والحرۃ
ایضا فیہ بالرقۃ المرئیۃ وفیہ لب اللب وحب الحب علی الخصوصیۃ وفی ہذا اللب ہو الدہن
المقصود بغیر المرئیہ من ذلک اللوز عند ذوی القریحۃ الذکیۃ فالتکالیف الشرعیۃ والامور
الدینیۃ المرعیۃ قشر تلک الامانۃ الازلیۃ وفیہ لب الطریقۃ المسلوکۃ البہیۃ ولب اللب ہو الحقیقۃ
المرضیۃ وفیہ دہن المحبۃ والجذبۃ المحمدیۃ والمودۃ والفیوض الاحدیۃ وتحصیل البقاء والرضاء
بسر الاحدیۃ فالانسان مخصوص بہذہ المقامۃ العلیۃ ومنصوص بالترقیات السنیۃ
لانہ مظہر للجلال والجمال بالصفۃ العلمیۃ فلہ مقام الخلافۃ والمحبوبیۃ الذاتیۃ بخلاف
ملائکۃ الرحمن قال فی روح البیان وبہا فضل الانسان علی الملائکۃ اذ الملائکۃ وان حصل لہم
المحبۃ فی الجملۃ لکن محبتہم لیست مبنیۃ علی المحن والبلایا والتکالیف الشاقۃ التی تعطی الترقی
اذ الترقی لیس الا للانسان فلیست المحن والبلایا الا لہ ومن ثم قال الحافظ فی دیوانہ قدس اللہ
سرہ برضوانہ شعر

| شب تاریک وبیم موج گرداب چنین ہائل | کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا |
|---|---|

یعنی نحن فی قلزم الصبابۃ وقاموس الاذابۃ ولیلۃ جلالۃ الحق الذاتیۃ ساریۃ وامواج مخاوف
الصفات القہریۃ طاریۃ وطلاطم المہلکات نائلۃ وورطۃ الامتحانات ہائلۃ فالملائکۃ القائمون
فی بر التقوی الکابس والعباد الواقفون فی سواحل الزہد الیابس کیف یعرفون احوالنا ومآلنا
ثم کیف یعلمون اہوالنا ومآلنا لانہم مستبشرون بالطاعۃ التی ہی کالقشور من لب لباب العشق
المبرور اذ القانعون بالمامورات الظاہریۃ فالفارغون عن اثقال المحبۃ المحمدیۃ والمحبۃ

ظلم نفسه بحمل الامانه لانه وضع شیأ فی غیر موضعه فافنی نفسه وازال حجبها الوجودیة وهی لمعروفة بالانانیة وجهل ما سوی نور الله ومحبوبه بالکلیة فالجهول هو العالم لان نهایة العلم هو الاعتراف بالجهل فی باب المعرفة والعجز عن درک الادراک ادراک قال المولی الجامی قدس الله سره السامی **شعر**

| | |
|---|---|
| غیر انسان کش نکرد قبول | زانکه انسان ظلوم بود وجهول |
| ظلم او آنکه هستیئ خود را | ساخت فانی بقائے سرمد را |
| جهل او آنکه هر چه جز حق بود | صورت آن زلوح دل بزدود |
| نیک ظلمی که عین معدلتست | نغز جهلے که مغز معرفتست |
| ای نکرده دل از علائق صاف | مزن از دانشِ خلائق لاف |
| زانکه در عالمِ خدادانی | جهل علمست وعلم نادانی |

فلولم یکن للانسان قوة هذه الظلومیة والجهولیة لما حمل تلک الامانة در لوامع آورده که آن بوالعجبی که عشق را در عالم بشریت ست در مملکت ملکیت نیست که ایشان سایه پرورد لطف عصمت اند ومحبت بے درد را قدر وقیمتے نیست عشق را طائفه درخورند که صفت اتجعل فیها من یفسد فیها سرمایه بازار ایشان وسمت انه کان ظلوما جهولا پیرایه روزگار ایشانست ملکی را بینی که اگر جناحی را بسط کند خافقین را در زیر جناح خود آرد اما طاقت حمل این امانت ندارد وآن بیچاره آدمی را بینی پوستی در استخوانی کشیده بے باک از شراب بلا در قدح ولا چشیده وهیچ تغیری در روی ظاهر نگردیده که آن صاحب جنانست لهذا حامل امانت وامانست **مصرع**۔ والقلب یحمل ما لا یحمل البدن

انها حفن من الامانة وحملها وقلن یارب نحن مسخرات بامرک لا نرید ثوابا ولا عقابا ولم یکن

المخصوصة بالانسان - در کشف الاسرار فرموده که چون آسمان و زمین و کوهها بترسیدند
از پذیرفتن امانت و بازنشستند از برداشتن آن رب العزة آدم را گفت انی عرضت
الامانة علی السموات والارض والجبال فلم یطقنها وانت آخذها بما فیها قال یارب ومافیها
قال ان احسنت جوزیت وان اسات عوقبت قال بین اذنی وعاتقی یعنی آدم بطاعت
و خدمت بنده وار در آمد و گفت برداشتم میان گوش و دوش خویش رب العالمین
گفت اکنون که برداشتی ترا دران معونت و قوت دهم اجعل لبصرک حجابا فاذا خشیت
ان تنظر الی مالا یحل لک فارخ حجابه واجعل للسانک لحیین وغلقا فاذا خشیت ان تکلم
بما لا یحل فاغلقه واجعل لفرجک لباسا فلا تکشفه علی ما حرمت علیک شیخ جنید قدس سره
فرموده که نظر آدم بر عرض حق بود نه بر امانت لذت عرض ثقل امانت را بروی فراموش
گردانید لاجرم لطف ربانی بزبان عنایت فرموده که برداشتن از تو و نگاه داشتن
از من چون تو بطوع بارها را برداشتی من هم از میان همه ترا برداشتم وحملناهم فی البر
والبحر وروی ان آدم علیه السلام قال احمل الامانة بقوتی ام بالحق فقیل من یحملها یحمل
بنا فان ما هو منا لا یحمل الا بنا فحملها شعر - راه او را بدو توان پیمود * بار او را بدو
توان برداشت - قال بعضهم - آن بار که از بردن آن عرش ابا کرد * با قوت او
حامل آن بار توان بود * القصه خلعت حمل امانت جز بر قامت با استقامت انسان که
منشور انی جاعل فی الارض خلیفه بر نام نامی او نوشته اند راست نیامد و چون کاری
بدین عظمت و مهمی بدین اهمیت نامزد او شد جهت دفع چشم زخم حسود آن شیاطین
که دشمن دیرینه انسانند انه کان ظلوما جهولا بر آتش غیرت افگندند تا کور شود هر انکه
نتواند دید قال هل الحقیقة ان الظلم والجهل صفتا مدح فی حق مودی الامانة فان الانسان

الاوقات فيرجع الى الحضرة بالتضرع والابتهال معترفا بالذنوب وهم المؤمنون والمومنات
فيتوب الله عليهم لقوله ويتوب الله على المومنين والمومنات والحكمة فى ذلك ليكون كل طبقة
من الطبقات الثلاث مرءآة يظهر فيها جمال صفة من صفاته فالطبقة الاولى اذ لم يحملوا
الامانة وتركوا نفعها لضرها فهم مرءآة جمال صفة عدله والطبقة الثانية اذ حملوها طمعا فى
نفعها ولم يؤدوا حقها وقد خانوا فيها بان باعوها بعوض من الدنيا الفانية فما ربحت
تجارتهم وما كانوا مهتدين فهم مرءآة تظهر فيها جمال صفة قهره والطبقة الثالثة اذ حملوها
بالطوع والرغبة والشوق والمحبة وأدوا حقها بقدر وسعهم ولكن كما قيل لكل جواد كبوة وقع
فى بعض الاوقات قدم صدقهم عند ربهم فى حجر بلاء وابتلاء بغير اختيارهم ثم اجتباهم ربهم
فتاب عليهم وهداهم بجذبات العناية الى الحضرة فهم مرءآة يظهر فيها جمال فضله ولطفه
وذلك قوله تعالى وكان الله غفورا رحيما للمؤمنين بفضله وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء
فلهذا قال بعض العارفين ان الحكمة الالهية اقتضت ظهور المخالفة من الانسان ليظهر
منه الرحمة والغفران ولله در الحافظ جلال الدين قدس الله سره المبين۔ **شعر**

| معنائے عفو و رحمت آمرزگار چیست | | سہو و خطائے بندہ گرش نیست اعتبار |
|---|---|---|

وفى الحديث القدسى لو لم تذنبوا لذهبت بكم وخلقت خلقا يذنبون ويستغفرون فاغفر لهم
وفى الحديث النبوى لو لم تذنبوا لخشيت عليكم اشد من الذنب الا وهو العجب ولهذه الحكمة
خلق الله آدم بيديه اى بصفاته الجلالية والجمالية فظهر من صفة الجلال قابيل والمخالفة ومن صفة
الجمال هابيل والموافقة وهكذا يظهر الى يوم قيام الساعة وليس الحديثان المذكوران
واردين على سبيل الحث على الذنب فان قضية البعثة اصلاح العالم وهو لا يوجد الا
بترك الكفر والشرك والمعاصى ولكن على سبيل الحث على التوبة والاستغفار الا ترى ان

هذا القول منهن من جهة المعصية والمخالفة بل من جهة الخوف والخشية من ان لا يؤدين حقوقها ويقعن فى العذاب ولو كان لهن استعداد ومعرفة بسعة الرحمة واعتماد على الله لما ابين وكان العرض عرض تخيير لا عرض الزام وايجاب لان المخالفة والاباء عن التكليف الواجب يوجب المقت والسقوط عن درجة الكمال امام قشيري قدس الله سره فرموده كه آن امانت برانها عرض نمود وبر انسان فرض نمود آنجا كه عرض بود سر باز زدند واينجا كه فرض بود در معرض حمل آمدند ولا جرم حملها قال الله تعالى وحملناهم فى البر والبحر هل جزاء الاحسان الا الاحسان واين را در عالم ظاهر مثالى هست درختانى كه اصل اينها محكم ترست وشاخ اينها بيشتر بار اينها خوردتر وسبكتر باز درختانى كه ضعيف ترند وسست تر بار اينها شگرف ترست وبزرگتر چون خربزه وكدو ومانند آن واينجا لطيفه ايست كه آن درخت كه بار او بزرگترست طاقت كشيدن آن ندارد واو را گفتند كه بار گران از گردن بر فرق زمين نه تا عالميان بدانند كه هر جا كه ضعيفست مربيئے آن رب لطيفست وحملناهم فى البر والبحر

شعر

| | |
|---|---|
| آسمان بار امانت نتوانست كشيد | قرعهٔ فال بنام من ديوانه زدند |

واللام فى قوله تعالى ليعذب الله المنافقين لام الصيرورة والعاقبة يشير الى ان الحكمة فى عرض الامانة ان يكون الخليقة فى امرها على ثلاث طبقات طبقة منها تكون الملائكة وغيرهم ممن لم يحملها فلا يكون لهم فى ذلك ثواب ولا عقاب وطبقة منها من يحملها ولم يؤد حقها وقد خان فيها وهم المنافقون والمنافقات والمشركون والمشركات الذين حملوها بالظلومية على انفسهم وضيعوها بجهولية قدرها فما رعوها حق رعايتها فحاصل امرهم العذاب المؤبد وطبقة منها من يحملها ويؤدى حقها ولم يخن فيها ولكن لثقل الحمل وضعف الانسانية يتلعثم فى بعض

عن الهوی من الادنی والاعلی فلا راحة لعبد الدنیا وما دون المولی لا فی الاولی ولا فی العقبی فاذا وقع تقصیر او سهو او نسیان فان الله تعالی بحکم اسمیه الغفور الرحیم یمحوه ویعفو عنه ولا یثبته فی صحیفته ولا یناقش علیه ولا یعذب به بل من العصاة من یبدل الله سیئاتهم حسنات ولله ما افاد فی الفارسی واجاد

**شعر**

| | |
|---|---|
| با گنهگاران بگویم تا نیندازند دل | من وفائے دوست را در بیوفائی یافتم |

ای عزیز و فرمیز هنوز صورتِ حضرتِ آدم بر لوحِ فطرت اثبات نورزیده بود و صوتِ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیفَهً بمسامعِ مجامعِ افواجِ ملأ اعلیٰ و کروبیانِ عالمِ بالا نرسیده بود که آوازۀ عظمت و جلال و دبدبۀ رفعت و کمالِ حضرتِ حبیبِ لایزال از تخومِ زمین تا فوقِ عرشِ برین ظاهر گردیده بود و شخصِ جمیلِ حضرتِ خلیل از غارِ عدم بر جبلِ وجود پا ننهاده بود و تاصیلِ اسماعیل و اشتیاقِ اسحاق و کروبِ یعقوب و تاسفِ یوسف علیهم السلام در پردۀ غیب متواری می نمود و رقمِ اعنانِ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَیْمَانَ بر منشورِ خلافتِ عیان آن حاکمِ کشورِ انس و جان نکشیده بود و طغرائے عصمت و قوت یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّهٍ با سمِ زکیِ پسرِ زکریا مکتوب نگردیده بود که نورِ کاملِ السرور منظورِ نظرِ ایزدِ غفور بر تختِ بختِ وجود و پرجودِ اِسناد نمود که اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِیْ ازان معنی اظهار فرمود

**شعر**

| | |
|---|---|
| در آنروزیکه خوبان آفریدند | ترا بر جمله سلطان آفریدند |
| چو شادروانِ جنت برکشیدند | بدربانیت رضوان آفریدند |
| ملاحت بر تو یکسر ختم کردند | پس آنگه ماهِ کنعان آفریدند |
| ترا دادند توقیعِ سعادت | وزان پس نوعِ انسان آفریدند |

آدم علیہ السلام لم یفتح قبضۃ السعادۃ بالطاعۃ الصرف دون وقوعہ فی المعصیۃ ثم توبتہ منہا لیظہر لہ بذلک سعۃ فضل اللہ ورحمتہ وحلمہ علی عبادہ الذین سبق فی علمہ انہم یقعون فی معاصیہ تعالیٰ ولو انہ فتح قبضۃ السعادۃ بالطاعۃ المحضۃ لتعطلت حضرات کثیرۃ من الاسماء الالہیّۃ المتعلّقۃ بالعالم المخالف ذالطایع لایحتاج الیٰ مغفرۃ ولا الیٰ رحمۃ وحلم لعدم مایغفر لہ اویرحم اویحلم علیہ ویؤید ذٰلک الحدیث المذکور لو لم تذنبوا لذہب اللہ بکم ولاتی بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفرلہم فاعلم ذٰلک واشکر للطفہ ہنالک

شعر

| | |
|---|---|
| نصیب ماست بہشت ای خداشناس برو | کہ مستحق کرامت گنہگاران اند |

قال سیّدنا آدم علیہ السلام یاربِّ لم غفرت لی فی الجنۃ فقال اللہ عزّ برہانہ تبارک وتعالیٰ شانہ لاتظہر مغفرتی ورحمتی بالمغفرۃ لنفس واحدۃ قال موسیٰ علیہ السلام الٰہی تریدالمعصیۃ من العباد وتبغضہا فقال ذالک تاسیس لعفوی ابراہیم ادہم قدس سرہ گفت فرصت می جستم تاکعبہ را خالی یابم از طواف وحاجتی خواہم ہیچ فرصتے نیافتم تا شبے باران عظیم بود کعبہ خالی ماند طواف کردم ودست در حلقہ زدم وعصمت خواستم ندا آمد کہ چیزے میخواہی کہ کسے را ندادہ ام اگر من عصمت دہم آنگاہ دریاہائے غفاری وغفوری ورحمانی ورحیمیٔ من کجا شوند پس گفتم اللہم اغفرلی ذنوبی آوازی شنودم کہ از ہمہ جہان باما سخن گوی واز خود مگوی کہ سخن تو دیگران گویند ودرمناجات گفت الٰہی آہ من عرفک لم یعرفک فکیف حال من لم یعرفک آہ آنکہ ترا می داند ترا نمیداند پس چگونہ باشد حال کسے کہ ترا نمی داند ابراہیم گفت پانزدہ سال مشقت کشیدم تا ندائی شنودم کہ کن عبداً فاسترح یعنی لیست الراحۃ الافی لعبودیۃ للمولی والاعراض

بنشین بر دل ویرانہ ام اے گنج مراد | کہ من این خانہ بسودائے تو ویران کردم

آخر الامر این خلعت برقد حضرت آدم چست و درست آمد و قضیۂ مرضیۂ وحملها الانسان در دست حق پرست آمد پس برای تکمیل ایجاد بوجود عجیب و ترکیب بدیع و غریب کہ نقطۂ دائرہ کمال و مرکز محیط جلال و جمال ست قدرت الہیہ حسب ارادت ازلیہ متعلق گردید و بنیان عالیشان قصر کریم لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ بدستیاری صانع قدیم خَمَّرْتُ طِيْنَةَ آدَمَ بِيَدَيَّ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا در معمورہ ابداع ارتفاع ورزید و بہ نقوش اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ اورا منقش گردانید و مرایائے وحدۃ الوجود و غیب و شہود برائے آن وجود پسندید و مشاہدۂ لَیْسَ فِی الْوُجُوْدِ سِوَی اللّٰهِ درآنہا بخشید پس ورا مطلع انوار کردگار بدان و این اشعار پر اسرار بر و بخوان با صدق جنان و ایقان جان **شعر**

| | |
|---|---|
| ای جاودان بصورت اعیان برآمدہ | گاہے نمودہ ظاہر و گہ مظہر آمدہ |
| از روئی ذات ظاہر و مظہر یکیست لیک | در حکم عقل این دگر آن دیگر آمدہ |
| در موطن ظہور و بطون نیست غیر او | ہر چند کز ظہور و بطون برتر آمدہ |
| گاہش کشیدہ جاذبۂ عاشقی عنان | با داغ عاشقان بلا پرور آمدہ |
| گاہش گرفتہ جلوۂ معشوق آستین | بر شکل دلبران پری پیکر آمدہ |
| ہر جان بی نظارہ ستادست منتظر | منظور ہم خود اوست کہ بر منظر آمدہ |
| بنمود روئے بہر تماشائے عاشقان | وانگہ کشادہ چشم تماشاگر آمدہ |
| بحریست متفق کہ از اوصاف مختلف | باران و قطرہ و صدف و گوہر آمدہ |
| بیرون ز عشق و عاشق و معشوق ہیچ نیست | وین ہر دو اسم مشتق ازان مصدر آمدہ |

| | |
|---|---|
| ز کرہ و کوئے تو گرد بے ببر دند | وزان گردونِ گردان آفریدند |
| سوائے چون تو در میدانِ خوبی | نیامد تا کہ میدان آفریدند |

بعد ازانکہ نور سرمایۂ بہجت و سرور حقیقتِ محمدیہ علیہ الصلوۃ والتحیۃ از حجابہائے محبت و رضا و سائر پردہائے صدق و صفا بروز نمود و حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ از جوفِ کعبۂ معظمہ نافِ زمین ذرہ برائے آن مخصوص فرمود پس باب چشمۂ تسنیم مخمر ساختند و بہ ترکیبِ آن بطیبہائے جنان پرداختند پس آن در بہرمان ترین از کوکبِ دری از مطلع انوارِ قدسی می درخشید و طباق سموات و سائر مکونات ازو منور گردید و چون محلِ قابل برائے آن خزینہ درکار بود و درج برائے آن جوہرِ ثمینہ سزاوار می نمود تا این امانت بدو سپارند و این گنج در وودیعت نہند لہذا بر عوالمِ عرشِ برین و فرشِ زمین آن گنجینۂ قدیمہ و امانتِ عظیمہ را جلوہ نمودند کہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ازین معنی ظہاری فرمودند و چون ہیچ یکے از موجوداتِ علویہ و مصنوعاتِ سفلیہ قابلیتِ قبول آن نداشتند کہ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَاَشْفَقْنَ مِنْہَا ازان خبار سے در عوالم گذاشتند لاجرم از ورائے پردۂ غیب ندائے لاریب دردادند کہ شعر

| | |
|---|---|
| گوہرے بر سر بازارِ ظہور آوردند | تا خریداروی از کون و مکان برخیزد |
| این گران مایہ متاع از دو جہان مستغنی ست | طالبے کو کہ ہم از جان و جہان برخیزد |

عین ثابتۂ حضرتِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم بلسانِ استعداد این ندا درداد کہ از برائے قبولِ این کار و تحملِ این بارِ شتر بر بار مطیۂ بدن بُردبارِ من نہایت سزاوار و آن گنج را کنج این ویرانۂ خاک از عرش و املاکِ افلاک لائق بسیار شعر

درین ورطہ گشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختۂ بر کنار

نہین ور دیو لکا وہ ہرگز مقام
سرا سر وہ ہے ور دیو لکا مرام

کہ العشق نارٌ سے اونکو فرار
نہ جبریل اسجائے پر باقرار

لہذا کیا عرض روح الامین
کہ اے شاہ من سید المرسلین

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

لو دنوت انملة لاحترقت ھکذا فی مفاتیح الغیب لکشف القناع عن الریب

کرون گر مین پروازای مصطفا
اسی جائے سدرہ سے جو منتہا

سوئے لامکان آپکا جو مقر
تو ہون سوختہ جملہ یہ بال و پر

یہ پیچھے سو جو حق نے دیئے مجکو پر
تو فی الفور ہون سوختہ سر بسر

جو انوار در لامکان آشکار
حبیب خدا پر وہ جملہ نثار

وما منا الا لہ مقام معلوم الآیۃ

فرشتونکا دائم معین مقام
نہ اوسے تجاوز کرین وہ کرام

جمالی صفت جملہ ہین عابدین
جلالی صفت سے نہ وہ ماہرین

وہ معجون حضرت آدم صفی
خلیفہ خدا کا جلی و خفی

خدا سر اسکا یہ ستر خدا
یہ سب صورت حق بلا امترا

قال فی العرائس والتحبیر وغیرھما من زبر النحاریر انما سمی آدم علیہ السلام خلیفة لمعنیین احدھما انہ یخلف عن جمیع المخلوقات ولا یخلفہ المکونات باسرھا لان اللہ جمع فیہ ما فی العوالم کلھا من الروحانیات والملکونیات وغیرھا واکرمہ باختصاص کرامة ونفخت فیہ من روحی وما اکرم بھا احدا من العالمین والثانی انہ یخلف وینوب عن اللہ

مشتق جو نیک ور نگری عین مصدر ست | کاندر صفاتِ ظاہر خود مضمر آمدہ
نشگفتہ است جز گلِ وحدت بباغ عشق | ہر چند گاہ اصفر و گہ احمر آمدہ

اللہم اوصلنا الی العین وخلصنا من البین

ھذا ملخص ما فی نجم المبین من زبر المھرة المحققین کالتفسیر الکبیر والجامع الکبیر وروح البیان وعرائس صاحب روزبہان وبحر الحقائق والمعانی وغایة الامانی والیواقیت للعارف الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی وبحر الدرر ودرج الغرر وغیرھا من کتب المدققین واللہ یھدی بہ المتقین

وہ اِنّا عَرَضنا کا مقصود ہے | امانت خدا کی وہ معہود ہے
ہوا اوسکا حامل ظلوم وجہول | نہ اوس بار سے وہ ہوا کچھ ملول
ہوا گرچہ ظاہر مین حامل ضعیف | مُربّی ہوا اوسکا ربّی لطیف
کیا نفس پر اُسنے از بس جفا | اوٹھایا اوسے جسنے عاجز سما
کہ حُبّ محمد مین وہ سر بسر | ہوا بسکہ مفتون شام و سحر
کہ حُبِّ دگر کا نہ تھا دلمین نام | تو جاہل ہوا غیر سے لا کلام
ظلومًا جہولاً کا اوسکو خطاب | ملا حق تعالیٰ سے بے اِرتیاب
نہ حامل ہوا اوسکا عرشِ برین | نہ جملہ ملائک نہ فرشِ زمین
نہ اَفلاک اُسکے ہوئے حاملین | کہ لولاک وہ بار ہے بالیقین
وہ ہے رحمتِ جملۂ عالمین | وہ رَبُّ الخلائق غفور و متین
وُہ حُبِّ خدا ہے ز کنزِ قدیم | وہ بحرِ عطا ہے وہ فیضِ عمیم
وہ زخّارِ افضال ہے بیکران | نہ ساحل کا زنہار اسمین نشان

تو روشن ہوئی قدرتِ کردگار ولے وہ نہ ہرگز ہوا آشکار

کیا جبکہ آدم کو پیدا خدا تو آدم سے بیشک وہ پیدا ہوا

خدا کا یہ لاریب مرآت ہے وہ رائی وہ مرئی یکے ذات ہے

تعدد جو اسما صفت سے عیان نہو کثرتِ ذات کا وہ گمان

کہ اسمائے ایزد بلا انتہا ولے ایک یکتا وہ ذاتِ خدا

اسیواسطے ایک اے نامدار وہ جملہ عدد پہ صداقت شعار

کہ خالی نہین اوس سے کوئی عدد عدد سے اوٹھے جب دوئی تب احد

احد سے ہوئے ہین وہ جملہ عدد عدد شاخ ہے اصل ہے وہ احد

مظاہر صفت کے بسے آشکار اگرچہ صفت ایک ہے در شمار

تلاطم جو امواج مین ہو عیان تو اوسوقت حرکت کرین بیگمان

ولے جبکہ حرکت سے پاوین قرار تو وہ ایک ہون بحر بے اضطرار

جو تھا بحر پہلے وہی بحر ہے وہی مرجعِ جملگی نہر ہے

وہ بحرِ قدم بسکہ زخار ہے یہ امواجِ نو پیدا بسیار ہے

انا موج اس بحر سے آشکار وہی بحر گر چھوڑ دے اختیار

تو مقراض لا سے انا کر فنا توئی تو پڑھا کر نہ کہہ تو انا

کہ لاریب ہے زندگی در ممات کہ ظلمات مین ہے وہ آبِ حیات

فنا سے بقا ہے بلا سے ولا کہ ہے رنج سے گنج بے امترا

یہ اوصافِ صورتکا جملہ کمال یہ در اصل معدوم ہے پر زوال

یکے زر سے زیور بنا جس قدر تو صنعت سے کثرتکا اوس مین مقر

صورةً ومعنًى فالاول ان وحدانية الانسان يخلف عن وحدانية الحق وذاته عن ذاته
وصفاته عن صفاته وحياته عن حياته وقدرته عن قدرته وارادته عن ارادته
وسمعه عن سمعه وبصره عن بصره وكلامه عن كلامه وعلمه عن علمه ولامكانية روحه
عن لامكانيته ولاجهتيته عن لاجهتيته واما الثانى اى معنًى فانه اعطى مصباح السر
فى زجاجة القلب والزجاجة فى مشكاة الجسد وفى زجاجة القلب زيت الروح وهو
يضيئ من صفات العقل وفى مصباح السر فتيلة الخفاء يتجلى بنور جمال الله وجلاله
فيظهر انوار صفاته فى العوالم وليس لنوع من المخلوقات غيره ذلك وقد ورد فى الحديث
القدسى الانسان سرى وانا سره وروى الشيخان ان الله خلق ادم على صورته

انتهى ملخصًا من نجم المبين لرجم الشياطين

جمال وجلال وکمال ونوال | جو مخصوص با خالق ذو الجلال
حیات وارادت وہ سمع قدیم | بصر علم وقدرت کلام عظیم
وہ لاجہت ذات رب السما | دگر لامکانی ذات خدا
وہ یکتائی ذات جملہ صفات | وہ باقی جو ہین جملہ اوصاف ذات
تو ان سب مین نائب وہی شان ہے | جو عین عوالم مین انسان ہے
وہ قندیل دل ہے بسر خفی | بدن اسکا مشکات بیشک صفی
وہ ہی زیت روح وروانسے منیر | کہین جسکو انسان روشن ضمیر
وہ مصباح جملہ عوالم مدام | وہ مفتاح کنز خفی لا کلام
خلافت خدا کی اوسی پر ختم | اوسی سے ہویدا وہ حب قدم
کیا عرش وکرسی کو پیدا خدا | فرشتونکو بھی اوسنے پیدا کیا

کیا اوسنے اثبات ہستیٔ خویش
ہوا ہستیٔ خویش سے اہل ریش

اگر تو کرے استفائے وجود
کہ نابود ہون مین نہین میرا بود

جو یہ جملہ موجود نابود ہے
یہ معدوم ہے اور مفقود ہے

تو یہ قدرت رب کا انکار ہے
یہ انکار قدرت پہ اصرار ہے

کہ پیدا کیا حق نے جملہ جہان
کہ ہو قدرت رب کا جلوہ عیان

کیا خاک سے پاک انسان کو
رکھا اوسمین عرفان و ایمان کو

دیا اوسکو ایسا جنانِ رفیع
کہ لا بد وہ از عرش و کرسی وسیع

وہ بیت خدا ہے نہ بیت انام
نہ اوسکے سوا اسکا ہرگز مقام

اوسی مین سمایا خدائے قدیم
نہ زنہار بر فرش و عرش عظیم

وہ کعبہ خدا ہے مطاف جلیل
نہ کعبہ خلائق مطاف خلیل

چنانچہ یہ فرمان پروردگار
حدیث مقدس مین ہے آشکار

قد ورد فی الحدیث الربانی والخبر النفیس الرحمانی بهذا اللفظ المؤتمن ان الله یقول ما وسعنی ارضی ولا سمائی ولکن وسعنی قلب عبدی المومن هکذا فی الکلمات القدسیه والاشراقات المحمدیه یقول العبد المسکین انا فیه الله رحیق المحبین ما تردی الرحمٰن بردا احسن من الانسان لانه خلقه علی صورته من الاکوان فجعله معدن المحبة والعرفان مخزن المودة والرضوان ربنا نطوت فیه العوالم الکبری معضعف خلقته بالاعضاء الصغری فقلب الانسان عرش الرحمٰن افضل من الکعبة والطور اجمل من البیت المعمور لان اساس الکعبة من الاحجار وارهاص القلب من الاسرار بانی الکعبة سیدنا الخلیل وبانی القلب ربنا الجلیل فیها الحجر الاسود وفیه السر المؤبد فیها الرکن الیمانی وفیه کنز المعانی

کہین بالیون سے مُزیّن وہ گوش | کسی جائے پر ہار سے دلپہ جوش
کسی جائے ہنسلی سے گردنمین طوق | کہین بنگڑیون کا ہوا فخر فوق
یہ کثرت عیان جملہ اوصاف سے | تو دیکھے اگر اونکو انصاف سے
تو کر وصفِ ظاہر سے بستہ نظر | وزان بعد کر فکر یہ اے پسر
کہ وہ سب گُٹھالی مین جب ڈالکر | وہ ہون محو اُس وصف سے سربسر
تو باقی رہے ایک زر بیگمان | وہی ایک زر ہی جو اوّل عیان
ہوئے وصفِ اَشکال اُس نسے نہان | تو اسمائے ظاہر ہوئے بے نشان
وہ اَحکامِ کثرت جو تھے برقرار | کیا سب نے فی الفور اُس نسے فرار
اسی طور سے ہی جو حادث وجود | وہ مفقود ہے پیشِ قدم و ودود
لہذا یہ فرمانِ اہلِ صفا | کلامِ مُصفّٰی زسر پُر وفا

اِثبَاتُ التَّوحِیدِ فَسَادٌ فِی التَّوحِیدِ وَنَفیُ الوُجُودِ اِنکَارُ القُدرَةِ وَقَالَ بَعضُ حَضرَاتِ الکِبَار
اکثرُ ذنبی معرفتی اٰباہُ ھکذا فی کشف الاسرار وغیرہ من زبر الابرار ۵؎

کہ اثباتِ توحید لابد فساد | بتوحیدِ خلّاقِ جملہ عباد
کہ ہو اسمیں مثبت کا ثابت وجود | تو یہ شرک ہی باوجودِ ودود
کہ ہستیئ مولا و ہستیئ تو | یہ لاریب ہے کفر اے نیک خو
وجودِ خدا او وجودِ عباد | تو دو بود ہے یہ بسے پُر فساد
کہ ہین اور تو ہے یہ دو آشکار | تو کیونکر وہ توحیدِ پروردگار
لہذا یہ فرمانِ روشن ضمیر | کہ عرفانِ اٰباہُ ذنبی کبیر
یہی شرکِ ابلیس کا ہے نہان | جو اُسنے کیا ہی انا سے عیان

فهو المعبّر عنه فی تحقیقهم — بالمنظر الاعلیٰ و مجلی الآنِ

والطّور فیه مع الکتاب و بحرہ — والرّق والسّقف الرّفیع الشّانِ

وهو الّذی ضرب الالٰه بنورہ — مثلاً به فی محکم القرآنِ

بالزّیت والمصباح مع مشکاته — و زجاجة المتکوکب اللّمعانِ

هٰذی العروسة زفّها لك خاطرٌ — فی القلب فوق منصّة العیدانِ

فانظر الی الحسناء فیك بعینها — تجلّی علیك لدیك کلّ معانِ

اگرچہ نہ ازلی یہ انسان ہے — ولے ذاتِ ازلی کا برہان ہے

یہ لاریب ابدی یہ ابد الاباد — تو کیونکر یہ نابود ابدی مراد

جو ہو اسکا منکر وہ ہے اہلِ نار — کہ ہے منکرِ قدرتِ کردگار

خبوری تو کر مختصر سے جواب
نہ دے زلفِ محبوب کو پیچ و تاب

کہ حسنِ حبیبی خداداد ہے — وہ تنزیہِ واصف سے آزاد ہے

نہ مُثبِت نہ منفی تو ہو در وجود — یہی امرِ سالم جو ہے اصل بود

خلافت نیابت سے خدمتگزار — تو قدرت خدا کی رہے آشکار

جو کثرت کا ہے مرتبہ بیگمان — نہ ہو اس سے غافل تو اے نیکدان

ولے دلپہ وحدت کو رکھ پائدار — کہ توحید رب کی رہے برقرار

کہیں خوک و سگ بھی غنم اور فیل — کہیں بلبل و گل کہیں اُمِّ غیل

کوئی کافر و مومنان مرد و زن — کوئی فاسق و عاشقِ ذوالمنن

ہوا حکم ہر مرتبے پر ضرور — تو کر حفظ اوسکو ز اہلِ شعور

فیها الرکن العراقی وفیہ الحسن الاخلاقی فیها الرکن الشامی وفیہ الیمن النامی علیها القبیت الاستار وعلیہ تغشی الانوار فیها نصب المیزاب وفیہ شرب الاقتراب ھی مطاف اصناف الخلائق ھو مطاف الالطاف والحقائق ھی مظھر مائۃ وعشرین رحمۃ التی تنزل علیها کل یوم وھو منظر ثلاثمائۃ وستین نظرۃ ممن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ھنالک مقام النبی ابراھیم وھٰھنا مورد الانعام السرمدی الخیم ھنالک بئر الزمزم المرادی وفی ذلک زمزم الفرح الحادی حجھا زیارتھا بالافعال المخصوصۃ فی زمنھا بالھیئۃ المنصوصۃ وحجہ رویۃ الحبیب فی المشھد والمغیب ھنالک المروۃ والصفا وفی ذلک المروۃ والوفا ھنالک الاحرام بالثوبین وھٰھنا الاعدام الحب لدارین ھنالک رفع الصوت بالتلبیۃ وھٰھنا قطع العلائق الناسوتیۃ ھنالک المنیٰ والمزدلفۃ وھٰھنا الظفر بالمنیٰ والزلفۃ ھنالک اعظم الارکان وقوف لعرفات وھٰھنا الختم العرفان معرفۃ الذات ھنالک الوقوف بالمشعر الحرام وھٰھنا الوقوف بمشھد الاحترام ھنالک رمی الجمار وھٰھنا ضرب الاذکار ھنالک حلق الروس وھٰھنا بذل النفوس ھنالک دم التمتع والقران وھٰھنا التمتع بالقربان بذبح خواطر النفس والطغیان بسکین التسکین والاطمینان ھنالک سبعۃ اشواط الطوافیۃ وھٰھنا الفناء عن الصفات السبعۃ الذاتیۃ ھنالک استلام الحجر الاسود وھٰھنا الاستسلام للہ الصمد ھنالک بعد الطواف صلوٰۃ الرکعتین وھٰھنا بعد الفناء قرۃ العینین بلقاء رب المشرقین وقس علیہ سائر المناسک وانشد ھذا الاھل المسالک **شعر**

| | |
|---|---|
| القلب عرش اللہ ذو الارکانِ | ھُوَ بیتہ المعمورُ بالانسانِ |
| فیہ ظھورُ الحقِّ تیہ لنفسہ | وعلیہ صِدقًا مُستوَی الرحمانِ |
| خلقَ الالٰہ القلبَ مرکزَ سرِّہ | وَمحیطَ دَورِ الکونِ وَالاعیانِ |

وہ داوات احدیت کردگار
قلم باعث خلق ہر نور و نار

ہوا اوس قلم سے جو نقش و نگار
قراطیس ہستی پہ ای ہوشیار

وہ عرش بریں یا کہ فرش زمین
یہ کون و مکان اور جملہ مکین

جنان اور نیران وہ حور و قصور
وہ مالک وہ رضوان اہل سرور

ہمہ نوری و ناری عالمین
وہ جن و بشر کافر و مومنین

یہ ہین فیض اوس ایک داوات کے
دفاتر یہ اوس قول کن ذات کے

یہ ہین اوسکے نقطے سے جملہ حروف
یہ تفصیل مجمل سے جملہ الوف

مظاہر یہ ہین سر اسرار کے
مناظر یہ ہین نور انوار کے

و لے حکم ہر ایک پر ہے جدا
کہ ہین مظہر عدل و فضل خدا

جبین مین یکے نور سے برقرار
تو اوسکے یہ دو چشم ہین فیضدار

اگر اتحاد و نور پر ہو مدار
تو ہو ایک دیدہ ہین دو آشکار

جو ہی اصل مین ایک نور البصر
تو دل سے دوئی پر نکر تو نظر

نہ ہے جزو موجود پروردگار
حلول خدا بھی نہین آشکار

نہ موجود سے ہے جدا کردگار
نہ ہے عین موجود پروردگار

وہ سریان روحی وہ رب البدن
وہی ایک ہر وصف ہو ذو المنن

نہ گوہر مین چمکے نہ ہر سنگ مین
وہی گوہری جلوہ ہر رنگ مین

عجب شان اوس گوہری رنگ مین
نہ وہ رنگ ہو او ہر سنگ مین

خیوری یہ مرآت خلق خدا
وہ رائی وہ مرئی بلا امتدا

که حفظِ مراتب صراطِ قویم | جو غافل ہوا اِسّے ہی وہ رجیم
یہی ہے وہابی مین خُبثِ نہاد | که حفظِ مراتب سے اُسکو عناد
کرے خاص کا حکم وہ بر عوام | وہ نبیونکو تشبیہ دے باصنام
جو ہے نصّ مین حکم بر کافران | کرے اوسکو جاری وہ بر مومنان
توکیونکر نہ زندیق ہو بالضرور | که حفظِ مراتب سے اُسکو نفور
که جملہ جو اَقسامِ خالقِ خدا | ہوا حکم ہر ایک پر ہے جدا
ہوا حکم صنعت کا یہ آشکار | که ہے کفر و ایمان کا سب کاربار
اوٹھے شکلِ ظاہر سے گر یہ نظر | تو ہے خاک جملہ بہائم بشر
جو تھی پاک وہ خاک روئے زمین | وہ تھی مظہرِ وصفِ شمس برین
وہی خاک سب خاک ہی اب عیان | جو اَوّل وہ آخر نکر کچھ گمان
جو بیتُ الخلا کا وہ آبِ پلید | وہ شربت کا جو آب ہی اے ولید
یہ ہر دو یکے نہر سے بیگمان | ولے حکم رُتبے کا اونہر روان
جو بیتُ الخلا مین گیا پاک آب | تو اِسپر ہوا حکم اوسکا شتاب
لکھے ایک دا وات سے گر بشر | ز قُرآن و پوتھیِٔ اہلِ سقر
وہ قرطاس دونو کا یک طور پر | قلم ایک نیز سے ہو سر بسر
تو قرآن کو چومین ہمہ مومنین | که منشورِ ایزد وہ ہے بالیقین
نہ تعظیمِ پوتھی کرین مومنان | که ہے کافرون کا وہ جملہ بیان
قلم ایک ہی ایک دا وات ہے | وہ اَوراق ہر دو یکے ذات ہے
ولے حکم دونو یہ ہے منفصل | اگرچہ حقیقت مین ہین مُتّصل

نور روشن ہوا اُسّے نزدِ فہام — کہ ہر جائے پر حکم لازم مدام

نہوا اصل پر حکمِ فرعِ مقیم — کہ وہ عیبِ فرعی سے دائم سلیم

جو ہے اصل ظاہر وہ طاہر مدام — کہ نورِ قدیمی وہ خیر الانام

نہ وہ حکمِ خلقت سے معیوب ہے — کہ لاریب قُدّوس محبوب ہے

وہی پاک نیران وگلزار سے — ہمہ اہلِ ایمان و کُفّار سے

وہ ہے اصلِ مطلق ز کنزِ خفی — وہی قیدِ خلقت سے دائم صفی

مقیّد نہو وہ کبھی زینہار — باوصافِ اہلِ جنان اہلِ نار

اگرچہ وہ ہے اصلِ ارض و سما — ولے اوسے لابد منزّہ سدا

خیوری یہ ربّی جو مقصود ہے
حقیقت مین مُطلق وہ مسجود ہے

ہوا سورہ یوسف کا جبکہ نزول — کیا اوسکا معنے بیان تب رسول

ہوا حُسنِ یوسف کا اظہر بیان — وہی ذکر ہر محفلِ مردمان

تو اُسّے حُمیرا ہوئی بس ملول — کہ ظاہر نہ ویسا یہ حُسنِ رسول

یہ ہین خاتمُ الانبیا بالیقین — حبیبِ خدا رحمتِ عالمین

تو کیونکر نہ برتر ہوئے یہ حسین — ز یوسف لہذا ہوئی پُر حزین

تو صادر ہوئی یہ حدیثِ شریف — بلاریب مضمون اسکا لطیف

یہ کوزے مین دریا ہوا مُستقر — یہ قطرہ بدریائے خیرُ البشر

نہین اسکا ممکن مُفصّل بیان — ولے رشف اُس بحر سے ہے عیان

خیوری یہ ہی بحرِ اصلِ اصیل

اگر دل مین اسطور ہو کچھ خیال — که اصل و فروعات مین انفصال

که نورِ نبی اصلِ جملہ وجود — ہوا او سے نیران و گلزار بود

سگ و خوک و بز جملۂ مشرکین — او سی نورِ طاہر سے ہین بالیقین

یہ طاہر نہ ناپاک ہین بالضرور — تو ناپاک ہے پاک سے در ظہور

تو اصل و فروعا مین اختلاف — کہو اب جوابِ زکی صاف صاف

سنو اے عزیز و جوابِ صواب — نہ ہو اہمین زنہار کچھ ارتیاب

غذا اصل ہے اور فرع کثیر — نہوا اصل پر حکمِ فرع و فیر

رگو مین وہ دم اور پستان مین شیر — وہ صلب و ترائب مین نطفِ بشیر

وہ معدے مثانے مین بول و براز — اسیطور ہر جائے کر امتیاز

وہی ایک یتا غذا الاکلام — که نحل و زنابیر کا وہ طعام

وہ ہو نحل مین شہد فیہ شفا — وہ زنبور مین نیش از بسکہ دا

نہوا اصل پر شاخ کا حکم نیز — تہ ہو وہ اصل اپنے سے کچھ باتمیز

تو از عالمِ امر و خلقِ عزیز — بگو حکمِ تو چیست در جملہ چیز

ہو نان و نمک تہا غذائے رسول — وہی بس غذائے ہمہ ذی عقول

وہ شکمِ محمد مین عسلِ شفا — که وہ منقلب عین ہے پر صفا

که بول و براز و دمِ مصطفا — ہمہ طاہر و پاک سارے با وفا

پسینہ جو فائق ز بوئے گلاب — لگے جس بدن پر نہ اسکو عذاب

تھا سے جو فضلات اے منصفین — کہو حکم کیا اونکا ہے بالیقین

تو دو حکمِ طاہر غذا ایک بس — کہان وہ معطر کہان یہ نجس ہے

اظهرت من نور حبيبه صلى الله عليه وسلم وانه ظهر لذاته تعالى وتقدس هو صلى الله عليه وسلم
مظهر تام لذاته تعالى ووجوده رحمة للعالمين بالرحمة الاستوائية بالنظر الى جميع المخلوقات
من حيث مخلوقيتهم ومرزوقيتهم ومظهريتهم بصفة الارادة والقدرة والحياة والعلم
والسمع والبصر والكلام وبالرحمة الامتنانية بالنظر الى المومنين والمنتسبين من الانوار
المحمدية لانه بهم رؤف رحيم له حسن قديم وخلق عظيم اذ هو سر الاحدية من الكنوز
الخفية لولاه لما ظهرت الربوبية هذا ملخص ما في الاشتراقات الالهية والمقامات الابهرية

جو پیدا نہوتا وہ خُلقِ عظیم
تو پیدا نہوتا وہ خلقِ قدیم

قِدَم سے ہوا جبکہ خُلقِ عظیم
تو حادث سے پیدا ہوا وہ قدیم

دلا حُسنِ لیلیٰ سے پیدا ہوا
وہ مجنون تو دل او سپہ شیدا ہوا

تو مجنون سے بھی حسنِ لیلیٰ ہوا
تو کچھ وصفِ ذاتی نہ میلا ہوا

کیا حُسن اپنے کو او سپہ فدا
ہوئی او سپہ صدقے بلا امترا

تو پیدا ہوا اومین یہ اِتحاد
کہ دو جان و یکتن وہ بین العباد

نہ زنہار مجنون سے لیلیٰ جدا
نہ لیلیٰ سے مجنون جدا ہے سدا

کوئی حسنِ لیلیٰ کو دیکھے اگر
تو مجنونکا لاریب اوسمین مقر

اگر حسنِ مجنون کو دیکھے بشر
تو لیلیٰ کو دیکھے چو نورُ البصر

وہ ایسے ہوئے مُتَّحِد اہلِ راز
کہ ہو آب مین نمک جیسا گداز

سُنو اے عزیز و بصدقِ جنان
لطیفہ یہ نمکین بسے خوش بیان

کہ گر ایک مَن آب ہو صاف تر
تو یک مَن نمک اوسمین ڈالے بشر

گلے وہ نمک آب مین جب تمام
ترازو مین پھر اُسکو تولین فہام

| | | |
|---|---|---|
| | شنا ور نہ اسمین خلیلِ جلیل | |
| نہ جبریل کا اسمین گا ہے گذر | | ولے ہے طفیلی کا اسمین مقر |

قال معاذنا وملاذنا شفیع الرسل والامم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اخی یوسف اصبح وانا املح منہ رواہ العلامۃ فی التحریر والتحبیر وغیرہ من النحاریر المشاہیر علیہم رضوان اللہ القدیر

کہ لابد یہ فرمانِ خیر الوریٰ — شفیعِ خلائق بروزِ جزا

کہ یوسف اخی کا وہ حسنِ صبیح — ولے اُس سے یہ حسن میرا ملیح

وہ تھا حسنِ شیرین بلا امترا — ولے ہی یہ نمکین بسے دلربا

سنو اے محبانِ اہلِ جنان — کہ نمکین و شیرین مین فرق عیان

کہ خواہانِ شیرین زن و کودکان — جو ہین ناقصِ عقل و دین بیگمان

نہ دائم وہ مرغوبِ عالی نفس — کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس

ہوا حسنِ شیرین سے فتنہ زنان — یہ نمکین ہوا رحمتِ ہر جہان

وہ تھا حسنِ خلقی بسے آشکار — نہ یہ حسن خلقیئے پروردگار

ہوا اسکا مدّاح خود وہ قدیم — کہ حسن تو لاریب خلقِ عظیم

جو ہے عظمتِ خالقِ ہر سرا — وہ تیری صفت ہی تو حسنِ خدا

جو ہی سبقتِ رحمتِ کردگار — وہ حسنِ خدا خالقِ نور و نار

وہی حسن ہی ذاتِ خلقِ عظیم — وہ ربّ الخلائق رؤف رحیم

ان اللہ کتب کتابا قبل ان یخلق الخلق بالف عام علی ورقۃ آس ثم وضعہا علی العرش ثم نادی یا امۃ محمد ان رحمتی سبقت غضبی اعطیتکم قبل ان تسألونی وغفرت لکم قبل ان تستغفرونی ومن سبقۃ رحمۃ اللہ تعالی ان العوالم کلہا ۵ ؛

مُقیّد وہ ظاہر ہیں نزدِ فہام
ولے درحقیقت وہ مُطلق مدام

حُضوری وہ ظاہر ہیں عبدِ خدا
خدا ہے وہ باطن ہیں بے اِمترا

قال فی الفتوحات المکیۃ بھذہ الکلمات الزکیۃ قولہ تعالیٰ وما رمیت نفی اذ رمیت اثبت ولکن اللہ رمی فنفی کون محمد صلے اللہ علیہ وسلم واثبت نفسہ عین محمد علیہ السلام وجعل لہ اسم اللہ فھذا ھو ترک العبودیۃ فی مقام الجمعیۃ انتہی قال فی روح البیان لما تجلی اللہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بصفۃ القدرۃ کان قد رمی بہ حین رمی وکان یدہ ید اللہ کما کشف لنا عن ھذہ الحقیقۃ فی قولہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم واعلم ان اللہ اسند القتل الی داؤد علیہ السلام فی قولہ وقتل داود جالوت وفرق کبیر بین عبد اُضیف فعلہ الی نفسہ وبین عبد اُضیف فعلہ الی اللہ لان العبد محل لآفات والحوادث واللہ منزہ عنھا واللہ المقوی

دُرّ ما فی المثنوی **شعر**

مَارَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ گفت حق
کارِ ما بر کارہا دارد سبق

گر بپرانیم تیران نی زماست
ما کمان و تیر اندازش خداست

تا نشد مغلوب کس این سر نیافت
گر تو خواہی آن طرف باید شتافت

یقول العبد المسکین اناہ اللہ رحمۃ الواصلین روی البخاری عن ابی ھریرۃ عبد الرحمن علیھما رضوان اللہ المنان قال اللہ سبحانہ لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا ولئن سئلنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وروی البیھقی

تو زائد نہو ایک مَن سے وہ آب — کہ وزنِ نمک محو بے ارتیاب
نمک جب ہوا محو در ذاتِ آب — ہوا محو اَز ذاتِ خود وہ شتاب
تو وہ وزنِ ہستی جو تہا با قیام — وہ ثقلِ وجودی جو تھا اے فہام
او تھا مثلِ نقطہ جو ہے غین پر — تو باقی رہا عین اے ذی بصر
دوئی سے ہوا پاک جب وہ شتاب — تو باقی رہا ایک مَن در حساب
لہذا یہ فرمانِ خیرُ الورا — ورودِ حسنداُنپہ صبح و مسا
کہ یہ حسن میرا بسے سے ہے ملیح — نہ چون حسنِ یوسف جو تھا وہ صبیح
کہ لاریب جب ذاتِ خیر الورا — جو نمکین صفت حسن سب بے امترا
ہوئی محو در آبِ ذاتِ خدا — فنا سے ہوا اونکو حاصل بقا
تو بارِ بشر کا جو تھا اونہین نام — او تھا اونسے فی الفور وہ لاکلام
جو ظاہر مین تھی عبدیت مستعار — ہوئے اوسّے طاہر وہ طہٰ شعار
ہوا پاک نقطے سے ظائے ظہور — تو باقی رہا ایک طائے طہور
تو جس بحر سے تہا نمک آشکار — ہوا محو اوسمین نکر اضطرار
نمک ہی جو ظاہر مین باطن مین آب — ملا آب مین آب اے کامیاب
ملے قطرہ جب بحر مین اے فہام — تو اُسوقت ہو بحر وہ لاکلام
لہذا یہ فرمانِ ربُّ العلا — کہ یا نورَ نوری شفیعَ الورا

وما رمیتَ اذ رمیتَ ولکنّ اللہ رمیٰ الآیۃ

نہ تو نے چلایا وہ سنگریزۂ مشت — کہ جب تو چلایا وہ کفار گشت
ولیکن چلایا اوسے کردگار — کہ احمد محمدؐ سے ہے آشکار

وَطَوَى السَّمٰوَاتِ الْعُلَا بِعُرُوجِہٖ ۔ طَيَّ السِّجِلِّ كَمَدِّ لُجِّ رُكْبَانُہٗ

اَنْبَأَ عَنِ الْمَاضِيْ وَعَنْ مُسْتَقْبِلٍ ۔ كَشَفَ الْغِنَاءَ وَكَمْ اَصَابَ بُرْهَانُہٗ

اَنْبَأَ عَنِ الْاَسْرَارِ اِعْلَانًا وَّلَمْ ۔ يُفْشِ السَّرِيرَةَ لِلْوَرَا اِعْلَانُہٗ

حَاشَاهُ لَمْ تُدْرِكْ لِاَحَدٍ غَايَةٌ ۔ اِذْ كُلُّ غَايَاتِ النِّهَايَةِ اٰنُہٗ

صَلَّى عَلَيْہِ اللّٰہُ مَهْمَا زَمْزَمَتْ ۔ كَلِمُ عَلٰى مَعْنًى يَرُوحُ بَيَانُہٗ

سنو مجھسے نکتہ یہ اے دوستان
کہ تاثیر ہے یہ نمک مین عیان
کہ کانِ نمک مین گرے جب حمار
گلاوے اُسے جب وہ کانِ نمک
کرے اُسکو تبدیل وہ بے خلاف
گرے آب مین گر وہ اے ہوشیار
نہو خبثِ اوّل سے کچھ بھی نشان
لہٰذا یہ فرمان خیر الانام
کہ یہ حسن میرا جو نمکین شعار
جو ہے نفسِ امّارہ مثلِ حمار
گرے حُبِّ احمد مین گر وہ حمار
تو ہو مطمئنہ بصدق و صفا
یہ طاعت جو میری وہ آبِ زلال

ہوئے متفق اسپہ جملہ مہان
یہ اوسکے خصائص سے ہی بیگمان
تو ہو منقلب عین بے اختیار
تو ہووے نمک وہ بلا شبہ و شک
تو ہو خبثِ باطن سے وہ پاک صاف
تو ہو محو اوسمین وہ بے اضطرار
کہ پاکیزہ ہے وہ نمک بیگمان
عَلَیہِ صلوٰۃِ خدا و سلام
نمکسار میری محبت شمار
تو کافر وہ ناپاک نزدِ کبار
تو امّارگی سے کرے وہ فرار
وہ مثلِ نمک پاک بے ہترا
سگلے چون نمک اوسمین جو خوشخصال

والامام احمد علیہما رضوان اللہ الصمد بزیادۃ وفوادہ الذی یعقل بہ ولسانہ الذی
ینکلم بہ وفی حدیث حذیفۃ عند الطبرانی علیہما الرضوان الربانی ویکون من اولیائی
واصفیائی ویکون جاری مع النبیین والصدیقین والشہداء فی الجنۃ ہذا اول درجات
السالکین فکیف مقام حبیب رب العالمین لولاہ لما خلق اللہ الاولین والآخرین وفی
شانہ قد انزل فی کتاب اللہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ وقد قال معاذنا وملاذنا
الاصدق من رآنی فقد رای الحق لانہ من نور اللہ القدیم سر الاحدیۃ در الکنز الفخیم
ثم کیف لا یوضع مقامہ العظیم اسم ذات اللہ الکریم فیما قال اللہ فی کتابہ الاسنی وما رمیت
اذ رمیت ولکن اللہ رمی

شعر

شمس علی قطب الکمال مضیئۃ ۔ بدر علی فلک العلا سیرانہ
اوج التعاظم مرکز العز الذی ۔ لرحی العلا من حولہ دورانہ
فالخلق تحت سماء علاہ کخردل ۔ والامر یبرمہ ہناک لسانہ
والکون اجمعہ لدیہ کخاتم ۔ فی اصبع منہ اجل اکوانہ
وتطیعہ الاملاک من فوق السما ۔ واللوح ینفذ ما قضاہ بنانہ
ولہ المقام وذلک المحمود ما ۔ لم یدر من شان تعالی شانہ
ہو در بحر الوہۃ وخضمہا ۔ ہو سیف ارض عبودۃ ومعانہ
ہو ہاؤہ ہو واوہ ہو باؤہ ۔ ہو سینہ والعین بل انسانہ
ہو قافہ ہو نونہ ہو طاؤہ ۔ ہو نورہ ہو نارہ ہو رانہ
عمد اللواء بحمدہ وثنائہ ۔ فالدہر دہر والاوان اوانہ
والعرش والکرسی ثم المنتہی ۔ مجلاۃ ثم محلہ ومکانہ

تو اندک سنو ہم زنمکین کلام
شفائے تو مقصود من صبح و شام

نہ چین بر جبین ہو نوای خویش بین
تو داخل نکر مجکو در مشرکین

نہ کہہ مجکو تو بدعتی اے فہیم
کہ بدعت سے ہی قلب تیرا سقیم

کہ مدہوش ہے نفس تیرا ضرور
زا ہوائے آمارگی و شرور

نہ کچھ سامع حق وہ لیل و نہار
کہ انصاف سے اوسکو دائم فرار

دلا کر بیان اب تو حسن رسول
نہو طعن منکر سے ہرگز ملول

نمک مین جو تاثیر ہے بالیقین
وہ اظہر من الشمس اے منصفین

کہ لاریب وہ محو ہو در طعام
نہ باقی رہی او سمین ہستی کا نام

ولیکن وہ پیدا کرے در طعام
مقام قبولیت و احترام

تناول کرین اوسکو سب خاص و عام
تو محظوظ اُسّے وہ خوشنود تام

لہذا بہ فرمان خیر الورا
شفیع خلائق بلا امترا

کہ یہ حسن میرا نمکین صفات
تو ہے اقتضا اُسکا از روئے ذات

کہ مصروف میری ہمم ہو مدام
یہی اُسکا مطلوب در صبح و شام

کہ مقبول ہو اُمّتی ہر زمان
درین دار دنیا و دار جنان

لہذا کیا عمر اپنی تمام
اسی درد و غم مین بصد اہتمام

کہ یہ اُمّت مذنبہ خاکسار
خدایا تو کر فضل انپر نثار

بہ بخشائے بر حال این مذنبین
بہ فضلیکہ داری تو بر مومنین

مکان لامکانمین یہی ورد جان
کہ یارب ارحم برین عاصیان

یہی حسرت دل یہ دلکی مرام
کہ ہو جملہ اُمّت بدار السلام

تو محبوبِ ایزد وہ ہو بالیقین — کہ ہے وہ محبِ شہِ مرسلین
لہذا یہ فرمانِ پروردگار — یہ ہے آلِ عمران مین آشکار

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

بفرمائے اونکو تو اے مصطفا — کہ ہے جنکا حُبِ خدا ادّعا
کہ گر حبِ مولا مین ہو صادقین — تو میری اطاعت کرو بالیقین
اگر ہو محبینِ پروردگار — تو ہو اتباعی یہ تم جان نثار
کہ حبِ محمّد وہ حبِ خدا — یہ موقوف اوسپر بلا امترا
نہ جس دلمین قائم وہ حبِ رسول — تو حبِ الٰہ سے وہ ہو کب قبول
خدا کی محبت کا ہے یہ نشان — کہ حبِ محمّد سے ہو پر جنان
تو محبوب اوسکو بنادے خدا — وہ محبوبِ ایزد بہر دوسرا
یہ ہی رمز پر مغز اسمین نہ پوست — کہ جو دوست کا دوست اپنا وہ دوست

خیوری بیان تیرا نمکین ہے
دلِ پر حزین کی یہ تسکین ہے

ولے زخمِ اعدائے دین پر مدام — نمک پاش ہے یہ بصد اہتمام
کہ بیشِ وبالی عدوِّ خدا — ہوئی شرک مدح شفیعُ الورا
ولیکن بیان کر تو نمکین دوا — کہ شاید شفا اوسکو ہو کچھ عطا
کہ صفرائے انکار اوسکا رفیق — حسد کی حرارت سے ہی وہ حریق
اُسے ترش و نمکین سزاوار ہے — نہ شیرین بیان اوسکو درکار ہے
مگو شہدِ شیرین شکر فائق ست — کسے را کہ سقمونیان لائق ست

جو ہے اصلِ حسنِ حبیبِ خدا | قدیمی تجلی وہ بے ابتدا

قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام علی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ ثم خلق منہ کل خیر و خلق بعدہ کل شیئ رواہ البیہقی وعبد الرزاق رض

وہ نورِ خدا ہے وہ حبِ الٰہ | وہ فیضِ قدیمی بلا اشتباہ
جو دیکھیں اُسے زندگانِ جہان | تو فی الفور مُردہ وہ ہون بیگمان
وہ مُردون پہ جلوہ نما ہو اگر | تو ہون جملہ زندہ چو روزِ حشر
قیامِ قیامت کا ہو پھر زمان | تو ہو وردِ نفسی و نفسی عیان
لہذا رکھا خالقِ دو جہان | جمالِ حبیبی کو دائم نہان
کہ وہ حسنِ ازلی نہ او سکو زوال | وہ ہے لائقِ خالقِ ذوالجلال
وہ مسجودِ مطلق وہ محیِ العظام | وہ معبود برحق نہ اسمین کلام

قال فی روح البیان والتحبیر و بحر الحقائق والجامع الکبیر عن الامام الواسطی وغیرہ من الکبار قدس اللہ سرہ المنیر ان اللہ تعالت اسماؤہ و توالت نعماؤہ قد اخبرنا بالآیۃ الکریمۃ من شان حبیب اللہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ بان البشریۃ فی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام عاریۃ واضافیۃ لا حقیقیۃ فظاہرہ مخلوق و باطنہ حق ولذا تجوز السجدۃ لباطنہ دون ظاہرہ لان ظاہرہ من عالم التقیید و باطنہ من عالم الاطلاق انتہی قال العارف الربانی سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی درر الغواص لو اظہر ذرۃ من معجزاتہ التی ہی من خصائصہ فی ہذہ الدنیا لتلاشی العالم باسرہ لانہا کلہا تجلیات لیس فیہا رائحۃ الکون المقید فہی بریئۃ عن المثلیۃ ولما الطلاق و بعدم الانقطاع انتہی وتفصیل ہذا التبیین فی کتاب نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین

ہوا اُمّتی اونکا وِردِ زبان — نہ وِردِ زبان بلکہ وردِ جنان
کہ از مہد تا لحد یہ التجا — کہ این اُمّتِ من بہ بخش اے خدا
کیا جملہ ہمّت کو اونپر فدا — نہ اُمّت سوا رب سے کی التجا
ہوئے محو جون ملح خیر الانام — بغمہائے اُمّت جو مثلِ طعام
نمک وار اس غم سے زہرا گداز — کہ رازِ محمدؐ سے وہ اہلِ راز
کیا صرف حسنین خیر الانام — کہ ہو اُمّتی اِسّے عالیمقام
تو اُمّت کو حاصل ہوا بالیقین — مقامِ قبولیّتِ صالحین

اِنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصَّالِحُوْنَ الآیۃ

تو گلزار ہوا اونپہ نارِ جحیم — کہ نورِ محمّد سے قلبِ سلیم
مشرف وہ از دیدِ پروردگار — خدا اونسے راضی نہان آشکار

خیوری تجھے بس لقائے حبیب
اسی مین لقائے خدا ہے نصیب

جو مطلوبِ ایزد ہوا وہ لقا — تو ہے اوس لقا مین لقائے خدا
لقائے حبیبی جسے ہو نصیب — وہ منظور ذاتِ خدائے مجیب
جو دیدِ محمّد سے مسرور ہے — خدا دید اوسکی سے منظور ہے
تو چاہے رضا اوسکی لابد خدا — کہ راضی ہوئے اُسّے خیر الورا
وہ یوسف جو صدیقِ پروردگار — ہوا حسن اونکا بسے آشکار
وہ یکتا جو لاریب محبوب ہے — حبیبِ خدا بسکہ محبوب ہے
تو پرتے ہوئے اُنپہ ستّر ہزار — ندیکھے کوئی اونکو جز کردگار

تجلی الحق فی لباس النار علی حسب ارادۃ موسیٰ علیہ السلام وھذہ سُنتہ تعالیٰ الا تری الی جبریل
انہ لما علم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب دحیۃ فکان اکثر مجیئہ الیہ علی صورۃ دحیۃ
رضی اللہ عنہ ووصفت البقعۃ وھی قطعۃ من الارض لا شجر فیہا بکونہا مبارکۃ لانہ حصل
فیہا ابتداء الرسالۃ وتکلیم اللہ لموسیٰ علیہ السلام وھکذا محال تجلیات الاولیاء العظام
قدس اللہ اسرارھم بلطفہ التام وشتان بین شجرۃ موسیٰ وشجرۃ آدم علیہما السلام فان شجرۃ
آدم علیہ السلام اشارۃ الی شجرۃ الربوبیۃ ولذا قال ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فان آدم علیہ السلام
اذ کان متصفا بصفات الحق اراد العیشۃ بحقیقتہا فنہاہ الحق عنہا وقال ھذا شیئ لم یکن لک
فان حقیقۃ الازلیۃ تمنعہ من الاتحاد بالحدثیۃ ولکن اظہر ازلیتہ من الشجرۃ وسکر آدم ولم
یصبر عن تناولہا فاکل منہا حبۃ الربوبیۃ فکبر حالہ فی الحضرۃ ولم یطق فی الجنۃ حملہا فاھبط
منہا الی معدن العشاق ومقر المشتاق فشجرۃ آدم شجرۃ الاسرار وشجرۃ موسیٰ شجرۃ النار
او شجرۃ الانوار فالانوار للابرار والاسرار للاخیار فاذا جاز ظہور الحق من الشجرۃ وکذا الکلام
من غیر کیف ولا جہۃ فاولی ان یجوز ذلک من الشجرۃ الانسانیۃ وللہ در ما قال ھذہ الاشعار النورانیۃ

| | |
|---|---|
| این چہ جامست اینکہ اندر کام مستان ریختی | بادۂ عشقست اندر ساغر جان ریختی |
| چون ملک را تاب مستیئ مئے عشقت نبود | لاجرم یک جرعہ بر خاک انسان ریختی |
| صد ہزاران جام خورد نعرہ زد ہل من مزید | تا ز خود چیزی میان بادہ پنہان ریختی |
| من نمیدانم چہ بود آن مایۂ اندر جام می | عکس رویت بود یا خود آب حیوان ریختی |
| از درون جان منصور انا الحق سر بزن | زان مئے وحدت کہ بر ارباب عرفان ریختی |

ولذا قسموا التوحید الی ثلاث مراتب مرتبۃ لا الہ الا ھو ومرتبۃ لا الہ الا انت ومرتبۃ لا الہ الا انا والمتکلم
فی الحقیقۃ ھو الحق تعالیٰ بکلام قدیم ازلی وانما الکون خیال وھو الحق فی الحقیقۃ فلا موجود الا ھو کما لا مشہود الا ھو

نہ زنہار دنیا مین اوسکا ظہور
کہ ہی یہ سرائے مُقیّد ضرور

کہ ہیش قدیمی نہ ہرگز قیام
اوسے جو کہ حادث مُقیّد مدام

ولے جب اُٹھے اُسّے قیدِ وجود
تو مُطلق رہے جو کہ اصلی وہ بود

سگلے برف نابود ہو از وجود
کہے وہ اَنَا الماءُ اصلی جو بود

خیوری کہے جب اَنَاالحق شَجَر
توکیونکر نہ ظاہر وہ ہو از بَشَر

کہ وہ مَظہر موسوی نار ہے
تو یہ مَنظرِ نورِ اَنوار ہے

جو وہ مَخزنِ صائمہ نار ہے
تو یہ مَعدنِ سِرّ اسرار ہے

یہ ہی سدرۃُ المُنتہائے کمال
ہوا ختم اسپہ جلال وجمال

یہ مقصود از جملۂ کائنات
یہ مسجودِ اَملاک وذاتِ صفات

یہ اَبدی شَجَر ہے ز باغِ اَحد
یہ مُثمر باثمارِ ذاتِ صَمَد

ہوا اصل اسکا وِدادِ قدم
بَاغصانِ عرفان ونشوِ نعیم

یہ اصلِ اصیلی شَجَر بیگمان
کہ ہین اسکے اغصان در لامکان

یہ ہی اصلِ اَشجارِ خلقِ خدا
تو ثمرِ خدائی کا اِسّے نما

نہوتا اگر اس شَجَر کا وجود
تو یہ پیدا نہوتا خدائے ودود

توکیونکر نہووے اَنَاالحق روا
خیوری از ین سدرۃُ المنتہا

قَالَ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَلَی الْعَالَمِیْنَ عَمَّ نَوَالُہٗ فِی کِتَابِہِ الْمُبِیْنِ فَلَمَّآ اَتٰھَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیِٔ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَکَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

وہ لابد تجلیٔ نورِ قدیم / ز فیضانِ او نورِ عرشِ عظیم
تو اسپر بھی لاکھون ہون جان نثار / رجال اللہ باشوق پروانہ وار
جو مردہ جنان تھی وہ زندے ہوئے / وہ زندے ہمہ انکے بندے ہوئے
کیا قطع زنار لاکھون رجال / تو اسّے ہوا انکو حاصل وصال
ہوئے قطع دنیا سے اونکے جنان / تصدق وہ بر سیدِ انس و جان
کجا حسن یوسف ز وصفِ عمیم / کجا حسنِ محمودِ ذاتِ قدیم
طنابیر زنبور ہو کب نظیر / بالحانِ داؤدِ روشن ضمیر
یہ امت جو گذرے بر ان پلصراط / جو باریک ہی بال خائف ز راط
وہ ہی موئے مژگانِ مالک ضرور / کرین نیک و بد جملہ جسپر عبور

روی ابن الجوزی والعلامة الصفوری رحمهما الله بلطفه الوفی کما هو فی نزهة الانظار وغیره من زبر اولی الابصار ان الصراط هو شعرة من جفن مالك خازن النار

تو اوسوقت لاریب حسنِ حبیب / وہ فرمائے جلوہ بشانِ عجیب
وہ پردے جو ہین اُسپہ ستر ہزار / وہ ہون دور تب نور ہو آشکار
جو ہی اصل صورت وہ ہو جلوہ گر / تو چشم سراسر سے دیکھے بھر
تو نطق فوادی سے ہو مشتہر / کہ سبحان ربی نہ ہے یہ بشر
قیامت پہ ہووے قیامت نمود / کہ محمود محمود کا ہو شہود
اُسی حسن سے مست ہون خاص و عام / اُسی حالمین پل پہ گذرین تمام
جو ہی ذرۂ عشق خیر الوریٰ / شغافِ جنان ہین وہ مخفی سدا
تو اوسوقت جلوہ کرے وہ ضرور / کہ تبلی السرائر کا ہووے ظہور

کسیکہ عاشق و معشوق خویشتن ہمہ اوست
حریفِ خلوت و ساقی و انجمن ہمہ اوست

اگر بدیدۂ تحقیق بنگری بینی
کہ ناظرِ دل و منظورِ جان و تن ہمہ اوست

چو اندر آئینۂ دلم قیا و عکس رخش
چنان نمود کہ در جسم و جانِ من ہمہ اوست

اگر تو خرقۂ ہستیئے خویش پارہ کنی
نظر کنی کہ درین ثوب و پیرہن ہمہ اوست

مگو کہ کثرتِ اشیا نقیضِ وحدت ہست
تو در حقیقتِ اشیا نظر فگن ہمہ اوست

ھذا ملخص ما فی نجم المبین من زبر المھرۃ المحققین کبحر الدرر و روح البیان والعرائس والبیان

یہ ہی شرطِ محبوبیت اے فہام
کہ محبوب محجوب لابد مدام

قال اللہ تعالی اسماؤہ و توالت آلاؤہ فی الحدیث الخیری اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم
غیری ھکذا فی الکلمات القدسیہ والبریقۃ المحمودیہ والاشراقات المحمدیہ

یہ فرمانِ خلاقِ ہر دو جہان
کہ محبوب میرے وہ دائم نہان

قبائے خدا سے وہ محجوب ہین
کہ محجوبِ ایزد وہ محبوب ہین

نہ ہو اوسے ماہر کوئی جز خدا
کہ محجوبِ مولا وہ بے امترا

عروسہ کو دیکھے جو اوسکا عریس
کہ ہے وہ قرین بحُسنِ نفیس

نہ زنہار دیکھین اوسے جو عوام
کہ ہے غیرتِ عشق یہ لا کلام

کیا حسنِ یوسف کو پیشِ زنان
بسے آشکارا خدائے جہان

تو قطّعن ایدی ہوا جلوہ گر
ہوا حُسنِ یوسف کا بس یہ اثر

بُریدہ ہوئے دست از دستِ خویش
ملا حُسنِ یوسف سے یہ اونکو ریش

جمالِ حبیبی کو پروردگار
رکھا سے پوشیدہ لیل و نہار

کہ لائق نہین اوسکو دیکھے ورا
کہ ادراکِ خلقت سے وہ ماورا

شب و روز دائم جو اہلِ شعور ۔۔۔ ولے اُس سے ہرگز نہ او نکو نفور
نمک سے کرین ابتدائے طعام ۔۔۔ او سی پر کرین ختم ہر صبح و شام
تو ہے مرضِ ہفتاد کی یہ دوا ۔۔۔ روایت کیا اسکو شیرِ خدا
جُذام و دگر برص دردِ گلُو ۔۔۔ بھی دردِ شکم ضرس بے گفتگو
اسیطور دیگر جو ہین سخت دا ۔۔۔ وہ انکی دوا ہے بلا اِشتدا
روایت حُمیرا سے یہ آشکار ۔۔۔ رضائے خدا اونپہ دائم نثار
کہ اسطور فرمانِ خیر الورا ۔۔۔ عَلَیہِ صَلٰوۃ و سلامِ خدا
کہ گر پیشِ ہر چیز کھاوین نمک ۔۔۔ کرین ختم اوسپر بلا شُبہ شک
تو ہشتاد و سہ صد بَلا کی دوا ۔۔۔ نمک ہے بفضلِ خدائے سما
نہ جس مرض سے ہو شفا از دوا ۔۔۔ یہ اوسکی دوا اِس سے لا بد شفا
یہ فرمانِ شاہِ سماک و سمک ۔۔۔ کہ خیرِ ادام شما این نمک
یہ جملہ اِداموں کا سردار ہے ۔۔۔ کہ حُسنِ حبیبی یہ سردار ہے
جو حُسنِ حبیبی وہ نمکین ہے ۔۔۔ تو نمکین مین جملہ تمکین سے ہے

اِسی سے خیوری کو تسکین ہے
کہ حُسنِ حبیبی وہ نمکین ہے

عن سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ قال قال شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکلت فابدأ بالملح واختم بالملح فان الملح شفاء من سبعین داء منہا الجذام والبرص ووجع الحلق والاضراس والبطن وعن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا کل الملح قبل کل شیئ وبعد کل شیئ دفع اللہ عنہ ثلاثمائۃ وثمانین نوعا من البلاء اھونہا الجذام وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ

تو اسطور دوزخ کرے تب ندا　　چنانچہ یہ فرمان خیر الورا

مُر مُر یا مومن فان نورک قد اطفأ لہبی رواہ الطبرانی فی الکبیر وغیرہ من النجار یرضؓ

کہ اے اہلِ ایمان واہلِ سرور　　بتعجیل کر اب تو مجھسے مرور

کیا نور تیرے نے ایسا ظہور　　کہ مُطفا ہوئی لہب میری زنور

ہوا سرد اُس نور سے یہ محرور　　تو لاریب سوزش ہوئی مجھسے دور

مُجھے خوف ازبسکہ ہے بالضرور　　کہ ہو عیش جنت کا مُجہ مین ظہور

تو کسطور تعذیبِ اہلِ شرور　　وہ ہو جو مجھسے اس دارین بے فتور

خیوری درانوقت باصد مراد
بصر اوسکو دیکھے جو دیکھے فواد

دل و دیدہ اوسوقت با اتحاد　　کہ دل دیدہ و دیدہ ہووے فواد

جو صدیق یوسف علیہ السلام　　چو عامی وہ نزدیکِ خیر الانام

ہوا ظاہری حُسن اونپر نثار　　کہ عامی کو ظاہر زیور درکار

ملا باطنی حُسن کا اختصاص　　حبیبِ خدا کو جو شاہِ خواص

کہ خاصونکو مخصوص باطن مدام　　چہ جائیکہ ہین وہ اخص العظام

لہذا کیا اونپہ جانہا نثار　　خواص الہی سنے پروانہ وار

اسیطور اس شمع پر ہے فدا　　الی یوم دین جانِ ہر باوفا

جو تہا حسنِ یوسف وہ شیرین چو قند　　مگس وار اوسپر زنان پائی بند

وے اُحسن تہا جو کہ نمکین شعار　　حبیبِ خدا پر ہوا وہ نثار

نمک مین یہ تاثیر عالی مقام　　کہ اوسکو تناول کرین در طعام

جہان ذکرِ حسنین ہووے بیان
سُنے کربلا کا وہ جور و جفا
تو اُنہین جو ہین از رگانِ یزید
وہ اُسوقت حرکت کرین باعناد
کوئی ابنِ سعد و کوئی ہو سنان
خدایا تو کر اونکو ابنِ یزید

تو ہون وہ شہید جہنم و ہامان
ہوا اشقیا سے جو بر اصفیا
وہ پُر خون زخونِ فسادِ ولید
تو ہون شمرِ ملعون وابنِ زیاد
وہ فوجِ یزیدی بڑے پہلوان
کہ ہون تیرے جذبسے حرِ سعید

خیوری وہ ربّی جو مُحی العظام
نظر سے کرے زندہ مُردہ انام

دمِ عیسوی کا یہ لابد مقام
دمِ مُصطفا کو دیا بالیقین
کہ جسم و دل مُردہ زندہ کیا
تو لاکھون دلِ مُردہ زندی ہوئے
نہین بلکہ یہ رتبہ حق نے دیا
کرامت وہ اُنکی ہے آشکار
دلِ مُردہ تن زندہ ہین منکرین
کہ منکر ہوئے وہ کرامات کے

تنِ مُردہ زندہ کرے لاکلام
خدا نے یہ رُتبہ ذرا شک نہین
پس زندہ اونکو وہ بندہ کیا
دمِ مُصطفا کے وہ بندے ہوئے
غلامانِ احمد کو اے اتقیا
یہ ہی معجزے کا حقیقت مین کار
نہ مانے کبھی اوسکو وہ مفسدین
وہ منکر حقیقت مین آیات کے

قال العلامۃ ابن السبکی تاج الدین فی طبقاتہ رحمۃ اللہ المتین وایضاً مذکور فی فتح المبین فی انواع کرامات الصالحین ومنہا احیاء الاموات کما ہو مروی مسند بالطرق العدیدۃ عن جماعۃ الشیوخ الحمیدۃ کسیدنا وسندنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی والشیخ

واصحابہ الکرام سیدا دامکم اہلیہ کذا فی الاحیاء و شرح الشفاء للعلامۃ الحفوی و نزھۃ الصفوی

جو معمول دنیا مین نمکین طعام — کرین تُحفت و پیڑ اُنکو حب خاص و عام

تو ہو اُنمین داخل ہمہ خوب چیز — نمک اونمین ہرگز نہووے عزیز

تو مردود وہ نزدِ اہلِ مذاق — نہ مقبول زنہار نزدِ حذاق

یہ ہی رمز اسجا پہ اے نکتہ دان — یہ ماہی نکتہ نمکین نہ شیرین بیان

کہ جس دلمین لاریب یہ اعتقاد — کہ ہے وحدہٗ ذاتِ ربّ العباد

قدیمات جملہ صفاتِ خدا — خدا پاک شرکت سے بیشک سدا

جو ہین مرسلین و ہمہ انبیا — وہ ہین بندگانِ خدا اصفیا

صلوٰۃ و زکوٰۃ و وہ حج و صیام — کرے وہ ادا سبکو با اہتمام

کرے شفقت و خلق سی وہ کلام — کرے جود و انعام حسب المقام

کرو فرض و سنین ہمہ خوب خو — ولے حب احمد سے نمکین نہو

وہ مردود ہے اور مطرود ہی — وہ شدّاد ہے اور نمرود ہی

اگرچہ وہ صورت مین انسان ہی — ولیکن وہ سیرتمین شیطان ہی

نہ ہرگز وہ مقبول نزدِ خدا — نہ زنہار مقبول بین الوریٰ

وہ ہر دو جہانمین ذلیل و رجیم — وہ ملعون اہلِ عذابِ جحیم

عزیزیکہ ہرکہ از درش سر بتافت — بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

ہمارے زمانے مین وہ بے نمک — عدوِّ خدائے سماک و سمک

موحد کہین آپ کو وہ لئام — کرین انبیا کی اہانت مدام

وہ ہین دشمنِ اہلِ بیتِ رسول — خصوصًا وہ اعدائے لختِ بتول

کعقدہ مع اللہ من غیر تفاوت بینھما و حقیقتہ ان اللہ تعالیٰ لو کان من شانہ التمثل فتمثل للناس لفعل معہ عین ما فعل مع نبیہ من غیر فرق فکان العقد مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صورۃ العقد مع اللہ بل حقیقتہ فالآیۃ کقولہ تعالیٰ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ فکل ما صدر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدر عن اللہ فمبایعتہ مبایعۃ اللہ کما ان طاعتہ طاعۃ اللہ و قولہ تعالیٰ ید اللہ فوق ایدیھم زیادۃ التصریح فی مقام عین الجمع لحصول ھذا المعنی الاطلاقی مما قبلہ و ھذا مخصوص لہ علیہ الصلاۃ والسلام ولذا قال من رانی فقد رای الحق و فی ھذا المقام قال الحلاج انا الحق و ابو یزید البسطامی سبحانی سبحانی ما اعظم شانی و ابو سعید الخراز لیس فی الجبۃ غیر اللہ قدس اللہ اسرارھم و افاض علینا انوارھم ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین

که بالفرض ہوتا یہ ممکن اگر
که بنتا خدا شکل زیبائے تر

تو ہوتے مرید خدائے انام
بلا واسطہ فیض پاتے مدام

تو لاریب ویسا ترے دست پر
جو ہے عین مریدان زتن و بشر

یہ ہے خلعت جمع بس آشکار
خدا نے کیا خاص تیرا شعار

که تیری اطاعت بلاقیل و قال
وہ ہے طاعت خالق ذوالجلال

ہمہ وقت ہر جا یہ ہے یہ ندا
محمد خدا سے نہ ہرگز جدا

خدا ذات یکتا محمد صفات
وہ پنہاں یہ ظاہر وہی ایک ذات

صفت اور موصوف ہی ایک ذات
قدم کی صفت ہی قدیمہ صفات

لہذا یہ فرمان خیر الورا
درود خدا اونپہ صبح و مسا

که دیکھا مجھے جسنے ای باوداد
تو لاریب دیکھا خدائے عباد

ابی عبداللہ البسری والشیخ الاھدل والشیخ ابی یوسف الدھمانی وغیرھم رضی اللہ عنھم ثم قال ولا سبیل الی استقصاء ما یحکی فی ھذا النوع لکثرتہ وانا نومن بہ انتھی وتفصیل ھذا التبیین فی کتابی نجم المبین لرجم الشیاطین ۵؎

خدا نور ہے اونکو ہے نور عین
کہ دیکہین نہ وہ عین کو مثلِ غین
یدِ موسوی ہین جو تھا نورِ تام
ہوا اونکو حاصل بوقتِ کلام
وہ دورِ ابتدا بر جبینِ کلیم
ہوا پھر وہ بر دستِ موسیٰ رقیم
یہ تہا نورِ احمد سے اونکو نصیب
کہ لاریب ہین وہ نقیبِ حبیب
ولے دستِ احمد کا ہے یہ مقام
کہ انا فتحنا ہین وہ لا کلام

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ الآیۃ؎

یہ فرمانِ خلّاقِ ربُّ الورا
کہ یا نور نوری زکُنزِ خفا
مُبایع جو تیرے بصدقِ جنان
خدا کے مُبایع وہ ہین بیگمان
مُریدانِ محبوبِ خیرُ الورا
مُریدانِ ایزد بلا امترا
ہوا جو کہ بر دستِ احمد مُرید
یدُ اللہ سے بیشک ہوا وہ رشید
کہ دستِ محمّد وہ دستِ خدا
خدا سے نہ زنہار ہی تو جُدا
یہ فرمانِ ایزد کہ ہے مُصطفا
تو اس مصطفائی سے ازبس عُلا
کہ دستِ تو لاریب دستِ قدیم
قدم سے یقیناً یہ وصفِ عظیم
خدا دست سے ہی بلا ریب پاک
کہ یہ وصفِ اربابِ سمک و سماک
یدُ اللہ سے لاریب ہے یہ مُراد
ہوئے متفق اسپہ اہلِ سداد

قال فی التحبیر و روح البیان وغیرھما من زبر اھل الاتقان ان عقد المیثاق مع الرسول

وہ نورِ خدا رحمتِ عالمین ۔۔ کہ ہے خاکِ پا اونکا عرشِ برین

نہوتے اگر وہ حبیبِ عزیز ۔۔ تو پیدا نکرتا مَیں آدم کو نیز

نہوتے محمد اگر آشکار ۔۔ تو پیدا نکرتا مَیں گلزار و نار

اِسے بیہقی نے روایت کیا ۔۔ تو حاکم نے حکمِ عنایت کیا

یہ ہے نوعِ مرفوع سے بالیقین ۔۔ ہوا اونسے راضی جہان آفرین

قال اللہ تعالیٰ یا محمد لقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتک و منزلتک عندی ولولاک لما خلقت الدنیا رواہ ابن عساکر والعلامۃ الزرقانی کما ھو فی شرح المواھب للقسطلانی رضی اللہ عنہم

وہ ابنِ عساکر جو ہیں معتبر ۔۔ محدث بسے متقی باخبر

وہ راوی بہ تحقیق نزدِ کبار ۔۔ یہ شرحِ مواہب میں لا بد نگار

کہ اسطور فرمانِ ربّ الانام ۔۔ کہ یا نورِ نوری علیک السلام

کیا مینے پیدا یہ جملہ وَرا ۔۔ ہمہ اہلِ دنیا چہ ارض و سما

کہ نزدیک میرے جو تیرا مقام ۔۔ وہ تیرے منازل جو غالی مرام

کروں اُنسے ماہر ہیں سبکو مدام ۔۔ تو ہو رتبہ تیرا عیان در انام

نہوتا یہ ظاہر جو تیرا وجود ۔۔ تو دنیا کو پیدا نکرتا ودود

نہوتے سماوات و فرشِ زمین ۔۔ نہ لوح و قلم اور عرشِ برین

نہ رضوان و حور و قصورِ جنان ۔۔ نہ وہ نار و مالک نہ یہ مذنبان

خیوری نہ امکانِ وصفِ قدیم
کہ وصّاف حادث بوصفِ عدیم

اگرچہ بانوارِ عرشِ عظیم ۔۔ تو پیشِ محمد وہ فرشِ مقیم

کہ ذاتِ محمد وہ نورِ خدا
زنورِ خدا ہے ظہورِ خدا

جو ظاہر مین ہی برف باطنمین آب
وہی آب ہی برف بے ارتیاب

ولے نام و صورت کا فرقِ عیان
حقیقت مین ہی ایک ای نیکدان

نہ ہی برف سے آب ہرگز جدا
محمد خدا سے محمد خدا

وہ ظاہر مین لاریب عبدِ خدا
خدا ہی وہ باطن مین بے امترا

وہ نور قدیمی وہ روح الٰہ
وہ مسجود برحق بلا اشتباہ

خدا و جدا مین یہی فرق دان
کہ اسفل سی اعلیٰ مین ہو بے نشان

وہی نقطہ سے زیر و بالا عیان
اوسی ایک نقطے سے جملہ جہان

وہی ایک نقطہ جو نورُ البصر
منوّر ہوا جیسے شمس و قمر

اخیوری وہ ہے نقطِ نورِ خدا
اوسی سے ہوا ہے ظہورِ خدا

قال شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوحی اللہ الی عیسے علیہ السلام ان آمن محمد وامر امتك ان یومنوا بہ فلولا محمد ماخلقت آدم ولا الجنۃ ولا النار رواہ البیہقی وغیرہ کسیخہ حاکم وصححہ عن بن عباس علیہم رضوان اللہ ملک الناس ۵

کیا حکم عیسے کو پروردگار
کہ احمد پہ ہو جان و دل سے نثار

کہ لا تو محمد پہ ایمان بجان
کہ لاریب وہ جانِ جانِ جہان

جو تیری یہ امت ہمہ خاص و عام
تو یہ امر کر اونپہ با اہتمام

کہ گرویدگان ہون بصدق و یقین
کہ احمد حبیبِ جہان آفرین

وہ ہین خاتم الانبیا لا کلام
خدا بعد لاریب اونکا مقام

ولے اُمّتِ مُصطفا پر مدام — زابو بن اشفق وہ ہے لاکلام

خدا سے ندا اوسکو ستّر ہزار — ہمیشہ وہ جاری بہر یک بہار

کہ سختی نہ کیجو یہان اختیار — یہ محبوبِ محبوب ہین آشکار

یہ مرحومہ اُمّت یہ خیرُ الامم — مددگار اِنکا وہ عالی ہمم

شفیعُ الوریٰ اونپہ ہی جب شفیق — تو کیونکر نہو اونکا ایزد رفیق

تو اُنسے رفاقت تجھے ہی ضرور — کہ خوشنود اِسّے وہ سرِّ ظہور

جو مسجودِ آدم صفیِّ خدا — صدف بہرِ دُر دانۂ مصطفا

دیا ایک دانہ یہ خلدِ برین — کہ دُر دانہ سے ہو بہائے زمین

کیا ایک دانہ پہ ترکِ بہشت — کہ ہو اُنسے ظاہر وہ یکتا سرشت

ہوئے آخرُ الامر وہ دوربین — شفاعاتِ دُر دانہ سے خوشہ چین

اگرچہ وہ ادریس تھے درس دان — ولے وصفِ احمد مین تھے درس خوان

وہ تھے درسِ عرفانمین بس پیشوا — ولے طالبِ منطقِ مُصطفا

جو نوح نبی شیخ رُسلِ کرام — مُرید محمّد وہ لابد مدام

وہ بر کشتئ جودِ احمد سوار — لہذا ملا اونکو جودی کنار

نہوتی مدد از شہ کائنات — تو ہرگز نہ پاتے ز طوفان نجات

براہیم گرچہ خلیلِ جلیل — وہ تھے مشفقِ حال ابن السبیل

ولے خوانِ احمد سے اونکو نوال — لہذا ہوئے موجدِ شیر مال

سماعیل ہین وہ جو ابنِ خلیل — ذبیحِ خدا ہین مطیعِ جلیل

نہ تھا حکمِ ذبح کہ مقتول ہو — ولے اِسلئے تھا کہ مقبول ہو

اگرچہ وہ کرسی بسے ہے وسیع ۔ ولے پیشِ قدمین احمد وضیع
اگرچہ وہ ہے آسمان ہفتمین ۔ ولے پیشِ احمد وہ مثلِ زمین
اگرچہ وہ خلدِ برین ہین بہشت ۔ تو نورِ محمد سے اونکی سرشت
وہ مرحومہ امت کا مہمان سرا ۔ بلالِ نبی کی نہ وہ التجا
کہ لابد وہ اوسرا یکپر جان نثار ۔ دیا دو کو تہ اسنے در طرفِ چار در
جو ہین پنج در شش بسے آشکار ۔ تو انسے کیا اوسنے لابد فرار
ہوا ہفت نزدیک اسکے جو گرد ۔ کہ ہے قلب صافی وہ با سوز و درد
تو کب ہشت کا وہ کرے کچھ خیال ۔ کہ ہے نو سے بالا وہ صاحب کمال
جو لاریب رضوانِ صاحب جنان ۔ کلید محمد کا ہے پاسبان
وہ دوزخ جو ہے منزلِ انتقام ۔ تو ہے دشمنِ احمدی کا مقام
اگرچہ وہ جبرئیل ۔ درج امین ۔ ولے خادم سید المرسلین
وہ گہوارہ جنبانِ حسنین ہم ۔ لہذا وہ مقبولِ کونین ہے
اگرچہ سرافیل ہے بالیقین ۔ رئیسِ ملائک بسے لوح بین
تو سائیسِ احمد وہ ہے آشکار ۔ کرے غاشیہ پر دل و جان نثار
اگرچہ وہ میکالِ عالی مقام ۔ ولے وہ ز خدامِ خیر الانام
کرے انکی امت پہ روزی نثار ۔ شہنشہ محمد کا وہ غلہ دار
رکابِ محمد پہ وہ خوشخرام ۔ دل و جانسے ہے وہ فدائے لگام
کرے قبض ارواح کو جو ملک ۔ نشینندۂ تختِ چارم فلک
وہ ہے شکلِ مقبوض اندوہگین ۔ وہ کرتا نہین رحم ہرگز کہین

که تطویل کا یہ نہ ہرگز مقام

| که جملہ عوالم مین جو کائنات | | وہ دال محمدؐ کے سب فرشیات |
|---|---|---|

قال اللہ جل جلالہ وعلی العالمین عم نوالہ فی الکتاب المستطاب تو لاً محمودا ۔ اذ قال لھم اخوھم نوح اذ قال لھم اخوھم لوط والی مدین اخاھم شعیبا والی ثمود اخاھم صالحا والی عاد اخاھم ھودا ۔ واما النبینا شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وسلم فقال لقد جاءکم رسول من انفسکم

شعیب نبی ہود و نوح صفی
نبی صالح و لوط از بس وفی

ہوا اُنکو فرمانِ ربّ الانام
که اخوانِ اُمت یہ جملہ کرام

ولے ہے یہ فرمان ربّ السما
که ہین جانِ اُمت شفیعُ الورا

لَقَدْ جَاءَکُمْ شافعُ المذنبین
یہ جانِ شما جانِ حق بالیقین

اگرچہ برادر بسے مہربان
نہ مشفق وہ ایسا که تن پر یہ جان

یہ ہی امر اظہر کرون کیا بیان
برادر عدوّ برادر نہان

وہ ہابیل و قابیل تھے دو شفیق
برادر جو یوسف کے تھے ای خلیق

تو احوال اونکا بسے آشکار
محبت مین نزد صغار و کبار

مگر دشمنِ جسم ہرگز نہ جان
که معشوق و عاشق یہ ہین ہمجان

گُلِ تن یہ جان مثلِ بلبل شمار
تو ہرگز نہ انہین عداوت کا خار

زعشاقِ صُدّاق مرد جوان
عدوّ حبیبش بود در جہان

نہین بلکہ فرزند بھی سیم و زر
زن و خانمان والدہ ہم پدر

ہمہ ننگ و ناموس جان اور تن
تصدق یہ جانان پہ ای جانِ من

یہ ہی مذہبِ عشق جانان پرست
نہ یہ مذہبِ فسق شیطان پرست

کہ جب کار دِ ظاہری کار گر / نہوا اونپہ ہرگز تو ہو مشتہر

کہ تیغِ محبت سے مقتول ہی / ذبیحِ محمّد وہ مقبول ہی

وہ حبِّ محمد سے جب ہی قتیل / کرے ذبح کیونکر اُسے اب خلیل

جو ابنِ براہیم اسحاق تھے / وہ دیدارِ احمد کے مشتاق تھے

جو از بسکہ گریان وہ یعقوب تھے / تو احمد کے غم مین وہ مکروب تھے

وہ صدّیق یوسف جو بر تختِ جاہ / تو اونکی محمد سے پشت و پناہ

اگرچہ وہ خوبی مین با حسنِ تام / نہ چون حسنِ یک موئے خیر الانام

کلیمِ خدا عاشقِ کردگار / نقیبِ محمّد وہ تھے چوبدار

اگرچہ وہ داؤد بس خوش آواز / ولے بارِ احمد مین قوّالِ راز

جلا عشقِ احمد مین جب شمع وار / دلِ صاف اونکا بصد اختیار

ہوا موم تب در کفِ یدّ حدید / کہ باشد بجائے دلش او پدید

سُلیمان جو رکھتے وہ تختِ روان / کہ اونکے مسخّر ہمہ جنّیان

تو وہ فیضِ احمد سے اونکو نصیب / کہ تھا قصّہ دل پہ نقشِ حبیب

جو ہین یونس ابنِ متّےٰ بصیر / وہ ہین صاحبِ حوت روشن ضمیر

ہوئے اہلِ معراج وہ پر شفیق / کہ در بحرِ حبِّ محمّد غریق

اگرچہ وہ لقمان حکمت شعار / ولے خوانِ احمد سے وہ لقمہ خوار

وہ عیسےٰ جو ہین بندۂ بے نظیر / قدومِ محمّد سے تھے وہ بشیر

بُوم آسمان پر وہ با احترام / ولے بارِ احمد کے دربان مدام

خیوری اسی پر تو کر اختتام

جنابِ الٰہ سے یہ آتا جواب
کہ بخشا اُنہیں تو نہ کھا رنج و تاب

اِسیطور آئی ندا یک ہزار
ولے تن کو بھولی نہ جان ایکبار

ہوا اِسسے ظاہر یہاں بیگمان
کہ وہ سب برادر یہی جانِ جان

جو نسبت کریں تجکو ای جانِ من
برادر یہ تنے کی وہ ہیں بدسخن

وہ شیطان سے بدتر لعین و رجیم
عدوِّ خدا ہیں وہ اہلِ جحیم

جہاں انبیا کو نہیں دسترس
وہاں اُمّتی کو بھلا کیا ہوس

خیوری نکر تو بیانِ حزین
کہ ایماں سے خارج ہوئے منکرین

سنو ای محبّانِ خیر الانام
بیانِ لبیبانہ خیر الکلام

برادر جو نسبی رضاعی دگر
تباعی کو بھی نوعِ ثالث نگر

بروزِ قیامت کریں یہ فرار
کہ مصداق آیہ کا ہو آشکار

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ

لہذا سبھی انبیائے کبار
پڑھیں وردِ نفسی بروزِ شمار

کہ اِسطور فرمانِ پروردگار
کہ اخوانِ اُمّت وہ ہیں نامدار

ولے تن سے جانکو نہووے نفور
اگرچہ وہ پُرسوز روزِ نشور

گنہ تن کرے اور جان عذرخواہ
کہ الندم توبہ یہ بے اشتباہ

لہذا یہ فرمائے خیر الانام
بروزِ قیامت علیہ السلام

کہ ارحم علیٰ اُمّتی کردگار
کہ تن سے نہیں جانکو ہرگز فرار

یہی سرّ ہے اسمیں ای سروران
کہ فرماتے ہیں شافعِ دو جہان

خبوری ازینجائے نزد کبار -
یہ نمکین لطیفہ لطافت شعار

کہ سب انبیا کی یہی تھی دعا
ہماری امم غرق بحر اثام
ولے مانگتے فضل و رحمت مدام
کہ امت یہ میری خدایا ضعیف
اگرچہ وہ عصیانین سرشار ہین
وہ از فضل و رحمت بسے چشم دار
غضب پر وہ رحمت جو ہی پیش دست
بہر طور اونکو تو مغفور کر
سوئے لامکان جب گئے مصطفا

کہ اے خالق و مالک ہر سرا
تو کر انپہ نازل عذاب لئام
خدا سے حبیبی شفیع الانام
ہمیشہ تو کر انپہ فضل منیف
ولے رحمت رب سے بیدار ہین
کہ لاتقنطوا امر پروردگار
تو اسّے ہوا ہی دل خلق مست
حزین قلب ہون مجکو مسرور کر
تولا بد خدا سے ہوئی یہ ندا

قال اللہ الصمد ادن منی یا محمد الف مرۃ علیہ طیب الصلوات غایۃ المسرۃ کن انی لتحبیر و التحریر ا-

کہ نزدیک آیا شفیع الورا
بہر بار کرتے یہی التجا
کہ ہے امتی مذنبہ لا کلام
اسے بخش بارحم و فضل عمیم
نہو بحر ناپاک اے کردگار
یہ امت سے کے جا نماز پلید
جو دریائے فضل تو ہی بے کنار

تو کر دید میری یہ اب دیدہ وا
جناب الٰہ مین حبیب خدا
گدائے در تو بہر صبح و شام
کہ ہے بحر فضل تو بینک عظیم
ز آلائش خلقت بے شمار
نہ یہ پیش فضل تو اوستے مزید
مکدر نہو اوسّے یہ زینہار

کہ ہو رتبہ کونین کا آشکار | کہ نعلِ محمد کے گرد و غبار
اوٹھا نعل تیری کو سر پر لیا | دو عالم نے پھر اُسکو بوسہ دیا
تو کب نعل بردار سے ہو ادا | جو مولا کے لائق وہ مدح و ثنا
عزیز و بشارت کا ہے یہ مقام | ولے منکرونکو نذارت مدام
کہ جب دونو عالم ہوئے بس حقیر | بہ پیشِ محمد شہِ بے نظیر
تو کرنا شفاعت کا آسان ہوا | کہ ہی خاکپا حق سے چہنا ذرا
سراجاً منیرا صفاتِ حبیب | وہ لولاک ذاتی ہمارے طبیب
چراغونمین دو وصف ہین جانِ من | یکے سوختن دیگرا فروختن
تو دنیا مین افروختن کا ظہور | کہ عرفانکا اُسکے بلا دلکو نور
ہو ظلمتِ جہل سب دلسے دور | خدا کی خدائی ہوئی باسرور
ولے جبکہ آوے قیامت کا روز | کھلے گا وہان سبکا پھر صدق و سوز
تو اوسوقت ہو سوختن آشکار | کہ انبار عصیان کا ہو خاکِ نار
چراغ شفاعت وہ افروختہ | گناہائے اُمت ہمہ سوختہ

تتمۂ نعتِ سید المرسلین مناقبِ خلفائی راشدین
و بحیۂ مرضیہ الِ طٰہٰ و یٰسین صلوات اللہ وسلامہ
علیہم اجمعین

جنابِ محمد مین اے یارِ غار | کرو عرضِ دل سوختہ جان نثار
کہ وہ چشم گریان زخونِ جنان | جنان اوسکا بریان توئی جانِ جان
نہ زنہار اوسکی تمنائے غیر | توئی اوسکا مقصود یکتائے خیر

قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ البررۃ الکرام وَاللّٰہِ اِنِّی لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ اکثر من سبعین مرۃً وفی روایۃ مائۃ مرۃٍ رواہ الشیخان علیہما الرضوان

کہ واللہ خدا سے مین ہفتاد بار
طلب مغفرت کی کرون درنہار

کبھی اِسّے زائد اِلی صد تمام
ولے اُسّے ناقص نہوا ای فہام

خیوری یہ لاریب ہسرّ عجیب
کہان وہ گناہ کہان یہ حبیب

جو بالفرض ترکِ فضیلت اگر
تو مغفور بھی اُسّے خیر البشر

لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ الآیہ

ولے تھا تقاضائی جانِ جہان
کہ مغفور ہو میرا تن بیگمان

طلب مغفرت کی کرون بار بار
کہ ہو میرے تن پر وہ رحمت نثار

نہو جان اگر جسم کی عذر خواہ
تو لاریب ہو جسم خوار و تباہ

نہ تیری ثنا ہوا دا جانِ مَن
کہ مَدّاح تیرا وہ خود ذوالمنن

نہ ایسا ہوا ہی نہ ہوزینہار
کہ اوسکا ثنا گوئے خود کردگار

ثنا گوئے تیرا جو ربّ السما
تو کب غیر کی تیرے لائق ثنا

تو ہی جانِ جان جسم ہی جملہ جان
سلیمان تو ئی دیو ہم بگمان

بھلا جسم سی ہووے کیونکر بیان
پسندیدہ نعتِ سزاوارِ جان

بھلا دیوسے ہووے کیونکر ادا
سلیمان کے لائق جو مدح و ثنا

خدا نے دیا تجکو ایسا مقام
کہ حیران ہوئے اُسمین سب خاص و عام

بُلایا تجے حق نے ای جانِ جان
اوسی خاص خلوتین جو لامکان

وابن ابی الدنیا عن سلیمان ابن یسار علیہم رضوان اللہ الغفار

تو صادقِ مُصدّق تو صدّیق ہے
تو صدّیقِ اکبر ز تصدیق ہے
عتیقِ انیقی ز تدقیق ہے
ز حبِّ تو ہر کس بتوثیق ہے

توئی قاتلِ قومِ زندیق ہے
تو افضل صحابہ میں تحقیق ہے
رفیقِ حقیقی ز توفیق ہے
وہ فاروق لابد ز تفریق ہے

خیوری یہ تیری جو تنمیق ہے
تو حبِّ عتیقی سے تر شیق ہے

ہوا جبکہ پروانہ اوس شمع پر
تو فاروق اونکا ہوا تب خطاب
کیا اونکے سایہ سے شیطان فرار

بصد شوق با سوز قلبِ عُمر
جنابِ الٰہی سے بے ارتیاب
کہ تھے عشقِ احمد میں وہ باقرار

قال نبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام لانوران الشیطان یفر من ظل عمر علیہ رضوان اللہ الاکبر

اگرچہ وہ ثانی خلیفہ عمر
بسے جا یہ جسطور قولِ عُمر
یہ لاریب فرمانِ خیر البشر
قیامتکا لاریب ہو جب قیام
تو اُسوقت فرمائے ربّ الانام
نہ زنہار ہو وصف تیرا ادا

ولے اونکا ثانی نہیں دادگر
اوسی طور فرمان ربُّ البشر
کہ ہی مَنطقُ الحق لسانِ عُمر
تو ہو مجمع انبیائے کرام
ابا حفص مِنّی عَلَیک السلام
تو ظلّ حبیبی تو ظلِّ خدا

خیوری وہ صدّیق و دیگر عُمر
یہ بیشک وزیرانِ خیر البشر

نکر تیرے در سے اوسے دربدر — کہ اِس در سے دائم وہ ہی مفتخر
جو ہی باب تیرا وہ بابِ خدا — نہ وہ باب تیرے سے ہرگز جدا
کہ اِس باب کا دارِ کنزِ قدیم — نگہبان اِسکا خدائے عظیم
جو وہ تیرے در کا نگہبان ہے — تو محفوظ ایمان ز شیطان ہے

خیوری نہ کچھ نقصِ عرفان ہی
جو صدّیق اِس در کا دربان ہی

تجھے ثانیِ اثنین حق نے کہا — وہ ہمراہ دونو کے ہے تیسرا
ولے تین سے تو قدیم المرام — خلافت مین اوّل توئی نیکنام
تو جب عشقِ احمد مین سرشار ہے — تو رب کو رضائی تو درکار ہے

ولسوف یرضی ای وباللہ لسوف یرضی ابو بکر الصدیق عنہ اللہ ولم ینزل ھذا الوعد لاالہ ولہ صلعم

تو محبوبِ محبوب ہے آشکار — تو جانِ جنان تجھ پہ جاںہا نثار
جو تیری رضا ہی رضائے خدا — تو ہرگز نہو وصف تیرا ادا
جو ہین تین سو ساٹھ وصفِ خدا — وہ موجود تجھمین بلا امترا
کسی مین اگر اوس سے ہو ایک بھی — تو جاوے جنان مین وہ بیشک اخی
وہ سب وصف ہین آپمین جب عیان — تو کب آپ کا رتبہ ہووے بیان

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم صفات اللہ تعالی خصال الخیر ثلاثمائۃ وستون خصلۃ اعظمہا الرحمانیۃ اذا اراد اللہ تعالی بعبد خیرا جعل فیہ خصلۃ منہا یدخل الجنۃ بہا فقال ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ أفیّ شیئ منہا قال نعم کلہا فیک ھنیئا لک یا ابا بکر رضی اللہ عنہ رواہ ابن عساکر

تو اشنائے رہ ہین نجمِ غدیر — پڑھا خطبہ شاہِ بشیر و نذیر
کہ اے بندگانِ خدائے کریم — سنو پندِ احمدؐ بقلبِ سلیم
کہ مولائے میرا خدائے سما — ہین لاریب مولائے جملہ ورا
انا اولیٰ بالمومنین الکرام — ز انفاس شان نزدِ جملہ فہام
وہ ہین خیرخواہ اپنے شام و پگاہ — تو ہین آنسے آنکا بسے خیرخواہ
تو ہین جسکا مولا خفی و جلی — تو اوسکا بلاریب مولا علی
وہ مولا علی جسکے مولا جلی — وہ لاریب دارین ہین ہے ولی
کیا جسنے تعظیم اونکی ادا — نبی کی وہ تعظیم لایا بجا
خدایا جو ہووے محبّ علی — تو ہو لطف سے اوسکا دائم ولی
رکھے دوستی اونسے جو نیکنام — اوسے اپنا محبوب رکھ تو مدام
رکھے بغض اونسے کوئی درجنان — تو مبغوض رکھ اوسکو در دو جہان
جو ہو اونکا ناصر بصدق و صفا — تو ہو اوسکا ناصر بعزّ و علا
جو ہو اونکے درپیش خذلان سے — تو مخذول کر اوسکو خسران سے
خدایا جو حق حقیقت شعار — علی پر تو رکھ اوسکا دار و مدار
وہ جس جائے جس رائے پر ہو مقیم — وہ بیشک صراطِ خدا مستقیم

اخرج الترمذی والنسائی وصححہ الضیاء المقدسی عن زید بن ارقم وروی الطبرانی والذھبی وغیرھم رضی اللہ عنہم انہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم خطب بغدیر خم وھو موضع بالجحفۃ عند رجوعہ من حجۃ الوداع فقال فیہ یا ایھا الناس ان اللہ مولائی وانا مولی المومنین وانا اولی بھم من انفسھم فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ

اعلم ایها المحب الصادق والصفی لوفی الحاذق ان احمد اسم سید الانس والجان سر الله الحی الملک الدیان اللهم صل وسلم علیه ما تعاقب العصران ومظاهرہ الخلفاء علیهم الرضوان

یہ ترتیبِ احمد عجب شان ہے
کہ اللہ مَلِکُ حَیّ و دَیّان ہے

یہ ہین چار اَحرف وہ ہین چار یار
تو چارونیہ ہین چار دائم نثار

ہوئے میمِ احمدؐ یہ عثمان نثار
تو ہی اونسے کانِ حیا با قرار

وہ جب مَظہرِ میم ہین بیگمان
تو مالِ مَلِکُ اُنکا ہی جا و دان

محبت سے تھی دلمین جب اختیار
تو دو نورِ اُنپر ہوئے جان نثار

وہ تشکلِ محمدؐ جو تھی جانِ جان
تو قرآن کے جامع ہوئے بیگمان

اگر چہ تو ثالث خلافت مین یار
ولے دو کا ہی ایک بس افتخار

کرون وَصف تیرا مین کیونکر اَدا
کہ ایسا تو شافع برو زِ جزا

کہ ایزد سے بخشائے ستر ہزار
ازان جو کہ ہون لائق دار زار

فرشتون کا لاریب ہی تو ادیب
کہ درسِ حیا اونکو تجھسے نصیب

کرے شرم تجھسے خدائے سما
وہ شرمائے تجھسے بروزِ جزا

نہ تجھسے کرے وہ حساب و شمار
کہ جودِ تو بے عدّ لیل و نہار

خیوری سے بہرِ عطائے حبیب
نہ زنہار ہو کچھ حسابِ حسیب

یہ فرمانِ خیر الورا بیگمان
صحابہ ثلاثین ہین راویان

یہ طبرانی و ترمذی مین عیان
بھی دیگر کتب مین یہ روشن بیان

کہ جب حج آخر سے شاہِ جہان
مدینے کو شادان ہوئے وہ روان

إلى قوله إِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَّكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ۝

جو ہی ایک وہ بضعۂ مصطفا
تصدق ہوئے اونپہ دونوسرا

غضب اونکا لاریب ای دوربین
رسولِ خدا کا غضب بالیقین

غضب فاطمہ کا سنو اے فہام
خدا کا غضب ہے نہ اسمین کلام

بھی رنجیدہ ہو جسّے خیر النسا
تو رنجیدہ ہوا سّے خیر الورا

جو اونکی اذیت کسبطور پر
وہ لاریب ایذائے خیر البشر

کہ جسّے اذیت جگر کو عیان
تو رنجیدہ اوسّے بدن بیگمان

چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

خیوری جو وہ رنج رنجِ خدا
تو کیونکر یزیدی نہ کا فر سدا

علیؓ فاطمہؓ نورِ دارین ہین
فتوت نبوت سے بحرین ہین

وہ برزخ جو انمین شہ مرسلان
تو ہر ایک بر جائے خود ہے روان

یہ آلائے ربی یہ بحر سرور
تو لؤلؤ لؤلؤ مرجان کا انسے ظہور

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ الآیہ

قال فی التفسیر التحبیر والجامع الکبیر وغیرهما من زبر التحاریر وللآیۃ المسطورۃ معان کثیرۃ مشهورۃ والجملۃ عند المحققین غیر محظورۃ منها ما روی عن اهل بیت النبوۃ اصحاب التحقیق والفتوۃ ان البحرین سیدنا علی المرتضی وسیدتنا فاطمۃ الزهرا رضی الله تعالی عنهما والبرزخ نبینا وشفیعنا المصطفی علیه اطیب الصلوۃ والثنا ویخرج منهما اللؤلؤ

اللهم وال من والاه وعاد من عاداه واحب من احبه وابغض من ابغضه وانصر من نصره واخذل من خذله وادر الحق معه حيث دار وطرق هذا الحديث كثيرة عند اهلها شهيرة ومن ثم رواه ستة عشر صحابيا وفی روایة الامام احمد رحمه الله الصمد ثلاثون صحابيا وتفصيل هذا فی نجم المبین لرجم الشیاطین ۵

خیبوری وہ ذاتِ علیؓ صفی
بلاریب ذاتِ نبی ہے خفی

نہو بعدِ ختمِ نبوّت ضرور
کبھی از سرِ نو نبی کا ظہور
و اِلّا یقینًا علیؓ و لی
بلاریب ہوتے نبیِ جلی
نہو وصف تیرا ادا یا علی
تو فخرِ نبی ہے تو فخرِ ولی
رضائے تو لابد رضائے خدا
ثنائے تو حقًّا ثنائے خدا
اگر آپ سے ہو کوئی منحرف
تو بیشک محمدؐ سے وہ منحرف
شقی ہی وہ بدبخت ہی بدنہاد
جہنم مین جاوے فبئس المہاد
خلافت مین گرچہ تو ہی چوتھا
ولے تین دو ایک سے سرفراز
سنانِ جو ین سے تو آخر سنان
کیا وصف تیرا خدانے بیان
سنانِ جوان سے تو دنیا ستان
سنان و سنان سے لیا دو جہان
کہے گر کوئی ہل اتی فی علی
تو یہ ہل اتی مین بسے ہی جلی

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا الآية

نہ جن دلمین حسنین کی ہے وداد | وہ مردود کافر ہے نامراد
نشانِ محبت یہ نزدِ خبیر | کہ ہو ذکرِ محبوب دائم کثیر
لسان روز وشب اُسکی عذبُ البیان | وہی ذکرِ وِرد ہمہ جسم وجان
و دادِ ہمہ اہلِ بیتِ عظام | ہوئی فرض بر مومنِ خاص وعام
جو اونکی مودّت وودادِ رسول | جو ہی بغض اونکا وہ بغضِ بتول
نہین بل یہ ہے بغضِ خیرُ الورا | جو بغضِ حبیبی وہ بغضِ خدا
محمدؐ سے مبغض ہوا جو لئیم | وہ لاریب مردودِ اہلِ جحیم
بلا حُبِّ آلِ شفیعُ الانام | خدا کی قسم ہے عبادت حرام
کرین کیون نہ اونکی بھلا ہم نیاز | کہ مذکور دائم وہ ہین درنماز
نہو یاد اونکی اگر درنماز | تو مردودِ ایزد وہ ہے اے اہلِ راز
جو ہے موذیٔ اہلِ بیتِ عظام | وہ در اصل موذیٔ خیرُ الانام
وہ مرتد کا شر بلا اشتباہ | وہ ہے لائقِ لعن شام و پگاہ
مفصّل وہ نجمُ المبین مین عیان | ولے مختصر ہے یہان یہ بیان

اعلم ایہا اللبیب الصادق والمحب الاریب الواثق ان حقیقۃ الایمان ماہی الا محبۃ الرحمن کما ہو مصرح فی کتاب اللہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ومحبتہ موقوفۃ علی محبۃ حبیب اللہ وہذا ایضاً مصرح فی کلام اللہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰہُ ومحبۃ حبیبہ خازن خزائن اللہ موقوفۃ علی محبۃ اہل بیت رسول اللہ کما قال اللہ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی فی فرضیۃ محبتہم علی الوری قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی قال الامام مصباح الظلام فی مفاتیح الغیب والعلامۃ القرطبی فی سورۃ شوری رضی اللہ تعالی عنہما

الحسن و الریحان الحسین قرۃ اعین سبط الثقلین صلے اللہ وسلم علیہ ملاء الخافقین
وعلی اٰلہ واصحابہ انوار الدارین ثم صرح العلامۃ فی التحریر والتحبیر بالعشرین
ھذا الملخص ما فی نجم المبین واللہ یھدی بہ المتقین

وہ حسنین ہیں شاہِ دارین ہیں | وہ دارین میں شاہِ کونین ہیں
وہ حسنین ہیں قرۃ العین ہیں | وہی سرِّ ایجادِ کونین ہیں
وہ ثقلین کے نورِ عینین ہیں | وہی ہادیِ جملہ ثقلین ہیں
جو اہلِ جنت میں سردار ہیں | تو انکے قدم پر وہ سردار ہیں
جو اقدام انکے پہ سردار ہیں | وہ سردارِ جنت میں سرشار ہیں
وہ سرشار کیا بلکہ ہشیار ہیں | وہ ہشیار احمد کے مختار ہیں
جو مختار انکے وہ دلدار ہیں | وہی لائقِ دیدِ غفار ہیں
محبانِ حسنین اطہار ہیں | جو ہیں انکے منکر وہ کفار ہیں
یہ وہ ہیں کہ جنپر رسولِ خدا | کیا اپنا فرزند بیشک فدا
وہ مرآتِ احمد بسے پُر صفا | وہ ساقیِ امت بروزِ جزا
جو منکر ہو اونکے شہِ دوسرا | تو کب اونکی توصیف ہو کچھ ادا
کہ تحقیق ایمان وہ حبِ خدا | ہے توحید و تفرید بے اِسترا
ولے حبِ ایزد وہ موقوف دان | علے حبِ احمد شہِ مرسلان
وہ حبِ محمد جو موصوف ہے | علے حبِ حسنین موقوف ہے
تو حبِ خدا حبِ حسنین ہے | یہی حبِ ایمانِ ثقلین ہے
نہو دلمیں گر حبِ آلِ رسول | تو ہرگز نہ حبِ خدا ہو قبول

ملخص ما فی عم المدبر لرجم الشیاطین

ہوا جسکا اِس دار سے انتقال | بحُبّ ہمہ آلِ اہلِ نوال
وہ ہے مومن تائبِ ذی کمال | مُبَشّر وہ باجنّتِ بے زوال
جو ہے قابض رُوح جملہ انام | مُقَرّب فرشتہ بصد احترام
وہ دے اوسکو مژدہ بعیشِ جنان | تو پھر وہ کرے قبض روح وروان
جو ہین از ملائک وہ منکر نکیر | وہ شکلِ مُہیب وہ شکلِ نذیر
وہ دین اوسکو لا بد بشارت ضرور | کہ ہی تیرا مسکن جنان با سرور
وہ جنّت مین جاوے بسے شادمان | کہ چون نوعروسان سوئے شوہران
دو در باز در قبر ہون از جنان | وہ ہو روضۂ جنّتِ جاودان
مزارِ ملائک وہ قبر منیر | وہ ہو مہبطِ رحم و فضلِ قدیر
کہ مقبور اوسمین بحبّ جنان | وہ ہی اہل سنّت ز جملہ مہان
جو دنیا سے گذرے کوئی گر بشر | کہ ہو بغض کا اوسکے دلمین اثر
وہ ہو مُبغضِ اہل بیتِ عظام | نہ توقیر اونکی سے ہو شادکام
کرے وہ بیان جس سے تحقیر ہو | کہ آلِ نبی کی وہ تصغیر ہو
وہ موذی ئے ذاتِ رؤف ورحیم | تو لاریب کافر وہ اہلِ جحیم
قیامت کے محشر مین ہو آشکار | کہ ما بین دو چشم اوسکے نگار
یہ مایوس از رحمتِ کردگار | کہ ہی اِسکا ماوائے دارُ البوار
نہ سونگھے یہ بوئے جنان زینہار | جہنّم مین جاوے فبئس القرار
نہ کچھ کام آوے اُسے اے فہام | صَلٰوۃ و زکٰوۃ و نہ حجّ و صیام

ان نبینا شفیع الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام قال من مات علی حب آل محمد مات تائبًا الا ومن مات علی حب آل محمد مات مومنًا مستکمل الایمان الا ومن مات علی حب آل محمد بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر ونکیر الا ومن مات علی حب آل محمد یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجہا الا ومن مات علی حب آل محمد فتح لہ فی قبرہ بابان الی الجنۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جعل اللہ قبرہ مزار ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ الا ومن مات علی بغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوبًا بین عینیہ آئس من رحمۃ اللہ تعالیٰ الا ومن مات علی بغض آل محمد مات کافرًا الا ومن مات علی بغض آل محمد لا یشم رائحۃ الجنۃ وایضًا قال سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام الزموا مودتنا اہل البیت فان من لقی اللہ عز وجل وہو یودنا دخل الجنۃ بشفاعتنا والذی نفسی بیدہ لا ینفع عبدًا عملہ الا بمعرفۃ حقنا رواہ الطبرانی فی الاوسط رضی اللہ عنہ

| | |
|---|---|
| للہ در کمو یا آل یاسینا | یا انجم الحق اعلام الہدی فینا |
| لا یقبل اللہ الا مع محبتکم | اعمال عبد ولا یرضی لہ دینا |
| بکم اخفف اعباء الانام بکم | بکم اثقل فی الحشر الموازینا |

قال نبینا فی حق الحسنین علیہ الصلوٰۃ والسلام الدائمین وعلی آلہ واصحابہ انوار الدارین من احبہما فقد احبنی ومن ابغضہما فقد ابغضنی رواہ ابن عساکر عن ابن عباس علیہم رضوان اللہ ملک الناس ومن علامات المحبۃ کثرۃ ذکر المحبوب علی الدوام لقولہ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من احب شیئًا اکثر من ذکرہ وقال فی الشفا ونسیم الریاض من استخف نبینا او احدًا من الانبیاء او ذکر ما فیہ تحقیرًا او اہانۃ لہم او اذاہم فی حیاتہم او بعد مماتہم کاذبہ بعض دینہ او اقاربہ علیہم الصلوٰۃ والسلام فہو کافر عند اہل الاسلام ہذا

| | |
|---|---|
| وہ جبریل جو خادمِ مصطفا | وہ دیگر ملائک جو اہلِ سما |
| تو اونکی زبان سے خدائے جہان | زمان و مکان اور دیگر نشان |
| کیا پیشِ خیر الورا سب بیان | ہوئے اوسنے نالان شہِ مرسلان |
| کیا حکم امت کو پھر بیگمان | کرو گریہ حسنین پہ باجنان |
| وہ ذکرِ شہادت کیا پھر عیان | علیؓ و ولی نے بہ پیشِ مہان |
| ہوئے پھر وہ گریان زخون جنان | کہ لابد محبت کا ہے یہ نشان |
| مفصل یہ نجم المبین مین نگار | یہان جزوِ ثانی مین ہو آشکار |
| تو کیونکر وہ مردود ہین منکرین | ازین سنت سید المرسلین |
| نعم اونکے دلمین نہین حب داد | تولابد وہ منکر ہوئے نامراد |

خپوری جو خفاش ہین وہ ضریر
تو دیکھین نہ ہرگز وہ مہرِ منیر

اخوانی حبہ اھل لست من اعظم الوسائل ۔ لنیل فخر الجاہ بالعز والفضائل ۔ والقرب الی فطرت انرہ الاوا خرو الاوائل ؛ والمبعوث من اطیب العناصر واشرف القبائل ؛ صلی اللہ علیہ بحسب حسنہ والشمائل ؛ وسلم تسلیما علی وفق یمنہ والخصائل ؛ کیف لا وقد قال اللہ فی شانھم ویطھرکم تطھیرا ؛ ودوق لھم التراب ؛ فزال عنھم الاضطراب ؛ فقال مرحبا بالاحباب ؛ لاتخشوا الیوم حزنا ولا نکدیرا ؛ فھم قائمون فی خدمتہ متلذذون فی حضرتہ متقلبون فی نعمتہ ۔ یکسرون جبارا و یجبرون کسیرا ؛ یوفون بالنذر و یخافون یوما کان شرہ مستطیرا ؛ اخلاقھم القنوع وشعائرھم الخشوع ؛ وافعالھم السجود والرکوع یطوون الضلوع علی الجوع ؛ ویوثرون علی انفسھم سائلا وفقیرا ؛ ویطعمون الطعام علی

ولے جو محبان آل عظام
تو ہے انکا مسکن وہ دار السلام
اگرچہ وہ ہوں مبتلائے اثام
یہ اونکی شفاعت سے عالیمقام

کہ ہین یہ محبان خیر الورا
محبان حسنین اہل عطا
عقول ورا سے یہ ہین ماورا
جو پروانہ حسنین پر ہین فدا

تو کیونکر محمد شفیع الورا
یہ جب تک نہ جاوین بدار القرار
نہون انسے راضی بہر دوسرا
تو رب سے وہ راضی نہون زینہار

قال فی منہج الروض الازہر فی بیان اہل بیت الاطہر وروی النسائی مرفوعًا انما سمیت فاطمۃ فاطمۃ لان اللہ قد فطمہا وذریتہا او محبیہا عن النار ای خلصہا وخلصہم عن دار البوار وقد ثبت مرفوعًا بہذہ المبانی وبموافقۃ المعانی ایضًا ان اللہ قد فطم بنتی فاطمۃ وولدیہا ومن احبہم من النار انتہی کیف لا وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام فاطمۃ بضعۃ ای قطعۃ لحم منی فمن ابغضہا ابغضنی رواہ البخاری علیہ رضوان اللہ الباری

حدیثے جو مذکور بہر بتول
کہ اسواسطے فاطمہ اونکا نام
وہ ہے نوع مرفوع قول رسول
کہ ہے فطم لابد رہائی مدام

تو یہ اور انکی جو اولاد ہین
تو ہے نار سے انکو دائم خلاص
محبین انکے جو دل شاد ہین
کہ لاریب یہ مخلصین خواص

نہ زنہار کچھ اونکو دوزخ سے کار
تو جو مانع ذکر حسنین ہے
کہ ہے نار دوزخ خلو اونسے فرار
وہ مردود نمرود پرشین ہے

کہ نازل کیا حق نے ذکر حسین
وہ ذکر شہادت جو باسر زین

هي النبوية العظمى وتدعى — بفاطمة اذا هم يجول
على كل الورى فضلت بعزم — اليه الفضل ليس له السبيل
فامددا بها في الكون عمت — ولي منها بها حظ جزيل
عليك بها اذا ما اشتد كرب — واسقاك الردا احسن جليل
فاني كلما عظمت خطوبي — وآل الكرب عني لا يحول
وناضلني الزمان وراش سهما — ورام به على ضعفي يصول
اؤمم رحابها فيزول ما بي — ويأتي ما به يشفي الغليل
وليس لفضلها حصر ولكن — بمدح جنابها يرجى القبول
ولو اني ملأت الكون مدحا — لكنت مقصرا فيما اقول
على خير الانام وآل بيت — صلوة الله ما هبت شمول

محمد علی فاطمہ نور عین — شہیدان اکبر وہ حسن و حسین
یہ ہین نور ایمانکے خمسہ حواس — نہین بل یہ ایمانکے لا بد اساس
کہ یہ جزو کل جملہ اصل اصیل — یہ نور خدا ہین بحجت جلیل
تو انکی مدد سے ہمہ مرسلین — علی حسب رتبہ ہوئے فائضین
اسیطور سے تا بروز حساب — ہمہ اصفیا انسے ہون فیضیاب
کہ یہ قطب امداد ہین بالیقین — دوائر ہمہ اولین آخرین
یہی ذات ہی اسم اعظم ضرور — یہی سر باطن یہ سر ظہور
تو نام محمد جہان بزنگار — ملون چشم او سپر کرون جان نثار
زبان پر جو گذرے محمد کا نام — لبین او سکو چومین بصد احترام

حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا ۔ وقد غضوا الابصار و اخرسوا الافواہ ۔ وعفروا الوجوہ والجباہ ۔ وقالوا الفقرائہم نوالا میسورا انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا ۔ فزادہم من شراب حبہ کؤسا ۔ فاستجلوا من انوار وصالہ شموسا ۔ ثم برزت لہم الدنیا بزینتہ عروسا ۔ فقالوا انا نخاف من ربنا یوما عبوسا نتعبس فیہ الوجوہ قمطریرا ۔ ذلک یوم یا لہ من یوم ۔ یحتر من ہولہ کل قوم ۔ ولا یبقی من شدتہ سنۃ ولا نوم ۔ فوقہم اللہ شر ذلک الیوم ۔ ولقاہم نضرۃ وسرورا ۔ اخترقوا حجب الانوار ۔ وفازوا بجوار الملک الغفار فی جنات تجری من تحتہا الانہار ۔ تخدمہم الملائکۃ فیہا مساء وبکورا ۔ ویطوف علیہم ولدان مخلدون اذا رأیتہم حسبتہم لؤلؤا منثورا ۔ لایحزنہم الفزع الاکبر یوم القیامۃ ۔ ولا تلحقہم من الحسرۃ والندامۃ یستبشرون بعد سفرہم بالسلامۃ ۔ ثم یقال لہم اذا سکنوا غرفا وقصورا ۔ ان ہذا کان لکم جزاء وکان سعیکم مشکورا ۔ احضرہم فی حظائر قدسہ وسقاہم بقدح سرائر انسہ ۔ من ادنان الدنو شرابا طہورا ۔ شعر

| | |
|---|---|
| لآلِ البیتِ عِزٌّ لا یَزُولُ | وَفَضلٌ لا یُحِیطُ بِہِ العُقُولُ |
| وَاِجلالٌ وَمَجدٌ قَد تَسَامیٰ | وَقَدرٌ مَا لِغَایَتِہٖ وُصُولُ |
| وَفِی التَّنزیلِ بِالتَّطہِیرِ خُصُّوا | وَمَدحُہُم بِہَا شَہِدَ الرَّسُولُ |
| لَہُم عِزٌّ وَسَلطَنَۃٌ وَجَاہٌ | وَدَامَ لَہُم مِنَ اللہِ القَبُولُ |
| بَدُورُ الدِّینِ مِنہُم قَد تَجَلَّت | تَکَادُ الشَّمسُ مِن خَجَلٍ تَزُولُ |
| زَکُوا اَصلاً بِنِسبَتِہِم وَفَرعًا | یَطِیبُ الفَرعُ مَا طَابَت اُصُولُ |
| مَعَاذَ اللہِ اَن اَخشیٰ نَکَالاً | وَلِی فِی حُبِّہِم بَاعٌ طَوِیلُ |
| اَلَیسَ عَظِیمَۃُ المِقدَارِ مِنہُم | وَاِنِّی فِی مُحِبِّیہَا دَخِیلُ |

ابراهیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فی کتابہ قولاً جمیلاً واتخذ اللّٰہ ابراهیم خلیلا وقال اللّٰہ لهذہ الامۃ یحبهم ویحبونہ بغایۃ الهمۃ والفرق بین الخلۃ والمحبوبیۃ تلا امنرا کما بین العرش وتحت الثری لان المحبوبیۃ خصوصیۃ بسید الاولین والآخرین لامدخل فیها لاحد من سائر الانبیاء والمرسلین ولا لفرد من الملائکۃ المقربین صلوات اللّٰہ وسلامہ علیهم اجمعین الا منها لهذہ الامۃ المرحومۃ من الحظوظ الوافرۃ المقسومۃ تطفلاً بحبیب اللّٰہ الملک العلام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام

**شعر**

| | |
|---|---|
| ای با علوِ همتِ تو آسمان زمین | وی گامِ اولینِ تو بر چرخِ هفتمین |
| تقدیر بر کشید بمیزانِ همتت | از پرِ پشه بوده سبک پایۂ زمین |
| ای تیر دیده دوزِ تو از کیشِ ما رمیت | وی سنجقِ سیاهِ تو خیلِ مسومین |
| از شرحِ لفظِ تو دهنِ نقلِ پر شکر | وز بادِ زلفِ تو نفسِ عقل عنبرین |
| پروینۂ فلک نه بسودے کفِ وجود | نامِ محمد ار نبدے نقشِ آن نگین |
| آدم که دانۂ ز بهشتش بدر فگند | از خرمنِ شفاعتِ تو هست خوشه چین |
| محبوبِ حق شد آنکه ترا کرد پیروی | حق داد چاکرانِ ترا منصبے چنین |

وقال اللّٰہ قولاً کریماً وکلم اللّٰہ موسیٰ تکلیماً وقال لهذہ الامۃ فاذکرونی اذکرکم ومن ثم قال اهل السنۃ رضی اللّٰہ عنهم ان الفرق بین التکلیم والمذکوریۃ کما بین العمومۃ والخصوصیۃ لان الاول من مقام المحبین والثانی من مرام المحبوبین فالکلیم ذاکر والامۃ من المذکورین کما هو مصرح فی کلام رب العالمین فستعرف بعون اللّٰہ المتین کیف لا وقد قال فی انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب وکذا فی کشف الغمہ عن جمیع الامۃ ما من نبی لہ نبوۃ خاصۃ فی امتہ الا وفی امۃ نبینا شفیع الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام من یاتوا

وہ عشقِ خدا ہے اسی نام پر ۔ یہی ورد میرا بشام و سحر
خدایا طفیلِ محمّد رسول ۔ طفیلِ ہمہ آل و اہلِ بتول
طفیلِ تمامی صحابہ فحول ۔ یہ مسئولِ قلبی تو کیجو قبول
کہ چشمانِ صدّیق سے ہو نصیب ۔ مجھے در دو عالم لقائے حبیب

خیوری اگرچہ ہے شرمسار
ولے فضلِ ایزد کا اُمّیدوار

## بیانِ فضیلتِ اُمّتِ سیّد الانام ؛ علیہ اطیب الصّلوٰۃ وازکی السّلام ؛ ومنقبتِ حضرات اولیائے عظام ؛ وسجداتِ عُشّاقِ فخام ؛ برآستانۂ محبوبانِ ملکِ علّام ؛ قدّس اللہ اسرارہم وافاض علینا انوارہم باللطفِ والانعام ؛

یہ اُمّت جو خیرُ الاُمم لا کلام ۔ یہ عالی ہمم ہے یہ عالی مرام
جو اِسمین ہے اولیائے عظام ۔ تو ہے اونکا نبیون سے برتر مقام
وہ روح اللہ عیسےٰ کلیم و خلیل ۔ زروئے نبوّت یہ گرچہ اصیل
ولے جو طفیلئے خیر الانام ۔ تو انکو ملے اونسے عالی مقام
یہ ہی شرفِ متبوع کا اقتضا ۔ کہ تابع نہ متبوع سے ہو جُدا
جو تفصیل اسکی ہے آشکار ۔ وہ نجمُ المبین مین جو روئے نگار
ولے مختصر ہین معانی یہان ۔ مُطوّل سے برتر یہ نزد جہان

قال سیدنا عبد اللہ بن عباس علیہما رضوان اللہ ملک الناس فی شرف ہذہ الامۃ مُتّبعۃِ السنّۃ ان اللہ جلّ جلالہ وعلی لعالمین عمّ نوالہ قال لسیّدنا

| | |
|---|---|
| لِلّٰہِ سَیِّدُنَا النَّبِیُّ الْاَکْمَلُ | لِلّٰہِ بَرْقُ جَبِیْنِہِ الْمُتَهَلِّلُ |
| لِلّٰہِ جُوْدُ یَمِیْنِہِ الْمُتَهَطِّلُ | اَحْیَا وَاَغْنٰی بِالنَّوَالِ عَدِیْمًا |

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

| | |
|---|---|
| لِلّٰہِ مِنْہُ ذَاتُہٗ وَحَقِیْقَتُہٗ | لِلّٰہِ مِنْہُ خُلْقُہٗ وَخَلِیْقَتُہٗ |
| لِلّٰہِ مِنْہُ شَرْعُہٗ وَطَرِیْقَتُہٗ | فَلَقَدْ جَلَتْ بِشُمُوْسِهَا الْغَیَّمَا |

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

| | |
|---|---|
| یَا اُمَّۃَ الْهَادِی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی | بِاللّٰہِ لَوْ کُنَّا نُعَامِلُ بِالْوَفَا |
| مُتْنَا عَلَیْہِ حَسْرَۃً وَّتَلَهُّفًا | حَتّٰی نُؤَدِّیْ حَقَّہُ الْمَحْتُوْمَا |

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

| | |
|---|---|
| اَوَلَمْ یَکُنْ یَحْنُوْ عَلَیْنَا مُشْفِقًا | اَوَلَمْ یَکُنْ مُتَعَطِّفًا مُتَرَفِّقًا |
| اَوَلَمْ یُعَالِجْنَا بِاَنْوَاعِ الرُّقٰی | حَتّٰی اغْتَدٰی مِنَّا الْعَلِیْلُ سَلِیْمًا |

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

| | |
|---|---|
| صَلُّوْا عَلٰی مَنْ بِالْغُیُوْبِ یُحَدِّثُ | وَبِرُوْعِہِ الرُّوْحُ الْمُقَدَّسُ یَنْفُثُ |
| مَحْبُوْبُنَا وَشَفِیْعُنَا اِذْ نُبْعَثُ | فِیْ یَوْمِ لَا یَدْرِیْ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا |

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

| | |
|---|---|
| صَلُّوْا عَلٰی مَنْ خُصَّ بِالْاَنْبَاءِ | وَاَبُوْہُ مَا بَیْنَ الثَّرٰی وَالْمَاءِ |
| ثُمَّ اسْتَمَرَّ النُّوْرُ فِی الْاٰبَاءِ | فَتَوَارَثُوْہُ کَرِیْمَۃً وَّکَرِیْمًا |

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

| | |
|---|---|
| صَلُّوْا عَلٰی مَنْ شَاْؤُہٗ لَا یُدْرَکُ | صَلُّوْا عَلٰی مَنْ شَاْؤُہٗ لَا یُشْرَکُ |

من یقوم فی قومہ مقام ذلک النبی فی امتہ وینحو منحاہ فی زمانہ ولھذا ورد فی الحدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل وایضا ورد ان العالم فی قومہ کالنبی فی امتہ انتہی قال فی عرائس البیان ان الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ انتہی قال فی الفتوحات المکیۃ بھذہ العبارۃ الزکیۃ ان الشیوخ نواب الحق فی العالم کالرسل علیھم السلام فی زمانھم ورثوا علم الشرائع عن الانبیاء علیھم السلام غیر انھم لا یتشرعون فلھم رضی اللہ عنھم حفظ الشریعۃ علی العموم وحفظ القلوب ومراعاۃ الآداب فی الخصوص شعر

| | |
|---|---|
| مَا حُرْمَةُ الشَّيْخِ إِلَّا حُرْمَةُ اللهِ | فَقُمْ بِهَا أَدَبًا لِلّٰهِ بِاللهِ |
| هُمُ الْوَارِثُوْنَ بِالرُّسُلِ أَجْمَعِهِمْ | فَمَا حَدِيْثُهُمُ إِلَّا عَنِ اللهِ |
| كَالْأَنْبِيَاءِ تَرَاهُمْ فِيْ مَحَارِبِهِمْ | لَا يَسْأَلُوْنَ عَنِ اللهِ سِوَى اللهِ |

قال فی عیون المجالس خطر علی قلب نبینا علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ العظام ما یفعل اللہ الملک العلام بامتہ ذات الذنوب والآثام فاوحی اللہ الیہ یا سید الانام الی کم تقاسی غم الامۃ فی الصبح والمساء لا اخرجھم من الدنیا حتی اعطیھم درجات الانبیاء انتہی

| | |
|---|---|
| اَللهُ زَادَ الْمُصْطَفٰى تَعْظِيْمًا | وَقَضٰى لَهُ التَّفْضِيْلَ وَالتَّقْدِيْمَا |
| وَأَنَالَهُ شَرَفًا لَدَيْهِ جَسِيْمًا | فَهُوَ الْمُتَمِّمُ فَخْرَهُ تَتْمِيْمًا |

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

| | |
|---|---|
| مَنْ مِثْلُهُ مَا أَنْ يَضُرَّ وَيَنْفَعُ | مَنْ مِثْلُهُ يَدْرَأُ الْعَذَابَ وَيَدْفَعُ |
| مَنْ مِثْلُهُ لِذَوِي الْكَبَائِرِ يَشْفَعُ | مَنْ مِثْلُهُ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا |

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

قال الحافظ فی الابریز معزیاً الی سیدی عبد العزیز قدس اللہ اسرارہما وافاض علینا انوارہما ان کل ما اعطی سیدنا سلیمان وسیدنا داود وسیدنا عیسی وسائر الانبیاء الکرام علیہم الصلوۃ والسلام اعطاہ اللہ تعالی وزیادۃ لاھل التصریف من امۃ سیدنا محمد علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام فان اللہ تعالی سخر لھم الجن والانس والشیاطین والریح والملائکۃ وسائر العوالم باسرھا ومکنھم من القدرۃ علی ابراء الاکمہ والابرص واحیاء الموتی وذلک ببرکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم وکل ذلک من معجزاتہ علیہ الصلوۃ والسلام ثم ذکر اسراراً لا تطیقھا عقول نفوسھم ثم قال وسألتہ رضی اللہ عنہ بان اھل التصرف لھم القدرۃ علی اھلاک الکفرۃ ایم کانوا فلم ترکوھم مع کفرھم فقال رضی اللہ عنہ ان الولی یقدر علی اھلاک الکفرۃ فی آن واحد ومع ذلک اذا حضر بین معرکۃ المسلمین والکافرین یحرم علیہ ان یتصرف فی الکفرۃ بشیئ من تلک القدرۃ وانما یقاتلھم بما جرت بہ عادۃ القتال بضرب السیف وطعن الرمح ونحو ذلک اقتداء بالنبی علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام

هذا الملخص من نجم المبین واللہ یھدی بہ المتقین

یہ ابریز و دیگر کتب مین نگار — یہ نجم المبین مین ہے آشکار
کہ نبیونپہ جو کچھ عطائے خدا — تو ولیون پہ اوسّے زیادہ عطا
جو ہین اہلِ تصریف عالی مقام — وہ مرحومہ امت سے ہین لاکلام
تو اونکو دیا حق نے قدرت مدام — کہ اونکے تصرف مین جملہ انام
وہ جملہ عوالم کے حکّام ہین — خلائق ہمہ اونکے خدام ہین
مسخّر ہوئے اونکے جنّ و بشر — شیاطین جملہ جو در بحر و بر

موسیٰ و عیسیٰ و الخلیل تبرکوا ۔ بلقائہ و عنوا اللہ تسلیما

صلّوا علیہ و سلّموا تسلیما

زہے رتبہ امت مصطفا ۔ کہ اوسکے نہیں انبیا کو عطا
وہ محبوب غفار ہے بالیقین ۔ طفیل محمد شہ مرسلین
براہیم ہیں بس خلیل خدا ۔ نہ محبوبیت سے وہ اہل عطا
تو اون و وہین ہی فرق اے دور بین ۔ ز فرش زمین تا بعرش برین
کہ اوسے محبوب و دیگر خلیل ۔ تو مطلوب و طالب یہ نزد نبیل
رضائے ہمین امت نامدار ۔ وہ مقصود و معبود پروردگار

رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ الآیۃ

خدا اُنسے راضی طفیل حبیب ۔ وہ راضی خدا سے زہے یہ نصیب
رضائے خدا ہے مراد خلیل ۔ خلیل خدا ہے محب جلیل
تو محبوب امت کا دیگر مقام ۔ نہ اوسکے خلیل خدا با مرام
و قد کلّم اللہ موسیٰ سے ضرور ۔ کلام خدا سے وہ ہین با سرور
تو اذکرکم قول رب الانام ۔ برائے ہمین امت نیک نام
وہ سے ہے عام یہ خاص نزد فہام ۔ کہ مذکور محبوب ہے لا کلام
یہ مذکوریت ہی مقام حبیب ۔ تو امت کو اونکے تصدق نصیب
نہ ہے انبیا کا یہ ہرگز مقام ۔ طفیلی ہوئے اسکے با صد مرام

خیوری جو ہی جا بکہ مصطفا
وہ لاریب محبوب رب الورا

کہ ہے اقتدا اسمین بیشک مدام بذاتِ محمد علیہِ السلام

کہ بر وفقِ عادت بسیف و سنان وہ تھے قاتلِ کافران درجہان

نہ اوس قدرتِ باطنہ سے قتال وہ کرتے بہ کفّار درجملہ حال

توکیونکر کرین اولیائے عظام خلافِ محمد علیہِ السلام

خیوری ولی جملہ محفوظ ہین

خلافِ نبی سے نہ محظوظ ہین

جو تھا حسبِ عادت قتالِ رسول تو ہین اوسمین اسرار بزو فحول

ازانجملہ یہ سرّ ہے لاکلام کہ لابد حبیبِ خدائے انام

وہ بر سنّتِ خالقِ کردگار ہمیشہ بہر حال ہین جان نثار

توجب ذاتِ یکتا سمیع وبصیر جو ہے وہ علیٰ کلِّ شیئٍ قدیر

نہ ہرگز کرے کافرونکو ہلاک جو ہین اہلِ اشراک باذاتِ پاک

کہ در حکمتِ خالقِ کردگار یہ لازم کہ ہو مظہرِ نور و نار

تو ہو کفر و ایمان کا لابد ظہور کہ باطل نہو مظہرِ نار و نور

نہ دنیا مین ہو بولہب آشکار توکسکو کرے سوختہ غیظِ نار

نہ حکمت کا ہوتا اگر اقتضا تو کافر کو پیدا نہ کرتا خدا

تو با قدرتِ کاملہ مصطفا علیہِ صلوٰۃ و سلامِ خدا

کرین کسطرح کافرونکو ہلاک اگرچہ وہ ناپاک بےخوف و باک

دگر سِرّ یہ اسمین ہے بالیقین کہ وہ ذات ہی رحمتِ عالمین

تو پھر قدرتِ کاملہ سے اگر کرے آن مین اونکو زیر و زبر

وہ بادِ سلیمان ملائک تمام
بھی سائر عوالم جو ہین از انام

تو سب پر ہوا حکم اونکا روان
وہ جملہ عوالم پہ ہین مہربان

تو اونکی مدد سے یہ ہین فیضیاب
وہ ناصر یہ منصور بے ارتیاب

وہ ہین اہلِ قدرت عجب شان مین
کہ مُردونکو زندہ کرین آن مین

دیا اونکو مولانے ایسی عطا
کہ دین اکمہ ابرص کو فوراً شفا

وہ جملہ عوالم پہ غالب ضرور
نہ ہی اونکے غلبے مین ہرگز فتور

ہوا اونکو حاصل یہ سب احتشام
طفیلِ محمد علیہ السلام

جو باقی ورین امر اسرار ہین
نہ وہ لائقِ فہم و اظہار ہین

سزاوارِ تسلیم ہے یہ مقام
نہ ہی عقل کا دخل اسمین مدام

کیا مُرشدِ پاک سے پھر سوال
بھی ابنِ مبارک نے اے خوشخصال

کہ جب اولیا مین یہ قدرت عیان
بمنج حبیبِ خدائے جہان

کرین جملہ کفار کو ہالکین
کہ وہ با خدائے جہان مشرکین

تو ہے اونپہ ملزوم انکا ہلاک
کہ اونکی حکومت زسمک و سماک

تو کسواسطے وہ نہین مہلکین
ہمہ ذاتِ کفار کو اے امین

تو اسطور اسکا دیا پھر جواب
جوابِ مصفا زہے پر صواب

کہ با این ہمہ قدرتِ کاملہ
کہ بر ذاتِ شان دائما شاملہ

وہ جب جائین بہرِ جدال و قتال
کہ ہون اونسے کفار بس پائمال

تو لابد کرین حسبِ عادت قتال
بسیف و سنان و تفنگ و نضال

نہ اوس قدرتِ کاملہ سے قتال
کرین کافرونسے وہ در جملہ حال

| | |
|---|---|
| کہ جو درد اشراک ورمشرکین | خودی کی عفونت بجو رمنکرین |
| وہ ہو دور انسے بطرز صلاح | تو ہون بندگانِ خدا بافلاح |

قال فی جمع النیس من زبر المھرۃ المحققین کالتحبیر والجامع الکبیر والعرائس وروح البیان وشرح الشفاء والتبیان وما اتی بہ علیہ الصلوۃ والسلام من القتال بالحسام ؛ داعیا باذن اللہ الی دین الاسلام ؛ ومن اجراء الحد وزجرا علی الاثام ؛ فھو کاصلاح البدن بالعلاج فی الاسقام ؛ والجرح والکی فی بعض الالام ؛ فکان ذلک تحقیقا لرحمتہ علیہ الصلوۃ والسلام ؛ لا تنقیصا لھا عند ذوی الاوھام ؛ فھو رحمۃ مطلقۃ تامۃ ؛ جامعۃ مانعۃ عامۃ ؛ محیطۃ بجمیع المقیدات ؛ حاویۃ من جمیع الجھات ؛ فجمیع المکونات محتاج الیہ فی جمیع الحاجات ؛ فی نعمۃ الایجاد ؛ ومنحۃ الامداد ؛ فھو سر الرحمۃ الاستوائیۃ ؛ ومظھر الرحمۃ الامتنانیۃ ؛ کما قال اللہ فی کتابہ المبین ؛ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

**شعر**

| | |
|---|---|
| سَلَامُ اللّٰہِ مِنَّا بِالْوِدَادِ | عَلَی النُّوْرِ الَّذِیْ سِرُّ الْفُؤَادِ |
| فَیَا نِعْمَ الْحَبِیْبُ وَیَا مُرَادِیْ | وَیَا رُوْحِیْ وَمُنْسَکِبَ الْاَیَادِیْ |
| حَیَاۃٌ اَنْتَ لِلْاَکْوَانِ حَقًّا | فَیَا نِعْمَ الْحَیَاۃُ مَعَ الْجَوَادِیْ |
| وَسِرُّ السِّرِّ اَنْتَ لِکُلِّ سِرٍّ | وَنُوْرُ النُّوْرِ یَا نُوْرَ الْفُؤَادِیْ |
| وَاَصْلُ الْاَصْلِ اَنْتَ لِکُلِّ وَصْلٍ | وَخَیْرُ الْوَصْلِ فِیْ یَوْمِ الْمَعَادِ |
| شِفَاءٌ مِنْکَ بَلْ اَنْتَ الشِّفَاءُ | طَبِیْبُ الْقَلْبِ یَا رُوْحَ الْفُؤَادِیْ |
| وَمَا مَقْصُوْدُ اَھْلِ الْحَقِّ طُرًّا | مِنَ الْاَکْوَانِ غَیْرُکَ بِالصَّمَادِ |
| وَلَوْلَا اَنْتَ مَا وُجِدَ الْوُجُوْدُ | مِنَ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا الْعِبَادِ |

کہ ہون جملہ فی الفور وہ ہالکین / نہ باقی رہے نام از کافرین
تو کیونکر وہ ہو رحمتِ عالمین / کہ یہ کام رحمت کی لائق نہین
تو اُس ذاتِ رحمت سے ای ہوشیار / نہو یہ خدا کی قسم زینہار
بہ تسمیۂ ذبح کر تو نظر / نہ ہی اسمِ رحمت کا اوسمین مقر
کہ ہے اسمِ اللہُ اکبر وہان / کہ ہو کبریائی کا جلوہ عیان
تو ہی وصفِ رحمت کے وہ برخلاف / کہ ہی قہر ظاہر مین وہ صاف صاف
لہذا وہ رحمان و دیگر رحیم / نہین لائقِ ذبح نزدِ کریم
نعم حسبِ عادت جدال و قتال / ہوا مصطفا سے جو در جملہ حال
وہ لاریب ہے رحمتِ ذوالجلال / نہ زنہار ہی اسمین جائے سوال
کہ ہی نفعِ کفّار اوسمین عیان / نہ بطلانِ مظہر وہ ہے بیگمان
تو لاریب اوسکی یہ ظاہر مثال / نہ ہی اسمین زنہار کچھ قیل و قال
کسی عُضو مین ہو عفونت اگر / عفونت سے ہو استخوان پُر خطر
تو اوسکو کرین قطع اہلِ بصر / کہ باقی بدن کو نہو کچھ ضرر
تو یہ قطع ہے عین رحمت مدام / نہ یہ قہر زنہار نزدِ فہام
اسی طور سے داغ ہے بیگمان / کسی عُضو دردی پہ ای نیکدان
تو نفعِ بدن اُس سے مقصود ہے / نہ کچھ اُس سے ایذائے معہود ہے
اگرچہ وہ ظاہر مین داغ و بُرید / ولے اُس سے مقصود نفعِ فرید
اسی طور نافع بلا قیل و قال / جو صادر ہو مصطفا سے قتال
کہ ظاہر مین ہی قہر بر منکرین / حقیقت مین وہ مہر ہے بالیقین

وخاطبنی منی بکشف سرائری ... فقال اتدری من انا قلت منیتی

فقال کذلک الامر لکنہ اذا ... تعینت الاشیاء کنت کنسختی

فاوصلت ذاتی باتحادی بذاتہ ... بغیر حلول بل بتحقیق نسبتی

فصرت فناء فی بقاء مؤبدا ... لذات بدیمومیة سرمدیتی

فلاح لنا نور الجلالة لو اضا ... لصم الجبال الراسیات لدکت

وکنت انا الساقی لمن کان حاضرا ... اطوف علیہم کرۃ بعد کرۃ

ونادمنی سرا بسر وحکمة ... وان رسول اللہ شیخی وقدوتی

وعاهدنی عهدا حفظت لعهده ... وعشت وثیقا صادقا بالمحبة

وحکمنی فی سائر الارض کلها ... وفی الجن والاشباح والمردیة

وفی ارض صین الصین والشرق کلها ... الی اقصی بلاد اللہ صحت ولایتی

انا الحرف لا اقرأ لکل مناظر ... وکل الوری من امر ربی رعیتی

بذاتی تقوم الذات فی کل ذروة ... اجدد فیها حلة بعد حلتی

عبارات اسماء بغیر حقیقة ... وما لوحوا بالقصد الا بصورتی

نعم نشأتی فی الحب من قبل آدم ... وسری فی الاکوان من قبل نشأتی

انا کنت مع ادریس لما اتی العلا ... واسکن فی الفردوس انعم بقعتی

انا کنت مع نوح بما شهد الوری ... بحارا وطوفانا علی کف قدرتی

انا کنت فی رؤیا الذبیح فداؤه ... بلطف عنایات وعین حقیقتی

انا کنت مع عیسی علی المهد ناطقا ... واعطیت داؤد حلاوة نغمتی

وما قلت هذا القول فخرا وانما ... اتی الاذن کی لا یجهلون طریقتی

فیا سندی ویا صمدی وعونی — معین الکل فی یوم التنادی
اذا لم تبردوا نیران حبی — بغیث الوصل یا خیر التوادی
فنار الشوق تحرقنی قریبا — یصیر القلب قلبا بالرمادی
فخذ باللطف لا تهجر خیوری — طریحا فی لنواقع والصوادی

علیک من التحیات الوف
صنوف من صلوة بالهوادی

عزیزو یہان تک جو تحریر ہے — کہ جسمین وہ قدرت کی تسطیر ہے
تو ہی اوسّے مقصود یہ بیگمان — کہ ہو ردِ شبہاتِ جملہ کہان
جو ہین منکرانِ حبیبِ خدا — کرین ہمسری باہمہ اصفیا
نہوں معترض بر شفیع الانام — نہ بر حضرتِ اولیائے عظام
کہ فانی ہوئے یہ ز حرص و ہوا — تو وصفِ خدا انکا ہو دست و پا
جو ہے قدرتِ خالقِ کردگار — تو ہین اوسّے قادر یہ در جملہ کار
یہ لاریب ہین قاتلِ نفسِ خویش — بحبِ خدا ہین یہ بادرد و ریش
جو ظاہر ہین کفار سے کارزار — نہ یہ اونکا مقصود ہے زینہار
کہ یہ کارِ طفلان نہ کارِ کبار — نہ محبوبِ کبرائے کارِ صغار
عبادت ریاضت سے یہ باسداد — کہ فانی یہ در حبِ رب العباد
نہ ہے قتلِ کفار انکی رضا — کہ در مشہدِ حق یہ قائم سدا
یہ وحدت وجودی مین سرشار ہین — ہمہ ذاتِ ربی سے ہشیار ہین

تجلی لی المحبوب فی کل وجهة — فشاهدته فی کل معنی و صورة

رعایا پہ تعظیم اونکی ضرور / کرین اونکے حق مین دعائے سرور
چہ جائیکہ اونسے کرین کارزار / کہ ہے اسمین اضرار در جملہ کار
یہ حکامِ ظاہر کا ظاہر مقام / کہ ہی اونکی تعظیم ہمیشہ مدام
تو حکامِ باطن جو ہین اولیا / وہ ہین وارثانِ ہمہ انبیا
تو ہرگز نہ جائز یہ اے ہوشیار / کہ اونسے وہابی کرین کارزار
کہ ہے اونکی تعظیم ہمیشہ ضرور / جو ہے اسکا منکر وہ اہلِ شرور
کہ تعظیمِ حکام اے نیک دان / وہ تعظیمِ خلاقِ جملہ جہان
یہ الحمد للہ مین ہے اے بصیر / کلامِ خدا سے نہو تو ضریر
کہ جو وصف در خلقِ ربّ الورا / تو ہی اوسکی مدح وہ مدح خدا
کہ وہ وصف پیدا کیا کردگار / تو ہے وصفِ نقاش صنف نگار

خوبی جو نقاش موصوف ہی
وہ نقش حبیبی سے معروف ہے

قال العارف الصمدانی سیدی عبد الوهاب الشعرانی قدس الله سره النورانی فی البحر المورود فی المواثیق والعهود اخذ علینا العهد مشائخنا قدس الله اسرارهم وافاض علینا انوارهم ان نقوم لحکامنا اذا وردوا علینا ونقبل ایدیهم ولو جاروا کما نفعل ذلك مع علمائنا ولو لم یعملوا بعلمهم وذلك لان الله تعالی جعل لهولاء الحکام والعلماء السیادة علینا فی دار الدنیا ثم قال رأیت سیدی علیا الخواص رضی الله عنه یقبل رجل ابن موسی المحتسب فی مصر فاعترض علیه فقیه وقال کیف یلیق بك وانت من اهل الصلاح ان تقبل رجل الظالمین فقال له سیدی وسندی انما افعل معه ذلك

| وَکَمْ عَالِمٍ قَدْ جَاءَ نَا وَهُوَ مُنْکِرٌ | فَصَارَ بِفَضْلِ اللّٰهِ مِنْ اَهْلِ خِرْقَتِیْ |
|---|---|

اَنَا الْقُطْبُ شَیْخُ الْوَقْتِ فِیْ کُلِّ حَالَةٍ
اَنَا الْعَبْدُ اِبْرَاهِیْمُ شَیْخُ الطَّرِیْقَةِ

قال القطب الربانی والهیکل الصمدانی سیدی عبد الوهاب الشعرانی قدس الله سره النورانی فی لواقح الانوار بعد تحریر الاشعار وجمیع ما فی هذه الابیات انما هو بلسان الارواح لا یعرفه الا من شهد صدور الارواح من این جاءت والی این تذهب وکونها کالعضو الواحد من المومن اذا اشتکی فیه الم تداعی له سائر الجسد وذلك خاص بالکامل المحمدی لا یعرفه غیره وقد کان سهل بن عبد الله التستری رضی الله عنه یقول اعرف تلامذتی من یوم الست بربکم واعرف من کان فی ذلك الموقف عن یمینی ومن کان عن شمالی ولم ازل من ذلك الیوم اربی تلامذتی وهم فی الاصلاب لم یحجبوا عنی الی وقتی هذا ۔

| سنو اے عزیز و بگوش قبول | کہ نزدیک اہل فروع و صول |
|---|---|
| رعیت کو حکام سے زینہار | بہر طور جائز نہیں کارزار |
| کہ وہ مظہر عدل ہیں در انام | ہوا اونسے وابستہ سب انتظام |
| فضیلت دیا اونکو پروردگار | رعایا پہ لاریب نزد کبار |
| نہ حکام ہوتے اگر آشکار | تو ہوتا نہ دنیا میں کچھ کاربار |
| سیاست نہوتی اگر در جہان | تو ہوتی رذالت بہر جا عیان |
| اسیواسطے خالق مہربان | کیا خلق حکام کو در جہان |
| کہ ہو اُنکے صدقے سے امن و امان | تو ہو اُنسے مسرور جان و جنان |

ثِقُوْ بِالَّذِیْ یَوْمًا یَقُوْمُ وَیَبْعَثُ
ثَبَّتَ الشَّفَاعَۃِ لِلْوَرٰی یُحْدَثُ
مَنْ مِثْلُہٗ فِی الْعَالَمِیْنَ مُعَظَّمٌ
مَنْ لِلْاِلٰہِ لَدٰی اللِّقَاءِ یُکَلِّمُ

ثَبَتَ الْمَرِیْرَۃِ بِالنَّبِیِّ تَغُوْثُ
تَرَۃُ الطَّوَائِفِ لِلَّذِیْ یَتَشَبَّثُ
مَنْ مِثْلُہٗ فِی الْعَالَمِیْنَ مُکَرَّمٌ
فَنَحَا حَبَاہُ مِنْہُ فَدَا یَتَعَلَّمُ

مَنْ لِّاِلٰہِ لَدَیْہِ صَارَ عَمِیْمًا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز در تفسیر سورۂ الم نشرح فرمودہ کہ نشیمن دوازدہم محبوبِ نازنینی ماہ جبینی بلکہ کعبہ مثالی کہ تجلیٔ جمال الٰہی بدان او را آشیانہ خود ساختہ و طور تمثالی کہ انوار حسن ازلی بران تافتہ شانِ محبوبیت الٰہی در وجلوہ گر شدہ صیدِ دلہا بہ جاذبۂ محبت می کند و ہزاران ہزار عاشقِ حسن ازلی دیوانہ وار از پے توقع منفعت و استفادہ کمالی از دور دست بجاذبہ کمند او زدہ دویدہ می آیند و بر آستانہ او سجدات می کنند و مشتاق لمعہ از جمال او یند و این مرتبہ از ان مراتب ست کہ ہیچ کس را از بشر دست ندادہ مگر بطفیل این محبوب مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحابہ ذوی الحکم برخی از اولیائے امت راشمہ ازان محبوبیت نصیب شدہ مسجودِ خلائق و محبوبِ دلہا گشتہ اند مثل حضرت محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی غوث الاعظم و سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہما

یہ مذکورِ تفسیرِ فتح العزیز
نشیمن جو ہے بارھوان آشکار
کہ محبوبِ ایزد ہے نازنین

نہو اِسسے منکر جو اہلِ تمیز
بیان اوسکا اِسطور پر ہے نگار
وہ مطلوبِ خالق زہے مہ جبین

حتی فلان للخبز والبضایع اذا قلت من السوق وجاع الناس یرسل منادیه فینادی للسوقة فیملا السوق خبزا ولحما ودهنا وجبنا وغیر ذلك فبالله یا فقیه هل تقدر انت علی ذلك فقال الفقیه لا فقال سیدی وسندی ادبا معهؤلاء انما هو ادب مع الله تعالی الذی ولاهم التصریف فی الوجود بالتولیة والعزل والحل والربط وغیر ذلك انتهی ثم قال اخذ علینا العهد ان لا نزدری من رفعه الله علینا من الاکابر فی الدین والدنیا ادبا مع الله تعالی وما رفعهم علینا الا بالحق الحقیق والحکمة البالغة ثم رای فائدة فی ازدرائهم مع ان احدا لم یسمع لنا ذلك وهذا العهد یقع فی خیانته کثیر من الناس فیقولون للحکام این لهؤلاء السفلة الضخامة نحن نعرفهم فلان کان ابوه نوتیا وفلان کان ابوه فلاحا وفلان کان ابوه فرانا ونحو ذلك من الهذیانات فمن اقام هذا المیزان علی اهل زمانهم من العلماء والفقراء حرم برکتهم انتهی وقد ورد فی الحدیث الصحیح اذا جاء کریم قوم فاکرموه فکیف لا نکرم حکامنا الفخام ونحن فی امنهم علی الدوام ثم کیف الانکار بالاخیار من الاولیاء الکبار وقد قال الله فی الاحادیث المقاربة من عادلی ولیا فقد آذنته بالمحاربة اللهم ثبتنا علی الصراط المستقیم بجاه من لا مثل بعدك بالطف العظیم وبجاه آله واصحابه ذوی القلب السلیم

والله مثل محمد لا یشبه — والله مولاه العوالم کیف هو
وجد الوجود بذاته وبه له — وجد العلا بوجوده فتوجهوا
صفة له ذات له هو اخلص — صفة عن الشیء الذی ینقص
صفة له حارت عقول تفحص — صفة شریعته النقائص تخلص

ما زال فی الرسل الکرام کریما
صلوا علیه وسلموا تسلیما

وہ محبوبیت سے ہوئے سرفراز
مسلمان کریں اونکی نذر و نیاز

وہ چون ذاتِ محبوبِ روشن ضمیر
وہ ہیں غوثِ اعظم زہی دستگیر

بھی ہی جنسے دینِ نبی کا نظام
نظام الدین از اولیائے عظام

صلوٰۃ خدا و سلام اِلٰہ
حبیب خدا پر بشام و پگاہ

کہ جنکے تصدق سے عالی مقام
رملا اولیا کو بصد احترام

ہوا سر انکا مقدس ضرور
ہوئے انکے انوار ہمپر وفور

خیوری تو ساجد بقلبِ سلیم
ہمہ وقت پیشِ رسولِ کریم

## اظہارِ معذرت بادلیل وطلبِ مغفرت باتمثیل

حبیبی مَیں ہوں غرقِ بحرِ گناہ
گناہوں کے سیلاب سے ہوں تباہ

نہ عاصی کو تیرے سوا ہی پناہ
توئی وِرد میرا بشام و پگاہ

تو کر لطف اپنے سے مجھپر نگاہ
کہ سرسبز باراں سے ہووے گیاہ

تو بارانِ رحمت تو عالم پناہ
مَیں ہوں خشک سالی سے خوار و تباہ

شفاعت کر روز و دنزدِ اِلٰہ
کہ ہو شستہ اُس سے یہ روئے سیاہ

اگر طفل آلودہ ہو از براز
ملوث وہ ہو بول سے اہلِ ناز

تو پھینکے نہ اوسکو پدر زینہار
کرے والدہ اوسپہ شفقت نثار

پکڑ آفتابہ کریں شست شو
کہ ہو دور اُس سے نجاست کی بو

کھلاویں اُسے پھر جو اُسکی غذا
کہیں اوسپہ گذرا وہ رنج و عنا

نہین بل وہ کعبہ مثالے ضرور / وہ ہی طور تمثال اے ذیشعور

تجلی الٰہی نے باصد صفا / جمالِ الٰہی نے باصد لقا

بنایا اوسے اپنا بس آشیان / بدن اوسکا مرآتِ حق بگمان

وہ انوارِ حسنِ ازل اے مہان / اوسی پر نثار و فدا ہر زمان

جو محبوبیت شانِ پروردگار / اوسی مین وہ ہے جلوہ گر بیشمار

کرے اپنی جذبے سے دلہا شکار / کہ لاکھون محبین دیوانہ وار

جو ہین عاشقِ حسنِ ازلی مدام / تو ہے اونکا بس استفادہ حرام

وہ طالب منافع کے ای نیکخو / کرین منفعت کی بسے جستجو

تو وہ دورسے بادلِ بیقرار / کمندِ ولی جو کہ جذبہ شعار

اوسے پکڑ دوڑین وہ بے اختیار / ولی پاس آوین بصد انکسار

کرین آستانہ ولی پر سجود / نہین بلکہ سجدات بہر سعود

کہ مشتاق ہین اوسکے انوار پر / وہ عشاق ہین اوسکے اسرار پر

جمالِ ولی پر وہ دائم فدا / وہ مشتاقِ لمعات باصد وفا

یہ وہ یکتا محبوبیت لاکلام / کہ حاصل کسیکو نہین اے فہام

نہ اسمین رسولونکا ہرگز مقر / نہ جبریل کا اسمین گاہے گذر

کہ مخصوص یہ بہرِ خیر الانام / یہ اونکے خصائص سے بیشک مدام

مگر شمہ اوسکے ہوا ہی نصیب / طفیلِ شہِ دوسرائے حبیب

بسے اولیا کو جو ہین وہ عظام / اسی خیر امت سے باعزِ تام

وہ مسجودِ خلقت بلیل و نہار / وہ محبوبِ دلہا بسے نامدار

نہ معبودکم ہے یہاں یہ مقال
عباوات مین ہمسے دائم فتور
ربوبیتِ ذاتِ پروردگار
قدیمہ صفاتِ خدا لامحال

کہ ہی خاصہ حادث کا شر وزوال
تو کیسطور معبودکم کا ظہور
نہین نقص اوسکو کبھی زینہار
قدم کے خصائص سے خیر وکمال

تو کیونکر خیوری کو اے ذوالجلال
نہو ذاتِ ربی سے چشم وصال

اگرچہ وہ عصیان مین سرشار ہی
ولے رحم ربی سے بیدار ہے

نفسی الفداء لبقعۃ قد سیۃ
یا منتہا املی وغایۃ مقصدی
یا اسوتی یا حسنتی یا عروتی
یارحمۃ للعالمین یا سرھا
کن لمحبوری سافعا ولسالف
اللہ یرفنا بعلن عنایۃ
ھی رویۃ الذات القدیمۃ منۃ
وبعلن رأس فی القیامۃ رحمۃ
نزالالہ علیک درصلوتہ
وعلی رؤس الال والصحب النعم

فیھا مقیم انت یا منجائی
یا عدتی فی الدین والدنیاء
فی دفع غائلۃ وکل بلاء
واما نھا من شدۃ ورخاء
ولخلفہ یا شافع الشفعاء
وبعین جاھک مھبط الانحاء
بالقلب فی الدنیا حصول رجاء
ھی غایۃ النعماء والالاء
وسلامہ متواتر الغراء
فی الدین والدنیا لنا العظماء

اللھم اسس قواعد الاسلام ؞ بمیامن استاذی الکرام
ونور قلوب المستفیضین من الانام ؞ بانوار محبۃ مشائخی العظام

کرین شفقت ورحم اوسپر نثار — کہین اوسکو معذور ہی از صغار
حقیقت ہماری یہی برملا — خودی کی نجاست مین ہم مُبتلا
ہوا نام صادق یہ ہمپر سدا — کہ ہین پیر نابالغ و خودنما
صغائر کبائر سے آلودگان — مُلوّث بدنیائے دون ہر زمان
کہ اغوائے شیطان سے ہم روسیاہ — نہ ہین سرکشی سے یہ جملہ گناہ
پدر اور مادر سے تو اے کریم — بصد بار زائد شفیق و حلیم
اسیطور ہمپر رؤف ورحیم — بسے مہربان ہے بخُلقِ عظیم
پکڑ آفتابہ شفاعت کا اب — جو ہی آبِ رحمت سے وہ لب بلب
کرو شست شوئے بدستِ لطیف — کہ ہون عاصیان اُسسے از بس نظیف
غذائے رضا سے ہمین سیر کر — عطائے لقا مین نہ کچھ دیر کر
جو دیکھے گدا جود وانعامِ تام — تو مُنعم کا پیچھا نہ چھوڑے مدام
کریما برزقِ تو جملہ انام — بہر حال پرورده از لطفِ عام
یہ خلقت ترے جود واکرام سے — شب وروز پرورده انعام سے
منوّر یہ دل نورِ ایمان سے — مُفخّر یہ جان فخرِ عرفان سے
خدایا بفضلِ تو اُمیدوار — ہمہ اہلِ اسلام لیل و نہار
کہ عُقبے مین رکھ ہمکو باعزّ تام — طفیلِ حبیبی علیہِ السّلام
یہی حُسن ظنّی بسے اُستوار — بفضلِ تو اے خالقِ کردگار
کہ معہود لاریب تیرا وصال — بطرزِ ربوبیتِ بے زوال
کہ فرمانِ ازلی بفضل وکمال — اَلَستُ بِربّکُمو بالنوال

وہ برکاتِ روزی سے آباد ہون ۔ فتوحاتِ غیبی سے دل شاد ہون
وہ یادِ محمدؐ مین سرشار ہون ۔ وہ سرشار سے حظ بردار ہون
وہ حُبِّ حبیبی مین پروانہ وار ۔ کرین جانِ شیرین ہمیشہ نثار
چو حلاج بر دار ثابت مدام ۔ نہون عشقِ احمد مین گاہی وہ خام
قیامت کے میدان مین ہون سرخرو ۔ کرین پھر جہان مین وہ یہ گفتگو
کہ دنیا مین عصیان وجور وجفا ۔ نہ از کس ہویدا شدہ مثلِ ما
ولے حُبِّ قلبیٔ احمد نے آج ۔ عنایت سے ہمکو یہ بخشا ہی تاج
لقائے الٰہی سے مسرور ہین ۔ شرابِ محبت سے مخمور ہین

بیان کر چہوری کمالِ وداد
رضائے خدا جسے بہر عباد

طریقِ حبیبی یہ ہو تو مقیم ۔ کمالِ محبت یہی مستقیم

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ الآیۃ

خلافِ پیمبرؐ کسے رہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
نکر سنتِ مصطفا سے مدام ۔ کوئی کار باہر توائے نیکنام
کہ ہر فعل محبوب محبوب ہے ۔ وہ محبوب لاریب مطلوب ہی

وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَسَدِ الْحَاسِدِیْنَ ؛ یَرُدُّ صَاحِبَہٗ عَنْ مَقَامِ الْمُنْصِفِیْنَ ؛
وَحَسْبُکَ فِیْ ذَمِّهِمْ قَوْلُ الصَّمَدِ ؛ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ؛

پناہِ خدا اونسے جو حاسدین ۔ وہ نارِ خودی مین جلین مفسدین
حسد کا یہ خاصہ ہے بے عدیل ۔ کہ از پیشِ محسود حاسد قتیل

وَأُسْتَاذِيَّ بِالْحُبِّ الصَّمِيمِ ۔۔۔ وَأَشْيَاخِي ذَوُو الْقَلْبِ السَّلِيمِ

يَكُونُ لَهُمْ لِقَاءُ اللهِ أَبَدًا ۔۔۔ مَعَ الرِّضْوَانِ وَاللُّطْفِ الْعَمِيمِ

وَأَحْيَا اللهُ رَوْضَ قُلُوبِ خَلْقٍ ۔۔۔ بِغَيْثِ الْفَيْضِ مِنْهُمْ وَالنَّعِيمِ

كُؤُوسَ الْحُبِّ مِنْ تَسْنِيمِ لُطْفٍ ۔۔۔ سَقَاهُمْ صَاحِبُ الْخُلُقِ الْعَظِيمِ

هُمُ السَّادَاتُ فِي الدَّارَيْنِ حَقًّا

خُيُورِي عَبْدُهُمْ مُحْيَا الرَّمِيمِ

شب و روز یہ ورد ہے با نیاز ۔۔۔ جناب الٰہ مین جو ہے کارساز

کہ میرے اساتذ کو اے کردگار ۔۔۔ مشائخ جو میرے وہ ہین نامدار

بہ فیض علوم و بہ فیض ہدے ۔۔۔ ہمیشہ تو رکھہ زندہ با صد رضا

فیوضات اونکے چو ابر بہار ۔۔۔ تو برسا محبون پہ لیل و نہار

دل مستفیض مودت شعار ۔۔۔ وہ خندہ رہے اُسسے مثل انار

ریاض قلوب ہمہ خاص و عام ۔۔۔ بسے سبز اُسسے چو دار السلام

خدایا طفیل شفیع الورا ۔۔۔ طفیل ہمہ آل اہل صفا

طفیل صحابہ نجوم الہدیٰ ۔۔۔ طفیل محبان اہل تقیٰ

تو دے نسل میری کو ایسا مقام ۔۔۔ کہ علم لدنی سے ہون بامرام

وہ طینی یہ دینی جو ہوے خدا ۔۔۔ مرید و تلامیذ اہل وفا

تو دنیا مین ہون مثل شمس و قمر ۔۔۔ قیامت مین زائد ازان بیشتر

غموم جہان سے وہ محفوظ ہون ۔۔۔ وہ عین عنایت سے ملحوظ ہون

غموم جہان دلکا زنگار ہے ۔۔۔ غم آخرت نور انوار ہے

نہ دنیا مین ایسا کوئی ہے بشر | کہ محسود ہرگز نہ وہ نامور
نعیم خدا ہے جہان آشکار | تو قلبِ حسودان وہان پُر فگار

نعیمِ محبت تو موجود ہے ۞
اِسی سے خُبوری تو محسود ہے

جنا مین عقائد جو ہین پُر وداد | ہُوَیدا تو کر اونکو بَینَ العباد
کہ ہون شاہدین اُنپہ اہلِ صفا | شہادت کرین پیشِ مَولا ادا
وہ جب مُعتقد اونپہ ہون بالیقین | تو خوشنود اُنسے شہِ مُرسلین
عقائد خُبوریہ وہ باسداد | وہی اہلِ سنّت کا خوش اعتقاد
وہابی کو توفیق دے گر خدا | تو ہو اون عقائد پہ دلسے فدا
پڑھین اون عقائد کو جو مومنان | تو یہ التجا اونسے ہے بے گمان

کرین خاتمہ خیر کی وہ دُعا
برائے خُبوری برائے خدا

## بیان سببِ تالیفِ این رسالہ از تالیفِ حصیفِ بعض رسالہ

سُنو دل سے ای مخلصان یہ بیان | خدا اُنسے راضی بہر دو جہان
کہ نجم المبین جب بفضلِ قدیر | ہوا جلد عشرہ مین بدرِ مُنیر
لکھا اوسنے پھر موجزِ دلپذیر | مُسمّٰی بہ تبصیر بہرِ ضریر
وہ تنویر یکتا برائے بصیر | عَرَب کی زبانسے وہ ہین مُستنیر
ہوا پھر یہ الہامِ حق در ضمیر | کہ ہو فارسی مین سراجِ منیر

کہ محسود ہے عیش و آرام مین ۔ وہ حاسد جلے نار و آلام مین
وہ بر بسترِ خواب راحت گزین ۔ یہ بر بسترِ نار از بس حزین
وہ ہی شکرِ نعمت سے عذب البیان ۔ وہ یادِ الٰہی سے رطب اللسان
وہ ہر وقت ذاکر بذکرِ خدا ۔ اوٹھے بسترِ خواب سے باثنا
وہ حاسد کرے کفرِ نعمت مدام ۔ نہ راضی بہ تقسیمِ ربّ الانام
جو ہے شیرِ زقّوم طعمِ حسد ۔ کہ ہون جسّے آلامِ جان و جسد
کرے نوش جان اوسکو لیل و نہار ۔ وہ بیداری و خواب مین بیقرار
اوسے تلخیٔ نزعِ جان دمبدم ۔ جلے نارِ دوزخ بہ وہ ہر قدم
حسد سے جسد جسکا بیمار ہے ۔ تو خونِ جگر سے وہ خونخوار ہے
یہ فرمانِ خلّاقِ ربّ الانام ۔ شہِ دوجہانکو علیہ السلام
کہ کہہ تو پناہِ خداوندگار ۔ کرے جبکہ حاسد حسد آشکار
تو ہے شرّ اوسکا نہایت عظیم ۔ اوسی سے ہوا وہ مقرب رجیم
کیا ختم سورہ کو ربّ الفلق ؎ ۔ حسد پر کہ حاسد رہے پُر قلق
تو معلوم اِسّے ہوا اے امین ۔ کہ اُسّے کوئی شرّ بدتر نہین
زمین آسمان مین جو اول خطا ۔ حسد ہے وہ ابلیس و قابیل کا
یہ ابلیس کا ورثہ ہی بالیقین ۔ ملا جسکو یہ ورثہ ہے وہ لعین
وہ ہی مرضِ مہلک مین غایت سقیم ۔ اگرچہ وہ دنیا مین یکتا حکیم
بشارت خدا سے اُسے بیفتور ۔ کہ ہے اوسکا ماویٰ جہنم ضرور
نعم اوسّے وہ باز آوے اگر ۔ تو جنّت مین جاوے فنعم المقر

تو ہون مطمئن دل ہمہ مومنان    نہ شبہات باقی رہین درجنان
ہوئی اونکی وہ التجا پھر قبول    جناب الٰہ مین بمدد رسول

اگرچہ خیوری بغمہا غریق
زنیران ہجران دل و حریق

ولے اونکے اخلاص کا یہ اثر    کہ تحریر اوسکی ہوئی مختصر
وہ ہی پیشوائے عقائد ضرور    کہ تا سیس اسلام وہ بے فتور
ہوئی جبکہ تحریر اوسکی تمام    صدی تیرہوین ہفت بالائے عام
زتاریخ شعبان خیر الورا    نہم یوم اثنین بے امترا
ولے منصفین سے یہ لابد رجا    جو منصف وہ مقبول رب الورا
کہ تحریر مذکور و مبرورین    بھی تحبیر مسطور و پر نورین
کرین غور و انصاف سے کچھہ نظر    بچشم و داد دیئے خیر البشر
کہ روشن وہ ہی نور ایمان سے    کہ ہے مردمک اوسکی عرفان سے
تولاریب وہ منصفان کرام    کرین اوسپہ شکر خدائے انام
کہ یہ اعتقاد سداد و وداد    کہ خوشنود جسسے وہ رب العباد
اوسی مین رضائے حبیب خدا    وہی سائر اصفیا کی رضا
بفضل الٰہی بگنج رسول    ہوا اہل اسلام کو یہ وصول
خصوصاً وہ اسوقت مین ایہام    کہ جسمین ہے جسسے منکران لئام
کرین بیش عامی وہ انشائے زور    کہ ہے قلب اونکے سی مفقود نور
شب و روز تحقیر خیر الانام    ہوا اونکا پیشہ بصد اہتمام

بفضلِ الٰہی بنبیِ رسول / منوّر ہوا پھر سراجِ وصول
کیا پھر یہ اَحباب نے اِلتماس / کہ ہوا اوسکا بُنیان اُردو ہاس
ہوئی تب عنایاتِ ربُّ الانام / تو اُردو ہوا اوسکا با اہتمام
تو پھر بعض اَحباب نے اِلتجا / کیا اِسطرح سے بصدق و صفا
کہ ہی جملہ اَبواب مین نظم جو / بطورِ مُلخّص بطرزِ نکو
تو وہ بعض یکجا یہ ہووے نگار / پڑھین مومنان اُسکو لیل نہار
تو اسمین سدیدہ فوائد مدام / برائے مُحبّانِ خیرُ الانام
پڑھین جب وہ یہ موجز و مُختصر / رہین مُعتقد اوسپہ وہ نامور
تو ہو اُنسے راضی خدا و رسول / بھی آل و صحابہ جو اہلِ قبول
تو لابد بلطفِ خداوندگار / وہ جنّت مین جاوین بروزِ شمار
کہ وہ تابعانِ شفیعُ الوریٰ / وہ محبوبِ ایزد بلا اِشترا

خیوری جو پروانہ بر مُصطفا
وہ لاریب محبوبِ ربُّ السما

دیا مجکو توفیق پھر کردگار / تو اُنسے ہوا بعض یکجا نگار
ہوا جبکہ کلکتہ مین پھر گذر / بشومیّتِ فعلِ شام و سحر
تو جاری ہوا بر زبانِ فقیر / بیک وعظ یہ اِعتقادِ مُنیر
کہ آباؤ اَجدادِ خیرُ الانام / ہمہ اہلِ اسلام نزدِ فہام
تو جو اِسکے تھے مُنکرانِ طغام / کیا شور سب نے بطورِ لئام
کیا بعض نے اِلتجا یہ عیان / کہ اُردو مین تحریر ہو وہ بیان

باب اوّل اِس بیان مین کہ جملہ آبا و اجدادِ خاتم النبیین - اور سب اُمّہاتِ جنابِ شفیع المذنبین حضرتِ آدم صفی اللہ سے تا حضرتِ عبد اللہ ہمہ اہلِ توحید مومنین - ہمہ ارباب عنایت اصحابِ ولایت بعضے رتبہ نبوت سے فائز ین - اور اِس باب مین بارہ وصل ہین بہر وصلین وصل پہلا اِس آیت پُر درایت کے معنے مین اے مُوقنین کہ اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ اور اِس بیان مین کہ آزر عم خلیل ہے باوضح البراہین صلوات اللہ علی نبینا وعلیہم ابد الآبدین

خدایا مجھے تیری توفیق سے
تو کر اہلِ تحقیق و تنمیق سے

کہ اُمّید کا غنچہ بستہ دہان
شگفتہ گُلے ہو ز بادِ جنان

و ماغ یقین ہو مُعطّر مدام
ز بوئے دلاویزِ او لعل فام

نہالِ تمنّا یہ ہون اشکبار
کہ ہو خندہ باغِ دلم از بہار

نہ بادِ خزان سے وہ بے نور ہو
دلِ ناظرین اوسّے مسرور ہو

وہ نضرت سے ناظر کو بخشے مرام
وہ نزہت مین یکتا چو دار السّلام

نہو بادِ باطل سے برگش خراب
وہ حقِ حقیقت سے ہو پُر گلاب

وہ سرسبز با نخلِ مضمون تام
رُطبہائے مدنی سے مُثمر مدام

حلاوت عقیدسے سے وہ رُطبِ تام
زشیرینئے حُبّ خیر الانام

دل وجانِ ایمان کو بخشے قوام
تو ہو کامِ عرفان حلاوت مرام

تو یادِ حبیبی سے دل شاد ہو
جو ہے قلبِ ویران وہ آباد ہو

بجسے لرزہ ہے ضعفِ ایمان سے
قوی تر وہ ہو نورِ عرفان سے

| | |
|---|---|
| سنین گر وہ ہی ذکرِ مولد کہین | تو ہو اونکا دل اُسّتے بریان وہین |
| سنین گر کہین ذکرِ حسنین ہے | تو لب خشک و دل اونکا بے چین ہی |
| سنین گر وہ ہی کربلا کا بیان | تو کرب و بلا سے وہ خستہ جنان |
| سنین گر وہ ہے ذکرِ غوث الانام | بہ تقسیمِ حلوائے پختہ قوام |
| تو ہون تمرِ شیرین سے وہ تلخ نام | وہ فریاد و گریہ کرین صبح و شام |
| خدایا طفیلِ رسولِ حبیب | تو دے اونکو از نورِ ایمان نصیب |
| رکہین دلمین اسطور پہ اعتقاد | کہ ہی وحدہٗ ذاتِ خیر العباد |
| خدا بعد لاریب اونکا مقام | نظیرِ محمدﷺ نہ ممکن مدام |
| نہ خوشنود جسّے حبیبِ خدا | تو خوشنود اُسّتے نہ ربّ الورا |
| رضائے خدا ہی رضائے رسول | رضائے محمدﷺ رضائے بتول |
| خدایا طفیلِ ہمہ آلِ پاک | جو ہین زینتِ اہلِ سمک و سماک |
| طفیلِ صحابہ ہمہ راشدین | علیہم سلام ہمہ صادقین |
| عطا کر ز توفیق و لطفِ تمام | برائے ہمہ مومنانِ کرام |
| کہ حبِّ حبیبی پہ ہون مستقیم | وہ ہون خیر دین سے بقلبِ سلیم |

نہوری اسی پر تو کر اب تمام
کہ اے خالقِ ذاتِ خیر الانام

| | |
|---|---|
| دمِ مرگ لبریز ہو دل کا جام | بحبّتِ حبیبے خیر العظام |
| لاآ لیئے صلواتِ ربّ النعیم | تصدّق وہ بر فرقِ خلقِ عظیم |
| ہمہ آل و اصحاب پر بھی مدام | دگر اونپہ جو اہلِ حبّت کرام |

رہین اوسپہ قائم ہمہ مومنان
ہوا جنکے دل مین وہ خالِ سیاہ

تو اہلِ جنان ہون وہ اہلِ جنان
تو ہو دور اوسنے نہون وہ تباہ

نُجوری کا مقبول ہو یہ سوال
طفیلِ محمد شہِ ذی کمال

اللّٰهمّ یا عالِمَ الغیب والشہادۃ ؛ ویا قاسِمَ التفضیل والسیادۃ ؛ بجاہ حبیبك صاحب الفضیلۃ ؛ والخُلقِ العظیم والوسیلۃ ؛ علیہ افضل الصلوات الجمیلہ ؛ واکمل التسلیمات الجلیلہ ؛ وعلی آلہ ذوی الفضائل الاثیلۃ ؛ واصحابہ اولی الخصائل الجزیلۃ ؛ عَصِّمنا من مَوارِدِ الرَّدیٰ ؛ وبلِّغنا اقصیٰ مقاصد الھُدیٰ ؛ واجعل وداد نبی الانبیاء شانَنا ؛ وابعد عنّا اعتقادَ الذی یکون شانِئنا ؛ واخلص بذلك الوداد ضمائرنا ؛ وخصّص بصدق الاعتقاد سرائرنا ؛ واغفر بمودۃ آلہ واصحابہ ذنوبنا واستر بمحبۃ اھلہ واحبابہ عیوبنا ؛ ویسّر علینا مطلوبنا ؛ وارض عنّا محبوبنا ؛ واجعلنا ممن یرضیٰ بقضائك ؛ ویستسعد بلقائك ؛ وممن یبتغی رضاك ؛ ویستغنی عمّن سواك ؛

**شعر**

اَلا یا رَسُولَ اللّٰہِ یا افضلَ الوریٰ
اَغِثنی فَاِنّی بِالمَعاصِی اَمتَعُ

وَیا آلَ طٰہٰ اَدرِکُونی بِنَفحَۃٍ
فَاِنّی بِکاساتِ المَنایا اَجرَعُ

وَیا کُلَّ اَصحابٍ لِنَبیِّ مُحَمَّدٍ
اَغِیثُوا عَبدًا مِن خَطایاہُ یَضلَعُ

وَیا اَولِیاءَ اللّٰہِ یا صَفوَۃَ المَلا
بِفَضلِکُم حُلُّوا العُقُودَ وَسَعُّوا

اِلٰہِی بِحَقِّ الاَکرَمِینَ جَمِیعِہِم
اَنِلنِی بِہِم سُؤلِی فَاَنتَ المُوَسِّعُ

اِلٰہِی اَسقِنِی مِن رَحِیقِ وِدادِہِم
سَرِیعًا سَرِیعًا اَنتَ تُعطِی وَتَمنَعُ

خدایا ترے لُطف و احسان سے
وہ نظرِ شریرون سے محفوظ ہو
بِسپندِ دلِ حاسدِ پُر عناد
بَلُطف خفی و جلی اے کریم
بَسوزِ دلِ فاطمہ دردناک
وہ حلمی کہ از کانِ خُلقِ عظیم
بکرّارئ حیدرِ مُرتضٰے
ہمہ پنج کو پنج سے دے تو پنج
جو درناس ہین پنج میران سنج
بحقِّ ہمان پنج بر کنز پنج

وہ ہو باغ آباد رضوان سے
بَعینِ عنایت وہ ملحوظ ہو
وہ نارِ خودی مین جلے ہو رماد
بنورِ حبیبی جو فیضِ قدیم
بحلم و صبورئ حسنینِ پاک
وہ صبرے زِ وصفِ صبور و علیم
جو ہم بیزاؤن کے مُشکل کُشا
نہو پنج سے پنج گاہے برنج
وہ ہین سرِّ پنج اور سُریانِ پنج
ہمین سرّ اونکے سے کر اہلِ گنج

خیوری کو با سرِّ اسرارِ پنج
تو محفوظ رکھ از غمِ ہجر سنج

دکھا حق ہمکو بحقِّ حقیق
دکھا راہِ باطل کو باطل سدا
جو نزدیک تیرے صراطِ قویم
تو رکھ اوسپہ قائم ہمین ای رحیم
کہ ہو ذکرِ آبائے خیرُ الانام
نہ کچھ اسمین اِفراط و تفریط ہو
جو ہے لائقِ شانِ خیرُ الوریٰ

کہ دارین مین ہو وہ نِعمَ الرّفیق
بجا اُسکے ہمکو بفضل و عطا
صراطِ حبیبی جو ہے مُستقیم
عطا فضل سے کر تو قلبِ سلیم
بطرزِ صحیح و بصد احترام
نہ ہرگز کبھی اوسمین تغلیط ہو
وہ اَظہر مِنَ الشّمس ہو بے خطا

اصلاب المصلّین، من مُصلٍّ الی مُصلٍّ کلھم روساء المسلمین، من آدم الی عبداللہ بالتوحید الحمید فائزین، اکثرھم اصحاب الولایۃ وبعضھم من النبیین، فھو الرائی قیامک فی عالم الاشباح، وانتقال نورک فی عالم الارواح، فی جمیع الموحدین ذوی الصباح، فصارت علیھم لیلۃ الدنیا کالصباح، وللہ در القائل من اصحاب الفلاح

| | |
|---|---|
| مَا زَالَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ مُتَنَقِّلًا | فِیْ طَیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ الٰی تَعَلَا |
| حَتّٰی لِعَبْدِ اللّٰہِ جَآءَ مُطَھَّرًا | وَمُکَرَّمًا وَمُعَظَّمًا وَمُبَجَّلًا |

اِنَّہٗ هُوَ السَّمِیْعُ تسبیحک فی اصلاب الموحدین، ودعواتک فی جمیع حالاتک ودعوۃ العالمین، اَلْعَلِیْمُ باستحقاقک لعظمۃ اخلاقک فی الاولین والآخرین روی ابن سعد وابو نعیم والخطیب والطبراني علیھم الرضوان الرباني بسند جید في قوله تعالیٰ وتقلبک فی الساجدین ای وتقلبک فی اصلاب النبیین بالانفصال والمصلّین من مصلٍّ الی مُصلٍّ بالاتصال حتی اخرجتک نبیاً فی ھذہ الامۃ واما ما قال بعض المفسرین في قوله تعالیٰ الذي یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین بانہ یحتمل وجوہ عدیدۃ احدھا ان المراد بہ ما کان یفعلہ صلی اللہ علیہ وسلم في جوف اللیل من قیامہ للتھجد وتقلبہ في تصفح احوال المجتھدین لیطلع علی اسرارھم کما یحکی انہ لما نسخ فرض قیام اللیل طاف تلک اللیلۃ بیوت اصحابہ لینظر ما یصنعون لحرصہ علی ما یوجد منھم من الطاعات فوجدھا کبیوت الزنابیر لما یسمع منھا دندنتھم بذکر اللہ تعالی وثانیھا ان المراد منہ تقلب بصرہ صلی اللہ علیہ وسلم فیمن یصلی خلفہ کما قال اتموا الرکوع والسجود فواللہ انی لاراکم من وراء ظھری وثالثھا ان اللہ تعالیٰ یراک حین تقوم للصلوۃ بالناس

إلٰهي بهم فاغفر ذنوبي جميعها | وأهلي وأحبابي ومن لي يرجع
وأشياخنا والمسلمين جميعهم | فعفوك عن ذنب الخلائق أوسع
آمِنّا على منهاج أفضل مرسل | إمام البرايا من به نتشفع

وصلِّ عليه بكرةً وعشيّةً
وآلٍ وصحبٍ ثمّ من هو يتبع

سنو اے عزیزو بگوش جنان | خدا تم سے راضی بہر دو جہان
کہ آباؤ اجداد خیر الورا | صفی اللہ آدم سے تا انتہا
ز حوا الی آمنہ امہات | جو ہین مادران شہ کائنات
ہمہ اہل اسلام وہ بے گمان | یہ قرآن و سنت سے از بس عیان
نہ ہرگز کوئی اُن مین از مشرکین | ہمہ رحم و اصلاب ہین طاہرین
چنانچہ یہ فرمان پروردگار | کتاب الٰہی مین ایسا نگار

وتوكّل على العزيز الرحيم الذي يراك حين تقوم وتقلّبك في الساجدين إنّه هو السميع العليم

قال في التحرير والتحبير وغيره من زبر النحارير كتفسير العلامة الماوردي النبيل: وحدائق الحقائق واسرار التنزيل: وتوكل يا سيد الكائنات، في جميع الحالات، على العزيز لا يذلّ من والاه، ولا يعزّ من عاداه، فهو المعزّ لاوليائه، والقاهر على اعدائه، الرحيم على من توكل عليه، وفوّض امره اليه، فهو الكافي لدفع شر الاعداء ونصره الوافي للاصدقاء، والسبب لتلك الرحمة والتوصّل، وامره بتحصيل نعمة التوكّل: الذي يرى عزمك الجناني، ويشاهد قصدك الايقاني، حين تقوم للعبادات، بخلوص النيات ويرى تقلّبك في الساجدين، اي انتقالك في

وابي نعيم الخبير؛ والعلامة القرطبي وابن المنير؛ والماوردي والخطيب والفخر
الرازي وابن النقيب؛ وابن حجر الهيتمي الاريب وابن المنير اللبيب والجلال السيوطي
والسنوسي والتلمساني؛ والامام ابي عبد الله محمد بن خليفة الوشتاني؛ والحافظ
محمد بن عبد الباقي بن يوسف الزرقاني؛ وسيد السالكين عبد الوهاب الشعراني
وصاحب الفتوحات المكية؛ في تفسيره الكبير بالحجج السنية؛ وغيرهم من المفسرين
والمحدثين؛ رضي الله تعالى عنهم اجمعين كما حررت تامعبرهم في الدرج الشريفة
بصنوف حروفهم المنيفة؛ والله الهادي بلطفه الموفور ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور

نہ پوشیدہ نزدیکِ پروردگار ۔ وہ اطوار تیرے جو طورِ کبار
وہی دیکھتا تجھکو ہر حال مین ۔ تو منظورِ غفار افعال مین
عبادات مین ہے جو تیرا قیام ۔ ریاضات سے ہی جو تیرا مرام
جو ہی عالمِ خلق مین جملہ حال ۔ جو تھا عالمِ امر مین انتقال
وہ سب جانتا ہی بلا اشتبا ۔ تو ہی شاہدِ حق مین یکتا سدا
تقلب ہوا ہے جو تجھ پر نثار ۔ دران عالمِ روح با صد وقار
کہ تھا سیر اسوقت در ساجدین ۔ وہ تھی چشم تو مردمک بالیقین
نمازی جو تھے بندگان خدا ۔ تو انمین رہا نور تیرا سدا
خدا کو وہ کرتے ہمیشہ سجود ۔ کہ معبود اونکا وہ یکتا ودود
اسیطور تھا سیر تیرا مدام ۔ ز صلبے الی صلب اے خوشخرام
صدف تھے وہ دُر دانہ مصطفا ۔ وہ تھے حاملِ نورِ خیر الورا
عبادات مین سب سے اعظم سجود ۔ کہ مخصوص و منصوص بہر ودود

جماعۃ وتقلبہ فی الساجدین تصرفہ فیما بینہم بقیامہ ورکوعہ وسجودہ وقعودہ
اذکان اماماً لہم ورابعہا ان المراد بہ انہ لایخفی علی اللہ حالک کلما قمت وتقلبت
مع المصلین فی کفایۃ امور الدین فانہ لایخالف تفسیرنا المذکور ولا یخالفہ
تحبیرنا المسطور لان قولہ تعالیٰ حین تقوم شامل لجمیع العبادات الجسمانیۃ
وقولہ وتقلبک فی الساجدین حامل لجمیع المقامات الروحانیۃ ؛ فلا نزاع
ھاھنا لاہل الاعتساف ۔ ولا یخفی علی اللبیب الاریب ذی الانصاف مافی تلک
الوجوہ من سخافۃ المعانی ؛ واعدام حصافۃ المبانی ؛ فقول القائل نہ لایجوز حمل المشترک
علی کل معانیہ عند البصیر ؛ عائد علی تلک الوجوہ لا علی تفسیرنا المنیر ۔ لان ھذا
موجب الاعمال نعم الاہمال ۔ بخلاف الملحدین ارباب الضلال ؛ فانہم من سرافۃ
نبناذی النوال وطھارۃ نسبہ مبدء النجابۃ والکمال ؛ یفرون الی شذائر الروایات
فلہذا یتشبثون بالاوہام والاحتمال القبیح ۔ وینحرفون عن التفسیر الحق الحقیق الصریح
انتہی قال فی منہل الصفا فی خصائص المصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والثنا وقد اتفق
علی تفسیر وتقلبک فی الساجدین ؛ ای انتقال نور سید المرسلین فی اصلاب
المصلین ؛ من سیدنا آدم الی سیدنا عبداللہ کلہم علی ملۃ التوحید والاسلام
علی نبینا وشفیعنا وعلیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرات ائمۃ الامۃ ؛ اصحاب النقد
ارباب السنۃ ؛ من السلف الصادقین والخلف المعتمدین ؛ کسیدنا عبداللہ بن
عباس وکعب الاحبار ؛ وابن مسعود ووہب بن منبہ من الاخیار ؛ وعائشۃ الصدیقۃ
وفاطمۃ الزہرا ؛ وابن محیصن وعلی المرتضیٰ ؛ وربیعۃ بن حارث وانس بن مالک ۔
وعبداللہ بن عمر سید المسالک ؛ وسدی ومجاہد وابن جریر ؛ وابن جریج

توکل تو کر اُسپہ در جملہ حال — وہ رائی تو مرئی زہے خوشخصال

توکل کیا اوسپہ جسنے مدام — وہ لاریب فائز بجملہ مرام

وہ لاریب ایسا عزیز و رحیم — بفضلِ قدیمی بلطفِ عمیم

کہ اوسکا مقرب نہووے ذلیل — ہمیشہ معزز وہ دائم جمیل

عدو تو نپہ دائم وہ قہار ہے — ہمہ اولیا کا وہ دلدار ہے

وہی ناصرِ اولیائے کرام — وہ منصور دائم بصد احترام

توکل کرے اوسپہ جو نیکنام — کرے اُسپہ تفویضِ جملہ مرام

تو لاریب اُسپر خدائے قدیم — بفضل و عنایت رؤف و رحیم

جو ایسا مددگار در جملہ حال — وہ حامد تو محمود با صد کمال

تو کیا غم تجھے یا شفیع الانام — تو محبوبِ ایزد علیک السلام

یہ تفسیر تعبیر سے ہے بیان — بھی دیگر تفاسیر مین ہی عیان

جو تفسیرِ ماوردیئے نیکدان — حدائق وغیرہ مین بھی بیگمان

بطورِ ملخص یہان آشکار — مفصل وہ نجم المبین مین نگار

وہ معنے جو آیت کا مذکور ہے — دلِ مومنان جسنے مسرور ہے

وہ نزدِ ائمہ یقیناً صحیح — وہ بیشک ملیح و وہ ازبس ملیح

ہوئے متفق اوسپہ جملہ عظام — جو ہین اہلِ تحقیق و تدقیقِ تام

مفسر محدث جو عالی مقام — شناور جو اِس بحر مین ہین مدام

تو مقبول تفسیر اونکی ضرور — نہو اُسسے منکر جو اہلِ شعور

کہ وہ اہلِ تحقیق و تطبیق ہین — وہ اُس امر مین اہلِ توفیق ہین

نہ مخلوق لائق برائے سجود / وہی اسکے لائق اسی سے یہ بود
وہی ایک مسجود معبود ہے / سوا اسکے ہرگز نہ مسجود ہے
اسیواسطے ہے قولِ کریم / کہ لاریب ہے شرک ظلمِ عظیم
یہ سجدہ جو اعظم عبادات مین / تو ہی فعلِ توحید آیات مین
یہ فرمانِ ایزد کہ فی الساجدین / تو مقصود اِسسے کہ وہ مومنین
وہ کامل مکمل ہمہ اہلِ دل / دران جملہ نورِ تو شد منتقل
ز مسجود آدم علیہ السلام / ز حوائے اُم ہمہ خاص و عام
الی ذاتِ عبد اللہ و آمنہ / جو ہین مظہرِ رحمت کا منہ
ہمہ پاک از کفر وہ طاہرین / تو مسجود او نہین وہ تھے ساجدین
تو پیدا مکان مین ہوا لامکان / جو تہا کنت کنزاً کا سرِ نہان
دَنٰی سے تدلّٰی ہوا جب عیان تو / ہوا قابَ قوسین سے تب نشان
وہ محراب ابرو ہوا در جہان / تو اَسرارِ اَدنٰی سے روشن جنان
فَاَوحیٰ اِلیٰ عبدہٖ کا بیان / سُویدائے دل پر ہوا بس عیان
نبیُّ النبیین پیدا ہوئے / تو اہلِ سما ارض شیدا ہوئے
خدائے تو بیشک سمیع و علیم / بسمعِ قدیمی بعلمِ قدیم
جو تسبیح و تہلیل تیری مدام / باصلاب و ارحام تھی صبح و شام
جو تیری مناجات در جملہ حال / جو دعوات خلقت ہمہ قیل و قال
یہ سنتا ہے سبکو بلا امترا / وہ دانائے اسرارِ جملہ ورا
ترے حال سے ہے وہ دائم علیم / کہ ہے وصف تیرا وہ خلقِ عظیم

وہ ناظر کرے او سمین دائم نظر | تو دیکھے وہ خود کو ز نورُ البصر

وہی یکتا منظور و ناظر مدام | یہ مرآت پردہ برائے عوام

تو اکرام و تعظیم خیرُ الوریٰ | بھی توقیر و تفخیم اونکی سدا

جو تطہیر و تقدیس اونکی مدام | خدا نے کیا ہے بصد احترام

وہ تعظیم ایزد بلا ابتدا | وہ تقدیس قدوس رب الوریٰ

کہ وہ سرِ احدیت کردگار | بحُبِّ حبیبی ہوا آشکار

وہ حُبِّ خدا ہے ز سر تا قدم | قدم پر فدا ہے ادائے قدم

خدا کی خدائی وہ جملہ نعم | ہویدا اوسی سے بطرزِ حِکم

وہ مطلق مقید سے جلوہ نما | وہ اطلاق و تقیید سے ماورا

نہ اوسکے سوا ہی کوئی دوسرا | محمدؐ وہ محمود ہے برملا

خیوری یہ ہے بحرِ سرِ عمیق
درین ورطہ فلکِ نُہی شد غریق

تو کر ذکر آبائے خیرُ الوریٰ | فدا اونپہ ہے خیر دینِ خدا

قال فی اسرار التنزیل و تقلبک فی الساجدین معناہ ان نورہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینتقل من ساجد الی ساجد من سیدنا آدم علیہ السلام الی ان ظہر صلی اللہ علیہ وسلم فالآیۃ دالۃ علی ان جمیع آبائہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا مسلمین وحینئذ یجب القطع بان والد سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم ما کان کافرا وان آزر لم یکن والدہ بل کان ہو عمہ لان العرب تسمی العم اباً و بلغتہم نزل القرآن الشریف فلہذا جاء لفظ الاب لآزر فی الفرقان المنیف

یہ اسرار تنزیل ہیں اے پسر | کہ معنا جو آیت کا اسطور پر

نہین جو کہ اُس علم سے ماہرین — اگرچہ وہ عُلما بسے دور ہین

تو اِنکار اوسکا نہ ہرگز قبول — وہ مجہول معزول نزدِ فحول

یہی امر معمول اصلِ اصول — ہوئے مُتفق اسپہ اہلِ وصول

چہ جائیکہ معنے جو مذکور ہے — صحابہ سے لاریب ماثور ہے

وہ از ابنِ عبّاس منقول ہی — علیؓ و لی سے وہ موصول ہی

وہ از ابن مسعود مسعود ہے — وہ ابنِ عُمَر سے بھی محمود ہے

وہ صدّیقہؓ و فاطمہ سے عیان — وہی ابن مالک سے روشن بیان

بھی سدّی مجاہدؒ وہ ابنِ جریر — بھی ابنِ جُرَیج و وہ ابنِ مُنیر

دگر ابنِ منذر بھی ابنِ حجر — دگر فخرِ رازی جو اہلِ خبر

جلالِ سیوطی وہ ابنِ خطیب — بھی وہ تلمسانی جو از بس لبیب

بھی ماوردی و قرطبیئے شہیر — سنوسی و زرقانیئے بے نظیر

بھی شعرانی و ابنِ عربی کبا — جو مَنْہل سے بالا ہوئے ہین نگا

ہوئے متفق اسپہ وہ ماہرین — کہ آیت کا معنے وہی بالیقین

جو ہی اوسکا منکر وہ بیشک ضریر — وہ جاہل جہالت سے دائم شریر

نہ تحقیق سے اوسکو ہرگز نصیب — کہ محروم ہی وہ ز حبِّ حبیب

کریما بہ بخشا بران بینوا — کہ ہو فائزِ فیضِ خیر الوریٰ

وہ اِمداد تیری و توفیق سے — وہ ہو اہلِ تصدیق و تحقیق سے

عطا کر تو اوسکو یہی اعتقاد — کہ ہو اِسّے دارین مین باسداد

کہ لاریب آئی وہ مرئی خدا — حبیبِ خدا آئینہ پُر صفا

بالاتصال من مُصلٍ الی مُصلٍ حتی اخرجتك نبیاً فی هذه الامة کما اخرجه ابن سعد فی الطبقات والطبرانی فی المعجم الکبیر وابو نعیم فی الدلائل والخطیب فی السابق واللاحق وابن النقیب فی التحریر وغیرهم رضی الله عنهم ۔

فوائد جو ہے بارزہ معتبر ۔ بھی درج شریفہ میں اے نامور
تو اونمین مصرح یہ ای ذی بصر ۔ بھی دیگر کتب مین یہ ہے بے خطر
کہ معنا تقلبک فی الساجدین ۔ اسیطور ماثور ہے بالیقین
کہ اصلاب نبیونمین بالانفصال ۔ بھی اصلاب ولیونمین بالاتصال
ہوا منتقل نور تیرا مدام ۔ کہ تھی وہ نمازی بصد اہتمام
وہ آباؤ اجداد خیر العباد ۔ ہمہ اہل اسلام اہل وداد
وہ بطنا الی بطن تھے مومنین ۔ نہ ہرگز کوئی اونمین از مشرکین
کہ ہی ساجدین سے یہ لابد مراد ۔ کہ تھے وہ مصلین اہل سداد
وہ لاریب خاصان پروردگار ۔ وہ بیزار از شرک لیل و نہار
کیا نور تیرے نے اونمین گذر ۔ یکے بعد دیگر مین تہا مستقر
تو پھر حضرت خالق کردگار ۔ کیا آمنہ سے تجھے آشکار
تو پیدا ہوا خاتم الانبیا ۔ تو نور خدا ہے تو نور ضیا
تو ہادیئ خیر الامم لاکلام ۔ تو لاریب ہادیئ جملہ انام
روایت کیا اوسکو ابن جریر ۔ خطیب و دگر ابن سعد خبیر
چہارم وہ بوذر نعیم اریب ۔ سوا انکے دیگر چو ابن نقیب
ہوئے متفق اسپہ جملہ عظام ۔ کہ لاریب ہے وہ صحیح المرام

کہ لاریب نورِ حبیبِ خدا | شفیعِ خلائق بروزِ جزا
ز آدم الیٰ ذاتِ عبد اللہ نیز | ہوا منتقل وہ بطرزِ عزیز
با صلابِ حضرات جو ساجدین | وہ مُسلم نمازی ہمہ اے امین
تو دالہ یہ آیت اِسی بات پر | یہ ہی مُثبتِ مُدّعا بے خطر
کہ آبا و اَجدا دِ خیرُ الوریٰ | ہمہ اہلِ اسلام سب بے اِمترا
تو واجب ہوا اب یہ حق الیقین | کہ مسطور ہوں مُعتقِد مومنین
کہ پدرِ خلیلِ خدا اے خلیل | وہ مومن بلا شک مُطیعِ جلیل
نہ کافر وہ زنہار نزدِ مہان | وہ لابد مُوحِّد بصدقِ جنان
کہ آزر وہ عمِّ خلیلِ الٰہ | یہی امر ثابت بلا اِشتباہ
کہ دستور عرب ہوگا مسطور پر | کہ بولیں چچا کو وہ بیشک پدر
ہوئی جبکہ نازل کتابِ خدا | زبانِ عرب پر بصد اِہتدا
تو جسطور اونمیں مُروّج کلام | اوسیطور فرمانِ ربُّ الانام
اگر عُرف عرب ہوگا ہوتا خلاف | تو اظہارِ اِنکار کرتے وہ صاف
نہ ہرگز سمجھتے اوسے خاص و عام | بسا طعن کرتے وہ اوس پر مدام
مخالف جو ہو عُرف کے گر کلام | تو انکار کا ہے وہ لابد مقام
لہٰذا یہ نازل ہوا از جلیل | کہ آزر وہ در عُرف پدرِ خلیل

قال فی درج الدرة الشریفة فی طہارة الاٰباء والامہات المنیفة والفوائد الباہرة والکامنة فی النعم الظاہرة والباطنة فی قولہ تعالیٰ فی کتابہ المبین وتقلبك فی الساجدین ای وتقلبك فی اصلاب النبیین بالانفصال وفی اصلاب المصلین

فقہائے شافعیہ ہست رضی اللہ عنہم فقہ در بصرہ از ابی القاسم صمیری گرفتہ
بعدہ از ابو حامد اسفرائی در بغداد اخذ نمودہ حافظ مذہب بود کتاب حاوی
اورا ہرکہ دیدہ شہادت بہ تبحر و معرفت تامہ او دادہ در بلدان کثیرہ قاضی
ماند و بغداد را وطن گرفت خطیب صاحب تاریخ از وی راویست و گفتہ کان ثقۃ
و اورا غیر حاوی تفسیر قرآن کریم و نکت و عیون و ادب الدین والدنیا و احکام
سلطانیہ و قانون وزارت و سیاست ملک و اقناع در مذہب و تالیف در اصول
فقہ ہست در حیات خود تصانیف خود را ظاہر نکردہ در موضعی ہمہ را جمع نمودہ
چون مرگ نزدیک شد مردی معتمد را گفت این ہمہ کتب کہ در فلان موضع
نہادہ ہست ہمہ تصانیف من ست چون نیت خالص برائی او سبحانہ و تعالیٰ
نیافتم آنہا را ظاہر نکردم حالاکہ معائنہ موت میکنم و در نزع افتادہ ام دست خود
در دست من کن اگر بران قابض شوی بدان کہ ہیچ چیزی از انہا قبول نشدہ
ہمہ کتب را وقت شب در دجلہ بینداز و اگر دست من کشادہ شد و بر دست
من قابض نشوی بدان کہ آنہمہ مقبول گردیدہ و من بہ نیت خالصہ ظفر یافتم
آن مرد گوید ہمچنین کردم دست حضرت ایشان مبسوط گشت و دانستم کہ تصانیف
آنذات ستودہ صفات را حق تعالیٰ قبول فرمودہ پس بعدہ آنہا را ظاہر کردم
وفاتہ فی سنۃ خمسین و اربعمائۃ بعمر ہشتاد و شش سال اتفاق افتادہ در بغداد
بمقبرہ باب حرب مدفون گردید و ماوردی نسبت ست بسوئی بیع ماورد
ہکذا قالہ السمعانی رضی اللہ عنہ

| یہ اتحاف نبلا مین لابد نگار | | بااحوال ماوردیؒ نامدار |
|---|---|---|

قال العلامۃ الزرقانی فی شرح المواہب للقسطلانی علیہما الرضوان الربانی وقد وافق صاحب اسرار التنزیل علی الاستدلال بالایۃ المذکورۃ لھذا المعنی سیدی الماوردی رضی اللہ عنہ من ائمۃ الامۃ وناھیک بھما رضی اللہ عنہم

سنو اے عزیزو بگوش جنان
کہ معنا تقلبک فی الساجدین
کہ نور حبیبی شفیع الورا
ہوا جن مین وہ منتقل بالیقین
وہ مقبول ایزد ہمہ عابدین
وہ آزر بلاریب عم خلیل
اسی طور ماوردیئے نیکدان
کیا اوسکا معنے بسے آشکار
تو رازی و ماوردیئے رازدان
ہوئے متفق اسپہ جملہ عظام
کہ آباؤ اجداد خیر الورا
تو کافی سمجھے ہین وہ دونوا امام
وہ بے مثل تحقیق وتدقیق مین
ہوا اُنسے راضی ہمیشہ خدا

یہ شرح مواہب مین لابد عیان
جو اسرار تنزیل سے ہی مبین
صفی اللہ آدم سے تا انتہا
وہ جملہ نمازی ہمہ مومنین
نہ ہرگز کوئی اونمین از مشرکین
یہی امر ثابت بصدہا دلیل
کہ اسرار تنزیل سے ہی عیان
جو ہی اونکی تفسیر مین وہ نگار
بھی دیگر سوا انکے از کاملان
کہ ہی اوسکا معنے وہی لاکلام
ہمہ اہل اسلام بے امترا
تو کر اقتدا انکا اے نیکنام
کہ ہر ایک یکتا وہ توفیق مین
کہ ہین وہ حبیب خدا پر فدا

در اتحاف النبلاء بمقصد دوم در ذکر اکابر محدثین رضی اللہ عنہم اجمعین آوردہ کہ ابو الحسن علی بن محمد بن حبیب البصری والمعروف بالماوردی از وجوہ

تو جملہ کتابونکو در وقتِ شب
اگر ہو کشادہ یہ دستِ حقیر
کہ جملہ کتابین یہ مقبول ہین
بہ علمِ الٰہی یہ معمول ہین
نہ پیشِ شفیعی یہ معزول ہین
تو اظہار کیجو تو اونکو ضرور
تو اوس مردِ پُر درد نے بالیقین
تو وہ دستِ ماوردیِ نیکدان
نہ قابض ہوا وہ بہ دستِ علی
ہوا پھر یقین اُسکو بے اِرتیاب
تو ظاہر کیا اونکو نزدِ کبار
تو مقبول و معمول با احترام
نہ انکار کا اونہین ہرگز مقام
ازانجملہ تفسیر اونکی مُنیر
تو مذکور اوسمین یہ ہے بالیقین
یہی ہے نہ کچھ اسمین ہی اِمترا
ہوا فی المُصَلِّینَ وہ مُنتقل
صَفِیُّ اللہ آدم سے تا اِنتہا
تو آبا و اجدادِ خیرُ الورا

بینداز در دجلہ اے باادب
تو لاریب ہی یہ دلیلِ منیر
رضائے الٰہی سے موصول ہین
بہ حُبِّ حبیبی یہ محصول ہین
کہ ذکرِ محمد سے مقبول ہین
کہ ہو اِنسے فائز جو اہلِ شعور
او سیطور لابد کیا اے امین
کشادہ ہوا بعدِ پروازِ جان
کہ دستِ خدا ہے جو دستِ ولی
کہ مقبولِ ایزد وہ جملہ کتاب
بفرمانِ ماوردیِ نامدار
وہ جملہ کُتُب نزدِ جملہ عِظام
کسیکو ز علمائے عالی مرام
وہ تفسیر تبصیر بہر ضریر
کہ معنا تَقَلُّبَکَ فِی السَّاجِدِین
کہ نورِ حبیبی شفیعُ الورا
وہ مقبولِ ایزد ہمہ اہلِ دل
بعبد اللہ و آمنہ باصفا
ہمہ اہلِ اسلام بے امترا

که علم احادیث و تفسیر مین | بھی تحقیق و تدقیق و تحبیر مین
وہ یکتا فقیہے عدیم المثال ہے | وہ موثوق علمائے اہل کمال
وہ حبر ائمہ زہے نیک ہین | خطیب اونکے خرمن سے ہے خوشہ چین
وہ حاوئے جملہ فنون علوم | زہے بحر زخار اہل فہوم
تصانیف اوسکی بسے بے عدیل | جو حاوی و تفسیر نزد نبیل
تصانیف و تالیف مین ہر زمان | وہ لاریب خالص بصدق جنان
نہ سمعہ ریا اوسمین زنہار تھا | نہ حطام دنیا سے کچھ کار تھا
برائے رضائے خدائے جہان | وہ علم و عمل مین بسے جان فشان
تصانیف اپنی رکھا در نہان | نہ ظاہر کیا اونکو پیش کسان
ہوا وقت جب اُنپہ مرگے جشی | که پرواز جان ہو زتن باخوشی
تو اوسوقت ایسا کیا آشکار | برمرد پردرد پروردگار
که اونکا اوسیپر بسے اعتماد | که تھا وہ نرا اہل وداد و سداد
که جملہ کتابین یہ ے دور ہین | تصانیف میری سے ہین بالیقین
نہ تھا مجکو اخلاص پر اعتماد | که نیت مین شائد ہوا ہو فساد
تو اونکو نہ مینے کیا آشکار | رکھا اس مکانمین نہان باقرار
وصیت یہ سن دلسے ای نیکنام | ادا کر تو اوسکو بصد اہتمام
که اکنون بدست تو دستم بگیر | بکن قبض او رابعون قدیر
اگر دست من قبض شد ای خلیل | پس مرگ من تابود این دلیل
که آنہا نہ مقبول شد زینہار | بدرگاه خلاق لیل و نہار

جو علمِ احادیث و آثار ہے — تو شَل رہتے اونپہ دَوّار ہے
جو علمِ تفاسیرِ قرآن ہے — تو اوسکا نہی اونپہ دَوران ہے
کہ علمِ نبوّت کے وہ حاملین — ز علمِ الٰہی بسے ماہرین
وہ علمِ حقائق مین ہین سابقین — وہ مرکز برائے ہمہ صادقین
ہوا دین و دنیا کا اونپر مدار — وہ ہین مظہرِ رحمتِ کردگار
ہمہ وقت در امّتِ مصطفا — ہمہ اولیائے خدا پُر صفا
یقیناً وہ چوبیس و یکصد ہزار — نہون اسّے اندک وہ اہلِ وقار
وہ ہون اُسّے زائد ہمیشہ ضرور — وہ تعدادِ اندک نہ اہین فتور
یہ از حضرتِ خضر اے دل فروز — کہ ایسا نگذرے کوئی مجپہ وروز
کہ جسمین نہ مجسے ویلئے خدا — ملاقی وہ ہو با دلے پُر صفا
کہ پہلے تعارف نہ تھا زینہار — کبھی اوسّے دنیا مین اے ہوشیار
اگرچہ ہمہ اہلِ دِہ کافران — تو اُسمین ولی ایک بھی بیگمان
کہ اوس دِہ کا لاریب ہے انتظام — اوسی سے بامِ خدائے انام
ہوا جبکہ نازل یہ قولِ قدیم — بشانِ شہے اہلِ خُلقِ عظیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

محمد کسیکا نہ ہرگز پدر — رجالِ اُمم سے جو اہلِ بصر
ولیکن وہ لابد ابو الاصفیا — رسولِ رُسل خاتم الانبیا
نہو بعد انکے نبی زینہار — کبھی از سرِ نو کوئی از کبار
جو چاہا خدا نے بروزِ ازل — وہ لابد ہویدا نہ اسمین خلل

نہ ممکن کہ اوس نور کا ہو قرار — کسی صُلبِ کافر مین ای ہوشیار

وہ نورِ خدائی وہ نورِ خدا — کہ جسپر خدا کی خدائی فدا

نہ آزر کا ہرگز تو کر کچھہ خیال — وہ عمِّ براہیم ہے بے قیل و قال

ابیہِ جو ہے لفظ قرآن مین — براہیم سے آزر کی شان مین

وہ عُرفی وہ لُغوی بہر دو مقام — مطابق موافق نہ اسمین کلام

ہوئے متّفق اوسپہ اہلِ کتاب — نہین اونکو اسمین کچھہ ارتیاب

اَحادیث و آثار سے آشکار — یقیناً یہ قرآن مین ہے نگار

کہ لابد چچا ہے پدر بیگمان — یہ مشہور عربون مین در ہر زمان

تو لاریب آزر جو عمِّ خلیل — پدر اونکا در عرف ہے قال و قیل

یہ ہی عُرفِ لُغوی نہ لَغوی مقال — نہو لغو لَغوی سے تو لغو حال

وہ لاریب ماوردیئے وِرد یان — کہ تفسیر جنکی سے ہے وہ بیان

ہوا اونکا دنیا سے جب انتقال — تو از عشقِ ہادی کیا اِنفصال

بہ ہشتاد و شش سال وہ باکمال — گیا دارِ دنیا سے باصد نوال

تو نُہ صد سے زائد ہوا وہ زمان — ہوئے جسمین وہ ہادیئے مُخلصان

تو اُسوتتِ صادق سے تا این زمان — ہوئے اہلِ سُنّت بسے کاملان

ز اہلِ نقول و ز اہلِ عقول — ز اہلِ اصول و ز اہلِ وصول

مُفسّر محدّث فقیہِ نبیل — بھی وہ جو کہ ہین اہلِ قلبِ خلیل

بھی اَقطابِ دینِ شفیعُ الورا — تو انپر مدارِ شریعت سدا

کہ اِنسے شریعت کا ہی اِنتظام — حقیقت مین ہین یہ مدارُ المہام

نہوں گر یہ ابدال نزدِ نبیل — نہو قلب انکا جو قلبِ خلیل
توکب ہوں دگر بندگانِ خدا — زابدالِ اُمت بلا امترا
مُحدّث مفسّر فقیہے کرام — جو ہیں عاشقانِ شفیعُ الانام
جو ماوردیئے وَردِ باغِ جنان — جلالِ سیوطی وہ قطبِ جہان
بھی وہ شیخِ اکبر جو از واصلان — بھی شعرانیئے قطبِ اہلِ زمان
سوا اِنکے دیگر جو اہلِ خبر — شریعت حقیقت میں اہلِ بصر
ز متاخران وہ نہے کاملان — سلف سے جواز بسکہ ہیں واصلان
وہ چون ابنِ عبّاس روشن ضمیر — وہ اوّل مُفسّر بمنہج بشیر
وہ مرکز برائے مُفسّر مدام — وہ ہیں قطبِ اقطاب حبرُ الکرام
جو علمِ تفاسیر ہے درجہان — وہ دوّار ہے اونپہ در ہر زمان
علیّ ولی قطبِ جملہ علوم — وہ خازنِ ولایت کے باصد فہوم
نبوّت کے خازن شفیعُ الورا — ولایت کے خازن وہ شیرِ خدا
وہ جملہ نبی اور جملہ ولی — تو ہیں اُنکے خازن نبی و علی
نبوّت ولایت کا خلعت مدام — مِلا اُنکو اِنسے بصد احترام
ز آدم الیٰ وقتِ یوم القیام — ہمہ اولیا کے وہی ہیں امام
وہ ہیں افتخارِ ہمہ انبیا — وہ ہیں افتخارِ ہمہ اولیا
تو یہ جملہ ہیں معترف بالیقین — کہ معنا تقلبک فی الساجدین
وہی ہے جو بالا وہ مسطور ہے — وہ نورٌ علےٰ نور پُر نور ہے
کہ ہیں جملہ آبائے خیرُ الانام — علیہ صلوٰۃ خدا و سلام

| | |
|---|---|
| جو چاہا نہین اُسنے ہرگز نہو | که وہ از محالات ہے گفتگو |

وقد ورد فی الحدیث النفیس الارزن ماشاء الله کان ومالم یشالم یکن

غیوری یه بالله صدقُ المقال
که بیشک نظیرِ محمد محال

| | |
|---|---|
| تو لا بد شکایت کیا پھر زمین | جنابِ الٰہی ہین اے دوربین |
| که بابِ نبوت جو مسدود ہے | تو فخرِ زمین جمله مفقود ہے |
| ہوئی منقطع جب نبوت یہان | تو کب ہو نبی از سرِ نو عیان |
| ہوا تب یه فرمانِ پروردگار | بشانِ زمینِ حزین آشکار |
| که گریه نکر اے زمین زینہار | نہو اُسنے نالان بسے زار زار |
| که صدیق چالیس از بس جلیل | که ہو قلب اُنکا چو قلبِ خلیل |
| رکھون تجھپه دائم بصد احترام | الیٰ وقتِ آخر که یومُ القیام |
| اگر ایک اونسے کرے انتقال | سوئے دارِ عقبیٰ ز دارِ زوال |
| تو اوسکے مکانپر کرون آشکار | ولی کو جو از اولیائے کبار |
| یه چالیس اَبدال ہین بالیقین | درین اُمتِ سیدُ المرسلین |
| یه چون انبیا نائبانِ خدا | یه لاریب نوّابِ خیرُ الورا |
| نبی کی نه حاجت رہی زینہار | که مثلِ نبی ہین یه جمله کبار |
| یه ہے ابنِ حنبل کا فرمانِ تام | جو لاریب مقبولِ خیرُ الانام |
| که اہلِ حدیثِ شفیعُ الورا | وہ اہلِ تفاسیرِ قولِ خدا |
| جو ہین اہلِ سنت جماعت مدام | مُحبانِ ذاتِ شفیعُ الانام |

ویمیت قال لانهم یسئلون الله اکثار الامم فیکثرون و یدعون علی الجبابرۃ فیقصمون
ویستسقون فیسقون ویسئلون فتنبت الارض و یدعون فیدفع الله بهم
البلاء وا بصا فیه قالوا یا رسول الله دلنا علی اعمالهم فقال یعفون عمن ظلمهم
ویحسنون الی من اساء الیهم و یتواسون فیما اتاهم الله وهم فی الارض کلها
وروی الحکیم الترمذی عن عطاء الله قبرہ بلطفه الشدی لما نزل ولکن رسول الله
وخاتم النبیین سکت الارض الی ربها انقطاع النبوۃ فقال تعالی فسوف اجعل
علی ظهرك اربعین صدیقا کلما مات منهم رجل ابدلت مکانه رجلا آخر انتهی
قال العلامة ابن النقیب فی البحر برهان الامام احمد بن حنبل رضی الله عنه
لولا اهل الاحادیث والتفسیر من الابدال فمن یکون منهم انتهی قال الشیخ الاکبر
قدس الله سرہ الانور فی الفتوحات المکیة بهذہ الکلمات الزکیة اعلم ان
من رحمة الله تعالی بخلقه ان جعل علی قدم کل نبی ولیا وارثا له فما زاد فلابد
ان یکون فی کل عصر مائة الف واربعة وعشرون الف ولی علی عدد الانبیاء علیهم
الصلوۃ والسلام ولا ینقصون فان زادوا قسم الله علم ذلك النبی علی من زاد
فان العلوم المنزلة علی قلوب الانبیاء علیهم الصلوۃ والسلام لا ترتفع من الدنیا
ولیس لها الا قلوب الرجال فلابد ان یکون فی الامة من الاولیاء علی عدد الانبیاء
علیهم الصلوۃ والسلام واکثر من ذلك وروینا عن الخضر علیه السلام انه قال
لابد لی ان اجتمع فی کل یوم مع ولی لله لم اکن عرفته قبل ذلك وروینا عنه
انه قال اجتمعت بشخص یوما لم اعرفه فقال لی یا خضر السلام علیك فقلت له
من این عرفتنی فقال لی ان الله عرفنی بك فعلمت ان لله عبادا یعرفون الخضر

مُوحّد مُسلمان ہمہ طاہرین
کہ جائے تقلّب وہ ساجدین

جو اہلِ ظواہر وہ مثلِ رحے
باقطاب دوّار صبح و مسا

تو دوّار و مرکز یہ ہر دو مدام
ہوئے مُتّفق آسیہ سے نیک نام

تو فرمانِ رازِ رفانیئے باو فا ہو
کہ ناہنیک ماوردیئے پر صفا

بھی از فخرِ رازی بسے نیکدان
باسرارِ تنزیل ہے وہ بیان

تو اسرار آستے نہین زینہار
کسیکو ز خاصانِ پروردگار

توجو اوسکا منکر وہ لا بد لعین
وہ ہو مبتلائے عذابِ مُہین

نہ شرم و حیا سے اُسے کچھ نصیب
کہ فائز نہین وہ زحبِّ حبیب

خدایا طفیلِ شفیعُ الانام
تو دے اوسکو توفیقِ تصدیقِ تام

کہ ہو نسبِ طاہر کا وہ مُعتقد
وہ فرمانِ کُملا یہ ہو مُعتمد

دعائے نیہوری یہ مقبول ہو
کہ اُمّت حبیبی سے موصول ہو

یہ اسناد اوسکی جو مذکور ہے
بطورِ مُلخّص یہ مسطور ہے

مُفصّل اگر تجکو منظور ہے
تو نجم المبین مین وہ پر نور ہے

روی ابو نعیم فی الحلیة عن ابن مسعود رضی اللہ عنه مرفوعا لا یزال اربعون رجلاً من امتی علی قلب ابراهیم علیه السلام یدفع اللہ بهم عن اهل الارض یقال لهم الابدال انهم لم یدرکوها بصلوٰة ولا بصوم قال فبم ادرکوها یا رسول اللہ قال بالسخاء والنصیحة للمسلمین وایضاً فیه عنه مرفوعاً وبهم یحیی ویمیت ویمطر وینبت ویدفع البلاء قیل لابن مسعود رضی اللہ عنہم کیف بهم یحیی

یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینہما فقد تحقق

| | |
|---|---|
| تو انکارِ فاسق نہین معتبر | کہ حقِ حقیقت سے وہ بے خبر |
| نہو قولِ مُثبت کو اُسسے زوال | کہ ماہر حقیقت سے وہ باکمال |

قال فی تحفۃ المرید وشرح جوہرۃ التوحید ان جمیع آبائہ صلی اللہ علیہ وسلم وامہاتہ ناجون ومحکوم بایمانہم لم یدخلہم کفر ولا رجس ولا عیب ولا شیٔ مما کان علیہ اہل الجاہلیۃ بادلۃ نقلیۃ کقولہ تعالی وتقلبک فی الساجدین ومثل ہذا الحدیث لم ازل انقل من اصلاب الطاہرین الی ارحام الزاکیات وغیر ذلک من الاحادیث البالغۃ مبلغ التواتر واما آزر فکان عم اسمٰعیل علیہ السلام وانما دعاہ بالاب لان عادۃ العرب ان تدعوا العم بالاب ٭

| | |
|---|---|
| یہ مضمون تحفہ مین ہی اے مُرید | جو ہی مُعتقد اسپہ ہے وہ سعید |
| کہ آباؤ اَجدادِ خیرُ الورا | ہمہ اہلِ اسلام سب بے اِمترا |
| بھی جو اُمّہاتِ شہِ کائنات | وہ لاریب جملہ تھے مومنات |
| وہ ہین جملہ ناجی وہ اہلِ جنان | وہ اہلِ جنان ہین نہ اسمین گمان |
| وہ ہین کفر بھی شرک سے پاک صاف | وہ سب عیب سے پاک بے اختلاف |
| کہ جسطور پر کافرانِ عَرب | تو سب طرز اُنکی سے وہ پاک سب |
| نہ تھے کفر کی رسم پر وہ کرام | کہ بیزار تھے کافرونسے مدام |
| وہ نقلی دلائل جو اسکے عیان | تو اُنسے یہ فرمانِ حق بیگمان |
| کہ تیرا تقلب جو در ساجدین | تو مومن نمازی وہ تھے کاملین |
| بہر تن کہ شد نورِ تو منتقل | وہ مقبولِ ایزد تھے اہلِ دل |

ولا یعرفهم الخضر وایضا قال فیه ان کل من دار علیه امر جماعة من الناس فی اقلیم
او جهة فهو القطب وفی کل قریة ولی لله به یحفظ تلك القریة سواء کانت القریة
کافرة او مومنة فذلك الولی قطبها وکذلك اصحاب المقامات فلابد لهم من القطب
یدور علیه ذلك المقام کالتوکل والمحبة والمعرفة بالله وصفاته وانساب الانبیاء
وحالاته وسائر العلوم والاحوال فی کل صنف ولقد اطلعنی الله تعالی فرأیت
التوکل یدور علی قطب المتوکلین کانه الرحی حین تدور علی قطبها وهو عبد الله
بن الاستاذ الموروری رضی الله عنه.

تقلّب کا معنے جو مذکور ہے — تو لابد سراسر وہ پُر نور ہے
اوسی پر امامانِ دین مُطبقین ہیں — وہ حقِّ حقیقت وہ حقّ الیقین
جو تنہا ظواہر سے ہین دور بین — حقیقت سے ہرگز نہ وہ ماہرین
تو انکار اونکا نہ مقبول ہے — کہ علمِ حقیقت سے مجہول ہے
فقط جو کہ باطن سے ہین ماہرین — نہ ظاہر سے ماہر وہ ہین بِالیقین
تو انکار اونکا نہین مُعتبر — کسی امرِ ظاہر سے اے نامور
وہ فُسّاق و زندیق یہ بِالیقین — ہوئے متفق اسپہ عُملائے دین
ازانجملہ مالک جو ہین وہ اِمام — ہوا اُنسے راضی خدائے انام
علی ابنِ سلطانِ قاری شہیر — دگر عبدِ حق دہلوئیِ خبیر
مُفصّل یہ نجم المبین مین نگار — رضائے خدا آنپہ دائم نثار

قال فی شرح الشفا عن الامام مالك صاحب الوفا وفی تحصیل لتعرف فی معرفة
الفقه والتصوف بانّ من تصوف ولم یتفقه فقد تزندق ومن تفقه ولم

قالوا لیس آزر ابا ابراهیم علیه السلام انما هو ابن تارخ ووقفت علی اثر فی تاریخ ابن المنذر صرح فیه بانه عمه

یہ دُرِ منیفہ میں ہے آشکار ۔ جلالِ سیوطی سے ہے وہ نگار
کہ تحقیق آزر وہ عمِّ خلیل ۔ یہی امر ثابت بصد ہا دلیل
یہی رازِ رازی کہ وہ بیگمان ۔ خلیلِ خدا کا چچا ہے عیان
نہ ہرگز خلیلِ خدا کا پدر ۔ ہوئے متفق اسپہ اہلِ خبر
جو صُلحائے سلف ہین بسے صادقین ۔ تو وہ بھی اسی امر پہ سابقین
کہ لاریب آزر وہ عمِّ خلیل ۔ نہ اونکا حقیقی پدر اے نبیل
روایت کیا ہے ہمنے اِسطور پر ۔ باِسنادِ جیّد بسے مُعتبر
وہ از ابن عبّاس روشن بیان ۔ وہ سُدّی مجاہد سے لابد عیان
ز ابنِ جُرَیجِ جلیلُ البیان ۔ یہ راوی ہوئے جملہ نزدِ مہان
کہ آزر نہ زنہار پدرِ خلیل ۔ وہ عمِّ خلیلِ خدائے جلیل
کہ تارخ بلاریب اونکا پدر ۔ ہوئے متفق اسپہ اہلِ خبر
جلالِ سیوطی سے ہے یہ مقال ۔ وَقَفْتُ عَلَی الْاَثَر اے خوشخصال
سلف سے ملی یہ حدیثِ صریح ۔ یہ از ابنِ منذر بسندِ مَلیح
کہ آزر وہ عمِّ خلیلِ خدا ۔ یہی امر ثابت بلا اشتبا

قال فی روح البیان ان آزر عم سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم لا ابوه التحقیقی لان العرب تسمی العم ابا کما تسمی الخالة اُمّاً هذا هو عرفهم قال الامام الراغب رحمه الله الغالب کل من کان سببا لایجاد شیٔ او اصلاحه او ظهوره یسمی ابا ولذلک سمی نبینا وشفیعنا صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه ذوی الحکم ابا للمؤمنین

بہر دل کہ شد نو سراجِ منیر — تو وہ نورِ ایمان سے لابد بصیر

تو ہی نورِ ایمان تو نورِ خدا — جہان تو وہان نیر وہ ایمان سدا

وہ ہی مظہرِ جود و فضلِ خدا — وہ ہی لائقِ دیدِ ربّ السّما

دگر اُن دلائل سے قولِ رسول — وہ قولِ الٰہی یہ نزدِ فحول

کہ از صُلبِ طاہر سوئے رحمِ پاک — ہوا منتقل مین بلا خوف و باک

وہ تھی کفر سے پاک عالی صفات — یہ معنائے طاہر بصد بیّنات

ہمہ اہلِ ایمان وہ اہلِ جنان — ہوا اُنسے راضی خدائے جہان

وہ جملہ احادیثِ خیر الانام — جو اس امر مین وہ صحیح المرام

تو اونکا تواتر یہ مضمونِ تام — یہ اظہر من الشمس نزدِ فہام

ولے ہی یہان ایک لابد سوال — کہ آزر وہ کافر بلا قیل و قال

تو اسطور اوسکا یہ بیشک جواب — جوابِ مصفّا جو ہے پُر صواب

کہ لاریب آزر وہ عمِّ خلیل — نہ پدرِ حقیقی وہ نزدِ نبیل

ولے لفظِ اَب سیہ سے دور بین — عرب کے طریقے یہ ہے بالیقین

کہ ہی عرف اونکی اسی طور پر — کہ بولین چچا کو وہ لابد پدر

تو یہ عرف ہرگز نہووے دلیل — کہ آزر حقیقت مین پدرِ خلیل

کہ ہی وہ حقیقت مین عمِّ خلیل — نہو عرف بہر حقیقت مزیل

قال فی الدرج المنیفہ ان آزر ہو عم سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کما قال الامام الرازی لا ابوہ وقد سبقہ الی ذلک جماعۃ من السلف رضی اللہ عنہم فرویناہ بالاسانید عن ابن عباس ومجاہد وابن جریج والسدی رضی اللہ عنہم

والعصمة والتوفيق من نوري وارواح الانبياء والرسل من نوري والشهداء والصالحون من نتائج نوري ثم خلق الله سبحانه اثني عشر حجابا فاقام ذلك النور في كل حجاب الف سنة وهي حجاب الكرامة والسعادة والهيبة والرحمة والرافة والحلم والعلم والوقار والسكينة والصبر والصدق واليقين فعبد الله ذلك النور في كل حجاب الف سنة ثم خلق الله آدم في الارض وركب فيه ذلك النور في جبينه ثم انتقل منه الى شيث ومنه الى انوش وهكذا كان ينتقل من طاهر الى طيب الى ان اوصله الله تعالى الى صلب عبد المطلب ومنه الى عبد الله ومنه الى رحم امنة ثم اخرجني الى الدنيا وجعلني سيد المرسلين وخاتم النبيين ورحمة للعالمين وقائد الغر المحجلين هكذا بدأ خلق نبيك يا جابر وقد مر بروايتنا ابن عساكر عن سلمان مرفوعا رضي الله عنهم قال الله تعالى يا محمد ولقد خلقت الدنيا واهلها لاعرفهم كرامتك ومنزلتك عندي ولولاك لما خلقت الدنيا وفي رواية البيهقي والحاكم عن ابن عباس رضي الله عنهم لولا محمد لما خلقت آدم ولا الجنة ولا النار انتهى فلولا نور وجوده وظهور كرمه وجوده لما خلق الله الافلاك ولا اوجد العرش والكرسي والاملاك ولا الجنان والنيران والسمك والسماك

وجاهك يا خير الانام معظم … تغاث به المكروب في غاية الجهد
فلولاك ما نال البرية ما منا … فارسلت امنا للورى صادق الوعد
ولولاك ما كان النبيون ارسلوا … ولا بشروا جاز السعادة من فرد
وسيلتي العظمى وعروتي الوثقى … ملاذي اذا جاء الزمان على العبد
نعم لنفس حاجات وفيك فطانة … وانت بها احرى وادرى بما عندي
عليك صلوة الله في كل لحظة … وآل واصحاب ذوي الجاه والمجد

یہ رُوحُ البیان میں بیانِ عیان ‖ یہ رُوح بیان ہے یہ رَوحِ جنان
کہ تحقیق آزر وہ عمِّ خلیل ‖ یہ اَظہر مِنَ الشّمس نزدِ نبیل
نہ اونکا حقیقی پدر زینہار ‖ ہوئے متفق اسپہ جملہ کبار
کہ یہ عُرفِ اَعراب ہے آشکار ‖ کہ عَمّی اَبی ہے نکر اضطرار
کہ جسطور خالہ کا ہے اُمّ نام ‖ اوسیطور عمّی اَبی لا کلام
یہ از روئے شفقت بلا التباس ‖ کہ اِصلاح کا اسپہ لا بد اساس
یہ علّامہ راغب کا روشن بیان ‖ ہوئے مُتّفق اسپہ جملہ جہان
کہ جو شخص اِیجاد کا ہو سبب ‖ و یا اُس سے اِصلاح کی ہو طلب
و یا ہو کسیطور اُس سے ظہور ‖ تو صادق ابی اُسپہ ہے بے فتور
لہذا یہ فرمانِ جملہ عظام ‖ اَبو المؤمنین شفیعُ الانام
کہ تیسو سبب آئیں ہیں مستقیم ‖ وہ بالمومنین رؤف ورحیم

روی البیہقی وعبد الرزاق عن جابر بن عبد اللہ الانصاری علیہم
رضوان اللہ الباری انہ قال قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی اخبرنی عن
اول شیئ خلقہ اللہ تعالیٰ قال یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک
من نورہ فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ تعالیٰ ثم خلق منہ
کل خیر وخلق بعدہ کل شیئ فبیّن اصناف الخلائق کلہا الی یوم القیامۃ
ثم قال فالعرش والکرسی من نوری والکرّوبیون من نوری والروحانیون
من الملائکۃ من نوری وملائکۃ السموات والارض من نوری والجنۃ وما فیہا
من النعیم من نوری والشمس والقمر والکواکب من نوری والعقل والعلم والحلم

قال فی بدیع المثال کلّ من کان سببًا لایجاد شیئ او اصلاحه او ظهوره فهو ابٌ له ولهذا ارباب لشرایع المتقدمة کانوا یطلقون الاب علی الله تعالی باعتبار انه السبب الاوّل وفی الانجیل انّ سیدنا عیسیٰ علیه السلام قال انی انطلق الیٰ ابی وابیکم واراد الربّ سبحانه وتعالی لانه القائم بمصالح العباد وان العرب تجعل المربّی والعمّ ابا والخالة امًّا وقد ورد فی الخبر انّ الخال احد الابوین لانهم من اسباب التربیّة قال الله سبحانه حکایةً عن بنی یعقوب علیه السلام نعبد الٰهک واله اٰبائک ابراهیم واسمٰعیل واسحاق ثم قال ان آزر عمٌّ لسیدنا ابراهیم علیه السلام وامّا ابوه فانه تارخ هذا ملخّص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین والله یهدی به المتقین ۵

اسیطور ہے در بدیعُ المثال ۔ کہ راغب سے جسطور ہے وہ مقال

کہ تینوں سبب سے روا بیگمان ۔ وہ اطلاق اَب نزد جملہ مہان

شرایع جو ہین سالفہ اے فہام ۔ تو مشہور اونمین یہ عند الکرام

کہ لاریب ہے اَب جہان آفرین ۔ کہ اوّل سبب ہے وہی بالیقین

وہی مَبدَئے خلق و ایجاد ہے ۔ وہی اصل اصلاح و ارشاد ہی

اوسی سے ہوا ہی یہ جملہ ظہور ۔ اوسی سے حبیبِ خدا فیضِ نور

وہ نورِ خدا ؤ خدا اونکا نور ۔ ظہورِ خدا کے وہ یکتا ظہور

اوسی کے لئے ہے یہ جملہ ظہور ۔ اوسی سے ہوا ہی ظہورِ سرور

وہ صدرِ خدائی یہ صدرُ الصدور ۔ خدا کی خدائی مین یکتا غفور

غیوری وہ ربّی جو لا بد غفور ہی
تو کیا غم کہ مغفور ہو تو ضرور

وقدمرّ عن عقد الفرائد شرح العقائد اعلم ان کل اسم من اسمائہ تعالٰی یقتضی حقیقتہ فی العلم والعین فلہ مظہر وقد اتفقوا علی ان نبیّنا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اسم اللہ الجامع لجمیع الاسماء ولہ ظاہر وباطن فھو صلی اللہ علیہ وسلم بمقتضی اسم الظاہر یربی ظاہر العالم وبمقتضی اسم الباطن یربی باطنہ فلہ التربیۃ الکاملۃ ولذلک قال خُصّصتُ بفاتحۃ الکتاب لانہا مُصدّرۃ بقولہ الحمد للہ رب العالمین فھو صلی اللہ علیہ وسلم مجمع البحرین ولہ الخلافۃ والنبوۃ والرسالۃ والخاتمیۃ والولایۃ التامات من اللہ تعالٰی اصالۃً لیکون ھو برزخا بینہ وبین الخلائق کلھا شعر

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی عَیْنِ الْعِنَا یَاتِ ۔ ذُخْرِ الْخَلَائِقِ فِیْ کُلِّ الْمَقَامَاتِ
قُطْبٌ لِّکُلِّ نَبِیٍّ وَّالرِّسَالَاتِ ۔ وَھُوَ الْمُفِیْضُ لَھُمْ فِیْ کُلِّ اَوْقَاتِ
فَکَیْفَ لَا وَھُمْ نُوَّابُ حَضْرَتِہٖ ۔ بِسَیِّدِی الْمُصْطَفٰی حَازُوا الْکَرَامَاتِ
ذَاکَ الرَّسُوْلُ الَّذِیْ مَا مِثْلُہٗ بَشَرٌ ۔ مِنَ الْخَلَائِقِ فِی الْمَاضِیْ وَالْاٰتِ
اَزْکَی النَّبِیِّیْنَ اَنْسَابًا وَّاَکْرَمُھُمْ ۔ رَبُّ الْکَمَالِ وَسُلْطَانُ الرَّغَابَاتِ
نُوْرُ الْوُجُوْدِ وَدِیْوَانُ الشُّھُوْدِ وَیَا ۔ اَوْفَی الْعُھُوْدِ وَیَا قُطْبَ السِّیَادَاتِ
اَنْتَ الْمُقَدَّمُ فِیْ حَضَرَاتٍ اَجْمَعِھَا ۔ یَا رَحْمَۃَ اللّٰہِ مِنْ رَّبِّ السَّمٰوَاتِ
بَابُ الْاِلٰہِ وَمِفْتَاحُ لِحَضْرَتِہٖ ۔ سِرُّ الْمُھَیْمِنِ مِیْزَابُ الْفُیُوْضَاتِ
یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا اَمَلِیْ ۔ یَا عُدَّتِیْ سَنَدِیْ فِیْ کُلِّ حَالَاتِ
حَقِّقْ ظُنُوْنَ خُیُوْرٍ فِیْکَ یَا ذُخْرِیْ ۔ اَنْتَ الْمُرَادُ لَنَا فِیْ کُلِّ سَاعَاتِ
صَلّٰی عَلَیْکَ الَّذِیْ اَوْلَاکَ مَنْزِلَۃً ۔ عُلْیَاءَ فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَجَنَّاتِ
وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ الْکِرَامِ جَمِیْعِھِمْ ۔ الْاَصْفِیَاءِ وَاَرْبَابِ الْکَمَالَاتِ

ولو لم يجمعوا عليه لوجب تأويله بهذا جمعا بين الاحاديث واما من اخذ بظاهر

لفظه كالبيضاوي وغيره فقد استروح وتساهل

یہ فرمانِ زرقانیٔ نامدار — جو شرحِ مواہب مین ہی آشکار

کہ آزر بلاریب عمِّ خلیل — نہ پدرِ خلیلِ خدائے جلیل

براہین اسکے جو شمس و قمر — ولے اونکو دیکھے جو اہلِ بصر

اسیطور فرمانِ عالی شہاب — کہ وہ ہیتمی نیز ملّی مآب

کہ تحقیق جملہ جو اہلِ کتاب — وہ اہلِ تواریخ بے اِرتیاب

ہوئے متفق ہیں وہ بالدّلیل — کہ آزر بلاریب عمِّ خلیل

کہ اسطور سے ہی رواجِ عرب — کہین عمّ کو باپ وہ باادب

تو اس عُرف سے تھا وہ پدرِ خلیل — نہ پدرِ حقیقی وہ نزدِ نبیل

یہی راز ہے رازیٔ رازدان — کلامِ خدا مین یہ روشن بیان

قَالُوا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ آبَائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ وَاِسْحٰقَ الآية

تو کر یاد اے شافعِ دوجہان — کہ شاہد تو لاریب ہے ہر زمان

کہ یعقوب نے جب کیا یہ سوال — زاولادِ خود جو ستودہ خصال

کہ جب مین کرون سفرِ دار السّلام — تو کسکی عبادت کروگے مدام

تو سب نے کیا عرض ایسا جواب — ہمارا وہ معبود بے اِرتیاب

جو معبود تیرا خدائے جہان — وہ معبودِ آبائے تو بیگمان

خلیل و سماعیل اِسحاق نیز — وہ آبائے تیرے جو از بس عزیز

تو اونکا خدا جو ہمارا خدا — اوسکی پرستش کرین ہم سدا

یہ لاریب انجیل مین سے فہام | یہ فرمانِ عیسیٰ علیہ السلام
کہ بیشک سوئے ذاتِ جملہ عظام | اَبِیْ وَ اَبِیْکُمْ جو رَبُّ الانام
روانہ ہین ہوتا ہون ای مومنین | صراطِ خدا پر رہو قائمین
حقیقی مُربّی اَبِی سے مراد | کہ لاریب یکتا وہ رَبُّ العباد
لہذا مُربّی کو سائے نیک نام | کہین باپ لاریب جملہ فہام
چچا اور ماموںکا ہے نام اَبْ | بھی خالہ کو اُمّی کہین باادبْ
یہ عُرفِ شرایع یہ عُرفِ عَرَب | کہ اِصلاحِ دارَین کے وہ سَبَب
بھی پَدَرِ حقیقی بھی اَجدادِ سب | یہ اَسبابِ ایجاد سے جملہ اَب
سماعیل ہین عم یعقوب جو | ابو ہین وہ یعقوب کے نیک خو
وہ آزر جو لاریب عم خلیل ؑ | ابو ہے وہ اونکا زعُرفِ اصیل
اگرچہ وہ تارخ حقیقی پدر | خلیلِ خدا اوسکے لابد پسر
ولیکن شرایع بھی عُرفِ عَرَب | یہ ہین مقتضی اُسکا ہو نام اَب
اسیطور قرآن مین ہے آشکار | یہ فرمانِ ایزد بذکر اِضطرار

نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ آبَائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيلَ وَاِسْحَاقَ الْآيَة

قال العلامة الزرقاني في شرح المواهب ان آزر كان عم سيدنا ابراهيم عليه السلام ودليله كالشمس خرج الشهاب الهيتمي رضي الله عنه بان اهل الكتابين والتواريخ قد اجمعوا على انه لم يكن اباه حقيقة وانما كان عمه والعرب تسمي العم ابا كما جزم به الفخر الرازي رحمه الله وقد نزل القرآن بذلك كما قال الله عن بني يعقوب عليه السلام

نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ آبَائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيلَ وَاِسْحَاقَ ه

یہ ربّی کے فیضان و تنویر سے — نہ زنہار کچھ اون تفاسیر سے

نہوتی مدد اہلِ تطہیر سے — تو ہوتا نہ تبییض تحبیر سے

شروح احادیث و نُزہ دگر — کیا جنکو تصنیف اہلِ خبر

ملا جب مجھے اُن کُتب سے نصیب — علےٰ وفقِ رتبہ طفیلِ حبیب

تو نجمِ خدا برسمائے وداد — ہوا نور افشان زافقِ سداد

مسمّٰی بنجم المبین وہ ضرور — وہ رجمِ شیاطین نہ اسمین فتور

ہوا بعد تحقیق اسمین نگار — بصد جہد و باکوشش بیشمار

کہ آزر بلا ریب عمِّ خلیل — یہ اظہر من الشمس با صد دلیل

چھوری کا جو حال مذکور ہے
تو اُسسے یہی امر منظور ہے

کہ ہون ماہرین اُسسے اہلِ مقال — ہوا بجنکے دلپہ زانکار خال

کہ تحقیق سے اوسکا ہملہ نگا — زتوفیقِ ایزد ہوا آشکار

نہ کچھ حصر ہمسر علومِ حکیم — کہ ہے فوق ذی علم کے یک علیم

کلامِ خدا مین یہ منصوص ہے — کہ فضلِ الٰہی وہ مخصوص ہے

کرے جسکو چاہے خدا سرفراز — تو مخصوص بافضل وہ اہلِ راز

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيمِ الآية

سنو اے محبو بگوشِ جنان — کہ باور نہین نزدِ گوشِ خران

سماعیل ہین عمِّ یعقوب جو — وہ پدر سماعیل سبے گفتگو

کہ در عرب جیسا مروّج کلام — اوسی طور فرمانِ ربّ الانام

تو روشن ہوا اِسسے یہ اے نبیل ۔۔۔ کہ آزر بلا ریب عمّ خلیل

کُتب خانہائے جو در روم و شام ۔۔۔ وہ در مِصر و بغدادِ غوث الانام

ازانجملہ بعضے بسے مُشتہَر ۔۔۔ ہزارون کُتب اونمین اے نامور

علومِ جہان جو کہ ہین آشکار ۔۔۔ کُتب اِنکے اونمین بسے بیشمار

خیُوری نے بافضلِ ربّ النّوال
مَعَ الجملہ اطفال و اہل و عیال

اقامت کیا ہر جگہہ ایک سال ۔۔۔ بجمع خواطر ز مال و منال

کہ وقتِ مُطالعہ نہ آوے خیال ۔۔۔ کہ وابستگانم علٰے اَیِّ حال

یہ جب اپنی سر کو بناوے قدم ۔۔۔ چلے پائے دیدہ سے با پشتِ خم

سوئے مرقدِ شاہِ غوث الانام ۔۔۔ وہ محبوبِ سُبحان و غالی مرام

دِگر جو کہ ہین اولیائے عِظام ۔۔۔ تو اونکی زیارت کرے صبح و شام

تو اُسوقت آوے نہ کچھ فکرِ پیش ۔۔۔ چیکو نہ اقارب عزیزانِ خویش

خدایا جو ہین جملہ موئے بدن ۔۔۔ اگر ہون وہ گویائے نیکو سُخن

کرین شکر تیرا وہ لیل و نہار ۔۔۔ یہی وِرد تا روزِ روزِ شمار

تو یک شکر تیرا نہووے ادا ۔۔۔ ز آلاف جو مجہپہ لازم سدا

جو نِعمائے تیری نہون در شمار ۔۔۔ تو کب خدمتِ شُکر ہو آشکار

یہ اَدنیٰ ز آلائے پروردگار ۔۔۔ کہ توفیق مُجہپر ہوئی جب نثار

تو پنجاہ و دو صد تفاسیر سے ۔۔۔ ہوا صاف دل جملہ تکدیر سے

کُھلے پائے شُبہات زنجیر سے ۔۔۔ منوّر ہوا قلب توقیر سے

ولے منکرین کی یہ ہے قال و قیل
وہ اپنی دلیلون سے لا بد ذلیل

کہ ہے بعض تفسیر مین یہ بیان
گئے ظاہری لفظ پر وہ مہان

کہ آزر خلیلِ خدا کا پدر
یہی زعم اونکا نہ چیزے دگر

تو اِسطور اوسکا جواب شہاب
یہ مسطور بالا بلا اِرتیاب

کہ بیضاوی و مثل و سنکے دگر
گئی اونکی ظاہر یہ لا بد نظر

تساہُل ہوا اُسمین اُنسے ضرور
کہ تھے اہلِ راحت وہ اہلِ سرور

نہ ہرگز دیا نفس کو تعب و رنج
تو کیونکر ملے ہے بلا تعب گنج

یہ تحقیق بس بحرِ زخار ہے
وہ تِمساح رنج اوسمین خونخوار ہے

نہ ہر ایک اُسکے سزاوار ہے
خدا جسکو چاہے وہ مختار ہے

وہی لائق دُرِّ شہوار ہے
خیوری کو وہ دُرّ درکار ہے

حبیبِ خدا جب مددگار ہے
تو وہ دُرّ اوسکو سزاوار ہے

کیا ایک نے ایک پر اِعتماد
نہ سوچا خطا ہے کہ یا ہے سداد

کیا اقتدا ایک نے ایک پر
نہ اوسمین کیا غور سے کچھ نظر

خصیصہ نبوّت سے عصمت مدام
ملائک ہوئی اوسّے بھی بامرام

نہ ہر اُمتی کا ہوا یہ مآب
کہ ہرگز نہو اُسّے غیرِ صواب

یہ قولِ خیوری سب سے پُر صفا
کہ لغزش کا باعث ہوا اِقتدا

اگر اِسکی تفصیل منظور ہے ؟
تو نجم المبین مین وہ مسطور ہے

اسی طور فرمان خیر العظام | کہ ردوا علیّ ابی اے فہام
تو عباس لاریب اس سے مراد | یہ اسرار تنزیل میں باسداد

قال فی اسرار التنزیل ان العرب تسمی العم ابا کما قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام ردوا علیّ ابی یعنی عمہ العباس رضی اللہ عنہ

کلام خدا و کلام رسول | سے علی عرف اعراب نزد فحول
تو اظہر ہوا یہ بفضل جلیل | کہ آزر بلاریب عم خلیل
دلا کر بیان اب تو قول شہاب | جو باقی زبالا وہ ہے پر صواب
کہ اجماع کرتے نہ اہل کتاب | بھی اہل تواریخ اہل ثواب
کہ آزر بلاریب عم خلیل | نہ پدر خلیل خدائے جلیل
تو لازم کہ تاویل اوسکی ضرور | کریں اہل اسلام اے ذی شعور
تو سمجھیں وہ آزر کو عم خلیل | اگرچہ وہ اسکی نہ پاویں دلیل
کہ ہو سب حدیثو نمیں تطبیق تام | جو وارد ہی باب میں اے فہام
چہ جائیکہ ہیں متفق سب کرام | جو اہل تواریخ و دیگر عظام
کلام خدا سے یہ روشن بیان | حدیث حبیبی سے لابد عیان
بھی اقوال اصحاب سے بے فتور | یہ اظہر من الشمس ہے بالضرور
جماعت جو صلحا سلف ای امین | وہ ہیں متفق اسپہ سب صادقین
کہ آباؤ اجداد خیر الوری | ہمہ اہل ایمان بلا امترا
تو کسطور آزر نہ عم خلیل | کہ اظہر من الشمس اسکی دلیل
نہیں ایک وہ بلکہ صدہا دلیل | دلیلونکا طالب نہیں جو اصیل

ہوا اونکا واضع بسے معترف — کہ تھا مذہبِ حق سے وہ منحرف
کہ تھا مذہبِ وضع پر وہ رواں — بترغیب و ترہیب اے نیکداں
کرامیہ کا جسطرح سے طریق — دگر بدعتی بعض اُسکے رفیق
کہ وضعی حدیثیں بناتے ہین وو — اسیطور وہ نوح تھا زشت خو
کیا اوسنے اسطور سے یہ بیاں — کہ حنفی طریقے یہ سے تھے جو مہاں
وہ مشغول تھی فقہ مین روز شب — اوسیکو وہ پڑھتے ہمہ با ادب
تو مینے بنائی حدیثِ رسول — وہ دربارِ غفار مین ہو قبول
جو قرآن مین ہین سورتین آشکار — تو اُنکے فضائل مین ہی وہ نگار
کہ متروک ہو فقہ از مرداں — پڑھین وہ کلامِ خدا ہر زماں
جو ہین اہلِ تفسیر اہلِ بیاں — محدّث نہ ہرگز وہ نزدِ مہاں
تو لائے وہ اونکو تفاسیر مین — تو داخل وہ لاریب تقصیر مین
وہ ہین ثعلبی واحدی کے نظیر — کہ ہرگز محدّث نہ یہ اے خبیر
یہ فرمانِ حفّاظ سے ہے آشکار — کہ اونسے تعجب نہ وہ زینہار
تعجب یہ جارُ اللہ سے ای عزیز — کہ تحریر کردش بکشّاف نیز
وہ اس علمِ پاکیزہ سے نیکداں — وہ ہی اہلِ نسبت بسے باہماں
بھی تصنیف اوسکی سے فائق شہیر — غریبہ حدیثو نین وہ بے نظیر
بھی قاضئِ بیضاسی از بس عجیب — ہوا مبتلا اسمین وہ ای لبیب
کہ جملہ حدیثیں جو مذکور ہین — اوسی مفتری سے جو پُر زور ہین
تو داخل کیا اونکو تفسیر مین — ہوا تبعِ کشّاف تقصیر مین

| ولی مختصر ہے یہان آشکار | | جو ور شرح سفر السعادت نگار |
|---|---|---|

شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ در شرح سفر السعادت فرمودہ اند
کہ حکم بوضع احادیثیکہ در فضائل قرآنی از اوّل تا آخر سورہ بعنوان مَن قرأ
سورۃ کذا ذکر کردہ مجمع علیہ است میان مُحدّثین وہیچکس بصحت ہیچ حدیثے
ازان حکم نکردہ و واضع آن ابو عصمہ نوح بن ابی مریم است اقرار بوضع آن
کردہ و ماناکہ مذہب وی جواز وضع حدیث بود در ترغیب و ترہیب چنانکہ
مذہب کرامیہ وبعض مبتدعہ است وگفتہ کہ چون مردم را دیدم کہ ہمہ بفقہ
ابی حنیفہ رحمہ اللہ مشغول شدند وتلاوتِ قرآن را ترک دادند حسبۃً للہ
این احادیث را وضع کردم تا مردم را باعثۂ تلاوت ورغبت دران پیدا آید
وبسیاری مفسران در ایداع آن احادیث در تفاسیر خود خطا کردہ مثل
ثعلبی و واحدی وگفتہ اند کہ ازینہا عجب نیست کہ ایشان محدث نبودہ اند
عجب از صاحبِ کشاف است کہ نسبتی باین علم شریف داشتہ ومثل فائق کتابی
در غرائب حدیث تصنیف کردہ واز قاضی بیضاوی عجب تر است کہ در ایرادِ آنہا
در تفسیر خود تبعیتِ صاحب کشاف نمودہ است با تخالف وتغائر یکہ بوی دارد
و وی نیز نسبتی تمام بدین علم شریف دارد چنانچہ مصابیح را شرح کردہ است

| کہ وضعی حدیثین جو ہین بالیقین | | سُوَر کے فضائل مین اے دوربین |
|---|---|---|
| وہ سب کذب لاریب نزدِ کبار | | ابو عصمتِ نوح سے آشکار |
| مُحدِّث جو ہین مُعتبر لاکلام | | ہوئے مُتّفق اسپہ وہ نیکنام |
| کہ جملہ حدیثین وہ موضوع ہین | | اوسی مُفتری کی وہ مصنوع ہین |

وہ صرّاف بازارِ تنقید ہو — کیا بعض کی اُسنے تقلید کو
جو متوغلین ہین وہ اِس کار مین — نہ ہی راستی اونکے گفتار مین
ازانجملہ ہے ابنِ جوزی شہیر — کہے روز کو وہ شبِ مُستنیر
کیا اوسنے ایسونکا جب اِقتدا — تو جملہ حدیثون کو باطل کیا
کیا طعن و تشنیع بھی بعض پر — کہا بعض ثابت نہین ای پسر
کیا بعض پر وَضع کا اِفترا — کہین عَدمِ صحت کہا برملا
کہین ردّ و بُطلان کیا آشکار — کیا حسبِ آرائی جب جملہ نگار
عجب یہ کہ ہین اُنمین ای مومنین — حدیثین بسے مُعتبر بالیقین
کُتب جو کہ ہین مُعتبر آشکار — کہ علمائے کُبریٰ کا اونپر مدار
تو اونمین وہ لاریب موجود ہین — بسے حکمِ دین اُنسے مقصود ہین
وہ مقبول ہین نزدِ فقہائے دین — وہ حُفّاظِ دین اُنپہ ہین عاملین
پڑھے جبکہ اِس خامہ کو فتا — تو ہو دشتِ وحشت مین وہ مُبتلا
وہ پڑھکر اُسے بسکہ حیران ہو — دل جمع اوسکا پریشان ہو
یہ لغزش ہوئی اُنسے جب آشکار — تو کیونکر نہ خواندہ ہو بیقرار
کہ عالِم کی لغزش مین عالَم خراب — اِسی سے وہابی بصد اِضطراب

چُھوڑی تو غافل نہو زینہار
طلب کر مَدد حق سے در جملہ کار

سُنا جبکہ یہ تمنے اے دوستان — کہ ہین اِقتدا سے وہ خالی مہان
لہذا شگفتہ یہ در بوستان — گُل پندِ سعدیٔ اہلِ جنان

وہ اِس علمِ انفس مین عالی نسب | مصابیح کا شارحِ با ادب

اگرچہ وہ علّامہ از بس جلیل | مفسر محدّث بسے ہی نبیل

ولے جب ہوا اُس نے بھی اقتدا | تجسّس تفحّص نہین کچھ کیا

کیا ایک نے ایک پر اعتماد | تو خاطی ہوئے نزدِ اہلِ سداد

اسیطور سے مجد سے ہے مُبتلا | اگرچہ محدّث وہ بین الوریٰ

وہ ہے اہلِ قاموس از بس شہیر | وہ ہر فن مین یکتا بسے بے نظیر

ولے ابن جوزی کا جب اقتدا | ہوا اوس سے ظاہر تو خاطی ہوا

مولانا شیخ عبدالحق قدس اللہ سرہ الاسبق نیز در شرح خاتمۂ سفر السعادت فرمودہ کہ شیخ مصنف سامحہ اللہ تعالیٰ درین خاتمہ بسیار توغّل نمودہ و مبالغہ کار فرمودہ و در مقام انتقاد آمدہ و تقلید بعضے ازین قوم کہ متوغّلند یعنی مثل ابن جوزی وغیرہ درین باب کردہ بر جملہ از احادیث جرح و طعن نمودہ است بر بعض حکم بعدم صحت کردہ و بر بعض بعدم ثبوت و بر بعض بوضع و افترا نمودہ و بر بعض خط ردّ و بطلان کشیدہ و حالانکہ دران میان احادیث است کہ در کتب معتبرہ مذکور ست و نزد کبرائے علمائے دین از فقہا و محدثین مقبول و ائمۂ فقہ تمسک و احتجاج بدان نمودہ مطالعۂ این باب طالب را در بادیۂ حیرت و وحشت اندازد۔

اوسی شارح سے سن یہ ای دوربین | ہوا اُس نے راضی جہان آفرین

کہ اِس خاتمۂ سفر مین جو بیان | لکھا ہے مصنّف نے ای نیکدان

تو اوسمین توغّل کیا بے شمار | رہِ راستی سے کیا بس فرار

یہان تک ہوئے بست و یک جو کرام | ہوا اونسے راضی خدائے انام

وہ ہین فخر دین اور ابن نقیب | جلال سیوطی چہارم خطیب

بھی ابن جریج وہ پدر نعیم | دگر تلمسانی نہ ہے اسمین غَیم

بھی سدی مجاہد وہ ابن جریر | بھی وہ ابن منذر جوازبن خبیر

وہ ماوردی و ہیتمی جو شہاب | وہ زرقانی و راغب خوش مآب

سماعیل حقی افندم ضرور | زہے ابن عباس اہل شعور

دگر صاحب تحفہ بہر مرید | وہ حافظ جو ہین ابن سعد سعید

بھی وہ بو البقا صاحب کلیات | یہ ہین قائلین جملہ بالبینات

بھی حضرات اسلاف انکے رفیق | یہ ہین خوش عقیدہ ہے جملہ عتیق

ہوئے متفق اسپہ وہ سب نبیل | کہ آزر بلا ریب عم خلیل

کتاب و احادیث اونکی دلیل | سلف سے وہ منقول اصل اصیل

ہمہ اہل سنت وہ جملہ فحول | مفسر محدث وہ اہل اصول

امامان دین ہین وہ اہل وصول | وہ مقبول ایزد و محبت رسول

وہی اونکا بس اعتقاد جنان | یہ نور علی نور نور جنان

یہی لائق شان خیر الوریٰ | اسی سے حصول رضائے خدا

نہین اسمین ہرگز خلاف اصول | نہ ہرگز خلاف اصول وصول

رضائے خدا و رضائے حبیب | اگر تجکو منظور ہے ای لبیب

تو یہ اعتقاد غیوری سلیم
اسی پر تو ہو ثابت و مستقیم

چو قاضی بفکرش نویسد سجل — نگردد زر دستار بندان خجل
تو ہے لفظِ اَب مین یہی ماجرا — کیا ایک نے ایک پر اقتدا
تساہل ہوا اُنسے از بس عیان — نہ کی جُستجو اُنہین باسوزِ جان
اگر دیکھتے وہ کتابِ مُبین — بہ تحقیق و تدقیقِ عین الیقین
و یا دیکھتے وہ حدیثِ رسول — بہ توفیق و تطبیقِ اہلِ وصول
وہ احباب کی دیکھتے گر مقال — بچشمِ مَوَدّت جو ہے پُر جمال
تو ہوتا عیان اونپہ بقال و قیل — کہ آزر بلا ریب عمِ خلیل
نہ ہرگز نہ وہ اِنکا حقیقی پدر — کہ نورِ نبی کا نہ کافر مقر
کہ وہ نورِ معصوم طاہر مدام — نجاست مین اُسکا نہووی مقام
براہین اِسکے بہت ساطعہ — مضامین اِسکے بہت قاطعہ

خیوری اَدِلّہ جو ہین ظاہرہ
بیان کر تو اونکو وہ ہین قاہرہ

کہ لائق شریعت کے جیسا کلام — بیان کر تو ویسا بصد اہتمام
وہ سرِّ حقیقت جو ہی سرِّ حال — نہین اُسسے ماہر جو اہلِ مقال
کہ علم الیقین اور حقُّ الیقین — بہت فرق ہے اونمین ای خویش بین
جو نورِ نبی کا نہ سمجھا مقام — تو کیا اوسکو سرِّ حقیقت سے کام
جو اپنی انا سے ہوا ہی عتیق — وہ سرِّ حقیقت کا دائم رفیق
سنو دل سے اے منصفانِ کرام — کہ منصف بہر دو جہان نیکنام
ز آغازِ تفسیرِ قولُ المتین — جو ہے وہ تقلّبک فی السّاجدین

| | |
|---|---|
| کیا ابنِ عبّاس اوسکو بیان | ہوا اونسے راضی خدائے جہان |
| وہ حلیہ دلائل ہین ہی پُر صواب | بھی دیگر کُتُب مین بلا ارتیاب |
| جلالِ سیوطی و ابنِ حجَر | بھی ماوردی علامۂ نامور |
| وہ زرقانی و تلمسانی دگر | سنوسی ورازی بسے مُعتبَر |
| بھی مانند انکے جو ہین نیکدان | سبھی مُتّفق اسپہ ہین بیگمان |
| کہ لاریب ہی وہ حدیثِ رسول | نہ کچھ گفتگو اوسمین نزدِ فحول |

(۲) قال علیہ الصلوۃ والسلام لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الی الارحام الطاہرۃ مصفًّا مُہَذَّبًا لا تنشعبُ شعبتان الا کنتُ فی خیرھما فانا خیرکم نفسًا وخیرکم ابًا رواہ ابو نعیم عن انس ابن مالک رض (۳) قال شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم خیر العرب مُضَر وخیر مُضر عبد مناف وخیر عبد مناف ہاشم وخیر بنی ہاشم عبد المطّلب واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرھما رواہ ابن سعد فی طبقات عن ابن عباس رض (۴) قال علیہ لصلوۃ والسلام ان اللہ خلق الخلق فجعلہم فرقتین فجعلنی فی خیر الفرقتین ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتًا فجعلنی فی خیرھم بیتا فانا خیرکم قبیلۃ وخیرکم بیتًا رواہ الحاکم عن ربیعۃ ابن حارث رض (۵) قال شفیع الانام علیہ الصلوۃ والسّلام ان اللہ حین خلقنی جعلنی من خیر خلقہ ثم حین خلق القبائل جعلنی من خیرھم قبیلۃ وحین خلق الانفس جعلنی من خیر انفسہم ثم حین خلق البیوت جعلنی من خیر بیوتہم فانا خیرھم بیتا وخیرھم نفسًا رواہ الترمذی عن سیدنا عباس رض (۶) قال علیہ الصلوۃ والسلام ما افترق الناس فرقتین الا

کہ آباؤ اجداد خیر الانام — ہمہ اہلِ اسلام ہین لاکلام
وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان — جو ہی اسکا منکر وہ کافر عیان
لائے لیئے صلوات ابد الآباد — تصدق وہ بر فرقِ خیر العباد
بھی آل و صحابہ پہ باصد وداد — دگر او نپہ جنکا وہی اعتقاد

**وصل دوسرا** اُن بعض احادیث مین کہ جنسے یہ امر ثابت ہے بالیقین ❊ کہ جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے جملہ آباؤ اُمّہات ہین مومنین ❊ اور یہی معنے ہے اون احادیث کا نزدِ حضراتِ مُحدّثین ❊ کہ جن مین وارد ہے اَرحامِ طاہرات اور اَصلابِ طاہرین ❊ اور اس بیان مین کہ گا ہے سات اہلِ ایمان سے خالی نہین یہ زمین ❊ ❊

**الحدیث الاوّل** قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام لم ازل انقل من اصلاب الطاهرين الی ارحام الطاهرات رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس وصححہ الحافظ الجلال السیوطی فی الفوائد البارزۃ والعلامۃ الزرقانی فی شرح المواهب وغیرهم کالشهاب الهیتمی والحافظ الماوردی والفخر الرازی والسنوسی والشیخ عبدالحق والتلمسانی علیهم الرضوان الربانی ❊

یہ فرمانِ شاہِ سماؤ زمین — حبیبِ خدا سیّد المرسلین
ہمیشہ مین تھا منتقل بالیقین — ز اَصلابِ آبا و جو طاہرین
بسوئے رحمہائے ہمہ طاہرات — جو ہر طور وہ پاک از طیّبات

خیوری وہ ہے ذات نور البصر
نسب کی وہ جانب سے خیر البشر

سنو اے عزیزو بگوش جنان
کہ پیدا کیا ہے جہان آفرین
کیا مجکو پیدا با حسن صفات
یہ مضمون اوّل حدیثے عیان
کہ آبا و اجداد خیر الورا
سبھی پاک وہ کفر سے لاکلام
یہان معترض اسطرح منکرین
یہان لفظ ہے طاہرین طاہرات
کہ از وصف مذموم وہ طاہرین
زنا و لواطت سے وہ پاک تھے

کہ ہے یہ جو فرمان ربی عیان
مجھے اُن بزرگونسے جو طاہرین
اونین مادرونسے جو تھین طاہرات
ہوا اسّے اظہر یہ نزد مہان
سبھی اہل ایمان بلا اہترا
موحد نمازی وہ جملہ کرام
کہ اُسمین یہ ہے ذکر ایمان کہین
تو معنی یہی اُسکا اے نیکذات
خصال حمیدہ یہ وہ شائین
عدالت سخاوت مین جہاں اک تھے

تو اسطور پر اسکا ہے یہ جواب
جواب خیوری یہ بیشک صواب

حدیثونمین بالا جو مذکور ہے
کہ واللہ از ان فرقہ مین بگمان
جو ہر وقت وہ خیر بے امترا
تو ہین مومنان اسّے لابد مراد
نہ ہرگز کوئی اُنمین از مشرکین

وہ قسم حبیب اللہ مسطور ہے
صفی اللہ آدم سے تا ابن زمان
شرافت فضیلت مین سب بے انتہا
جو آبا و اجداد خیر العباد
وہ سب اولیائے خدا بر زمین

جعلنی اللہ فی خیرھما فاخرجت من ابویّ ولم یصبنی شیٔ من عھد الجاھلیۃ فانا خیرکم نفسًا وخیرکم ابًا رواہ البیہقی عن انس ابن مالک رض (۷) وایضا قال ما ولدنی من سفاح الجاھلیۃ وما ولدنی الا بنکاح الاسلام رواہ البیہقی فی السنن وتشبث بہا الحفاظ کالجلال السیوطی والقرطبی والماوردی والشہاب الہیتمی والتلمسانی والزرقانی والسنوسی وغیرھم رضی اللہ عنہم فی اثبات ایمان اٰبائہ وامھاتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی اٰلہ واصحابہ الکرام

سُنو اے عزیزو یہ قولِ سداد
جو ہیں ان حدیثوں سے لابد مُراد
کہ بیشک یہ فرمانِ خیر الانام
عَلَیْہِ صَلٰوۃِ خدا و سلام
کیا نقل حق نے مجھے لا کلام
زاصلابِ پاکان بصد احترام
سوئے طیّبہ رِحْمہائے زنان
مُصفّٰی و پاکیزہ دُرّیگان
زتصفیّہ تہذیب ہی یہ مرام
کہ حق نے دیا مجکو ایسا مقام
کہ ہی پاک میرا نَسَب لا کلام
سبھی عیب سے جو کہ بینَ الانام
جہان شاخ دو کا ہوا انشعاب
تو جو خیر اُنسے وہ میرا مآب
یہ معنی ہوا اسکا نزدِ فہیم
کرے درک اسکو جو قلبِ سلیم
کہ جس جا ہوئی شاخ دو آشکار
یکے اہل ایمان دگر کفردار
تو ہیں اہل ایمانمیں نورُ البصر
نہ کچھ کفر کا تھا وہان پر اَثر
کہ ہی خیر ایمان جو ہے کفر شر
وہ پاکیزہ تر ہی نجس ہی یہ ضر
تو ہیں خیر تم سب سے ازروئے ذات
یہ ذاتِ نفیسہ نفیسہ صفات
تو ہیں خیر تم سب سے ازروئے آب
بہر طور ہی خیر میرا نسب

کہ تقسیم خلق نے کیا لا کلام بشر جن دونوکو دو قسم تام
یکے ہی شقی اور دیگر سعید وہ گمراہ بیشک یہ لا بد رشید
وہ بدبخت لاریب یہ نیک بخت وہ بطلان و باطل یہ یہ حق پرست
تو پیدا کیا مجکو پروردگار اُسی قسم سے جو سعادت شعار
جو ان دونو قسمونسے لاریب خیر وہی میرا مظہر نہ وہ قسم غیر
جو اہل سعادت بلا امترا اُنونسے کیا مجکو پیدا خدا
یہ دو قسم بالا جو مسطور ہین کلام اللہ مین وہ مذکور ہین

وَاَصْحَابُ الْیَمِیْنِ مَآ اَصْحَابُ الْیَمِیْنِ وَاَصْحَابُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحَابُ الشِّمَالِ

وہ اصحاب ہین جو یمین و شمال وہ ہین اہل نعمت یہ اہل وبال
وہ اہل جنان اور اہل ثواب دگر اہل نیران وہ اہل عذاب
تو اہل یمین سے مین پیدا ہوا اُنہونسے مین برتر بلا چون چرا
وہ اہل سعادت کو پروردگار بھی دو قسم پر ہی کیا آشکار
تو اُن دو مین افضل جو ہی برملا تو اُنسے کیا مجکو پیدا خدا
تو یہ تین اقسام ای نیک بین ہوئے میمنہ مشأمہ سابقین
یہی سورۂ واقعہ مین عیان وہ یہ لفظ ہین اب تو پڑھ بیگمان

فَاَصْحَابُ الْمَیْمَنَةِ مَآ اَصْحَابُ الْمَیْمَنَةِ وَاَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ مَآ اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ
وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ

تو اُن سابقین سے مین پیدا ہوا وہ سب مجسے مین اُنسے ہویدا ہوا
ولے اُنسے برتر یہ میرا مقام کہ مین خیر اُنسے نہ اسمین کلام

مُصَرّح یہ مضمون بدرِ منیر
روایت کیا بیہقئے جلیل
ز عیّاض قاضی و ابنِ جریر
دلائل میں اسکو بسندِ جمیل
شفا اور شرحِ شفا میں عیان
بہ نجم المبین میں مفصّل نگار
بھی دیگر کتب میں یہ روشن بیان
ولے مختصر ہے یہان آشکار

قال شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قسّم الخلق ای الثقلین قسمین ای سعیدًا وشقیًا فجعلنی من خیرھم قسمًا ای من قسم السّادۃ التی ھم ارباب السعادۃ کما قال فذلک قولہ تعالی واصحاب الیمین ای السّعادۃ فی انواع من النعیم واصحاب الشمال ای الشقاوۃ فی عذاب الجحیم فانا من اصحاب الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل القسمین اثلاثا ای ثلاثۃ اصناف بجعل ارباب السعادۃ صنفین فجعلنی من خیرھا ثلثا وھم المقربون فذلک قولہ تعالی فاصحاب المیمنۃ واصحاب المشأمۃ والسابقون السابقون فانا من السابقین وانا خیر السابقین ثم جعل الا ثلاث قبائل فجعلنی من خیرھا قبیلۃً وذلک قولہ تعالی وجعلناکم شعوبًا وقبائل لتعارفوا انّ اکرمکم عند اللہ اتقاکم فانا اتقا ولد آدم واکرمھم علی اللہ ولا فخر ثم جعل القبائل بیوتًا فجعلنی من خیرھا بیتًا وذلک قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس ای وسخ الشرک ودنس المعصیۃ اھل البیت نصبہ علی المدح او الندا وھذا معنی ثالث لاھل البیت رواہ البیہقی والطبرانی والقاضی عیاض عن ابن عباس والفاظ الشرح لعلی القاری علیھم رضوان اللہ الباری من شرح الشفاء

کہ بیشک یہ فرمانِ خیر الورا
صلوۃ خدا او نپہ صبح و مسا

تو حُبِّ خدا کا نہووے ظہور　　تو لاریب عرفا مین ہووے فتور
کہ پیدا کیا حق نے جملہ جہان　　تو مقصود اُسکے یہی ہین گمان
کہ ہووے تبہ مصطفٰے آشکار　　کہ ہین نعلِ احمد کے وہ سب غبار
وہ ہین زیرِ پائے شفیعُ الورا　　وہ پائے خدا فوقِ عرشِ عُلا
قسم کھائے جسکی ہمیشہ خدا　　خدا کی قسم ہے وہ ہی خاکِ پا
تو کیونکر کرین خلق سے اِفتخار　　حبیبِ خدا نورِ پروردگار
سبھی اولیاؤ سبھی اَنبیا　　یہ سب مُفتخر انسے ہین برملا
وہ سب اِنکے محتاج در ہر سرا　　یہ مُستغنی اونسے بلا اِمترا
شہنشہ محمد وہ ہین نائبین　　یہ ہین فخرِ اہلِ سماؤ زمین
یہی اصل ہین شاخ ہی جملہ ناس　　اِسی اصل سے اُنکا دائم اَساس
نہوتے اگر سیّد المرسلین　　تو پیدا نہوتے وہ سب نائبین
نہوتی ربوبیّتِ رب عیان　　نہ غُفرانِ ایزد کا ہوتا بیان
ہوا جبکہ انسے خدا کا ظہور　　ظہورِ خدا کے یہی ایک نور
تو وہ فخرِ انکا کرے آشکار　　یہ اونسکا ہمیشہ کرین اِفتخار
نہ غیرونکا اِسجا یہ کچھ اعتبار　　مُحب اور محبوب مین اِفتخار

خیوری کا دائم ہوا اِفتخار
اوسی ذاتِ ربّی سے لیل و نہار

جو میری حوائج تو اونکا مدار　　اوسی ذات پہ ہی کیا کردگار
نہ میرا سوا اونکے ہی غمگسار　　جو غمخوار وہ ہین تو غم خوار و زار

قبائل کیا اونسے پھر کردگار | تو افضل قبیلے سے ہین آشکار
قبائل کا بھی ذکر ہی بیگمان | کلامِ الہی مین ایسا عیان

وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ الآیہ

جو بندونمین اتقا وہ نزدِ خدا | بلاریب اکرم بہر دوسرا
خدا سے ڈرے جو کہ سب سے مزید | نہایت مُقرّب وہ نزدِ وحید
ز اولادِ آدم مین اتقا سدا | تو اکرم اُنہونسے مین نزدِ خدا
قبائل سے حق نے بنائے بیوت | بھی فخذ و فصیلہ نہ اسپر سکوت
تو جو اون بیوتونمین تہا خیر بیت | اونوسے کیا مجکو بے کیت و ذیت
مُصرّح وہ فرمانِ پروردگار | جو احزاب سورہ مین ہی آشکار

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ

کہ لاریب منظورِ پروردگار | ہمہ وقت اے اہلِ بیتِ کبار
کرے دور تمسے پلیدی تمام | جو ہی رجسِ شرکی و دنسِ اثام
ہمہ و بیخ نسب چرک سے پاک تم | خدا کی عبادمین چالاک تم
نہ ہی فخر سے یہ بیان آشکار | نہ ادنیٰ سے اعلیٰ کا ہو افتخار
خدا نے کیا میرا ایسا نصیب | کہ مجکو بنایا معظّم حبیب
کیا نور اپنے سے میرا ظہور | مین نورِ خدا و خدا میرا نور
کہ محبوبیت کا جو مخفی مقام | نہین بلکہ اخفیٰ وہ عالی مرام
نہو ذکر اوسکے مقامات کا | نہ اظہار ہووے عطیات کا
تو ماہر نہو اُسسے جملہ انام | کہ ہون مین حبیبِ خدا لا کلام

علی القاری و تفسیر الفہامۃ ابن النقیب علیہما رضوان اللہ المجیب

یہ مُدرک مین لا بد حدیث شریف — یہ از ابن عباس از بس نظیف
کہ اِسطور سے سید المرسلین — حبیب خدا شافع المذنبین
تلاوت کیا یہ کلام مُبین — لَقَدْ جَاءَکُمْ وہ رسولِ امین
تو مِنْ اَنْفُسِکُمْ پڑھا بر ملا — یہ با فتح فا سے بلا چون چرا
تو فرمایا پھر نور پروردگار — کہ معنے یہ ہی اوسکا بس آشکار
نَسَب میرا اَنفَس ہین سبسے شریف — حَسَب میرا اَنفس ہین سبسے لطیف
جو ہی صہر میرا وہ سبسے نظیف — نظیفون لطیفون سے ہو نین شریف
نفیسو نسے اَنفس ہین ہون بالیقین — شریفون سے اَشرف ذرا شک نہین
اِسیطور فرمان شیر خدا — علیؑ ولی میرے مُشکل کشا
کہ معنے یہی اُسکا بے چون چرا — کہ مِنْ اَنْفَسِکُمْ جو با فتح فا
کہ وہ ذات جسّے خدا کا ظہور — نَسَب مین حَسَب مین ہے وہ اَنفس ضرور
کہ اَشرف وہ از روئے مادر پدر — وہ ہین دونو جانب سے عالی گُہر
کہ آباؤ اجداد اوسکے تمام — سبھی اُمّہاتِ شفیع الانام
شریفہ نفیسہ ترین عباد — تو اَنفس زجملہ وہ بالاعتماد
خلائق مین سب سے نبی ہین شریف — نفیس و لطیف و نظیف و مُنیف
و لے اَنبیا سے نہایت لطیف — حبیب الٰہ اور غایت شریف
شرافت نظافت مین پہلے نسب — مُصَفّٰی و پاکیزہ ہو پھر حسب
شرافت نجابت مین ہے یہ ضرور — کہ مان باپ کی ذات ہو بیفتور

وہ ہون یار جسکے نہ ہرگز وہ زار
مین کس پاس گریہ کرون زار زار
نہ تیرے سواے کوئی غمگسار
مری بیکسی پر تو کر کچھ نگاہ
مین ہون ظلمت نار سے دل سیاہ
مس آرزوئے دلی ہو طلا
تو کانون دوزخکا پھر کچھ نہ غم

وہ غمخوار جسکے نہ ہرگز وہ خوار
کہ ہو جسسے خندان دلم چون انار
تو باران رحمت تو ابر بہار
کہ تیری نگہ ہے دو عالم پناہ
تو کر مجھپہ اب ایک نوری نگاہ
ز اکسیر نظر شفیع الورا
کہ ہی بونہ دل مین خالص زرم

خیوری تجھے نار و گلزار سے
نہین کار و بس ایک دلدار سے

عن بن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال قرأ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قولہ تعالیٰ لقد جاءکم رسول من انفسکم بفتح الفاء فقال انا انفسکم نسبا وصھرا وحسبا وروی عن سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فی قولہ من انفسکم بفتح الفاء انہ قال نسبا وصھرا وحسبا ای قرابۃ مختصۃ بالاباء والامہات ودینا فانہ صلی اللہ علیہ وسلم شریف الجانبین ولطیف الطرفین والشرف والمجد لایکونان الا بالاباء والانفس بالفتح من النفاسۃ یقال شیٔ نفیس ای شریف لطیف نظیف وکونہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشرفہم والطفہم نسبا وارفعہم حسبا علی قرأۃ الفتح نہایۃ المدح والثناء وغایۃ المنح والاصطفاء وھی مرویۃ ایضا عن الصدیقۃ وفاطمۃ الزہراء وقرأ بہ عکرمۃ وابن محیص وغیرھما رضی اللہ عنہم ھذا ملخص ما فی المستدرک والشفاء وشرحہ للعلامۃ

تو بیزار رہوں اُنسے ہم سب ضرور
رہین دور اُنسے جو ہین اہل نور

نہ اُنسے محبت کرین مومنان
کہ لاریب انکے وہ ہین دشمنان

روی العلامة فخر الدین رحمه الله المتین فی المفاتیح تحت الآیة الکریمة عن ابن عباس رضی الله عنهما ان اعیان المشرکین نجسة کالکلاب والخنازیر

یہ فرمانِ رازی زرازِ نہان
مفاتیح تفسیر مین ہی عیان

کہ از ابنِ عبّاس ہی یہ بیان
کہ چون کلب و خنزیر ہین مشرکان

کہ عینُ النّجاست وہ ہین بالیقین
بلا نورِ ایمان نہون طاہرین

قال فی الابریز یجب ان تبغض ذوات الکفار والافعال القبیحة من المؤمنین الفجار لا ذواتهم الطاهرة وقلوبهم الباهرة لانهم یحبون الله ورسوله الامین وتلوثهم بالافعال المذمومة من العوارض بالیقین لحدیث انه یحب الله ورسوله فی نُعیمان عند المنع من اللعن حین جُلّد لکونه سکران

هذا ملخصه بمزید الحدیث المتین من کتابی نجم المبین

یہ ابریز مین ہے بصد بیّنات
کہ مبغوض کافر وہ از روئے ذات

نہ مبغوض ہی ذاتِ فاسق مدام
کہ وہ مومنہ طاہرہ لاکلام

زافعالِ مومن جو فسق و فجور
وہ لاریب مبغوض ہین بالضرور

تو روشن ہوا اِسّے ای مُنصفین
کہ ناپاک ذاتی ہمہ مُشرکین

نہو نورِ اقدس کا اونمین قرار
نہوا ونپہ رحمت خدا کی نثار

عدُوّ و نجاست ہمہ مُشرکین
مُحبّین و طاہر ہمہ مومنین

کہا اونکو ناپاک پروردگار
کہ توحیدِ ایزد سے اونکو فرار

بہر طور وہ عیب سے پاک ہون
تو عقلا کہین اُسکو لابد شریف
نہ بدتر کوئی شرک سے عیب ہی
لہذا سبھی انبیائے کرام
نہ کافر کسیکا پدر زینہار
وہ ہین مادری زاد مومن تمام
کہ منصب نبوّت کا عالی مقام
تو اشرف نہ کیونکر وہ خیر الورا
نسب مین نہون گروہ از بس نظیف

خدا کی عبادت مین چالاک ہون
شریفو نہین لاریب ہیو وہ منیف
یہی ظلمِ اعظم بلا ریب ہے
منزّہ وہ اِس عیب سے لاکلام
نہ ہین کافرہ مادرانِ کبار
وہ مومن سے مومن ہوئے سب عظام
وہ جملہ مراتب سے برتر مدام
کہ ہین کلمہ گو اُنکے سب انبیا
تو اشرف وہ کیونکر ہوئے ای حصیف

خیوری وہ ربّی جو نورِ خدا
خدائی نسب کیون نہووے سدا

سنو مجھسے اب اُسکا دیگر جواب
کہ فرمانِ خلّاقِ جملہ جہان

جوابِ لبیبانہ بے اِرتیاب
یہ ہی توبہ سورہ مین لابد عیان

اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ

قال فی روح البیان ان النجس بفتحتین مصدر بمعنی النجاسة وصفوا بالمصدر للمبالغة کانہم عین النجاسة فیجب الاجتناب عنہم والتبری منہم وقطع مودتہم

کہ تحقیق ناپاک ہین مشرکین
یہ روح البیانمین عیان ای امین
تو پرہیز ہے اُنسے لازم مدام

نجاست مین خبث وہ ہین بالیقین
کہ عینُ النّجاست وہ سب مشرکین
سبھی اہلِ ایمان یہ ای نیکنام

ہوئے طاہرین سے تولد رسولؐ — ہوئے متّفق اسپہ جملہ فحول
پلیدی و پاکی یہ دونو صفات — نہ موصوف ان دو سے ہوا یکذات
کہ مشرک موحّد یکے ہو اگر — تو یہ جمع اضداد ہے پُر شرر
لہذا یہ فرمانِ اہلِ وصولؒ — زاہلِ نقول و زاہلِ عقول
کہ جب ہی یہ ثابت بلا اِسترا — ہوئے منتقل وہ حبیبِ خدا
سبھی طیّبین طاہرین سے ضرورؔ — سوئے طیّبہ رِحمہا بے فتور
تو واجب کہ آبا و سب اُمّہات — نہ زنہار مشرک بصد بیّنات
خدا کی قسم جملہ وہ مومنین — نہ ہرگز کوئی اونین از مشرکین
کیا جسنے کچھ نقل اسکے سوا — وہ خاسر بلا ریب ہی سب بے حیا
محدّث محقق سبسے نامدار — جو ہین عبدِ حق اُنپہ رحمت نثار
تو اِسطور وہ معتقد بالیقین — یہ ہی شرح مشکات مین ای امین

شیخ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در شرح مشکوۃ فرمودہ کہ آما آبائے کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہمہ ایشان از آدم علیہ السلام تا حضرت عبد اللہ طاہر و مطہر اند از دنس کفر و رجس شرک چنانکہ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم بیرون آمدہ ام از اصلابِ طاہرہ بارحام طاہرہ و دلائل دیگر را متاخرین علمائے حدیث تحریر و تقریر نمودہ اند ولعمری این علمیست کہ حق سبحانہ وتعالی مخصوص گردانیدہ است بدین علم متاخرین را یعنی علم آنکہ آباؤ اجداد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ بردین توحید و اسلام بودہ اند وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَخْتَصُّ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ

نہوں پاک وہ شرک سے زینہار
بلا نورِ توحیدِ پروردگار

اگر نیک خو سے وہ ہوں طاہرین
تو جنّت مین جاوین ہمہ کافرین

جو ہین نیک اَفعال از کافران
تو اُنسے نہ طاہر وہ ای نیکدان

کہ توحید اصلِ حمیدہ خصال
بلا اصل شاخو نپہ لابد زوال

تو جو اُنسے اَفعالِ نیکی عیان
وہ ہین مثلِ گَردو غبارِ جہان

تو ہرگز نہ اونکو ثبات و قرار
تو کب ذات اُنسے طہارت شعار

قال سیدی السنوسی والتلمسانی فی شرح الشفا قدس الله سرہما لم یتقدّم لوالدیہ صلی الله علیہ وسلم شرک وکانوا مومنین لانہ صلی الله علیہ وسلم انتقل من الاصلاب الطاہرۃ الی الارحام الطاہرۃ وذلک لایکون الامع الایمان وما نقلہ بعض المورخین فہو قلۃ حیاء

لہٰذا یہ فرمانِ اہلِ جنان
سنوسی دگر تلمسانی جہان

یہ شرحِ شفا مین بلا قال و قیل
وہ ہین شارحانِ شفائے علیل

کہ آبا وُ اجدادِ خیرُ الانام
سبھی اہلِ ایمان نہ اسمین کلام

نہ تھا شرک اونمین نہ کفرِ لئام
سبھی دینِ توحید پر وہ مدام

ہوئے مُنتقل شافعِ دوجہان
زاَصلابِ پاکیزہ در ہر زمان

سوئے رِحمِ طاہر بصد احترام
تو ممکن طہارت نہین ای فہام

مگر یہ کہ ہون مومنان وہ کرام
تو ہوگی طہارت وہان لاکلام

یہ فرمانِ ایزد ہوا بالیقین
کہ تحقیق ناپاک ہین مُشرکین

تو مشرک نہ طاہر بحکمِ وحید
بلا نورِ توحید ہیں وہ پلید

تو بیشک وہی فرد مخصوص ہے — کلام خدا سے وہ منصوص ہے
جلالِ سیوطی کو خیر الجزا — عطائے خدا سے بہر دو سرا
کہ اِس باب مین اوسنے با اہتمام — بنائے رسائل برائے فہام
افادہ اجادہ کیا آشکار — کہ ہون فائزین اُسسے ایمان شعار
جو اظہر من الشمس یہ مدعا — کیا اسکو عظمت مین عرشِ علا
وہ سبحان لاریب ہے پاک ذات — یہ پاکونسے ہے پاک عالی صفات
تو جو جائے ظلمات ازبس پلید — وہ ہرگز نہو جائے نورِ وحید
زحبتِ قدیمی یہ فیضِ قدیم — کہ ہے پائے گہ جنکا عرشِ عظیم
یہ فرشِ زمین اور عرشِ برین — یہ ہین گردِ پائے شہِ مرسلین
تو کیونکر رکھے وہ جہان آفرین — اُسے جائے ناپاک مین ای امین
جو آباؤ اجدادِ خیر الورا — نہ زنہار اونپر عذابِ خدا
معاذ اللہ گر ہوا اونپر عذاب — تو اونکی حقارت یہ بے ارتیاب
تو لائق نہ یہ شانِ خیر البشر — کہ ہے اسمین خواری بروزِ حشر

خیوری وہ ربی منزہ مدام
ہمہ عیب سے جو کہ بین الانام

جو مبغوض ایزد ہمہ مشرکین — وہ رحمتکے لائق نہین ای امین
جو مثلِ خنازیر ہین مشرکین — تو کب قرب انکا نہو نقصِ دین
تو ہرگز نہ وہ مسکنِ پاک نور — کہ لاریب یہ قرب ہے پر شرور
تو روشن ہوا اسسے بے امترا — کہ آباؤ اجدادِ خیر الورا

وخدا تعالی جزائے خیر دہد شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ را
کہ درین باب رسائل تصنیف کردہ وافادہ واجادہ نمودہ این مدعا
را ظاہر و باہر گردانیدہ اند وحاشا للہ کہ این نور پاک را در جائے
ظلمات پلید نہ نہند و در عرصات آخرت بہ تعذیب وتحقیر آباے
اورا مخزی ومخذول نگردانند

کہ آباے عظماے خیر الانام — علیہ صلوۃ خدا وسلام ہو
صفی اللہ آدم سے وہ سب کرام — الی ذات عبد اللہ مومن تمام
وہ طاہر مطہر بلا قیل وقال — ز ارجاس کفار در جملہ حال
وہ تھی پاک از شرک ای مومنین — وہ لاریب ہین طیبین طاہرین
چنانچہ یہ فرمان خیر الوریٰ — شفیع خلائق بروز جزا
کہ اصلاب وارحام جو طاہرین — تو ہین اونسے پیدا ہوا بالیقین
دلائل جو اسکے دگر معتبر — کیا اونکو تحریر اہل خبر
مری زندگی کی مجھے ہے قسم — کرون عمر میری اسی پر ختم
کہ یہ ایک ہے علم عالی وقار — کیا اُسنے مخصوص پروردگار
اُنہین جو کہ علماے متاخرین — درین علم لاریب وہ سابقین
اگرچہ ہوا اونکا پیچھے ظہور — ولے اُنسے پہلے وہ اسمین ضرور
کہ لاریب یہ علم علم شریف — کہ آباے خیر الوریٰ سب نظیف
وہ تھے دین توحید پر لاکلام — وہ سب اہل اسلام وعالی مرام
تو لابد وہی فضل پروردگار — کرے اسکو جسپر وہ چاہی نثار

تو واجب ہوا اِس سے ای ذی یعقول — کہ مشرک نہ زنہار پدرِ رسول
ہمہ اہلِ اِسلام ہین وہ کِرام — خدا اُنسے راضی ہوا وَالسَّلام

خُیُوری سے لاریب راضی خدا
طفیلِ اصولِ شفیعُ الورا

جلالِ سیوطی وُ ابن حَجر — وہ ماوردی عَلّامۂ نامور
سنوسی وُ زرقانی دیگر عظام — ہمہ مُتّفق اسپہ ہین لاکلام
کہ ہی پاک اَصلاب سے یہ مراد — کہ سب اہلِ اِسلام وہ باسداد
یہی بس کلامِ خدا سے عیان — کلامِ نبی سے جو روشن بیان
نہ اِسلام ہو گر یہاںپر مراد — تو ہو در کلامین پیدا تضاد
یہانتک وہ چالیس جملہ کرام — جو مذکور ہیں بامین ای فہام
ہمہ مُتّفق اسپہ وہ لاکلام — کہ آبا وُ اجدادِ خیرُ الانام
وہ ہین طاہرین شرک سے بیگمان — ہمہ اہلِ ایمان وہ اہلِ جنان

نہ اِس پر اگر اکتفا اے فہیم
خُیُوری سے اب سُن بقلبِ سلیم

کہ باقی حدیثو نمین ایسا بیان — جو مذکور بالا وہ ہین ای مہان
کہ جس جا ہوئی شاخ دو آشکار — تو تھین خیر جہت مین تھا باقرار
نزار و مُضر وہ کنانۂ جلیل — وہ عبدِ مَناف و قریشِ نبیل
دگر ہاشم و شَیبۃُ الحَمد نیز — یہ خیرِ قبائل یہ از بس عزیز
یہ اَجدادِ خیرُ الورا لاکلام — یہ ہین اہلِ اِسلام نزدِ فہام

| | |
|---|---|
| ہمہ اہلِ ایمان وہ اہلِ صفا | وگرنہ تو معیوب نورِ خدا |
| دلائل جو اسکے بصد اعتبار | نہ مخفی وہ زنہار اے ہوشیار |

قال فی اسرار التنزیل وغیرہ من زبر ارباب التبجیل کالتحریر والتحبیر ان آباء الانبیاء علیہم السلام ما کانوا کفاراً تشریفاً لمقام النبوۃ ومما یدل علیٰ ان آباء نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کانوا مسلمین قولہ علیہ الصلوۃ والسلام لم ازل انقل من اصلاب الطاہرین الی ارحام الطاہرات کما رواہ ابونعیم وغیرہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہم وقد قال اللہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فوجب ان لا یکون احد من اجدادہ مشرکاً

| | |
|---|---|
| ازانجملہ یہ ہے کہ سب انبیا | عَلَیہم صلوۃِ خدا و ثنا |
| نہ تھا باپ کافر کسی کا کبھی | وہ تھے دینِ ایزد پہ دائم سبھی |
| ہمہ اہلِ ایمان و اسلام تھے | ہمہ اہلِ عرفان و اکرام تھے |
| کہ لابد نبوّت کا عالی مقام | شرافت کرامت میں یکتا مدام |
| اگر ہووے کافر نبی کا پدر | تو معیوب ہووے نبی اے پسر |
| لہذا ہمہ انبیا کے اصول | ہوئے اہلِ اسلام نزدِ فحول |
| دلائل جو ہیں اسکے از بس عیان | کہ آباۓ خیر الورا مومنان |
| تو لاریب ہے اونسے یہ اِک دلیل | جو فرمانِ خیر الورا ہے اصیل |
| کہ دائم ہوا منتقل میرا نور | ہمہ طیبین طاہرین سے ضرور |
| سوئے رحمہاۓ ہمہ طاہرات | ہمہ عیب سے جو کہ در کائنات |
| یہ فرمانِ حق در کتابِ مُبین | کہ تحقیق ناپاک ہیں مشرکین |

علیؓ و لی سے یہ راوی ضرور
علےٰ شرطِ شیخین اے ذی شعور
بھی وہ ابنِ حنبل جو عالی امام
اوسی شرطِ شیخین پر لا کلام
ہوئے اُسکے راوی نکر کچھ گمان
نہے ابن عباسؓ از راویان

واخرج الامام احمد فی کرامات الاولیاء بسند صحیح علی شرط الشیخین عن ابن عباس رضی اللہ عنہم انہ قال ماخلت الارض من بعد نوح علیہ السلام عن سبعۃ مسلمین یدفع اللہ بھم عن اہل الارض

کہ خالی نہ تھی دائماً یہ زمین
اونہیں سات مردون سے جو مسلمین
تو اونکے تصدق ہمیشہ خدا
کرے دور خلقت سے رنج و بلا
یہ ہے بعدِ نوحِ نبی کا بیان
کہ تھی اُنسے پہلے ہمہ مومنان
کہ آدم سے آبائے خیرُ الانام
الی نوح آدم علیہِ السّلام
ہمہ اہلِ اسلام بے اِمترا
ہوئے متفق اسپہ اہلِ نُہیٰ
کرو دلمین اِنصاف اے منکرین
نہو تم جہالت سے از مُلحِدین
کہ آباؤ اجدادِ خیرُ الانام
اگر وہ ازان ہفت بالا مدام
تو بیشک ہمارا یہی مُدّعا
اِسی مُدّعا پر ہمہ اَذ کیا
کہو گر کہ اون سات سے وہ نہین
تو ملزوم تمپر یہ اَمرِ مُہین
کہ تھی غیر آن سات کے بالقرون
بھی خیرُ القرون نزدِ اہلِ شعور
تو باطل یہ ہے نزدِ جملہ جہان
خلافِ حدیثِ بخاری عیان
کہو گر کہ آبائے خیرُ الورا
وہ خیرُ القرون سے بلا اِمترا
ولیکن وہ بر شرک لابد روان
تو باطل یہ ہے قول اے ناقصان

| اِسیطور سے ہی بلا اِشتباہ | حدیثِ بخاری جو اِسپر گواہ |
|---|---|

عن ابی ھریرۃ رضہ انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بُعثتُ من خیر قرون بنی آدم قرنًا فقرنًا حتی کنتُ من القرن الذی کنتُ منہ رواہ البخاری رحمہ اللہ الباری

| که لابد یه فرمانِ خیرُ الورا | درودِ خدا اونپه صبح و مسا |
|---|---|
| که پیدا کیا مجکو ربُّ السّما | اونہو نسے جو خیرُ القبائل سدا |
| حمیده خصائل سے وه سرفراز | سدیده شمائل سے وه بانیاز |
| یہانتک که مین اُنسے ظاہر ہوا | جو عبد اللہ وُ آمنه پُر صفا |
| حدیثِ دگر ہے یه روشن بیان | که اسطور فرمانِ شاهِ شہان |

قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام ان الارض لم تخل عن سبعۃ مسلمین فصاعدًا یدفع اللہ بھم عن اھل الارض وفی روایۃ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ لم یزل علی وجہ الارض سبعۃ مسلمون فصاعدًا فلولا ذلک ھلکت الارض ومن علیھا اخرجہ عبد الرزّاق وابن المنذر بسند صحیح علی شرط الشیخین رض

| که خالی نہین یه زمین زینہار | کبھی سات مسلم سے ای ہوشیار |
|---|---|
| تو ممکن از ین ہیش ہون وه کبار | ولے اُسّے گھٹے نه کم زینہار |
| کرے دور اہلِ زمین سے خدا | اونہونکی وجاہت سے رنج و بلا |
| نه موجود گر سات وه مسلمین | تو نابود ہو ارض و اہلِ زمین |
| که رحمت خدا کی وه اہلِ صفا | عَلٰے وَجہِ اَرضِین وَتحتَ السَّما |
| جو ہین ابنِ مُنذر سے مُعتبر | دگر عبدِ رزّاق اہلِ خبر |

که میرے سوا اور تیرے سوا
زمین پر نہ مومن کوئی تیسرا

تو یہ اور بالا حدیثِ مُبین
کہ از ہفت مومن نہ خالی زمین

تو اِن دو مین کسطور تطبیق ہو
تعارض اوٹھے اور توفیق ہو

تو اِسکا اِسیطور سے ہی جواب
جوابِ لبیبان جو ہی پُر صواب

کہ اِس اَرض سے ہی یہ لابد مُراد
کہ جسمین ہوا اونپہ ظُلم و فساد

خلیلِ خدا پر ہوا ہے پدید
صنا روقِ ظالم کا ظلمِ شدید

نہ روئے زمین جملہ آسّے مُراد
و الّا بلاریب ہووے فساد

کہ اوسوقت لُوطِ نبی بیگمان
وہ اِیمان مین ثالث بلاشک عیان

نَعَم اوس زمان چار باقی جہان
جو مومن وہ لاریب تھے درنہان

تو اُنمین تعارض نہین زینہار
یہ نجمُ المبین مین مفصّل نگار

خدایا تو اَب مجکو توفیق دے
عنایت سے تحقیقِ تنمیق دے

کہ شیرین بیان ہوں حُبِّ جنان
تو ہون آسّے محظوظ اہلِ جنان

لکہون ذِکر منصوص آیات سے
بھی مخصوص ہے جو روایات سے

کہ آباؤ اَجدادِ خیرُ الورا
ہمہ اہلِ ایمان بلا اِسترا

رہین جو کہ اس ذکر پُر مُستقیم
وہ ہون لائقِ دیدِ نورِ قدیم

غیوری بھی اوس دید سے شاد ہو
کہ دیدِ محمدؐ سے آباد ہو

لآیئے صلوات و صدہا سلام
تصدّق وہ بر فرقِ خیرُ الانام

بھی آل و صحابہ پہ با اِحترام
بھی آبائے خیرُ الورا پر مدام

کہ فرمانِ خلّاقِ پروردگار
یہ قرآن میں لاریب ہے آشکار

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

جو ہے عبدِ مومن بلاریب خیر
جو مشرک وہ ہے معدنِ شر و ضیر

تو ثابت ہوا اِس سے یہ بالیقین
کہ آبائے خیر الورا مومنین

وہ سب اہلِ توحید اہلِ جنان
نہ ہرگز کوئی اونمیں از مشرکان

کہ ہیں جملہ وہ خیر اہلِ زمین
وہ اپنے زمانیمیں تھے بہترین

کہ ہر وقت موجود جو مومنان
وہ خیر القرون ہیں بلا اشتباہان

اونہیں چھوڑ کر پھر خدائے حسیب
رکھے مشرکونمیں وہ نورِ حبیب

تو یہ ہے خلافِ نقول و عقول
خلافِ فروع و اصولِ فحول

نہ مانے اسے جو کہ اہلِ وصول
مگر جو کہ ہیں بے حیا پر جہول

فان قلت قد ورد فی الحدیث ان سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم قال لسیدتنا سارة رضی الله عنها حین ارسلها الی الجبار لیس علی وجه الارض مومن غیری وغیرك وهذا معارض للاحادیث التی وردت فی عدم خلو الارض عن سبعة مسلمین فصاعدا فما الجواب قلنا ان المراد بالارض فی هذا الحدیث هی التی وقع فیها ما وقع لسیدنا ابراهیم علیه السلام لا الارض کلها اما علمت ان سیدنا لوطا علیه السلام ثالثهما فی الایمان فی ذلك الزمان ایضا فلا تعارض اصلا

اگر تیرے دلمیں یہ ہو اشتباہ
کہ اِس طور قولِ خلیلِ اِلٰہ

جو خاتون سارہ کو وقتِ روان
سوئے ظالمے حاکمِ مصریان

روایت کیا ابنِ سعد و جریر — بھی اُس ابنِ منذر جو رو شنضمیر
وہ بزّار و حاکم جو عالی مقام — وہ ابنِ ابی حاتمِ نیک نام
یہ از ابنِ عبّاس ہین راویان — ہوا اُنسے راضی خدائے جہان
کہ آبائے خیرُ الورا بالیقین — ز آدم الیٰ نوح سب مومنین
کہ مابَینِ آدم و نوحِ نبی — یہ دہ قرن بر دینِ ایزد بھی
خدا کی شریعت پہ تھے وہ تمام — وہ بر دینِ اسلام جملہ کرام
ہوا و نمین جب اختلافِ عیان — تو نبیونکو بھیجا خدائے جہان

قال فی مفاتیح الغیب عن عطاء رضی اللہ عنہ لم یکن بین نوح و ادم علیہما السلام

من ابائہ کافر و کان بینہ و بین ادم علیہما السلام عشرۃ آباء

یہ فرمانِ رازی ز رازِ نہان ہے — مفاتیح تفسیر مین ہے عیان
کہ آدم سے آبائے نوحِ نبی — نہ زنہار کافر مُسلمان سبھی
تو اِن دو مین آبائے عشرہ تمام — یہی دَس قرون جملہ نزدِ فہام
بھی روحُ البیان مین یہ ایسا عیان — او سی خبر ائمہ سے روشن بیان

قال فی روح البیان بروایتہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما لم یکفر لسیدنا

نوح علیہ السلام اب من آبائہ ما بینہ و بین آدم علیہ السلام وکان والدٗ

مُسلمین علی ملۃ سیدنا ادریس علیہ السلام و اسم ابیہ لامک بن متوشلخ

علے وزن الفاعل و اسم اُمّہ شمخا بنت انوش

کہ آدم سے آبائے نوحِ نبی — ہمہ اہلِ توحید مومن سبھی
جو ماں باپ اُنکے مُسلمان ضرور — وہ تھے دینِ ادریس پر بیقتور

وصل تیسرا اون آیاتِ منصوصہ و روایاتِ مخصوصہ مین کہ جنسے ثابت ہی نزد ائمہ دین ؒ کہ ہمہ آباؤ امہاتِ شفیع الورا علیہ الصلوٰۃ والثنا مومنین ہیں ازانجملہ یہ آیات بینات ہین بالیقین کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ دوسری آیت وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ تیسری آیت وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ چوتھی آیت رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ پانچوین آیت رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ

سنو اے محبو بگوش قبول
خُیوری سے ہرگز نہو تم ملول

کہ آدم سے عبداللہ تک جو بیان
کلام الٰہی سے ہی وہ عیان

بھی مخصوص اسمین روایات ہین
اوسی مین جو منصوص آیات ہین

اخرج ابن سعد عن ابن عباس رضی اللہ عنہم انہ قال مابین نوح وآدم علیہما الصلوٰۃ والسلام آباؤہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا علی دین الاسلام واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم وابن المنذر والبزار والحاکم وصححہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہم انہ قال کان بین آدم ونوح علیہما السلام عشرۃ قرون کلہم علی شریعۃ من الحق فاختلفوا فبعث اللہ النبیین صلعم

پسر اونکے ارفخشدِ نیک نام
کیا نوح نے اُنکے حق مین دعا
وہ نورِ نبوّت وہ مُلکِ زمین
یہ از ابنِ عبّاس اَظہر بیان
جو تاریخ ہی مصر کی اے جوان
جو ہین سعد کے ابن ای نیکدان
کہ بابل مین دائم ہمہ مُسلمین
یہ نوح نبی سے بلا اِستِرا
کیا حکم نمرود پھر آشکار
تو پیدا کیا تب خداوندگار
خلیل و سماعیل نے اے فہام

وہ مومن بلاریب نزدِ فہام
کہ اولاد اُنکی مین رہے اے خدا
تو دونو کے جامع ہوئے بالیقین
کیا ابنِ عبدالحکم نے عیان
تو مذکور اوسمین وہ ہی بیگمان
وہ ہین ابن کلبی سے راوی عیان
نہ ہرگز کوئی او نمین از مشرکین
یہان تک کہ نمرود حاکم ہوا
کرو بُت پرستی صغار و کبار
خلیلِ نبی کو بعزّ و وقار
خدا سے دعا کی بصدِ اہتمام

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ای مخلصین لك والمراد به طلب الزیادة فی الاخلاص والاذعان والثبات علیه واجعل بعض ذریتنا جماعة مخلصة لك بالعبادة واراد به العرب لانهم من ذریتهما وابعث فی تلك الجماعة المسلمة من اولادنا رسولا من انفسهم فان البعث فیهم لا یستلزم البعث منهم ولم یبعث من ذریتهما غیر نبینا خاتم الانبیاء علیهم الصلوة والثناء فهو الذی اجیب به دعوتهما هذا ملخص ما فی التخبیر ومفاتیح الغیب وروح البیان وغیرها من زبر اهل الاتقان

کتاب خدا مین یہ فرمان ہے
کہ نوح نبی کا یہ تبیان ہے

رَبِّ اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الآیۃ

مجھے بخش اے میرے پروردگار
بھی ماں باپ میرکو باصدوقار
جو ترک فضیلت ہوئی آشکار
تو مغفور کر اُسکو اے کردگار
جو ہین اہل میرے وہ از مومنان
جو ہون مومنان تا قیامت عیان
تو کر سبکو مغفور اے مہربان
طفیل محمد شہہ مرسلان
پدر اونکا لامک وہ نیکو سیر
جو ماں اُنکی شمخا بسے نامور

ہوا اُنسے راضی خدائے جہان
غیوری سے راضی طفیل مہان

قال فی سُبل النجاۃ وسیدنا سام بن نوح علیہما السلام مومن بنص القرآن والاجماع
بل ورد فی الخبر انہ نبی وولدہ ارفخشد مصرح بایمانہ فی الخبر عن ابن عباس
اخرجہ ابن عبدالحکم فی تاریخ مصر رضی اللہ عنہم وفیہ ایضاً انہ ادرک
جدہ سیدنا نوحاً علیہ السلام وانہ قد دعی لہ ان یجعل اللہ الملک والنبوۃ
فی ولدہ وروی ابن سعد من طریق ابن الکلبی رضی اللہ عنہم ان الناس ما زالوا
ببابل وھم علی الاسلام من عہد سیدنا نوح الی ان ملکھم نمرود فدعاھم
الی عبادۃ الاوثان وفی عہد نمرود کان سیدنا ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

جلال سیوطی کا سُبل النجات
کیا اُسمین اِسطور سے یہ ثبات
کہ نوح نبی کے جو ہین ابن سام
وہ مومن بلاریب اے نیکنام
یہ ہے نص قرآن سے روشن بیان
حدیثون مین اُنکی نبوت عیان

تو آباؤ اجدادِ خیر الانام — ہمہ اُمّتِ مُسلمہ سے کرام

سماعیل سے تا رسولِ خدا — ہوئی جملہ سنی پشت اہلِ صفا

وہ ہین مخلصانِ خدائے کریم — وہ لاریب ہین اہلِ قلبِ سلیم

وہ اہلِ ولایت وہ جملہ عظام — وہ مُلّاکِ ولایت مین عالیمقام

وہ ہین اولیا مین اخصّ الخواص — وہ از انبیا بعد با اختصاص

دلائل جو اسکے بہت آشکار — وہ نجم المبین ہین ز نور نگار

ازانجملہ ہے یہ دعائے خلیل — جو مقبول نزدِ خدائے جلیل

کہ ہو اُمّتِ مُسلمہ لک ضرور — یہ ہو خالصہ مخلصہ بے فتور

کہ تخصیصِ لک سے یہ لابد مرام — کہ وہ جملہ ہون اولیائے کرام

ہوئے اُنسے جو عارفانِ عظام — وہ آباؤ اجدادِ خیر الانام

کہ خیر القرون سے وہ بے اشتباہ — حدیث بخاری بھی اسپر گواہ

جو اصحاب ہین میمنہ در کتاب — تو اُنسے وہ افضل بلا ارتیاب

بہ ہر دو سر وصل مین آشکار — احادیثِ خیر الورا سے نگار

تو جعل اللہ القسمین اثلاثا ای جعل القسم الاول الذین ہم ارباب السعادۃ صنفین فجعلنی من خیرھا ثلثا وھم المقربون وذلک قولہ تعالی فاصحاب المیمنۃ واصحاب المشأمۃ والسابقون السابقون فانا من السابقین وانا خیرلستا بفخر

الحدیث رواہ البیہقی والطبرانی عن ابن عباس وغیرھم رضی اللہ تعالٰی عنہم

کہ اہلِ سعادت کو پروردگار — کیا جبکہ دو قسم پر آشکار

تو اُن دو مین افضل جو تھی برملا — تو اُنسے کیا مجکو پیدا خدا

کہ پروردگارا کریم و رحیم
تو رکھ ہمکو ثابت باخلاصِ تام
بذاتِ حقیقی فدا ہو یہ ذات
یہ جان و جنان مال تجھپر فدا
نہ تیرِ بلا سے کرین ہم فرار
بلا ہو عطا و جفا ہو وفا
اسیطور کر اے جہان آفرین
وہ ثابت قدم ہون عباد امین
وہ توحید مین ہون سلیم الجنان
تو مقصود اُنسے وہ قوم عرب
خدایا تو کر اُنسے پیدا رسول
وہی اُنسے کر سیّد الاصفیا
پڑھے اونپہ آیاتِ ایزد مدام
کرے اونکو تلقین ایسی نصوص
ز تزکیۂ نفس ہون با سرور
تو لاریب ذاتی عزیز و حکیم
تو اونکی ہوئی یہ دعا مستجاب
سماعیل سے تا حبیب خدا
وہی اُمتِ مُسلمہ بالیقین

تو ہی رب یکتا عزیز و حکیم
فدا تیرے فرمانپہ ہووین مدام
باخلاصِ نیّت بجملہ صفات
کرین تا کہ ہو اُسسے حاصل رضا
نہ تیرے سوا غیر سے ہو قرار
تمنا نہو جُز لقا و رضا
ز اولادِ ما زمرۂ مسلمین
وہ ہون مخلصین جملہ طاعات مین
وہ تجرید و تفرید مین کاملان
جو سکانِ بلدِ امین با ادب
کہ ہون جملہ اُسسے وہ اہلِ وصول
جو لاریب ہے خاتم الانبیا
کرے اونکو تعلیم تیری کلام
کہ ہون جملہ جسسے وہ اہلِ خصوص
رہین ماسوی اللہ سے دائم وہ دور
ہمہ عیب سے فعل تیرا سلیم
جنابِ الٰہ مین بلا ارتیاب
تو اونکی جو اولاد مومن سدا
یہی امر قرآن سے از بس مبین

کہ ہوا سے حاصل سبھے افتخار ۔ درین دارِ دنیا و روزِ شمار
کہ اونکی شہادت سے مین کامیاب ۔ وہ فیاضِ ابدی بلا ارتیاب
بشارت یہ عیسیٰ نے دی بیگمان ۔ صحابہ کو از شانِ شاہِ شہان
مُبشِّر ہوئے پھر وہ بہرِ دگر ۔ ز اظہارِ احوال خیر البشر
تو ایمان وہ لائے بصدق و یقین ۔ کہ محبوبِ حق سید المرسلین
یہ مُستغفری نے روایت کیا ۔ بھی عُلمائے دیگر نے جو اتقیا
دلائل شواہد مین ہے یہ بیان ۔ نبوت کے اثبات مین جو عیان
ہوا پھر یہ فرمانِ خیر الوریٰ ۔ کہ مَین دید اُمّی بلا امترا
کہ اُنسے ہوا جبکہ میرا ظہور ۔ تو یہ دید اونپر ہوئی با سرور
کہ یک نور اُنسے ہویدا ہوا ۔ وہ نورِ خدا اونسے پیدا ہوا
تو ظاہر ہوئے شام کے سب قصور ۔ اُسی نور سے اونپہ با صد ظہور
یہ ہی شرحِ سُنّہ مین لا بد نگار ۔ یہ ہی ابنِ حنبل سے بھی آشکار
تو رؤیائے مذکور سے یہ مراد ۔ کہ یقظے مین دیکھے وہ قصرِ بلاد
وہ ہے رویتِ عین سر بیگمان ۔ نہ ہی خواب مین وہ بچشمِ جنان
یہ از شرحِ مشکات مسطور ہے ۔ وہ لمعاتِ عربی جو مشہور ہے

خیوری یہ مذکور بدرِ مُنیر
ولے شمس دیکھے نہ چشمِ ضریر

کہ ثابت ہوا جب یہ نزدِ فحول ۔ صریحاً ز قولِ خدا و رسول
کہ از اُمّتِ مُسلمہ بیگمان ۔ تولّد ہوئے شافعِ دوجہان

وہ ہین در کلام خدا سابقین
وہ مجسے مین اُنسے ہوا بالیقین

ولے اُنسے برتر یہ میرا مقام
تو مین اُنسے افضل نہ اسمین کلام

ہوئی جبکہ مقبول اونکی دُعا
تو اسطور فرمان خیر الورا

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام انی کنت عند اللہ خاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینہ وساخبرکم من اوّل مری انی دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسےٰ ورویا امی التی رات حین وضعتنی وقد خرج منہا نور اضاءت لہا منہ قصور الشام رواہ فی شرح السنۃ عن العرباض والامام احمد والبیہقی والحاکم وابن حبان رضی اللہ عنہم

کہ آدم کا ہرگز نہ تہا جب وجود
کہ مطروح در طین تہا او نکا بود

کہ طین عدم مین وہ گوشہ نشین
وہ علم الٰہی مین تھے ساکنین

تو مین خاتم الانبیا اوس زمان
خدا بعد سب سے ہین اول عیان

نہ تھا عرش و فرش زمین کا نشان
تو مین تب حبیب خدائے جہان

تو اوّل جو تھا امر میرا نہان
کرون تمسے اب اسکا روشن بیان

کہ ہون مین دعائے خلیل خدا
صلوٰۃ خدا انپہ صبح و مسا

خلیل خدا اسنے کیا التجا
کہ اولاد میری سے کر اے خدا

پسندیدہ یک زمرۂ مومنین
کہ ہون اُنسے پہر سید المرسلین

تو ایزد نے کی آنکی دعوت قبول
تو اُن مومنونسے ہوا این رسول

بشارت جو عیسیٰ نے دی بیگمان
تو مین وہ مبشر رسول جہان

کہ ہون وہ عرب مین شفیع الانام
وہ ہین خاتم الانبیائے کرام

تو گر نعل پا اونکا ہو یہ جنان
تو ہی یہ رضائے خدائے جہان

توکیونکر یہ ثابت ہوا ای فحول — کہ ہین امتِ مسلمہ سے رسول
ہمہ اُنکے اجداد تھے مسلمین — نہ ہرگز کوئی اُنسے از مشرکین

خیوری سے اسکا سنو اب جواب
جوابِ مصفّا بلا ارتیاب

کہ لاریب یکتا خلیلِ خدا — سماعیل اونکے پسر باصفا
تو اولاد اونکی ہین لابد مدام — مُوَحِّد مسلمان بصد احترام
نہو اُنسے زنہار خالی زمین — ز وقتِ خلیلی الی یوم دین
اگرچہ زمین پر ہمہ مشرکان — تو پھر بھی ازان نسل ہون مومنان
کہ نسلاً الی نسل ہے اتصال — کسیوقت اونمین نہو انفصال
کلام خدا سے یہ اظہر بیان — حدیثِ نبی سے یہ ابہر عیان
اسی پر ہمہ سابقینِ کرام — مُحدِّث مُفسِّر باجماع تام
سُنو مجھسے پہلے کلامِ خدا — کہ روشن ہوا جسسے یہ مدعا

قال الامام مصباح الظلام فی التفسیر الکبیر والحافظ الطمطام مفتاح المرام فی التحریر والتحبیر رحمهما الله العلام بلطفه الکثیر الوفیر وجعلها ای سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم کلمةً ای کلمة التوحید التی تکلم بها وهی قوله اِنَّنِی بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ جاریًا مجری لا اله وقوله اِلَّا الَّذِی فَطَرَنِی جاریًا مجری الا الله فکان مجموع قوله اِنَّنِی بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِی فَطَرَنِی جاریًا مجری قوله لا اله الا الله ثم بیّن الله تعالی ان ابراهیم علیه السلام جعل هذه الکلمة بَاقِیَةً فِی عَقِبِهٖ ای فی ذریته فلا یزال فیهم من یوحد الله ویدعو

تو انکا ہے دین الشمس سے یہ مرام
کہ لا بد خلیل خدا سے مدام

الٰہی ذات عبداللہ جملہ جدود
وہ ہین شرک سے پاک اہل سعود

[illegible] ہین کافر ہین زینہار
ہمہ اہل توحید پروردگار

یہان معترض اسطرح منکرین
کہ تھے اہل مکہ ہمہ مشرکین

وہ تھے بت پرستی مین لیل و نہار
وہ تھے دہ صدی سے ازان کاربار

نہ توحید ایزد سے وہ ماہرین
وہ لاریب اصنام کے عابدین

یہانتک کہ جسوقت خیر الورا
درود خدا انپہ صبح و مسا

کیا ذکر توحید انسے بیان
تو منکر ہوئے اسّے وہ مشرکان

سماعیل ابن خلیل اِلٰہ
درود خدا اونپہ شام و پگاہ

خدا اولاد اونکی بغیر عرب
اوسی ذات سے ہی عرب کا نسب

کلام خدا سے یہ روشن بیان
کہ اسطور قول ہمہ مشرکان

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۚ الآیۃ

خدا کا یہ قول غایت عجیب
غرائب سے یہ امر نزد لبیب

کہ لاریب ہے ایک معبود بس
نہ کوئی سوا اسکے معبود کس

کیا سب خدا اونکو واحد خدا
کیا حصر اس ایک پر سب عطا

[illegible] تھے پر عقول
فطانت مین جملہ وہ از بس فحول

[illegible] وہ سمجھے جاہلین
وہ کیا شرک پر تھے ہمہ مطبقین

[illegible] ہوئے ایک خیر الانام
ہمارے پدر کیا وہ جاہل تمام

[illegible] سمجھے ذرا
تو اونکا وہی طور تھا برملا

| | | |
|---|---|---|
| ولے اُس سے ہے یک تجلّی یہاں | | یہ ہو عین منکر یہ برق جہاں |

قال فی الجامع الکبیر وروح البیان وغیرھما من تفاسیر القرآن کغایۃ الامانی وبحر الحقائق والمعانی وَجَعَلَهَا ای کلمۃ التوحید التی تکلّم بھا سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم من قولہ اِنَّنِی بَرَاءٌ اِلیٰ سَیَھْدِیْن عبارۃ عنھا یعنی انّ البراءۃ من کل معبود سوی اللہ توحید للمعبود بالحق وقولہ لا الہ الا اللہ کَلِمَۃً بَاقِیَۃً فِی عَقِبِہٖ ای فی ذرّیّتہ فالقول المذکور بعد الخروج من النار وھذا الجعل بعد حصول الاولاد الکبار فلا یزال فیھم نسلاً بعد نسلٍ مَن یوحّد اللہ ویدعو الی توحیدہ وتفریدہ الی قیام الساعۃ وعقب الرجل ولدہ الذکور والاناث واولادہ من بعدہ واولادھم ھکذا قال الامام الراغب وغیرہ من اھل التحقیق رحمھم اللہ بلطفہ الانیق ؁

| | | |
|---|---|---|
| خدا کے سوا جو کہ معبود ہیں | | وہ بطلا نہیں جملہ معہود ہیں |
| تو بیزار اونسے خلیلِ خدا | | خدا پر فدا وہ بلا اِستمرا |
| کہ توحیدِ حق اونکا اصلی مرام | | تو چاہا کہ وہ بعد میرے مدام |
| بھی اولاد میریکو ہووے نصیب | | تو مقبول ہون نزد ربِّ المجیب |
| یہی کلمۂ باقیہ بے فتور | | یہی کلمۂ طیّبہ ہے ضرور |
| یہ آیت کا معنے ہوا بیگمان | | کہ اولاد میرمین ہون مومنان |
| ہمیشہ اسی نسل سے مومنین | | یکے بعدِ دیگر رہین بالیقین |
| خدانے کیا اُنکی دعوت قبول | | تو اونمین ہوئے مومنانِ فحول |
| وہ توحیدِ ایزد پہ دائم مقیم | | وہ داعی اِلی اللہ وہ اہلِ نعیم |

الی توحیدہ لعلہم یرجعون ای لعل من اشرک منہم یرجع بدعاء من وحد اللہ منہم

یہ فرمانِ ایزد ہے خوش بیان — یہ حکم زخرف مین ہی بیگمان
کہ جسوقت لابد خلیلِ خدا — ہوئے اہلِ اولاد بینَ الوریٰ
تو حق سے کیا اسطرح سے دعا — کہ اے خالقِ مالکِ دوسرا
بہ تحقیق مین یہ طلب گار ہون — بتونکی عبادت سے بیزار ہون
کہ توحید تیری رہے مستقیم — کہ تو خالقِ خلق یکتا کریم
مجھے فضل سے تونے پیدا کیا — بھی ارض و سماء ہویدا کیا
تو معبودِ یکتا یکے ذات ہے — تو مخصوص بہرِ عبادات ہے
توئی ہادیئے خلق بے اہترا — ہدایت کو تونے دیا اہتدا
یہ میرا مقولہ جو ہے آشکار — یہی کلمۂ طیبہ کا مدار
تو اس کلمۂ طیبہ کو مدام — بس من الی وقتِ یوم القیام
جو اولاد میری اناث و ذکور — تو رکھ انمین اسکو برائے ظہور
کوئی فرد گر میری اولاد سے — کرے شرک با کفر الحاد سے
تو لابد کرے اس سے پھر وہ فرار — کرے دینِ اسلام کو اختیار
دعائے موحد سے بے اہترا — تو یہ نسل میری سے بھی ہو سدا
یہ تحریر و تحبیر کا ہے بیان — مفاتیح تفسیر مین ہے عیان
بھی روح البیان مین یہی ہے درین — بھی دیگر تفاسیر مین بالیقین
یہ الفاظ اونکے ہے سب معتمد — یہ ہین جملہ مضمون مین متحد
وہ نجم المبین مین جو نجم مبین — لرجم الشیاطین زہے وہ متین

سُویدا کا تبییض گر ہے مُراد — تو سودائے ابیض کو رکھہ در فواد

تو رکھہ دلمین اِسطور پر اعتقاد — کہ احمد حبیبِ خدائے عباد

یقیناً وہ ابیض نہ اونمین سواد — سیادت ہے اجمل وہ کنزِ وداد

نہ مستور حق نے کیا اُنپہ غیب — خدا بعد وہ اُنمین ہرگز نہ عیب

نسب اونکا پاکیزہ لاریب ہے — نہ اونمین کسیطور کچھ عیب ہے

مُنزہ نہ اونمین کوئی عیب ہی — وہ نورِ قدیمی بلا ریب ہے

نہ ہو منکر کون مین وہ نورِ قدیم — جو ہی اِسکا منکر وہ لابد رجیم

کہ وہ کلمۂ باقیہ ہے ضرور — کہ ہی جسے نسلِ خلیلی مین نور

وہی کلمۂ طیبہ آشکار — کہ وہ طیبِ طیبونِ رکھبار

نہو دلمین تصدیق اونکی عیان — تو کب نورِ ایمانسے روشن جنان

کہ توحید و ایمان کا جملہ مدار — اوسی ایک تصدیق سے برقرار

کہین اوسکو حُبِّ محمد تمام — کہ حُبِّ محمد وہ ایمانِ تام

جو حُبِّ محمد نہو در جنان — تو معدوم ایمان وہان بیگمان

جو ہو اُسسے باللہ باقی بشر — تو وہ کلمۂ باقیہ مشتہر

جو لاریب ہے باقیہ وہ مدام — تو فانی مین ہرگز نہ اوسکا مقام

جو وہ طیبہ ہے بصد اعتبار — تو کیونکر خبیثون مین ہو باقرار

یہی التجائے خلیلِ خدا — کہ ہو نسل میری مین لے کبریا

وہ باقی وہ طیب وہ نورِ ہُدیٰ — جو ہے باعثِ خلقِ ارض و سما

ہوا اُسکے صدقے سے میرا وجود — وہ جودِ وجود و حبیبِ ودود

قیامت کے دن تک وہ ہون مومنان — نہون منقطع وہ کبھی در زمان
عقب کا یہ معنے ہوا الکلام — کہ دنیا مین اولاد ہو جو مدام
کسی شخص سے بعد بے اِفترا — مذکر مونث ہمہ بالسّوا
عقب اونکو فرمائین جملہ فہام — اسیطور مذکور کتب کرام
یہ قولِ خلیل خدا الکلام — کہ بیزار ہونین بتونسے مدام

اِنَّنِی بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ

تو لا بد یہ ہے بعدِ گلزار نار — یہی معنے توحیدِ پروردگار
یہی مرجع ہا بسے آشکار — جو ہی جعلہا مین وہ آئے ہوشیار
ہوئے اہلِ اولاد جب وہ خلیل — کیا تب دعا یہ کہ ربّ جلیل
رکھے نسل میری مین توحید کو — تو ہون اہلِ ایمان وہ بیگفتگو

خیوری کا ہو خاتمہ اے وحید
اوسی قال پر جو وہ قولِ سدید

بھی اولادِ طیبین اور دین جو مرید — بھی احباب اسکے جو ہین وہ رشید
بھی جو مجلسِ وعظ مین سامعین — وہ ہین اہلِ سنّت بقلبِ حصین
تو کر خاتمہ اونکا اے کردگار — اسی قول پر جسپہ ہین جان نثار
وہ ذکرِ محمّد یہ قولِ سداد — خدا کی قسم ہے خدا کی وہ یاد
ودادِ محمّد سے جو باسداد — وہ پاکیزہ نسبت سے ہی بامراد
نہو منقطع یہ نسب زینہار — یہ باقی رہے تا بروزِ شمار
سویدا کا سودا نہو از سواد — نہ تسوید سے ہووے ابیض فواد

کہ جبتک نہ دنیا مین آئے رسول — تو تھا اوسکا عرفان یقیناً قبول
اُولو العلم سے وہ بلا ریب تھا — نہ توحید اوسکی مین کچھ عیب تہا
ہوئے جبکہ پیدا حبیبِ خدا — خدا جنسے پیدا بلا اِمترا
تو اب حکم ہے انکا توحید مین — یہ مقصودِ توحید و تمجید مین
سوا حکم انکے نہ توحید ہے — جو بے حکم اِنکے وہ تسوید ہے
لہذا وہابی کی توحید جو — وہ توحیدِ ابلیس ہے گفت گو
خودی سے مُوَحِّد وہ ہے خود نما — نہ حکمِ نبی سے مُوَحِّد ہوا
تو ہر طور مقصود خیرُ الانام — وہ توحیدِ ایزد وسیلۂ مرام
ہوئے جبکہ نوّاب خیرُ الانام — ز آدم ہمہ انبیائے کرام
شرایع جو لائے وہ بینَ الورا — تو اونکی شریعت وہ بے اِمترا
یہ جملہ طفیلی وہ بیشک اسمعیل — چہ موسیٰ چہ عیسیٰ چہ یکتا خلیل
تو تقدیمِ تہلیل ہین وہ کرام — مشرّف ہوئے بہر خیرُ الانام
ہوئے جبکہ وہ جملہ عبدُ الرسول — تو یہ امر معہود نزدِ فحول
کہ ہے عزِّ مولا جو عزِّ غلام — تو وہ عزِّ احمد ہوا لا کلام
یہ لاریب ہے نکتہ ازبس دقیق — جو اہلِ بصارت یہ اُنکا رفیق
اگر اسکی تفصیل منظور ہے — تو نجم المبین مین وہ مسطور ہے
ولے چند کلمے یہان آشکار — اونہین اپنے دلمین تو کر اب نگا

اعلم ان الآیة الجلیلة وَابْتَغُوا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ تقتضی تقدیم محمد رسول اللہ علی کلمة لا الہ الا اللہ ولکن قد ورد فی الحدیث القدسی الخیری اولیائی

وہ نورِ قدیمی وہ نورِ سداد ۔ رہی نسل میں اُنکی وِداد
تو ہون اُمّتِ مسلمہ وہ ضرور ۔ وہ نورٌ علیٰ نور سے پُرصدور
تو ہو اُنسے ظاہر وہ سرِّ سرور ۔ خدائی کا جسّے ہوا ہے ظہور

یہی کلمۂ باقیہ سے مُراد
مُرادِ خیوری یہی با سداد

جو تحصیلِ وصلِ حبیبِ خدا ۔ ز وصلِ خدا ہے وہ اشکل سدا
کہ وہ نورِ محبوبِ فیضِ قدیم ۔ وہ محبوبِ تحتِ قبائے عظیم
وہ ہی کنزِ مخفی سے حُبِّ خدا ۔ نہو قُرب اوسکا کسیکو عطا
مگر جسکو چاہے خدائے کریم ۔ کرے اُسکو روزی وہ قُربِ فخیم
مدد جب کرے اوسکی پروردگار ۔ تو اوس نور پر وہ کرے جان نثار
لہذا مقدّم وہ توحیدِ رب ۔ کہ اُس قُرب کا ہے یہ لابد سبب
تو کلمے مین تہلیل سے ہے پیشتر ۔ محمدؐ رسول اللہ پر اے پسر
کہ لابد وسیلۂ وصالِ حبیب ۔ وہ ایزد ہوا خود زہے یہ نصیب
کہ مقصود اُسسے بلا امترا ۔ وہ تصدیقِ حُبِّ حبیبِ خدا
جہان جزوِ اوّل یہ ہی اکتفا ۔ تو مقصود اُسسے وہی برملا
کہ یہ امر معہود نزدِ کرام ۔ کہ جب تک نہ بولے کوئی از انام
بحکمِ نبی یا بامرِ عظام ۔ اُسی جزوِ اوّل کو اے نیک نام
تو ہرگز مُوحّد نہو وہ مدام ۔ کہ ایمان مین ہے جزوِ ثانی مرام
ز توحید گرچہ وہ عارف ضرور ۔ ولے اُسکا عرفان بلا امر زور

والتوحید لا یزال فی ذریۃ سیدنا ابراہیم من بعدہٖ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

قتادہ سے بھی یہ روایت عیان — کہ معنے یہ آیت کا ہے بیگمان
کہ وہ کلمۂ طیبہ ہو مدام — بہ نسل خلیلی علیہ السلام
جو اونکی ہوئی وہ دعا مستجاب — جناب الٰہ مین بلا ارتیاب
تو دائم وہ توحید رب السما — رہی اونکی اولاد مین با صفا

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ الآیۃ

تجھے یاد ہے اے شفیع الورا — کہ جب کی خلیل خدا نے دعا
کہ پروردگارا جہان آفرین — بفضلیکہ داری تو بر عالمین
یہی شہر جسمین وہ بیت الحرام — تو کر آمنا اوسکو با احترام
وہ محفوظ ہو سب بلیات سے — خفیات و جملہ جلیات سے
مجھے میرے پسرونکو بھی بر دوام — تو رکھ بت پرستی سے محفوظ تام
خلیل خدا کی دعا بالیقین — کہ اولاد میری ہین ہون مومنین
یہ ظاہر مین ہے عام نزد فہام — ولے اوسّے مخصوص ہے یہ مرام
کہ ہوتے سماعیل کی نسل مین — وہ توحید حق بعض کے اصل ہین
نہ خالی کبھی اونسے اہل زمین — ہمیشہ رہین اونمین وہ مومنین
کہ پیدا کرے اونسے جان آفرین — اونہین جو کہ ہین سید المرسلین
نسب پاک اونکا رہے بالضرور — ہمیشہ رہین مشرکونسے وہ دور
ہوا جنسے جملہ جہان کا ظہور — وہ فیض قدیمی خدا کا وہ نور
خدا شرک سے جبکہ بیزار ہے — جو مشرک وہی لائق نار ہے

تحت قبائی لایعرفهم غیری واذا کان الولی المحبوب من المحبوبین فکیف یُری مَن ھو سید المحبوبین والی ھذا قد اشار اللّٰہ فی کتابه المیمون تَرَاھُم یَنظُرُونَ اِلَیکَ وَھُم لَا یُبصِرُونَ فلیس لیه الوصول لکل احد من الفحول الا بعون اللّٰہ المامول فقدم قول لا اله الا اللّٰہ علی محمد رسول اللّٰہ اذ لا یمکن قطع منازل محمد رسول اللّٰہ الا بمدد لا اله الا اللّٰہ و لا یصح وجود الایمان بعد مجئی الرسول الا اذا قال لقائل لا اله الا اللّٰہ یقول محمد رسول اللّٰہ فمدار الایمان علی الجزؤ الثانی لا علی الجزؤ الاولی فلذلک قال علیه الصلوة والسلام حتی یقولوا لا اله الا اللّٰہ ولم یقل محمد رسول اللّٰہ لتضمن ذلک القول بالرسالة اذ قاله القوله صلی اللّٰہ علیه وسلم وان کان عارفا به قبل ذلک ولما کان نبینا سید لکل نبی الانبیاء والرسل وهم نوابه وهو الملک الاجل وعز العبید عند الفهام عز المولی علی الدوام قدم قول التهلیل علی ذکر الرسول الجلیل فی سائر الشرایع للتبجیل هکذا فی الدر الفریده والفتوحات المکیة وغیرهما من الزبر المنیفة

| | |
|---|---|
| لہذا ہوئی یہ دعا از خلیل | کہ ہو نسل میری میں اصل اصیل |
| جلال سیوطی کا سُبل النجات | یہ مذکور اوسمیں بسند ثقات |

اخرج عبد بن حمید عن ابن عباس ومجاھد رضی اللّٰہ عنہم فی الآیة انها لا اله الا اللّٰہ باقیة فی عقب سیدنا ابراھیم علیه الصلوٰة والتسلیم

| | |
|---|---|
| روایت کیا عبد ابن حمید | مجاہد بھی عبد اللہ سے اے رشید |
| کہ آیت کا معنے بصد اعتبار | وہی کلمۂ طیبہ آشکار |
| وہی کلمۂ باقیہ بے گمان | بہ نسل خلیلی رہے جاودان |
| تو مومن رہیں اوسمیں دائم ضرور | الیٰ وقت معلوم روز نشور |

واخرج قتادة رضی اللّٰہ عنه فی ایه وجعلها کلمة باقیة فی عقبه انها لا اله الا اللّٰہ

بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ وَهُوَ وَادِي مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ لَيْسَ فِيهِ شَيْئٌ مِنْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ اَىْ اِسْمَاعِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَوْلَادُهُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ دُعَائِي هٰكَذَا فِي التَّفْسِيرِ الْكَبِيرِ وَغَيْرِهِ مِنَ التَّفَاسِيرِ

کہ پروردگارا عفوّ و غفور — کیا مَینے ساکن بصدق و سرور

اوسی نسل میری کو جو پُر تمیز — سماعیل و اوسکی جو نسلِ عزیز

اِسی ایک وادی مین جسکی سرشت — کہ ہرگز نہین اُسمین کچھ کارِ کشت

یہ وادی بلاریب در کوہسار — تو ہرگز نہو اوسمین کچھ کشت کار

منافع جو دنیا کے ہین بیشمار — تو ہی سب سے بہتر وہی کِشت کار

جہان باغ خندان زہے ازانار — تو شیدا وہان بلبلِ جان نثار

وہان عیش و عشرت کا سب کاروبار — کہ حاصل وہان حظِّ نفس آشکار

تو وادیئے مکّہ مین نزدِ فہام — نہ ہے عیش دنیا کا ظاہر مین نام

مُکرّم جو ہے تیرا بیتُ الحرام — کیا اِسکے نزدیک اُنکا مقام

کہ قائم رکھین وہ ہمیشہ نماز — بصد شوق اوسکو پڑھین با نیاز

کیا اونکو ساکن اسی جائے پر — نہ مقصود ہی اسّے چیزے دیگر

مگر یہ کہ تیری عبادات مین — رہین چُست و چالاک دِن رات مین

جو افضل عبادات مین ہی نماز — کہ اُسّے یہ بندہ بسے سرفراز

وہ معراجِ مومن بقولِ رسول — کہ ہی اُسّے بیشک عروجِ فحول

کہ تزکیۂ نفس اوسّے مدام — وہ ہے قرّۃُ العین کا بھی مقام

جو شرکِ سدا اُسّے بیزار ہے — کہ یہ فعل و سپر گران بار ہے

تو اسکا نہ اوس نور سے کار ہے — یہ اوس نور کے کب سزاوار ہے
چو کلب و خنازیر ہین مشرکین — تو رحمت خدا کے وہ کب حاملین
یہ اولاد ہے خاص عالی حسب — سماعیل سے جنکا لابد نسب
جو تھے ساکن شہر بیت الحرام — وہ ہین اہل اسلام امین مدام
کہ مخصوص ہے یہ دعا مستجاب — یہ انکے لئے جنکا مکہ مآب
نہ اولاد صلبی یہان پر مراد — ہوئے متفق اسپہ اہل سداد
کہ اولاد صلبی وہ سب انبیا — وہ ہین انبیا ہین سب اصفیا
نہ اصنام پوجین کبھی وہ کرام — کہ وہ شرک سے پاک لابد مدام
اگر ہو یہان نسل صلبی مرام — تو یہ لغو دعوات سے لاکلام
تو ثابت ہوا اسسے اے پرضیا — یہ اونکے لئے جو نہین انبیا
تو بیشک وہ نسل سماعیل ہے — اسیطور ارشاد تنزیل ہے

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا اَلْاٰيَة

کہ آیت مین ہے ذکر یہ ہمگیان — کہ اے رب یہ ہو شہر دار الامان
تو کر اسمین ایسے وہ اہل امان — کہ ہرگز نہون وہ کبھی مشرکان
وہ بیزار ہون شرک سے ہر زمان — وہ نسلاً الی نسل ہون مومنان
تو موصوف ہو شہر بیت الحرام — کہ ہے انسے یہ دار امن تمام

خیوری تو کر اسسے اظہر بیان
کلام خدا سے جو روح الجنان

رَبَّنَا اِنِّي اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي اَيْ بَعْضَ ذُرِّيَّتِي وَهُوَ اِسْمَاعِيلُ وَمَنْ وُلِدَ مِنْهُ

یکے بعد دیگرے اونہوں میں ضرور | وہی کلمۂ باقیہ باسرور

مظاہر وہ اوس نور کے لاکلام | وہ نور خدا ہے خدائے انام

وہی کلمۂ طیبہ ہے مدام | کہ تصدیق اوسکی وہ توحید تام

اوسیکی محبت کا تصدیق نام | کریں اُسّے تعبیر ایمان فہام

خیوری یہی اصل توحید تام
کہ ہیں پاک شرکت سے خیر الانام

سنو اے محبان خیر الوریٰ | بسمع صداقت بسمع سُنہے

قال فی سُبل النجاۃ والتحبیر وغیرھما من نزہ البخاری عن سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہما ان المراد فی قولہ وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ھو ذریۃ اسماعیل علیہ السلام لان سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم دعی لاھل ھذا البلد ان لا یعبد فیہ من ذریتہ صنماً حیث قال رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا ولم یدع لجمیع البلد ان بذلک وقد خص اھلہ فقال رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ

جلال سیوطی کا سُبُل النجات | بھی دیگر کُتب میں یہ بالبیّنات

کہ ابن ابی حاتم نامدار | وہ ہیں اسکے راوی نکر اضطرار

کہ سفیان عیینہ کا جو سیر | یہ ہے اونکا فرمان صافی گہر

کہ لاریب مخصوص ہی یہ دعا | جو مانگی الٰہ سے خلیل خدا

کہ اولاد میری نہ پوجے صنم | مسلمان ہمیشہ وہ عالی ہمم

تو اولاد مخصوص اُسّے مراد | سماعیل سے جو کہ اہل سداد

یہ ہی فعلِ محبوبِ پروردگار | کیا ذکر اوسکا خدا بار بار
تو مخصوص اوسکو کیا در دعا | جنابِ اِلہ مین خلیلِ خدا
یُقیمُو جو مذکور ہے در دُعا | وہ ہے صیغۂ جمع بے اِمترا
سماعیل اُسوقت بس ایکذات | ہوئے متّفق اونکے نیکو صفات
جو ہون اُنکے اولاد سے مومنین | نمازی ہمیشہ اِلیٰ یومِ دین
وہ در دینِ اسلام ہون کاملین | وہ ہون اولیائے خدا بر زمین
تقبّل دُعائی کیا اِلتجا | تو مقبولِ ایزد ہوئی وہ دُعا
تو روشن ہوا اب چو شمسِ مُنیر | اگرچہ نہ دیکھے خفاشِ ضریر
کہ وہ اُمّتِ مُسلِمہ بالیقین | بھی سے ہے جو نبیؐ وہ بالامین
وہ ہین ذُرّیت جو دعائے خلیل | بھی آئندہ ذرّیت اُنکے نبیل
یُقیمُوا الصّلوٰۃ جو ہے پُرعیان | مُصلّین جملہ وہ ہین مومنان
جو ہے وہ تقلّبک فی السّاجدین | کلامِ الٰہی مین اے منصفین
بھی وہ کلمۂ باقیہ بالیقین | جو اولاد اونکی ہین تا یومِ دین
لقد جاءکم وہ رسولِ خدا | کہ من اَنفسکم یہ بافتح فا
یہ آٹھہ آیتین جو کہ مذکور ہین | اِسی مدّعا پر وہ پُرنور ہین
کہ آبا و اجدادِ خیر الانام | ہمہ اہلِ ایمان علیہ السّلام
سماعیل سے تا رسولِ خدا | ہمہ اہلِ توحید بے اِمترا
وہی اُمّتِ مُسلِمہ بے فتور | یُقیمُوا الصّلوٰۃ کے فاعل ضرور
وہی ذُرّیت ساکنانِ حرم | حرم مین ہوا جنسے امن و کرم

وہ اولاد میری بلا اشتباہ — نگاہِ الٰہ او سپہ شام و پگاہ

نہو دین میرے پہ جو مستقیم — نہ اولاد میری سے ہی وہ لئیم

اسیطور سے قول پروردگار — کتابِ خدا مین جو ہی آشکار

اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِكَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ الاٰیۃ

کہ اے نوح تیرا نہین یہ پسر — جو کنعانِ کافر وہ اہلِ سقر

عمل اوسکا ہرگز نہین خوب تر — وہ ہی غیر صالح نہ تیرا پسر

نہ وہ دِین تیرے پہ ہی مستقیم — تو کب اہلِ تیرا وہ ہوا ی سلیم

تو ثابت ہوا اسسے اے نامور — کہ اولاد اونکی وہ دو طور پر

یکے اُنکے تابع وہ ہین مومنین — دگر غیر تابع وہ ہین کافرین

تو اونکی جو اولاد ہین مومنان — تو اُنکے لئے وہ دعا یکیان

کہ پروردگارا خدائے جہان — جو اولاد میری سے ہون مومنان

تو اولاد میری وہی بیگمای — نہ اولاد میری جو ہون مشرکان

تو رکھہ اونکو بر دینِ حق مستقیم — رہین دینِ اسلام پر وہ مقیم

ہمیشہ تو رکھہ شرک سے آنکو دور — کہ وہ حاملِ نور رہون بالضرور

وہی حاملِ نورِ خیرُ الوریٰ — ورا ہین وہ ہون خیر بے انتہا

وہ لاریب خیرُ القرون سے مدام — کہ ہوا اُنسے ظاہر وہ خیرُ الانام

جو ہی عبدِ مومن وہی خیر ہے — جو مشرک ہوا شر و پر ضیر ہے

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ الاٰیۃ

بخاری مین اسطور مذکور ہے — یہ فرمانِ خیرُ الوریٰ نور ہے

| | |
|---|---|
| سماعیل کی نسل سے مومنان | رہین شہر مکہ مین در ہر زمان |
| نہ ہر شہر کے واسطے از خدا | خلیلِ خدا نے کیا یہ دعا |
| کہ تخصیص اوس شہر کی بیگمان | بھی تخصیصِ اولاد ہے نیکدان |
| وہ اظہر مِنَ الشمس نزدِ فہام | اِسی قولِ ایزد سے ہی لا کلام |

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ

| | |
|---|---|
| تو ثابت ہوا اِس سے بالاعتماد | سماعیل کی نسل اُس سے مُراد |
| ہوا اُنسے اُن مومنوں کا ظہور | جو ہے اُمّتِ مُسلمہ بے فتور |
| تو اُنسے ہوئے اولیائے کرام | جو آباؤ اجدادِ خیرُ الانام |
| کوئی اونمین ہرگز نہ از مشرکین | ہمہ اہلِ ایمان و اہلِ یقین |

قال فی مفاتیح الغیب وکشف القناع من الریب والتحریر وغیرھا من کتب المشاھیر ان ھذا الدعاء مختص بالمومنین من اولاد الخلیل علیہ السلام والدلیل علیہ انہ قال فی آخر الایۃ فمن تبعنی فانہ منّی وذلك یفید ان من لم یتبعہ علی دینہ فانہ لیس منہ ونظیرہ قولہ تعالی لنوح علیہ السلام انہ لیس من اھلك اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۵

| | |
|---|---|
| مفاتیح تفسیر مین یہ بیان | بھی تحریر و دیگر کُتب مین عیان |
| کہ مخصوص ہے یہ دعا لا کلام | بہ نسلِ خلیلی عَلَیْہِ السلام |
| جو اولاد اونکی مین ہون مومنان | دلیل جلی اسپہ یہ بیگمان |
| کہ ہی بعد آیت کے ایسا بیان | خلیلِ خدا نے کیا جو عیان |
| کہ جو شخص میری کرے پیروی | وہ ہی جزو میری خفی و جلی |

اخرج ابن أبی حاتم عن سفیان بن عیینة انه رضی الله عنه سُئل هل عبد احد من ولد اسماعیل علیه السلام صنماً قال لا الم تسمع قوله واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام

که ابن ابی حاتم نامدار — وه هین اسکے راوی نکر اضطرار
که سفیان عیینہ کا جو پسر — تو سائل ہوا انسے اہل بصر
که نسل سماعیل سے ای خبیر — ہوا شرک گا ہے بذات قدیر
کسی ایک نے انسے پوجا صنم — صنم پیش اوسنے کیا سر کو خم
دیا آپنے اوسکو ایسا جواب — جواب مہان جو کہ ہی پر صواب
که ہرگز نہ پوجا کسی نے صنم — زنسل سماعیل اے ذی ہمم
نہ تونے سنا یہ دعائے خلیل — خلیل خدا نے کیا از جلیل
کہ اے خالق مالک رہنما — تو مقبول کر اب یہ میری دعا
کہ اولاد میری رہین مومنان — وہ بیزار ہون شرک سی ہر زمان
تو لابد ہوئی وہ دعا مستجاب — جو مانگا ملا اونکو بے ارتیاب
سماعیل کی نسل مین یہ دعا — تو اولاد اونکی ہلا ہشترا
ہوئے سب مسلمان عالی ہمم — تو کیونکر کوئی انسے پوجے صنم
تو اسجائے اولاد سے یہ مراد — کہ جو اونکے تابع وہ اہل سداد
تو اولاد اونکی وہی مومنین — نہ اولاد اونکی جو ہین کافرین
یہ دو نو روایت جو ہین ذرنگار — یہ تسبل سیوطی مین ہین آشکار

خیوری تو کر مختصر یہ بیان
کہ نجم المبین مین مفصل عیان

قال نبینا سید الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام بُعثتُ من خیر قرون بنی ادم قرنًا فقرنًا حتی بُعِثتُ من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ عبد الرحمن علیھما رضوان اللہ المنّان

کہ جو حاملِ نورِ خیر الورا
وہ خیر القرون سے بلا اِفترا
تو ثابت ہوا اسّسے اے منصفین
کہ آبائے خیر الورا مومنین
نہ ہرگز کوئی اونمین از مشرکین
ہمہ اہلِ توحید وہ بالیقین
جو ہین اسکے منکر وہی کافرین
وہ مُرتد اہلِ عذابِ مُہین
ہوا جبکہ اظہر جو شمس و قمر
کہ جو غیر تابع نہین وہ پسر
تو لابد کیا نقل ابنِ جریر
مُجاہد سے اسطور پر اے بصیر
اِسی آیہ مین جو کہ مسطور ہے
کہ بُعدِ صَنم کا جو مذکور ہے

اخرج ابن جریر عن مجاھد رضی اللہ عنھما فی قولہ تعالی عن سیدنا ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم واجنبنی وبنیّ ان نعبد الاصنام اجاب اللہ دعوتہ فی اولاد اسماعیل علیہ السلام فلم یعبد احد من ولدہ صنماً قط

سماعیل کی نسل ہین اے فحول
ہوئی وہ دعا نزدِ ایزد قبول
نہ پوجا صَنم کو کسی نے کبھی
وہ دینِ خدا پر مُسلمان سبھی
تو اِس جائے اولاد سے یہ مُراد
کہ جو دین اُنکے پہ اہل سداد
وہ اولاد اونکی سے اے دور بین
وہی اونکی اولاد ہی بالیقین
جو اولاد اونکی سے ہین کافرین
وہ اولاد اونکی نہین اے امین
اسیطور پہ یہ سوال وجواب
مُطابق مُوافق بلا ارتیاب

الف بعد با ہے جلیل المرام ۔ ولے بعدِ با ہے الف لا کلام

الف اوّل و آخرِ با مدام ۔ الف با مین ہی با الف مین تمام

کہ ظاہر الف اور باطن الف ۔ نہ با سے کبھی ہو الف منحرف

الف سے وہ با جبکہ پیدا ہوا ۔ تو با سے الف پھر ہویدا ہوا

الف جبکہ با سے ہویدا ہوا ۔ تو با پر الف بسکہ شیدا ہوا

الف با مین اسطور ہے اتّصال ۔ کہ ہرگز نہ او نہین کبھی انفصال

خیوری بیان کر بہ روشن مثال
کہ ہی خاتم قبضہ کا اتّصال

کہ قبضہ سے خاتم جو پیدا ہوا ۔ تو خاتم سے قبضہ ہویدا ہوا

یہ خاتم وہی قبضہ بے ارتیاب ۔ وہی قبضہ خاتم یہ لُبِّ لباب

الف با کی ترتیب کا یہ نشان ۔ ولے اِسّے برتر جو ہے اسکی شان

الف با نہ سمجھین اگر کودکان ۔ تو کیونکر وہ قرآنکے ہون عارفان

سزاوار اونکے جو روشن جواب ۔ سنو اے عزیز و اُسے انتساب

کہ شرکِ جلی اور شرکِ خفی ۔ بھی ثالث وہ اخفیٰ سمجھ اے صفی

جو غیر خدا ہو عبادت اگر ۔ تو شرکِ جلی ہی وہ اے نامور

عبادت جو ہی بہر حور و قصور ۔ وہ شرکِ خفی نزدِ اہلِ شعور

یہ ہستیئے موجود جو ہی عیان ۔ یہ ہی شرکِ اخفیٰ بسے در نہان

اسیطور ہے ناس با اختصاص ۔ عوام و خواص و اخصّ الخواص

وہ ہستیئے مولا یہ ہستیئے ناس ۔ ہی شرکِ اخفیٰ کا لابد سپاس

نہ اس مختصر پر جسے اکتفا | تو اوسمین مطوّل پڑھے وہ قفا
ولے ایک اسجا یہ شبہے عیان | وہ ہی واجب الرّد نزدِ مہان
کہ واجنبنی ہی جو دعائے خلیل | جناب خدا مین بلا قال و قیل
کہ رکھ بت پرستی سے مجکو بعید | کہ وہ ظلمِ اعظم جفائے شدید
تو کیونکر ہوئے اُنسے ایسی دعا | کہ ہرگز نبی سے نہو وہ جفا
نہ پوجے صنم کو نبی زینہار | نہو کفر کا اونسے زنہار کار
تو کیا سرّ ہی در دعائے خلیل | کرو کشف اوسکو بروشن دلیل
جواب مصفّا یہ ہے بیگمان | کرین اُسکو ادراک صاحبدلان
کہ تاریب عالی مقامِ خلیل | کہ وہ قطب توحیدِ ربّ الجلیل
وہ بانی ہوئے خانۂ کردگار | کہ توحیدِ ایزد یہ تھے جان نثار
کہ ذات و صفت جملہ سے لاکلام | وہ فانی خدا مین بصد اہتمام
وہ در انبیا بعدِ خیر الانام | صفت وہ اسی ذاتکے ای فہام
جو تسمیّہ مین تین اسمِ کریم | کہ اللہ و رحمن و ثالث رحیم
بہ ترتیب از لیئے پروردگار | ہوا جسپہ یہ سرّ کچھہ آشکار
تو وہ سرّ واجنبنی اوسپر عیان | نہوا اوسپہ سرِّ حقیقت نہان
تو اوسکو نہ اسمین کبھی اشتباہ | کہ سرّ خدا سے اُسے ہی پناہ

خیوری تو اسطور سے کر بیان
کہ ہو جسسے رازِ نہانی عیان

کہ ان تین مین ہی وہ مضمون بسر | یہ اوس ایک مین جو وہ ثانی نفس

کہ اولاد میری و مجکو ضرور — سماعیل کی نسل وہ بے فتور

علے حسبِ رتبہ ہمین رکھ بعید — عباداتِ اصنام سے ای وحید

جو اقسامِ اصنام ہین در انام — بھی جو شرک حسب المراتب تمام

تو اون سب سے رکھ ہمکو محفوظ تام — کہ ہون اہل توحید حسب المقام

اگرچہ وہ سب شرک سی پاک تھی — وہ میدانِ خلّت مین چالاک تھے

ولے بندگی کا یہی اقتضا — کہ بندہ رہے بندگی پر سدا

مقامِ عبودیّتِ بندگان — یہی اوسکا ہی اقتضا ہر زمان

کہ ظاہر کرے اپنا عجز و نیاز — تو ہو اُسّے حاصل اُسے عزّ و ناز

جو خود بین خدا بین نہو زینہار — کہ خود بین خودی سے رہی خوار زار

کہ معنے یہ توحید کا لا کلام — کہ خود بین نہو پیشِ ربّ الانام

تو کر ترکِ توحید توحید مین — کہ توحید تفرید تجرید مین

نہ اِس دل زبان سے وہ توحید ہے — وہ توحیدِ رب اِنسے تجرید ہے

نہ اس عینِ اعیانسے توحید ہے — جو تجرید اعیان وہ تفرید ہی

لہذا یہ فرمانِ اہلِ صفا — کہ اِسطور توحیدِ اہلِ وفا

التوحید ترك التوحید فی التوحید لان اثبات التوحید فساد فی التوحید

ونفی الوجود انکار القدرة فحقیقة التوحید تجرید التوحید

یہی تھی دعائے خلیلِ خدا — کہ تخصیص ربّی و ہان بر ملا

کہ توحید تجرید پہ مستقیم — بھی تفرید پر ہو یہ قلب سلیم

رہون عجز میرے پہ مین مستقیم — یہ مین ہون خلافت سے دائم ندیم

وجودِ خدا اور دیگر وجود ۔ تو کیونکر نہو شرک دونو یہ بود
وہی بود ہے بود اصلی جو بود ۔ دگر بود نابود ہیں ود و د
یہ تیری جو ہے بود نابود ہے ۔ یہ تیرا صنم بودِ موجود ہے
یہ اکبر صنم بہرِ تفرید ہے ۔ یہی اہلِ عصمت کی توحید ہے
خلیلِ خدا ہیں جلیل المرام ۔ فنائے ثلاثہ ہیں وہ قطبِ تام

ان سيدنا ابراهيم عليه الصلوة والتسليم بذل نفسه للنيران وولده للقربان وماله للاخوان فصار خليل الرحمن ولما رموه فى النار عارضه جبرئيل عليه السلام فى الهواء فقال لك حاجة قال اما اليك فلا قال فاسئل ربك قال علمه بحالى حسبى عن سوالى

کیا ذات قربان خلیلِ خدا ۔ دران نارِ نمرود با صد رضا
کیا ذبح فرزند بہرِ الٰہ ۔ نہ باقی رہا اوسمیں کچھہ اشتباہ
کیا بذل اموال بر مومنان ۔ بحبِّ الٰہی بصدقِ جنان
تو ذات و صفت اور فعال سے ۔ بھی حرکات و سکنات و اقوال سے
وہ در ذاتِ ایزد ہوئے خود فنا ۔ تو خلت سے حاصل ہوا پھر بقا
تو جبریل کیا بلکہ خود از خدا ۔ نہ زنہار گاہے کیا التجا
کہ جب حال میرے سے ہے وہ علیم ۔ تو سائل نہوا اُسسے قلبِ سلیم
کہ علمک حسبی یہ قائم مدام ۔ نہ مانگے خدا سے وہ گاہی مرام
جو حق سے نہ مانگے کسی چیز کو ۔ تو سائل نہ خلقت سے ہرگز وہ ہو
نہ ضائع کرے اپنی اوقات کو ۔ نہ رب کے مخالف کرے بات کو
تو یہ جو دعا کی خلیلِ خدا ۔ جنابِ الٰہ ہیں بصد التجا

وہ مُحیِی وہ مُنجِی وہ لابد مُخبِر | | تو کیونکر نہ زندہ کرے وہ بصیر

خیوری گناہون سے ہی شرمسار
ولے دیدِ احمد کا اُمیدوار

قال اللہ فی کلامہ القدیم حاکیاً عن سیدنا ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیمَ الصَّلوٰۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِی

دُعا اسطرح سے کیا پھر خلیل
کہ پروردگارا کریم و رحیم
ہمیشہ پڑھو مین جو تیری نماز
وہ معراج ہی بہر اہلِ عروج
اُسی ظرف مین قُرّۃُ العین ہے
بھی اولاد میری کو تو کر مقیم
او سی فعلِ مقبول پر جو نماز

جناب الٰہ مین بطرز جمیل
مجھے رکھ تو صلوات پر مستقیم
کہ دارین مین اسّے ہون سرفراز
کہ ملکو مین اُسّے حاصل ولوج
دل دیدۂ غم کی وہ چین ہے
سماعیل سے جو وہ نسلِ سلیم
ہمیشہ پڑھین اوسکو وہ با نیاز

قال فی مفاتیح الغیب والتحبیر وغیرھما من التفاسیر ای واجعل بعض ذریتی کذلک لان کلمۃ مِن للتبعیض وانما ذکر ھذا التبعیض لانہ علم باعلام اللہ تعالٰی ان یکون فی ذریتہ جمع من الکفار

لکھا ہے مفاتیح و تحبیر مین
کہ مِن ذرّیت سے یہ لابد مراد
تو اونکو بھی تو ای خدائے کریم
کہ دائم کرین وہ ادائے نماز

بھی ویسا یہ دیگر تفاسیر مین
کہ جو بعض اولاد اہلِ سداد
صراطِ سلامت پہ رکھ مستقیم
تو دربار تیرے مین ہون سرفراز

صنم کا صنم ہو صنم سے جدا
تو ئی چشم و گوش و تو ئی دست و پا

صنم کا صنم ہو صنم خود خدا
تو ئی جانِ جان و تو ئی دلربا

قد ورد فی الحدیث القدسی اذا احببت عبداً کنت له سمعاً و بصراً و لساناً و یداً
رواہ الامام احمد والبیہقی والبخاری علیہم رضوان اللہ الباری

نہو فخر زنہار اس بود پر
تو رب ہے ربی مربی حبیب

کرون فخر سطور شام و سحر
یہ مربوب ربی زہے یہ نصیب

وہ ربی یہ لاریب عز فخیم
مین کیونکر کرون شکر تیرا ادا

یہ مربوب ربی یہ شرف عظیم
کہ ربی دیا مجکو رب الورا

وہی یکتا ساجد وہ مسجود ہے
تو اوسکا مرید و وہی ہو مراد

تو حامد وہی ذات محمود ہے
تو ذاکر وہ مذکور با صد وداد

اوسی سے ہوا ہی ظہور خدا
خدائے خدائی وہ سر قدیم

ظہورِ خدا ہے وہ نورِ خدا
وہی شانِ سبحان ربِ العظیم

خیوری نکر تنہا جوش و خروش
کہ مدہوش ہی جوش سے ہی یہ ہوش

بیان کر تو ایسا کہ ہو جسسے گوش
تو جامِ محبت سے مدہوش ہی

او نہین جو کہ مدہوش ہین اہل ہوش
سوا یادِ احمد فراموش ہی

ہوا آتشِ ہجر سے دل کباب
محمد محمد یہ دل کی مراد

بھی سیلابِ دیدہ سے جانم خراب
نہو گر یہ حاصل تو ہو وہ رماد

کرے گر نظر بر رمادِ جنان
تو زندہ جنان ہو بصد جانِ جان

علیہ السلام وکان قریبًا من کنانۃ جد شفیع الرسل العظام علیہ اطیب الصلوۃ
والزکی السلام ثم ساقوا البراھین القاطعۃ بالمضامین الساطعۃ تشھد بان اجدادہ
علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام من سیدنا آدم علیہ السلام الی
سیدنا عبد اللہ والد خیر الانام کلھم ارباب التوحید والاسلام ولا عابدہ
بخذ عبیل اللئام ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین ط

یہ جامع تفاسیر مین آشکار — بھی تحبیر مین ہے یہ لابد لکار
جلال سیوطی کا سبل النجات — ہوا اسمین ثابت یہ بالبینات
بھی دیگر کتب مین یہ روشن بیان — مفصل یہ نجم المبین مین عیان
کہ ہین ابن منذر بسے معتبر — وہ راوی یقینًا اسی طور پر
کہ حق سے کیا اسطرحسے دعا — خلیل خدا نے علیہ الثنا
کہ پروردگارا بفضل قدیم — تو رکھ مجکو صلوات پر مستقیم
وہ اولاد میری سے اے کردگار — جو ہون اہل ایمان سعادت شعار
تو اونکو بھی قائم تو رکھ بر نماز — کہ معراج عرفانسے ہون سرفراز
تو مقبول ایزد نے کی یہ دعا — تو اولاد انکی سے مومن سدا
موافق اسیکے یہ قول کریم — کتاب خدا مین جو ہی یہ رقیم
کہ حق سے کیا اسطرحسے دعا — خلیل خدا نے بصد التجا
کہ تحقیق مین یہ طلبگار ہون — بتونکی عبادت سے بیزار ہون
کہ توحید تیری رہے مستقیم — کہ تو خالق خلق یکتا قدیم
تو معبود یکتا یکے ذات ہے — تو مخصوص بہر عبادات ہے

| | |
|---|---|
| کیا بعض کے حق میں یہی دعا | نہ سبکے لئے کی دعا از خدا |
| کہ ماہر وہ ایزد کے اسرار سے | منوّر جنان اُنکا انوار سے |
| وہ اعلام ایزد سے لابد علیم | کہ لاریب وہ اہل قلب سلیم |
| وہ ماہر بفضل خدائے مبین | کہ اولاد اونکی سے ہوں کافرین |
| بھی اولاد اُنکی سے ہوں مومنان | وہ از اہل ارشاد اہل جنان |
| جو تخصیص تبعیض ہوئے نبیل | یقیناً جلی در دعائے خلیل |
| تو لابد ہوئی وہ بنظر تامل | کہ ہوں بعض آخر میں اہل بال |

قال فی الجامع الکبیر والتفسیر النحریر وسبل النجاۃ وغیرھا من زبر الثقات اخرج ابن المنذر عن ابن جریج رضی اللہ عنہم فی قولہ رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ لن تزال من ذریۃ سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم ناس علی الفطرۃ یعبدون اللہ تعالی ویوافق ھذا قولہ عزوجل وجعلھا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ لا سیما فی ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام موحدون الی یوم القیامۃ قلوا او کثروا ولاریب فی ان امۃ مسلمۃ کانت من ذریہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ونبینا منھم قطعاً باتفاق الائمۃ الاعلام وصرحت نصوص کلام الملک العلام علی استمرار التوحید والاسلام فی ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام وقد صحت الاحادیث فی البخاری وغیرہ من زبر الفخام وتظافرت نصوص العلماء الکرام بان العرب من عھد سیدنا ابراھیم علیہ السلام علی دینہ لم یکفر احد منھم فی تلک الایام الی ان جاء عمرو بن عامر الخزاعی من الطغام وھو الذی یقال لہ عمرو بن لحی فھو اوّل من عبد الاصنام وغیّر دین سیدنا ابراھیم

ولے جملہ اجدادِ خیر الانام | بھی او سو قت بر دینِ توحید تام
وہ دینِ خلیلی پہ تھے بالیقین | سماعیل کی نسل سے مومنین
کہ آدم سے تا وقتِ نوحِ نبی | وہ لاریب دس پشت مومن سبھی
ز نوحِ نجی تا خلیلِ خدا | بھی دس پشت مومن بلا امترا
معدّ سماعیل لے نیک نام | یہ دس پشت مومن ہوئی لاکلام
نزار و زہے غالبِ نیکدان | یہ دس پشت جملہ موحّد عیان
لوّیِ بنِ غالب سے اے نیکنام | یہ دس پشت خیر الورا تک تمام
تو آدم سے تا شافعِ المذنبین | ہوئین جملہ پنجاہ پشتین متین
ہمہ اہلِ توحید و اہلِ جنان | وہ اہلِ جنان اولیائے جہان
نہ ہرگز کوئی اونمین از کافرین | ہوا اُنسے راضی جہان آفرین

خیوری بیان کر تو اب اُنکے نام
کہ نامِ کریمون سے ہو تیرا کام

درودِ خدا بر رسولِ عظیم | بھی آل و صحابہ پہ با صد نعیم
بھی اُنپر جو آبائے خیر الورا | ہوئے سب جنکے صدقے سے ارض و سما

وصل چوتھا بیچ بیان نسب نامۂ جناب رسولکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اور یہ نسب نامہ متحقق ہی نزدیک اماماں دینِ قویم کے ساتھ شہادت محدثین ارباب قلب سلیم کے اور ما بین آدم صفی اللہ اور سیدنا حبیب اللہ اٹھتالیس پشت ہین طاہرین بعض حضرات اُنمین رتبۂ نبوت سے فائز ین اور باقی ہمہ فاضل

یہ میرا مقولہ جو ہے آشکار | یہی کلمہ طیبہ کا مدار
تو اِس کلمہ طیبہ کو مدام | پس مَن الیٰ وقتِ یوم القیام
جو اولاد میری اُناث و ذکور | تو رکھا انہین اُسکو برائے ظہور
ہمیشہ اسی نسل سے مومنین | سبھی کے بعد دیگر رہین بالیقین
خدا نے کیا اونکی دعوت قبول | تو اونہین ہوئے مومنانِ فحول
قیامت کے دن تک وہ ہون مومنان | نہون منقطع وہ کبھی در زمان
صحیحہ احادیث مین ہے عیان | بخاری وغیرہ مین اِسکا بیان
اِسی طور علما سے منصوص ہے | کہ اہلِ حرم اُس سے مخصوص ہے
کہ از عہدِ حضرت خلیلِ ابن | نہین اونہین کافر کوئی بالیقین
یہان تک کہ ابنِ لحی شریر | وہ عمرو بن عامر خزاعی کبیر
عرب مین ہوا صاحبِ اقتدار | وہ تہا تابع جن لیل و نہار
تغیر کیا اوسنے دینِ خلیل | ہوا دین و دنیا مین ابن وہ ذلیل
او[illegible]کی عبادت ضرور | عرب مین کیا اولاً باشرور
جو تھے قبلِ طوفان بتانِ لئام | وہ تھے ارضِ جدہ مین خمسہ تمام
وہ تھی ارضِ مذکور مین سب غریق | نکالا انہین اُس سے عمرِ حریق
کیا اُسنے اوثان اول نصب | بھی کعبہ مین تا اونکو پوجین عرب
وہ اونکی عبادت مین داعی ہوا | وہ اُنکی پرستش مین ساعی ہوا
تو ملکِ عرب مین ہوئی آشکار | پرستش بتونکی بصد اختیار
وہ قُربِ کنانہ مین از بس جسیم | صدی مین سے بیش عمرِ لئیم

اگرچہ خدا کا وہ عرشِ برین
سما پر جو ہے سدرۃ المنتہیٰ
وہ جبریل اوس جا پہ دائم فدا
کہ ہے اوسمین اظہارِ سرِّ نہان
فَاَوحیٰ اِلیٰ عَبدِہٖ کا بیان
الوفِ صلوٰۃ وصنوفِ سلام

ولے ہیں اوسکے چو فرشِ زمین
تو اس منتہیٰ سے وہ ہے ماورا
کہ وہ مَنظرِ فیضِ نورِ خدا
جو کنزِ خفی سے ہوا وہ عیان
وہی سرِّ اسرارِ در لامکان
اوسی سرِّ ایزد پہ نازل مدام

اوسی سرِّ پر ہے حضوری فدا
وہ سرِّ خدا اوسکو جانے خدا

کیا جملہ خلقت جو پیدا خدا
ولے حکمتِ رب کا یہہ اقتضا
وہ یٰسٓ و طٰہٰ بمثلِ قمر
منوّر ہوئے اوسنے جملہ بروج
اِسیطور فرمانِ حق بالیقین
ہوا چار پشتوں سے یک برجِ نور
نہ آدم محمد کا ہووے شمار
ہوئے شیث آدم سے نیکو سیَر
ہوا شیث مین اونکا اوّل مقام
وہ صادق انوش انسے پیدا ہوئے
وہ قینان انسے ہوئے آشکار

تو اونکے پدر ہین شفیعُ الورا
کہ سرِّ الٰہی وہ نورِ خدا
ہوا برجِ اصلاب مین مستقر
کیا ایک سے ایک مین پھر عروج
کہ ہے وہ تقلّبک فی السّاجدین
تو ہے بارہ ۱۲ برجون سے انکا ظہور
کہ مسجود وہ اونپہ ساجد نثار
وہ لاریب موہوبِ ربِّ البشر
تو اونکو نبوّت ملی لاکلام
تو نورِ محمد پہ شیدا ہوئے
تو نورِ محمد پہ وہ جان نثار

## اولیائے متقین صحاب کرامات ارباب مبشرات من و امان اہل زمین

خدایا طفیل شہ دو جہان — تو دے مجکو توفیق صاحبدلان

کہ باغ جنان مین جو غنچۂ جنان — وہ ہو باد رضوانسے خندہ جنان

تو ایمان و عرفانکا عالی مشام — رہے وہ معطر ازان بوئے تام

وہ اسمائے آبائے خیر الانام — مسلسل بیان ہون کتب کرام

تثبت کیا جنسے اہل سیر — کہ وہ در احادیث خیر البشر

بصائر جو ہے وہ برائے بصیر — تو اوسمین یہ تحقیق ازبس منیر

جو ہے نہر شیرین زبہر حیان — تو اوسسے بھی تسکین تشنہ لبان

بھی وہ کازرونی جو ہے در سیر — بھی ہے معتبر جو وہ درج درر

جو اصنام ہے وہ کتاب شہیر — ز حافظ عمر لیسر بحر خبیر

بھی سائب مفسر کی تنویر سے — عرائس بھی تفسیر تحبیر سے

بھی دیگر جو اس باب مین معتبر — نسب یہ لکھا انسے با صد بصر

نسب نامۂ شافع المذنبین — کرین ورد اسکو جو اہل یقین

تو وہ دین و دنیا مین ہون سرفراز — ز فوزاً عظیما ازان بے نیاز

وہ محشور ہون در صف انبیا — وہ مغفور جنت مین با اصفیا

وہ جنت مین ہون انبیا کے رفیق — کہ خیر الوریٰ انکے دائم شفیق

خدا انسے راضی رسول خدا — خدا کی رضا انپہ ہووے فدا

نسب نامۂ سید المرسلین — کرین ورد جسجائے پہ صادقین

تو اوسکا فرشتے کرین پھر طواف — وہ ہو رحمت ایزدی کا مطاف

یہ ہی برجِ چارم قمر کا مقام — قمر جس قمر سے قمر ہے مدام

ہوئے اُنسے قالغ بہسے پارسا — کہ وہ قاسم حبِّ خیر الورا

ہوئے اُنسے ارغو جو ارغب شہیر — کہ حبِّ حبیبی مین وہ بے نظیر

ہوئے اُنسے شاروخ عالی مرام — بھی اشروع سارع یہ ہین اُنکے نام

کہ طاعت مین چالاک زبس خبیر — کہ نورِ محمد سے دل مستنیر

ہوئے اونسے ناخور ظہر جو یہ روز — کہ وہ عشقِ احمد سے با درد و سوز

یہ ہین برجِ پنجم بلا اشترا — منوّر یہ لا بد زشمس خدا

ہوئے اُنسے تارخ جو پدرِ خلیل — یہ آزر کے بھائی بصد ہا دلیل

وہ ہین اہلِ اسلام نزدِ کبار — کہ نورِ محمد یہ وہ جان نثار

کہا جسنے تارخ یہ آزر کا نام — ہوا اسمین خاطی وہ نزدِ فہام

کہ وہ مقتدئ اسمین بر دیگران — شناور نہ اِس بحر کے جو مہان

کیا ایک نے ایک پر اعتماد — تو خاطی ہوئے نزدِ اہلِ سداد

یہ اظہر من الشمس با صد دلیل — کہ لاریب آزر وہ عمّ خلیل

یہی اعتقادِ امامانِ دین — ہوا اُنسے راضی جہان آفرین

براہیم اُنسے ہوئے بالیقین — یہ ہین ابنِ تارخ ذرا شک نہین

یہ معنے براہیم کا اے فہیم — کہ موصوف اب ہی بوصفِ رحیم

ہوئے پھر سماعیل پسر خلیل — وہ لاریب یکتا مطیع جلیل

وہ سیفِ محبت سے مقتول ہین — ذبیحِ محمد وہ مقبول ہین

ہوئے اونسے قیذار فرخندہ فال — خلیلِ خدا وہ بحُسن و جمال

ہوا اُنسے ممدوح کا پھر ظہور | کہ مہلاوہ ہی ئیل پر بے فتور
وہ تھی عاشقِ نورِ خیر العباد | تو آغاز اونسے بنائے بلاد
بیارد پسر اونسے پیدا ہوئے | یہ برجِ دوم بس ہویدا ہوئے
بھی برد وہ یرد وہ بارد تمام | بمعنائے ضابط یہ سب اُنکے نام
وہ تھے ضابطِ عشقِ خیر الورا | وہ پروانہ بر شمعِ نورِ خدا
ہوئے اونسے اخنوخ عالی وقار | وہ ادریس پیغمبرِ کردگار
نبی تیسرے یہ ہوئے درجہان | چہارم سما پر انہون کا مکان
ہوئے اُنسے متوشلخ نامدار | فدا نورِ احمد یہ لیل و نہار
ہوئے منشرح صدر و قلبِ سلیم | کہ وہ مظہرِ فیضِ خلقِ عظیم
ہوئے اُنسے لامک بزرگ و خبیر | کہ نورِ محمد سے وہ مستنیر
ہوئے اُنسے لیشکد جو نوح نبی | وہ فیضِ محمد سے آخر نجی
نکرتے مدد سید الکائنات | تو کیونکر وہ طوفانسے پاتے نجات
وہ فلکِ محبت پہ تھے جب سوار | ملا جودِ احمد سے جودی کنار
وہ تھی شوقِ احمد سے جب اشکبار | تو سیلابِ طوفان ہوا آشکار
یہ ہین برجِ ثالث بلا اشترا | سلامِ خدا اونپہ ہووے سدا
ہوئے اُنسے پیدا جو فرزند سام | نبی ہین وہ مرسل علیہ السلام
ہوئے اونسے ارفخشدِ رہنما | وہ مصباحِ عشاقِ خیر الورا
ہوئے اونسے شالخ جو نیکو سیر | موکل وہ بر نورِ خیر البشر
ہوئے اُنسے غابر جو عالی مقام | وہ ہودِ نبی ہین علیہ السلام

وہ ہین نورِ احمد سے جب سرفراز — تو کیا گر نشین عرش پر وہ اواز
ہوئے اُنسے عدنان دُرِّ عدن — وہ محفوظ دائم ز جملہ مِحَن
ہمہ انس و جان اُنکے تھے دشمنان — ولے اُنپہ غالب نہ وہ یک زمان
کہ وہ مظہرِ معجزاتِ حبیبؐ — کرامات سے اونکو عالی نصیب
معدّ ہوئے اُنسے باصد کمال — وہ اولادِ عدنان سے خوشخصال
قمر سے وہ برتر ز نورِ حبیب — منوّر جبین سب مین یکتا لبیب
شجاعت سخاوت مین وہ بے نظیر — کہ در پشت نورِ محمدؐ ظہیر
یہ ہی بُرجِ ہشتم بسیفِ سلول — یہ ہے قاتلِ دشمنانِ رسول
ہوئے جب معدّ سے یکتا نزار — تو اوسنے کیا اُشترِ قربان ہزار
یہ قربان کیا بہرِ پروردگار — کہ یہ پسرِ احمد پہ ہو جان نثار
اسی شمع پر ہو فدا آشکار — کہ پروانہ ہوا وسکو پروانہ وار
ملامت کیا اونکو جب لائمان — کہ وہ فعل اسراف ہی بیگمان
کہا اوسنے واللہ کہ وہ ہی نزار — وہ اندک کرون نحر گر صد ہزار
تو لا بد سزاوار نزدِ کبار — کہ اس نورِ دیدہ پہ جا نہا نثار
کہ یہ حاملِ نورِ نور البصر — کہ جسنے کیا مردمک پر مقر
دل و جانسے اس نور پر ہون فدا — چہ اُشتران چہ ما بینِ ارض و سما
کرون اسکا شکرانہ کیونکر ادا — اَقَلُّ القلیلِ جو مینے کیا
ہوا جبکہ اندک وہ نحرِ ہزار — تو ہی یاد اوسے مُسمّٰی نزار
مضر اونسے ایسے ہوئے ازخام — دلِ خلق در عشقِ او مستہام

وَصیِ سماعیل وہ نامدار
وہ اہلِ کرامات لیل و نہار

یہ ہی بُرجِ سادِس بروشن دلیل
مُنوّر ز نورِ حبیبِ جمیل

ہوئے حَمَل فرزند اُنسے عیان
وہ بُشرائے ربّ العُلا بیگمان

دو صد سالۂ عُمر قیذار سے
مُبشّر ہوئے نورِ انوار سے

تو ثابت پسر اونکے ثابت قَدَم
و دادِ محمدؐ مین باصد ہِمَم

نَبت بھی ثَبَت ہے یہی نیکنام
کہ یہ مَظہرِ نورِ خیر الانام

سلاَمان ہوئے اُنسے باصد سلام
فدا نورِ احمد پہ تھے وہ مدام

ہُمَیع ہوئے اونسے عالی ہِمَم
سلامان سے وہ سالمِ ذی حِکَم

وہ تھے پادشاہے جلیل القدر
گدائے وہ درکوئے خیر البَشَر

جبین مین وہ رکھتے ز نورِ حبیب
جَنان مین محبّت سے اُنکو نصیب

نکرتا کوئی پیش اونکے وَرود
مگر نورِ احمد کو باصد سجود

یہ ہی بُرجِ ہفتم بعزّ و عُلا
کہ ہے مَظہرِ عَدلِ خیر الورا

ہوئے اُنسے پیدا اُدَد بیگمان
سخندانِ یکتا وہ در ہر زبان

سُخَن گو وہ تھے در زبان بست و چار
بھی ایسا وہ انواعِ خط کر شمار

بہ نَسلِ سماعیل اے ہوشیار
وہی پہلے کاتب ہوئے آشکار

جو اونکی زبانپر یہی ذکرِ تام
محمد محمدؐ یہی سیرا کام

تو کیونکر نہون ماہرِ ہر کلام
کہ ماہر وہ از نورِ خیر الانام

ہوئے اُنسے اُدّ ابصوتِ بلند
کہ صوتِ محمدؐ سے وہ ارجمند

وہ مسموع از سیلِ بارہ مدام
بلاریب سُنتے اُسے خاص و عام

جبیرۂ برائے دلِ خستگان | کہ وہ مظہرِ سیدِ انس و جان

یہی ایک اسوقت مین درعرب | علے دینِ اسلام توحیدِ رب

کہ عمرِ لحیّ کا تھا وہ زمان | اسی سے ہوا شرک اونمین عیان

بھی اسطور دیکھا نضر نے منام | کہ ہون نسل میری سے خیر الانام

بفضلِ خدا اسکا ہی جو بیان | وہ نجم المبین مین مفصّل عیان

ہوئے اونسے مالک ملک باسخا | کہ تھے وہ گدائے شہے دوسرا

دُہم برج بیشک یہ خانۂ خلیل | یہ نسلِ خلیلی ہین از بس جلیل

ہوئے اُنسے عامر ملقب بفہر | کہ لاریب یہ مظہرِ نورِ مہر

ہوئے اونسے غالب باحسن صفات | کہ یہ منظرِ سیدؔ الکائنات

ہوئے اُنسے بیشک لوئیؔ جمیل | یہ ہین مظہرِ نورِ اصلِ اصیل

ہوئے اونسے فرزند وہ کعب نام | کہ ہین مرتبے مین رفیع المقام

وہ ہین کعبِ کعبہ سے عالی مرام | کہ وہ زیرِ کعبِ شفیعُ الانام

یہ حادی عشر برج نزدِ جہان | کہ سیراب ہین جسّے تشنہ لبان

ہوئے اُنسے مرّہ بسی خوش بیان | حلوِ محبت سے شیرین زبان

اونہین مرّہ کہتے ہمہ مرد و زن | کہ دائم وہ گویندۂ حق سخن

کہ الحق مرّ یہ حقّ الیقین | وے اسکو شیرین کہین منصفین

ہوئے اُنسے لاریب یکتا حکیم | ملقّب کلاب جریح و وقیم

ہمہ دشمنان اُنسے مقہور و خوار | کہ یہ مظہرِ نورِ پروردگار

ہوئے زید اونسے قصیؔ لقب | مجمّع وہی نزدِ اہلِ ادب

ملاحت سے کرتے نہ مہ پر بصر ‏ نہ با دا نہوا اوسّے شقّ القمر

منوّر ہوا اونسے دینِ خلیل ‏ کہ وہ مظہرِ نورِ ذاتِ جلیل

ہوئے اونسے الیاس تقویٰ اساس ‏ یہ روزی ہوئے اُنکو بعد از ایاس

مُضر کو بشارت دیا کردگار ‏ کہ پیری مین فرزند ہو آشکار

نہ مایوس از پیر ہو اے مُضر ‏ کہ وہ مظہرِ نورِ خیر البشر

وہ ہی سیّد القوم اہلِ ضیا ‏ کہ وہ منظرِ سیّد الانبیا

عوالم کے دائم جو پشت و پناہ ‏ وہ در پشتِ الیاس شام وپگاہ

بہ تسبیح و تہلیل ربّ السّما ‏ ہمیشہ وہ مشغول تھے باصفا

بھی آوازِ لبیکِ خیر الورا ‏ بہ تلبیۂ حج سبے ابتدا

تو سُنتے وہ الیاس از پشتِ خویش ‏ نہو تا کبھی شکِ نقصان و بیش

ہوئے مُدرکہ اونسے جب آشکار ‏ تو ادراک اونپر ہوا جان نثار

کہ مُدرِک وہ ہین جملہ اُسرار کے ‏ وہ مظہر اوسی نورِ انوار کے

جو ہی مُدرکہ مین وہ تائے خفی ‏ وہ سبے شکلِ علّامہ نزدِ صفی

نہ تانیث کا اوسپہ ہی اعتماد ‏ کہ بسیار ادراک اُسّے مُراد

نُہم برج لاریب ہین یہ رشید ‏ یہ ہی خانۂ مُشتری پُر سعید

خُزیمہ ہوئے اُنسے جب درجہان ‏ تو اُسرارِ مخفی ہوئے درعیان

کنانہ ہوئے اُنسے روشن لقب ‏ علی نام اونکا وہ عالی حسب

ہوئے اونسے بیشک نضر باسعود ‏ قُریشی لقب صاحبِ فضل وجود

وہ لاریب بدرِ مساکین تھے ‏ وہ کانِ تسلّی و تسکین تھے

بَشر خدا سے وہ تھے در منام ‌ ‌ کہ سلمیٰ سلامت سے ہی بامرام
تو وہ شَیبۃُ الحمد پیدا ہوئے ‌ ‌ مدینے مین اُنسے ہویدا ہوئے
تو پھر حاکمِ شہرِ بیت الحرام ‌ ‌ چچا شَیبۃُ الحمد کے لا کلام
وہ ہین مُطّلب نزدِ ہر خاص و عام ‌ ‌ انہین لائے مکّے مین با احترام
تو پھر یہ مُبَشّر ہوئے از غفور ‌ ‌ کہ وہ نور ہو فاطمہ سے ظہور
وہ ہی دخترِ عمرِ بے امترا ‌ ‌ وہ مخزُومیون سے بسے پارسا
تو عبد اللہ اُنسے ہویدا ہوئے ‌ ‌ زمین آسمان اُنپہ شیدا ہوئے
جو تھے جملہ سُکّانِ عرشِ برین ‌ ‌ وہ رکھتے اُنکے قدم پر جبین
پس و پیش اونکے وہ پروانہ وار ‌ ‌ اوسی شمع پر جملہ وہ جان نثار
ہمہ وقت اونکے وہ خدمتگذار ‌ ‌ وہ استادہ بر پائے لیل و نہار
وہ عبد اللہ چون کعبۃ اللہ مدام ‌ ‌ مطافِ ملائک بہر صبح و شام
ہوا مُنتقل اونسے نورِ حبیب ‌ ‌ سوئے آمنہ مومنہ با نصیب
تو پیدا ہوئے اُنسے خیر الورا ‌ ‌ عقولِ ورا سے جو ہین ماورا
ہوئے جبکہ پیدا وہ نورِ خدا ‌ ‌ تو اُنسے ہوا پھر ظہورِ خدا
وہی نور حق سے ہویدا ہوا ‌ ‌ تو لا بد خدا اونسے پیدا ہوا
ہوئے جبکہ پیدا وہ سرّ سرور ‌ ‌ تو پیدا ہوا وہ خدائے غفور
وہ جانِ جنان جبکہ پیدا ہوئے ‌ ‌ تو اسرار ایزد ہویدا ہوئے
وہ محمود محمود پیدا ہوئے ‌ ‌ تو سب حامدین اُنپہ شیدا ہوئے
ز فرشِ زمین تا بعرشِ برین ‌ ‌ یہ بے روح تن جملہ عالمین

مجمع قبائل کے جامع ہوئے — حمیدہ شمائل سے لامع ہوئے

جو تھے جمع خاطر مجمع لبیب — تو حاصل ہوا اونکو نورِ حبیب

مغیرہ ہوئے اُنسے اہلِ حصاف — کہا مشرکون نے یہ عبدِ مناف

منافی نہ اسلام کو یہ مناف — کہ ہی نامِ سبحان بے اختلاف

رکھا مشرکون نے صنم کا یہ نام — کہ ہی اسکا معنے وہی پاکِ نام

وہ سمجھین صنم اوسکو وقتِ کلام — مسلمان کہین نامِ ربّ الانام

وہ بیزار تھی شرک سے لاکلام — وہ دینِ خلیلِ خدا پر مدام

کہ نورِ خدا کا جہان پر مقام — وہان کفر کسطور پاوے قیام

تو کب پاک ناپاک ہوا یکذات — کہ یہ جمع اضدادِ بالبینات

یہ ثانی عشر برج عالی مرام — اسی برج پر ہی وہ دورہ تمام

وہ عبد العلی اُنسے ہاشم ہوئے — وہ نعمائے مہمان پہ قاسم ہوئے

وہ حرص و ہوا کے جو حاسم ہوئے — تو نورِ محمد صلعم کے عاصم ہوئے

ہوئے وہ مربیٔ بلدِ امین — کہ وہ مظہرِ رحمتِ عالمین

جو تھی کاسۂ دلمین حبِّ وحید — تو وہ بھر مہمان بناتے ثرید

سخاوت مین یکتا وہ تھی بیگمان — کہ وہ مظہرِ جودِ شاہِ شہان

شتا صیف مین ہی جو رحلت مدام — تو یہ سنتِ ہاشمی در انام

نگرستے کسی چیز بد وہ مردر — مگر پیش اونکے وہ ساجد ضرور

وہ مسجود تھے بہر نورِ ودود — تو کرتے انونکو صنم بھی سجود

وصالِ الٰہی سے در ملکِ شام — مزارِ ملائک وہ با احترام

ہوا عرش جب فرش پائے حبیب ‌ ‌ تو عظمت کا خلعت اُسے ہی نصیب
دِیا بوسہ جب زیرِ نعلِ نبی ‌ ‌ ہوئے زیرِ پا اُسکے عالم سبھی
اِسی نام سے ہی قیامِ جنان ‌ ‌ یہ حورونکے سینے پہ قائم نشان
یہی چشم حورونکا لاریب نور ‌ ‌ یہی قرۃ العین دل کا سرور

خیوری کا یہ حرزِ جان ہی مدام
محمد محمد علیہ السلام

محمد کا سودا سویدا مین جو ‌ ‌ بیان اوسکا تا حشر ہرگز نہو
کہ شکلِ محمد وہ نقشِ جنان ‌ ‌ وہ ذکرِ محمد یہ وِردِ زبان
محمد کا ہے مردمک مین مقر ‌ ‌ وہی نام در گوش ہے مستقر
سوا اوسکے دل پر نہ آوے خطر ‌ ‌ نظر مین وہی ایک نور البصر
جلین منصبِ صدر مین استخوان ‌ ‌ شعاع زبانہ الی آسمان
ہوائے نصیحت بصد زور شور ‌ ‌ ملامت کرین مجکو سب کل و کو
جلا جملہ تن نسبت حبل الورید ‌ ‌ ابھی تک وہ بولے کہ ہل من مزید
نہ اِس نار سے دلکو پائے فرار ‌ ‌ نہ اوسکے سوا اسکو جائے قرار
نہ ایسا کوئی یار ہے غمگسار ‌ ‌ کرے وصل کے آب سے پست نار
نہ در چشم ہی آبِ اشکِ روان ‌ ‌ کہ ہو پست کچھ اُستے نارِ نہان
نہ ہی دیدۂ دلمین کچھ آب خون ‌ ‌ جلا سب نہین ہمین ہرگز جگون
مگر دلمین باقی یہ آبِ حیات ‌ ‌ محمد محمد وہی ایکذات
وہ بارانِ رحمت وہ عالم پناہ ‌ ‌ تو کیونکر نہ سرسبز ہو یہ گیاہ

ہوئے جبکہ پیدا وہ رُوح خدا
تو زندہ ہوئے تن یہ جملہ ورا

وہ نورِ الٰہ وہ ظہورِ الٰہ
خدا کی خدائی کے ہین وہ پناہ

وہ یٰس وطٰہٰ وہ خیر البشر
کہ ہین خاکپا اونکے شمس و قمر

برین فرش پیدا وہ نورِ قدیم
ولے خاکپا اونکا عرشِ عظیم

قِدَم سے نہوتا وہ خُلقِ عظیم
تو حادث سے پیدا نہوتا قدیم

وہ مسجودِ مسجود ہین بالیقین
وہ معبود باطن ہین ای عابدین

وہ گرچہ بصورت ز آدم پسر
ولے جملہ آدم کے بیشک پدر

دو صد الف آدم کا اُنسے ظہور
ز آدم ہوا گرچہ اونکا عبور

خیوری کا مقصود پیدا ہوا
کہ مسجودِ ساجد ہویدا ہوا

ان اللہ خلق مائتی الف آدم رواہ ابن عباس رضؓ مرفوعاً کذا فی الیواقیت والتحریر

محمدؐ خدا اسنے رکھا اونکا نام
کہ نامِ خدا ہے محمد مدام

محمدؐ وہ محمود ہے ایکذات
ولے اسسے برتر وہ ہے در صفات

محمدؐ وہ محمودِ ربّ انورا
محمدؐ کو لاریب جانے خدا

یہی اسمِ اعظم یہی اسمِ ذات
اسی ذات سے ہے یہ جملہ صفات

اسی نام سے عرش کا ہے قیام
کہ اُسکی جبین پر لکھا ہے یہ نام

وہ تھا قہرِ ایزد سے لرزان مدام
اسی لرزۂ تپ سے تھا درسقام

پڑا نعلِ احمد کا اوسپر غبار
تو اوسسے ہوا دور سب اضطرار

ملا اوسکو جب یہ سفوفِ صفا
تو لرزے سے حاصل ہوئی تب شفا

ولا ینقضی زمان الا وفی ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام من ھو من اھل التوحید
ودین الاسلام قلوا او کثروا وقد ثبت واشتھر فی کتب الائمۃ من اھل السنۃ
ان بعض العرب لم یعبد الصنم قط ویدل علیہ من الاحادیث قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام لا تسبوا مضر فانہ کان علی ملۃ ابراھیم علیہ السلام رواہ ابن سعد
فی طبقاتہ عن عبد اللہ بن خالد وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام لا تسبوا الیاس
فانہ کان مومنا رواہ الامام السھیلی فی الروض وایضا ذکر فیہ بسندہ انہ
رضی اللہ عنہ کان یسمع من صلبہ تلبیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالحج وکزید
بن عمرو بن نفیل وقس بن ساعدۃ الایادی وعمرو بن الظرب وغیرھم
رضی اللہ عنہم وروی ابن حبیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہم انہ قال
کان عدنان ومعد وربیعۃ وخزیمۃ علی ملۃ سیدنا ابراھیم علیہ السلام
فلا تذکروھم الا بخیر واسلام اجداد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کلھا من سیدنا
آدم علیہ السلام مصرح بالبراھین الساطعۃ والمضامین القاطعۃ فی زبر
کملاء الامۃ وفضلاء السنۃ کیف لا وکراماتھم عند اصحاب الخبرۃ شھیرۃ
ومبشراتھم من اللہ عند ارباب الخبرۃ وفیرۃ وھی معدودۃ من معجزاتہ
علیہ الصلوۃ والسلام وانھا من الارھاصات باتفاق ائمۃ الاسلام وللہ در
ما قال الحافظ الامین ناصر الدین دمشقی شمس الدین روح اللہ روحہ فی اعلیین شعر

| | |
|---|---|
| تنقل احمد نورا عظیما | تلألأ فی جباہ الساجدینا |
| تقلب فیھم قرنا فقرنا | الی ان جاء خیر المرسلینا |

وسبب الدعاء فی حق سیدنا علی بن ابی طالب بان یقال کرم اللہ وجھہ

خبوری وہ لاریب محیی البشر
کرے اپنے گشتہ پہ گاہے نظر

تو کرا ونکے اجداد کا کچھ بیان
کہ ہیں اُسسے زندہ جو مُردہ دلان

کہ ہے در مفاتیح و روح البیان
نسیم و اصابہ مین ہے بیگمان

وہ شرحِ مواہب مین لابد نگار
وہ دُرّج منیفہ مین ہے آشکار

وہ ابکار افکار مین بالیقین
فوائد مین جو بارزہ ای امین

سوا ان کتُب کے بسے کاملین
ہوئے متفق اسپے دوربین

کہ وہ عبد جو مطلب کے مضاف
وہ ہین اہلِ ایمان بکر اعتساف

وہ دین خلیلی پہ تھے لا کلام
کہ وہ حاملِ نورِ خیر الانام

اسی طور قیدار سے بالیقین
الیٰ ذاتِ ہاشم ہمہ مومنین

یہ چھبیس اجدادِ خیر الورا
زنسلِ سماعیل سب بے امترا

ہمہ اہلِ توحید و ایمان ہین
کہ یہ حاملِ نورِ عرفان ہین

براہین اسکے جو پر نور ہین
تو نجم المبین مین وہ مسطور ہین

و لے مختصر ہین یہان بینات
وہ منصف کے نزدیک سُبل النجات

اعلم ان قیذ ارو حملاً وثابتاً وسلامان وھمیع و ادّاً و اُدَدً وعدنان ومعداً ونزاراً ومضر والیاس ومدرکۃ وخزیمۃ وکنانۃ ونضراً ومالکاً وعامراً وغالباً ولوباً وکعباً ومرۃ وحکیماً وزیداً ومغیرۃ وعمرو وشیبۃ الحمد و سیدنا عبد اللہ کلھم کانوا علی ملۃ سیدنا ابراھیم علیہ السلام والطھارۃ عن عبادۃ الاصنام وھذا ابقاء کلمۃ التوحید فی عقبہ فلا ینقرض قرن

اونہون نسے یہ آبائے خیر الانام — ہمہ اہلِ توحید یہ لا کلام

نہو منقطع قرن اندر جہان — نہ گذرے گا زنہار کوئی زمان

مگر یہ کہ ہو اوسمین نسلِ خلیل — سماعیل کی نسل سے ای نبیل

کہ ہون اُنسے توحید پر مستقیم — وہ ہون اہلِ اسلام وقلبِ سلیم

وہ اندک ویا ہون بسے بیشمار — نہ اندک نہ بسیار کا اعتبار

ولے اونسے مومن کا ہونا ضرور — بلا منفصل تا بروزِ نشور

یہ اظہر من الشمس نزدِ جہان — ز کتبِ امامانِ دین سب عیان

کہ تھے اہلِ اسلام بعضے عرب — صنم کے نہ عابد وہ اہلِ ادب

وہ بیزار از شرک و مشرک مدام — چنانچہ یہ فرمانِ خیر الانام

قال نبینا شفیع الانام علیہ الصلوۃ والسلام لا تسبّوا مضر فانہ کان علی ملۃ ابراهیم علیہ السلام رواہ ابن سعد فی طبقاتہ عن عبد اللہ بن خالد وغیرہ رض

مضر کو نہ دشنام دو اے فہام — کہ وہ اہلِ توحید ہے لا کلام

وہ دینِ خلیلی پہ تھا مستقیم — وہ لاریب مومن بقلبِ سلیم

حدیثِ دگر مین یہ ہے آشکار — یہ روضِ سہیلی مین لابد نگار

کہ الیاس بر دینِ پروردگار — وہ مومن یقیناً سعادت شعار

نہ دشنام دو اوسکو ای مومنان — کہ ہے شانِ ایمان سے لابد امان

قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام لا تسبّوا الیاس فانہ کان مومنا رواہ العلامۃ السہیلی فی الروض الانیق وغیرہ من اہل التوثیق رضی اللہ عنہم

یہ روضِ سہیلی مین ہے چون قمر — کہ لاریب الیاس پسرِ مضر

انہ روی عن والدتہ فاطمۃ بنت اسد رضی اللہ عنہا انہا ارادت ان تسجد
الصنم وسیدنا علی رضی اللہ عنہ فی بطنہا فمنعہا عن ذلک وھذا لقول سیدنا
ابراھیم علیہ السلام واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام ولقولہ تعالی فی حقہ
وجعلہا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ فکیف یمکن ان تسجد سیدتنا امنۃ ام النبی صلی اللہ
علیہ وسلم للصنم وقد وردت الاخبار المتواترۃ واشتہرت الاثار المتوافرۃ
فی انّہا موحدۃ مومنۃ لا ریب فی ایمانہا کما ھو مصرّح فی زبر اولی الالباب ومنہ
انموذج فی ھذا الباب ھذا الملخّص ما فی سبل النجاۃ والتحبیر وروح البیان
والتفسیر الکبیر وشرح الشفاء للعلامۃ الخفاجی النحریر ومنھل الصفا والخصائص
الکبری واللہ یھدی بہ من یشاء

وہ قیذار ابنِ ذبیح خدا
سلامان ہمیع وہ ادّ واود
معدّ نزار وکنانہ علی
بھی وہ مدرکہ شرفِ نورِ خدا
بھی وہ فہر وغالب لوئیِ کرام
مغیرہ وہ عبدِ منافِ شہیر
یہ آبا و اجدادِ خیر الوریٰ
یہ دینِ خلیلِ خدا پر مقیم
خلیلِ خدا کی دعا مستجاب
وہ ہے کلمۂ باقیہ در دعا

وہ حمل وسوم ثابت رہنما
بعدنان جملہ ہوئے ہشت جد
نضر وہ قریش ولیِ جلی
دگر مالکِ فیض در دو سرا
وہ مرّہ کلاب وقصیِّ عظام
پسر اونکا ہاشم رئیسِ کبیر
ہمہ اہلِ ایمان وہ اہلِ صفا
کہ تھے مظہرِ خلقِ خلقِ عظیم
ہوئی اُنکے حق مین بلا ارتیاب
عقِب مین رہے تا بروزِ جزا

جو کافر نہ لائق کراماتکے
جو مشرک نہ لائق بشاراتکے

کہاں مشرکین وکہاں معجزات
کہاں نورِ ایمان کہاں کفریات

کہاں وہ وہابی کہاں یہ کتاب
کہاں وہ خفاش وکہاں آفتاب

خیوری بیانِ تو مہرِ منیر
ولے چشمِ حاسد خفاش ضریر

دل وجان سے اب سُن محبّ علی
وہ فخرِ نبی ہین وہ فخرِ ولی

ودادِ علی سے یہ دل ہو جلی
غمومِ جہان اُسّے ہون منجلی

وہ حلّالِ مشکل خفی و جلی
مُرادِ دلی ہے ودادِ علی

ودادِ علی سے تولا بدولی
ولایت یقینًا ودادِ علی

جو ہین فاطمہؓ والدۂ مرتضیٰ
وہ شفقت سے اُمّ رسولِ خدا

یہ اُن پانچ فردونسے بے اِفترا
کہ جنکے مقابر ہین خیر الوریٰ

ہوئے پہلے داخل کہ تا وہ مکان
بنے باغ از باغہائے جنان

وہ راوی اِسیطور پر اے مہان
ہوا اُنسے راضی خدائے جہان

کہ جب بطن میرمین شیرِ خدا
بامرِ الٰہی وہ تھے با صفا

تو جب میرے دلمین یہ آتا خطور
صنم کو مین سجدہ کرون بالضرور

تو بت منع کرتا بصوتِ جلی
نکر سجدہ مجکو تو اُمّ علی

یہی منع بت کا سبب ای عزیز
کرین اِسکو ادراک اہلِ تمیز

کہ پیشِ صنم جب کرین وہ سجود
تو ہوا ہمین ساجد ولیّ ودود

کہ یہ بطن اوسکے مین تھے بتلا
یہ لاریب ہادیٔ خلق تھا

بھی آوازِ تلبیۂ مصطفےٰ — وہ سُنتے زپشت خودش برملا

ظرب کا پسر عمرو قسِ بصیر — وہ زید بن عمرِ نفیلِ شہیر

یہ سب اہلِ توحید تھے لاکلام — درا نوقتِ فترت یہ مومن مدام

روایت کیا نیز پسر حبیب — ازان ابن عبّاس یکتا لبیب

کہ عدنان و دیگر معدّ و مُضر — ربیعہ خُزیمہ جو ہین نامور

یہ دینِ خلیلی پہ بے ریب و ضیر — نہ انکو کرو یاد الّا بخیر

جو آبا و اجدادِ خیر الانام — تو اسلام اونکا بتصریح تام

بکتبِ ائمّہ وہ مسطور ہے — وہ اظہر من الشمس پر نور ہے

کہ وہ نورِ ربّ جسسے خدا کا ظہور — وہ نورِ الٰہی وہ سرِّ سرور

ہوا جسسے دنیا مین وہ آشکار — ز اصلاب و ارحام جملہ کبار

ہمہ شرک سے دور وہ پاک تھے — خدا کی عبادت مین چالاک تھے

فدا اونپہ سب اہلِ افلاک تھے — فلک زیر پا اُنکے چون خاک تھے

جو وہ حاملِ نورِ لولاک تھے — تو خدّام اُنکے وہ املاک تھے

تو کیونکر نہ مومن وہ اہلِ ضیا — فدا تھے جو بر خاتم الانبیا

کرامات اونکی ہے سب آشکار — وہ اہلِ بشارت بلیل و نہار

بشاراتِ ایزد سے وہ سرفراز — مناماتِ حقہ سے وہ اہلِ راز

وہ تھے مظہرِ معجزاتِ رسول — تو دعوات اُنکی ہمیشہ قبول

ہمہ معجزے تین اقسام پر — وہ نجم المبین مین مفصّل نگر

تو وہ معجزے پیش ارہاص نام — اساس نبوت سے وہ لاکلام

نہ ہرگز کوئی اُنمین از مشرکین  
کہ عصمت حفاظت یہ ہون بالسّوا  
و الّا نہوا نمین فرقِ مُبین  
نہ ممکن یہ نزدیکِ اہلِ سُنَنہے

مجبوری یہ نوری سروری بیان  
کرے اسکو ادراک نوری جنان

خفافش حسد ہے ضریرُ الجنان  
تو دیکھے وہ کب آفتابِ جہان

ان قلت انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کان لایجاوز فی لنسب معدّ بن عدنان وکان ابن مسعود رضی اللہ عنہ اذا قرأ قولہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِہِمْ لَا یَعْلَمُہُمْ اِلَّا اللّٰہُ قال کذب النسّابون وکان مالک بن انس رضی اللہ عنہ یکرہ ان ینتسب الانسان نفسہ اباً اباً الی سیدنا آدم علیہ السّلام وکذا فی حق النبی صلے اللہ علیہ وسلم فکیف نسبتم سید الانام الی ادم علیہما السلام قلنا بعون اللہ العلام وھو الھادی الی سبیل المرام ان علم الانساب نوعان بغیر الارتیاب علم من طریق النبوۃ والالہام وعلم من طریق النسّابین ذوی الاوہام فالاول من حضرۃ الحق لارباب الایقان والثانی من مقامۃ الظن والنسیان قال فی انسان العیون وروح البیان وغیرہما من زبر اھل الاتقان ان قدماء العرب لم یکونوا اصحاب الکتب لیرجعوا الیہا وانما کان مدار انسابہم علی حفظ بعضہم من بعض فلھذا من قبل عدنان وقع الاختلاف بینہم بسبب لنسیان انتہی قال فی التحریر والجامع الکبیر والنسّابون فی زمانہ صلے اللہ علیہ وسلم قد کانوا یدّعون احصاء الامم وعلم الانساب علی لوجہ الاتم فلھذا کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ اذا قرأ قولہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِہِمْ لَا یَعْلَمُہُمْ اِلَّا اللّٰہُ قال کذب النسّابون

گرین انکو اصنام لابد سجود
کہ مسجودِ عشّاق انکا وجود

جنان انکا برتر ز عرشِ عظیم
یہ کعبے سے برتر مطافِ قدیم

خدا ہے انکا یہ سرِّ خدا
خدا انسے ہرگز نہووے جدا

کرے جبکہ انکا وہ کعبہ طواف
تو بُت کے نہ ساجد وہ اہلِ عفاف

غیوری یہ مسجودِ اہلِ وداد
تو کب انکا مسجد ہووے جماد

سجودِ صنم سے وہ روئے علی
ہوئے جبکہ ظاہر خفی و جلی

تو لائق وہ تکریم کے ہین سدا
کہ ہو کرّم اللہُ وجہہُ دعا

رکھا جبکہ محفوظ ربُّ الانام
سجودِ صنم سے علی کو مدام

تو کیونکر نہ محفوظ خیرُ الورا
کہ معصوم دائم حبیبِ خدا

وہ نورِ خدا ہین وہ فیضِ قدم
تو کیونکر وہ ساجد بہ پیشِ صنم

کہ عصمت حفاظت ہین فرقِ عیان
وہ ذاتی یہ ہی عارضی ای جہان

ولی ہی وہ محفوظ تابع مدام
نبی سے ہے یہ معصوم اوسکا امام

کہ از مہرِ نورِ مستمر مستفاد
وہ ہے اصل یہ شاخ ای باسداد

لہذا وہ نورِ علی و ولی
ہوا انکا مسکن وہ شرکِ جلی

کہ یک پشت سے فرق ہووے عیان
کہ تابع وہ متبوع یہ بیگمان

ولیکن طفیلِ شفیعُ الانام
رہے اُسسے محفوظ با احترام

کرامات بھی معجزاتِ عظام
وہی فرق دونو مین ہی لا کلام

تو ثابت ہوا اُسسے بے امترا
کہ مومن وہ آبائے خیرُ الورا

حاتم وابن المنذر والبزار والحاکم وصححہ عن ابن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم

ان من ادم الصفی الی نوح النجی عشرۃ آباء لسید الانبیاء الکرام وکذلک من نوح

الی سیدنا ابراہیم عشرۃ آباء لنبینا الکریم کلہم علی دین الاسلام علیہم ازکی التحیۃ

والسلام واخرج ابن حیان فی النہر وغیرہ من اہل لبہران سیدنا ابراہیم الی

صاحب الخلق العظیم ہو الصلب الحادی والثلاثون فالکل من آدم الی نبینا

الخمسون واللہ اعلم وعلمہ احکم ہذا ملخص ما فی نجم المبین من زہر المہرۃ المحققین

اگر تیرے دل میں یہ ہو اشتباہ
نہو اسّے حاصل تجھے گر پناہ

کہ تحقیق وہ ذات خیر الانام
علیہ صلوٰۃ خدا و سلام

نسب میں تجاوز نکرتے مدام
معدّ ے عدنان سے ای فہام

دگر ابن مسعود عالی مقام
وہ پڑھتے یہ جب قول رب الانام

وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ط

تو فرماتے اسطور وہ بیگمان
کہ نسّاب لاریب ہیں کاذبان

سوم مالک انس غالی مرام
یہ منقول ہی اُنسے اے نیکنام

نسب اپنا کوئی کرے گر بیان
پدر سے پدر تک ہمہ والدان

مسلسل الی حضرت بو البشر
صفی اللہ آدم جو ہیں نامور

اسیطور سے گر کرے وہ بیان
نسب نامۂ شافع دو جہان

تو اسکو نکرتے وہ ہرگز پسند
کہ اسّے نہ ہر شخص ہو ارجمند

تو کیونکر نسب نامۂ مصطفا
خیوری لکھا اوسکو با صد رضا

یعنی انهم یدّعون الاحصاء الی الفضائل بحسب سماعتهم عن القبائل وقد نفی الله
علمها عن العباد حسب تشبثهم بذلک الاعتداد لا نفی الله علمها مطلقاً للاعتماد
انتهی وقد قال شفیع الرسل والامم صلی الله علیہ وآلہ وسلم ان الله قد رفع
لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم القیامة کما انظر الی کفی هذہ
جلیاً رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر والدیلمی فی الفردوس والزرقانی والقسطلانی
فی الشرح والمواهب اللدنیة وغیرهم فی الزبر العلیه رضی الله عنهم فجمیع الکوائن
الی یوم القیامة مکشوف علی نبینا صاحب المغیبات التامة وعلی ورثته اصحاب
الکشف والکرامة بحسب مراتبهم فی الشریعة العامة فکیف لا یعلم حبیب الله
العلام نسب نفسه علیہ الصلوة والسلام وعدم تجاوزہ عن عدنان تعلیمٌ
لاصحاب الایمان بان لاینتسب کل احد بالاوهام نفسه الی آدم علیه السلام
الا الذی هو اهل هذا المقام الا تری ما قال شفیع الامم صلی الله علیه وسلم
تعلّموا انسابکم ما تصلون به ارحامکم واما کراهة مالک بن انس رضی الله عنه
بان ینتسب الانسان نفسه اباً اباً الی ادم علیه السلام فله اسباب کثیرة عند الهام
منها ما قال نبینا وشفیعنا صاحب المنّة من انتسب نفسه الی غیر ابیه لا یشم
رائحة الجنّة ولاریب فی ان علم الانساب مزلة اقدام اولی الالباب فلا ینبغی
ان یجترئ کل احد من الانام فی انتساب نفسه الی ادم علیه السلام فضلاً
ان ینتسب حبیب الله العلام بقول النسابین ذوی الاوهام الی سیدنا آدم
علیهما الصلوة والسلام وما حبّرناہ وعبّرناہ من نسب خیر الانام علیه افضل
الصلوة والسلام فهو من علم النبوّة والکشف التام کما اخرج ابن جریر وابن ابی

کہ علمِ خدا سے نہ وہ ماہرین
وہ لاریب اِس علم سے جاہلین

تمسک اونہون کا ہمہ وہم وزور
ولے اُسّے ماہر جو ہین اہلِ نور

یہ کیونکر نہو نزدِ اہلِ شہے
کہ اِسطور فرمانِ خیرُ الورا

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کما انظر الی کفّی ھذہ جلیاً رواہ الطبرانی والدیلمی والزرقانی عن عمر بن الخطاب علیہم رضوان اللہ رب الارباب

کہ تحقیق دنیا کو پروردگار
کیا خوب اِستادہ وُ آشکار

رکھا پیش میرے اُسے بیحجاب
تو ناظر ہین اُسپر بلا ارتیاب

جو دنیا مین گذرا ہمہ شرّ وخیر
جو گذریگا اوسمین ہمہ نفع وضیر

اِلی یوم دین اُسمین جو واردات
ہوئی یا کہ ہوگی بجملہ صفات

تو اُن سبکو مین دیکھتا ہون عیان
نہ کچھ اُنسے نزدیک میری نہان

کفِ دست اپنے کو جسطور پر
بلاریب دیکھو نمین شام وسحر

اوسیطور حالاتِ کون ومکان
جلی مجھپہ دائم نہ کا ہے نہان

یہ فردوس و دیگر کتب مین نگار
بھی لابد مواہب مین ہی آشکار

تو کیونکر نہ ماہر شفیعُ الانام
ز آبا وُ اجدادِ پاکش مدام

وہ ہین پدر آباؤ گرچہ پسر
تو پسرونسے کیونکر نہ ماہر پدر

تجاوز نہ کرتے رسولِ کریم
مَعَدّ اپنے عدنان سے ای فہیم

تو اُمت کو لابد یہ تعلیم ہے
یہ ہر اہلِ ایمان کو تفہیم ہے

کہ ہر ایک اُسمین نہووے دلیر
کہ بز کِسطرح سے کریگا رہِ شیر

جواب لبیبانہ یہ اے فطین
کہ ہو جسّے مسرور قلب حزین

کہ ہے علم انساب دو طور پہ
یکے از طریق نبوت شمر

دگر قسم نسّاب سے ہی عیان
کہ ہوا اوسکو حاصل بظن و گمان

نہ فرمان شارع پہ اوسکا مدار
نہ الہام ایزد سے وہ زینہار

کہ جسطور متقدّمین عرب
سماعت پہ تہا اونکا علم نسب

نہ رکھتے وہ زنہار ہمین کتاب
کہ ہو جسّے حاصل رہ پر صواب

کہ معلوم یہ امر نزد دکبار
کہ مسطور قائم رہے باقرار

ہوا حفظ پر جسکا دائم مدار
تو ہوا اوسکے سینے سے گاہے فرار

قَالَ اُولُوا الحِكَمِ كَمَا فِي التَّعْلِيمِ وَ التَّعَلُّمِ مَا حُبِّرَ قَرَّ وَ مَا حُفِظَ فَرَّ

وے حفظ اصحاب خیر الانام
یہ اونکا خصیصہ ہوا لا کلام

کہ وہ حامل دین خیر الورا
نہوا انسے نسیان و سہو و خطا

وہ اہل حفاظت وہ اہل صفا
وہ عصمت کے تابع وہ اہل وفا

جو نسّاب تھے در زمان رسول
وہ کرتے یہ دعوی بہ پیش فحول

کہ جملہ امم جو ہوئی در جہان
تو اونکا نسب ہمیہ دائم عیان

قبائل فصائل جو انمین تمام
تو ہم انسے ہین ماہرین لا کلام

کیا ردّ اونکا خدا آشکار
کہ ماہر نہین انسے وہ زینہار

نہین جانتا اون امم کو دگر
سوا خالق مالک بحر و بر

مگر جسکو چاہے خدائے جہان
کرے علم انساب اسپر عیان

یہی ابن مسعود سے ہے مبین
کہ نسّاب لاریب ہین کاذبین

کہ تا مصطفا از خلیلِ خدا
یہ اکتیس پشتین بلا اِشتبا

تو یہ جملہ پنجاہ پشتین تمام
صَفیّ اللہ سے تا شفیعُ الانام

کیا پھر جو تحقیق اہلِ سِیَر
بآسمائے آبائے خیرُ البشر

تو اخبار و آثار سے وہ عیان
ہوئے چون قمر پیشِ اہلِ جنان

کیا جُست جو پھر بجملہ بُروج
تو اونمین مِلا مجکو ماہِ عروج

وہ یٰسٓ و طٰہٰ وہ جلوۂ خدا
کہ خلقِ خدا جسپہ جملہ فدا

زسر تا قدم وہ قدم کی ادا
ادائے قدم تھی قدم پر فدا

وہ سُبّوح و قُدّوس کُحلُ البصر
وہ میمِ قدیمی نطاقِ کمر

خیوری خیوری ہوئی تب ندا
کہ از لامکان روبسوئے سما

یہی سرِّ اسرار و انوار ہے
یہی نورِ انوار و اسرار ہے

نہ اسجائے پر جائے گفتار ہے
نہ گفتار کی اسمین رفتار ہے

یہ گفتار و رفتار بیکار ہے
یہ بیکار بس کارِ دربار ہے

تو ہو مثلِ شمعِ مفیضِ کسان
بنہ مُہر پروانہ وش بر دہان

بنوش از سبوئے محبت شراب
تو اس بود کو دیکھ مثلِ سراب

جگر سوختہ ہو تو مثلِ کباب
تو ہو یارِ مونس بمثلِ کتاب

ز طنبورِ قامت سرودے سرا
یہی زیر و بم کی صدا ہو ادا

محمد محمد یہ سرِّ سرور
یہ نورِ خدا اُو خدا انکا نور

خیوری نسب نامۂ مصطفا

کہ جب عالمِ علم ہر شان سے — تجاوز نکرتے وہ عدنان سے
تو کیونکر تجاوز کرین جو عوام — مَعدّ ابنِ عدنان سے ای فہام
کہ عدنان سے پیش ہے اختلاف — نہ ہی نزدِ نسّاب یہ امر صاف
تو ہر کس نہ اِسکے سزاوار ہے — یہ خاصونکا مخصوص ہی کار ہے
اِسی واسطے مالکِ ارجمند — مَعدّ سے بالا نکرتے پسند
کہ لائق نہ ہر شخص کے وہ بیان — کہ اِسطور فرمانِ شاہِ شہان
کرے نسبتِ خویش کوئی پسر — بغیرِ پدر جو نہ اِسکا پدر
تو ہرگز نہ سونگھے وہ بوئے جنان — وہ ریحِ جنانسے نہ پاوے نشان
تو لازم نہو ہمین ہر کس دلیر — سزاوار شیرونکے ہی کار شیر
خصوصًا نسب نامۂ مصطفا — عَلَیہِ صلوٰۃ و سلامِ خدا
کہ ہر کس نہ اِسکے سزاوار ہے — ولے وہ جو مختارِ دلدار ہے

خیوری یہ جب فضلِ مختار ہے
تو لابد وہ اِسکے سزاوار ہے

کہ علمِ نبوّت سے نسبِ رسول — ہوئے متّفق سب اہلِ وصول
کیا جیسا تخریج ابنِ جریر — وہ ابنِ ابی حاتمِ بے نظیر
سوم ابنِ منذر بسے نیکدان — وہ بزّار و حاکم جو ہین از مہان
یہ از ابنِ عبّاس ہین راویان — ہوا انسے راضی خدائے جہان
کہ آدم سے تا پاکِ ذاتِ خلیل — یہ ہین بیس ۲۰ پشتین بلا قال و قیل
کیا ابنِ حیّان پھر یہ بیان — ہوئے متّفق انکے دیگر مہان

نہو مردمک میں زفیض تو نور
زنور تو دلمیں نہووے ظہور
تو بینا نہووے یہ جملہ جہان
جہان آفرین کو نہ دیکھے جہان

خیوری نہ کر تیرا سودا بیان
تو کچھ سودۂ آخرت کر یہان

نہ محروم ہو وصف اجداد سے
تو کچھ وصف کر اونکی امداد سے
تو کر جد خاتم کا وصف سرور
کہ تیرا بھی ہو خاتمہ با خیور
سنو اے عزیز و عزیز الکلام
کہ ہو تم سے راضی عزیز الانام
کہ در وصل چارم یہ ہے بے فتور
کہ ہین شیبۃ الحمد مومن ضرور
اسیطور دیگر کتب مین نگار
ہوئے متفق اسپہ جملہ کبار

قال فی مفاتیح الغیب والکشف عن قناع الریب ان عبد المطلب بن ہاشم جد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کان علی دین الاسلام یقر بالابداء والاعادۃ والثواب والعقاب یوحد اللہ تعالی ولا یعبد الاصنام والاوثان قال الشہرستانی ومما یدل علی اثباتہ المعاد والمبدأ انہ کان یضرب بالقداح ویقول شعر

یارب انت الملک المحمود
وانت ربی اللہ المعید
من عندک الطارق والتلید

مفاتیح تفسیر مین ہے نگار
یہ کشف القناع ہین بھی آشکار
کہ وہ عبد مطلب کے مضاف
وہ لاریب مومن تھے آنحضرت صاف
اعادہ ہوا ابدا سکے وہ معتقد
وہ روز قیامت پہ سچے معتقد
وہ قائل کہ لابد ثواب و عذاب
یہ ثابت یقینا بروز حساب

ختم بر خدا وہ خدائے ورا

| | |
|---|---|
| لُآئے لیئے صلواتِ پروردگار | حبیبِ خدا پر ہمیشہ نثار |
| بھی آل و صحابہ پہ لیل و نہار | فزون از ہمہ اہلِ دار القرار |

**وصل** پانچوان حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے بیان مین یعنے اظہارِ براہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ اونکے ایمان مین اصحابِ فیل ور ابرۂ ذلیل کے شمّہ تبیان مین اور بیچ ذکرِ تولدِ رحمة للعالمین نبیّ الانبیاء والمرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین کے اونہین آوائین

| | |
|---|---|
| کرون گر بیان وصفِ جملہ جدود | تو لاریب ہے یہ رضائے ودود |
| وے ایک طومار دیگر عیان | کرامات اونکی سے ہو بیگیان |
| نہوتے اگر یہ غمومِ جنان | نہوتے ہویدا ہمومِ زمان |
| تو یہ باب ہوتا مفصّل بیان | بیانِ معانی وہ روحِ جنان |
| خدایا زمانے کے جملہ غموم | ز فکرِ تعلّق وہ سائر ہموم |
| تو اون سبسے محفوظ ہو یہ جنان | جنان ہو محبّت حبیبی جنان |
| شرابِ محبّت سوا جو شراب | وہ ہے دید مین آب لیکن سراب |
| رکھے تجکو دل بر سے مشغول جو | وہ تیرا صنم ہے بلا گفت گو |
| تو عابد وہ معبود تیرا صنم | صنم سے تو غافل رہین دمبدم |
| حبیبی طبیبی و یا نورِ عین | نہ ز تہا رتے سواد لکو چین |
| توئی مردمک عین ہین انبیا | وہ مژگان ہمہ زمرۂ اولیا |

جو ہے عملِ مقبول مقبول ہے — یہی عملِ مقبول معمول ہے
بھی اُنکے موافق وہ قولِ رسول — کہ سُنّت بہ سُنّت یہ لابد قبول
ازانجملہ ہے یہ وفائے نذور — کہ مِنّت جو مانے کرے بالضرور
بھی ہے قطعِ یدِ دُزد کا بیگمان — کہ محفوظ ہو اُس سے خلقِ جہان
نکاحِ محارم سے مانع مدام — بھی از قتلِ موؤدہ اے نیکنام
نہو قاتلِ دُختران اے فہام — کہ نقلاً یہ عقلاً اشدّ الحرام
شراب و زنا بھی یہ لابد حرام — کہ اُمّ الخبائث وہ نزدِ کرام
نہو تم برہنہ کبھی در طواف — یہ محظور ہے نزدِ اہلِ حصاف

قال فی الدر الفریدہ عن بحر الحقائق وغیرہ من زبر اهل الدقائق ان سیدنا عبد المطلب جد شفیع الانام کان لا یقرب الاوثان ولا الاصنام تعظیماً لنورہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فضلاً ان یعبد الجماد والاجسام کما هو جلی من سیرہ فی کتب الاعلام ولا عبرۃ بما یفوہ الناقصون فی هذا المرام وکیف یرضی ربنا ان یسجد نور حبیبہ للاصنام واین شان العصمۃ والحفظ التام من ذلک الشین لنورہ مزیل الظلام واللہ انہ لمعصوم علی الدوام من جمیع النقائص عند الفہام

اللھم صل وسلم علیہ وآلہ الطاہرین العظام

یہ بحر الحقائق سے دُرِّ فرید — سزاوارِ یکتا حبیبِ وحید
کہ وہ شیبۃ الحمد عالی مقام — ہوا اوس سے راضی خدائے انام
وہ از قربِ اصنام لیل و نہار — بھی اوثان سے انکو دائم فرار
کہ غواص در بحرِ تعظیمِ نور — وہ تھے جملہ اوقات [illegible]

خدا وَحدَہٗ اونکا یہ اِعتقاد
نکرتے وہ سجدہ برائے جماد

وہ تھے اہلِ توحیدِ پروردگار
نہ عابد صَنم کے کبھے زینہار

کہا صاحبُ النّحل اے ذیشعور
کہ ثابت ہوا اونکا ایمان ضرور

اِسی قول سے نزدِ اہلِ سَداد
کہ ہے دال بر مَبدَؤ وَالمعاد

کہ دائم وہ تھی ضاربٌ بِالقَداح
مُناجی خدا سے بطرزِ فلاح

کہ یارب توئی شاہِ محمود ہے
مُعید و مَلِک ربّ معبود ہے

جو ہین یہ حوادث بلیل و نہار
زنوؤ کہن جو کہ ہے آشکار

یہ تیرے سے طارِق تلیدہ عیان
توئی خالقِ خَلق جملہ جہان

قال فی التحریر والجامع الکبیر وغیرھما من زبر النحاریر ان سیّدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کان لا یعبد الاصنام ویوحّد اللہ الملک العلّام وتوثر عنہ السنن الاسنیٰ قد وردت بہا الاخبار الحسنیٰ وجاء القرآن العظیم باکثرھا من اللہ القدیم منہا الوفاء بالنذر والمنع من نکاح المحارم وقطع ید السّارق والنھی عن قتل الموؤدۃ وتحریم الخمر والزنا وان لا یطوف بالبیت عریان

یہ تحریر و تحبیر ہین ہے نگار
یہ تفسیر جامع مین ہے آشکار

کہ تھے شَیبَۃُ الحَمد عالی مقام
مُوَحِّد مُسلمان بڑے نیک نام

یہی دین اونکا بلا اِستمرا
کہ معبود میرا وہ یکتا خدا

بتونکی عبادت سے بیزار تھے
خدا کی عبادت مین سرشار تھے

وہ اون سُنّتون پہ ہمیشہ مُقیم
کہ جنکے مطابق کلامِ قدیم

کہ افعالِ محبوب مرغوب ہین
وہ مرغوب کیا بلکہ محبوب ہین

نسب مین اگر ایک از مُشرکین | تو بدتر کوئی عیب اِسّے نہین
جو ہین اَنبیا پاک اِسّے مُدام | توکب اِسّے معیوب خیر الانام

قال فی الیواقیت والجواہر وغیرہ من نزبر المواہر ومن طالع فیما نقلہ اہل السیر من کلام سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ لما اراد نحر سیدنا عبداللہ والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ ذوی الحکم فی قصۃ حفر بئر زمزم شہد لہ بالتوحید وصاحب التوحید سعید یدخل الجنۃ وان لم یکن مومنا بالکتاب والرسول انتہیٰ

یواقیت و دیگر کُتب مین عیان | کہ وہ شَیبۃ الحمد اہلِ جنان
پڑھے گر کوئی اُنکا روشن کلام | جو در نحرِ پدرِ شفیعُ الانام
تو لابد شہادت کرے یہ ادا | کہ وہ اہلِ توحید ہے بے امترا
تو جو اہلِ توحید ہین بندگان | وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان
مُوحّد جو تھے بندگانِ خدا | درانوقت فترت بصدق و صفا
تو لازم نہ تھا اونپہ ایمان مُدام | بکُتبِ سماوی و رُسلِ کرام
فقط ایک توحید سے وہ قبول | چہ جائیکہ ہون وہ فدائے رسول
کتاب سیَر کو پڑھو مُنکرین | جہالت خودی سے نہ ہو ملحدین
تو پھر خوفِ ایزد سے ہو منصفین | نہو تم اَنا سے رجیم لعین
کہ وہ شَیبۃ الحمد عالی وقار | بھی وہ عمّ بوطالب نامدار
نبُوّت کے باعث وہ تھے جان نثار | حبیب خدا پر بلیل و نہار
مُصدّق وہ لاریب تھے باجنان | کہ ہین یہ حبیبِ خدا بیگمان
یہ ہین خاتمُ الانبیا لا کلام | بروز قیامت شفیعُ الانام

وہ نورِ محمد صلعم پہ دائم نثار
وہ روح و روان انکا ساجد مدام

یہ شمعِ قدیمی وہ پروانہ وار
لنورِ حبیبی علیہ السلام

وہ نورِ خدا جو کہ بے عیب ہے
خیوری کا مسجود لاریب ہے

وہ لاریب مسجودِ املاک ہے — کہ یکتا وہی ذاتِ لولاک ہے
اوسی سے صفی اللہ مسجودِ تمام — کہ وہ حاملِ نورِ خیر الانام
ہوا اِسکا حامل جو دارین مین — وہ مسجود لاریب کونین مین
جو اَصلاب اسکے ہوئے حاملین — وہ مسجود لاریب ہین ساجدین
اگرچہ وہ اولادِ آدم تمام — حقیقت مین آدم وہ ہین لاکلام
کہ لابد وہ مسجود جملہ کرام — کہ وہ حاملِ نورِ خیر الانام
جو تھے شیبۃ الحمد عالی ہمم — تو لابد وہ مسجودِ جملہ صنم
تو زنہار سر کو نہ کرتے وہ خم — بطورِ عبادات پیشِ صنم
صنم کے صنم تھے وہ لابد صنم — تو پیشِ صنم کب کرین سر کو خم
یہ ہے اونکے احوال سے آشکار — تو کب قولِ ناقص کا ہو اعتبار
نہ زنہار ہے یہ رضائے ودود — کرے نورِ احمد صنم کو سجود
نہ خوشنود ہو نورِ پروردگار — کہ ہو عابدانِ صنم مین شمار
کہان شانِ عصمت کہان حفظِ تام — کہ وہ نور مستور ہو در ظلام
خدا کی قسم نورِ خیر الانام — ہمہ عیب سے پاک ہے لاکلام
جو ہے نقص در عرف و شرعِ مبین — وہ ہے پاک و ستے یہ حق الیقین

تو ہر دینگے وہ ذرا ہم عیان — بھی قبلہ و کعبہ وہ روئے زبان

جو دنیا مین ہین اہل مال و منال — اگرچہ وہ از فسق ہون پائمال

رکھو پیش اونکے زمین پر یہ خد — اوٹھو بہر تعظیم چون سرو قد

بہر طور منظور اونکی رضا — وہ مفروض تمپر ہو جو فرض خدا

نہ حب محمد نہ یاد رسول — نہ حسنین کی یاد و ذکر بتول

تو کب ذکر صدیق و فاروق ہو — کہ در دل چو حب ضنا روق ہو

جو حب دلی سے کہے یارسول — توئی جد حسنین و پدر بتول

تو کر یک نظر مجپہ بہر خدا — خدا کی نظر یہ بہر دوسرا

جو تیری نظر سے یہ منظور ہو — تو منظور ایزد یہ پر نور ہو

تو اوسکو کہو تم یہ از مشرکین — کہ ہو دشمنان رسول امین

زر و سیم و زن کی پرستش مدام — کرو بہر دنیا ہمیشہ قیام

جو از بہر تعظیم خیر الانام — بذکر تولد معین قیام

کہو اوسکو اے منکران لئام — کہ وہ شرک ہی با خدائے انام

اگر ہو بمسجد ادا وہ قیام — تو بت خانہ ہو اوس سے مسجد تمام

ہوئی تمپہ لعنت خدا کی نثار — زیادہ ز اعداد رمل القفار

کہ ہو موذی سید المرسلین — حسد سے خباثت مین بد از لعین

نہوتے اگر رحمت عالمین — درین دار دنیا با من بتین

تو کرتا غضب تم پہ نازل خدا — تو ہوتے خنازیر تم از جفا

جو ابلیس و کافر نہ بولے کلام — تمارا وہی ورد ہر صبح و شام

شہنشہ محمد وہ ہین نازنین
ہمہ اِنکے محتاج روزِ پسین

یہ وہ یکتا مظہر بلا ابتدا
کہ جسّے ہوا ہے ظہورِ خدا

یہ پیدا نہوتے اگر در جہان
تو پیدا نہوتے زمین آسمان

نہین بلکہ پیدا نہوتا خدا
خدائی نہ کرتا خدائے سما

خدائی سے ہے یہ خدائی سدا
خدائی نہوے بجز مصطفا

خدائی کا ہے سِرّ اونسے ادا
ادائے خدائی سے ہین مصطفا

نُخیوری کا لاریب ہے یہ خدا
کہ جسّے خدا کی خدائی سدا

تو وہ شیبۃ الحمد ایسے شفیق
کہ حبِّ محمدؐ مین تھے وہ غریق

جو پروانہ اوس شمع پر وہ فدا
فدائے خدا تھے فدائے خدا

یہی اونکی تصدیق و ایمان ہے
دل و جان محمدؐ پہ قربان ہے

اِسیطور وہ عمّ خیرالورا
محمدؐ پہ لاریب دائم فدا

محمدؐ کی مجکو قسم بالیقین
خدا کی قسم تمکو اے منکرین

کہ ویسے محمدؐ پہ ہو تم فدا
کہ جیسے وہ دونو بصدق و صفا

نہین بلکہ ہو عابدِ سیم و زر
زحُبِّ دنا نیر ہو دَرۡ بَدَرۡ

کہ دِرہم سے دِرہَم بسے خوار زار
کہ دِنیار سے تمکو آخر مین نار

وہ دِی نار سے تمکو ہر روز نار
کہ ناری یہ ناری بسے جان نثار

کوئی روئے زن پر جو پروانہ وار
ز وصفِ بہائم وہ دیوانہ وار

کرے سوختہ اسپہ وہ جان و مال
کہ مالَ عَنِ القلبِ عقل العقال

لاحدهما من انت قال انا نوح نبی رب العالمین وقلت للآخر من انت قال انا ابراهیم
خلیل رب العالمین ثم انتبهت قالوا ان صدقت رویاک لیخرجن من ظهرک نبی
یومن به اهل السموات واهل الارض ودلت السلسلة علی کثرة اتباعه وانصاره
وقوتهم لندا خل حلق السلسلة ورجوعها شجرة تدل علی ثبات امره وعلو ذکره
وسیهلک من لم یومن به کما هلک قوم نوح علیه السلام وستظهر به ملة
ابراهیم علیه السلام والی هذا اوقعت اشارة النبی صلی الله علیه وسلم یوم
حنین حیث قال انا النبی لاکذب انا ابن عبد المطلب کانه یقول انا ابن صاحب
تلک الرویا مفتخرا بها لما فیها من علو نبوته وعلو کلمته وفی روایة منهل الصفا
وغیره من زبر اولی النهی وعلیها جمیع اشجار الاثمار الدنیویة ومعها نورانور
من الشمس ضعافا مضاعفا فیسجد العرب والعجم والنور والشجر فی التزائد
حینا فحینا فرائت جماعة من القریش ستشبثوا بالاغصان وجماعة منهم
اتفقوا علی قطعها فلما قربت هذه الشجرة رائت شابا تفوح منه روائح الطیب
ما رائنا مثله اصلا ولا سمعنا نظیره مثلا یفرق تلک المنکرین غایة الافتراق
ویخرج عیونهم من الاحداق وتحت الشجرة شیخان قائمان قالوا یا عبد المطلب
هذه الشجرة اصل اصیل وصل لبک قرنا فقرنا الی زمان ظهوره منک فانتبهت نیخ

| | |
|---|---|
| جو وہ شیبۃ الحمد سردار تھے | کہ وال محمد پہ سردار تھے |
| تو حبِ محمد میں سرشار تھے | وہ نورِ خدا سے خبردار تھے |
| وہ تھے عارفِ حالِ خیر الانام | کہ ہیں یہ شفیعِ خلائق مدام |
| یہ لاریب ہیں نورِ ارض و سما | یہ جانِ خدا انکو جانے خدا |

| | |
|---|---|
| خیوری وہ ہیں سب دب ابن پلید | |
| نکر ذکر او نکا وہ نطفۂ ولید | |

| | |
|---|---|
| تو کر ذکر جدّ شفیع الانام | یہ مقصودِ اصلی یہ قلبی مرام |
| کہ وہ شیبۃ الحمد کیونکر عریف | زا مر نبوّت بطرز لطیف |

ومّا یدل علی معرفۃ سیّدنا عبدالمطلبؓ بحال الرسالۃ وشرف النبوّۃ والجلال لہٗ ما اشار الیہ نبینا یوم حنین صلے اللہ وسلم علیہ بملأ الخافقین بقولہ الشریف

| | |
|---|---|
| اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب | اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب |

قال العلامۃ الخطابی رحمہ اللہ انما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہٖ واصحابہ الکرام انا ابن عبدالمطلب ھنالک لیذکّر المشرکین بذلک رویا رئیھا سیّدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ قبل تولّد سیّدنا عبداللہ والد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکانت القصّۃ مشہورۃ عند الخواص والعوام فعرّفہم بھا وذکّرھم ایّاھا وھی احدی دلائل نبوّتہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ ذوی الحکم انتہی والقصۃ المذکورۃ فی الاستیعاب ھی المسطورۃ وکذا فی منح التسول فی معجز الرسول بان سیّدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جد النبیّ صلے اللہ علیہ وسلم بینما ھو نائم فی الحجر فانتبہ مذعورًا فاتی کہنۃ قریش قال سیدنا عبّاس رضی اللہ عنہ فتبعتہ وانا یومئذ غلام اعقل ما یقال فقال رأیت کانّ سلسلۃ من فضّۃ خرجت من ظہری ولھا اربعۃ اطراف طرف قد بلغ مشارق الارض وطرف قد یلغ مغاربہا وطرف قد بلغ عنان السماء وطرف قد جاوز الثریٰ فبینا انظر عادت شجرۃً خضراء لھا نور فبینما انا کذالک قام علیّ شیخان فقلتُ

کہ وہ پشت میری سے ظاہر ہوا — بطرز عجیبی وہ باہر ہوا

کہ لاریب ہین اُسکے اطراف چار — یکے واصل شرق اوسنے کنار

ہوا واصل غرب دیگر کنار — گیا آسمان پر سُوم آشکار

چہارم گیا سوئے تحت الثریٰ — تو کیا دیکھتا ہون بلا اِسترا

کہ وہ سلسلہ ہے درخت کبیر — ہوا سبز پہر باشگوفہ کثیر

تو دنیا ہین جملہ جو اثمار ہین — تو اُنکے ہمہ اوسپہ اشجار ہین

بھی ہے نور انوار شمس و قمر — منوّر رہوا ہی اُسی سے شجر

کیا سجدہ اوس نور کو باادب — عجم نے بھی دیگر جو ہین یہ عرب

تو دونو وہ ہر آن ہین در مزید — تو پھر دیکھتا ہون بفکر شدید

کہ ہین دو جماعت وہان بالیقین — قریشی قبیلے سے اے دوربین

کہ متشبثین ایک اغصان سے — دگر منکرین ہین وہ خسران سے

کہ ہے انکا مقصود قطع شجر — یہ ہین متفق اسپہ اہل ضرر

ہوا جب شجر کے مین نزدیک تر — تو دیکھا جوان ایک نیکو سیر

وہ انور زانوار پروردگار — معطّر بطیبے زہے مشک بار

نہ دیکھا کسینے وہ نور خدا — نہ ویسا سنا ہے کوئی از ورا

وہ قوم قریشی جو تھے قاطعین — وہ مقہور ہین اُسسے متفرقین

کہ ہی اوسکے انوار ہین یہ اثر — زحدقہ کشیدہ کرے چشم سر

تو کیا دیکھتا ہون کہ تحت الشجر — دو شیخان استادہ عالی گہر

تو اُنسے کہا مینے اے نیکذات — کہو کون ہو آپ عالی صفات

کہ اسطور دیکھا اونہون نے منام | کہ ہون مجھسے پیدا شفیع الانام
تو اُسسے وہ عارف ہوئے بالیقین | کہ لاریب یہ سیدُ المرسلین
تو اوس خواب ونکی سے ماہر تمام | قبائل عرب کے ہمہ خاص و عام
دلیلِ نبوت سے بے ارتیاب | یہ ہی خواب اُنکی بسے پُر صواب
ہوئے متفق اسپہ اہلِ خبر | کہ یہ خواب ہی معجزے کا اثر
نبوت کا ارہاص یہ آشکار | لہذا بخاری مین ہے یہ نگار

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب | اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

کہ ہون مین نبی کذب مجھمین نہین | کہ ہون پسر اس باپکا بالیقین
کہ لاریب بھی اُنہون نے وہ خواب | وہ ہی خواب ارہاص لابد صواب
وہ میری نبوت سے تھے ماہرین | کہ ہون مین حبیبِ خدا بالیقین
وہ تھے شرف میرسے ماہر مدام | مبشر ہمیشہ ز ربُّ الانام
وہ صادق وہ صدیقِ پروردگا | فدا مجھپہ دائم وہ پروانہ وار
ہوئے ماہرین خواب سے خاص و عام | کہ ہون مین رسولِ خدا لا کلام
کرو یاد اوس خوابکو ہر زمان | نہ غافل رہو اسسے اے مشرکان
وہ ہی معجزۃ السول مین بیگمان | بھی دیگر کتب مین وہ لابد عیان
کہ نائم وہ جدّ سے تھے نامدار | ہوئے حجرِ کعبہ مین بے اختیار
تو دیکھا اونہون نے یہ خواب عجیب | نہ دیدہ شنیدہ وہ امر غریب
اُٹھے خواب سے وہ ہوئے بیقرار | گئے پیش ماہر کیا آشکار
کہ دیکھا مین اسطور سے ایکخواب | کہ یک سلسلہ سیم ہے بے حساب

زدیدِ خلیلِ خدا یہ بیان
کہ ہوا نسے دینِ خلیلی عیان

وہ ذکرِ خلیلی رہے باقرار
طفیلِ محمد شہِ نامدار

وہ عمِ نبی جو کہ عباس تھے
وہ تعبیر کے وقت بھی پاس تھے

سُنا ہوا انونے بگوشِ جنان
مُعبّر کی تعبیر کو بے بگمان

یہ رویا کرامات سے بالیقین
ہوا انسے راضی جہان آفرین

کہ ہوا وسمین علمِ نبوت عیان
نبوت کا رتبہ کرے وہ بیان

کہ یہ شانِ شاہے شہانِ ورا
کہ وہ ہادیئے اہلِ ارض وسما

وہ نورِ خدا ہے بلا اِمترا
خدا کی خدائی اوسی پر فدا

ملائک بشر مین نہ ویسا ہوا
کہ وہ وحدہٗ ذات بین الوریٰ

منزّہ وہ شرکت سے ہو بالیقین
یہی اعتقادِ خیوری مبین

روی ابن سعد رضی اللہ عنہ فی طبقاتہ بالسند الجید ان سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال لام ایمن یا برکۃ لا تغفلی عن ابنی ھذا فانی وجدتہ مع غلمان قریبًا من السدرۃ المنتہی وایضًا ان اھل الکتاب یقولون ان ابنی ھذا نبی ھذہ الامۃ

روایت کیا ابنِ سعدِ صفی
یہ ہی انکے طبقات مین ذکر وہی

کہ یہ شیبۃ الحمد کا ہے کلام
کہ یا برکتہ امّ ایمن مدام

تو غافل نہو میرے فرزند سے
سرورِ فوادی جگر بند سے

حفاظت کیا کر تو انکی ضرور
تو خدمات انکی سے ہو بامرور

دیا ایک نے مجکو ایسا جواب — کہ نوح نبی مین بلا ارتیاب
دیا شیخ دیگر نے پھر یہ جواب — کہ ہون ہین خلیل خدا باصواب
ہوا پھر یہ فرمان ہر دو کبار — کہ اے شیبۃ الحمد عالی وقار
شجر یہ بلاریب اصل اجمل — یہ ہے اصل ثابت بفرع جمیل
یہ قرناً فقرناً الیٰ این زمان — ملا تجکو ہووے یہ تجسے عیان
یہی دیکھکر مین اٹھا بے قرار — کہو اسکی تعبیر اب آشکار
تو اونے کہا صدق ہر گریہ خواب — تو ہو صلب تیری سے ظاہر شتاب
نبیّ الورا شافع المذنبین — حبیب خدا سیّد المرسلین
جو ارض وسما مین ہمہ کائنات — وہ سبکے نبی ہین بصد بیّنات
ز جنّ و بشر بھی ملائک تمام — وہ ایمان لاوین بخیر الانام
یہ ہر رویت سلسلہ سے عیان — کہ ہون تابعین اونکے جملہ جہان
بسے آنکے تابع وہ پروانہ وار — اوسی شمع پر وہ کرین جان نثار
وہ اتباع و انصار انکے مدام — قوی ہوون بامداد ربّ الانام
ہوا سلسلہ جبکہ ظاہر شجر — تو ہے اسسے روشن جو شمس و قمر
کہ ہو رفعت ذکر اونکو نصیب — کہ یاد خدا ہے زیاد حبیب
وہ ہین اہل دین متین قویم — جو ہے انکا منکر وہ اہل جحیم
جو انپر نہ ایمان لاوے لئیم — تو نازل اسی پر عذاب الیم
ہوئی نوح کی قوم جیسی تباہ — اوسیطور مغضوب وہ روسیاہ
ہوئی رویت نوح سے یہ مثال — کہ جو انکے منکر وہ اہل وبال

مزکّی ہوئے جدّ خیر الورا | کہ تھے منتظر خاتم الانبیا
ہوئے ماہرین خواب سے خاص و عام | کہ ہون اُنسے پیدا شفیع الانام
ہوئے قائلین اسطرح سے عرب | کہ ہین شیبۃ الحمد محبوب رب
وہ صادق مصدّق وہ صدّیق ہین | وہی معدن حق و تحقیق ہین
وہی چاہ زمزم کے مختار ہین | وہ شہر الٰہی کے سردار ہین
خدا کو نہ تھی چہ کہ دیوے یہ چاہ | مگر اہل چہ کو جو ہین اہل چاہ
کرامات اونکی سے وہ ماہرین | اگرچہ اُنہونمین بسے مشرکین
لہذا رسول حبیب الٰہ | کیا صدق اپنے پہ اُنکو گواہ
کہ شاہد نبوّت کے وہ بالیقین | وہ اہل فتوّت ز قول مبین

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب | اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

سیّد الانبیا افتخار | کہ ہے جدّ میری صداقت شعار
مزکّی وہ شاہد بلا ارتیاب | وہ صادق مصدّق بخواب صواب
مبشّر کیا اونکو پروردگار | کہ ہو آنسے پیدا شہے نامدار
کہ ہو یہ کرامت اونہونکی مدام | مکرّم معظّم وہ ہون در انام
وہ جزو نبوّت سے ہون کامیاب | دلیل نبوّت سے اُنکی یہ خواب
نہوتے وہ مومن اگر اے فہام | تو ہوتا نہ اونکا یہ عالی مقام
یہ ہے رتبۂ اولیائے عظام | خصیصۂ ولایت سے ہے وہ منام
مشرّف نہ اُستے کبھی مشرکان | یہ نجم المبین مین مفصّل بیان
بھی ہے رویت سدرۃ المنتہیٰ | وہ شان ولایت بلا اشترا

کہ دیکھا ہین اونکو بلا اشتبا ۔ قریبا من السدرۃ المنتہے

وہ غلمان کے ہمراہ تھے خوشخرام ۔ فدا اونپہ املاک ہین خاص و عام

جو اسوقت ہین جملہ اہل کتاب ۔ ہوئے متفق اسپہ سب بے ارتیاب

کہ ابنی یہ لابد نبی الورا ۔ نبی ہذہ الامۃ سب بے امترا

سنو گوش ایمان سے اے منصفین ۔ یہ فرمان خیر الورا بالیقین

قال شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم ان الرویا الصالحۃ ای الحسنۃ الصادقۃ جزؤ من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ رواہ الشیخان عن انس رضی اللہ عنہم وایضا قال شفیع الانام علیہ الصلوۃ والسلام ان الرویا الصالحۃ یراھا الرجل المسلم وھی من المبشرات رواہ الامام مالک عن عطاء بن یسار رضی اللہ عنہما

یہ چھیالیسواں حصہ ہے بیگمان ۔ نبوت کے رتبے سے خواب مہان

یہ ہرگز نہووے کسیکو نصیب ۔ مگر جو کہ ہو اہل حب حبیب

کہ وہ اہل توحید ایمان شعار ۔ وہ مقبول درگاہ پروردگار

خصوصا جو مذکور ہی وہ منام ۔ کہ دیکھا اسے جد خیر الانام

دلیل نبوت وہ ہے بالیقین ۔ وہ ہی شاہد سید المرسلین

بشارت خدا سے وہ بہر کرام ۔ نذارت الہ سے وہ بہر لئام

کہ ہون تثبیتہ الحمد سے بیگمان ۔ حبیب خدا سید انس و جان

کرین انکی تصدیق جو مردمان ۔ وہ محبوب ایزد وہ اہل جنان

جو ہوا اونکا منکر وہ مردود ہو ۔ وہ شداد و نمرود مطرود ہو

وہ نوح نبی و خلیل خدا ۔ یہ لاریب دو شاہد مدعا

واتی البیت واخذ بحلقته وھو یقول

یَا رَبِّ لَا اَرْجُوْلَہُمْ سِوَاکَا — یَا رَبِّ فَامْنَعْ عَنْھُمْ حِمَاکَا

اِنَّ عَدُوَّ الْبَیْتِ مَنْ عَادَاکَا — فَامْنَعْھُمْ اَنْ یُّخَرِّبُوْا قُرَاکَا

## ثُمَّ قَالَ

لَاھُمَّ اِنَّ الْمَرْءَ یَمْنَعُ — رَحْلَہٗ فَامْنَعْ رِحَالَکَ

وَانْصُرْ عَلٰی اٰلِ الصَّلِیْـ — ـبِ وَعَابِدِیْہِ الْیَوْمَ اٰلَکَ

فجهز ابرهة جیشه وقدم الفیل الاعظم المذکور فکانوا کلما وجهوه الی الحرم براء ولم یبرحوا ان ضربوه علی راسه واذا وجهوه الی الیمن اوالی غیره من سائر الجهات هرول فامر ابرهة ان یسقی الفیل الخمر لیذهب تمییزه فسقوه فثبت علی امره ای ماوجهه الی الحرم وسیدنا عبد المطلب رضی الله عنه کان یدعوا الله التفت فاذا بطیر فقال والله انها الطیر غریبة لانجدیة ولاتهامیة ولاحجازیة وان لها شانا فطلع هو وابو مسعود الثقفی جبلا کانا یشاهدان عسکر ابرهة فارسل الله علیهم طیرا اسود اصفر لمناقیر خضر الاعناق طوالها وخضرا وبیضا وبلقا قال بن جبیر رضی الله عنه لم یر مثلها لاقبلها ولا بعدها وقد جاء فی الخبر انها طیر بین السماء والارض تعیش وتفرخ ومع کل طائر حجر فی منقاره وحجران فی رجلیه اکبر من العدسة واصغر من الحمصة وعن بن عباس رضی الله عنهما انه رای منها عند ام هانی رضی الله عنها نحو قفیز مخطط بحمرة فکان الحجر یقع علی کل واحد منهم فیخرج من اسفله وینفذ من الفیل ومن بعضهم فیخرق الارض وعلی کل حجر اسم من یقع علیه فهلک اکثرهم وذهب بعضهم هاربا ثم رکب

| کرامات انکی یہ روشن دلیل | اسی طور سے قصۂ اہل فیل |
| --- | --- |

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ

هذه القصة العجيبة والافعال الغريبة دالة على شرف نبينا الكريم عليه اطيب الصلوة والتسليم لانها من الارهاصات وهى معدودة من المعجزات وعلى كرامة سيدنا عبد المطلب رضى الله عنه لانه مظهر الارهاصات صاحب خوارق العادات وفى دفع الشدائد مستجاب الدعوات كان امير اصحاب الفيل برهة الصباح الاشرم ومعنى برهة فى لسان الحبشة الابيض الوجه فلما بلغ اطراف الحرم اخذ اموال الناس وفيها مائتا بعير لسيدنا عبد المطلب رضى الله عنه فخرج اليه فقيل لابرهة هذا سيد قريش وصاحب عير مكة المكرمة فعظمه وفخمه واسند عى انجاح مرامه فقال حاجتى ان تامر برد مائتى بعير قد سقطت من عينى جئت لاهدم البيت الذى هو شرف آبائك الكرام واساس دينكم على الدوام فالهاك عنه ذودا فقال انا رب الابل لا رب البيت له رب سيمنعك عنه فقال ردوا عليه بعرانه لينظر من يحفظ البيت منى فامر باحضار الفيل الابيض الاعظم الذى اسمه محمود وكنيته ابو العباس وهو فيل النجاشى بعثه اليه بسواله لم ير مثله عظما وجسما وقوة فلما نظر الفيل الى وجه سيدنا عبد المطلب رضى الله عنه سجد له وما كان من عادته ان يسجد لاحد فانطقه الله سبحانه وتعالى فقال السلام على النور الذى من صلبك يا عبد المطلب فغضب برهة من مشاهدة هذه الخوارق للعادات فاخذ سيدنا عبد المطلب مائتى بعير

وہ تھا فیل ابیض قوی و عظیم — عدیم النظیر وہ یکتا جسیم
وہ رفتار مین مثل برق جہان — وہ انوار مین تھا براق جنان
کہ اوسکی سفیدی سے خیرہ بصر — بھی رفتار اوسکی سے عاجز نظر
تو جد حبیب شفیع الامم — وہ اوسوقت لابد رئیس حرم
گیا اخذ ابرہ نے دو صد بعیر — ز اموال جد بشیر و نذیر
گئے پیش ابرہ وہ عالی مقام — تو اسنے کیا اونکی تعظیم تام
کیا اونکی توقیر و اکرام زین — ہوئے چشم ابرہ مین چون نور عین
تو اسطور سے اسنے کی التجا — جو فرماؤ خدمت مین لاؤن بجا
تو اوسوقت بولے یہ روشن ضمیر — کہ دے مجکو واپس جو میرے بعیر
تو بولا کہ اے سید قوم خویش — بچشم تو چون مردمک ملکہ بیش
اگر مانگتے تجھسے میرا جو تخت — تصدق تھا وہ تمپر کہ ہو اہل بخت
جو میرا یہ ہی مال و ملک و سریر — وہ ہی پیش جاہ تو از بس حقیر
یہ فرمان ہوتا اگر برملا — نکر ہدم کعبہ یمن کو تو جا
تو اوسوقت فی الفور ہوتا روان — سوئے شہر صنعائے خلد جہان
بچشم تو بودی جلیل الہمم — مکرم معظم جمیل الشیم
ولے اب ہوئے آپ بے اعتبار — نہ ہی میرے نزدیک ہرگز وقار
کہ معلوم یہ آپ کو بیگمان — کہ لاریب میرا یہ عزم جنان
کرون خانۂ دین تمارا خراب — تمارے بزرگونکا ہی جو مآب
تمارے جو اجداد عالی مرام — تو اونکا وہ لاریب دار السلام

سیدنا عبد المطلب رضی الله عنه لینظر فوجدهم هلکوا فاحتمل ماشاء الله من
صفراء و بیضاء ثم اعلم اهل مکة بهلاکهم فخرجوا فانتهبوا واخذ ابرهة داء
اسقط انامله واعضاءه ووصل الی الحبشة وطائر یحلق فوقه حتی بلغ الی
النجاشی فقص علیه القصة فتعجب منها النجاشی وسئل منه تعجبا کیف کانت
تلك الطیور اهلکت هولاء المبارزین فوقع نظر ابرهة علی ذلك الطیر فقال
ایها الملك هذا منها ففی ذلك الآن اوقع الطیر الحجر علیه فخر میتا بین یدیه
فاری الله النجاشی کیف کان هلاك اصحابه وآیة العبرة صارت منقشة علی
صحیفة قلبه هذا ملخصا فی التحریر وروح البیان والجامع الکبیر ومفاتیح
الغیب والسراج المنیر وغیرها من زبر النحاریر وتفصیل القصة مع سبب
تجاسرهم علی هدم بیت الله الامین مسطور فی کتابی نجم المبین اللهم اهد القوم
الملحدین وانصرنا علی الاعداء المنکرین بجاه حبیبك سید المرسلین وصل وسلم
علیه وعلی اله اجمعین ۞

سنو ای محبانِ خیر البشر
کہ مکے میں آئے وہ اصحابِ فیل
یہ لاریب ہے معجزے کا اثر
ہوئے قہرِ ایزد سے جملہ ذلیل
جو سردار اونکا وہ ابرہ طغام
چہل صد بتعداد بیل و مان
وہ صنعا سے آیا بصد احتشام
سہ لکھ عسکری تہا سوارِ حصان
وہ بغران تعبیر سے برکنار
کہ ابرہ کا لا بد نجاشی ظہیر
ولے اونکی سہ لاکہ جملہ قطار
لیا او سنے محمود فیلِ شہیر
وہ او س فیل سے تہا بسے فیل مست
وہ فیلِ دمان اوسکے تہا خود پرست

نہین مجکو زنہار غم اے خدا ۔ کہ ہر مرد کا ہے یہی اقتضا
کہ اپنے محل سے وہ مانع سدا ۔ نہ دے غیر کو اوسمین ہرگز وہ جا
تو تو بھی نہ دے اونکو زنہار جا ۔ تو کر منع تا اپنی جا مین وہ جا
مظفّر تو کر مجکو بر اشقیا ۔ کہ منصور رہو آل تیری سدا
وہ آلِ صلیبی وہ اہلِ جفا ۔ یہین ہون آل تیری تو بچتا خدا
وہ عابد صلیبیہ کے صبح و مسا ۔ تو معبود میرا تو ربّ الورا
ہوئی اونکی مقبول فوراً دعا ۔ ملا اونکو جو اونکا تہا مدّعا
کہ دیکہا اونہون نے یہ بعد از دعا ۔ کہ طیرانِ افواجِ طیر از سما
تو فرمایا واللہ وہ طیرِ عجیب ۔ کہ ہے شان اونکی بطرزِ غریب
نہ ہین وہ حجازی نہ بحری طیور ۔ نہ ہین وہ تہامی نہ برّی ظہور
نہ نجدی نہ مصری نہ شامی وہ طیر ۔ عجیبہ غریبہ وہ در شکل و سیر
کوئی ہے سیہ مثلِ پرہائے زاغ ۔ کوئی گردنِ سبز جون برگ باغ
بمنقارِ اصفر بپائے دراز ۔ ملخ سے بڑے لشکرِ بے نیاز
کوئی فوجِ بیضا کوئی سبز رنگ ۔ کوئی فوجِ بلقا روان بیدرنگ
وہ شانِ الہی وہ غیبی طیور ۔ نہ دیکہا کبھی اونکو اہلِ شعور
وہ جدہ کی جانب سے تھے آشکار ۔ خدا جانے لاریب اونکا شمار
بھر ایک سنگ کنکرہ اے فطین ۔ وہ ظاہر ہین سنگریزے لیکن زطین
کبیر از عدس وہ چنے سے صغیر ۔ وہ خاصیتی زہر ہین سب بے نظیر
خطِ سرخ اونپر وہ خونی نشان ۔ وہ مخصوص ہر ایک بھر کہان

تو اوسکا نہ ہرگز کیا کچھ سوال — وہ بُعران مانگے جو دنیا کا مال

دیا اوسکو تب آپنے یہ جواب — جوابِ مصفّا جو لُبِّ لُباب

کہ ربُّ الابل مین نہاہین کلام — نہون ربِّ کعبہ ربُّ الانام

کہ اِس بیت کا ربّ ربُّ الورا — کرے منع تجکو بلا اِشترا

سُنا آپ سے اُسنے جب یہ جواب — تو بولا کہ محمود لاوُ شتاب

حمیدہ صِفت سے وہ محمود نام — وہ محمودِ محمود تھا لا کلام

وہ محمود مجلس مین حاضر ہوا — تو وہ منظرِ نورِ ناظر ہوا

پڑی شیبۃُ الحمد پر جب نظر — تو اُسنے زمین پر رکھا اپنا سر

کیا شیبۃُ الحمد کو پھر سجود — کہ محمود کا حمد سے ہے وجود

رکھے شاخِ پُر میوہ سر بر زمین — کہ ہوتا بعِ اصل وہ بالیقین

ہوا جبکہ سجدے سے وہ سرفراز — تو مسطور ناطق ہوا با نیاز

کہ جو صُلب تیری سے نورِ خدا — سلامِ خدا اوسپہ دائم فدا

لئے شیبۃُ الحمد سا اپنے بعیر — تو پھر آئے نزدیکِ بیتُ القدیر

پکڑ حلقۂ در کیا یہ دعا — بقلبِ سلیم و بصد اِلتجا

کہ اے ربِّ اہلِ زمین و سما — نہ تیرے سوا ہی کسی سے رجا

کہ ہے جسے کرے دور شرّ و بلا — تو اصحابِ فیلان کو دے اب سزا

سبھے فضل تیرے سے ہی یہ رجا — کہ اونکی حمایت نکرے خدا

کیا جسنے تجسے عداوت ذرا — نہو اوسکا والی تو بہر حما

تو کر منع اُنکو زعزمِ جفا — کہ وہ عزمِ تخریبِ اُمّ القرا

تو اونکو کیا عصفِ ماکول جب — تو اوس شیبۃ الحمد نے دیکھ سب

زبان و جنان سے وہ شکرِ خدا — کیا حسبِ مقدورِ بشری ادا

کہ نازل کیا اونپہ حق نے غضب — وہ فاعل حقیقی یہ ظاہر سبب

وہ سنگریزہ گرتا جہان فیل پر — تو وہ اسفلِ فیل کرتا گذر

وہ جس شخص کے سر پہ کرتا قرار — تو دل اوسکا مسموم چون ہر مار

کہ وہ مار تھی مارِ پروردگار — وہ ظاہر مین تھی مار باطن مین نار

جبل پر کھڑے دیکھتے اونکا حال — بھی وہ شیبۃ الحمد نیکو خصال

کہ مردار ہوتے وہ اصحابِ فیل — وہ فیلون سے جیفہ بلا قال و قیل

خدا نے کہا اونکو اصحابِ فیل — کہ فیلون سے تھے سنگدل وہ ذلیل

ابابیل سے جب وہ خستہ ہوئے — تو ابرہہ کے ابرہ شکستہ ہوئے

کیا اوسنے لشکر سے فورًا فرار — کہ فرعون سے فرعون ایکبار

لیا سر پہ چادر کو مثلِ زنان — زنان سے وہ بدتر ہوا در جہان

وہ طیرِ غضب اوسپہ طیران سدا — وہ در انتظار رہے حکم خدا

گئے لشکری جبکہ سوئے سقر — تو خالی خیم تھے وہ مملو ز زر

تو اوسنے کیا سوئے حبشہ فرار — وہ طیرِ غضب اوسپہ طیران شعار

گیا جب وہ پیشِ نجاشی دوان — تو اوسنے کیا جملہ قصہ بیان

نجاشی نے سنکر کہا اے نبیل — ضعیفون سے کیونکر قوی ہو ذلیل

ابابیل و سجیل کیا تھی وہان — کہا مثل ہین طیر کے ہر نشان

یہی لفظ ابرہ کہ این مثلِ او — تو پھینکا وہین اوسنے سجیل کو

وہ منقار مین ایک پنجو نین دو | اگر بے جسیہ فی الفور مردہ وہ ہو
ادہر تو دعا کا ہوا یہ اثر | ادھر کا بھی قصہ سنو مختصر
کیا سجدہ محمود نے جب وہان | ہوئے شیبتہ الحمد اُسّے روان
تو ابرہ کے دلمین وہ ابرہ ہوا | نہ سجدے سے کچھہ اسکو عبرہ ہوا
وہ ابرہ بمعنائے ابیض عیان | سیہ دل ہوا اُسّے وہ بیگمان
وہ ابرہ سے استر ہوا در نہان | ہوا اسفل السافلین کا نشان
کیا حکم لشکر کو ہووین روان | کرین ہدم کعبہ کو فیل دمان
ہوئے مستعد اسپہ سب خاص و عام | ہمہ فیل و عسکر وہ جملہ لئام
مگر ایک مسعود محمود نبیل | کہ اُسنے نہ مانا وہ حکم ذلیل
چلاوین اُسے جبکہ سوئے حرم | تو وہ لیٹ جائے نہ رکھے قدم
زمین پر وہ بیٹھے تو مثل زمین | نہ ہرگز اُٹھے اُسّے وہ مہ جبین
کیا عہد محمود کو جب سجود | کہ پروا نہ تہا بر جمال ودود
ازل مین وہ منقاد خیر الانام | تو اُسّے ہوا اوسکا محمود نام
قدم پر گرا جبکہ وہ نیکنام | تو کیونکر گرائے وہ بیت الحرام
چلاوین اگر اوسکو سوئے یمن | تو چلتا وہ مثل ظبیئے ختن
زد و کوب اُسپر ہوا سب محن | ولے اُسنے ہرگز نہ مانا سخن
محبت جو دعوی بلا ہی گواہ | گواہ گر نہووے تو دعوی تباہ
اسی کش مکش مین وہ اصحاب فیل | کہ سب کید اونکا ہوا پھر ضلیل
کہ طیرا ابابیل اونپر ظلیل | وہ سجیل ترمی باذن جلیل

وہ نورِ خدائی وہ نجم المبین — لرجم الشیاطین نہ اہل یقین
وہ یٰس و طٰہٰ وہ حرزِ متین — وہ حاضر وہ ناظر لجملہ مکین
یہ فرش زمین اور عرشِ برین — ہمہ خاک پائے ہمان نازنین
چہ فرشی چہ عرشی و جملہ مکین — ہمہ نعل بردارِ آن مہ جبین
زشرکت منزہ وہ نورِ مبین — وہی وحدہٗ درہمہ محسنین
اگرچہ وہ ہین لامکانی امین — ولیکن ہوئے لامکانسے مکین
تو پیدا ہوئے وہ مکین درمکان — تو پیدا ہوا وہ خدائے جہان
خدائے جہان جبکہ پیدا ہوا — تو اوسپر دلِ خلق شیدا ہوا

خدائے غیوری ہویدا ہوا
خدائی ندائے سویدا ہوا

وہ نیمہ محرم سے اے نیکدان — الی مولدِ سیدِ انس و جان
زمان خمس و خمسین ۵۵ لیل و نہار — ہوئے متفق اسپہ اکثر کبار
وہ تہا عدلِ نوشیروان کا زمان — چہل سال و دو ہے ۴۲ وہ تہا حکم ران
زعیسیٰ الی مولدِ مصطفا — صدی چھٹے ۶ ہوئی نزد اہل صفا
وفاتِ سکندر سے خیر الانام — صدی ہشت ۸۰۰ و بالا وہ ہشتاد عام
زداود تا سید الانبیا — سنہ ہشت و یک الف ۱۰۰۸ ایراد کیا
زموسیٰ الی شافع المذنبین — صدی تین و دو و الف ۲۳۰۰ ہین بالیقین
براہیم سے تا شفیع الورا — سنہ ہفت و سہ الف ۳۰۰۰ بے امترا
زنوح نبی تا حبیبِ احد — چہل چار صد ۴۴۹ عام و بالا نود

ہوا ابرہ پر کنکرہ کارگر · لگا اوسکے دلمین وہ ابرہ کا سر
تو مابور ابرہ ہوا چون کلاب · قلیس سقر مین ہوا باریاب
ہوئے جبکہ مردہ وہ سب نابکار · تو اُنسے عفونت ہوئی آشکار
ہوئے اُس سے رنجیدہ اہلِ عرب · رئیسِ حرم پیش آئے وہ سب
کہ اے شیبۃ الحمد نیکو لقا · کرین کسطرح شکر تیرا ادا
کہ ذاتِ تو یُمنِ خدائے جہان · صفاتِ تو بر خلق امن و امان
زامنِ تو دفعِ شر و روبلا · زیُمنِ تو حاصل عطائے خدا
سراسر وجودِ تو برکات و خیر · وجودِ تو دفعِ ہمہ شر و ضیر
کرو اب عنایت بفضل و فور · کہ جلدی سے ہو یہ بلا ہمسے دور
تو پھر شیبۃ الحمد نے کی دعا · کہ اے خالقِ اہل ارض و سما
یہ زندہ و مردہ وبالِ جنان · تو ان موذیون سے ہمین دے امان
تو ایسا ہوا پھر دعا کا اثر · کہ سیلاب سے وہ گئے در سقر
ہوئے امن و راحت مین جملہ عرب · نہ کچھ خوفِ اعدا انہین روز و شب
کیا غارتِ مالِ اصحابِ فیل · ہوئے جملہ آسودہ بے قال و قیل
جو وہ شیبۃ الحمد عالی گہر · بھی عفان و مسعود کا جو پدر
یہ تینو غنا مین ہوئے سب سے بیش · کہ سب سے یہ تھی حسن طالع مین پیش
وہ تاریخ نیمہ محرم ضرور · ہوا جبکہ اونپر غضب کا ظہور
اوسی سال مین رحمتِ عالمین · حبیبِ خدا سید المرسلین
وہ شمس الضحیٰ شافع المذنبین · وہ بدر الدجیٰ حامئ یوم دین

وہ آلِ صلیبی وہ اہلِ جفا ۔۔۔ میں ہوں آل تیری تو بخشا خدا
وہ عابد چلیپہ کے صبح و مسا ۔۔۔ تو معبود میرا تو ربّ الوریٰ
ہوئی اونکی مقبول فوراً دعا ۔۔۔ ملا اونکو جو اونکا تھا مدّعا
تو کفّار ہرگز نہ آلِ خدا ۔۔۔ جو آلِ خدا ہو وہ مومن سدا

قال فی التحریر والتحبیر وبدیع المثال وبنیع المنال وغیرها من زبر ارباب الکمال ان الآل جمع فی المعنی ومفرد فی المبنی یطلق بالاشتراک علی معان احدها الاتباع والمطیع نحو آل فرعون والثانی النفس نحو آل موسی وآل هارون والثالث اولاد البنت کالحسنین رضی الله عنهما والرابع الابناء واولادهم کآل ابرهیم وآل عمران وآل داؤد علیهم السلام والخامس کل مومن تقی کذا اجاب رسول الله صلی الله علیه وسلم حین سئل عن الآل والسادس الاولیاء الذین هم اهل الکشف والشهود والسابع الخلیفة والامام وهولاء من حیث الوراثة العلمیة والعملیة والحالیة والثامن الاصحاب من قرابة الصحبة والتاسع الشرفاء والعاشر الاهل والعیال فآل الصلیب عابدی الصلیب وآل الربّ موحّد الله الحسیب وهذا من القسم الاوّل والله الاعلم الاجل

کہ لاریب ہے آل سے یہ مُراد ۔۔۔ کہ جو تابعانِ خدا سے عِباد
جو ہو نفی و اثبات اندر دعا ۔۔۔ وہی اصلِ توحید بے اِمترا
وہی کلمۂ باقیہ بے گمان ۔۔۔ وہی کلمۂ طیبہ ہے عیاں
وہی ہو دعائے خلیلِ خدا ۔۔۔ ہوئی جو کہ مقبول ربّ الوریٰ
وہ لا از جور تا سواک ضرور ۔۔۔ یہی ہو وہ توحیدِ اہلِ شعور

۶۷۵۰

ہبوطِ صَفِیُّ اللہ سے کر شمار — صدی ہفت و نیمہ گزشش ہزار

جو ہیں ابنِ اسحاق نیکو خصال — یہ از ابنِ عباس و انکا مقال

ز آدم الیٰ خلقِ عرشِ عظیم — بیان اسکا بسیار نزدِ فہیم

ولے اسطرح سے بانُسِ جلیل — یہ نجمُ المبین میں ہے روشن دلیل

کہ پیدا ہوا پیشِ جملہ اَنام — وہ نورِ محمد علیہ السلام

ز نورِ الٰہی قدیمُ الصفات — جو ہے کنزِ مخفی وہ بالبیّنات

سَنہ اَلفِ اَلف اور ستّر ہزار — دگر او سپہ چھے سو تو کر اب شمار

سَنہ آخرت سے جو نزدِ کبار — وہ دنیا کا سنہ لاکھ ستّین ہزار

کہ جب سال دنیا میں گذرے ہزار — تو عقبےٰ کا یکروز ہووے شمار

غیوری جو ہے دورۂ احمدی
خدا سے خدا تک وہ ہے سرمدی

قال فی انس الجلیل ان اللہ تعالیٰ خلق نور حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل سائر الکائنات بالف الف وستمائۃ وسبعین الف سنۃ قال فی شرف المصطفیٰ ھذا بسنۃ الآخرۃ وھی ثلاثمائۃ وستون یوماً وکل یوم الف سنۃ من سنۃ الدنیا

سنو اے محبانِ خیرُ الورا — علیہ صلوٰۃ و سلامِ خدا

کہ وہ شیبۃُ الحمد کی جو دعا — کہ اے خالقِ اہلِ ارض و سما

نہ تیرے سوا ہے کسی سے رجا — کہ ہمسے کرے دور شرّ و بلا

مجے فضل تیرسے ہے یہ رجا — کہ اونکی حمایت نکر اے خدا

مظفر تو کر مجکو بر اشقیا — کہ منصور ہو آل تیری سدا

خدا سے تو ڈر اے لعین و رجیم
کہ فیضِ قدیمی جو لاریب ہی
نہ کہہ نسبت اوسکے مین کچھ عیب ہی
مقالات و حالاتِ اُمّت مدام
اَذِیّت نہ دے اونکو تو ای لعین
تو اوس رحمتِ حق سے ہی مُستفید
ازان شُکر لازم یہ ہی بیگمان
کہ سب ما در و پدرِ شاہِ شہان

نہ زنہار ہو تو زاہلِ جحیم
وہ نورِ الٰہی جو بے عیب ہی
کہ لاریب وہ عالمِ غیب ہی
یہ جملہ عیان عینِ خیرُ الانام
کہ لاریب وہ رحمتِ عالمین
تو کر شکر اوسکا نہو چون یزید
کہ وِردِ زبان ہو یہ باصدقِ جان
وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان

خیوری کا واللہ یہ ایمانِ جان
کہ وہ جانِ ایمانِ وہ جانِ جنان

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الرَّاجِعِیْنَ اِلَیْہِ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَخَزَائِنِھَا وَمِلْأَ الْاَکْوَانِ وَکَوَائِنِھَا

وصل چھٹا بیچ ردِّ بعض شُبہات اربابِ شَین کے اور بیان ایمان والدینِ شریفین سیّد الثقلین کے پہلا شُبہ یہ کہ فقہ اکبر مین عبارت مَاتَا عَلَی الْکُفْر مذکور ہے اور یہ رسالہ امام اعظم رحمہ اللہ الاکرم کا مشہور ہے دوسرا شُبہ یہ کہ اگر والدینِ جدّ الحسن والحسین صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْوَاصِلِیْنَ اِلَیْہِ اہلِ ایمان تھے تو پھر اونکو زندہ کرنا کیا ضرور تہا اور اُس زندہ کرنے مین حق تعالیٰ کو کیا منظور تہا تیسرا شُبہ یہ کہ ایمان یاس و باس

| | |
|---|---|
| یہی ہے وہ مضمونِ جملہ دعا | کہ ربّ الورا ہے خدائے سما |
| ربوبیتِ رب کا اقرار ہے | عبودیتِ بندہ اظہار ہے |
| بتونکی عبادت سے بیزار ہے | دلِ صاف اونکا جو مختار ہے |
| وہ حبِّ محمد مین سرشار ہے | وہ سرشارِ جنت مین سردار ہے |

غیوری اسی سے تو سردار ہے
کہ قدمِ محمد پہ سردار ہے

| | |
|---|---|
| توجب قدمِ احمد پہ سردار ہے | تو سردار دنیا سے بیزار ہے |
| یہ اظہر من الشمس تحقیق ہے | یہ ابین من الامس تنمیق ہے |
| سویدائے دلمین یہ تصدیق ہی | ز ربّی یہی مجکو توفیق ہے |
| کہ آبا و اجدادِ خیر الانام | ہمہ اولیائے خدا لا کلام |
| جو وہ شیبۃ الحمد جدِ حبیب | نہوتے ولیِ صفیِ لبیب |
| تولا اجورتا سواک بیان | نکرتے دعا مین وہ ہرگز عیان |
| بتون سے وہ کرتے بسے التجا | کہ ہی کافرونکی اونہون سے رجا |
| وہ ضرّائے سرّائے مین لا کلام | ہمہ رنج و راحت مین ہر صبح و شام |
| خدا سے وہ کرتے یہی التجا | نہ تیرے سوا ہی کسی سے رجا |
| تو ہی جائے امید میری سدا | مدد کر مدد کر مدد اے خدا |
| ا سیطورِ کتبِ سیر مین بیان | جہان اونکا احوال جسمین عیان |
| سوا اسکے وہ اہلِ فترت ضرور | نہو مطلقا او نپہ حکمِ کفور |
| کہ آیا نہ اون پاس کوئی رسول | تو کیونکر معاتب وہ ہوون بی محول |

عبودیت عبد تیرا مقام | گدائے درِ پیر ہو تو مدام
قدم پر جبین رکھ جبین پر تو جان | وہی جانِ جان ہو یہ وِردِ جنان
تو اِس نحو تیری سے جب محو ہو | تو سکرِ انا سے تجھے صحو ہو
تو پھر مکتبِ عشق مین ہو مقیم | بھی پڑھ ابجد محوِ لوحِ جسیم
الف با یہ از چشمِ دل کر نظر | تو پھر دیکھ اوسمین یہی مستقر
کہ آخر مین ہی وہ جو اول رقیم | وہ اسّے یہ آسّے وہی ہی قدیم
کہ اوّل خدا اور آخر خدا | ولے درمیان جلوۂ مصطفا
یہی جلوہ اُوسے جو پیدا ہوا | تولا بد وہ اسّے ہویدا ہوا
وہ لاریب جب اسّے پیدا ہوا | تو اِس جلوہ خود پہ شیدا ہوا
تو چاہا کہ یہ جلوہ ہو در عیان | تو ہو اسّے مبرا عیان کچھہ بیان
تو پیدا ہوا جلوہ گاہِ خدا | خدا جسّے پیدا ہوا بر ملا
وہ جب دستِ قدرت سے پیدا ہوا | تو حور و ملک اوسپہ شیدا ہوا
ہوا جب منصّہ پہ جلوہ نمود | کیا تب ملائک نے اوسکو سجود
منصّہ سے ظاہر ہین آدم مراد | کہ وہ مظہرِ نورِ خیر العباد
بنائے منصّے بسے جلوہ گاہ | ہوا ہر منصّہ پہ جلوۂ الٰہ
تو نورِ خدا کا ہوا پھر ظہور | محمّد سے پیدا ہوا وہ غفور
منصّے ہمہ پاک ای ذیشعور | کہ ہین مظہرِ نورِ قدسی ضرور

غیوری یہی قولِ غفّار ہے
کہ طیّب کو طیّب سزاوار ہے

شرع مین نا منظور ہے چہ جائیکہ ایمان لانا قبول ہو
اوسکا جواز اہل قبور سے

سنو اے عزیزو بگوش جنان
کہ ہو تمسے راضی خدائے جہان

کہ مذکور بالا کے جو منکران
وہ ہین معترض اسطرح سے عیان

کہ ہی فقہ اکبر مین ایسا بیان
کہ ماتا علی الکفر وہ والدان

یہ ہی بو حنیفہ کی اشہر کتاب
امام ائمہ وہ بے ارتیاب

تو کسطور ثابت یہ ہو بالیقین
کہ سب پدر خیر الورا مومنین

یہ ہے وسوسہ از لعین رجیم
ولیکن وہ معذور نزد فہیم

کہ ماہر نہین ایسے اسرار کے
شناور نہ وہ بحر زخار کے

نہ نحوی کا اس بحر مین کاربار
کہ محوی یہان دیکھتا ہی کنار

یہ وہ بحر ہے جسمین خود ناخدا
گریبان کرے چاک بہر بہا

معاذ اللہ ہرگز نہ یہ افتخار
یہ ہی اونکا انصاف سے اعتذار

گدائی سے اونکو بسے عار ہے
اونین منصب شاہ درکار ہی

جبلت مین دائم ریاست کی بو
تقدم کی ہر وقت ہی جستجو

تو کیونکر یہ امارہ مامور ہو
نہ حاکم جو محکوم در ذل و خو

لہذا ہوا وابتغوا کا خطاب
الیہ الوسیلہ کہ ہو کامیاب

انا ربکم نفس کا ہے کلام
کہے رب عبدی یہ پڑہ تو مدام

کہ من ای شیٔ یہ تیرا وجود
یہ من نطفۃ ہے بنا تیرا بود

نہ نطفے کو لائق انا زینہار
تو کہہ انت ربی مین ہون شرمسار

قال العلامة علي القاري رحمه الله الباري في شرح الفقه الاكبر وقوله رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تا على الايمان ليس هذه النسخة في اصل شارح تصدى لهذا المبدا لكونه ظاهرا في معرض البيان الى آخر ما قال بالا بقان ٥

جو معتقد ہین بسے بد نہاد — تو در اصل سے ہے انکا وہ اعتقاد
کیا اونسے پھر اخذ معتزلیان — وہ لاریب ہی کفر نزد مہان
کتاب و مصنف ہوئے ایکنام — وہ معتزلیون سے یہ سنی امام
کیا نقل اوسکو بسے مردمان — بآن لفظ و مضمون در ہر زمان
ہوا نام نامی یہ یہ اسم ام — کہ ہین بو حنیفہ وہ کوفی امام
کہ یہ فقہ اکبر ز نعمان ضرور — امام ائمہ وہ ہین بے فتور
یہ تحقیق سے انکی تحریر ہے — نہ اسمین کوئی جائے تقریر ہے
ہمارے زمانے مین جستجو پہ — جو ہی غنیۃ الطالبین اے پسر
کہ ہی اوسمین اندک ز غوث الانام — جو باقی ہمہ اوسمین دیگر کلام
اسیطور وہ فقہ مخلوط جو — مروج ہوئی وہ بلا جست جو
جو حساد سے تھے منکران امام — ملا اونکو یہ وقت حسب المرام
تو وہ قول ماتا جو ہے ناسداد — وہ معتزلیونکا جو ہے اعتقاد
تو اون سب نے اوسکو بصد اہتمام — کیا درج بھی در کتاب امام
لکھا متصل اوسکے بھی یہ کلام — کہ ایمانپہ گذرے شفیع الانام
بسے نسخ اوسکے ہوئے بھر نگار — کہ موجود وہ اوراق ہی در شمار
مروج ہوئی وہ بلا گفت گو — کسی نے نہ کی اسمین کچھ جستجو

کہ نوری کے لائق جو نوری ضرور — کہ ناری کو ناری سے لابد سرور
نہ کر تو ولایہ بیانِ صدور — کہ مُلحِد کو اسّے نہ ہرگز سرور
تو کر وہ بیان ظاہری آشکار — کہ ہے اہلِ ظاہر کا جسپر مدار
سُنو اے مُحبّان اہلِ صواب — کہ اُس شُبہہ کا مختصر یہ جواب
کہ ہین بیس فُقہائے روئے زمین — وہ کُنیت مین ہین متّحِد بالیقین
ہمہ بو حنیفہ سے مشہور ہین — بسے مردمان اسّے مغرور ہین
بصائر مین ہے یہ بصیرت عیان — یہ قاموس مین مختصر ہے بیان
از انجملہ ہے وہ بخاری مُقر — کہ وہ بو حنیفہ سے بھی مُشتہر
وہ ہے ابنِ یوسف بلا ارتیاب — کیا اُسنے تالیف بھی یک کتاب
عقائد مین بھی فقہِ اکبر بنام — وہ مُوجز باوراقِ ستّہ تمام
جو ہے فقہِ اکبر کتابِ امام — کیا اُسمین زیر و زبر کچھ کلام
بھی تصریح اوسمین کیا بعض جا — کیا بعض جا مین بسے افترا
لکھا اوسمین یہ جملہ از بسکہ شین — کہ ماتا علے الکُفر وہ والدین
لکھا بعد اُسکے یہ بھی اے فہام — کہ ایمانپہ گذرے شفیعُ الانام
تو روشن ہوا اسّے یہ بالیقین — کہ مُعتزلہ سے ہے وہ بیشک لعین
کہ مُمکن یہ نزدیک مُعتزلیان — کہ ہو سلب ایمان زپیغمبران
ولے اونکا لاریب یہ اعتقاد — کہ ایمانپہ گذرے شفیعُ العباد
چنانچہ یہی افترائے لئیم — ہوا شرح مُلّا علی مین رقیم
یہی لفظ اوس جائے مذکور ہین — بسے اسّے مغبون و مغرور ہین

پشیمان ہوئے قولِ تحقیر سے ‎ نہ مُہلت ملی اونکو تقدیر سے

کہ تحریر سے وہ کرین سب عیان ‎ رجوع دلی کو مُفصّل بیان

اَجل کے منادی نے کی جب ندا ‎ تو لبّیک بولے وہ مکّی سدا

ہوئی جبکہ تائیدِ پروردگار ‎ تو تحقیق اوسکی ہوئی آشکار

کہ جو فقہِ اکبر کتابِ امام ‎ مُحرّر قدیمی وہ نزدِ کرام

تو اوسمین نہ کچھ اسکا ہرگز نشان ‎ کہ مَاتَا عَلَی الْکُفْر وہ والدان

و لے بوحنیفہ بخاری وطن ‎ تو جب اُسکے نسخے ہوئے مُمتحن

تو اونمین وہی جملہ مذکور تہا ‎ اوسی مُفتری سے وہ پُرزور تہا

تو پہر بوحنیفہ جو اعظم امام ‎ اِمامِ ائمہ جلیل المقام

وہ اِس مسئلے مین ہوئے پاکصاف ‎ نہ باقی رہا اسمین کچھ اختلاف

جو علمائے نامی اِمامانِ دین ‎ تو اونپر کیا اِفترا مُفسدین

لکہا اونکی تصنیف و تالیف مین ‎ بھی تقریظ و تنمیق و توصیف مین

خلافِ عقائد بسے شرّ و زور ‎ فروعات مین بھی کیا ہے فتور

عدیدہ مکائد وہ تھے مُفسدان ‎ نہو اسکی تفصیل ممکن یہان

وہ محبوبِ سُبحان و غوثُ الْاُمَم ‎ وہ شَعرانیئے سیّدی ذی ہمم

جو ہین ابنِ حنبل وہ عالیمقام ‎ بھی وہ شیخ اکبر جو بَینَ الانام

اِمامِ غزالی بسے نیک نام ‎ جلالِ سیوطی جلیلُ المرام

بھی صاحب ہدایہ وہ بُرہان تام ‎ سوا اِن بزرگونکے دیگر فخام

ہوا اونسے راضی خدائے انام ‎ اونہونپر ہوئے اِفترائے لئام

یعلمون منه صحة الاعتقاد لافتتنوا بما وجدوه تحت وسادته وکذلک دسوا
علی صاحب القاموس کتابا فی الرد علی الامام الهمام ابی حنیفة وتکفیره ودفعوه
الی ابی بکر الخیاط الیمنی رضی الله عنه فارسل یلوم الشیخ مجد الدین علی ذلک
فکتب الشیخ مجد الدین رضی الله عنه الیه ان کان بلغک هذا الکتاب فاحرقه
فانه افتراء من الاعداء وانا من اعظم المعتقدین فی الامام ابی حنیفة النعمان
بلغه الله اعلی غرف الجنان وذکرت مناقبه فی مجلد وکذلک دسوا علی الامام
الغزالی عدة مسائل فی کتاب الاحیاء وظفر القاضی عیاض رضی الله عنه بنسخة
من تلک النسخ فامر باحراقها قال الامام الشعرانی قدس الله سره النورانی
وکذلک دسوا علی فی کتابی المسمی بالبحر المورود جملة من العقائد الزائغة واشاعوا
تلک العقائد فی مصر ومکة المکرمة نحو ثلاث سنین وانا بری منها واذا علمت ذلک
فاعلم ان الحسدة قد دسوا علی الشیخ الاکبر قدس الله سره الانور فی کتبه کما
دسوا فی کتبی فانه امر قد شاهدته عن اهل عصری فی حقی فالله یغفر لنا
ولهم آمین وقد اخبرنی بذلک الشیخ سیدی ابو الطاهر المغربی نزیل مکة
المشرفة ثم اخرج لی نسخة الفتوحات التی قابلها علی نسخة الشیخ التی بخطه فی مدینة
قونیة فلم ار فیها شیأ مما کنت اتوقف فیه وحذفته حین اختصرت الفتوحات
فلا ینبغی ان یصدق فینا شیٔ مما ینسب الینا علی لسنة الذین لا یخشون الله
تعالی انتهی وقال عقل القرن الحادی عشر سیدی وسندی ابن الحجر
فی الخیرات الحسان روح الله روحه فی اعلی غرف الجنان واعلم ان بعض
المتعصبین ممن لم یمنح توفیقا جاء لی بکتاب منسوب الی الغزالی قدس الله

اسیطور سے ہی بسے افترا
خیوری پہ از دست اہل طغیٰ

جو اسباب تکفیر ہین بالیقین
وہابیہ نجدیہ ہین وہ لئام
رسول خدا سے نہ اونکو حیا
توکیونکر نہ مجبر کرین افترا
یہ مشتے نمونہ برائے فہام

کرین افترا مجبہ وہ ملحدین
خوارج عقائد مین ہین لاکلام
خدا پر کرین افترا اشقیا
ازل مین وہ موذی ہوئے پر جفا
مفصل وہ نجم المبین مین تمام

خیوری تو کر ذکر الفاظ چند
کہ اسناد نزد محقق پسند

قال العلامۃ والحافظ الفہامۃ ابن حجر المکی قدس اللہ سرہ الزکی فی فتاواہ والموجود فیہا ذلک لابی حنیفۃ ابن یوسف البخاری لا لابی حنیفۃ النعمان بن ثابت الکوفی رضی اللہ عنہ وقال الفقیہ النبیہ الطحطاوی قدس اللہ سرہ الارضی والسماوی علی الدر المختار شرح تنویر الابصار وما فی الفقہ الاکبر من ان والدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الکفر فمدسوس علی الامام الاعظم رحمہ اللہ الاکرم ویدل علیہ ان النسخ المعتمدۃ منہ لیس فیہا شیئ من ذلک قال فی تحفۃ المرید واما ما نقل عن الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ فی الفقہ الاکبر من ان والدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الکفر فمدسوس علیہ وحاشاہ ان یقول ذلک والقصۃ مشہورۃ قال فی الیواقیت والجواہر وقد دس الزنادقۃ تحت وسادۃ الامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فی مرض موتہ عقائد زائغۃ ولولا ان اصحابہ

نہ ہے یہ مقالِ امامِ ہمام    جو نعمانِ ثابت وہ کوفی مقام
جو ہے نصرتِ دین کتابِ متین    تو ہے اسمین تفصیل وسکی مبین
بھی لطخا دیئے دُرّمین ہے نگار    کہ در فقہِ اکبر جو ہے آشکار
کہ ماتاب علی الکفر وہ والدین    یہ مدسوس نعمان یہ ہے قولِ شین
یہ ہے افترا بر امامِ ہمام    یہ اظہر من الشمس نزدِ فہام
کہ جو معتمد اوسکے نسخے عیان    تو اونمین نہین اسکا ہرگز نشان
یہ در تحفہ ہے تحفہ بہرِ مرید    کہ اسطور سے جو مقالِ عنید
کہ در فقہِ اکبر یہ ہے لاکلام    کہ بر کفر گذرے وہ دونو کرام
تو لاریب یہ افترا بر امام    نہین اونکا زنہار ایسا کلام
کہ وہ پاک اُس قول سے ای ولید    نہو پاک مردونسے قولِ پلید
کہ ہے ذات جیسی تو ویسی صفات    تو ہے طیبون کے لئے طیبات
خبیثات لابد برائے خبیث    تو لاریب وہ قول قولِ خبیث
ہوا قصہ افترا بس شہیر    نہ محتاجِ تفصیل ہے جو بصیر

تو حاصل ہوا جملہ تعبیر سے
خیوری کی فرخندہ تقدیر سے

نہ تقدیر سے یہ نہ تدبیر سے    یہ نورِ محمد کی تنویر سے
کہ اوس ابن یوسف کا ہے وہ مقال    کہ ہو جتنے مومن کو لابد ملال
وہ لاریب ہے افترا بر امام    کہ ہین پاک آسے وہ نزدِ فہام
جو ہے فقہِ اکبر کتاب امام    تو جو معتمد اُسکے نسخے تمام

سرہ العالی فیہ من التعصب الضیع والحط الشنیع علی امام المسلمین وحید الائمۃ المجتہدین ابی حنیفۃ الکوفی قدس اللہ سرہ الصوفی ما تضم عنہ الاذان ویقول الموفق عند سماعہ لیت ذلک ما کان ثم ظفرت بانہ لمحمود المعتزلی لا لحجۃ الاسلام محمد الغزالی قال المحقق العلامۃ والمدقق الفہامۃ عبدالحکیم رحمہ اللہ الکریم فی ترجمۃ غنیۃ الطالبین عند نسبۃ المرجیۃ من الفرق الناریۃ الی امام المسلمین بہذا التحقیق الانیق المبین اعلم ان ذکر الحنفیۃ فی فرق المرجیۃ والقول بان الایمان عندہم المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ خلاف مذہب ہذہ الطائفۃ المقرر فی الکتب فان بعض المبتدعین المبغضین لہذہ الفرقۃ ادخل تلک العبارۃ فی کلام الشیخ رضی اللہ عنہ ہذا ملخص ما فی الجزء السابع المتین من کتابی نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین وان الفرقۃ الوہابیۃ ذات الفرقۃ والعقائد الخارجیۃ قد افتروا علی ہذا المولف المسکین صانہ اللہ من شر المفسدین افتراء وفیا تقریرا وتحریرا اللہم اہد المعاندین رشدہا وذکرہم اہوال الموت وما بعدہا لان بالحسد فقدت بصیرتہم وبالحقد خبثت سریرتہم فانہم فی قفار الطغیان یعمہون صم وبکم عمی فہم لا یرجعون وکیف لا یکون ذلک الجنون شعر

| | |
|---|---|
| کل العداوۃ قد ترجی ازالتہا | الا عداوۃ من عاداک من حسد |
| یہ فرمانِ ابنِ حجر بیگمان | یہ اونکے فتاویمین روشن بیان |
| کہ درفقہِ اکبر جو مسطور ہے | کہ ما تا علی الکفر مذکور ہے |
| یہ اوس بوحنیفہ کا لا بد سخن | جو ہی ابنِ یوسف بخاری وطن |

تو مُلّا نے چاہا یہ اے ذیشعور — کہ اطفائے نورِ خدا ہو ضرور
ولیکن وہ نورِ خدا لا کلام — ہوا دین و دنیا مین لابد تمام
کہ ہین والدینِ شفیعُ الانام — مُوَحِّد مُسلمان وہ ناجی مدام
روایت یہ ہے عائشہ سے عیان — ہوا اُنسے راضی خدائے جہان
کہ داعی ہوئے ربسے خیرُالانام — عَلَیہِ صلوٰۃِ خدا و سلام
کہ ربّی تو ئی خالقِ بحر و بر — تو کر زندہ اب میرے مادر پدر
تو ایمان وہ لاوین مجھپر ہو سرور — سرورِ فوادی سے در چشم نور
تو کر ابرِ چشمو نسے باغ جنان — تر و تازہ خندان جو باغِ جنان
کیا حق سنے اونکی دعا مستجاب — تو زندہ ہوئے وہ بلا ارتیاب
فآمنّا ہر دو سے علے المصطفا — اگرچہ وہ تھے اہلِ ایمان سدا
ہوئے پھر وہ مشتاقِ ربّ السما — گئے دارِ فانی سے دار البقا
یہ ثابت ہوا نزدِ اہلِ خبر — ہوئے متفق اسپہ اہلِ بصر
ازانجملہ ہین بیہقی و خطیب — سُہیلی جلالِ سیوطی لبیب
وہ ابنِ عساکر وہ ابنِ مُنیر — بھی وہ ابنِ شاہین و صفدی خبیر
بھی وہ قسطلانی و ابنِ حجر — بھی وہ قُرطبی ناصرِ دین دگر
اَبُو القاسم و سُبکئے نامدار — بھی وہ ابنِ سیّد جو ہین باوفا
سنوسی و زرقانیئے ذی بصر — بھی وہ تلمسانی بسے مُعتبر
وہ طبری جو ہین از مُحبانِ دین — سوا اُنکے دیگر جواز کاملین
کہ احیائے اَبوین بہرِ حبیب — کیا حق سنے ظاہر نہو تو مریب

| کہاں یہ نشان وکہاں انکی شان | | تو ممکن نہیں اسکا ہرگز نشان |
|---|---|---|
| وہ منکر کا دندان شکن ہے جواب | | جو مذکور بالا ہے پر صواب |
| کہ دن جلد ہو کھٹ ملا کی یہ آت | | نہ ملا کی اسمیں چلے کوئی بات |

قال فی تحفۃ المرید وشرح زبدۃ التوحید غلط علی القاری یغفر اللہ لہ فی کلمۃ شنیعۃ قالہا واراد ان یطفیٔ نور اللہ بالافواہ والحق الذی تلقی اللہ علیہ ان ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم ناجیان محکوم بایمانہما وروی عن عائشۃ رض انہ صلی اللہ علیہ وسلم سال ربہ ان یحیی لہ ابویہ فاحیاہما فآمنا بہ ایضا ثم اماتھما واللہ سبحانہ ان یخص نبیہ بما شاء من فضیلۃ وان ینعم علیہ بما شاء من کرامہ انتہی واتفق علی صحۃ ھذا الحدیث الامام السھیلی فی الروض والعلامۃ القرطبی فی التذکرۃ والقسطلانی فی المواھب والزرقانی فی شرحہ وابن ناصر الدمشقی فی مورد الصادی وتقی الدین فی التعظیم والمنۃ والخطیب فی السابق واللاحق والجلال السیوطی فی الخصائص ولہ مقامات السندسیۃ وغیرھم کابن عساکر وابن شاھین ومحب الدین الطبری وابن المنیر والصفدی والسنوسی والتلمسانی وقال ابن سید الناس فی العیون بعد صحۃ اسناد ذلک انہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل راقیا فی المقامات السنیۃ صاعدا علی الدرجات العلیۃ الی ان قبض اللہ روحہ الطاھرۃ الیہ وازلفہ بما خصہ بہ لدیہ من الکرامات الباھرۃ والمعجزات القاھرۃ فلا تلتفت الی اعتراض المعترضین اللھم ارض عن الائمۃ حفاظ الدین

| یہ ہی تحفہ از بہر قلب سلیم | | یہ در زبدہ تحفہ ہوا ہے رقیم |
|---|---|---|
| غلط بولے واللہ وہ قول ضریر | | کہ ملا علی نام سے جو شہیر |
| لہٗ یغفر اللہ قول عذاب | | وہ کلمۂ شنیعہ بلا ارتیاب |

لیلۃ فدعی اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام فاحیاھا فعاشت بعد ذلک و ولدلھا
فقالوا یحیی من کان قریب لعھدہ من الموت فلعلھم لم یموتوا بل اصابتھم سکتۃ
فاحی لنا سام بن نوح علیھما السلام فقال عیسی علیہ السلام دلونی علی قبرہ فخرج
والقوم معہ حتی انتھی الی قبرہ فدعی اللہ تعالی بالاسم الاعظم فخرج من قبرہ
وقد شاب راسہ فقال سیدنا عیسی علیہ السلام کیف شاب راسک ولم یکن فی
زمانک شیب قال یا روح اللہ لما دعوتنی سمعت صوتا یقول اجب روح اللہ فظننت
ان القیامۃ قد قامت فمن ھول ذلک شاب راسی فسالہ عن النزع فقال یا روح اللہ
ان مرارتہ ما ذھب الی الان من حنجرتی وقد کان من وقت موتہ اکثر من اربعۃ
آلاف سنۃ فقال للقوم صدقوہ فانہ نبی فآمن بہ بعضھم وکذبہ آخرون ثم قال
لہ مت فقال بشرط ان یعیذنی اللہ سکرات الموت فدعی اللہ تعالی فاجابہ انتھی
قال الحافظ جلال الدین روح اللہ روحہ فی العلیین فی الخصائص بھذہ النفائس
انہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام جمع لہ کلما اوتیہ الانبیاء علیھم
الصلوۃ والسلام من المعجزات والفضائل ولم تجتمع لغیرہ تلک الشمائل وقال القاضی
عیاض رحمہ اللہ الفیاض فی کتابہ الشفا ومعجزات نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ
اظھر من سائر معجزات الانبیاء علیھم السلام بوجھین کثرتھا وانہ لم یوت نبی
معجزۃ الا وعند نبینا مثلھا او ما ھو ابلغ منھا وقد نبہ القوم علی ذلک ومن ثمہ
قول القائل ذی المجد والفضائل شعر

| | |
|---|---|
| لِکُلِّ نَبِیٍّ فِی الْاَنَامِ فَضِیْلَۃٌ | وَجُمْلَتُھَا مَجْمُوْعَۃٌ لِمُحَمَّدٖ |

یقول المولف المسکین اناقہ اللہ رحیق المحبین انہ لا یخفی علی المتمعن البھفوف

نہ کر تو ہمہ دو نہیں یہ عجیب
کہ عبدِ محمد کو ہے یہ نصیب
غلامِ محمد جو ہیں چاکراں
وہ ایسا ہیں عیسیٰ سے برتر نہاں
کیا زندہ عیسیٰ نے کل مُردہ چار
کیا زندہ محبوب نے بے شمار
کہاں ہے وہ عیسیٰ کہاں چاکراں
وہ بر آسمان و یہ در لامکاں
وہ احیائے محبوب ہو گر بیاں
تو استادہ قبروں سے ہوں شاہداں
مکاں سے بنے لامکاں کا نشاں
تو وہ لامکاں سے پھریں در مکاں

چھوڑی تو کر بند تیرا یہ جوش
تو کر وہ بیاں جو سنے اہل ہوش

تو پھر بعدِ تذکیر در جملہ گوش
نشین پیش احمد چو بردہ خموش

قال فی التفسیر الکبیر والسراج المنیر وغیرهما من زبر النحاریر قال سیدنا عبد الله بن عباس رضی الله عنهما ان سیدنا عیسی علیه السلام قد احیا اربعة انفس عازر وابن العجوز وابنة العاشر وسیدنا سام بن نوح علیهما السلام واما عازر فکان صدیقا له فارسلت اخته الی سیدنا عیسی علیه السلام ان اخی عازر یموت وکانت بینهما مسیرة ثلاثة ایام فاتی هو واصحابه فوجدوه قد مات منذ ثلاثة ایام فقال لاخته انطلقی بنا الی قبره فانطلقت معهم الیه فدعی الله سبحانه وتعالی فقام وخرج من قبره فعاش وولد له واما ابن العجوز فمر به سیدنا عیسی علیه السلام وهو محمول علی السریر میتا فدعی الله له سیدنا عیسی علیه السلام فجلس علی سریره ونزل عن اعناق الرجال ولبس ثیابه وحمل السریر علی عنقه ورجع الی اهله فبقی وولد له واما ابنة العاشر وکان رجلا یاخذ العشور ماتت له بنت واتت علیها

وذلك ببركة النبي صلى الله عليه وسلم وعلى اله واصحابه ذوي الحكم فكل ذلك من
معجزاته عليه الصلوة والسلام المقبول ثم ذكر اسرار الا تطيقها العقول وروى ابن
عدي وابن ابي الدنيا والبيهقي وابو نعيم عن انس بن مالك عليهم رضوان الله في جميع
المسالك ان شابا من الانصار توفي وله ام عجوز عمياء فسجيناه وعزيناها فقالت
مات ابني قلنا نعم فقالت اللهم ان كنت تعلم اني هاجرت اليك والى نبيك رجاء
ان تعينني على كل شدة فلا تحمل علي هذه المصيبة فما برحنا ان كشف الثوب
عن وجهه فطعم وطعمنا معه قال العلامة علي القاري رحمه الله الباري في شرح الشفا
مزيل الشقا وفي هذه الخبر عند الثقات بيان على ان الكرامات نوع من المعجزات
بل هي ابلغ منها حيث حصل للتابع ما يحصل للمتبوع من خوارق العادات
انتهى قال العلامة الزرقاني عليه الرضوان الرباني روى انه بقي بعد رحلته
صلى الله عليه وسلم وتوفيت امه في حياته انتهى وظهور احياء الموتى في هذه الامة
الرحيمة من اهل التصريف والمواهب الفخيمة قد بلغ حد التواتر عند ذوي القريحة
السليمة كاحياء الغوث الصمداني والمحبوب السبحاني سيدي وسندي عبد القادر
الجيلاني قدس الله اسراره وافاض علينا انواره واحياء سيدي عبد الله البسري
قدس الله سره السري واحياء سيدي يوسف الدهماني قدس الله سره النوراني
واحياء سيدي الشيخ الاهدل قدس الله سره الاجمل وغير هولاء العظام
كما هو مصرح في زمر الفخام كالطبقات لسيدي تاج الدين وبهجة الاسرار
وفتح المبين في انواع كرامات الصالحين وغيرها كما هي مذكورة في نجم المهتدي فائدة قال الامام
القرطبي في التذكرة رضي الله عنه ان فضائله صلى الله عليه وسلم وخصائصه

واجلی عند اہل العلم العروف ان جمیع ما وصل الی سائر الانبیاء و الرسل العظام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام من العلوم الربانیۃ والمعارف الصمدانیۃ والفضائل الجلیۃ والشمائل العلیۃ والآیات الباہرۃ والمعجزات القاہرۃ فہو کاخذ العصفور بالمنقار من بحار فیوض نبینا المختار او کنیل النملۃ رشفا من الامطار صلی اللہ وسلم علیہ عدد رمل القفار وعلی الہ واصحابہ الاطہار ما زجل نا اجل بحسن التذکار وللہ در ما قال قسقاس العاشقین براس الواصلین سیدی محمد البوصیری قدس اللہ سرہ الناصری شعر

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ آيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا | فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ |
| فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا | يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ |
| وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ | غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ |
| وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ | مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ |

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

قال الحافظ ابن المبارک فی الابریز معزیا الی سیدی عبد العزیز قدس اللہ سرہما وافاض علینا برہما ان کل ما اعطی سیدنا سلیمان وسیدنا داؤد وسیدنا عیسی وسائر الانبیاء الکرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام اعطاہ اللہ تعالی وزیادۃ لاہل التصریف من امۃ سیدنا محمد علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ البررۃ العظام فان اللہ تعالی سخر لہم الجن والانس والشیاطین والریح والملائکۃ وسائر العوالم باسرہا ومکنہم من القدرۃ علی ابراء الاکمہ والابرص واحیاء الموتی

کہ مضمونِ شبہ جو مذکور ہے | سراسر وہ دیجور ہے نور ہے
کہ لازم نہین اُسّے یہ ای پسر | کہ ناجی موحّد نہ وہ پیشتر
نہ ملزوم یہ از دعائے حبیب | کہ ہرگز موحّد نہ تھے وہ لبیب
کہ وَاللہ بلاریب وہ والدین | موحّد ہمیشہ وہ ہین نورِ عین
ولیکن خدا نے ز نورِ قدیم | کیا سرّ پیدا بوصفِ عظیم
وہ ذاتِ محمّد وہ حبّ قِدَم | وہ از کنزِ مخفی جلیلُ الھِمَم
خزائن خدا کے جو مملوّ جود | تصدّق ہوئے بر حبیبِ ودود
کیا اونسے پیدا ہمہ انبیا | وہ ہین اصل یہ شاخ بے اِمترا
ہوئے کلمہ گو اُنکے شاہ و گدا | نَبِیُّ النَّبِیِّین ہین مصطفا
خدا بعد ہے جو بزرگی تمام | وہ اونپر خَتَم ہو نہ اسمین کلام
تو محتاج اُنکے ہمہ مُرسلین | مَدَدگار سبکے وہی بالیقین
براہیم گرچہ خلیلِ خدا | ولے اُنکے شافع شفیعُ الوریٰ
وہ ہون منتظر اِنکے روزِ جزا | کہ یہ کب کرین بند قہرِ خدا
کرین بند پھر قہر کو مصطفا | کہ لاریب ہین یہ حبیبِ خدا
یہ کھولین شفاعت کا در ای امین | تو عَینُ الیَقین ہو جو علمُ الیقین
کرین پھر شفاعت نبی و ولی | علیٰ حسبِ منصب خفی و جلی
تو خوشنود ہون کب حبیبِ خدا | کہ ہون اُنکے مان باپ روزِ جزا
پسِ پشت ذاتِ خلیلِ خدا | جو لاریب محتاجِ خیرُ الوریٰ
یہ لاریب تحقیر شاہِ کبیر | کہ ہون اُسکے والد گدائے امیر

لم تزل تتوالیٰ وتتابع الی حین رحلتہ من الدنیا فکان احیاؤہما مما فضلہ اللہ بہ واکرمہ ولیس احیاؤہما وایمانہما بممتنع عقلاً ولا شرعاً فقد ورد فی الکتاب العزیز احیاء قتیل بنی اسرائیل واخبارہ بقاتلہ وکان سیدنا عیسیٰ علیہ السلام یحیی الموتیٰ وکذلک احی اللہ علی ید نبینا صلے اللہ علیہ وسلم جماعۃً من الموتیٰ واذا ثبت ہذا فما یمتنع ایمانہما بعد احیائہما ویکون ذلک زیادۃ فی کرامتہ وفضیلتہ صلعم

ہذا ملخص ما فی نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین

کہ ہی وہ خصوصیتے مصطفا
کیا اونکو مخصوص ربّ العلا

وہ از معجزاتِ شفیعُ الورا
کرامت وہ ہی اولیا کی سدا

وہ درجاتِ علیا پہ راقی مدام
خدانے دیا اونکو عالی مقام

یہ لاریب ہے فضل ربّ الانام
نہین اسکے منکر مگر جو لئام

بگوشِ جنان سُن توای ہوشمند
بہوشِ مہان پہر تو ہوا رجمند

کہ دو طور ہین معترض منکران
بَاِحیائے اَبَوَیْنِ شاہِ جہان

تو اون دو سے یہ ایک نزدِ عوام
نہ یہ شبہ نزدِ خواصِ کرام

کہ گر مادر و پدرِ خیرُ الانام
وہ لاریب تھی مومنانِ عظام

تو کیون کی شفیعُ الورا نے دعا
کہ زندہ تو کر اونکو اب ایخدا

کہ مجبر وہ ایمان لاوین ضرور
تو ہو آپ سے دل میرا باصد سرور

اِسی غم مین دائم وہ با درد سوز
کہ تھی چشم گریان زشب تا بروز

جو ہی اِسکا لا بد مفصّل جواب
وہ نجم المبین مین بلا ارتیاب

ولے مختصر جو یہان آشکار
کہ جائے مُطوّل نہ یہ زینہار

خدایا تو اِس درد کی کر دوا
کہ ہو مجکو حاصل بزودی شفا

تو حق نے کیا اونکی دعوت قبول
کہ مقبول بیشک دعائے رسول

کیا زندہ اونکو جہاں آفرین
کہ خوشنود ہوں رحمتِ عالمین

وہ ایمانپہ ایمان لائے ضرور
وہ نورِ علی نور سے پرصدور

ہوئے نورِ ایمانسے روشن جنان
صحابہ میں داخل ہوئے بیگمان

کیا کوچ پھر سوئے دارُ البقا
تو راضی ہوئے ربسے خیرُ الوریٰ

بسے حکمتِ خالقِ بحر و بر
باحیائے ابوینِ خیرُ البشر

ہوئی ایک مذکورِ نسے یہاں
وِلے رشتہ نجم المبین میں عیاں

درود خدا بر حبیبِ اِلٰہ
بھی آل وصحابہ پہ شام و پگاہ

وہ اَجدادِ اَمجاد پر ہوں مدام
بھی بر مادر و پدرِ خیرُ الانام

خیوری بیانِ تو ازبس جمیل
ولیکن بیان کر تو روشن دلیل

قال الحاصل ان ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم مُوحِّدان من اھل الجنات وبکاؤ نبیّنا شفیع الامم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ماکان لتعذیبھما وتلوّثھما برجس الشرک ودنس الکفر او بدخولھما فی شیئ مما کان علیہ اھل الجاھلیۃ وانما کان ھو اسفًا علی ما فاتھما من ادراک ایامہ والایمان بہ صلے اللہ علیہ وسلم وشرف الدخول فی ھذہ الامۃ کیف لا وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام لم ازل اُنقل من اصلاب الطاھرین الی ارحام الطاھرات کما رواہ ابو نعیم وقال علیہ الصلوۃ والسلام انا من اصحاب الیمین وانا خیر اصحاب الیمین وانا من السابقین وانا خیر السابقین و غیر ذلک

یہ ہی خفتِ شہ بسے پُرخطر ۔ کہ غیروں کا محتاج اوسکا پدر
توکیونکر نہ غمناک ہو پادشاہ ۔ کہ غمناک اَبوین شام وپگاہ
علاوہ یہ ہی نزدِ عقلِ رصین ۔ ہوئے اسّے ماہر جو ہین منصفین
کہ ہے شفقتِ ابن کا اقتضا ۔ کہ ہون اُسکے اَبوین باصد علا
کسیطور اونکی نہ تحقیر ہو ۔ نہو اُنکے منصب مین کچھ گفتگو
مُکرّم مُعظّم رہین وہ مدام ۔ مُعزّز عزیزوں مین ہون وہ عظام
تولا بد پسر اوسّے مسرور ہو ۔ مرادِ جنان سے وہ پُرنور ہو
خصوصًا دلِ شافعُ المذنبین ۔ حبیب خدا رحمتِ عالمین
کہ موصوف دائم بخُلقِ عظیم ۔ وبِالمومنین رؤف ورحیم

خیوری یہ اَرحم نہایت شفیق
کہ یہ بحرِ عصیان مین دائم غریق

لہذا حزین تھے شفیعُ الوریٰ ۔ اسی غم سے تھی دیدہ گریان سدا
ہمیشہ یہی آپ کی اِلتجا ۔ کہ اے خالقِ مالکِ ہر سرا
کیا تونے مجکو بفضلِ مُبین ۔ شہِ انبیا رحمتِ عالمین
ہمہ فرشیات وہمہ عرشیات ۔ وہ محتاج میرے وہ میری صفات
ولے میرے اَبوین کو اے جلیل ۔ کیا تونے محتاج ذاتِ خلیل
سے ملے رُتبہ اونکو طفیلِ دگر ۔ نہو خیرِ اُمت مین اونکا مفر
پسر اونکا لا بد خدا کا حبیب ۔ نہو اوسکے رُتبے سے اُنکو نصیب
اگر مجسے محروم ہون والدین ۔ توکیونکر ہوا اُنکا مین نورِ عین

سوا اِن کتابون کے دیگر کتاب — ہے معتبر وہ بلا ارتیاب
و لے ہے مرامِ دلی اختصار — تو ضروار سے ہی یہ مشتے نگار
کہ سب متفق اسپہ ہین لاکلام — کہ وہ والدینِ شفیعُ الانام
علیٰ دینِ توحیدِ پروردگار — وہ ہین اہلِ جنت نکر اضطرار
و لے تھی تمنائے خیرُ الوریٰ — جنابِ خدا مین یہ صبح و مسا
کہ ہون میرے ابوین زندہ ضرور — تو ہو مجکو حاصل نہایت سرور
جو یکتا وہ غنچۂ رجائے دلی — گلے روضۂ سرمدی ہو چلی
چلی بعد مدت کے بادِ عطا — تو غنچے ہوئے گل بفضلِ خدا
جو اِس باب مین ہی بجائے رسول — ہویدا ہوا جو کہ نزدِ فحول
نہ تہا اِسلئے وہ کہ یہ والدین — معاذ اللہ وہ اہلِ تعذیب شین
و یا کفر سے وہ ملوث جنان — و یا رسمِ کفار پر تھے روان
خدا پاک ہی اُسسے وہ پاک تھے — وہ لاریب اَطہر زِ املاک تھے
احادیثِ متواترہ سے عیان — ہوئے متفق اسپہ اہلِ جنان
کہ ہین سابقین سے شفیعُ الوریٰ — جو اہلِ یمین سے وہ افضل سدا
وہ لاریب از طاہرین کرام — کہ بر دینِ توحید تھے وہ عظام
نصوصِ الٰہی سے یہ مدعا — بھی اَظہر مِن الشمس بے اِمترا
ہوا ہفت آیہ سے وہ آشکار — اسی مختصر مین نکر اضطرار
و لے وہ بجائے تاسف مدام — یقیناً اسیواسطے اے فہام
کہ دونو نے پایا نہ خیرُ الزمان — زمانِ حبیبِ خدائے جہان

من الاحادیث البالغة مبلغ التواتر وقوله تعالیٰ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ
قد شمل ما انعم الله علیه باحیاء ابویه وایمانهما به صلی الله علیه وسلم بعد انهما
کانا علی الحنیفیة والتوحید بنور التقی فی قلبهما کما هو ثابت بالادلة القاهرة
والحجج الساطعة التی تتفق علیها الحفاظ الائمة من هذه الامة ولا یلتفت الی اباطیل
ابن دحیة وقد تکفل بردها الامام القرطبی رضی الله عنه وسئل القاضی ابوبکر
احد الائمة فی هذه الامة رضی الله عنهم عن رجل قال ان ابا النبی صلی الله علیه
وسلم فی النار فاجاب بانه ملعون لقوله تعالیٰ ان الذین یؤذون الله ورسوله
لعنهم الله فی الدنیا والاخرة واعد لهم عذابا مهینا ولیس لاذی اعظم من
ان یقال ذلك القول السوء فالحذر الحذر من ذکر والدیه صلی الله علیه وسلم
بسوء الکلام وذلك الاذی کفر لاریب فیه فاذا سئلت عن حکم الابوین الشریفین
فقل انهما فی الجنة لم یتقدم لهما شرك فقط هذا ملخص ما فی الفوائد البارزة والمواهب
اللدنیة والشرح الزرقانی والروض الانیق وسبل النجاة وتذکرة العلامة القرطبی
والعیون والمسترضی وشرح مسلم للحافظ الابی وشرح الشفا للمحقق السنوسی والتلمسانی وغیرها رحم

سنو اب ملخص کلام جہاں
کہ اکمال حافظ آبیؔ امام
بھی وہ تلمسانی جو شرح شفا
فوائد جو ہی بارزہ کا منہ
بھی تفسیر مسترضی بہر رسول
وہ روض سہیلی ریاض جنان

مفصل وہ نجم المبین بین عیان
بھی وہ تذکرۂ قرطبی لاکلام
سنوسی و زرقانیٔ پُر صفا
پُر از خاصۂ ظاہرہ باطنہ
جو ہی نزد علما نہایت قبول
بھی از ابن سید عیون روان

که فوراً کرے اُسسے ایمان فراق
بھی زن اُسسے فرقت کری بطلاق

وه ایمان و محبوبۂ ناز ہین
ہوئے اُسسے مہجور اے دور ہین

اگر حکمِ ابو ین خیر الورا
کوئی تم سے پوچھے کہو برملا

که وه اہلِ توحید مومن مدام
وه ناجی وه اہلِ جنان لا کلام

جو اُنکے محبان وه مختار ہین
وه مختارِ دربارِ سرکار ہین

جو مختارِ سرکار و سردار ہین
خیوری کے جملہ وه دلدار ہین

یہ اعضائے میرے جو سرشار ہین
اسی وِرد سے حظ بردار ہین

جو آباؤ اجدادِ مختار ہین
وہی عین انسان ہین انوار ہین

وه انوار از بسکہ اسرار ہین
وه اسرارِ غیبی خبردار ہین

مکانسے جو وه دست بردار ہین
تو وه لامکان کے سزاوار ہین

جو دالِ محمد یہ سردار ہین
وہی تاجِ سیمی سے مختار ہین

دلیلین خیوری جو شہوار ہین
اوسی دالِ دریا سے دربار ہین

نہ سودائے دلکے خریدار ہین
ظواہر ہین جو اہلِ بازار ہین

یہ بازار ہین یا بآزار ہین
که بازارِ دین سے یہ بازار ہین

جو دالِ محمد سے دیندار ہین
وه سودائے دلکے خریدار ہین

محمد کے جو آلِ اطہار ہین
وہی میرے دائم مددگار ہین

وه یارِ محمد کے جو یار ہین
وه صدیق میرے درانِ غار ہین

نہ وہ خیر امّت مین داخل ہوئے ۔ نہ وہ شرفِ امّت سی واصل ہوئے
جو وَلَسَوفَ یُعطِیکَ عہدِ خدا ۔ حبیبِ خدا سے ہوا بَرمَلا
وہ شامل ہوا اسکوا ای نورِ عین ۔ کہ لاریب ہون زندہ وہ الدین
تو ہون بعدِ ایمان وہ ایمان سے نیز ۔ مُشرّف مُعزّز نہایت عزیز
نکر ان دِحیہ کا تو کچھہ خیال ۔ سراسر اَبَاطِیل وسکی مقال
کلامِ خدا و کلامِ رسول ۔ بھی اجماعِ امّت زاہلِ قبول
یہ ہین ناطقین اسپہ سب بے امترا ۔ کہ ہی وہ خصوصیّتِ مُصطفےٰ
ہوئے اُس کرامت سی مخصوص وو ۔ نکر انکے خاصے مین کچھہ گفتگو
تو ہو قہرِ قہّار سے پُر حذر ۔ نکر تو بیان نقصِ خیرُ البشر
جو ہین والدینِ شفیعُ الانام ۔ نکر شان انکی مین ایسا کلام
کہ ہو جسّے مفہوم کچھہ نقص و عیب ۔ کہ یہ عیب اونپر جو ہین بلِ غیب
رسولِ خدا کی اذیّت وہ عیب ۔ نہوا و نکا موذی تو ای اہلِ ریب
نہ اِسّے اذیّت کوئی ہی عظیم ۔ کہ ناری کہو اونکو اہلِ جحیم
وہ مردود و ملعون بیشک رجیم ۔ او سیکے لئے ہے عذابِ الیم
کرے اِسطرحسے کوئی گر بیان ۔ کہ احیا سے پہلے نہ وہ مومنان
تو اونپر کیا اُسنے اثباتِ عیب ۔ یہ عیبِ نبی ہی نہین اسمین ریب
نبی کو اذیّت یہ اُسنے دیا ۔ یہ لاریب انکی حقارت کیا
وہ ملعون مرتد اہلِ سقر ۔ جہنّم مین جاوے فَبِئسَ المقر
او سیوقت ہو اُسکا باطل نکاح ۔ کہو کیا ملے اوسکو اُسّے فلاح

دلیل محمدؐ محمدؐ عیان ہے
کہ ہے لامکان لامکانکا نشان

جو ہے طالب لامکان در مکان
تو لاسے ملے اوسکو جملہ نشان

نعم سے نہو کار لا اے مہان
کہ الا پہ لا پیش ہے بیگمان

مقام دلائل نعم سے ہے ضرور
جو اثبات الا سے ہی بیفتور

یہی لا مرکلمہ سے ہے تاجدار
کہ توحید کا جسپہ جملہ مدار

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہوا سرّ لا جسپہ کچہہ آشکار
تو وہ سرّ اسرار پہ جان نثار

کرے ترک توحید توحید مین
وہی فرد احمد کی تفرید مین

تو حق الیقین اوسپہ توحید ہو
کہ توحید احمد سے تجرید ہو

تو وہ قید ظاہر سے آزاد ہو
تو لا قید سے اسکا دل شاد ہو

وہی ذات ساذج پہ ہو جان نثار
وہ میم مکاں سے کرے خود فرار

تو وہ بحث احمد مین سرشار ہو
احد سے یقیناً خبردار ہو

جہوری وہ ہو ذات مطلق ضرور
نہ کچہہ قید امکان سے ہرگز فتور

قال العارف الصمدانی سیدی عبد الوہاب الشعرانی فی درر الغواص علی فتاوی سیدی علی الخواص نور المنان مرقدہما و فی اعلی الجنان ارقدہما ان عالم البرزخ ھو محل تجلی لصفات الالہیۃ کما ان الدار الآخرۃ محل تجلی الذات الغیبۃ قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام انکم سترون ربکم یوم القیامۃ واما الدار الاولی التی نحن فیہا الان فہی محل تجلی لاسماء الخاصۃ بالربوبیۃ فکل

ہمہ عضو میرے گنہگار ہین — وہ بارِ گنہ سے گران بار ہین
یہ دو چشمِ سر میری خونبار ہین — مِرے دلپہ فرقت کے انبار ہین
غمومِ جدائی یہ خونخوار ہین — ہمہ استخوان سوختہ نار ہین

خیوری جو احمد کے انوار ہین
تو اُنسے ہمہ عظم گلذار ہین

دلا یہ جو ہے سودۂ ظاہری — بسے مردمان اِسکے ہین مشتری
تو دِکھلا اونکو وہی ظاہری — زرِ سیمِ ظواہر اگر ماہری
ظواہر کا سرمایہ ہی اشتباہ — نہ ہی پایہ اس مایہ کا در پناہ
جو ہین اہلِ ظاہر بسے نامدار — وہ ہین معترض بر کلامِ کبار
یہی فخر اونکا یہی قال و قیل — کہ ہر جائے پر سائلانِ دلیل
نہ تسلیم سے اونکو ہی کچھ نصیب — کہ وہ خویش بینی سے دائم لبیب
جو خود بین خدا بین نہووے کبھی — ہوئے اسپہ قائم خدا بین سبھی

خیوری تو خود بین نہو زینہار
کہ ہی خویش بین اہل دار البوار

وہ ذاتِ محمد نہ جائے دلیل — صفاتِ محمد سے جملہ نبیل
وہ بے مِثل ذاتی صفاتی جمیل — وہ مُطلق مقید نہواز دلیل
دلیلِ فضائل فضائل دلیل — سوا اسکے جملہ دلائل ذلیل
دلیل مہ و خور مہ و خور عیان — نہ انکے سوا انکا دیگر بیان
[illegible] محمد جو مطلق نشان — تو کیونکر نشان اُسکا ہو از بیان

الالهية فلذلك قال تعرج الملائكة والروح اليه فى يوم كان مقداره خمسين الف
سنة فمن امعن النظر علم حقائق الكون و مراتبه علماً يقيناً وما يمكن تغيره انتهى ملخصاً
وقال العارف الممدوح قدس الله سره الممنوح فى كشف الغمة عن جميع الامة
انّ جميع الكرامات والخصائص الواقعة فى هذا العالم منذ خلق الله تعالى الدنيا
لنبينا محمد صلى الله عليه وسلم بحكم الاصالة وان وقع شيئٌ منها لخواص الخلق
فذلك بحكم التبعيّة فى الارث له ثم اعلم ان كلما مال الى تعظيم رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا ينبغى لاحد البحث فيه ولا المطالبة بدليل خاص فيه فان ذلك سوء ادب
فقل ما شئت فى رسول الله صلى الله عليه وسلم على سبيل المدح لا حرج وما ضبط
العلماء رضى الله عنهم الخصائص الا تنبيهاً على علو مقامه صلى الله عليه وسلم عن التحجير
الواقع على امته ولله درّ القائل ذى المجد والفضائل شعر

| فالحبُّ يقضى والمحاسن تشهد | ما شئتَ قل فيه فانتَ مصدّقٌ |
| --- | --- |

يقول المولف المسكين اناقه الله رحيق المحبين ان بداية نبينا عليه الصلوة والسلام
وعلى اله واصحابه البررة الكرام مفهومة مرقومة ونهايته غير معلومة وهى
المقدرة المبرورة بخمسين الف سنة المسطورة فالاولى مرتبة التقييد بالوفاق
والثانية مرتبة المقيد والاطلاق والمراد من اليوم بغير المرية هو التجلى من الحضرة
الالهية فكانت الخصائص النبوية بحسب لنفائس التجلية خمسين الف بالبداية
المروية واما بحسب النهاية المطلقة الابدية فلا تدركها الاملاك والعقول البشرية
لان سائر الاولين والاخرين كلهم الى يوم الدين قطرة من بحار رحمة للعالمين
او رشفة من امطار خاتم النبيين عليه ازكى الصلوة والسلام المبين وعلى

عالم من هذه العوالم الثلاثة قيوم به مظهر فرد من الافراد الثلاثة الذين هم آدم وعيسے
وسيدنا محمد عليهم الصلوٰة والسلام فآدم خصيص بالاسماء وعيسے خصيص بالصفات
وسيدنا محمد خصيص بالذات عليهم اطيب الصلوٰة وازكى التسليمات واما الخصيص
بالمظهر المحمدى فهو الجمع والوجود والاطلاق عن الصفات والحدود وذلك لعدم
انحصاره بحقيقة وعدم تلبسه بقيد بل سره جامع ونظره لامع فهو الاول والاخر
والظاهر والباطن وقد ولي كل من هذه الافراد الثلاثة عالمه المختص به فولي
نبينا محمد صلے الله عليه وسلم باستفتاحه عالم العرش الى مالا نهاية له ولا يمكن التعبير
عنه الا بالوصول اليه ولا وصول اليه فلا يصح لاحد ان يعبر عنه لحقيقة اطلاقه
ولذلك اٰخر نبينا صلے الله عليه وسلم دعواته ومعجزاته المخصوصة به الى ذلك اليوم
المطلق الذى لا يسعه غيره فانه لو ظهر ذرة من معجزاته التى هى من خصائصه
فى هذه الدنيا لتلاشى العالم باسره لانها كلها تجليات ليس فيها رائحة من الكون
المعدّ فهى بريئة عن المثلية وما ظهر هنا من معجزاته صلے الله عليه وسلم فانما
ظهر لمشاركته خصائص المرسلين له فيها لانها كلها كونيات متحيّزات منقطعات
بخلاف ما سيظهر حكمه فى الدار الاخرة الخصيصة بما يناسبها من الاطلاق وعدم
الانقطاع فيوم آدم عليه السلام الف سنة ابتداؤه وآخره كونه شفعا وذلك من
سر ثنويّته واصل نشاء العوالم وظهورها كالواحد مع الاعداد ويوم عيسے عليه السلام
سبعة آلاف سنة ونهايته الى خمسين وذلك لكونه بعث آخر الدنيا واول البرزخ
وذلك سبعة ايام ويوم سيدنا محمد صلے الله عليه وسلم خمسون الف سنة ابتداؤه
ولا نهاية له لانه حقيقة الروح الكلية التى نفخت فى برزخيّته بصورة العالم

خصائص جو ذاتِ خیرُ الانام
نہ ظاہر وہ دنیا میں ہوں اے فہام

کہ ابدی وہ ہیں مطلقہ بالضرور
تو کب منقطع قید پہ ہو عبور

جو ہے یوم آدم علیہِ السلام
وہ یک الف سالہ نہ اسمیں کلام

جو ہے یوم عیسےٰ علیہِ السلام
وہ ہے سات آلاف سالہ تمام

جو ہے یوم ربّیئے خیرُ البشر
وہ خمسین آلاف سالہ نگر

یہ ہے ابتدا اوسکا بے انتہا
نہ اوسکے نہایت کا ہے انتہا

تو لاریب ہے روز سے یہ مراد
کہ ہے وہ تجلّیئے ربّ العباد

تجلّیئے آدم علیہِ السلام
وہ یک الف دنیا میں ظاہر تمام

تجلّیئے عیسےٰ علیہ السلام
وہ ہے سات آلاف نزدِ فہام

تو برزخ میں لاریب اسکا ظہور
کہ ہیں برزخی وہ نہ اسمیں فتور

تجلّیئے خیرُ الورا اے جہان
وہ خمسین آلاف ہے بیگمان

مقیّد بخمسین در ابتدا
وہ بے قید لاریب در انتہا

کہ جسطور وہ ذات مطلق مدام
اوسیطور اونکی تجلّی تمام

وہ لاریب ابدی بلا انتہا
اگرچہ مقیّد ہو در ابتدا

تو وہ روز با سوز یومُ القیام
ہوا اوس تجلّی کا مظہر مدام

کہ وہ روح کلّیئے ربّ الانام
دمیدہ بذاتِ علیہِ السلام

جو ہے برزخ ذات خیرُ الانام
تو ہے اسمیں وہ روح منفوخ تام

کہ ذو الجہتین حبیبِ خدا
حدوث و قدم میں وہ برزخ سدا

کہ در احدیت واحدیت مدام
ہوئی وحدتِ ذاتِ خیرُ الانام

سائر الانبیاء والمرسلین والقطرۃ کیف تحیط بالبحار والرشفۃ کیف تحاوی علی الامطار قال اللہ فالق الحب والنوی وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا وھذہ النعمۃ العظیمہ ھی ذات نبینا الفخیمہ علیہ ابھی الصلوٰۃ الفدیمہ واسنی التسلیمات السلیمہ شعر

لیس الوجود باسرہ ان حققوا
الا حبابا طفحتہ دنانہ

الکل فیہ ومنہ کان وعندہ
تفنی الدھور ولم تزل ازمانہ

والملک والملکوت فی تیارہ
کالقطر بل من فوق ذاک مکانہ

اللہ ربی ما لاحمد منتھی
وبمدحہ قد جاءنا فرقانہ

صلی علیہ اللہ مھما زمزمت
کلم علی معنی برجی بیانہ

مقام محمد زعرش علا
وہ ہے فوق تر نزد اہل نہیٰ

نہ اوسکے نہایت کا ہے انتہا
وہ ادراک خلقت سے ہی ماورا

نہوا وسکی تعبیر نزد فحول
کہ ہی غیر ممکن وہانتک وصول

کہ تقیید اوسکا نہ امکان ہی
کہ بے قید مطلق وہی شان ہی

لہذا جو ہے دعوت مصطفےٰ
بھی انجا مخصوص خیر الوریٰ

وہ روز قیامت مین ہون آشکار
نہ دنیا مین زنہار اسکا مدار

کہ مخصوص وہ معجزات رسول
تو اونکا نہ دنیا مین ہرگز وصول

اگر اونکا چون ذرہ اظہار ہو
تو دنیا یہ ہستی سے بیزار ہو

کہ وہ معجزات شفیع الوریٰ
ہمہ نور ہے قید مطلق سدا

یہ کون و مکان ہی مقید ضرور
تو مطلق کا اوسمین نہ مطلق ظہور

وہ اسمائے ربی کا مظہر مدام
نہو ذات کا اوسمین ہرگز قیام

سوا ایک توحید پروردگار
نعیم خدا اونپہ جملہ نثار

کہ ایسے وہ ہین نعمت کردگار
کہ احصائے اوسکا نہو در شمار

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا الآیۃ

تو لازم کہ شکرِ نعیمِ خدا
کرے امتِ خیر دائم ادا

جو تعظیم اونکی وہ شکرِ نعیم
کرے اسکو دائم جو مردِ فہیم

تو جس فعل یا قول سے ہو ادا
وہ تعظیم و تفخیم خیر الورا

تو ہرگز نکر اسپہ طلبِ دلیل
کہ ہو اسکا طالب یقیناً ذلیل

کہ وہ بے ادب در جنابِ حبیب
نہ لطفِ خدا سے اسے ہو نصیب

وہ ہو منکرِ شافع المذنبین
وہ لاریب از وارثانِ لعین

بسے اسسے ماہر و لے منکرین
وہ مثلِ یہودی وہابی لعین

یہ عرفان و انکار کا جو بیان
کتابِ الٰہی مین ہو وہ عیان

یَعْرِفُوْنَ نِعْمَةَ اللّٰهِ ثُمَّ یُنْكِرُوْنَهَا الآیۃ

وہ نعمت عظیمہ ز پروردگار
نہو اوسکا منکر جو ایمان شعار

کہ ہو شکر اسکا سدا فرضِ عین
ہمہ جن و انسانی ای اہلِ زمین

جو تعظیم از شکر ہے بالیقین
تو کب مومنان اسکی ہون منکرین

تو خیر الورا کی یہ تعظیم ہے
حبیبِ خدا کی یہ تفخیم ہے

کہ آباؤ اجدادِ خیر الورا
ہمہ اہلِ ایمان بلا امترا

طلب اسپہ ہرگز نکر تو دلیل
کہ ہو اسکا طالب جو مردِ ذلیل

نہ ایمانسے ہرگز اسے ہو نصیب
نہ ہو اسکے دلمین ز حبِّ حبیب

وہ ہی مستفیض و مفیض ورا / نہ اوسکے سوا ہو عطائے خدا
وہ اوّل وہ آخر وہ نورِ قدیم / وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک علیم
تولا بد فضائل شمائل تمام / بھی جملہ جو ہین معجزاتِ عظام
بحکمِ اصالت وہ مخصوص ہین / برائے حبیبی وہ منصوص ہین
وے انبیا اولیا کو نصیب / سے علیٰ قدرِ منصب نورِ حبیب
یہ ہین اصل وہ شاخ ای دوربین / شہنشہ محمدؐ وہ ہین نائبین
بطرزِ وراثت خواصِ کرام / ہوئے مصطفا سے وہ فائز مدام
جو مخصوص ہین معجزاتِ رسول / وہ ہین مثل سے پاک نزدِ فحول
جو ظاہر ہوئے معجزاتِ حبیب / اسی دارِ دنیا مین سن ای لبیب
نہ زنہار ابدی وہ نزدِ کبار / وہ باشرکتِ مرسلین آشکار
وے انسے جملہ جو ستّین ہزار / وہ باقی رہین تا بروزِ شمار
وہ ہین معجزاتِ کلامِ خدا / وہ از معجزاتِ شفیعُ الورا
بھی ۳۰۰۰ الف ہین معجزاتِ دگر / جو ظاہر ہوئے وہ زخیرُ البشر
تو تجبیر و منقطع یہ تمام / نہ ہین مثل انکے جو یوم القیام
کیا ضبط انکا و امامانِ دین / کہ تجبیر ہو دور از ماہرین
کہ مرحومہ امت بفضلِ مجیب / وہ ہو ماہرہ از غلوِّ حبیب
کہ وقتِ بیانِ مقامِ رسول / نہ افراط و تفریط ہو از عقول
صراطِ سلامت پہ ہوون مستقیم / یقیناً کرین ذکرِ نورِ قدیم
جو ہی لائقِ ذاتِ خلقِ عظیم / تو ہوا سے عذبُ البیان جو فہیم

تو باہر سے آئے وہ شیرِ خدا — وہ کرّار حیدر وہ مشکل کشا
تو پھر اونکے زانو پہ خیرالانام — رکھا سر ہوا سرِّ غیبی تمام
تو سورج نے دیکھا کہ وہ مشتری — خدائی کی ان پاس انگشتری
جبین پر وہ نورِ خدا جلوہ گر — دو رخسار سے نورِ شمس و قمر
وہ بینی خدا بین زبس ہے پرضیا — دو چشمو مین لاریب چشمہ حیا
وہ از کحلِ قدوس ہین خوش نما — اوسی مردمک مین ادائے خدا
وہ سینہ خزینہ ز جود و عطا — وہی کنزِ مخفی بصدق و صفا
قدم باکرم ہین قدم کی ادا — تو خاکِ قدم کی قسم بر خدا
نہ کیونکر بخاکِ قدم ہو قسم — کہ ذاتِ محمد وہ سرِّ قدم

دل و جان سے اس خاک پر ہے فدا
خیوری گدائے درِ مصطفا

خجالت سے بے نور وہ آفتاب — روانہ ہوا سوئے مغرب شتاب
اوٹھایا نہ حضرت کو مشکل کشا — ہوا فوت وقتِ نمازِ خدا
اوٹھے خواب سے جبکہ خیرالبشر — تو پوچھا ز حیدر ادائے عصر
تو کی عرض اسطور شیرِ خدا — عصر آج مجھسے ہوئی وہ قضا
نہ چاہا کہ بے چین ہون از منام — یہ مولائے من جو شفیع الانام
جو ہی خدمت و طاعتِ مصطفا — نماز خدا وہ بصدق و صفا
ہوا پھر یہ فرمانِ خیرالانام — کہ بہر قسم شمس نکلے تمام
تو فی الفور ظاہر ہوا آفتاب — وہ مغرب سے نکلا بلا ارتیاب

کہ تعظیم احمد ہین ہر وہ مریب
تو لابد وہ جاہل اگرچہ لبیب

جو تہا بو الحکم در عرب آشکار
وہ بو جہل آخر ہوا نابکار

ہوا ترکِ تعظیم سے خوار زار
اگرچہ وہ تہا بو الحکم نامدار

تو جو انکی تعظیم کے منکرین
وہ لاریب از بس رجیم و لعین

خدایا طفیلِ شفیع الورا
طفیلِ ہمہ آلِ اہلِ عبا

تو رکھ ہمکو دائم صداقت شعار
کہ تعظیم احمد پہ ہون جان نثار

خیوری کا لابد یہ ایقان ہے
کہ تعظیم احمد یہ ایمان ہے

دوم شبہ انکا یہ ہے اے پسر
جو ہین منکر شرفِ خیر البشر

کہ ایمان جو ہے غیب پر بالیقین
تو وہ مرگ کے بعد حاصل نہین

جو ہر زرحین ہے وہ ثواب و عذاب
وہ در قبر ظاہر بلا ارتیاب

جو ایمانِ باس وہ ایمانِ یاس
تو کب ساٹھہ کے بعد اوسکی ہے آس

پس مرگ اوسکا ہوا اعتبار
نہ کچھہ نفع بخشے وہ اے ہوشیار

تو اسطور سے اسکا لابد جواب
جوابِ لبیبان جو لبِ لباب

کہ ہے یہ خصوصیتِ مصطفا
وہ ہے شرط اس معجزے کے سوا

جو ہے شرط ایمانین ایقانِ غیب
کہ بے دید مانے نہوا سمین ریب

تو یہ شرط اسجا نہین معتبر
یہ لاریب اظہر جو شمس و قمر

یہی شمس اسکی دلیل عیان
ہوئے فائزین اسسے قمری جنان

کہ صہبائے خیبر مین خیر الورا
کیا جب نمازِ عصر کو ادا

کہ ہین بعد احیا مکلف ضرور — اسی دین احمد سے اے ذیشعور
ثواب عبادات پروردگار — ہوا اونپہ لاریب سب آشکار
ولے جب یہ منظور پروردگار — کہ ہون خیر امت ہے وہ سب کبار
تو ساقط ہوا وہ شہود ثواب — اسیطور سے وہ شہود عذاب
کہ ہرگز نہ مشروط داد خدا — کہ داد خدا شرط در جملہ جا
یہ سے ہے اسلیئے نزد جملہ کبار — کہ ہون خیر امت ہے وہ در شمار

یہ سے ہے نکتہ اسجاپہ نزد لبیب
ضروری سے کر حفظ اے بانصیب

کہ جس جا پہ داد خدا ہے نثار — شرافت کا منظور ہے اشتہار
ازانجملہ ہین والدین رسول — تو منظور ایندیہ نزد فحول
کہ اونکو معزز کرین در انام — مشرف عوالم مین وہ لاکلام
تو دنیا مین جو زندگی کا زمان — ہوا ارقم اونکے لیئے بیگمان
کیا قبض ارواح پیش از تمام — رہا اسپے اندک بحسب المرام
کیا زندہ جب اونکو رب السما — تو اونکو وہ اندک ہوا پھر عطا
تو لائے وہ ایمان بصد احترام — مکرم معظم ہوئے بالتمام
کیا دار دنیا سے پھر انتقال — سوئے دار برزخ بعز و کمال
تو جو کچھ ہوا اونپہ اول شہود — وہ لاریب نابود نزد ودود
کہ دو بود مین اسکا پیدا وجود — تو وہ حد اوسط نہین اسکو بود
کہ ہے ابتدا انتہا پر مدار — نہ کچھ حد اوسط کا ہو اعتبار

تو از پرتو شمس جملہ جہان ۔ منور ہوا بادل شاد مان

کیا شاہ مردان وضو پھر شتاب ۔ ادائے عصر پھر کیا با صواب

روانہ ہوا پھر وہ خورشید تام ۔ الی غرب از امر خیر الانام

کہو معترض کا یہان کیا جواب ۔ نہو منحرف وہ زراہ صواب

کہ حقا عصر وہ ز شیر خدا ۔ ادائی ہوئی یا قضائی ادا

اگر وہ ہوئی ہے قضائی ادا ۔ نہ زنہار ہے وہ ادائی ادا

تو پھر عود خور سے نہو فائدہ ۔ اعادہ سے ہرگز نہو عائدہ

عصر وقت پر گر ہوئی وہ ادا ۔ تو لاریب اپنا یہی مدعا

کہ ہو وقت کے بعد وقت ادا ۔ کہ ہے یہ خصوصیت مصطفا

یہان معجزے کا ہوا یہ اثر ۔ کہ بے وقت مین وقت آوے نظر

کرامت یہ مولا علی کی عیان ۔ طفیل حبیب خدائے جہان

اسیطور نافع وہ ایمان ضرور ۔ ہوا مرگ کے بعد جسکا ظہور

کہ خوشنود ہون رب سے خیر الورا ۔ کہ ولسوف یعطیک ہے اقتضا

دلیل دگر یہ سب سے پر وہاج ۔ ولے کور دیکھے نہ روئے سراج

کہ اصحاب سبعہ جو ہین اہل غار ۔ وہ ہین سورۂ کہف مین آشکار

احادیث مین اسکا روشن بیان ۔ یہ نجم المبین مین مفصل عیان

کہ زندہ کرے اونکو پروردگار ۔ کہ اعوان مہدی مین ہون آشکار

اسی شرع پر وہ رہین مستقیم ۔ کرین دل سے اعمال دین قویم

سے ملے اس عبادت پہ انکو ثواب ۔ یہ ہوا اونکو نافع بلا ارتیاب

وہ مومن مُوَحّد بلا اشتباہ ۔ وہ لاریب تھے عاشقانِ الٰہ

ہوا رہنما اونکا پروردگار ۔ تو افزون ہدایت سے وہ رازدار

ولیکن وہ کسو قسمین تھے عیان ۔ وہ کیونکر ہوئے جملہ گرویدگان

بیان اس بیانکا بسے ہے طویل ۔ وہ نجم المبین مین بروشن دلیل

ہوئے متّفق اسپہ جملہ عظام ۔ کہ لاریب مومن وہ ہین لاکلام

حبیبِ خدا کے تولّد سے پیش ۔ صدی پانچ سی کچھ ہوئے سال بیش

ہوا جبکہ وقتِ شفیعُ الوریٰ ۔ تو جبریل آئے زسوئے خدا

کیا عرض بعد از صلوٰۃ وسلام ۔ کہ بطور فرمانِ ربُّ الانام

کہ اصحاب درکہف ہین جو رقود ۔ تو کر دین اپنے سے انکو سعود

جو اصحاب تیرے نجومُ الہدیٰ ۔ قدم اونکا ہے در تخومُ الثریٰ

کہ نجم المبین ہین وہ جملہ کبار ۔ لرجمِ الشیاطین لیل و نہار

تو اونسے جو وہ چار مختار ہین ۔ وہ مختار از بسکہ اخیار ہین

درین کار ستہ انسے درکار ہین ۔ وہ صدّیق جو یار در غار ہین

وہ فاروق و حیدر جو کرّار ہین ۔ وہ دُرْدَا کا اب جملہ یہ چار ہین

کسائے تو پُر نور از بس محیط ۔ بساطِ سلیمان سے ہے جو بسیط

جو ہے اوّلین آخرین کا جفا ۔ تو ستّار اوسکی وہ ہے پُر وفا

بچھا وہ کسائے شہے نامدار ۔ بیٹھا چار گوشے پہ یہ چار یار

وہ تختِ سلیمان جو شام و سحر ۔ روان تہا سرپہ گیا وہ جس باد پر

اگرچہ سلیمان وہ شاہِ جہان ۔ ولے وہ گدائے سلیمانِ جان

کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام ثم ابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ رواہ مسلم وغیرہ

ہوئے متفق اسپہ اہل خبر — کہ اسطور فرمان خیر البشر
کہ پیدا جو اطفال ہین در انام — تو جملہ وہ اسلام پر ہے تمام
تو اونسے جو اولاد کفار ہین — نہ توحید سے حظ بردار ہین
رہے کفر مین وہ چو پدران خویش — اگر اوسمین ایمان وہ از مرگ پیش
تو مومن وہ لاریب نزد تمام — ہوئے دور انسے ذنوب و آثام
نہ کفر میانہ کا ہرگز شمار — کہ اوسط وہ ہی ساقط الاعتبار
ہوا اسسے حاصل یہ اے نامور — کہ وہ مادر و پدر خیر البشر
ہوا اونکا دنیا مین لابد ظہور — بلاریب دو بار اے ذیشعور
ہوئے درمیانمین وہ اہل قبور — تو یہ حد اوسط نہ اسمین فتور
وہ داد خدا اونپہ جب تھی نثار — تو اوسط ہوا ساقط الاعتبار
تو نافع ہوا اونکو ایمان ضرور — ہوئے خیر امت سے وہ بیقصور
دل مومنان اسسے ہین پر سرور — وہ چشم حسودی رہا انسے دور

خیوری اگرچہ یہ نوری بیان
ولے اسسے انور تو کر اب عیان

سنو اے محبان خیر الورا — ہوا تم سے خوشنود رب السما
کہ اصحاب سبعہ جو ہین اہل غار — یہ ہے سورۂ کہف مین آشکار

انہم فتیۃ آمنوا بربہم وزدناہم ہدی الآیۃ

وہ لاریب اہل فتوت جوان — وہ تھے اپنے مولا پہ گرویدگان

تو اصحاب آئے بسے شادمان — بہ پیشِ حبیبی شہ دوجہان
ہوئے اونسے راضی شفیع الورا — جنابِ الٰہی مین کی پھر دعا
کہ مجھسے نکر اونکو ہرگز جدا — وہ میری معیت مین ہون ابتدا
جو اونکے محبین اہلِ صفا — تو مغفور کر اونکو با صد عطا
جو اولاد میری پہ ہین جان نثار — وہ لاریب محبوبِ پروردگار
ودادِ ہمہ آل خیر العباد — وہی نورِ ایمان صراطِ سداد

خدایا طفیلِ شفیع العباد
خیوری کا ہو خاتمہ بر وداد

جو اصحاب درغار ہین باقرار — وہ اعوانِ مہدی بعزّ و وقار
کرو دلمین انصاف اے دوستان — کہ ہو تمسے راضی خدائے جہان
کہ علّامہ سبکی و دیگر عظام — جلالِ سیوطی جلیل المقام
بھی زرقانی و قرطبیئ امام — بھی وہ ثعلبیئ عزیز المرام
جو ہے مردویہ کا نیکو پسر — بھی وہ ابنِ عبّاس نور البصر
سوا ان بزرگونکے دیگر فخام — ہوئے متفق اسپہ سب لاکلام
کہ اصحاب درغار جو باوقار — تو زندہ کرے اونکو پروردگار
وہ اعوانِ مہدی بعزّ وقیر — یہ اظہر من الشمس نزدِ بصیر

جو شبہہ دوم کے وہ تینو جواب
خیوری وہ لاریب ہین بصواب

عبارات اونکی جو مبرور ہے — تو یہ مختصر اُسکے مسطور ہے

بفرمائے اوس باد کو اے حبیب / درین وقت وہ باد ہی خوش نصیب
کہ تخت گلیمی کا با اہتمام / درِ کہف اصحاب پر ہو قیام
تو اصحاب داسیئے اصحاب ہون / یہ اونکی ہدایت سے ارباب ہون
یہ جب اونکی صحبت سے اصحاب ہون / تو یہ خیر امت مین ارباب ہون
یہ در کہف لاریب اصحاب ہین / وہ از قاف تا قاف ارباب ہین
تو ویسا کیا شافع المذنبین / تو پہنچے بران غار اصحاب دین
درِ غار پر تہا جو سنگین سنگ / ہٹا کر اسے پہر چلے بید رنگ
تو قطمیر بولا باآواز خویش / کیا حملہ اونپر کہ آوین نہ پیش
ولے جبکہ دیکہا وہ ہین ذی بصر / تو دم کو ہلا کی اشارت بسر
کہ تشریف لاؤ بعز و علا / کہ اہلا و سہلا بصد مرحبا
ہوئے داخلین غار مین راشدین / کیا اونپہ تسلیم جو حکم دین
اوسیوقت زندہ ہوئے وہ کرام / دیا اونکو جلدی جواب سلام
دیا پہر صحابہ نے اونکو پیام / کہ از مصطفا تم پہ لابد سلام
وہ ہین خاتم انبیائے عظام / علیہم صلوٰۃ خدا و سلام
پڑہو کلمہ اونکا بصدق جنان / تو ہو اونکی امت سے تم بیگمان
تو ایمان وہ لائے بصد احترام / حبیب خدا پر علیہ السلام
دل و جان سے تصدیق لائے بجا / کہ لابد محمد حبیب خدا
دیا پہر صحابہ کو اپنا پیام / کرو عرض پیش محمد سلام
ہوئے اپنے مرقد پہ پہر نائمین / گیا روح برزخ کو باصد یقین

اصحاب الکہف اعوان المہدی فقد اعتد بما یفعلہ اہل الکہف بعد ایمانہم واحیائہم وتاخیر

[illegible] من جملة [illegible] اکرموا بحوز واشرف الدخول فی ھذہ الامة فکذلک ابواہ صلی اللہ

علیہ وسلم قال العلامة ابن سید الناس فی العیون والمحقق ابو القاسم فی الروض والمدقق السنوسی

والتلمسانی فی شرح الشفا والفہامة الزرقانی فی شرح المواہب والجلال السیوطی فی سبل النجاة

والمقامة السندسیة وغیرہم فی غیرہا ان اللہ تعالی احیاہما فآمنا بہ صلی اللہ علیہ وسلم

بعد کونہما علی التوحید والملة الحنیفیة ولم یتقدم لہما شرک قط وعدم نفع الایمان

بعد الموت محلہ فی غیر الخصوصیة والکرامة کما صح رد الشمس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم

بعد مغیبہا فصلی سیدنا علی رضی اللہ عنہ العصر اداءً من حیث الخصوصیة والکرامة فکذلک

نفع الایمان لابویہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاحیاء وکونہما موحدین لانہ من خصائصہ

صلی اللہ علیہ وسلم وکما نفع الایمان لاصحاب الکہف بعد الاحیاء مع انہم کانوا مومنین قال

فی العرائس وفتح المبین والمواہب العلیہ وکشف الاسرار وروح البیان والتحبیر وغیرہا

من زبر التحاریر المشاہیر ان اللہ تعالی امر نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبعث الی اصحاب الکہف

اربعة من اصحابہ لیبلغوہم دعوة الاسلام فقال علیہ الصلوة والسلام کیف ارسل فجاء

جبریل علیہ السلام وقال ابسط کسائک واجلس علی الاطراف ابا بکر الصدیق وعمر

الفاروق وعلی المرتضی واباذر داء وادع الریح المسخر لابن داود علیہما السلام ففعل

فبلغتہم الریح الی الکہف فقلعوا منہ الحجر الکبیر فقطمیر صاح وکبر فلما راٰہم حرک ذنبہ

وبصبص الیہم واومی براسہ ان یدخلوا فدخلوا وقالوا السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فرد اللہ ارواحہم الی اشباحہم فقاموا وردوا علیہم فقالوا ان محمد بن عبد اللہ یسلم

علیکم ویدعوکم الی دین الاسلام فآمنوا بہ وقالوا اقرؤا علیہ منا السلام واخذوا مضاجعہم

روی الامام الطحاوی فی الآثار والقاضی عیاض فی الشفاء عن اسماء بنت عمیس ورواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر واخرجہ ابن مندۃ وابن شاہین وابن مردویہ من حدیث ابی ھریرۃ وشیخ الاسلام ولی الدین فی شرح التقریب والجلال السیوطی فی النکت البدیعات والحافظ العسقلانی فی فتح الباری وغیرھم رضی اللہ تعالٰی عنہم باسناد جید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر فی الصھباء ثم ارسل علیا رضی اللہ عنہ لتقسیم غنائم خیبر فرجع وقد صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العصر فوضع صلی اللہ علیہ وسلم راسہ فی حجرہ فنام حتی غابت الشمس فاستیقظ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ اصلیت العصر قال لا فقال صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم انہ کان فی طاعتک وطاعۃ رسولک فرد علیہ الشمس فتکلم بکلمتین او ثلاثۃ کانھا من کلام الحبشۃ فارتجعت الشمس کھیئتھا فی العصر فقام علی رضی اللہ عنہ فتوضأ وصلی العصر ثم تکلم صلی اللہ علیہ وسلم بمثل ما تکلم بہ قبل ذلک فرجعت الشمس الی مغربھا قال العلامہ والحبر الفھامہ سیدی محمد بن احمد القرطبی قدس اللہ سرہ البھی فی کتابہ التذکرہ ان فضائلہ صلی اللہ علیہ وسلم وخصائصہ لم تزل تتوالی وتتابع فیکون احیاؤھما وایمانھما بہ مما فضلہ اللہ بہ واکرمہ ولیس ذلک بممتنع عقلا و شرعا وان اللہ تعالٰی رد الشمس علی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم بعد مغیبھا کما ھو فی الحدیث النفیس فلو لم یکن رجوع الشمس نافعا لما ردھا علیہ فکذلک احیاء والدیہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون نافعا لایمانھما بہ قال الحافظ تقی الدین ابن السبکی نور اللہ سرہ الزکی فی التعظیم والمنۃ واستدلال الامام القرطبی رضی اللہ عنہ فی غایۃ الحسن وقد ظفرت باستدلال اوضح منہ وذلک ان اصحاب الکھف یبعثون آخر الزمان ایضا ویحجون ویکونون من ھذہ الامۃ الا تشرفا لھم بذلک وقد روی ابن مردویۃ وغیرہ من الحفاظ عن ابن عباس رضی مرفوعا ان

یہی حسرتِ دل یہی تھی رضا | کہ زندہ کہے اونکو ربّ السما

تو کیونکر نہ مطلوب اونکی رضا | کہ ولسوف یعطیک عہدِ خدا

تو باقی نہین اوسمین کچھہ اشتباہ | برائے محبّتِ حبیبِ اِلٰہ

کرین دلمین انصاف وہ منکرین | جو بحرِ ضلالت مین مستغرقین

کہ مثلاً کسی شخص کے والدین | جہالت سے دائم کرین کارِ شین

صغائر کبائر مین وہ مبتلا | علانیہ بدکار بین الوریٰ

محرّم جو ہی فعل بے قیل و قال | کہین اوسکو لاریب ہے یہ حلال

وہ از خیر از ضیر ماہر مدام | بلا توبہ مُردار ہون وہ لئام

تو پھر اونکے حق مین کوئی نیکنام | بلا افترا کچھہ کہے وہ کلام

کہ تھے وہ تبہ کار اہلِ ظلام | گرفتار عصیان مین تھے صبح و شام

وہ تھے کفر بکتے شقیُّ المرام | تو شرعاً جہنّم مین اونکا مقام

یہ سنکر پسر اوسکا ہو شادمان | و یا اوسّے ہو آسکو داغِ جنان

یہ معذور سمجھے اوسے بیگمان | کہ صادق وہ بیشک نہ از کاذبان

و یا اوسکو مغرور جانے مدام | کہ تحقیرِ شانِ پسر وہ کلام

وہ مردود سمجھے اوسے بالیقین | کرے آسّے نفرت جو از کافرین

کہے وہ یقیناً عدوٌّ مبین | وہ ہے دشمنِ من ذرا شک نہین

وہ میری جو توہین و تحقیر ہے | وہی اوسکا تبیین و تقریر ہے

چہ جائیکہ وہ والدینِ رسول | کہ سب عیب سے پاک اہلِ قبول

نہ کچھہ کفر اونسے ہوا آشکار | نہ زنہار اُنسے ہوا زشت کار

ثم اوصلتهم الريح اليه صلے الله عليه وسلم فقال اللهم لا تفرق بيني وبين اصحابي واغفر
لمن احبهم واحب اهل بيتي قال في اليواقيت والجواهر ان الله تعالى احيى ابويه صلے الله
عليه وسلم حتى آمنا به وعلى ذلك جماعة من الحفاظ وذلك الاحياء مثل احياء من قال لهم الله
موتوا ثم احياهم اى الى تكملة اجالهم فما آمن ابو النبي صلى الله عليه وسلم الا في زمن تكليفهما
فكانهما آمنا به قبل ان يموتا كسجدة اهل الاعراف ليترجح ميزانهم بتلك السجدة يوم القيامة
ثم يدخلون بها الجنة فلولا ان هذه السجدة نفعتهم وسعدوا بها لم يدخلوا الجنة مع
انها ما وقعت الا بعد الموت فيوم القيامة برزخي له وجه الى الدنيا ووجه الى الاخرة انتهى ملخصا

ہوا جبکہ مردود وہ اشتباہ | تو اب تم سنو یہ بفضل الٰہ
کہ ہین متّفق جبکہ حفّاظ دین | اماماں امّت وہ اہل یقین
کہ لاریب وہ والدین رسول | وہ محبوب ایزد وہ اہل وصول
مسلمان ہمیشہ وہ تھے بیگمان | نہ کچھہ کفر کا اونمین گاہی نشان
کیا زندہ پھر اونکو ربّ العلا | کہ ہون خیر امّت سے وہ برملا
جو خیر الورا ہین شہ خافقین | تو خیر الامم کیون نہون والدین
یہ ہی وہ شرافت کہ سب انبیا | ہمہ وقت اون کی یہی التجا
کہ ہوتے اگر کاشکے ایک فرد | اسی خیر امّت سے باسوز درد
تو کیا خوب ہوتا ہمارا نصیب | زہی خیر امّت زہی یہ حبیب
ملا ایک عیسےٰ کو یہ افتخار | کہ دربان احمد وہ لیل ونہار
مشرّف ہوئے اسّے بھی اہل غار | کہ غار محبّت مین تھے باقرار
تو یہ آرزوئے شہ خافقین | کہ ہون اسّے بھی فائزین والدین

خدا منتقم ہے بہر دوسرا

صلوٰۃ الٰہ و سلام خدا | حبیب الٰہ پہ بصبح و مسا
ہمہ آل و اصحاب پر بھی نثار | باعداد اوراق و رمل القفار

وصل ساتوان اون دلائل زاہرہ اور حجج باہرہ مین کہ بول پاک اور بخوان سید لولاک جس شخص کے شکم مین گیا نار جہنم اوسپر حرام ہے ٭ تو خود نور فیض قدیم وجود پر جود صاحب خلق عظیم جس پشت و رحم مین ہو مقیم توکیونکر نہ وہ جنتی محبوب ایزد ملک علام ہے ٭ پس نار غضب جبار کو اُس سے فرار اوسکے قدم مبارک سے وہ گلزار بلا انکار ولا کلام ہے ٭ اور جبکہ جناب رسول کریم علیہ اطیب الصلوٰۃ و التسلیم کے بدن شریف جائے نظیف پر مکھی کا بیٹھنا حق تعالیٰ کو ناگوار ہے ٭ توکیونکر آپ کی ذات ستودہ صفات نجاست کفر و شرک کے سزاوار ہے ٭

سُنو اے عزیزو یہ اندک مقال | نہ ہرگز رکھو دلپہ مجھسے ملال
کہ شاید کرے تمکو فرخندہ حال | اسی قول سے ایزد ذوالجلال
کہ خیر الورا رحمت عالمین | حبیب خدا سید المرسلین
وہ تھے مومنوں پر رؤف و رحیم | وہ لاریب تھے کان خلق عظیم
تو سوچا کہ اُمت مین ہون جو ضعیف | مریضان و پیران و دیگر نحیف
کسی عذر سے ہو اگر ناتوان | اگرچہ وہ معذور از بس جوان

| | |
|---|---|
| نہ اوّل نہ آخر مین کچھ عیب ہے | یہی حکم اونکا بلا ریب ہے |
| کہ از ہر وہ اطہر ز تطہیر ہین | وہ ابہر وہ انور ز تنویر ہین |
| مفخر مبشر ز تبشیر ہین | مخبر موقر ز توقیر ہین |
| وہ صادق مصدق ز تصدیق ہین | وہ حاذق موفق ز توفیق ہین |
| وہ ہین مرجع اصفیائے کرام | وہ ہین چشمۂ فیض بہر عظام |
| وہ ہین مظہر ذات خیر الورا | وہ ہین منظر و جلوہ گاہ خدا |
| یہ وہ پدر و مادر کہ جنکا پسر | صفی اللہ آدم کا بیشک پدر |

خیوری وہ از سابقین عظام
اسیطور فرمان خیر الانام

قال نبینا سید المرسلین حبیب رب العالمین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاهرین انا من السابقین
وانا خیر السابقین رواہ الطبرانی وغیرہ من المحدثین رضوان اللہ علیهم اجمعین

| | |
|---|---|
| کیا مجکو پیدا جہان آفرین | ز اصلاب پاکان جو از سابقین |
| ولے سابقین سے ہین سابق مدام | حبیب خدا ہین نہ اسمین کلام |
| تو اب گر کہے منکر اہل شین | کہ یک لمحہ مومن نہ تھے والدین |
| تو لا بد وہ ... اہل جحیم | وہ مغبون وملعون بیشک جحیم |
| نہ ... نبی اوسکو منظور ہے | وہ ذل جبلی سے مقہور ہے |
| وہ حاسد علی فخر خیر الانام | وہ نار حسد مین جلے صبح وشام |
| شقی تر وہ بدبخت بیشک مدام | جہنم مین جائے فبئس المقام |

خیوری وہ ہے موذیئے مصطفا

عدالت جلالت مین اُسکے رجال ۔ جو مردانِ شیخین بے قیل و قال
یہی حکمِ حاکم بلا اشتباہ ہو ۔ بھی وہ دارقطنی اوسپر گواہ
کیا ذہب ذہبی نے اوسپر نثار ۔ وہ زرقانی اوسپر جو پروانہ وار
جلالِ سیوطی جو ہین پُر جلال ۔ بھی قائل کہ ہے وہ جلیل الرجال
بھی وہ ابن داؤد اہلِ سُنن ۔ بھی وہ عبدِ رزّاق اہلِ فطن
وہ ابنِ جریح بن حبّان بھی ۔ ہوئے اوسکی صحت پہ قائل سبھی
شفا مین وہ ہے بھی شفائے شفا ۔ خدا اوسنے دے منکرین کو شفا
اسیطور سے خادمہ ہے دگر ۔ کہ ہے شرف سے وہ ہوئی نامور
وہ ہے اُمّ یوسف جو برکہ بنام ۔ ہمہ برکہ تلہ خادمہ اے فہام
ہوا اوسکو فرمانِ خیر الورا ۔ کہ محفوظ ہے نار سے تو سدا
بھی اے اُمّ یوسف تو مامون ہے ۔ ہمہ مرض و درد ونسے مصئون ہے
تو بیمار ہوئی نہ وہ زینہار ۔ یہانتک کہ دنیا مین تھی باقرار
بھی دیگر صحابہ مین تہا ایک مرد ۔ مشرّف ہوا اُسسے وہ اہل درد
تو اُسکا پسینہ معطّر مدام ۔ اوسی آب طاہر سے اے نیکنام
بھی اولاد اوسکی مین خوشبوئی تام ۔ الیٰ ہفت اصلاب تھی لاکلام
حلاوت مین وہ شہد سے فوقتر ۔ وہ خوشبو مین تہا مشک پر مفتخر
کیا نوش جسنے شرابِ طہور ۔ وہی اوسسے ماہر ہوا با سرور
کہ حق الیقین اوسپہ ہو وہ عیان ۔ تو علم الیقین سے نہووے بیان
کتابِ خصائص جو ہے معتبر ۔ بھی لاریب تدریب اہلِ بصر

کرین ظرف مین بول وہ مردمان / تو ماخوذ لاریب ہون بیگمان
کہ ایسا نہ ہرگز کیا مصطفا / تو وہ فعل سنت نہووے فتا
خلاف پیمبر جو ہو اقتدا / وہ ہرگز نہ مقبول نزد خدا
ہمہ فعل و قول شفیع الورا / وہ مقبول ایزد بلا امترا
کہ اونکے جو افعال و اقوال ہین / خدا کے وہ اقوال و افعال ہین
تو کیونکر نہو فعل ایزد قبول / اگرچہ وہ ظاہر مین فعل رسول
لہذا رسول بشیر و نذیر / گہے قدح رکھتے وہ زیر سریر
کسی شب مین کرتے وہ فعل صواب / کہ معذور ہون آپسے لابد مثاب
تو اوس ام ایمن کو جو اہل سوز / یہ فرمان احمد ہوا ایک روز
کہ جو اس پیالے مین چیز عیان / کسی جائے کر اسکو لابد نہان
تو پھر جبکہ دیکھا شہ دو جہان / کہ خالی پیالہ رکھا ہے وہان
تو پھر اس سے پوچھا شفیع الورا / کہ تھا جو پیالے مین وہ کیا ہوا
تو کی عرض ای سید انس و جان / مین تھی تشنہ واللہ کیا نوش جان
تو خندان ہوئے خازن کردگار / نہ کچھ زجر اوسپر کیا آشکار
نہ ایسا ہوا حکم بھی زینہار / دہان شستہ کر پھر نہ کیجو یہ کار
ولے یہ بشارت دیا مصطفا / درود خدا اونپہ با صد صفا
کہ نار جہنم کو روز شمار / نہو شکم تیرے سے زنہار کار
تو محفوظ آتش سے ابد الآباد / کہ تو نے پیا آب خیر العباد
یہ لاریب سالم حدیث صحیح / کہا اہل تنقید نے یہ ملیح

که عبد اللہ جو ہین وہ ابن زبیر — جلیل القدر وہ بسے اہل خیر
ہوا اونکو فرمان خیر الانام — کہ خون حجامت جو یہ لا کلام
کسی جائے تو اوسکو پوشیدہ کر — کہ اسپر نہووے نظر کا گذر
نہ دیکھے کوئی اسکو ہرگز بشر — کہ خون نبی ہے وہ خون دگر
وہ سرّ الہی سے ہے یک اثر — تو لازم کہ مستور ہوا از نظر
لیا اوسکو فی الفور ابن زبیر — کہ دارین مین اسّے لاریب خیر
وہان سے گئے پھر وہ باہر شتاب — کیا نوش جان اسکو بے ارتیاب
کہ وہ لعل از کنز مخفی ضرور — سزاوار اوسکے خزینہ صدور
وہ لعل خزینہ شفیع الورا — یہی سینہ اسکے دفینہ کی جا
نہ مسرور اسّے کوئی اوسکی جا — یہ جا اوسّے مسرور لا بد سدا

خیوری نہ یہ لعل تجکو نصیب
تو رکھہ سینہ مین نقش نعل حبیب

جو ہین اشک خونی وہ یاقوت فام — تو اوسنے یہ سینہ خزینہ مدام
سنا جبکہ یہ واقع شرّ و ضیر — کیا نوش جان اسکو ابن زبیر
تو ایسی بشارت ہوئی آشکار — کہ واصل نہو اوسکو زنہار نار
وہ نار جہنّم سے آزاد ہے — کہ داد خدا سے اسے داد ہے
تو پھر اسّے پوچھا بسے مردمان — کہ فرماؤ کیا طعم اسکا عیان
تو ہسطور سے پھر دیا یہ جواب — کہ اے سائل صادق پر صواب
حلاوت مین وہ شہد سے بیش بیش — وہ خوشبو مین تھا مشک سے بیش بیش

بھی وہ شرح جو بہرِ دین ہی سراج
وہ طبرانی و بیہقیٔ فخام
یہ راوی ہوئے جملہ اِسطور یہ
کہ مالک جو تھے بن سنانِ کبیر
وہ تھے اُحد کے جنگ مین باریاب
تو سنگِ جفا سے ہوا جب شہید
تو اُسنے اوسیوقت باشوقِ جان
یہانتک کہ اُسنے ہوا پُر دہان
اگرچہ کہا اوسکو بعضے کسان
تو اُسنے کہا قسم شاہِ جہان
یہ وہ خون کہ جسپر ہوا خون روا
یہ خون بجگون آہین ہرگز نہ چون
یہ ہی آبِ حیوان و ظاہر مین خون
یہ در چشمۂ شمس ہے آشکار
ہوا پھر یہ فرمانِ خیر الورا
کہ وہ نارِ دوزخ سے محفوظ ہے
جو چاہے کہ دیکھے وہ مردِ جنان
روایت کیا بغویٔ نامور
دگر دارقطنی جو عالی نظر

یہ ندر نور راوسے ہوا یہ زہ ہاج
سوا ان بزرگونکے دیگر عظام
باِسنادِ سالم بسے معتبر
یہ لاریب ہین بدرِ خدری شہیر
شہِ دو جہان کے وہ پائے رکاب
وہ دُردانہ دندانِ شاہِ وحید
کمید ہ کیا آب سے خونِ رگان
تناول کیا اوسکو پھر بیگمان
بریز آنچہ داری زخون درد ہا
نہ خونِ نبی خاک پر ہو روان
اسی خونیہ مین جان و دلسے فدا
جو از بیچگون اِسکو سمجھے نہ خون
خضر کو نہ اِسکا ملا رہنمون
وہ تھے قعرِ ظلمت مین حیران و زار
شفیعِ خلائق بروزِ جزا
وہ عینِ عنایت سے ملحوظ ہے
تو دیکھے اُسے جو یہ ابنِ سنان
وہ بزّار و طبرانیٔ ذی بصر
بھی وہ بیہقی حاکمِ معتبر

نہ توحیدِ ایزد کا ہے اعتبار — نہ جملہ عبادت کا ہے کچھ وقار
یہانتک کہ توحیدِ خیر الورا — منقش وہ ہو دلین سب بے امترا

جیوری کالاریب حرزِ جنان
وہ توحیدِ احمد یہ وردِ زبان

محمد محمد یہ مقصود ہے — خدا اسکا حامد یہ محمود ہے
یہ شانِ الٰہی نہ محدود ہے — نشانِ خدائی یہ معہود ہے
جنان اور جانکا یہ مسجود ہے — یہ باطن مین لاریب معبود ہے
بشر نامِ خیر الورا مستعار — حقیقت مین وہ نورِ پروردگار
تو نورِ خدا سے نہو زینہار — کوئی چیز ناپاک اے ہوشیار
اگر اُنسے ناپاک وہ بول و دم — تو دوزخ مین شاربِ سرتاقدم
چہ جائیکہ دوزخ سے محفوظ ہو — وہ عینِ عنایت سے ملحوظ ہو
وہ منکر بھی قائل بلاقیل وقول — کہ ہے منقلب عین وہ خون و بول
ہوئے متفق اسپہ جملہ فہام — کہ وہ منقلب عین ہین لاکلام
تو اُسسے ہوا انقطاعِ نزاع — نہ منکر کا باقی رہا کچھ خداع
کہ جس عین پہ حکمِ عدمِ طہور — وہی عین ہے منقلب در ظہور
توکسطور وہ عین اے ذیشعور — نہ معدود و مقصود ہو در ظہور
تو منکر کا جملہ جو ہے ادعا — ہوا منقلب عین بے امترا
ظبی نے جو کھایا وہ برگِ جنان — زدستِ صفی اللہ اے نیکدان
تو اوسسے ہوا مشکِ نافہ ضرور — وہ خونِ ظبی سے ہوا بے فتور

یہ ہے خاصۂ سید المرسلین
کہ وہ منقلب عین ہے بالیقین

اسیطور سے بول خیر الورا
وہ ہے منقلب عین بے امترا

اسیطور سے غائط مصطفا
وہ تھا منقلب عین اے باوفا

زمین بلع کرتی وہ بول و براز
نہ ماہر کوئی اوسے از اہل راز

صحابہ نے اسمین کیا جست جو
تو پائی معطر وہان ایک بو

دم و بول خیر الورا اے فہام
ہوا ور صحابہ تبرک مدام کے

کیا جسنے اسمین کبھی گفتگو
تو وہ گفتگو ہے بلا جستجو

نہ ہے پاک دل وہ نہ ہی پاک جو
نہ ہی اوسمین ہرگز محبت کی بو

نہ ہی علم زندہ سے اوسکو نصیب
نہ ماہر ہوا وہ ز قدر حبیب

خیوری نہو جسکو تعلیم رب
تو کیا اوسکو حاصل ز تعلیم اب

وہ تعلیم بے حرف و بے صوت ہی
نہین سہو اوسمین نہ کچھ فوت ہی

وہ ہر وقت ہر جا یہ ہمراہ ہے
جو ہی اسکا منکر وہ گمراہ ہے

جو مشہور تفسیر اتقان ہے
تو اسطور اسمین یہ تبیان ہے

کہ ہفتاد علمون سے ہووے لبیب
ولے علم ربی نہووے نصیب

تو وہ علم از بسکہ مردار ہے
کہ علم خدا سے نہ جاندار ہے

نہو مردہ علمونسے زندہ جنان
تو زندہ جنانسے وہ کب ازوان

تو زندہ ولانسے نہ زندہ جنان
تو کب شان احمد سے اسکو نشان

تو وہ شان جس دلپہ ظاہر نہین
تو وہ نور ایمان سے ماہر نہین

ہوئے نارِ دوزخ سے آزاد وہ رضائے الٰہی سے دلشاد وہ
کہ بزّار و بلقینیؔ نامدار یہ راوی ز ابنِ عمر آشکار
کہ بسطور فرمانِ خیرالانام درودِ خدا اونپہ ہر صبح و شام
کہ جس دم سے ہووے دمی کا وصال تو اوس سے نہو نار کا اتّصال
نہ اوس سے رکھے نار نہار کار کہ نارِ جہنم کو اوس سے فرار
یہ نجم المبین مین مفصّل بیان ولے مختصر یہ ہوا جو عیان
اگر اصل تعبیر درکار ہے یہ مشتے نمونہ زخروار ہے

کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان یوضع تحت سریرہ فسول فیہ من اللیل فبال فیہ لیلۃ ثم افتقدہ فلم یجد فیہ شیئاً فسأل برکۃ عنہ فقالت قمت وانا عطشانۃ فشربتہ فضحک وقال لن تلج النار بطنک ابدا ھذا الحدیث صحیح الزم الدارقطنی مسلماً والبخاری اخرجہ فی الصحیح اذ رجالہ کرجالھما فی الضبط والعدالۃ وغیرھما ورواہ ابن جریج وھو مجمع علی کونہ ثقۃ وھو اول من صنف الکتب فی الاسلام ورواہ الحاکم واقرالذھبی وغیرہ من اھل التنقید بصحتہ وھذہ البرکۃ ھی ام ایمن کانت تخدمہ صلی اللہ علیہ وسلم ومرضعتہ رواہ ابو داود وابن حبان وعبد الرزاق عن امیمۃ عن امھا وایضاً روی الحاکم والدارقطنی بسندھما بالاسناد الجید انہ صلی اللہ علیہ وسلم قام من اللیل الی فخارۃ فی جانب البیت فبال فیھا فلما اصبح قال یا برکۃ صبی فاھریقی ما فی تلک الفخارۃ فقالت قد واللہ شربتہ فقال لن تصیبک النار وصحۃ یا ام یوسف فما مرضت قط حتی ماتت قال فی خصائص تدریب البلقینی ان برکہ ام ایمن وبرکہ ام یوسف شربتاہ وشربہ واحد من الاحباب فکان تفوح الروائح منہ اطیب من المسک ومن اولادہ

بھلا جسّے پیدا ہوئے وہ جہان ۔ ہوئے خاکِ پا اُنکے اہلِ جنان

توکیونکر نہو مُشک سے فوقتر ۔ دمِ پاک اُس ذات کا اے پسر

وہ آ ہوئے اَحدیّتِ کردگار ۔ وودادِ خدا نافۂ مُشکبار

ہمہ اَنبیا بوئے خوش آشکار ۔ ازان نافۂ مُشکِ پروردگار

عقیدِ خیوری مَشامِ لَبِیب
اوسی نافۂ مُشک سے ہے مطیب

روایت کیا بیہقیئے شہیر ۔ بھی اُس رافعی نے بشرح کبیر

کہ بوطَیّبہ نام عالی وقار ۔ وہ حجّامِ دانا بسے دست کار

تو اوسنے نکالا بصد اِنکسار ۔ زجسمِ نبی خونِ یاقوت وار

تو باہر وہان سے ہوا اہلِ ریش ۔ کیا پھر نہان اوسکو در شکمِ خویش

تو پھر اُسّے پوچھا شہِ دوجہان ۔ کہ وہ خون کسجا کیا تو نہان

کیا عرض پھر اُسنے اسطور پر ۔ کہ اے میرے محبوب خیرُ البشر

گیا تھا مین اِس عزم سے بالیقین ۔ کہ پنہان کرون اُسکو زیرِ زمین

ولیکن یہ دلمین ہوا ناپسند ۔ کہ بر خاک ہو وہ دَمِ اَرجمند

تو سینہ یہ بیشک خزینہ ہوا ۔ وہ سینہ مین فورًا دفینہ ہوا

تو اسطور مژدہ ہوا آشکار ۔ نگہداشتی نفس خود را ز نار

تو نارِ جہنّم سے آزاد ہے ۔ دل و جسم زندہ تو دل شاد ہے

ملا شرف اوسکو ہوا باکمال ۔ مُعمّر ہوا یکصد و چہل سال

سفینہ دگر از صحابہ کرام ۔ مُشرّف ہوئے اُسّے اے نیکنام

طاهرة على احد الوجهين يقول العبد المسكين محمد خير الدين انه لا يخفى على المعمعة الهفوف
وجلى عند اللمع العروف ان عدم امر نبينا جد الحسنين صلى الله عليه وآله ملا احدا فعال
احدا ممن شرب منه وبوله الشريفين بغسل فمه وعدم نهى لعود الى الفضلتين ووجود
طعم العسل ورائحة المسك عند الفريقين وكون ذلك من قلب الاعيان باتفاق الكل فان
وكونه معدودا من معجزات سيد الثقلين وقطع نزاع الفقهاء بذلك الدليل الزين وتبرك
الصحابة بالبول والدم المكرمين برهان اظهر وابهر من النيرين على انهما طاهران
بريب المسترقين وتفصيل هذا في كتابي نجم المبين مع رد هواجس المنكرين والله يهدي
به الا الفاسقين وروى البيهقي عن سيدنا علي رضى الله عنه وذكر الرافعي في الشرح الكبير
وغيرهما من النجار بروفد شرب منه صلى الله عليه وسلم ابو طيبة ايضا فعاش مائة واربعين
سنة وسفينة مولى النبي صلى الله عليه وسلم

سنو دل سے اے منصفانِ کرام ॥ کہ متعسفین دائماً ہین لئام
دم و بولِ ذاتِ شفیع الانام ॥ ہوا اوسکا جس تن مین کچھ انضمام
تو وہ نارِ دوزخ سے آزاد ہی ॥ نعیمِ جنان سے وہ دل شاد ہی
ہوا جبکہ فضلات کا یہ مقام ॥ کہ ہو اُنسے نارِ جہنم حرام
تو آبا و اجدادِ خیر الورا ॥ ہمہ اُمہات رسولِ خدا
یہ سب حاملِ نورِ خیر البشر ॥ یہی نور تھا اونکا نور البصر
اسی نور سے جملہ مسرور تھے ॥ اسی نور سے رب کے منظور تھے
ملا اونکے خونمین وہ خونِ نبی ॥ رگ و ریشہ مخلوط لابد سبھی
تو کیونکر نہوا اونپہ نزد فہام ॥ وہ نارِ جہنم یقیناً حرام

الی بضع اصلاب وفی روایة الی سبع وروی البیہقی عن عمر بن السائب والطبرانی عن
ابی سعید الخدری عن ابیہ مالک بن سنان انہ شرب دم النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم
احد ومصہ اباہ فقیل اھرق قال لا واللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مس دمہ
دمی فلن تصیبہ النار روی الحاکم والبزار والبیہقی والدارقطنی والبغوی والطبرانی
وغیرھم رضی اللہ عنہم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم هاجر بہ الدم فحجمہ ابو طیبة فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اشکموہ فاعطوہ دینارا وقال لابن الزبیر وارہ فتواری ابن الزبیر
فشرب الدم فبلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ فقال ما انہ لا تصیبہ النار وفی روایة
لا تمسہ النار قال الشعبی فقیل لابن الزبیر رضی اللہ عنہ کیف وجدت طعم الدم فقال
اما الطعم فطعم العسل واما الرائحة فرائحة المسک وھذا من باب قلب الاعیان الذی عد من
معجزاتہ وبھذا سند فع نزاع الفقہاء قال العلامة علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح الشفا
وغیرہ من العلماء ان رجلا قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابعد من المذھب فلما خرج
نظرت فلم ار شیئا ورأیت فی ذلک الموضع ثلاثة احجار التی استنجی بھن فاذا ھن یفوح
منھن روائح المسک فکنت اذا جئت یوم الجمعة المسجد اخذتھن فی کمی فتغلب رائحتھن
روائح من تطیب وتعطر وروی الدارقطنی فی الافراد عن عائشة رضی اللہ عنہا انھا قالت
قلت یا رسول اللہ اراک تدخل الخلاء ثم یجیئ الرجل یدخل بعدک فما یری لما خرج
منک اثرا فقال اما علمت ان اللہ امر الارض ان تبتلع ما خرج من الانبیاء قال ابن دحیة
ھذا اقوی ما فی الباب وسندہ ثابت واقرہ العلی القاری فی شرح الشفاء قال القاضی
عیاض رحمہ اللہ الفیاض فقد قال قوم من اھل العلم بطھارة ھذین الحدثین
قال الامام النووی فی الروضة ان بولہ ودمہ وسائر فضلاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو اُسنے بلاریب لے اتقیا — حبیبِ خدا کی حقارت کیا
نہین بلکہ وہ موذیے کردگار — کیا اوسنے رنجیدہ پروردگار
وہ لاریب مُرتد مردود ہے — وہ مردود کیا بلکہ نمرود ہے

خیوری تو کر اُسکے حق مین دُعا
تو ہے داعیٔ اُمّتِ مُصطفا

خدایا تو کر اوسکا ایسا نصیب — کہ ہو اہلِ توفیقِ حُبّ حبیب
کہ ایمانِ اصلی یہی ہے جوان — کہ حُبّ محمدؐ سے ہو پُر جنان
کہ حُبّ محمدؐ سے حُبّ خدا — ہو یدا و پیدا بلا امترا
نہ حُبّ محمدؐ کا دل مین قرار — تو ہو اِسّے حبّ خدا کا فرار
جو حُبّ حبیبِ خدا ہو نصیب — تو حُبّ خدا سے جنان ہو لبیب
یہی حُبّ ایمان و عرفان ہے — اسی سے وہ رضوانِ جنّان ہے

قال الله تعالی قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله و یغفر لکم ذنوبکم والله غفور رحیم
فمتابعة سید الثقلین اوفعت مکتنفة بین القطرین والاتباع من لوازم الحب لکامل
الزین فمحبة النبی مرکز المحبتین وقطب دائرة المودتین فمن ادعی حب الله رب المشرقین
بغیر حب حبیبه نور الدین صلی الله وسلم علیه ملأ الخافقین فدعواه صریح البطلان
وضیح الخسران لانه الادعاء بغیر البرهان والاجتراء بما لیس فی الامکان والله الموفق والمستعان

تو لازم کہ دل سے یہ تصدیق ہو — زبانسے یہ اظہارِ تحقیق ہو
کہ بیشک محمد حبیبِ خدا — وہ ہے وحدہٗ ذات بے امترا
نہ خلقت مین زنہار اُنکا شریک — وہ نورِ قدیمی وہ یکتا ملیک

وہ کیونکر نہون اہلِ دار السلام ۔ کہ ہین سابقین سے وہ جملہ عظام
وہ اہلِ یمین سے اَفاضل مدام ۔ وہ لاریب مقبولِ ربّ الانام
وہ اُس نور کے ہین مظاہر ضرور ۔ کہ لاریب جسّے خدا کا ظہور
ثناگوئے خود اوسکا پروردگار ۔ رضاجوئے احمد وہ لیل و نہار
ولیؔ و نبی جملہ رُسلِ عظام ۔ عَلَیہم صَلوٰۃِ خدا اُو سلام
ہمیشہ یہ چاہین خدا کی رضا ۔ رضائے محمّد کو چاہے خدا
جو انکی رضا ہے خدا کی رضا ۔ رضائے محمّد رضائے خدا
ہمہ طالبِ دیدِ رَبّ السما ۔ یہ ہے طالب دید خیر الورا
صَلوٰۃِ الٰہی پڑھین وہ کبار ۔ صلوٰۃ محمّد پڑھے کردگار
وہی نورِ ایمانکا لاریب نور ۔ وہی ذات ایمانکا ایمان ضرور
جہان وہ وہان پر وہ ایمان سدا ۔ کہ ایمان نہ اوسجا سے ہووے جُدا
نہ ایمان پہ جس شخص کا ہو مدار ۔ تو اوسجا نہ اوس نور کا ہو قرار
کہ ملزوم و لازم وہ بے اشتباہ ۔ حقیقت مین یک چیز وصفِ الٰہ
تو کیونکر نہ مومن وہ تھے اَتقیا ۔ کہو واللہ مومن وہ تھے اَصفیا
جو منکر ہوا اِسکا مغبون ہے ۔ نہ مغبون ہے بلکہ ملعون ہے
کہے وہ کہ معیوب خیر الورا ۔ اگرچہ وہ محبوبِ ربّ السما
کہ اُنکے نسب مین وہ اہلِ جفا ۔ کہ تھے کفر بھی شرک مین مبتلا
نہ بدتر کوئی شرک سے ہے جفا ۔ یہ جملہ جفا سے بسے پُر خطا
یہ سب عیب کا عیب چون ریسمان ۔ کرے بستہ جاروب کو بیگمان

نہین جسنے دیکھا حبیبِ خدا — وہ قرآن کو دیکھے بچشمِ صفا
کہ ہی عکس اونکا وہ نزدِ فحول — تو ہی دید اوسکی وہ دیدِ رسول
وے فرق دونوین ہی مستنیر — نہ مستور ہرگز وہ نزدِ بصیر
صفائیست در آب و آئینہ نیز — ولیکن صفا را بباید تمیز
مگس اوسپہ بیٹھے وے ایک جا — نہ انہر کہ ہین یہ حبیبِ خدا
کہ یہ اصلِ بس کچھ نہ انمین ہوس — تو کیون ہو مگس کو یہان دسترس
یہ بس اصل بس دو جہانمین یہ بس — یہ ہے بس کے بس حرمتِ ہر نفس
مگس کی جو ہے آرزو و ہوس — یہ اسسے منزّہ قدیمی نفس
مگس کا جو مسکن نہو وہ بدن — تو زنہار مشرک نہ اوسکا وطن
جو اوس جسم پر ظلمت یک مگس — نہ منظورِ حنّان اے خوش نفس
تو کسطور منظور پروردگار — کہ ظلماتِ مشرک مین ہو اسکا دار
نہین بلکہ جس تن مین اسکا وطن — وہ ایمان وطن مظہرِ ذو المنن
نہ تونے سنا ہی یہ اسے ذی فطن — نہ تا ذکا حرمین مین ہو وطن
سبکے مولد شافع المذنبین — دگر روضۂ سید المرسلین
جہان جلوہ گر ہو خدا کا یہ نور — تو ظلمت کا اوسجا نہووے ظہور
کہ روشن ہو مصباح در لیلِ تار — تو لاریب گھر اسسے ہو جیون نہار
تو جس تن مین ہووے سراجِ منیر — وہ نورِ قدیمی وہ نورِ قدیر
تو کیونکر وہ بیتِ وجود وجود — منوّر نہ زنہار بہرِ سجود
کہ ہی پدرِ آدم کا اوسجا وجود — ہوا آدم و آدمی اسسے بود

جو آبا و اجدادِ خیر الانام
نہ کچھ نقص انمین نہ کچھ عیب ہے
تو کہہ تیرا اسطور ایمان ہے
ترے دل مین احمد کی یہ شان ہے
اوسی پر تصدق یہ ایمان ہے

ہمہ اصفیا اہلِ دار السلام
نہ اونکی نظافت مین کچھ عیب ہے
دل و جان محمد پہ قربان ہے
کہ وہ نورِ ایمانکا ایمان ہے
یہ ایمانِ برہانِ احسان ہے

خیوری یہی تیرا اتقان ہے
کہ برہانِ ربی خدا شان ہے

نہ مذکور برہان یہ ایمان ہے
کہ شاید تجھے فیض بخشے دلیل
دلائل کو چھوڑے جو مردِ جلیل
دلائل سے روشن دلیلِ مگس
نجاست پہ بیٹھے کبھی وہ مگس
تو رب کو نہ ہرگز یہ منظور ہے
تو اوسپر کسیوقت بیٹھے مگس
وہ نورِ مجسم ز فیضِ قدم
وہی کنزِ مخفی کا فتاح ہے
وہ نبیونکے ارواح سے ہی لطیف
یہ وہ جسم ارواح جسکا بدن
اسی جسم کا عکس قرآن ہے

تو کچھ اور اندک یہ تبیان ہے
دلیلونکا طالب بسے ہی ذلیل
کہ ہر جا یہ لازم نہ طلب دلیل
نہو تو مگس وار اہلِ ہوس
نجاست کا طالب زبونتر زخس
کہ جسم حبیبی جو پُر نور ہے
کہ وہ مظہرِ حق منزہ نفس
ہوا حبِ ازلی سے یکتا جسیم
وہی جسم جانانِ ارواح ہے
لطافت مین یکتا خدا کا وصیف
وہ روح الٰہی جو جان بیش تن
یہی جسم قرآنکا برہان ہے

بعنداولی الابصار :: اور اِس وصل مین سے خوشخصال ذکر اہلِ فترت ہے بطریقِ اجمال :: اور یہ بیان کہ والدینِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین ناجی و اہلِ جنان ہین بالیقین :: کما قال اللہ فی التنزیل اصولا :: وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا :: اور بیانِ عمر و ایمانِ قسّ بن ساعدہ و زید بن عمرو غیرہما نیز ہے آشکار علیہم رضوان اللہ الغفار اور یہ بیان کہ وہ جملہ اہل جنت ہین ایام فترت و جہالت مین :: پس اب کیا ریب ہے جنتی ہونے حاملانِ خاتمِ رسالت مین :: اور ناری ہونے منکرانِ اہلِ ضلالت مین :: ❊

سنو اے عزیزو بگوشِ قبول
که ہو تمسے راضی خدا و رسول

کہ جسکو خدا نے بصارت دیا
عنایت سے اہلِ بشارت کیا

اُسے یک اشارت سزاوار ہے
نہ دفترِ نذارت کا درکار ہے

جسے حق نے اہلِ ضلالت کیا
عدالت سے اوسکو جہالت دیا

بنا کمبلِ بخت اوسکا سیاہ
سیہ بخت اپنے سے ہے وہ تباہ

تو پھر زمزم و آبِ کوثر سے نیز
نہوگا وہ ابیض سمجھ اے عزیز

اگر تمکو حق نے کیا ہے بصیر
تو سورج کو دیکھو نہو تم ضریر

کہ عبداللہ ہے اسمِ پدرِ رسول
دگر آمنہ اُمِّ اہلِ وصول

تو یہ نامِ نامی گرامی مدام
یہی اسمِ سامی بصد احترام

نہ دنیا مین ہرگز ہوئے بالیقین
کسی کافرون مین مروج کہین

نہو کافرہ آمنہ اے رفیق
نہ عبداللہ کافر کا زنہار نام

وہ مسجودِ آدم کا مسجود ہے ‖ وہ معبودِ آدم کا محمود ہے

یہی بس خیوری کا مقصود ہے
اِسی سے خیوری تو مسعود ہے

قال فی الخصائص الکبریٰ وانموذج اللبیب وکشف الغمہ وغیرھا من زبر ائمۃ الامۃ لم یقرب جسدہ المطیف علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام اللطیف ولم یقع علی ثیابہ ذباب فطالمخالطۃ القاذورات فی بعض الاحیان قال فی شرح الحاوی ونزھۃ النفوس وحدائق الازاہر ان الصالح عبد اللطیف قدس اللہ سرہ الشریف قال کتبت سنین مصحفًا فکل لفظۃ وقع علیھا الذباب لا قولہ تعالیٰ ولا تقربوا مال الیتیم قال فی الفتوحات والکبریت الاحمر والتحبیر وروح البیان وغیرھا من زبر اھل الاتقان من اراد ان یری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن لم یدرکہ من امتہ فلینظر الی القرآن لا فرق بین النظر فیہ وبین النظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان القرآن انتشاء صورتہ الجسدیۃ یقال لھا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ شعر

ھُوَ الْقُرْاٰنُ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِیْ ‖ وَرُوْحُ الرُّوْحِ لَا رُوْحُ الْاَوَانِیْ

وتفصیل ھذا البراھین فی کتابی نجم المبین واللہ یھدی بہ المتقین ۔

درودِ الٰہی بر رسلِ الغفار ‖ حبیبِ خدا پر ہمیشہ نثار

بھی آل و صحابہ پہ باصد وقار
خیوری کا لابد یہی افتخار

وصل آٹھواں اس بیانین آشکار : کہ نام نامی اسم گرامی عبداللہ اور آمنہ زینہار : کسی کافر و کافرہ کا روئے زمین پہ نہیں ہوا درمیانِ کفار : کہ یہ مخالف ملتِ شرک ہے

نہ ہرگز کسی جا پہ ہے یہ نگار | نہ ہی قول ضعف سے بھی آشکار
کہ گاہی اونھون نے کیا سر کو خم | بطور عبادات پیش صنم
نہین بلکہ تھے وہ صنم کے صنم | صنم پیش اونکے بسر ہوئے خم
جو مسجود اصنام تھے آشکار | تو مسجود اونکے وہ لیل و نہار
ملائک نے جنکو کیا ہے سجود | وہ مسجود آدم ہوا جنسے بود
وہ عرش برین جنکا ہے خاک پا | یہ فرش زمین جنسے ہے بر سما
وہ تھے اونکے حامل بلا امترا | وہ ہین سر کعبہ وہ سر خدا
ہوئے جبکہ پیدا شہ انبیا | تو فی الفور کعبے نے سجدہ کیا
ز قد ہین احمد وہ کعبہ مطاف | کرے امت مصطفا کا طواف
توکیونکر نہون ساجدین وہ صنم | لنور حبیبی جو فیض قدم
قدم سے قدم اونکا ہے باکرم | تو جملہ خلائق پہ ہے وہ قدم
لہذا قسم کھائے خود وہ خدا | بخاک کف پائے خیر الورا

خیوری نہ کیونکر وہ کھائے قسم
کہ سر قدم ہے وہ سرو قدم

جو ہی زمرۂ انبیائے کرام | علیہم صلوٰۃ خدا و سلام
وہ نور محمد پہ دائم نثار | وہ اس شمع پہ جملہ پروانہ وار
ولے والدین شفیع الورا | نبی کو نہ ان پاس بھیجا خدا
کہ ظاہر مین دعوت کرے وہ بیان | کرے حکم اسلام اونپر عیان
اگرچہ وہ رویا مین آتے مدام | فدا جملہ اونپر بصد احترام

نہ نسبت کرین عبد کی مُشرکان | سوئے اسم ذاتی کبھی اے جہان
کہ ہی یہ منافئ شرکِ لِئام | تو کافر کا ہرگز نہ عبداللہ نام
سوا اہلِ توحید یہ نامِ پاک | کسیکا نہ زنہار بر روئے خاک
اگر ہو یہ مقبول در مشرکین | تو مشرک نہ زنہار وہ بالیقین
کہ معنائے توحیدِ ربُّ العباد | یہی کلمۂ طیبہ سے مُراد
کہ تصدیقِ یکتا سے روشن جنان | ادا ہو یہ مضمون اے نیکدان
کہ معبودِ حق سے نہو انحراف | عبودیتِ عبد کا اعتراف
وہی یکتا معبود معبود ہے | نہ کوئی سوا اوسکے مسجود ہے
پرستش بتونکی جو ہے در انام | سراسر وہ باطل نہ اسمین کلام
خدا کے سوا جو کہ معبود ہے | وہ معبودِ باطل نہ مقصود ہے
یہی نام عبداللہ سے آشکار | نہین اسمین کچھہ فرق اے ہوشیار
کہ اللہ وہ معبود حق بالیقین | سوا اوسکے معبود ہین باطلین
عبادت کے لائق وہ یکتا خدا | وہی خالقِ جملہ ارض و سما
ہوا عبد پھر اوسکی جانب مضاف | تو تخصیص ظاہر ہوئی صاف صاف
کہ یہ عبد اوسکا وہ معبود ہے | یہ ہی اوسکا ساجد وہ مسجود ہے
اوسیکا یہ ہے عبد بے اشتباہ | نہ اوسکے سوا اِسکا دیگر اِلٰہ
تو تخصیص بھی حصر دونو یہان | ہوئے اوس سے اظہر بروشن بیان
وہ عبداللہ و آمنہ پارسا | رضائے خدا اونپہ صبح و مسا
نہ کرتے وہ زنہار گاہے سجود | کسی چیز کو جو عدم سے ہی بود

ازانجملہ ہین وہ آبیِ امام — وہ طمطام حفاظ عالی ہمام
کہ در شرح اکمال اُنسے بیان — وہ ہے شرح مسلم نہو بدگمان
جلالِ سیوطی جلیل المقام — ہوئے معترف اُسکے اے نیکنام
بسے جائے اُنسے وہ بالبینات — ازانجملہ ہے وہ بسبل النجات
وہ حرمین کے جو امام ہمام — تو برہان مین اُنکی برہانِ تام
غزالِ غزالی وہ منخول مین — بھی ہر رازِ رازی وہ محصولین
کیال الہراسی بسے نامدار — بھی تعلیق اونکی مین ہر آشکار
دگر باقلانی جلیل البیان — بھی تقریب اُنکی مین ہر وہ عیان
جو ہین ابنِ سمعان اہل کمال — قواطع مین قاطع بھی اُنکا مقال
امام مناوی جو ہین بے نظیر — دگر قرطبی اور ابنِ منیر
سوا ان بزرگون کے دیگر عظام — ہوا اُنسے راضی خدائے انام
یہ چار و ائمہ سے ہین راویان — کہ سب متفق اسپہ ہین بیگمان
کہ جن پاس آیا نہ کوئی رسول — وہ ناجی بلاریب نزدِ فحول
یہ مذکور لابد ز اہلِ اصول — مفصل بیان ہو بوصلِ وصول
تو وہ والدینِ شفیع الورا — وہ ہین اہلِ جنت بلا امترا
نہ اُنسے ہوا کچھہ کبھی کفر و شین — ہمہ عیب سے پاک وہ نور عین
جو مذکور بالا ہوا اے فہام — ہوئے متفق اوسپہ جملہ امام
اگر اُس سے ہے منکرین کو فرار — تو ہے اُنکا مسکن وہ دار البوار

| کہ ہوجائے اِنکار کچھ آشکار | کہ جسپر مرتب دران دار نار |
| --- | --- |

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا الآیۃ

| | |
| --- | --- |
| یہ فرمانِ حنان اے کامیاب | کہ ہرگز نہ ایزد کرے کچھ عذاب |
| کسی پر مگر جسپہ بھیجے رسول | وہ پھر اُنکی دعوت کرے ناقبول |
| تو ہو اُسپہ تب حجتِ کردگار | وہ ہو لائقِ نارِ دارُ البوار |
| بسے آیتو نمین یہ روشن بیان | مُفصّل یہ نجم المبین مین عیان |
| کہو منکرو اسکا ہی کیا جواب | جوابِ مجیبانِ اہلِ صواب |
| کہ جملہ دلائل جو مذکور ہین | نصوص قویہ سے مسطور ہین |
| کرین فرض گر اونکو اہلِ خطا | کہ ثابت نہین اُنسے وہ مدعا |
| تو اُس قول سے جو مذکور ہے | وہ اِسرائے سورہ سے مسطور ہے |
| تو ہی اہلِ فترت کی اُسسے نجات | یہ اَظہر مِنَ الشمس بِالبیّنات |
| وہ ہین تیرہ اقسام جملہ ضرور | تو جیسے اُنسے لاریب اہلِ سرور |
| تو اُنسے نہ بتکو ہوا ہے سجود | نہ کچھ کفر اُنسے ہوا در وجود |
| تو لابد یہ ناجی یہ اہلِ صواب | یہ جنت مین جاوین بلا ارتیاب |
| نہ اِنپر کرے حق تعالیٰ عذاب | یہ مقبولِ ایزد یہ اہلِ ثواب |
| تو وہ والدینِ شفیعُ الورا | ازین جملہ افضل بلا اِمترا |
| ہوا جنسے کچھ کفر و شرکِ جلی | بطوریکہ مذکور ہوئے ولی |
| تو یہ اہلِ فترت معذب تمام | نصوصِ صریحہ سے ہین یہ مرام |
| ہوئے متفق اسپہ اہلِ لباب | جو منکر ہوا اسکا اہلِ عقاب |

نفیل وعمرو بن الظرب وقیس بن عاصم وصفوان بن ابی امیۃ وزھیر بن ابی سلمی وغیرھم

فانھم اصحاب الجنۃ باتفاق ائمۃ الامۃ وان ابویہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل من ھذا

القسم طاھران من دنس الشرک ومما کان علیہ اھل الجاھلیۃ وکذلک سائر ابائہ

وامھاتہ صلے اللہ علیہ وسلم لم یدخلھم کفر کلھم اصحاب الجنۃ والثانی من اشرک ولم

یوحد وشرع لنفسہ فحلّل وحرّم وھم الاکثر ورئیسھم عمرو بن لحی بن قمعۃ بن الیاس

وھو اوّل مَن سنّ للعرب عبادۃ الاصنام وبحر البحیرۃ وسیّب السائبۃ ووصل الوصیلۃ

وحمی الحام وغیر ذلک وھذا القسم اھل التعذیب لاجل الشرک والثالث من لم یشرک ولم

یوحد ولا دخل فی شریعۃ نبی ولا اخترع لنفسہ دینا بل بقی مدۃ عمرہ علی حالۃ غفلۃ

عن ھذا کلہ وانھم اھل الفترۃ حقیقۃ وھم غیر معذّبین اتفاقا بین الائمۃ من اھل السنۃ

ھذا ملخص ما فی الاکمال شرح صحیح مسلم وسبل النجاۃ والمستصفی والمنخول ومرآۃ الیقظان

والبرھان والتعلیق والقواطع والتمھید والتقریب ومنح العلامۃ علی القاری والزرقانی

علی المواھب واسرار التنزیل والمحصول وغیرھا من زبر الفحول قال فی فتح الباری وقس بن

ساعدۃ الایادی اوّل مَن آمن بالبعثۃ من اھل الجاھلیۃ واول مَن اتکا علی عصا فی

الخطبۃ واول مَن قال امّا بعدُ واول مَن کتب من فلان الی فلان وعاش ستمائۃ سنۃ

وکان خطیبا حکیما حاذقا لہ نباھۃ وفضل ذکرہ المرزبانی رحمہ اللہ واخرج ابو نعیم

فی الدلائل عن بن عباس رضی اللہ عنہم ان قس بن ساعدۃ کان یخطب قومہ فی

سوق عکاظۃ فقال فی خطبتہ سیُعلم حق من ھذا الوجہ واشار بیدہ نحو مکۃ قالوا

لہ وما ھذا الحق قال من ولد لوی بن غالب یدعوکم الی کلمۃ الاخلاص وعیش الابد

ونعیم لاینفد فان دعاکم فاجیبوہ ولو علمت انی اعیش الی مبعثہ لکنت اول من یسعی

ولیکن ہدایت بدستِ خدا

اعلم ایھا الصفی والمحب لوفی ان والدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کانا علی التوحید والملۃ الحنیفیۃ وعلی انھما من اھل الفترۃ وزمن الفترۃ التی عم الجھل فیھا طبق الارض وفقد فیھا من یبلغ الدعوۃ علے وجھھا مع انھما قبضا فی حداثۃ السن من نحو ثمان عشرۃ سنۃ والعشرین تقریبا ومثل ھذا العمر لا یسع الفحص عن المطلوب فی مثل ذلک الزمان وحکم من لم تبلغہ الدعوۃ انہ یموت ناجیا ولا یعذب فیدخل الجنۃ وھذا مذھب لا خلاف فیہ بین ائمۃ الامۃ من اھل الاصول والوصول والفقہاء الفحول واستدلوا علی ذلک بعدۃ ایات منھا ما جاء فی التنزیل صولا وما کنا معذبین حتے نبعث رسولا ومنھا ما قال اللہ تعالی فی بیان انہ لا یعاقب قبل البعثۃ ولا یجزی ولو انا اھلکناھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک من قبل ان نذل ونخزی ومنھا ما قال اللہ فی سورۃ طسم تلک ایات الکتاب المبین ولولا ان تصیبھم مصیبۃ بما قدمت ایدیھم فیقولوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع ایاتک ونکون من المومنین ومنھا ما قال اللہ فی ھذہ السورۃ وبہ استدل العالمون وما کان ربک مھلکی القری الی قولہ الا واھلھا ظالمون ومنھا ما قال اللہ فی سورۃ الشعراء تنبیھا للعاقلین وما اھلکنا من قریۃ الا لھا منذرون ذکری وما کنا ظالمین ومنھا ما قال اللہ قطعا لعذر الکفار حیث لا یجدون فی النار من نصیر وھم یصطرخون فیھا ربنا اخرجنا نعمل صالحا غیر الذی کنا نعمل ولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ومنھا ما قال اللہ فی عدم تکلیف الغافل فی کتابہ المصون ذلک ان لم یکن ربک مھلک القری بظلم واھلھا غافلون واھل الفترۃ فی اول التقسیم علی ثلاثۃ اقسام اولھا من ادرک التوحید ببصیرتہ کقس بن ساعدۃ وزید بن عمرو بن

جو ہین ابنِ عبّاس روشن ضمیر — وہ راوی یقیناً بطرزِ منیر
کہ سوقِ عُکاظہ مین وہ نیکدان — خطیبِ عرب تہا فصیحُ اللسان
کیا اُسنے خُطبے مین ایسا بیان — کہ حقِ حقیقت یہان سے عیان
اِشارت کیا سوئے مکہ بدست — تو سائل ہوئے اُستے پہر حق پرست
کہ حقّاً یہ حقّ حقیقت بیان — کرو تا بشارت یہ ہو بس عیان
تو اسطور سے پہر کیا آشکار — کہ جلوہ کرے صورتِ کردگار
لُوَیّ بنِ غالب کی اولاد سے — بُلاوے تمین حُسنِ ارشاد سے
سوئے قولِ اِخلاص و قولِ سدُاد — وہ ہی موجبِ عیشِ اَبدُ الآباد
صراطِ الٰہی یہ ہو مُستقیم — ملے بہشتے تمکو نعیمِ مقیم
کرے تمکو جب دعوتِ حق نما — تو فی الفور تصدیق لا و بجا
مجہے کاش کے گر یہ معلوم ہو — نہ زنہار یہ امر مفہوم ہو
کہ ایسی مجہے زندگی ہو نصیب — کہ ہو اُستے حاصل جمالِ حبیب
تو سبقت کرون سب سے پہلے ضرور — دل و دیدہ روشن کرون باسرور

خیوری سے ملے گر وہ قدم حبیب
زہے بخت عالی زہے یہ نصیب

تو کوشش کرون دل سے باصدقِ جان — چلون پہر بقدمِ جنان شادمان
گرون پہر قدم پر مین سجدہ کنان — قدم پر جبین ہو جبین پر یہ جان
کرون پہر یہ تسبیح وردِ زبان — یہ وِردِ زبان ہو بدردِ جنان
کہ سبحان ربّی منزہ یہ شان — یہ ہی لامکانی مکانین نشان

الیہ وروی الازدی وغیرہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہم انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رحمہ اللہ قسا کانی انظر الیہ علی جمل اورق تکلم بکلام لا احفظہ فقال ابوبکر
الصدیق رضی اللہ عنہ انا احفظہ قال اذکرہ فذکرہ وزید بن عمرو بن نفیل والد
سعید بن زید احد العشرۃ وعم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم فانہ کان ممن طلب التوحید
وخلع الاوثان وجانب الشرک ومات قبل المبعث وروی بن سعد والفاکہی عن عامر
بن ربیعۃ انہ قال قال زید بن عمرو انی خالفت قومی واتبعت ملۃ ابراھیم واسمٰعیل
علیہما السلام وکانا یصلیان الی ھذہ القبلۃ وانا انتظر نبیاً من بنی اسماعیل علیہ السلام
یُبعث ولا اری انی ادرکہ وانا اومن بہ واصدقہ واشھد انہ نبی وان طالت بک
حیاۃ فاقرئہ منی السلام فلما اعلمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبرہ رد علیہ السلام وترحم
علیہ وقال رأیتہ فی الجنۃ یسحب ذیولا ؛

یہ ہے فتحِ باری میں روشن بیان
کہ ہے مرزبانی سے ازبس عیان
کہ جو اہل فترت کے ہیں مردمان
تو ہے اُنسے بھی قس اہلِ جنان
مُصدّق وہ اوّل ہوا بیگمان
کہ بیشک محمد شہِ مُرسلان
کیا اُخذ خطبے میں اوّل عصا
اوسی قس حاذق نے ای باصفا
وہی اَمّا بعد سے اوّل کلیم
اوسی نے یہ اوّل کیا ہے رقیم
کہ ہوئے فُلا نسے فُلانکو عیان
فُلا نسے فلان تا بہ اصل بیان
رہا برس چھے سو بفضلِ خدا
وہ دنیا میں زندہ بصدق و صفا
فصاحت بلاغت میں یکتا لبیب
حکیم وعقیل واریب وخطیب
روایت کیا نیز بدرِ نُعیم
دلائل میں ایسا نہیں ہے بن غنیم

یہ فرمانِ جاحظ بسے آشکار | کتابُ البیان مین وہ لابدنگار

قال العلامۃ الجاحظ فی کتاب البیان وغیرہ من اھل الاتقان ان لقیس وقومہ فضیلۃ لیست لاحد من العرب لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روی کلامہ وموقفہ علی جملہ بعکاظۃ وموعظتہ وعجب من حسن کلامہ واظہر تصویبہ وھذا اشرف تعجز عنہ الامانی وتنقطع الامال وانما وفقہ اللہ المتعال ذلک الفضل والکمال لانہ کان یحب حبیب اللہ العلام علیہ اطیب الصلوۃ والسلام بخلوص الجنان والصدق التام ومن ثم کان خطیب العرب قاطبۃ فی تلک الایام ؞

کہ قیس و قبائل جو اُسکے تمام
فضیلت مین یکتا وہ عالی مقام

کہ راوی ہوئے قس کے مصطفا
بھی صدیقِ اکبر بلا امترا

کہ سوقِ عکاظہ مین وہ نامدار
ملیحُ البیان شتر پر ہے سوار

بیان اوسکا لابد کلامِ عجیب
کہ تھا واعظِ حسنِ حبِّ حبیب

کلیم کلامے زہے پرصواب
خلوصِ جنان اوسکا لبِّ لباب

جو حبِّ محمد سے اوسکو نصیب
تو یکتا وہ جملہ عرب مین خطیب

وہ توفیقِ ایزد سے تھا سرفراز
کہ حبِّ حبیبی سے تھا اہلِ راز

خیوری نہ کیونکر وہ اہلِ جنان
جنانِ محبت سے اُسکا جنان

عمر کا پسر تھا جو زید رشید
وہ لاریب مومن وہ زید سعید

یہ عشرہ سے لاریب ہین بگمان
ہوئے جو مبشر وہ اہلِ جنان

یہ ہین عم فاروق اے نیکدان
نہ عابد صنم کے کبھے وہ جوان

وہ مطلق مقید مین ہے جلوہ گر — نہ طاقت کہ دیکھے اسے چشم سر
مگر دیدۂ دل سے اب کر نظر — تو شانِ خدا تجھپہ ہو جلوہ گر
کرے جب وہ مرآت مین خود نظر — تو خود کو وہ دیکھے ز نور البصر
وہی عینِ انسا مین ہے مستقر — وہ رائی وہ مرئی نہ چیزے دگر
محمد محمد وہی آشکار — سوا اونکے دیگر نہ کوئی نگار
وہی ذات ہر پرتوِ نور و نار — وہی نار گلزار بے دود و خار
وہی عندلیبِ گلِ احدیت — وہی ہے گلِ خندۂ صمدیت
وہ جانانِ یکتائے جانِ عظام — وہ معشوقِ یکتائے ربّ الانام
وہ محمودِ یکتائے محمود ہے — وہ مسجودِ آدم کا مسجود ہے

خدائے غیوری وہ مقصود ہے
جنان اور جان کا وہ معبود ہے

وہ علامہ ازدی جو راوی ضرور — سوا اونکے دیگر جو اہلِ شعور
تو یہ بو ہریرہ سے ہین راویان — کہ اسطور فرمانِ شاہِ شہان
کیا قس پہ حق نے رحمت نثار — کہ تھا حبِّ احمد مین وہ اشکبار
مین کیا دیکھتا ہون جو قس لبیب — وہ ہی جملِ اورق پہ عالی خطیب
کیا اوسنے اسطور سے کچھہ بیان — کہ مجکو نہین یاد اوسکا نشان
تو صدیق نے عرض کی با نیاز — کہ اے شاہِ کونین بندہ نواز
مجھے یاد ہے اوسکی جملہ کلام — تو ایسا ہوا امرِ خیر الانام
کہ اسکو تو اب کر مفصل عیان — کیا آپنے پھر وہ روشن بیان

کہ ہوا سپہ رحمت خدا کی نثار
سلامت کرامت سے وہ کامگار

کہ دیکھا ہین جنت مین وہ نامدار
خرامان خوشی سے بعز و وقار

خبوری نہ کیونکر وہ اہل جنان
کہ تہا حب احمد سے روشن جنان

سنو دل سے اے منصفان کرام
کہ ہو تم سے راضی شفیع الانام

کہ وہ ذکر بالا جو مذکور ہے
فوائد سے لاریب پرنور ہے

ازانجملہ یہ امر از بس عیان
کہ تھے اہل فترت ہین اہل جنان

وہ تھے اہل توحید پروردگار
مصدق نبوت کے لیل و نہار

اگرچہ نہ اسوقت مین تھا نبی
نبی کی وہ امت ہین بیشک سبھی

بصیرت دیا اونکو پروردگار
کہ نور نبوت پہ تھے جان نثار

ز نور نبی تھے مصدق بجان
لہذا ہوئے جملہ اہل جنان

نہین دیکھتا یہ تو قرآن مین
کہ قید اولوا العلم اس شان مین

تو اسکی یہ برہان برہان مین
تو پڑھ قول ربی یہ فرقان مین

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اولوا العلم فرمان پروردگار
کہ وہ اہل فترت جو ہین در نگار

تو ہون اہل توحید و اہل جنان
وہ ناجی بلاریب جملہ جہان

اولوا الایمان اسمین نہ مذکور ہے
کہ ایمان ہین یہ قید مسطور ہے

کہ اقرار توحید ایزد عیان
بقول نبی ہو نہ از فکر جان

تو منکر ہوا جو کہ اقرار سے
تو لابد معذب وہ ہو نار سے

کہ تھا شرک و مشرک سے انکو فرار
وہ از اہلِ توحیدِ پروردگار

وہ تھے عاشقِ سیدِ انس و جان
فدا جان و دل سے بصدقِ جنان

ولے پیشِ بعثت ازین دارِ زور
روانہ ہوئے سوئے دار السرور

روایت کیا خاکہی نے ضرور
دگر سعد کے ابن اسے ذیشعور

زعامر جو ابنِ ربیعہ کا نام
کہ مجھسے کیا زید نے یہ کلام

کہ خالفت قومی بلا امترا
سبھی شرک انکے سے نفرت سدا

کہ کافی مجھے ہے یہ دینِ خلیل
کہ دینِ خلیلی وہ دینِ جلیل

یہ دینِ سماعیل دینِ جمیل ہے
یہ ہے نزدِ ایزد منوّر دلیل

بتوں سے وہ بیزار تھے اہلِ راز
یہی قبلہ اونکا برائے نماز

مجھے انتظاری یہ لیل و نہار
کہ ہوں خاتم الانبیا آشکار

وہ نسلِ سماعیل سے بیگمان
تو انپر تصدق یہ جان و جنان

ولے یہ نہ زنہار میرا نصیب
کہ دیکھوں مین اس چشم سے وہ حبیب

ولے اونپہ ایمان لایا بجان
کہ تصدیق اونکی سے ہوں شادمان

مین لاریب اس امر پہ ہوں گواہ
کہ حقًّا وہ یکتا حبیبِ الله

اگر زندگی سے تجھے ہو نصیب
کہ ہو تجکو حاصل جمالِ حبیب

تو میری طرف سے تو کیجو سلام
جنابِ مقدس مین با احترام

کہا عامرِ راوئے نیک نام
کہ جب مین کیا پیشِ خیر الانام

بیان زید کا اور اوسکا سلام
بصد انکساری و با عزِّ تام

تو اسطور فرمانِ شاہِ کبار
ہوا اسکے حق مین بسے آشکار

نہ ہو کفر اونکے ہین کچھہ اِشتباہ · ہوئے اہلِ دوزخ وہ روئے سیاہ
کرو فکر کچھہ دل مین ای حاسدین · رسولِ خدا کے نہو مُنکرین
کہ فترت مین لابد بسے مردمان · ز توحید و تصدیق اہلِ جنان
ولے والدینِ شفیعُ الانام · عَلَیہِ صلوۃِ خدا اُو سلام
نہون اہلِ توحید و اہلِ جنان · مَعاذَ اللہ جیسا کہین مُنکران
تو پھر کیا ہوئی وہ دعائے خلیل · دعائے سماعیل نزدِ جلیل
کہ ہو اُمّتِ مُسلِمہ سے رسول · بُنَیَّ سے لابد وہ اصلِ اصول
خلیلِ خدا نے کیا یہ دعا · کہ اے خالقِ مالکِ ہر سرا
رہے کلمۂ طیّبہ مُستدام · مِری نَسل مین تا بیومِ القیام
یکے بعدِ دیگر وہ مُومن ضرور · ہمیشہ الیٰ وقتِ یومِ النّشور
نہو اُنسے خالی کبھی یہ زمین · ز وقتِ خلیلی الیٰ یومِ دین
بھی ہین ذُرّیت جو دعائے خلیل · بھی دیگر جو ہے ذرّیت در دلیل
یُقِیمُوا الصَّلٰوۃَ جو ہے بیفتور · مُصَلّین جملہ وہ ہین بالضرور
تَقَبّل دُعائی کیا التجا · تو مقبول حق نے کیا وہ دعا
سماعیل کی نَسل مین وہ ضرور · ہوئے مُتّفق اسپہ اہلِ شعور
بھی لابد تَقَلُّبَکَ فِی السّاجدین · کلام الٰہی مین اے مُنکرین
جو یہ آیتین ہفت مذکور ہین · اسی مُدّعا پر یہ پُر نور ہین
کہ آبا و اَجدادِ خیرُ الوَرا · ہمہ اہلِ ایمان بلا امترا

خیوری یہی جملہ قرآن ہے

نہ اوس پاس آیا کوئی گر نبی — نہ اُسسے ہوا شرک ظاہر کبھی
شرایع سے دائم وہ غافل رہا — نہ کوئی ملا اوسکو ماہر سدا
تو اوسکو نہ زنہار ہووے عذاب — کہ فرمانِ حنّان یہ در کتاب

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا

ازانجملہ یہ فائدہ ہے عیاں — کہ قسّ و دگر جو کہ اہلِ جنان
وہ سب اہلِ فترت سے ہین ہیگمان — ہوئے مُتّفق اسپہ جملہ جہان
یہ ہے اُس مُطابق جو مرقوم ہے — اسی باب سے جو کہ معلوم ہے
کہ خالی نہین یہ زمین زینہار — کبھی سات مُسلم سے ای ہوشیار
وہ ہون اسسے زائد نہین کچھ فتور — ولے اِسسے کم کا نہووے ظہور
بھی ثابت ہوا یہ بلا اشترا — کہ خیرُ القرون سے وہ خیرُ الورا
بخاری سے جیسا وہ مذکور ہے — بھی دیگر کُتب سے وہ مسطور ہے
تو اَظہر من الشمس اِسسے ہوا — کہ بیشک وہ آبائے خیرُ الورا
مُسلمان وہ اہلِ جنان لاکلام — سلامِ خدا اونپہ لابد مُدام
نہو یہ تو لازم فسادِ کثیر — نہ پوشیدہ ہرگز یہ نزدِ بصیر
کلامِ خدا و کلامِ رسول — کلامِ صحابہ جو اہلِ قبول
کلامِ اَئمہ جو ہین وہ فحول — قیاس جلی جسپہ اہلِ وصول
یہ ہین چار اَحکامِ دین کے اصول — ہوئے مُتّفق اسپہ اہلِ نقول
تو انکارِ ایمانِ اصلِ رسول — جو ہین درحقیقت وہ اصلِ اصول
یہ لاریب اِنکارِ اَربعہ اصول — تو مُرتد ہین مُنکرانِ جہول

که ہے آمنه مادرِ مصطفا | درودِ خدا اونپہ باصد صفا
جو اِس نامِ نامی مین اسرار ہین | تو اُنسے محبین سرشار ہین
ازانجمله یه ہے که وه در اَمان | ہمه عیب سے نزدِ اہلِ دلان
دیا اَمن اونکو خدائے جہان | تو اُنسے ہوا اَمنِ اُمت عیان
جو تھا کنزِ مخفی سے اَمن وامان | وہی آمنه کا ہوا جانِ جان
نه با اَمن گر آمنه کا وجود | که جسّے ہوئی جمله خلقت کی جود
تو اجماعِ ضدّین ہوتا ضرور | یه مخفی نہین نزدِ اہلِ شعور
که جس تن مین لابد حبیبِ خدا | جو ہین رحمتِ اہلِ ارض وسما
معاذ الله ہو وه تنِ اہلِ نار | نہو اُسپہ رحمت خدا کی نثار
تو بے اَمن با اَمن ہو ایک جا | نه یه لائقِ شانِ خیر الورا
که بے اَمن تن مین رہے اَمنِ جان | وه اَمنِ اَمان و وه اَمنِ جنان
وه ایمان بنا اَمن سے بیگمان | یه ہے اصل وه شاخ نزدِ مہان
بھی آمن سے مومن نه ہین فتور | ہوئی مومنه آمنه سے ضرور
نہو آمنه آمنه از عقاب | تو اُمت نہو مومنه از عذاب

قال فی بدیع المثال ومنیع المنال ان الایمان افعال من الامن ضد الخوف یتعدّی الی مفعول واحد وبالهمزة الی مفعولین تقول آمنت زیداً عمرواً بمعنی جعلته آمناً منه ثم استعمل فی التصدیق مجازاً لغویاً لاستلزامه ما هو معناه فانك اذا صدّقت احداً آمنته من التکذیب فی ذلك التصدیق انتهی قال فی روح البیان وغیره من زبر اهل الاتقان ان الامن طمانیة النفس وزوال الخوف والایمان هو ضد التخویف کما فی قوله تعالی وآمنهم من خوف والتصدیق بالقلب لان المصدّق

کہ تنزیہِ ربّی یہ ایمان ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَعَلٰی آبَائِہٖ وَاَبْنَائِہٖ السَّابِقِیْنَ الصَّادِقِیْنَ ؞ ؞

درودِ الٰہ ہر حبیبِ خدا
بھی آلِ نبی پر الیٰ یومِ دین

بھی اونپر جو آبائے خیر الورا
کہ لاریب یہ جملہ ہین سابقین

وصل ناوان اس بیان مین اے نیکنام ؞ کہ والدہٗ ماجدہٗ جنابِ سیدِ الرسلِ العظام ؞ علیہ اطیب الصلوۃ وازکی السلام نزدِ ائمۂ اصحابِ سنّہ مومنہ ہین علی الدوام ؞ اور اِس بیان مین کہ اونکا وجودِ پُر جود نعمتِ عظیمہ رحمتِ فخیمہ ہے لاکلام ؞ اور اس وصل مین وہ بعض اشعارِ پُر اسرار ہین جو آپنے وقت انتقال اونکو انشا فرمایا ؞ اور اونمین بیانِ حقیقتِ دین اسلام اور مذمتِ پرستشِ اصنام اور بعثتِ سیّد الانام اظہار مین آیا ؞ اور ذکر گریۂ جنّیان اُس عصمت دثار عفت شعار کے انتقال پر ؞ اور سماعتِ ابیاتِ مرثیات اُس مرحومہ کے انتقالِ پُر ملال پر رضی اللہ عنہا وعنّا بحرمتہا ؞

دلا کر بیان کچھہ بمدحِ حبیب
اوسے جو کہ ہے منکرِ مصطفا
حسد کی حرارت سے ہو وہ حریق
خدایا اوسے بخش سمعِ قبول

کہ ہو آپسے شاید ہدایت نصیب
جہالت ضلالت سے وہ پُر جفا
وہ بحرِ غوایت مین ہازبس غریق
سُنے حق نہ زنہار ہو وہ ملول

کہا اوسکو بیتی خدا ایکبار
کہ ہو پاک بہر طواف کبار

کہا اسکو یا عبدی ہفتاد بار
یہ ہے مسکن ذات پروردگار

وہی خانۂ برّ ابرار ہے
یہی خانہ سرّ اسرار ہے

وہی خانہ ہے کعبۂ اتقیا
یہی خانہ ہے کعبۂ کبریا

جہان مصطفا ہو وہان پر خدا
جہان پر خدا ہے وہان مصطفا

خدا مصطفا سے نہووے جدا
جدا اب مجتبیٰ سے نہووے خدا

توکیونکر نہو مسکن مصطفا
فضیلت مین برتر ز عرش علا

وہ کعبے سے افضل بلا اشتبا
کہ لاریب ہے وہ مطاف خدا

یہان مصطفا اور خود وہ خدا
وہان کعبہ و عرش جو خاک پا

یہی اسکی اظہر دلیل مبین
کہ شرف المکان بشرف المکین

ہوئی شرف کعبہ و عرش برین
زپائے حبیبی شہ مرسلین

لآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ الآیۃ

قال فی المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ قولہ تعالی وَاَنْتَ حِلٌّ ھو من الحلول ضد الظعن یعنی من الاقامۃ ضد الارتحال فاللہ سبحانہ قید الاقسام بحلولہ صلے اللہ علیہ وسلم فیہ اظہاراً لفضیلتہ واشعاراً بان شرف المکان باھلہ قال الشارح الزرقانی علیہ الرضوان الربانی اقام البلد الظاھر مقام المضمر فلم یقل وانت حل بہ استعظاماً لحلولہ فیہ فالمعنی اقسم بھذا البلد والحال انک مقیم بہ فالاقسام بہ لشرفک وعظمتک عندی قال فی المواھب ھذا متضمن للقسم ببلدہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا یخفی ما فیہ من زیادۃ التعظیم حیث اقسم بقید کونہ فیہ دفعاً للتوھم بان المکان اشرف وان شرفہ

یومن المصدق ای یجعلہ آمنًا من التکذیب فالمومن یومن نفسہ من العذاب واللہ تعالیٰ مومن لانہ یومن عبادہ من عذابہ فضلًا انتہی ملخصًا قال فی الصراح امن امان ہمی یقال امنت فانا آمن ایمان بے بیم گردانیدن وگرویدن ومومن یکے از نامہائی خدائے عزوجل آمن کندہ وگروندہ بخدا تعالیٰ انتہی وللہ در العلامۃ الدمیاطی رحمہ اللہ العلام حیث قال فی ابویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام شعر

| | |
|---|---|
| اَللّٰہُ اَحیَا لِلنَّبِیِّ اَبَاہُ رِلّٰہٖ | اِیمَانِ وَالاُمَّ الاَمِینَۃَ آمِنَہ |
| فَھُمَا غَدَا اٰمَنَ اٰلِہٖ مَعَ صُحُبِہٖ | فِی فِرقَۃٍ مِّن خَوفِ نَارِ آمِنَہ |

کہ جس تن مین نام نبی کا قرار ۔۔۔ تو ہونا ہے دوزخ کو اُسّے فرار

ہوا اِسم سے نار کو جب فرار ۔۔۔ تو نزد مسمّٰی اوسے کب قرار

نہین بلکہ یہ اعتقادِ عظام ۔۔۔ اسی پر وہ فقہائے اُمّت تمام

کہ جس جائے خود رحمتِ عالمین ۔۔۔ وہ ہے مسکن سیّد المرسلین

تولا بد وہ افضل ز عرش برین ۔۔۔ اگرچہ وہ مسکن ز فرشِ زمین

وہ ہے مسکن جو افضل ز عرشِ عظیم ۔۔۔ کہ ہین اوسمین ساکن رؤف ورحیم

وہ نور خدائی وہ نور رشد تمام ۔۔۔ وصیفِ خدا وہ بخلقِ عظیم

تو کیونکر نہ افضل ز عرش عظیم ۔۔۔ وہ شکمے کہ جسمین رسولِ کریم

یہ شکم برین و وہ فرش زمین ۔۔۔ بسے فرق ان دو مین اے دوربین

اسیطور سے مسکنِ مصطفا ۔۔۔ بھی ہے کعبے سے افضل بلا امترا

یہ کعبۂ خلیل و وہ ہے کعبۂ جلیل ۔۔۔ وہ ساجد یہ مسجود ربّ الخلیل

کیا اوسکی تعمیر لابد خلیل ۔۔۔ کیا اِسکی تخمیر بیشک جلیل

قال اللہ تعالیٰ حتی آدم استغناحا خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحًا ھکذا فی التحریر والتحبیر

حتی علی العرش والکعبة المنیفة وان الخلاف فیما عداه وقد نقل عن العلامة ابن عقیل رحمه الله الجلیل ایضا ان تلك البقعة افضل من العرش وقد وافقه السادة البکریون علی ذلك وصرح التاج الفاکهی بتفضیل الارض علی السموات لحلوله صلی الله علیه وسلم بها هذا ملخصا فی نجم المبین والله یهدیه المتقین

لہذا یہ فرمانِ پروردگار | کہ اے باعثِ خلق ہے نور و نار
جو انکار از منکرِ نابکار | سیہ روئے بدخوئے بے اعتبار
وہ باطل وہ عاطل وہ ہے پر ضلال | تو ہے در پاک اُس سے جو اسکا خیال
قسم مجکو اِس شہر کی ای رسول | کہ جسمین کیا تو نے لا ابد حلول
یہ تیرے قدم سے ہوا ایسا حسین | یہ ہے آمنا اوسکے لے نازنین
جو ہے خاک نعلینِ خیر الوریٰ | قسم کھائے اوسکی وہ ربّ السما
نہ غیرت کا ہرگز یہ ہے اقتضا | کہ دائم قسم کھائے تیری خدا
بعمرِ نبی ہے یہ اس حبیب | نہ ہی اسمین تعظیم ایسی نصیب
کہ جسطرح با خاکِ نعلین سے | کہ نعلین افضل ز کونین ہے
لہذا قسم کھائے ربّ العلا | بخاکِ کفِ پائے خیر الوریٰ
جو ہے خرمنِ آمنہ پر امان | وہ ہے خوشہ چین اوسکے در دو جہان
جو قدمین تیرے سے حرمین ہین | وہ دونو جہانمین شریفین ہین
ملا تیرے قدمون سے انکو نصیب | ہوا کعب کعبہ ز کعبت کعیب
صفا کو دیا تو نے صدہا صفا | بھی تیری مروّت سے مروہ ہوا
جو ہے چاہ زمزم مین تیری وہ چاہ | تو وہ چاہ تیری ہے اہلِ چاہ

صلے اللہ علیہ وسلم مکتسبۃ منہ وقد روی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم بابی انت و امی لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان اقسم بتراب قدمیک
فقال لا اقسم بہذا البلد وہذا القسم ادخل فی تعظیمہ من القسم بذاتہ وبحیاتہ صلی اللہ
علیہ وسلم انتہی قال فی التحبیر وروح البیان وغیرہما من زبر اھل الاتقان لاشک ان
الکعبۃ عند اھل الحقیقۃ اشارۃ الی مرتبۃ الذات الاحدیۃ وھی قد تجلت لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بجمیع اسمائہا وصفاتہا فکانت الکعبۃ صورۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والحجر الاسود صورۃ ید الکریمۃ واما حقیقۃ سر الکعبۃ فذاتہ الشریفۃ ویمینہ
المبارکۃ صلے اللہ علیہ وسلم ومن ھنا نعرف ان الانسان الکامل افضل من الکعبۃ
وکذا یدہ اولی من الحجر الاسود ولما انتقل النبی صلے اللہ علیہ وسلم الی دار البقاء خلفہ
ورثتہ بعدہ فہم مظاھر ھذین السرین فلابد من تقبیل الحجر فی الشریعۃ ومن تقبیل
ید الانسان الکامل فانہ المبایعۃ الحقیقیۃ وھی عین المبایعۃ مع اللہ ورسولہ ولہ
قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان للہ عبادا تطوف بہم الکعبۃ قال فی البحر عن عدۃ الفتاوی
ان الکعبۃ اذا رفعت عن مکانہا لاصحاب الکرامۃ ففی تلک الحالۃ جازت الصلوٰۃ الی
ارضہا وھکذا فی التتارخانیۃ والفتاوی العتابیۃ وشرح الوھبانیۃ وغیرہا من الزبر
الدینیۃ وقد قال اللہ تبارک وتعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ
فوق ایدیہم ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
قال فی المنسک المتوسط والمسلک المتقسط والدر المختار وغیرہا من زبر الکبار ما ضم
اعضاءہ الشریفۃ فہو افضل بقاع الارض بالاجماع حتی من الکعبۃ والعرش ایضا
فقد نقل القاضی عیاض رحمہ اللہ وغیرہ الاجماع علی تفضیل ما ضم الاعضاء الشریفۃ

خیوری محمدؐ کی تجکو قسم
زکشفِ حقیقت تو کر اب رقم

نہ ماہر ہین اُسکے وہ سرِّ خدا
خدا جانے اونکو جو ہین مصطفا

محمدؐ حقیقت مین سرِّ قدم
قدم کی قسم ہے یہ سرِّ قسم

جو ہی دستِ محبوبِ خیرُ الورا
یدُ اللہ وہی ہے بلا اشترا

جو ہی عکس اونکا وہ یمن الانام
کہین حجرِ اسوَدُ اُسے خاص و عام

وہ یاقوتُ مرجانُ دُرِ شاہوار
جو از کنزِ احدیتِ کرد گار

حبیبِ خدا پر وہ جملہ نثار
یہی انکے لائق یہی افتخار

یہی ایک مقصود از کائنات
یہی ذاتِ یکتا وہ جملہ صفات

گدایانِ احمد جو در کائنات
ملا بعض کو اُنسے کچھہ جواہرات

خزینہ ہوا اونکا سرّ بنہ زنور
لٹا لیئے اسرار سے پُر سرور

گدائی سے اونکو یہ شاہی نصیب
جو شاہِ جہان وہ گدائے حبیب

ہوئے جبکہ وہ اہلِ دُرِّ یتیم
تو رُتبے ہین وہ فوقِ عرشِ عظیم

اگرچہ وہ کعبہ مطافِ کبار
ولے اونکا طائف وہ لیل و نہار

ہمہ حجرِ اسود کو چومین مدام
یہ چومے قدم اونکا با احترام

وہ قبلہ نما بہرِ قبلہ ضرور
مطافِ الٰہی وہ سرِّ سرور

جو ہے دید اونکی وہ دیدِ خدا
خدا دید اونکی سے ہو کب جدا

خیوری وہ ہین دیدۂ مصطفا
تو دیدۂ خدا ہین وہ دیدۂ خدا

نہوتا وہان آمنہ کا ظہور
نہ مولد کا ہوتا وہان پر سرور

تو ہرگز نہوتی دعائے خلیل
کہ یہ شہر ہو آمنا اے جلیل

نہ اُسطرف ہوتا وہ شدّ الرحال
نہ جاتے اُسیطرف لاکھون رجال

نہین بلکہ اوسکا نہوتا نشان
چہ جائیکہ ہو شہرِ دارُ الامان

نہوتا مدینہ وہ ہجرت کی جا
نہوتا وہان روضۂ مصطفا

تو ہوتا نہ وہ منظرِ کردگار
نہوے ملائک وہان جان نثار

جو ہی جائے روضہ زفرش تا زمین
نہوتی وہ افضل زعرش برین

جو ہے خاکِ پاکِ مدینہ حبیب
وہ کاملِ شفا ہے اگر ہو نصیب

وہ کحلُ البصیرت برائے ضریر
وہ کحلُ الجواہر برائے بصیر

دوائے دلِ دردمندان سدا
وہی جملہ امراض کی ہے شفا

وہ تیرے قدم سے مشرف مکان
کہ ہے لامکان مین قدم کا نشان

نہ تجکو کسی چیز سے افتخار
ولے اُسّے جو لامکان مین نگار

وہ فرمائے اسطور سے دمبدم
کہ با خاکِ پائے تو ما را قسم

یہ حبِّ الٰہی کا ہے اقتضا
کہ ہون قائلین اہلِ ارض و سما

کہ جو خاک پائے حبیبِ خدا
اوسیکی قسم کھائے ربُّ الورا

وہ کعبہ جو ہے عکس خیر الورا
یہی سرّ اوسکا یہ سرِّ خدا

اسی سرّ کو ساجدین کا سجود
یہی سرّ مسجودِ جملہ وجود

خدا کو اوسی خاکِ پا کی قسم
حبیبی کو اوسکی قسم دمبدم

نہ ماہر کوئی اسّے اہلِ حِکَم
یہ کسکی قسم کیا وہ سرِّ قسم

یہ وہ ابن سردارِ عالی ہمم — کہ جملہ سیادت کا جنپر ختم ہے
توئی سرِّ اسرار نورُ البصر — تو مبعوث ہی سوئے جنّ و بشر
توئی ہے رسولِ خدا لاکلام — تو لاریب یکتا نبیِّ الانام
کہ ہی تیرا مبعث وہ بیت الحرام — وہ ہو بعث تیرے سے عالیمقام
جو تحقیقِ اسلام و دینِ خدا — تو زندہ کرے اوسکو بین الوریٰ
جو دینِ خلیلِ خدائے انام — وہ ہے خیر دین نزدِ جملہ عظام
تو زندہ کرے اسکو بے اشتباہ — توئی خیر دین کی ہمیشہ پناہ
کیا تجھکو یہ حکم پروردگار — کہ ایسا نہ کیجو تو زنہار کار
کہ بت جسے موالات ہو آشکار — بتون بت پرستونکی اہی نامدار
کیا بت پرستی سے تجھکو نہی — کہ یہ دینِ اسلام لابد یہی ہے

ثم قالت کل حیٍّ میت وکل جدید بال وکل کبیر یفنی وانا میتة وذکری باقٍ وقد ترکت خیرا وولدت طهرا ثم رحلت من الدنیا رضی الله عنها فکنّا نسمع نوح الجن علیها فحفظنا من ذلک ابیاتا وهی هذه

کیا بعد ابیات ایسا بیان — کہ ہر ایک زندہ پہ مرگ عیان
کلان خورد جو کچھہ ہوا ہے پدید — وہ ہر ایک نابود ہوے لیے رشید
تو دنیا سے میرا ابھی ہو انتقال — سوئے دارِ برزخ بلاقیل و قال
ولیکن رہے ذکر میرا مدام — بصد خیر و خوبی بصد احترام
کہ دنیا مین ہی ذاتِ خیر الانام — ہوئے پاک پیدا وہ عالی مقام
یہی ذکر اونکا یہ آخر کلام — کہ ابنِ حبیبِ خدائے انام

روى ابو نعيم في دلائل النبوة من طريق محمد الزهري عن اسما بنت رهم يعني ام سماعة عن امها رضي الله عنهم انها قالت شهدت آمنة رضي الله عنها ام النبي صلى الله عليه وسلم في علتها التي رحلت بها عن الدنيا رضي الله عنها وسيدنا محمد صلى الله عليه وسلم غلام يفع عند راسها له خمس سنين فنظرت امه الى وجهه ثم قالت ؎

| | |
|---|---|
| جو حافظ محدث وہ بدر نعیم | وہ روشن مناقب نہ کچھہ اسمین غیم |
| نبوت کے جو ہین دلائل عیان | تو اوسمین وہ راوی ہوے بیگمان |
| کہ اسماے بنت رہم ایجوان | وہ از مادر خویش ناقل چنان |
| کہ وہ آمنہ مادر مصطفا | ہوا اونسے لاریب راضی خدا |
| ہوئی جبکہ آمادہ وہ خوش خصال | کہ دنیا سے لابد کرے انتقال |
| تو ہما خسرین اس مرض مین بآب | تو دیکھا یہ مین سب وہ احوال سب |
| کہ اوس وقت ہین وہ حبیب احد | کھڑے نزد مادر وہ چون سرو قد |
| تن نازنین انکا چون زر گنج | منور وہ در درج سالانہ پنج |
| تو مادر نے کی اوسکے رخ پر نظر | تو دیکھا وہ استادہ رشک قمر |
| تو فرمائے اوس وقت ابیات چند | از انجملہ یہ با دل دردمند |

| | |
|---|---|
| بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مِنْ غُلَامِ | يَا ابْنَ الَّذِيْ مِنْ حَوْمَةِ الْحِمَامِ |
| فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلَى الْاَنَامِ | تُبْعَثُ فِي الْحِلِّ وَفِي الْحَرَامِ |
| تُبْعَثُ بِالتَّحْقِيْقِ وَالْاِسْلَامِ | دِيْنِ اَبِيْكَ الْبَرِّ اِبْرَاهَامِ |
| وَاللّٰهُ اَنْهَاكَ عَنِ الْاَصْنَامِ | اَنْ لَا تُوَالِيْهَا مَعَ الْاَقْوَامِ |

| | |
|---|---|
| کہ بخش دیا مجکو رب السما | کہ پیدا ہوا مجھسے خیر الورا |

درود خدا بر شہ انس و جان
کرو دل مین انصاف ای منکرین
کہو کیا وہ توحید پروردگار
نہ توحید سے گر خبردار ہو
تو سن لو بیان اوسکا تم آشکار
کہ تصدیق دل سے یہ اقرار ہو
کہ ہے وحدہٗ خالق نور و نار
عبادت کے لائق وہ معبود ہے
صنم اور جو کچھ عدم سے وجود
جو سجدہ عبادت وہ مخصوص ہے
وہ جملہ شرایع جو دین خدا
نبی جملہ مقبول پروردگار
یہ مضمون جملہ جو توحید ہی
یہی آمنہ ماجدہ کی مقال
نہ اسکے سوا اُنسے کچھ آشکار
کیا اسم ذاتی کا اوّل بیان
کہا بارک اللہ سے فی ضرور
یہ برکت دیا مجکو ربّ الانام
کہا بعد اسکے بصدق جنان
بھی بر مادر و پدر آن نور جان
نہو تم جہالت سے مُتعسّفین
کہ ہون بندگان جتنے ایمان شعا
نہ ایمان سے کچھ حظ بردار ہو
اسی پر ہوئے متفق سب کبا
نہ اسکے سوا عکس کچھ کار ہو
منزّہ وہ شرکت سے پروردگار
نہ کوئی سوا اوسکے مسجود ہے
عبادت کے لائق نہ ہرگز وہ بود
خدا کے لیئے ہی وہ منصوص ہے
وہ ہین جملہ برحق بلا اشتبا
دل و جان سے ہو انپہ اُمت نثا
اسکی حقیقت وہ تجرید ہے
اسی پر وہ قائم تہی اُنکا حال
کہ ہو جتنے توحید مین اضطرار
کہ معبود برحق وہ ہی بیگمان
کہ جسے ہویدا ہوا نور نور
وہی ہی تبارک تعالےٰ مدام
جو تھا اونکو معلوم حق العیان

تو پھر طوع طیئے روح باصد خرام — خراماں ہوئی سوئے دار السلام
تو راضی ہوا اُس سے پروردگار — رضائے خدا اُنپہ دائم نثار
کیا راویہ نے دگر یہ بیان — کہ ہمنے سنا گریۂ جنیان
وہ پڑھتے یہ ابیات گریہ کنان — وہ بی بی پہ نالان بسوز جنان

نَبْکِی لِفَتَاۃَ الْبَرَّۃَ الْاَمِیْنَہ — ذَاتَ الْجَمَالِ لِعِفَّۃِ الرَّزِیْنَہ
زَوْجَۃَ عَبْدِ اللّٰہِ وَالْقَرِیْنَہ — اُمَّ نَبِیِّ اللّٰہِ ذِی السَّکِیْنَہ
وَصَاحِبِ الْمِنْبَرِ بِالْمَدِیْنَہ — صَارَتْ لَدٰی حُضْرَتِہَا رَہِیْنَہ
فَکُلُّنَا وَالِہَۃٌ حَزِیْنَہ — نَبْکِیْکِ لِلْعُقْلَۃِ وَالْمِسْکِیْنَہ

نہ کیونکر کریں گریہ ہم زار زار — نہ کیونکر یہ سوز دل پر فگار
کہ وہ آمنہ جو امانت شعار — ہوئی ناقلہ سوئے دار القرار
تو اوسنے جوانی میں چھوڑا یہ دار — جوان بخت برّہ بسے نامدار
وہ بحر فتوت وسے بے کنار — وہ کان مروت وسے بے شمار
وہ شمع جمال حقیقت دثار — تو عفت چو پروانہ اونپر نثار
وہ ہے زوج عبد اللہ باصد وقار — وہ بیشک بسے مونسۂ غمگسار
وہ اُم نبی معدن افتخار — وہ بحر سکینہ زپروردگار
وہ منبر مدینہ میں جو مشکبار — وہ عرش بریں جسپہ دائم نثار
تو وہ مسکن خانۂ نور ونار — وہ جائے خطیب خدا آشکار
تو ہم جملہ حیران حزین اے فگار — نہ کیونکر کریں گریہ لیل ونہار
پناہ ضعیفان وہ ابر بہار — وہ بحر حیا رحمت کردگار

نہین واللہ یہ بخت بیدار ہے
اسی معصیت سے تو سرشار ہے

تو سرشار ہے یا کہ ہشیار ہے
تو سرکار اپنے پہ سردار ہے

تو دال محمد پہ سردار ہے
تو کیونکر گنہ کی یہ گفتار ہے

یہی دال دین تاج دیندار ہے
اسی سے ہمہ خیر اخیار ہے

خیوری یہان سر اسرار ہے
تو کہہ جو سزاوار اظہار ہے

جو مذکور ہے آمنہ سے بیان
وہ سب منکشف آنیہ تھا بیگمان

کہ در اشہر حمل خیر البشر
بھی وقت تولد مین از چشم سر

جو دیکھا سنا اوسے تھا علم تام
کہ لاریب ہین یہ شفیع الانام

کہ حقا یہ ارہاص بے التباس
نبوت کا لاریب ہے یہ اساس

صفی اللہ ادریس و نوح و خلیل
سماعیل و موسے کلیم جلیل

بھی داؤد و پسرش سلیمان شاہ
بھی عیسی یہ سب آئے تھے مہ بماہ

بشارت دیا سب نے اسطور پر
کہ تو حاملہ ہے بہ خیر البشر

خدا کی امانت سے تو حاملہ
خدا کی دیانت تجھے شاملہ

یہ وہ ذات ہی رحمت عالمین
ملائک نہ اسکے ہوئے حاملین

اوٹھایا ملائک نے عرش عظیم
کہ ہی اعظم خلق وہ بس جسیم

ولے عاجزین ہین ز خلق عظیم
کہ ہی صاحب خلق نور قدیم

توئی مسکن سید المرسلین
شدہ عرش پیش تو فرش زمین

وہ ہو تجھسے پیدا جو نور خدا
خدا جسنے پیدا . ملا امترا

کہ لابد تو مبعوثِ مختار ہے
نہ تیری رسالت مین انکار ہے

جو دینِ خلیلی وہ گلزار ہے
تو ہی اوسکا باران مدرار ہے

خدا بت پرستی سے بیزار ہے
وہ توحیدِ یکتا سے مختار ہے

یہی دین تیرا سزاوار ہے
تو نورِ خدا نورِ انوار ہے

جو ہر زندہ کو موت درکار ہے
تو دنیا سے دل رخت بردار ہے

فنا و محن کا جو یہ دار ہے
تو لاریب دل آہین بردار ہے

وہی دارِ باقی بقا دار ہے
ولے بارِ فرقت گران بار ہے

کہ تیری جدائی جو خونخوار ہے
تو دیدہ ازان خونِ دل بار ہے

ولے فرحتِ دل یہ صد بار ہے
کہ دنیا مین تو خیرِ اخیار ہے

تو دنیا مین جب کانِ اظہار ہے
تو میرا یہان ذکر و اذکار ہے

جو دلبند فرزند مختار ہے
تو مان باپ کا نورِ ابصار ہے

جو یہ نورِ انوارِ ابصار ہے
تو کب ظلمتِ غم سے ایذا ہے

خیوری یہ ربی جو غمخوار ہے
تو کیونکر نہ غم خوار و بیزار ہے

وہ میرا جو دنیا مین دلدار ہے
تو عقبےٰ مین وہ نار گلزار ہے

جو دل دیدِ ربی مین سرشار ہے
تو کیا دیدِ رب اوسکو درکار ہے

کہ دیدہ خدا کا وہ دیدار ہے
خدا اوسکے دیدہ کا نظار ہے

جو دیدارِ محبوب دلدار ہے
تو دیدِ محب اوسکا دیدار ہے

دلا اسلئے کیا تو گنہگار ہے
گنہ کی یہ تیری جو گفتار ہے

بتون کی پرستش سے بیزار تھی
وہ توحیدِ ایزد مین سرشار تھی

نو کسطور ماہر نہون والدین
حبیبِ خدا جنکے ہین نورِ عین

جو اِس شمع پر انبیائے کبار
ہمیشہ فدا تھے وہ پروانہ وار

تو دائم مُبَشَّر وہ لیل و نہار
کہ ہون اُنسے محبوبِ حق آشکار

سوا اِسکے دیگر بسے بیّنات
وہ لاریب اِرہاص از معجزات

ازانجملہ ظاہر ہوا اُنسے نور
ہوئے جبکہ پیدا وہ سرِّ ظہور

توظاہر ہوئے شام کے سب قصور
اوسی نور سے آئینۂ ذی شعور

ہمہ انبیا کی جو تھین اُمّہات
تو اونپر بھی ہوتے عیان بیّنات

ولے وہ طفیلی یہ ہین بس اصیل
کہان یہ حبیب و کہان وہ خلیل

نہ کفار ہین مظہرِ معجزات
نہ ہین مشرکان مظہرِ بیّنات

جو ہین معجزاتِ ہمہ انبیا
جو ہین وہ کراماتِ سب اولیا

وہ ہین اصل یہ شاخ بے اِمترا
وہ آیات ہین بیّناتِ خدا

تو مشروط اونکے مظاہر مدام
کہ ہون اہلِ توحیدِ ربّ الانام

وہ نورِ نبوّت پہ ہون جان نثار
نبی پر فدا ہون وہ پروانہ وار

نہ قائل اگر اسکے ہون منکرین
تو وہ عبدِ فرعون ہین بالیقین

وہ فرعون کی آل ہین بیگمان
وہ دعوائے فرعون پہ ہر زمان

خوارق جو فرعون کے درجہان
وہ اَظہر مِنَ الشّمس نزدِ مہان

ازانجملہ اِجرائے دریائے نیل
ہوا اوسکا محکوم وہ ہے نیل

وہ فرعون جب اسکا طالب ہوا
تو حسبُ الطّلب اوسپہ غالب ہوا

تو رکھ نام اوسکا جو نام خدا
خدائی کا ہے نام اُسسے سدا

وہ نام خدا ہے وہ کام خدا
مرام خدا اوسپہ حانہا فدا

محمد جو محمود پروردگار
خدا اونکا حامد وہ محمود کار

فدا اونکے قدمونپہ جبریل ہی
ثنائے خدا اونکی تبجیل ہے

منزہ بھی ادراک سے اُنکی شان
وہ شان خدا اونکا ہی یہ نشان

زُہوری جو مطلق نشان ہی وہ شان
تو کب درک ہو لامکان در مکان

جو اوسوقت مین جملہ اہل کتاب
بیان اونکا اسطور بے ارتیاب

کہ ہون خاتم الانبیا عنقریب
جو لاریب ہین وہ خدا کے حبیب

نسب بھی حسب سے وہ ماہر تمام
بھی اخلاق و اشفاق سے لاکلام

کہ ہون ابن عبد اللہ خیر الانام
پسر آمنہ کے وہ عالی مقام

زمان و مکان اُنکا مشہور تھا
سماوی کتابون سے مذکور تھا

جو شق و سطیحا بڑے کاہنان
بلاغت مین یکتا فصیح اللسان

وہ تھے مخبر حال خیر الورا
یہی ذکر تھا اونکا صبح و مسا

بھی اظہر من الشمس تھا یہ بیان
ز اخبار متواترہ جنیان

جو اہل سیر اہل تفسیر ہین
محدث جو از بس نحاریر ہین

یہ سب متفق اسپہ ہین یکسان
کہ مذکور وہ ذکر تھا سب عیان

عرب اوسسے ماہر بصد اہتمام
شب و روز ہر جا یہ تہا وہ کلام

لہذا عرب مین بسے خاص و عام
ہمیشہ موحد وہ تھے نیک نام

نہ شیطان کا ہے دخل بر مصطفا
وہ معصوم واللہ بصدق و صفا

کہ اونکی بلاریب شانِ عظیم
وہ شانِ خدا ہے وہ شانِ قدیم

اسیطور دیگر بیانِ فخیم
بشانِ حبیبِ خدائے کریم

کیا والدہ ماجدہ نے عیان
کہ ممکن نہ تفصیل اوسکی یہان

کہ تھین معتقد دلسے بے اِفترا
کہ لابد محمدؐ حبیب خدا

ہوا درد زہ اونپہ جب آشکار
تو کی اِلتجا سوئے پروردگار

تو فی الفور بھیجا خدائے جہان
کثیرہ جماعت ز حورِ حسان

دگر مریم و آسیہ بیگمان
ہوا حسن اونکے سے روشن مکان

وہ سب خدمتِ آمنہ سے ضرور
مشرّف ہوئین با دلِ پُر سرور

وہ اس شرف سے در زمین آسمان
ذوات المفاخر بسے شادمان

وہ دونو ز ازواجِ خیر الورا
بروزِ قیامت بلا اِفترا

کرین اونکی خدمت وہ حورِ حسان
بھی مریم دگر آسیہ بیگمان

تو کسطور اُمّ حبیبِ خدا
نہو مومنہ آمنہ از خطا

یہ اونکی کرامت بصد بیّنات
یہ لاریب ارہاص از معجزات

جو منکر ہوا اونکے ایمان کا
وہ منکر احادیث و قرآن کا

خیوری حقیقت مین حق رہنما
رسولونپہ ابلاغ امرِ خدا

اگر اوسکی تفصیل منظور ہے
تو نجم المبین مین وہ مسطور ہے

ولے مختصر اوسکا ہے یہ بیان
کرین غور اسمین جو ہین منصفان

وہ جسطور کہتا کہ جریان ہو اُسیطور کرتا بھی سریان و
خوارق جو دجال سے ہون عیان خدائی کا دعویٰ کرے وہ بیان
تو وہ مکر و کیدِ خدائے عظیم ہے اسی سے معذّب وہ اہلِ جحیم
نہ ہے وہ کرامت نہ از مُعجزات یہ اَظہر مِنَ الشّمس بِالبیّنات
کہ مشروط اِندو مین ایمان ہے اسی شرطِ ایمان سے فُرقان ہے
نہ اِن دو مین گر شرطِ ایمان ہو تو کب فرق در حقّ و بطلان ہو
تو بیکار لاریب ہون معجزات نہ کچھ فائدہ انسے در کائنات
نہ اس شرط کا ہو اگر اعتقاد تو مومن نہ دنیا مین بین العباد
تو اظہر ہوا اُسے نزدِ فہام کہ تھین آمنہ مومنہ لا کلام
کرامات و ارہاص از معجزات ہوئے اونسے ظاہر وہ بالبیّنات
اسیطور دیگر جو ہین اُمّہات ہمہ انبیا کی وہ سب طاہرات
ہمہ شرک سے پاک وہ مومنات ہوئے متفق اسپہ جملہ ثقات
جو ہے مُرضعہ شافع المذنبین حلیمہ وہ ہین مومنہ بالیقین
وہ نزدیک اُمّ شفیع الانام حبیبی کو لائی بصد احترام
تو ظاہر کیا آپ کا جملہ حال بہ پیشِ ہمان آمنہ خوشخصال
کہ صدرِ جنابِ شفیع الوریٰ ہوا شق اسطور بے امترا
عجیبہ غریبہ جو دیکھا عیان ز حالاتِ آن سیّدِ انس و جان
کیا جملہ ظاہر بطرزِ عجیب ہوا پھر یہ فرمانِ اُمّ حبیب
کہ ہرگز نہو اُسے تم خائفین کہ اونپر نہ دخلِ رجیمِ لعین

غیرھا من ذلک الشان معروبۃ خوارق العادات والارھاص من المعجزات
فکانت مصدقۃ بانہ رسول الی جمیع الکائنات صاحب الشان العظیم حبیب
ربّ البریات علیہ وعلیہا افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات فلھذا قالت لحلیمۃ السعدیۃ
رضی اللہ عنہا بالالطاف الخفیّہ حین جاءت بسیّد المرسلین العظام وذکرت
حقیقۃ شق صدرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اخشیتما علیہ الشیطان کلاواللہ
ماللشیطان علیہ سبیل وانہ لکائن لابنی ھذا شان عظیم وکلمات اخرمن
ھذا النمط وقد تحقق بروایۃ الثقات عند ارباب الدرایات ان فی الشھر
الاول من حمل تلک الطاھرۃ امّ ذی المعجزات القاھرۃ اتاھا فی المنام سیدنا آدم
واعلمھا انھا حملت باجل العالم ؛ وفی الشھر الثانی اتاھا فی المنام سیّدنا ادریس
واخبرھا بفخر حبیب اللہ وقدرۃ النفس وفی الشھر الثالث اتاھا فی المنام سیدنا
نوح ؛ وقال لھا انک قد حملت بصاحب النصر والفتوح وفی الشھر الرابع اتاھا فی المنام
سیّدنا ابراھیم الخلیل ؛ وذکر لھا فضل سیّدنا محمد الملک الجلیل وفی الشھر الخامس
اتاھا فی المنام سیّدنا اسماعیل ؛ وبشرھا بان ابنھا محمد وح اللہ بغایۃ التبجیل
وفی الشھر السادس اتاھا فی المنام سیّدنا موسیٰ الکلیم ؛ واعلمھا برفعۃ الحبیب
وخُلقہ العظیم وفی الشھر السابع اتاھا فی المنام سیّدنا داؤد واعلمھا بانھا حملت
بصاحب المقام المحمود ؛ والحوض المورود واللواء المعقود ؛ وغایۃ السماحۃ والجود
وفی الشھر الثامن اتاھا فی المنام سیّدنا سلیمان ؛ واخبرھا بانھا حملت بسیّد الانس
والجان وفی الشھر التاسع اتاھا فی المنام سیدنا عیسی المسیح وقال لھا انک
خصصت بمظھر الدین الملیح واللسان الفصیح وکل واحد من تلک الانبیاء الکرام

قال فی الفوائد البارزۃ والکامنۃ فی النعم الظاھرۃ والباطنۃ وشرح المواھب للعلامۃ الزرقانی وشرح الفھامۃ ابن محمود الزیدانی ومنھل الصفا فی خصائص المصطفٰی علیہ الصلوٰۃ والثنا ان مقال سیدتنا اٰمنۃ رضی اللہ عنھا صریح فی انھا موحدۃ اذ ذکرت بعث ابنھا بالاسلام من عند اللہ الملک العلام ونھیہ عن عبادۃ الاصنام والموالاۃ مع المشرکین اللئام وان دین ابیہ الخلیل علیہ السلام بر من اللہ سبحانہ للانام وھل التوحید شیئ غیر ھذا التوحید والاعتراف بالوھیۃ اللہ الوحید وانہ لا شریک لہ فی ذاتہ وتوحید صفاتہ والبراءۃ من عبادۃ الاصنام ونحوھا مامر فی ذلک الکلام وھذا القدر کاف فی التبری من الکفر والکفار وثبوت صفۃ التوحید عند اولی الابصار ولا یظن بکل من کان فی الجاھلیۃ انہ کان کافرا بالملۃ الاسلامیۃ فقد تحنف فیھا جماعۃ کثیرۃ عند الاعلام ھی الشھیرۃ فلا بد ان ام نبینا الکریم علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم کانت من تلک الجماعۃ المغفورۃ اصحاب التوحید والملۃ المبرورۃ کیف لا وقد شاھدت فی حملہ وولادتہ من اٰیاتہ الباھرۃ مما لا تلیق الا لاھل التحنف والملۃ الطاھرۃ ورات النور الذی خرج منھا اضاء لھا قصور الشام حتی راتھا کما تراہ امھات الانبیاء الکرام علی نبینا وعلیھم اطیب الصلوٰۃ والسلام واکثر من تحنف تلک الازمان انما کان سببہ ما سمعہ من اھل الکتاب والکھان بان یبعث نبی من الحرم ھکذا صفتہ والبرھان وکذا نسبہ وحسبہ بتخصیص الزمن والمکان وام نبینا وشفیعنا سید الانس والجان سمعت اکثر مما سمعہ

| | |
|---|---|
| مَاذَا اَقُوْلُ بِوَصْفِیْ فِی الرَّسُوْلِ وَقَدْ | اَثْنٰی عَلَیْہِ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ حَکَمُ |
| صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰہُ الْعَرْشِ مَا طَلَعَتْ | شَمْسٌ وَّمَا لَاحَ ثَغْرُ الْبَرْقِ یَبْتَسِمُ |

قال فی التفسیر الکبیر وغیرہ من زبر النحاریر فی تفسیر ما قال اللہ فی سورۃ الجن لدفع جان الجھول عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اعلم انہ لابد من القطع بانہ لیس مراد اللہ من ھذہ الایۃ انہ لا یطلع احدا علی شیء من المغیبات الا الرسل والذی یدل علیہ وجوہ احدھا انہ ثبت بالاخبار العربیۃ من التواتر ان شقا وسطیحا کانا کاھنین یخبران بظھور نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبل زمان ظھورہ وکانا فی العرب مشھورین بھذا النوع من العلم حتی رجع الیھما کسری فی تعرف اخبار سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم فثبت ان اللہ تعالی قد یطلع غیر الرسل علی شیء من الغیب انتہی مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ در تفسیر سورۂ جن فرمودہ کہ اطلاع بر اخبارِ عالم غیب از لوازمِ نشاۃ جنّیہ است وہمچنین قدرت بر اعمالِ شاقہ وتاثیرات خارجہ از مقدور بشر و برہم کردن بدن و روح انسانی بضرر ہا والقائے وساوس نیز از لوازم خلقت جنیانست انتہی واخبار جنیان بہ بعثتِ پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام نیز از قبیل متواترات مشہور و در کتبِ مہرۂ محققین مسطور اللہم ثبتنا علی صراط الانبیاء والصدیقین بحق حبیبک نبی الانبیاء والمرسلین وبحرمۃ آلہ النجباء المنتجبین وصحابہ الکملاء المنتجبین

| | |
|---|---|
| مُحَمَّدٌ الْمُجْتَبٰی الْھَادِی الشَّفِیْعُ اِلٰی | رَبِّ الْعِبَادِ اَمِیْنُ الْوَحْیِ عَاقِبُہٗ |
| اَوْفَی الْوَرٰی ذِمَمًا اَسْمَاھُمُوْ ھِمَمًا | اَعْلَاھُمُوْ کَرَمًا جَلَّتْ مَنَاقِبُہٗ |

علیٰ نبینا وعلیہم اطیب الصلوٰۃ والسلام ؛ قال لسیدتنا آمنۃ رضی اللہ عنہا فی المنام
اذا وضعت شمس الفلاح والہدیٰ فسمّیہ محمداً فلما اشتد بہا طلق النفاس ؛
ولم یعلم بہا احد من الناس ؛ بسطت الکف شکواہا ؛ الی من یعلم سرہا ونجواہا
فاذا ہی بآسیۃ امرأۃ فرعون ومریم بنت عمران ؛ ومعہما جماعۃ من الحور
الحسان ؛ وقد اضاء جمالہن ذلک المکان . فذہب عنہا ما وجدت من الآلام
والاحزان ؛ شعر

هٰذا ربیعٌ اتیٰ بالبشر مبتسمٌ — لاجل طٰہٰ الذی باللّٰہ یعتصمُ
خیرُ الانام حبیبُ اللّٰہ شافعنا — غیثٌ وعونٌ لہ الاحسانُ والکرمُ
واصبح الکونُ مسروراً ومبتہجاً — والارضُ تزہو بہ والبیتُ والحرمُ
تقولُ آمنۃُ فی یوم مولدہٖ — جاء السرورُ لنا والفضلُ والنعمُ
سمّیتُ احمدَ والباری الکریمُ کذا — سمّاہ من قبل ما یجری بہ القلمُ
فی لوحِ قدرتہٖ باسم الحبیب جریٰ — محمدٌ صفوۃُ الباری لہ الذممُ
وعند وضعی رأیتُ الطیرَ عاکفۃً — حولی وقد اقبلت للبیت تلتثمُ
وجاءنی طائرٌ ارخیٰ باجنحۃٍ — علیٰ فؤادی فزال السقمُ والالمُ
وما لقیتُ بحملی غیرَ من الم — مثل النساء الذی اودیٰ بہا السقمُ
وخرّ فوق الثریٰ للّٰہ خالقہٖ — مثل اللبیب الذی للاجر یغتنمُ
اصنامُ مکۃ خرّت عند مولدہٖ — والنار خامدۃٌ صارت تضطرمُ
وقد غدا ہارباً ابلیسُ منذعراً — وجنّۃٌ بسہام اللّٰہ تنہزمُ
ما نال فخرَ النبیّ المصطفیٰ احدٌ — من الانام لہ البرہانُ والحکمُ

کہ اسوقت مین تھا جہالت کا زور — شب و روز تھا کفر کا زور شور

کہ لاریب وہ بیت پروردگار — صنم اوسمین تھے از سنہ یکہزار

لحی کا جو ابن تھا عمر نام — سنہ صد سال اوسکا زمان لاکلام

بھی اولاد اوسکی دو صد سال تام — وہ حکام در شہر بیت الحرام

حکومت نے پھر انسے ای خوشخصال — قریشون کی جانب کیا انتقال

تو پھر پنج صد سال دیگر شمار — وہان بت پرستی کا تھا کار بار

ہوا جملہ یہ سب سنہ یکہزار — عرب مین رہا شرک لیل و نہار

وہ بطناً الی بطن تھے مشرکین — وہ نسلاً الی نسل تھے جاہلین

نہ اون پاس آیا رسول خدا — کہ توحید ایزد سے ہون باصفا

نہ اسوقت اسطور علمائے دین — کہ دین خلیلی سے ہون کاملین

یہ ہے خاصۂ سید المرسلین — کہ ہین انکی امت مین کملائے دین

وہ ہین ورثۃ الانبیا بالیقین — وہ نواب دیان چون مرسلین

کہ تیرہ صدی سے یہ دین غفور — برابر نہ زنہار اسمین فتور

جو دینی کتب ہین وہ ہین بیشمار — وہ موجود لاریب نزد کبار

عرب مین عجم مین وہ موجود ہین — ضروری نہ ہر جائے مفقود ہین

جو ہی مومنون کی بہر جا زبان — تو دینی کتب اسمین لابد عیان

جہان اہل ایمانکا شہر و دیار — وہان ایک عالم کا لابد قرار

تو اظہر من الشمس دین رسول — ہمہ وقت ہر جا پہ اسکے حمول

تو با این ہمہ فیض پروردگار — کہ موجود ہے وہ باکثر دیار

هو المكمل في خلق وفي خلق زكت حلاه كما طابت مناسبه

عناية قبل بدء الخلق سابقة من اجلها كان آدم وذاهبه

جاءت تبشرنا الرسل الكرام به كالصبح تبدو تباشير كواكبه

اخباره سر علم الاولين وسل بدير تيماء ما ابداه راهبه

تطابق الكون في البشرى بمولده وطبق الارض اعلاما تجاذبه

فالجن تهتف اعلانا هواتفه والجن تقذف احراقا ثواقبه

ولم تزل عصمة التاييد تكنفه حتى انجلى الحق وانزاحت شوائبه

فاشرقت بسناه الارض واتبعت سبل النجاة بما ابدت مذاهبه

واقبل الرشد والتاحت زواهره وادبر الغي فانجابت غياهبه

وجاء بالذكر آيات مفصلة يهدي بها من صراط الله لاحبه

نور من الحكم لا تخبو سواطعه بحر من العلم لا تفنى عجائبه

محامد المصطفى لا ينتهي ابدا تعدادها هل يحد القطر حاسبه

فضل تكفل بالدارين يوسعها نعمى ورحمى فلا فضل يناسبه

حسبي التوسل منها بالذي سمحت به القوافي وجلتها غرائبه

حيا دمن صلوات الله صوب حيا تحدى الى قبره الزاكي نجائبه

ثم الصلاة على خير البرية ما سارت اليه بمشتاق ركائبه

جو ہین اہلِ انصاف و اہلِ صفا
کہ جو ذکرِ توحید مسطور ہے
کرامت وہ اونکی بلاشک عیان

یہ ہے اونپہ اظہر بلا امترا
وہ اوس والدہ سے جو مذکور ہے
وہ فیضِ نبوّت سی ہے بےگمان

ولے جنکو حق نے کیا تھا پسند / وہی دینِ حق سے ہوئے ارجمند

ہوئے نورِ احمدؐ سے وہ جان نثار / فدا اوسپہ وہ جملہ پروانہ وار

ہوئی اونپہ توحیدِ حق آشکار / کہ تھی دلمین توحیدِ احمدؐ نگار

کہ عبد اللہ سے تا نضر تیرہ پشت / یہ سب پاک مومن یہ نیکو سرشت

وہ عمرِ لحیؑ سے اِن کا زمان / ہوئے دہ صدی مین یہ جملہ مہان

وہ ہین مالک و فہر غالب سوم / لویؑ و گر کعب مرہ ششم

کلاب و قصیؑ بھی عبدِ مناف / الیٰ عبد جو مطلب کا مضاف

سوا انکے دیگر بھی اہلِ جنان / جو ہین اہلِ توحید بیشک مہان

جو اوسوقت مین امہاتِ نبی / بھی آباؤ اجداد انکے سبھی

دگر قس بھی زید عمرو ظرب / بھی دیگر ہوئے اہلِ توحیدِ رب

بصارت سے تھے یہ موحد تمام / اولوا العلم سے یہ ہوئی لا کلام

چنانچہ یہ فرمانِ پروردگار / کتابِ الٰہی مین ہے یہ نگار

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ

خلیلِ خدا کی جو تھی وہ دعا / سماعیل کی نسل ہین اے خدا

تو رکھ اہلِ توحید بے اِسترا / اوسیوقت سے تا بروزِ جزا

وہ نسلاً الیٰ نسل مومن ضرور / یہی سلسلہ تا بیوم النشور

رہے امتِ مسلمہ یہ سدا / کہ ہون انسے پیدا وہ خیر الورا

تو اس شرک مین بھی موحد ضرور / یکے بعدِ دیگر رہے بے فتور

تو انسے وہ ہے آمنہ بیگیان / وہ ہو مومنہ با خدائے جہان

کرین فکر و انصاف جو منصفین
نہون امرِ دین مین وہ متعسفین

کہ ہین کسقدر جاہلہ یہ زنان
نہ اونکی جہالت کا ممکن بیان

برہنہ ضروری عقیدے سے وو
نہ کچھ لبسِ تقویٰ سے وہ نیکخو

کہ وہ صحبتِ علم سے بے نصیب
نہ وہ کاملہ ہین ز حبِّ حبیب

نہین بلکہ اسطور سے ہین جہال
کہ غافل وہ از علم در جملہ حال

نہ علمِ ضروری سے وہ ماہرین
نہ تحقیقِ تصدیق سے واقفین

سنا کلمہ دادی سے جسطور پر
پڑھین وہ اوسیطور سے بیخبر

سب ایسے اہلِ دنیا وہ عالی مقام
وہ مشہور حاجی بڑے نیکنام

ولے لفظِ ایمان سے ماہر نہین
کہ کیا چیز ایمان وہ کیا چیز دین

رسوماتِ دنیا کے وہ پابند
نہ علما کی صحبت سے وہ ارجمند

کہ دنیا مین دائم وہ مستغرقین
وہ حرص و ہوا مین ز مستہلکین

نہ شانِ شریعت سے انکو نصیب
نہ حبِّ محمد ﷺ سے ہین وہ لبیب

ولے آپکو ہی وہ سمجھین اریب
کہ ہمچون منم دیگرے کو لبیب

یہ ہی اہلِ ایمان کا اسوقت حال
کہ موجود علمائے اہلِ کمال

چہ جائیکہ علما نہ موجود تھے
بھی ابوابِ دین جملہ مسدود تھے

زمانہ زیادہ ز دو الف عام
خلیلِ خدا عمر ہین لاکلام

شفیع الورا سے خلیلِ خدا
سنہ صد الف سے کچھ زیادہ ہوا

عرب معتقد تھے بدینِ خلیل ع
یہی اونکے دلمین ہمیشہ دلیل

کہ جسطور پر یہ ہمارا طریق
یہی دینِ حق انکا نعم الرفیق

کہ ہی دست اونکا زدستِ قدیر
وہ ہر شئے پہ قادر بلطفِ خبیر

خیوری وہ ربی سمیع وبصیر
وہ ہر جا پہ لا بد سراجِ منیر

درودِ خدا انپہ ہر صبح و شام
باعدادِ انفاسِ جملہ انام
بھی آل و صحابہ پہ باحترام
بھی بر والدینِ شفیعُ الانام

وصل دسوان بیچ ردِ شبہاتِ بقیۂ منکرین کے ÷ ساتھ اَدِلّۂ نقلیۂ باہرہ اور حجِ عقلیۂ قاہرۂ محققینِ دینِ متین کے ÷ پہلا شُبہ یہ کہ ایک روز باصدق وسوز جناب شفیع المذنبین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین نے قبر شریفِ والدۂ ماجدہ حضرتِ آمنہ پر اسقدر گریہ وزاری کیا ÷ کہ حضراتِ صحابۂ کرام اور سائر حبابِ فخام نے اوس حالت کو دیکھکر نہایت بکاؤ بیقراری کیا ÷ پس اگر وہ ماجدہ مومنہ تھی تو کیون اسقدر اضطراری کیا ÷ دوسرا[۲] شُبہ یہ کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنی والدہ ماجدہ کے لیئے استغفار کا سوال کیا ÷ اور حق سُبحانہ تعالیٰ شانہ نے آپکو اونکے لیئے استغفار کا حکم ندیا پس اگر وہ ماجدہ ساجدہ مومنہ تھی تو کیون استغفار سے منع فرمایا ÷ اگر سببِ منع کفر نہین تو کیا علّت مقرر ٹھہرا یا ÷ تیسرا[۳] شُبہ یہ کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ایک اعرابی کو فرمایا کہ اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاکَ فِی النَّار ÷ اور ایک

دعائے خلیلی کا ہے یہ ظہور
کہ توحید اونکی کرامت ضرور

ہوئے جبکہ پیدا شہ دو جہان
تو وہ پندرہ سال کی بیگمان

ہوا اونکا دنیا سے جب انتقال
تو تھین بست سالہ بلا قیل و قال

پدر وہب اونکا موحد مدام
وہ ہی ابن ہاشم نہ اسمین کلام

کریمہ وہ تھی ذات قلب سلیم
وہ بنت الکریم وہ ابن الکریم

کرون گر مین اوس ماجدہ کا بیان
تو ہوا ایک دفتر مین وہ سب عیان

ہوئی حمل انکے سے جو واردات
وہ جملہ کرامات بالبینات

جو حالات انکے وہ سب طاہرات
وہ لاریب ارہاص از معجزات

اگر مجکو توفیق ہووے عطا
طفیل حبیبی علیہ الثنا

تو اونکو لکھون مین بخون جگر
کہ ہون استے ماہر جو اہل بصر

یہی حسرت دل یہ دلمین نہان
کہان یہ خیوری کہان وہ بیان

غموم تعلق سے تو پائے بند
ہموم جدائی سے تو دردمند

ہوا و ہوس دلمین دائم پسند
تو کب تابع نفس ہوا رجمند

ولیکن جو شبہات نزد فہام
تو کر اونکو مردود با اہتمام

کہ ہو اعتقاد خواص و عوام
مصفا بشان شفیع الانام

نہ آوے کبھی انکے دل مین خیال
کہ ہے بعض جا مین چنین قیل و قال

خدایا مدد کر بہرین بینوا
کہ ہے غرق در بحر حرص و ہوا

تو کر دستگیری توئی دستگیر
کہ دستم بگیرد شہے بے نظیر

فلم یاذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرھا فاذن لی فزوروا القبور فانھا تذکر الآخرۃ وفی روایۃ ابن ماجہ فانھا تذکر الموت وایضا روی مسلم من طریق حماد بن سلمۃ عن ثابت عن انس بن مالک رضی اللہ عنہم ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفا دعاہ فقال ان ابی واباک فی النار وفی الحدیث الآخر ان امی مع امکما وتشبث بعض المنکرین بآیۃ ولا تسئل عن اصحاب الجحیم بانھا نزلت فی ابویہ صلے اللہ علیہ وسلم

کہ یک روز باسوز خیر الورا
علیہ صلوٰۃ و سلام خدا

مقابر کے جانب بصدق و صفا
گئے تا کریں انکے حق مین دعا

تو پھر قبر مادر کے نزدیک جا
بسے دیر بیٹھے شفیع الورا

مناجات کی آپ نے پھر دراز
کیا گریہ در حضرت بے نیاز

صحابہ جو ہمراہ تھے اُس زمان
ہوئے جملہ گریان بسوز جنان

اُٹھے پھر وہان سے شہ دو جہان
کہا پھر صحابہ سے اے دوستان

ہوئے کس لئے تم بسے اشکبار
کرو باعث گریہ اب آشکار

کیا عرض سب نے بصد انکسار
کہ اے شاہ محشر و روز شمار

ہوئے آپ کے گریہ پر ہم نثار
بسے چشم گریان بسے دلفگار

ہوا پھر یہ فرمان خیر الانام
کیا جلسہ جس جائے مین ای فہام

تو ہی قبر اُمی وہان بالضرور
وہ ہے آمنہ آمنہ از شرور

دیا اذن مجکو خدائے جہان
کہ انکی زیارت کرون ہر زمان

ولے مجکو ہرگز نہ اذن دعا
ملا حق تعالیٰ سے اے باصفا

حدیث مین اُمّی مع اُمِّکما ہی آشکار : اور چوتھا شبہ یہ ہے
نزد ارباب قلب سقیم : کہ در شان والدین جناب رسول کریم
نازل ہوا کتاب اللہ مین یہ قول قدیم : وَلَا تُسْئَلُ عَنْ
اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ : اور پانچوان شبہ یہ ہی نزد منکران صاحب
خلق عظیم : کہ حضرت امام اعظم نے فرمایا ہی رحمۃ اللہ الکریم :
کہ اگر نہ بھیجے اللہ تعالیٰ اپنے بندونکی طرف کوئی رسول :
تو واجب ہی بندونپر معرفت حق تعالیٰ کی بالعقول : اور اس
شبہے کا جواب باصواب اے دور بین : وصل آئندہ مین
مرقوم ہی بالبراہین : چار شبہے اِسسے اوّل ہین مذکور : اور
ایک شبہ اِسکے بعد ہی مسطور : پس جملہ دس شبہات منکران اہل زور

سنو اے عزیزو یہ اندک مقال — کرین شبہ مسطور اہل ضلال
کہ ابن ابی حاتم نامدار — وہ راوی ہوئے اسطرح آشکار
یہ تفسیر اونکی مین ہی بیگمان — کرین غور اسمین جو اہل جنان

روی ابن ابی حاتم فی تفسیرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اومأ الی المقابر
فاتبعناہ فجاء حتی جلس عند قبر منہا فناجی طویلا ثم بکی فبکینا لبکائہ ثم قام فدعانا
فقال ما ابکاکم قالوا بکینا لبکائک فقال ان القبر الذی جلست عندہ قبر امی وانی
استاذنت ربی فی زیارتہا فاذن لی واستاذنتہ فی الدعاء فلم یاذن لی فاخذنی
ما یاخذ الولد للوالدۃ من الرقۃ والشفقۃ وروی مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذنت ربی ان استغفر لامی

کہ فرمان مذکور کا ہے نزول — بدین طور در والدینِ رسول

کہ لَاتُسْئَلُ سے رسولِ کریم — ازان قوم جو ہین وہ اہلِ جحیم

نہ تجھسے کیا جائے ہرگز سوال — چرا دوزخی وہ ہوئے بدمآل

تو منکر کا اِسّے یہی اِدّعا — کہ وہ والدینِ شفیع الورا

کہ ہی بعض جا مین یہ شانِ نزول — کہ نازل یہ در والدینِ رسول

جیوری نہ اسناد اوسکی صحیح
وہ لاریب ہے زور ازبس قبیح

سنو اے محبّانِ اہلِ صفا — ہوا تم سے راضی حبیبِ خدا

کہ ابنِ ابی حاتم نامدار — جو تفسیر اونکی ہین ہے آشکار

بھی مسلم ہین ہی جو بلا اشترا — طلب مغفرت کی نکر تو دعا

تو ہرگز نہ اوسّے یہ مقصود ہے — نہ زنہار اوسّے یہ معہود ہے

کہ تھی مادرِ شافع المذنبین — معاذ اللہ وہ کافرہ ای امین

خدا پاک ہی پاک اوسکا حبیب — تو وہ پاک لاریب نزدِ لبیب

کہان کفر ہی وہ کہان پاکذات — وہ طیّب بلاریب از طیّبات

کہ جملہ جو ہین انبیائے کرام — عَلَیْہِم صلوٰۃِ خدا و سلام

تو مادر کسی کی نہین کافرہ — وہ سب مادران طاہرہ فاخرہ

اسیطور آبائے پیغمبران — عَلَیْہِم صَلوٰۃِ خدا ہر زمان

وہ لابد موحّد ہمہ مسلمین — نہ ہرگز کوئی اونمین از مشرکین

براہین اسکے جو پُرنور ہین — ازین پیش وہ جملہ مذکور ہین

پسر مین جو حق نے یہ پیدا کیا — کرے مادر خود پہ شفقت سدا
کرے رِقّت و رحم اوس پر مدام — کرے خیر خواہی بصد اہتمام
تو اس خیر خواہی کا یہ اِقتضا — کہ شفقت سے ظاہر ہو اوہ بجا
یہ ہی مسلم و ابن ماجہ مین نیز — ضعیفہ روایت یہ ہی اے عزیز
کہ مروی ہے از شافع المذنبین — حبیب خدا رحمت عالمین
کہ مینے کیا رب سے یہ التجا — کرون مین طلب مغفرت کی دعا
مری والدہ کے لئے آشکا — تو اوسکی نہ رخصت ملی زینہار
ولیکن ہوا اذن پروردگار — کہ اُنکی زیارت کرون باربار
تو تم بھی زیارت کرو لاکلام — قبور زن و مرد کی اے کرام
کہ یہ تذکرہ آخرت کا مرام — کہ ہو یاد اِسّے جو مرگ انام
بھی مسلم مین ہی یہ حدیث رسول — ولے زور آخر مین نزد فحول
کہ حماد و ثابت پہ ہی اِستناد — خلاف معمّر یہ ہے اِعتماد
کہ یک شخص آیا بہ پیش رسول — وہ ہسطور سائل بقلب ملول
کہ فرماؤ کس جا ہے میرا پدر — ہوا حکم وہ نار مین مستقر
یہ سنکر وہ غمگین ہوا جب روان — تو اُسکو بلایا شہ دوجہان
کیا اوسّے اسطورہ پھر آشکار — ابی ہم ابوک وہ در جائے نار
حدیث دگر مین ہوا یہ بیان — کہ اُمّی اباتک یہ در یک جہان
ہوا بعض منکر بسے پُر غرور — اسی قول ایزد سے ای ذی شعور

ولا تسئل عن اصحاب الجحیم

| | |
|---|---|
| معاذ اللہ نہوتی اگر کافرہ | وہ مان آپ کی ستیدہ فاخرہ |
| تو ہوتا نہ فرمانِ ربّ الورا | کہ اونکی زیارت کیا کر سدا |
| نہ گاہے کرے امر پروردگار | زیاراتِ کفّار کا زینہار |

قال اللہ تعالیٰ اسماؤہ وتوالت آلاؤہ فی کتابہ المصؤن ولا تصلّ علیٰ احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون قال فی التحبیر وغیرہ من التفاسیر ای لا تقف عند قبر الکافر للدفن والزیارۃ والدعاء واصلاح مہماتہ لانہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا علی الکفر فلا یجوز زیارۃ قبور الکفار ودعاء المغفرۃ لتلک الاشرار لان الزیارۃ تجری مجری التعظیم والاجلال وھم المستحقون بالتخذیل والاذلال ولان من کان قربہ فی الدنیا موجب للمہالک والاخطار وھم زمرۃ المشرکین وسائر الکفار کما قال اللہ سبحانہ فی کتابہ المبین یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المومنین وایضا قال اللہ فاطر السماء لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء وایضا قال اللہ اعلاما بعلو محبۃ المحبین اذا طہرت سریرتہم لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او اخوانہم او عشیرتہم وایضا فی الکتاب المستطاب لسلبوا انما المشرکون نجس قول اللہ الکریم لہم فزیارتہم موجبۃ السخط والعذاب ومورثۃ الوزر والعتاب ولا یخفی علی اللبیب الاریب ان وجوب اظہار البراءۃ عن الکفار والمنافقین لازم علی قاطبۃ المومنین فی الحیاۃ وبعد الممات فی کل حین وان کانوا فی غایۃ القرب من الانسان کالاب والام والابن والاخوان کما نطق بمقاطعتہم کتاب العزیز المنان واللہ الہادی وعلیہ التکلان

تو کیونکر نہو آمنہ پاک ذات    جو ہے مادرِ سیدالکائنات

عفیفہ وہ بس مومنہ خوش صفات    کہ وہ سیدہ ہے دران امہات

و لیکن جو ہے منعِ رب السما    کہ مادر کے حق مین نہ ہو دعا

تو اسرار و انوار اسمین کثیر    نہ زنہار مخفی وہ نزدِ بصیر

ازانجملہ یہ سر ہے بیگمان    ہوئے معترف اسکے اہلِ جنان

کہ احیائے ابوینِ خیر الورا    وہ لابد معین بعلمِ خدا

تو کچھ عمر ابوینِ شاہِ غفور    وہ تھی دارِ دنیا مین باقی ضرور

تو تہا اہلِ دنیا مین انکا شمار    اگرچہ وہ برزخ مین تھی نامدار

تو جس شخص کا اس جہانین شمار    نہو جائے جنت مین وہ باقرار

اگرچہ وہ راحت سے خرم جنان    ولے اوسکا مسکن نہو از جنان

دعائے حبیبی کا ہوتا ظہور    برائے پدر مادرِ اہلِ نور

تو فی الفور لابد وہ ہوتی قبول    تو لازم کہ بعد از دعائے رسول

وہ ہون اپنی ماوی مین داخل ضرور    جو ہے جائے جنت سے وہ بیفتور

تو ہرگز نہ یہ سنتِ کردگار    نہ منظورِ غفار گا ہے یہ کار

کہ جو شخص ہو اس جہانسے شمار    وہ ہو داخلِ جائے دار القرار

لہذا کیا منع رب السما    طلب مغفرت کی نکر تو دعا

وہ اس دارِ دنیا سے معدود ہین    وہ تیرے خصیصہ سے مسعود ہین

تو کچھ صبر کر اے شفیع الورا    ازین بعد پھر مجسے کیجو دعا

ولیکن زیاراتِ مادر پدر    ہمیشہ کیا کر نہ اسمین خطر

| | |
|---|---|
| کہ لابد معیّن یہ در جملہ کار | کہ ہوں انکے اوقات پر آشکار |
| طلب مغفرت کی نکر التجا | ابھی صبر کر پھر تو کیجو دعا |
| یہی حکمتِ رب کا ہے اقتضاء | اسی اقتضا پر تو کر اقتدا |
| تہ او نکی زیارت کیا کر ضرور | کہ ہوں قرۃ العین سے باسرور |
| ہمیشہ زیارت سے وہ بامرام | وہ تیری زیارت سے عالیمقام |
| اگر اصل اسناد منظور ہے | تو لابد ملخص یہ مسطور ہے |

قال فی الفوائد البارزہ وشرح المواہب والحاوی والتحبیر وغیرہا من زبر النحاریر المشاہیر ومن حدیث عدم الاذن فی الاستغفار لا یلزم الکفر بدلیل نہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ممنوعا فی اول الاسلام من الصلوۃ علی من علیہ الدین ولم یترک لہ وفاء ومن الاستغفار لہ ایضا وھو من المسلمین وسبب ذلک ان استغفارہ صلی اللہ علیہ وسلم مجاب علی الفور فمن استغفر لہ وصل عقب دعائہ صلی اللہ علیہ وسلم الی منزلتہ من الجنۃ والمدیون محبوس عن مقامہ فی البرزخ حتی یقضی دینہ کما ھو مصرح فی الاحادیث قال علیہ الصلوۃ والسلام نفس المومن معلقۃ بدینہ حتی یقضی فامہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت ممنوعۃ عن الدخول فی منزلتہا من الجنۃ لامور اخری غیر الکفر اقتضت ان لا یوذن لہ فی الاستغفار لہا حتی ان یاذن اللہ لہ فیہ بعد ذلک فمنہا ان حیاتہا الدنیویۃ کانت باقیۃ فی ذلک الوقت لان حدیث مسلم مع ضعف اسنادہ متقدم فی التاریخ علی حدیث الاحیاء ومع ہذا ھو منسوخ بالآیات والحدیث المتاخر وھی مانعۃ عن الدخول فی منزلتہا من الجنۃ وانکانت رضی اللہ عنہا فی العیش الہنی الا تری کیف اذن لہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الزیارۃ لتقر بہا عینہا ویقرب بہا زینہا رضی اللہ عنہا

دعا سے کیا منع رب الورا
حبیب خدا کو علیہ الثنا

تو اِس سے نہو کفر کا کچھ لزوم
یہ شمس الضحیٰ نزد اہل علوم

نہ ایسا سُنا تُنے اے نیک نام
نہین تمنے ایسا پڑھا اے فہام

کہ ظاہر ہوا جب یہ دین خدا
تو لاریب تھا حکم رب السما

کہ دنیا سے جب سوئے دار القرار
کرے نقل مومن بعز و وقار

نہ چھوڑے وہ اسقدر مال و منال
کہ جس سے وفا دین ہو لا محال

تو اوسپر نہ ہرگز پڑھ ہو تم نماز
نماز جنازہ سے ہو بے نیاز

نہ ہرگز کرین اوسکے حق مین دعا
حبیب الٰہی شفیع الورا

کہ محبوس برزخ مین ہی وہ مدام
الیٰ وقت ایفائے دین الانام

طلب مغفرت کی اگر مصطفیٰ
جناب الٰہی مین کرتے دعا

تو فی الفور وہ شخص بعد از دعا
جو مدیون محبوس بے امترا

مکان جنان سے جو اوسکا مقام
وہ ہوا اوسمین داخل بصد احترام

اگرچہ نہو دین اوسکا ادا
کہ مقبول بیشک نبی کی دعا

تو رب کو نہ ہرگز وہ منظور تھا
کہ از روئے حکمت یہ دستور تھا

کہ مدیون محبوب بے امترا
الیٰ وقت ایفائے دین الورا

تو کیونکر کرین اُسکے حق مین دعا
بغیر ادا شافع دوسرا

تو ظاہر ہوا اِس سے اے منصفین
کہ اُس منع مین کفر علت نہین

کہ اسباب منع دعا ہین کثیر
نہ وہ حصر ہے کفر پر اے بصیر

تو منظور فرمان پروردگار
بفرق حبیبی ہوا وہ نثار

وہ دین خلیلی سے تھے خوشخصال ؛ اسی دین پر اونکا ہے انتقال
تو پھر مصطفی نے کیا التجا ؛ خدا سے کہ اب مین کرون کچھ دعا
تو اسطور فرمان رب الانام ؛ حبیب خدا کو ہوا لا کلام
کہ لابد صبوری سے حاصل مراد ؛ صبوری سے غمناک لاریب شاد
صبوری کلید در آرزوست ؛ کشائندۂ کشور آرزوست
طلب مغفرت کی نکر التجا ؛ ابھی صبر کر پھر تو کیجو دعا
وہ در عیش و آرام ہین باسرور ؛ تو اسوقت اس منع پر ہو صبور
تو اونکی زیارت کیا کر مدام ؛ نکر گریہ ہرگز بہر صبح و شام
اگر اونکے حق مین کرے تو دعا ؛ تو فورًا دعا سے وہ بے امترا
جو ہے اونکا دار جنان سے مقام ؛ وہ ہون اسمین داخل بصد احترام
تو جس شخص کا اوس مکانمین قرار ؛ وہ دنیا مین آوے نہ پھر زینہار
اوسی جائے مین اسکا ہووے مقام ؛ وہی اسکا ماوائے دار المرام
تو یہ درجہ اونکا نہ تیری مراد ؛ نہو اسسے زنہار گاہی تو شاد
ذرا صبر کر اے شفیع جہان ؛ کہ الیوم اکملت ہووے عیان
کہ یہ دین گلزار پاوے کمال ؛ تو زندہ کرون انکو بے قیل و قال
تو وہ تجپہ ایمان لاوین ضرور ؛ تو ہو اسسے لاریب تجکو سرور
وہ نور علی نور سے پر صدور ؛ صحابہ مین داخل وہ لابد ضرور
تمنا کا لبریز ہو اسسے جام ؛ نہ باقی رہے دل مین حسرت مدام
تو ہو غنچۂ امید کا جو نہان ؛ شگفتہ سگلے روضۂ جاودان

دُوُم سرّ یہ ہے بلا اِمترا ہوئے متفق اسپہ اہلِ نُہٰے
کہ تھی یہ تمنّائے خیرُ الورا درودِ خدا اونپہ صبح و مسا
کہ ہون والدینِ شفیعُ الانام عظیمہ مراتب پہ وہ مستدام
وہ ایسے مُعزّز بدار الجنان کہ چون دردِلم آرزوئے تہان
نہایت معظّم وہ سب سے عزیز عزیزون مین یکتا معزّز وہ نیز
نہالِ تمنّا پہ تھے اَشکبار کہ ہو خندہ باغ مراد از بہار
دلِ بریان ہم چشم گریان مدام کہ شفقت سے نالان شفیعُ الانام
وہ تھا رِقّتِ ابن کا اِقتضا کہ ہو رُتبۂ والدہ بر عُلا
نہو پست رُتبے مین اُسکا مقام وہ اَعلیٰ مراتب پہ ہووے مدام
کیا مجکو جسطور حق نے عزیز تو ہو اونکا رتبہ اوسیطور نیز
وہ دنیا مین اسوقت ہوتے اگر تو ہوتے صحابہ مین وہ نامور
نہ اِس خیر اُمّت سے اُنکو نصیب نہ داخل وہ اصحاب مین ای لبیب
تو کیونکر نہو چشم گریان جنان کہ ہر دو نے پایا نہ خیرُ الزمان
یہ گریہ مؤثّر ہوا بے شمار کہ اصحاب روتے بسے زار زار
ملائک مؤثّر بسے دل فگار ہوا فرش و عرش بریں بیقرار
مُقرّب ملائک وہ تھی اشکبار بھی حوران و غلمان پہ تھا اضطرار
نہ تھا اِس لیئے گریۂ مُصطفا کہ تہا اونپہ کچھ بھی عتابِ خدا
معاذ اللہ ہرگز نہ اُنپر عتاب چہ جائیکہ اونپر ز نوع عذاب
کہ وہ دینِ توحید پر تھے مدام نہ کچھ اُنکے اسلام پر ہے کلام

فی الاستغفار لھا بقاء تلک اللحظۃ الباقیۃ من العمر الدنیوی لاستدراک الایمان بہ صلی اللہ
علیہ وسلم فیھا لیحوز اشرف لدخول فی ھذہ الامۃ فمن جھۃ بقاء تلک اللحظۃ انھا کانا
من اھل الدنیا فان استغفر لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلت عقب عاتہ فی منزلتھا
من الجنۃ کرامۃ لہ صلی اللہ علیہ وسلم ولما دخلت لاتخرج منھا الی الدنیا لانھا صارت
من اھل الاخرۃ وکان اقتضاء حکم اللہ سبحانہ وتعالی اخراجھا الی الدنیا لاسترضاء
حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان دخولھا فی تلک المنزلۃ والخروج منھا الی الدنیا کرامۃ لہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی حیز الامکان ولکن لایلیق للمقربین ان یریدوا تبدیل سنۃ اللہ
واقتضاء حکمتہ لانہ مناقض الادب فی حضرۃ الحکم فلم یوذن لہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ

سُوم سِرّ یہ ہے بمنع دعا
کہ ہین مُتّفق سب جملہ کرام
اگرچہ وہ تھین مومنہ آشکار
کہ دینِ خلیلی پہ وہ مُستقیم
تو اوس وقت کرتے شفیعُ الورا
تو ہوتی نہ کامل دعا آشکار
کہ کامل دعا کے نہ لائق اُمم
تو کامل دعا سے یہ لابد مُراد
نہ زنہار ناقص دعائے رسول
ولے جسکے حق مین کرین وہ دعا
تو ویسا ملے اوسکو منصب ضرور

حبیبِ خدا کو علیہ الثنا
کہ اُسوقت مین آمنہ لاکلام
ولے اُمتِ سابقہ مین شمار
نہین اسمین کچھ ریب نزدِ فہیم
اگر والدہ کے لیئے کچھ دعا
کہ اسکے نہ لائق وہ تھین زینہار
سوا خیر اُمت کے لئے ذی ہِمم
کہ عالی مراتب سے ہو قلب شاد
وہ کامل یقیناً وہ فوراً قبول
تو لائق وہ جس منزلت کے فتا
نہ ہرگز کم و بیش سے کچھ فتور

دماغ تمنا حصولِ مرام
رہے وہ معطر زبوئے مدام

ہوا اِس سے اظہر چو شمس و قمر
بلا ریب نزدیکِ اہلِ بصر

کہ ہوتا نہ گر حق سے منع دعا
حبیبِ خدا کو علیہ الثنا

تو خوشنود ہوتے نہ خیر الوریٰ
تو یہ ہے خلافِ کلامِ خدا

کہ وَلَسَوفَ یُعطِیکَ ای مصطفا
یہ ہر طور لاریب عہدِ رضا

نہو وعدۂ رب کا ہرگز خلاف
ہوئے متفق اسپہ اہلِ حصاف[۱]

تو لازم کہ خوشنودیٔ مصطفا
حبیبِ الٰہی شہِ دوسرا

بہر طور منظور ہو آشکار
رَضِیتُ عَنِ الرَّبِّ در جملہ کار

تو ہو از رضا رتبۂ والدین
کہ مسرور ہوں جس سے وہ نورِ عین

لہٰذا کیا محکم ربُّ الوریٰ
کہ اسوقت کے بعد کیجو دعا

کہ ہرگز نہو عہد میں اخلاف
تو خوشنود ہو نیز با قلبِ صاف

۱؎ اِنَّ اللّٰہ لا یُخلِفُ المیعاد

یہی اس بیان سے ہویدا ہوا
جُنُوری کا دل اسپہ شیدا ہوا

کہ ہے علتِ منع نزدِ فہام
وہ ارضاءِ ربی بصد احترام

نہ ہو کفر علت یہاں اے عزیز
ہوئے متفق اسپہ اہلِ تمیز

اگر تجکو اسناد مطلوب ہی
تو پڑھ مختصر یہ جو مکتوب ہے

قال في التعظيم والمنة وغيره من زبر اهل الجنة ان الله تعالى كتب لابوي النبي صلى الله عليه وسلم عمراً ثم قبضهما قبل الاستيفاء ثم اعادهما لاستيفاء تلك اللحظة الباقية وآمنا فيها فيعتد بها

قال في شرح منهل الصفا من الامور التي اقتضت ان لا يوذن له صلى الله عليه وسلم

تو ہو خیر اُمت پہ اَسّی صفوف ۔ خدا جانے کتنے صفوف الوف

چہل صف جو باقی وہ جملہ اُمم ۔ مراتب مین بھی ثلث حسب الہم

وہ ناقص یہ کامل ہوا بیگمان ۔ مؤنث مذکر سے ہے یہ عیان

مفصّل یہ نجم المبین مین نگار ۔ احادیث و تفسیر سے آشکار

لہذا کیا منع ربّ الورا ۔ نکر والدہ کے سلئے کچھ دعا

ذرا صبر کر اسے شفیعُ الانام ۔ کرون زندہ ہر دو کو مین لاکلام

تو اِتمام نعمت کا ہووے ظہور ۔ زاحیائے ابوین ای میرے نور

وہ ایمان پہ ایمان لاوین ضرور ۔ صحابہ مین داخل وہ ہون باسرور

تو اسوقت کے بعد کیجو دعا ۔ کہ پاوین مراتب وہ باحمد علا

وہ کامل دعا کے سزاوار ہون ۔ تو جملہ اُمم مین وہ مشتہر ہون

وہ سردار جنت مین مختار ہون ۔ وہ مختار مختار سرشار ہون

حبیب خدا کے جو مختار ہون
وہ جملہ خیوری کے دلدار ہون

یہ شرح مصابیح مین ہے نگار ۔ یہ دیگر کتب مین بہ سے آشکار

یہ نجم المبین مین مفصّل بیان ۔ و لے مختصر ہے یہان پر عیان

قال حافظ العصر عقل الحادی عشر ابو الفضل ابن حجر علیه رضوان الله الاکبر کما هو مصرح فی المفاتیح شرح المصابیح و حدیث احیاء ابوی النبی صلی الله علیه وسلم حتی امنا به ثم توفیا صحیح و ممن صححه الامام القرطبی والحافظ البیهقی وابن ناصر الدین وغیرهم رضی الله عنهم ومن حکم عدم الاذن فی الاستغفار لهما اتمام النعمة علی نبینا

تو نقص و کمال دعا سے مدام ‏ ‏ ‏ وہ مدعو موصوف ہے لاکلام

یہ امت جو خیر الامم اے فہام ‏ ‏ ‏ کہ ہین پیشوا اسکے خیر الانام

یہ نبیون کے لاریب سردار ہین ‏ ‏ ‏ وہ خدام انکے یہ سرکار ہین

شہنشہ محمد وہ ہین نائبین ‏ ‏ ‏ یہ ہین اصل وہ شاخ ای دوربین

اسیطور ہے امت مصطفا ‏ ‏ ‏ ہمہ امتون مین بلاچون چرا

کہ فضل یہ اونسے بلا اشتباہ ‏ ‏ ‏ کہ متبوع انکے حبیب الہ

[illegible] امتین مثل انثیٰ مدام ‏ ‏ ‏ مذکر کے رتبے مین اسکا مقام

[illegible] جو ہے ورثۂ مومنان ‏ ‏ ‏ وہ ہے ترکۂ والد مہربان

[illegible] امت کو دو حصہ وو ‏ ‏ ‏ یکے جملہ امت کو اے نیک خو

[illegible] خدا مین یہ اے نور عین ‏ ‏ ‏ کہ حظ مذکر چو دو انثیین

قال اللہ رب المشرقین للذکر مثل حظ الانثیین

لہذا بروز قیامت صفوف ‏ ‏ ‏ جو ہین اہل جنت وہ جملہ صنوف

[illegible] ست نزدیک اہل حصاف ‏ ‏ ‏ و لے طول ہم عرض مین اختلاف

[illegible] قول سے جو اقل القلیل ‏ ‏ ‏ یقینا وہ ہے معتبر اے خلیل

کہ اسطور پر ایک صف کا شمار ‏ ‏ ‏ حدیثون مین جیسا ہوا آشکار

سے چلے کوئی گر سال چودہ ہزار ‏ ‏ ‏ تو وہ طول مین اسکا دیکھے کنار

سے چلے کوئی گر سال ستہ ہزار ‏ ‏ ‏ تو وہ عرض دیکھے بصد اضطرار

[illegible] دگر مین یہ صف کا شمار ‏ ‏ ‏ چہل الف سالہ وہ طول کنار

وہ در عرض عشرین آلاف سال ‏ ‏ ‏ یہ تفسیر تحبیر سے ہے مقال

بسے کرتے اِسطور سے التجا
طَلَب مغفرت کی کروا ز خدا

کہ فترت مین اونکا ہوا انتقال
تو ہرگز نہ کرتے شفیع الورا

تو اونکے دلونین یہ آتا خیال
وہ از اہلِ فترت تو کیونکی دعا

نہ غیرِ ونیہ دل اونکا ہرگز رحیم
تو مُرتد ہوتے وہ بے قیل و قال

عَرَب کی جِبِلّت وہ جسطور ہے
کہ یا سیّدی یا شفیع الورا

برائے پدَر مادرِ این گدا
کرو کچھ دعا ای ستودہ خصال

کبھی مشرکونکے لئے کچھ دعا
کہ تھی والدہ آپکی لا محال

ہمارے لئے ہے دعا ناروا
نہ ہی قلب اونکا شفیق و سلیم

اگرچہ وہ تحسیر اَدنیٰ خیال
تو کُتبِ سِیَر مین وہ ہی مشتہر

اَدَب کرخیوری نکر یہ بیان
کہ ربّی اوسی قوم سے بیگمان

واما من الحکم فی عدم اذن اللہ تعالیٰ لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستغفار لہما مع ان ابویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانا من اھل الفترۃ غیر مُعَذَّبَین فلانّ من اھل الفترۃ مَن ھو مُعَذَّبٌ لتلبّسہ بما یقتضی الکفر فیکون المنع حینئذ لئلا یتوھم الامۃ جواز الاستغفار لاھل الفترۃ مطلقا ھذا اما فی نجم المبین من نزہ المہرۃ المحققین کسبل النجاۃ والاکمال والتحریر لاقوال ائمۃ التفسیر وغیرھا من کتب النحاریر علیھم رضوان اللہ القدیر

لہٰذا کیا شافعِ دوسرا
کہ جب منع فرماتے پروردگار

خدا سے طَلَب اِذن بہرِ دعا
تو خاصون عوامونیہ ہو آشکار

صلی اللہ علیہ وسلم باحیا ئہا بعد ذلک حتی یصیر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم منہ الی احیائہا لتومن بہ فتحقق الاستغفار الکامل حینئذ وقال فی الفوائد البارزۃ والکا ولذا تاخر احیاء وہا الی حجۃ الوداع حتی تمت الشریعۃ ونزل اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ فاُحییت وآمنت بجمیع ما انزل لتنال بالمراتب العلیۃ والمآرب السنیۃ وھکذا فی التحبیں وغیرہ من اکابر النحاریر علیہم رضوان اللہ القدیر

یہ سرّ چہارم بلا امترا
کہ تھی اہلِ فترت کو مردو زنان
جہالت ضلالت کا تھا شور زور
نہ کچھ کار تھا اونکو تحقیق سے
بسے اونسے توحید پر مستقیم
بسے دونو جانب یہ تھی راغبین
ہوا جبکہ ظاہر وہ دینِ رسول
قوی بخت غالب جو تھی اُس زمان
ولے مادر و پدر بعضے کسان
تو ہوتا نہ فرمانِ منع دعا
تو کرتے اگر سیّد المرسلین
تو بیشک یہ ہوتا خیالِ جنان
کہ ہے اہل فترت کی حق مین روا
سمجھتے وہ یہ اپنے دل مین ضرور

بمنع الٰہی ز طلب دعا
بسے قسم او سوقت نزد جہان
خود یین وہ مستغرقین کلّ و کور
نہ کچھ غرض رکھتے وہ تفریق سے
بسے اُنسے بر شرکِ ظلم عظیم
بسے بیخبر اُنسے تھے غافلین
تولا بد ہوا قلبِ مشرک ملول
وہ انوارِ ایمانسے روشن جنان
وہ فترت مین مُردہ ہوئی بیگمان
شفیع الورا کو علیہ الثنا
دعا بہر مادر بقلب حزین
اُنہونکو جو اُسوقت نو مسلمان
عموماً طلب مغفرت کی دعا
کہ جائز وہ ہے مطلقاً بے فتور

کیا ایک سائل نے ایسا سوال
کہ یا سیدی دافع ہر وبال

کہان باپ میرا کرو کچھہ بیان
تو فرمایا وہ نار مین بیگمان

یہ سنکر وہ سائل ہوا جب روان
تو اوسکو بلایا شہ دوجہان

کہا آپ نے اُسسے پھر آشکار
ابی ہم اَباک یہ در جائی نار

حدیثِ دگر مین ہوا یہ بیان
کہ اُمّی معَ اُمّک بیگمان

یہ دونو حدیثین ہین بیشِ ضعیف
صحیح و بلاریب ازبس ضعیف

یہ منسوخ دونو بلاقال وقیل
بیان اسکا ہوگا بفضلِ جلیل

وے لفظ انّ اَبی در حدیث
وہ لاریب ازبس مقالِ خبیث

کہ وہ لفظ اوّل تو ثابت نہین
غلطٌ اور مدسوس ہی بالیقین

روایت کیا بیہقی نے ضرور
وہ طبرانی بزّار سے بے فتور

وہ از راویانِ رجالِ صحیح
باسنادِ جیّد وہ لابد ملیح

وہ بھی ابنِ ماجہ مین ہی معتبر
روایت کیا اوسکو ابنِ عُمر

روی البیہقی والبزار وابن ماجہ من حدیث سعد بن مالک ومن حدیث ابن عمر والطبرانی فی الکبیر بسند جید رجالہ رجال الصحیح عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہم ان اعرابیا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فقال این ابوک قال حیثما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار فقال لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرتہ بالنار وزاد ابن ماجہ رضی اللہ تعالی عنہ ان ابی کان یصل الرحم وکان کذا وکذا ای فی فعال البر

کہ آیا یکے مرد پیشِ رسول
وہ تہا اہلِ وہ قلب اُسکا ملول

| | |
|---|---|
| کہ اوس والدہ کے لئے بیگمان | کیا منع جب خالق دوجہان نے |
| تو کیونکر کرین التجائے دعا | دگر کے لئے از شفیع الورا |
| اسیواسطے شافع دوجہان | صحابہ سے ظاہر کیا یہ بیان |
| کہ حق سے کیا مینے یہ التجا | کرون والدہ کے لئے مین دعا |
| تو مجکو کیا منع ربّ السما | کہ ہرگز نہ اونکے لئے کر دعا |
| وگرنہ تو ماہر شفیع الورا | کہ ہرگز نہ یہ وقت وقت دعا |
| اونہین زندہ فرمائے پروردگار | جو ہی اوسکا وعدہ کرے آشکار |
| تو ہو مجپہ اتمام نعمت عیان | وہ میرے خصائص سے ہی بیگمان |
| فلان وقت اسطور سے بیفتور | وہ ایمان پہ ایمان لاوین ضرور |
| وہ نورٌ علیٰ نور سے پرصدور | تو دل میرا ہوا اسّے باصد سرور |
| تو ظاہر ہوا اسّے ای منصفین | سبب اوسکا ہی فتنۂ مومنین |
| نہ ہے کفر مانع برائے دعا | ہوئے متفق اسپہ اہل نہی |

خیوری تو کر مختصر یہ جواب
محبّو نکو بس ایک رمز صواب

| | |
|---|---|
| نہ مبغض کو ہرگز ہدایت نصیب | اگرچہ مبیّن خدا کا حبیب |
| دگر اسطرح معترض منکرین | کہ مسلم مین ایسا یہ ہی بالیقین |

روی مسلم من طریق حماد بن سلمة عن ثابت عن انس بن مالک رضی اللہ عنہم ان رجلاً قال یارسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفا دعاہ فقال ان ابی وَاَباکَ فی النار وفی الحدیث الاخر امی مع امکما

دیا اسطرح سے جوابِ سوال | کہ ہرگز نہو اوسکے دلمین ملال
کہ جب قبر کافر پہ ہووے گذر | فَبَشِّرۃُ بِالنَّار ای ذی ہنر
سُنا مژدۂ نار اوسکو ضرور | وہ لائق اسی کے نہ اسمین فتور
تو ہرگز مطابق نہ ہے یہ جواب | سوالِ گذشتہ کے ای کامیاب
کہ بہتر نہ سمجھا جنابِ رسول | جوابِ مُصَرَّح کو بہرِ جہول
نہ ہرگز کیا آپ نے کشفِ حال | مناسب نہ سمجھا جوابِ سوال
کرین ذکرِ والد اگر کچھ بیان | کہ لاریب ہی اُنکا جنت مکان
پدر تیرا ہے نار مین بیگمان | تو دونو مین ہو اختلافِ مکان
تو اِس مختلف جائی کا ہو ظہور | مناسب نہ سمجھا کہ اسمین فتور
کہ سائل جو ہے اہلِ وہ تُند خو | مبادا وہ ایمان سے بیزار ہو
بجبلت جو اَعراب کی ہی درشت | تو ماہر تھے اُسسے وہ نیکو سرشت
وہ اِسلامِ نو بھی خفائی اُمُور | وہ غلظِ قلوب اور ضیقِ صدور
تو اِن سب سے ماہر وہ خیر الانام | تو کسطور فرمائین ایسا کلام
کہ ہون مومنان جسسے نفرت گزین | تو لائق نہ یہ رحمتِ عالمین
نہین بلکہ ہی نفس کی یہ سرشت | کہ تقدیمِ دیگر وہ ہو دلمین زشت
وہ فخرِ دگر جسمین ہووے عیان | کرین اُسسے نفرت نفوسِ کسان
یہ اکثر سرشتِ نفوسِ انام | رکھین اسکو ملحوظ دائم عظام

## تشبُّث بآیاتِ قرآن ❊ در پندِ حضرتِ لقمان

تو اُسنے کیا آپ سے یہ سوال کہ تہا باپ میرا حمیدہ خصال

کہان اوسکا مسکن کہان اُسکا دار تو فرمایا بیشک وہ دروارِ نار

تو پھر اوسنے پوچھا کہ ای نامدار کہان آپکے باپ کا ہے قرار

تو فرمایا پھر آپ نے یہ جواب جوابِ لبیبانہ ازبس صواب

کہ جس جائی پر تیرا ہووے گذر پڑے قبرِ کافر پہ تیری نظر

تو خوش خبرِ دیئے نار اُسکو مدام سُنا تو بحکم خدائے انام

لہذا کہا اوسنے ای ذی ہنر کہ تکلیف دی مجکو خیر البشر

کہ لاریب یہ تعب مجپر مدام کہ ہر قبرِ کافر پہ میری کلام

تجھے مژدۂ نار بے چون چرا یہی امر فرمانِ خیر الورا

سنو منصفو یہ بگوشِ جنان ہوا اُسسے راضی خدائے جہان

کہ اِسطور تھی عادتِ مصطفےٰ علیہ صلوۃ و سلام خدا

کہ جب اہلِ دِہ اونسے کرتا سوال مُخَوَّف اُمورونسی ایکو شخصال

اگر موجبِ فتنہ ہوتا جواب و یا اُسسے کچھ اوسکو ہو اضطرار

تو اِسطور اوسوقت ہوتا جواب کہ فتنے کا اوسمین نہووے مآب

تو لاریب اِیہام سے تب کلام کہ تَوریہ ہو اوسمین نزدِ فہام

وہ ظاہر مین ہو حیثیت کے طور پر سوالِ دگر ہو جوابِ دگر

اسیطور سے یہ سوال و جواب جو مذکور بالا بلا ارتیاب

کہ یا سیدی یا شفیع الانام کہان آپکے باپ کا ہی مقام

تو اوسکا نہ ہرگز دیا کچھ جواب نہ پدرِ مکرم کا ذکرِ مآب

نمازِ خدا کر تو دائم ادا تو کر امرِ معروف و منعِ خطا
ہمیشہ تو کر صبر تقدیر پر نہ دل بستہ ہوگا ہے تدبیر پر
کہ ہی صبر لا بد زعزمِ الامور تو ہو واسطے حاصل وہ شرحِ صدور
نہ کر خدّ اپنے کو ہرگز صعیر نہو پیشِ مردم ذلیل و حقیر
نہ بے التفاتی سے ہو تو ذلیل کہ تصعیر معیوب نزدِ نبیل
نہ چل تو زمین پر تکبر کنان نہ اِترا کے چل تو کبھی ای میان
نہ دنیا پہ ہو شیفتۂ فخور نہ کر خود نمائی نہ کر تو غرور
نہین دوست رکھتا اُسی کردگار کرے خود نمائی سے جو افتخار
میانہ چلن چل تو ہو باوقار کہ خیر الامورِ میانہ جو کار
کہ اِفراط و تفریط از بس ذمیم وہی راہ بہتر جو ہے مستقیم
تو آوازِ خود نرم کر ای میان بلندی و پستی مین ہو درمیان
کہ مکروہِ اصوات صوتِ حمیر نکر مثلِ خر صوت ہو دلپذیر
کیا وعظ لقمان اسطور پر کہ مقبول دارین مین ہو پسر
ولیکن نہ ہرگز کیا یہ بیان کہ ای میرے فرزند پیوند جان
حقوقِ پدر بھی تو کیجو ادا کہ ہی اِس ادا مین رضائی خدا
وہ خدماتِ مادر بصد شوق جان ادا کر برائے حصولِ جنان
کہ آوی نہ یہ اُسکے دلمین خیال سرشتے نفوسی سی ای خوشخصال
کہ اِس پند سے اونکا ہی یہ مرام کہ خدمت بجالاؤن اُنکی مدام
نصیحت سے منظور ہی افتخار طلب منفعت کا یہ سب ہے اشتہار

کیا پسر کو جب نصیحت پدر | اُمورِ ضروری سے ای نامور

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ
اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ
ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ يٰبُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ
يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ
اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ
اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ؕ

کہ یکتا خدا ہے بلا امترا | نہ ہے علم اُسکے مین ہرگز خفا
نہ ایزد کا ہرگز کوئی ہی شریک | وہی وحدہٗ سب سے برتر ملیک
یہی شرک لاریب ظلمِ عظیم | کرے اُسسے پرہیز دائم فہیم
جو ہی تحت ارضین جائے ثریٰ | وہ صخرہ وہ ثور و سنگ اور ما
جو ہی آب لاریب وہ فوقِ باد | تو برباد عالم کو بولین عباد
وہ کرسی و لوح و قلم سب جنان | وہ عرش عظیم اور جو لامکان
تو علمِ خدا اونپہ بیشک محیط | نہ کچھ اوسپہ مخفی یہ جملہ بسیط
اگر صخرہ پر مورچہ ہو روان | تو علم خدا سے نہووے نہان

کہ اِنکی جو بیعت کرین مردمان
وہ ہی بیعتِ خالقِ دو جہان
جو اِنکی اطاعت بشوقِ جنان
وہ ہے طاعتِ خالقِ جانِ جان
جو اِنکا ادب ہے خدا کا ادب
اسیدطور لاریب تعلیم رب

خبوری نہ کیونکر کرے وہ ادب
کہ ظاہر ہوا اُنسے لاریب رب

پدر مادرِ جسم سے اے نورِ عین
یہ لاریب طینی ہوئے والدین
جو باقی وہ آبائے دینِ متین
تو او نین مقدم جو ہین مرشدین
او تھا یا تجھے مادرِ مہربان
بشکمِ خودش بادلِ شادمان
اگرچہ بسے رنج پرا او سکو رنج
ولے رنج یہ اُسکے نزدیک گنج
او تھا یا تجھے اُمّ جملہ جہان
یہ طینی جبلت سے تا لامکان
بٹھا یا جنان مین تجھے باسرور
نہ زنہار تجھسے کیا کچھ نفور
وہ تیرے گنہ سے ہمیشہ برنج
تو پھر بھی بنایا تجھے اپنا گنج
کیا عرض پھر پیشِ پروردگار
در آن لامکان بادلِ زار زار
کہ اس حمل سے مین گرانبار ہون
اسی بار سے اشک خون بار ہون
ہوا پھر یہ فرمانِ پروردگار
کہ اے باعثِ خلق ہر نور و نار

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

یہ شربت گلابی تو کر نوش جان
سلامت کا شربت یہ ہے بیگمان
زشیر سینۂ رحمت کردگار
زما وردِ برکات مطفیئے نار
تو کی عرض پھر شافع المذنبین
حبیبِ خدا سیّد المرسلین ص

نہ یہ پند ہے خالصًا ز یہار — کہ ہے جلب نفع پہ اسکا مدار

تو یہ وعظ ہوتا نہ کچھ دل پسند — نہوتا پسر اِسّے کچھ ارجمند

بیانِ حقوقِ پدر مین ضرور — مَظنّہ مضرّت کا تھا پر فتور

تو اوسکو کیا ترک پدرِ حکیم — کہ حکمت سے روشن وہ قلبِ سلیم

تو حق نے کیا اوسکا ظہر بیان — بیانِ مُصفّٰی ز روح و روان

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ

کہ ہے بعدِ توحیدِ پروردگار — حقوقِ ہمہ والدان آشکار

خدا بعد ہے رتبۂ والدین — وہ دینی وہ طینی ہمہ نورِ عین

وہ علماؤ صلحائے جملہ کرام — یہ ہین پدرِ دینی علیہم سلام

قال فی المنن الکبری وغیرہ من زبر الکملا لیس بعد حق اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم من حق الوالدین سواء کانوا آباء الجسم او آباء الروح کالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہ الدعاۃ الی اللہ تعالی ولا یخفی ان اجل آباء الدین حبیب اللہ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد اعلمک اللہ بجلالتہ حیث قال اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہ وقال مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللہ فعلمک اللہ الادب معہ مثل ادبک معہ ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین واللہ الہادی وعلیہ اعتمادی

جو آبائے دین جملہ اہلِ یقین — اَجلِّ ہمہ شافعُ المذنبین

وہ ہین پدرِ ارواح جملہ عظام — وہ ہین پدرِ آبائی دین لاکلام

کیا انکے رتبے سے ایزد بیان — کہ اسطور انکی تو عظمت بدان

کہ ربّی کا رب سے یہ اظہار ہو

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ؕ

ہوا پھر یہ فرمانِ ربّ الانام — حبیبِ خدا کو علیہ السلام

کہ امشب جو لایا تو اونکو یہان — وہ ہمراہ تیرے درین لامکان

تو لاریب حامل وہ محمولِ جان — جنان اور جائین وہی ساکنان

سلامت کا شربت نہ تجکو گوار — بلا اُمّتِ خویش ای نامدار

یہ شربت ہوا اُنکو امشب نصیب — جو برکات و رحمت سے ہی وہ مطیب

وہ تیرے تصدّق ہوئی فیضیاب — سلامت کرامت سے بے ارتیاب

کہ جامِ کریموں سے نزدِ لبیب — زمین را بود چند قطرہ نصیب

تو اونکو مین ہر سال با احترام — سلامت کا شربت پلاؤن مدام

کہ جو ایک شب لیلۃ القدر نام — وہ مخصوص اُنکے لئے بامرام

تو اوسمین کرون مین اُنوپر سلام — الیٰ صبحِ صادق ز آغازِ شام

سَلَامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ؕ

کہ جو تیرے نزدیک منظور ہے — وہی میرا منظور پُر نور ہے

تو جو فیض تیرے سے مسرور ہے — وہی قُرب میرے سے مسرور ہے

تری پیروی مین جو مغمور ہے — وہ محبوب میرا یہ دستور ہے

نہ وہ قُرب میرے سے کچھ دور ہے — نہ وہ وصل میرے سے مہجور ہے

نہ زنہار گاہے وہ رنجور ہے — جو ہی اوسکا دشمن وہ مقہور ہے

وہ غُفران میرے سے مغفور ہے — وہ نعمائے میرے سے مشکور ہے

کہ شربت گلابی جو ہے از سلام
عنایت کیا مجکو رب الانام

تو کیونکر مین تنہا کرون نوش جان
جگر گوشہ ہے تو شہ جملہ یہان

اگر شربت وصل با صد سلام
ملے اونکے ہمرہ مجھے ایک جام

تو لا بد کرون نوش مین شادمان
سوا اسکے ہووے نہ سیراب جان

ہوا پھر یہ فرمان پروردگار
تجھے اسمین ہر طور ہے اختیار

تو کر نوش جان اسکو اے جان جان
بہمراہ امت مسرت کنان

نکر دل مین زنہار کچھ اضطرار
گران تجپہ مجپر سبک ہے وہ بار

نہین بار سے تو گران بار ہو
سبکسار سے حظ بردار ہو

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ الآيه

سہ بار عصیان نہ تو زار ہو
تو دیدار میرے سے دیدار ہو

تو دربار سرور کے مین [illegible]
تو دربار میرا نہ دربار ہو

خیوری وہ ربی جو غمخوار ہو
تو کیونکر نہ تیرا یہ غمخوار ہو

وہ غمخوار ہے تو نہ غمخوار ہو
وہ ہے یار تیرا نہ تو زار ہو

وہ غمخوار تیرا جو غمخوار ہو
تو ہر دو جہان مین تو کب خوار ہو

وہ دلدار تیرا جو دلدار ہو
تو کیونکر نہ دل دار انوار ہو

زحب محمد جو سرشار ہو
تو دارین مین کیون نہ ہشیار ہو

جو قدر محمد [illegible] سردار ہو
وہ کیونکر نہ جنت مین سردار ہو

خیوری نہ کیون رب کا دیدار ہو

یہ ہے اَلسّلامُ علینا ضرور | یہ ہے شفقتِ مصطفائے غفور
گنہگار اُمت تبہ کار جو | وہ اہلِ کبائر بلا گفت گو
رکھا اپنے سینے سے اُنکو لگا | کہ رنجور مہجور ہین وہ سدا
وہ لاریب عصیان سے رنجور ہین | وہ دربارِ مولا سے مہجور ہین
بغیرِ شفاعت نہ اونکی پناہ | بغیرِ عنایت نہ کچھہ دستگاہ
وہ میری شفاعت کے محتاج ہین | گناہون کے لشکر سے تاراج ہین
وہ میری وجاہت سے اُمیدوار | نہ طاعاتِ رب سے وہ سرمایہ دار
نہون اونکا اِمشب اگر دستگیر | تو اَغلال و زنجیر سے ہون اسیر
نہو جسمِ مجروح پر مہربان | اگر جانِ مُشفق وہ جانِ جہان
تو کیونکر نہو جسم خوار و تباہ | کہ اوسکی نہ جز جانِ جانان پناہ
لہذا کیا جمع در یک ضمیر | کہ ہے اوسکا مسکن ضمیرِ منیر
کیا وصل باعاصیان ہمچنان | کہ از وصلِ جان جسم ہی بیکران
کیا عرض پھر پیشِ ربُّ الانام | کہ گرچہ نہ جبریل کا یہ مقام
ولے وہ جو تیرے گنہگار ہین | گناہون سے دائم وہ سرشار ہین
وہ میری جو اُمت مین بدکار ہین | وہ رنجور مہجور بس خوار ہین
وہ مطلوب میرے گران بار ہین | وہ مرغوب میرے جو بیمار ہین
وہ لاریب حاضر درین لامکان | کہ ہو جسم سے کب گریزان یہ جان
وہ نیکون سے بیشک مقدم مدام | کہ ہے اونکو جان سے بسی انضمام
یہ شربت مُعطّر جو ہے از سلام | پلا اونکو اوّل بصد احترام

خیوری تو عصیان سے رنجور ہے
و لے دید ربی سے مسرور ہے

وہ جان و جنان مین جو مذکور ہے
سویدائے دلمین وہ مسطور ہے
جنان سے وہ جانسے نہ جب دور ہے
وہ فیض حبیبی جو موفور ہے

تو جانسے نہ جانان کبھی دور ہے
تو کب اہل سودا سے مستور ہے
تو چون قرب ایمان نہ مہجور ہے
تو کب خشک لب اسکا رنجور ہے

خیوری جو در چشم وہ نور ہے
تو حاضر وہ ناظر وہ منظور ہے

## بیان وفور شفقت جناب شفیع الانام برگنہگاران امت علیہ الصلوۃ والسلام

سنو اے محبان خیر الوریٰ
کہ ربی جو محمود رب السما
ہمارا جفا سے بلا انتہا
تو اسپر بھی اونکی عطا پر عطا
وہ حلم حبیبی وہ خلق عظیم
تو کر غور اسکو بفکر جنان
بمیزان عقل ہمہ انبیا
نہ سنجیدہ ہو شفقت مصطفیٰ

بگوش محبت بعقل صفا
تو ہے بے وفائی مین اونکا وفا
خطا مین گرفتار صبح و مسا
نہ دیکھین وہ ہرگز ہماری خطا
یہ جہل امم یہ گنا ہے جسیم
مکان لامکان بعد مین ہے عیان
بمیزان ادراک اہل سما
کہ عقل وراسے وہ ہے ماورا

ربوبیتِ رب کے مظہر مدام — پدر ہائے طینی و دینی تمام

وہ ہین اصل تو شاخ اُنسے ضرور — وجودِ پدر سے ہوا یہ ظہور

مُخالف نہو اصل کا زینہار — کہ شاخِ مخالف سزاوارِ نار

وہ تیرے مُربّی وہ تجپر نثار — تو مربوب اونکا بصد اختیار

تو اونکی رضا ہی رضائے خدا — خدا کی رضا ہے جو اُنکی رضا

کرین امر تجکو اگر وہ کرام — معاذ اللہ کر معصیت کا تو کام

تو اسمین نہ طاعت تو کر زینہار — اسیطور فرمانِ پروردگار

وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا الآية

کرین جہد اسطور گر وہ کرام — بکن شرک با ذاتِ ربّ الانام

تو ہرگز نکر شرک اے نیکدان — بذاتِ مقدّس خدائے جہان

الوہیتِ ذاتِ پروردگار — مُنزّہ وہ شرکت سے اے ہوشیار

نکر طاعتِ خلق تو در اثام — کہ بیشک یہ عصیانِ ربّ الانام

اسیطور فرمانِ خیر الوریٰ — عَلَیہِ صلٰوۃ و سلامِ خدا

قال علیه الصّلوۃ والسلام وعلی آله واصحابه الکرام لاطاعة لاحد فی معصیة الله انما الطاعة فی المعروف رواه الشیخان وروی الامام احمد والحاکم عن عمران لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق علیهم الرّضوان من الله الرحمٰن

ولے خدمتِ والدینِ کرام — دل و جان سے کر تو بصد احترام

تصدّق تو کر اُنپہ مال و منال — درشتی نکر اُنسے در جملہ حال

زرحمت سلامت وہ سیراب ہون
وہ بیمار میرے شفایاب ہون

تو پھر تیرے بندونکو جو صالحین
بقیہؔ کے مالک جو ہین بالیقین

سلامت کا شربت عطا کر ضرور
تو سیراب ہون اُسسے وہ باسرور

یہ ہین تندرست اور بیمار دو
مُقدّم دوا مین جو بیمار ہو

ہوا پھر یہ فرمانِ ربُّ الانام
مقدّم کیا جنکو تو در سلام

تو اونکو مقدّم کرو مین ضرور
جو منظور تیرے وہ ہین چشم نور

كَمَا قَالَ اللّٰهُ فِي كَلَامِهِ الْمَيْمُوْن: اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ

تو ہی مالکِ مُلکِ تقدیم ہے
تو لاریب سردارِ تحکیم ہے

کرے جسکو تو پیش وہ پیش ہے
کرے جسکو تو خویش وہ خویش ہے

جو بیمار تیرا وہ دلریش ہے
وہی خویش میرا وہی پیش ہے

تجھے جسطرح سے جو منظور ہے
وہی مجکو منظور پُر نور ہے

کہ تیری رضا مجکو منظور ہے
کہ نورِ قدیمی سے تو نور ہے

تو میرا ہمیشہ یہ دستور ہے
کہ منظور تیرا وہ منظور ہے

خیوری گناہونسے رنجور ہے
ولے اس تقدّم سے مسرور ہے

جو رنجور مولا کا مغفور ہے
تو پھر کسلیئے اب تو رنجور ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كَلَامِهِ الْمُبِيْن: اَنِ اشْكُرْلِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْر

تو کر شکرِ نعمائے پروردگار
اگرچہ نہووے یکے از ہزار

تو کر شکرِ مادر پدر ہر زمان
کہ یہ فرض تجپر ہوا بیگمان

تو اسرار اوسکا سزاوار ہے — کہ ملزوم اخفائے اسرار ہے
لہذا نہ ظاہر کیا مصطفا — مقامِ پدر آپنے اے باصفا
دیا اوسکو ایسا جوابِ صواب — کہ ہو مطمئن قلب جسسے شتاب
کہ جس قبرِ کافر پہ ہووے گذر — اُسے دے بشارت تو اے نامور
کہ لاریب ہے نار تیرا مقام — یہی مژدہ فرمانِ خیر الانام
تو ملزوم ہمسر ہوا اعتماد — اسی لفظ پہ نزد اہلِ سداد
یہ بیشک مقدم ہوا اے فہام — اوسی لفظِ مذکور پر لا کلام
کہ مسلم مین انّ ابی جو نگار — تو مدسوس تخصیص وہ آشکار
کہ وہ قول اسطور گر از رسول — تو سائل نہ زنہار ہوتا ملول
وہ زنہار کہتا نہ اسطور پر — کہ تکلیف دی مجکو خیر البشر
کہ لاریب یہ تعب مجہپر مدام — کہ ہر قبرِ کافر پہ میری کلام
تجھے مژدۂ نار بے امترا — یہی امر فرمانِ خیر الورا
اگر لفظِ اوّل سے ہوتا جواب — کہ انّ ابی کا فلان ہی مآب
تو اسمین نہین امر کچھ آشکار — نہ کچھ تعب سائل پہ ہے زینہار
نہ کچھ قبرِ کافر کا اسمین بیان — نہ ہے مژدۂ نار اسمین عیان
تو راوی کا ہے یہ تصرّف ضرور — یہ مدسوس ہے نزد اہلِ شعور
اسیواسطے ہے یہ قولِ کرام — جو حفّاظِ نقّاد عالی مقام
کہ جبتک حدیثِ رسولِ کریم — نہ ستّین اطوار سے ہو رقیم
تو اوسکی حقیقت نہو آشکار — نہ ہم اسکو سمجھین کبھی زینہار

اگرچہ وہ لاریب از مشرکین
بہر طور بر ملتِ کافرین
کہ معروف دنیا میں باوالدین
یہ فرمانِ خلاق سے نور عین

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ الآیۃ

ہمیشہ تو کر پیروئے کرام
جو ہیں بر صراطِ خدائے انام
وہ صلحائے اُمت وہ کملائے دین
وہ اہلِ طریقت جو ہیں مُرشدین
تو بنشین ہمیشہ باہلِ صفا
کہ شد قُربِ شان قُربِ ربّ السما
بہ جسے صحبتِ رب کا شوقِ جنان
حضورِ ولی میں وہ ہو شادمان
ولی سے ملا جو خدا سے ملا
ولی سے جدا جو خدا سے جدا
ولی سے ملے جو بصدقِ جنان
تو ہرگز نہووے شقی وہ جوان

هُمْ جُلَسَاءُ اللهِ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي كَمَا فِي التَّحْبِيرِ عَلَيْهِ رِضْوَانُ اللهِ الْقَدِيرِ

خدایا طفیلِ شہِ انبیا
نہ کیجو خیوری کو از اشقیا

وہ لاریب ہے خادمِ اولیا
فدا جان و دل سے وہ بر اصفیا
لہذا جو حُسّاد و اہلِ عناد
خیوری سے دائم کریں وہ فساد
جو حسنین کی اُسکے دلین وداد
وداد علی سے وہ اہلِ سداد
تو کیا غم اُسے ہے ز اہلِ فساد
مددگار اوسکے شفیع العباد
سُنو اے مُحبّانِ خیر الانام
علیہ صلوۃِ خدا و سلام
کہ روشن ہوا ذکرِ مذکور سے
ہویدا ہوا فکرِ مسطور سے
کہ جب امر سے فتنہ ہو آشکار
ویا اُستے ہو بدگمان برکبار

بخاری سے اسکا ہوا انفراد — تو اوسپر نہ ہرگز کرو اعتماد
حدیث اَبی جو کہ مذکور ہے — تو افراد اُسکے سے مسطور ہے
تو اِسّے ہوا احتجاجِ نبیل — تمسک کے لائق نہین یہ دلیل
جو ہی ابنِ عدّی سہیلی دگر — جلالِ سیوطی سبھی معتبر
وہ زرقانی بھی تلمسانی فہام — دگر قرطبی و سنوسی عظام
سوا اِنکے دیگر سبھی از کرام — ہوئے متفق اسپہ وہ لا کلام
کہ لاریب اُس پسر کی یہ خطا — نہ سمجھا وہ کچھ لفظ کا اقتضا
جو مذکور تھا جملہ از طُرقِ عام — کیا اُسّے تخصیص اُسنے کلام
نہ سمجھا وہ مضمونِ قولِ رسول — کہ ہرگز نہ تھا وہ ز اہلِ وصول
کیا خاص یک لفظ از قولِ عام — وہ عامی نہ تھا از خواصِ کرام
کہ لاریب ہی یہ جوابِ سوال — کہ ہر قبر کافر پہ کہہ یہ مقال
کہ ہے مژدۂ نار تجکو مدام — اِسیطور فرمانِ خیر الانام
تو سمجھا وہ بے فہم یہ اضطرار — کہ ہی باپ بھی آپ کا اہلِ نار
کیا عام سے خاص کا انحصار — اَبی لفظ اُسنے کیا آشکار
ہوا اُسپہ حمّاد کا اعتماد — وہ مروی ہوا اُنکے حسب المراد
تو راوی ہوئے بعض اُس لفظ پر — کہ تحریف اوسکی سے تھی بے خبر
تو اسپر بھی ہی وہ حدیثِ احاد — تو کیونکر کرین اُسپہ ہم اعتماد
لہذا سہیلی سبھی ذی کمال — یہ ہی روض مین اُنسے روشن مقال
کہ معلول ہی وہ نہ اسمین کلام — ہوئے متفق اسپہ جملہ عظام

روایت جو مُسلم سے منقول ہے ۔۔۔ تو وہ لفظِ آخر سے معلول ہے
وہ لاریب مدسوس و معزول ہے ۔۔۔ نہ نزدیکِ حُفّاظ مقبول ہے

خیوری بیان کر بفضلِ قدیر
کہ مدسوس کس طور لفظِ اخیر

کہ راوی جو اسکا وہ حمّاد ہے ۔۔۔ وہ از اہلِ تقویٰ و زُہّاد ہے
ولیکن جو تھا ایک اسکا ربیب ۔۔۔ نہ لُبِّ لبیبوں سے اُسکو نصیب
وہ ہی پُرزہ جا کا بیشک پسر ۔۔۔ وہ تحریر و تقریر سے ذی ہُنر
تو حمّاد کا اوسپہ تھا اعتماد ۔۔۔ اوسی سے ہمیشہ وہ حمّاد شاد
کہ حمّاد حافظ نہ تھا زینہار ۔۔۔ نہ تحریر سے تھا وہ کچھ حفظ دار
اوسی ابن پر تھا ہمہ کار بار ۔۔۔ اوسی کی روایت پہ دل باقرار
لہذا بخاری نے اے ہوشیار ۔۔۔ نہ اُسسے کیا نقل کچھ زینہار
نہ مُسلم نے بھی در صولِ کتاب ۔۔۔ کیا نقل کچھ اُسسے اے کامیاب
وہ لے جو کہ ثابت سے اسناد ہے ۔۔۔ تو مُسلم کا دل اُسسے کچھ شاد ہے
تو جسکے شواہد ہوئے از ثقات ۔۔۔ تو اسنادِ مُسلم وہی بیّنات
مُصرّح یہ مدخل مین جملہ بیان ۔۔۔ اسیطور سے حکمِ حاکم عیان
یہ ذہبی کا ہی مذہبِ خالص بیان ۔۔۔ کہ حمّاد فی نفسہٖ از مہان
وہ لے ہین مناکیر اُسکے وفیر ۔۔۔ وہ ہی اہلِ اوہام سے بس شہیر
جو حُفّاظ ہین اہلِ تنقیدِ تمام ۔۔۔ ہوئے متفق اسپہ وہ لاکلام
کہ جملہ احادیثِ حمّاد جو ۔۔۔ ہوا منفرد اُمین وہ نیک خو

که جس جائی پر تیرا هووی گذر — پڑے قبر کافر په تیری نظر
فبشّره بالنّار ای ذی شعور — سنا مژده نار اوسکو ضرور
تو جس جائی پر اوسکا هوتا گذر — تو گر قبر کافر په کرتا نظر
تو خوشخبریئے نار اُسکو ضرور — سناتا بلا ریب وه ذی شعور
لهذا کها اوسنے ای ذی هنر — که تکلیف دی مجکو خیر البشر
تو پھر یه حدیث معمّر شریف — جو اسناد و مضمون مین هی لطیف
رجال صحیحین اوسکے تمام — وه زبر صحیحه مین هی لا کلام
روایت کیا بیهقی نے ضرور — وه طبرانی بزّار نے بے فتور
بھی هی ابن ماجه مین وه معتبر — روایت کیا اوسکو ابن عمر
مطابق حدیثونکے وه بالیقین — وه مضمون حق در کتاب مبین
صحابه کا بھی هی یهی اعتقاد — حدیث معمّر سے هی جو مراد
هوئی متّفق اسپه جمله فحول — ز حفّاظ و نقّاد اهل وصول
تو کیونکر وه متروک هووے امین — کرو غور کچھ دلمین ای منصفین
نهو دین مین زنهار متعسّفین — حسد سے رهو دور ای حاسدین
که جس امر مین ازره رائی رسول — کرین اُسّے پرهیز اهل وصول
نهو موذیئے شافع المذنبین — که هی موذیئے مصطفی بس لعین
خدا کا غضب اُسپه لیل و نهار — وه ملعون و مرجوم پروردگار

خیوری تو کر صبر تا کردگار
کرے اُسکو داخل بدار البوار

معمرؔ جو ہے ابنِ راشد ضرور
وہ راوی ز ثابت بفکر و شعور

وہ ثابت روایت کند بیگمان
ز انس بن مالک جو ہین نیک دان

وہ حمادؔ ثابت سے راوی ضرور
تو ہر دو ز ثابت وہ ہین بفتور

حدیثِ معمرؔ ز ثابت عیان
سراسر وہ جیّد نہ اوسمین گمان

تو اوسمین نہ ہرگز یہ مذکور ہے
ابی ہم اباکؔ جو مسطور ہے

معمرؔ وہ حمادؔ ہر دو جہان
اوسی انسِ مالک سی ہین یہ اویان

حدیثِ شفیع الورا مین اگر
وہی لفظ ہوتا ز خیر البشر

تو اوسکو معمرؔ بھی کرتا بیان
کہ حمادؔ سے اوسکا اثبت مکان

روایت مین حمادؔ سے بیگمان
معمرؔ قوی تر بہ پیشِ جہان

کہ ہین متفق اُسکی تخریج پر
بخاری و مُسلم بسے نامور

کسی نے نہ ہرگز کیا کچھہ کلام
کہ ہی سند اوسکی مین کچھ اتّہام

نہ انکار اوسپر کیا آشکار
کسی نے کسیطور ای ہوشیار

وہ مقبول ہے نزدِ جملہ کبار
وہ حفظِ احادیث مین نامدار

روایت کیا اُسنے یہ ای عزیز
اوسی ثابت و انسِ مالک سے نیز

فقال ابن ابوك قال حيثما مررت بقبر كافر فبشره بالنار ولم يذكر ان ابي واباك في النار بل قال لقد كلفني رسول الله صلى الله عليه وسلم تعبًا ما مررت بقبر كافر الا بشرته بالنار

کہ اوس اہل وہ نے کیا پہر سوال
کہ ای دافعِ ہر و بال و نکال

کہان آپکے باپکا ہے مقام
تو فرمایا اِسطور خیر الانام

قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابی کان یصل الرحم وکان کذا وکذا فاین
ھو قال فی النار فکأنہ وجد من ذلک حزنا فقال این ابوک فقال حیثما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار
فقال لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرتہ بالنار فظہر
ان السائل عرابی وھو مظنۃ الفتنۃ وخشیۃ التبری عن الاسلام والمصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا سألہ اعرابی وخاف من افصاح الجواب لہ فتنۃ واضطراب قلبہ اجاب بجواب
فیہ توریۃ وایہام وھذا کذلک اذلم یصرح فیہ بحال الاب الکریم انما قال حیثما مررت بقبر کافر
فبشرہ بالنار وھذہ جملۃ لا تدل بالمطابقۃ علی ذلک فکرہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفصح لہ بحقیقۃ
الحال ومخالفۃ ابیہ لابیہ فی المحل الذی ھو فیہ خشیۃ التبری عن الایمان لما جبلت علیہ
النفوس من کراھۃ الاستئثار علیہا ولما کان علی العرب من الجفاء وغلظ القلوب فاورد الجوابا
موھما تطمینا لقلبہ فتعین الاعتماد علی ھذا اللفظ وتقدیمہ علی غیرہ ولا شک ان ھذا اللفظ
العام ھو الصادر من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورآہ الاعرابی امرا مقتضیا للامتثال فلم یسعہ
الامتثالہ ولو کان الجواب باللفظ الاول لم یکن فیہ امر بشیئ البتۃ فعلم انہ من تصرف الرواۃ
وان ھذا الطریق فی غایۃ الاتقان عند اھل الایمان والعرفان ولذا قال الحفاظ لو لم نکتب
الحدیث من ستین وجہا ما عقلناہ ای لاختلاف الرواۃ فی اسنادہ والفاظہ فحدیث مسلم
ومن رواہ بنحوہ معلل من ھذہ الحیثیۃ ولیس فی اصلہ قدحا بل من ذلک اللفظ فقط

| | |
|---|---|
| کریں فرض گر اتفاقِ رُوات | علی لفظِ مُسلم کہ ہوں سب ثقات |
| تو پھر بھی مُعارِض ہو وسے بالضرور | دلائل جو قرآن سے ہیں بیشعور |
| ازانجملہ یہ قولِ پروردگار | یہ آسری ہین لاریب ہے آشکار |

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا

| جو مذکور بالا ہوا ای پسر | | تو او سکی یہ اسناد ہے مختصر |
|---|---|---|

قال الحافظ جلال الدین عبد الرحمن روّح الله روحه فی اعلی الجنان فی الفوائد البارزة والکامنه وغیره من المحققین کالعلامة الزرقانی والتلمسانی وابی الفضل ابن حجر قدس الله سرهم الانور واما روایة حمّاد ان ابی واباك فی النار فهذا الاصل للاحتجاج به فانه انفرد به عن الامام البخاری رحمه الله الباری وفی افراده احادیث تکلم فیها الحفاظ ولا شك ان هذا منها وان ثابتا وان کان اماما ثقة ولکن فذکره ابن عدی رحمه الله تعالی فی الضعفاء وقال وقع فی احادیثه نکرة من الرواة عنه لان روی عنه ضعفاء وقد اعلّ السهیلی هذا الحدیث بان معمر بن راشد فی روایته عن ثابت عن انس بن مالك رضی الله عنهم خالف حمّادا فلم یذکر انّ ابی واباك فی النار بل قال حیثما مررت بقبر کافر فبشره بالنار وهو کما قال فمعمر اثبت فی الروایة من حماد لاتفاق الشیخین علی تخریج حدیثه ولم یتکلم احد فی حفظه ولم ینکر علیه فی شیئ من حدیثه وحماد وان کان اماما عابدا فقد تکلم جماعة فی روایته ولم یخرج له الامام البخاری شیئا فی صحیحه وما اخرج له مسلم فی الاصول الا من حدیثه عن ثابت واخرج له فی الشواهد عن طائفة صرح به الحاکم فی المدخل وقال الذهبی حماد ثقة ولکن له اوهام ومناکیر کثیرة وانها دست فی کتبه من ربیبه ابن ابی عوجاء وهذه منها وکان حماد لا یحفظ فحدث بها فوهم ومن ثم لم یخرج له البخاری رحمه الله الباری فحدیث معمر اثبت وقد وجدنا بمثل روایة معمر عن ثابت عن انس حدیث سعد بن مالك وحدیث ابن عمر اخرج البیهقی والبزار والطبرانی فی الکبیر بسند رجاله رجال الصحیح عن سعد بن ابی وقاص وروی ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنهم

تو ہو اوسکو حاصل بزودی سداد / والا نہ ایمان سے پاوے مراد

ہوئے متفق اسپہ علما سبھی / کہ پدر حقیقی نہ ہے وہ ابی

وہ تعلیل ہو یا کہ تاویل ہو / یہ ثابت بہر طور بے گفت گو

کہ پدر حبیب خیر الانام / وہ اہل جنان اہل ایمان مدام

**خیوری طفیل اب المصطفیٰ**
**کرے تجکو اہل جنان سے خدا**

جنان حقیقی جنان لقاء / لقائے جنان پر تو دائم فدا

جنان تو بس دید خیر العباد / نہ ہے جنت ظاہری کچھ مراد

اگر تجکو ہو نار مین دید یار / تو وہ نار گلزار دار القرار

نہ گلزار مین تجکو ہو دید یار / تو گلزار ہو نار دار البوار

جہان دید اوسکی تجھے ہو نصیب / وہی جائے جنت وہ دار حبیب

یہی دلمین تصدیق و توحید ہے / یہی دلمین تشبیہ و تفرید ہے

کہ ربی توئی اور مسجود جان / یہ مربوب تیرا تو جان جنان

یہی شرف میرا بہر دو جہان / کہین مجکو عبد محمد مہان

نہ ہو اِسسے عزت کا برتر مقام / کہ عبد النبی نام نزد کرام

پکارینگے جب نام یوم القیام / تو اوسوقت ربی امام الامام

**یوم ندعوا کل اناس بامامهم الآیۃ**

تو اس نام کا حظ ہو آشکار / کہ حسرت کرین اسپہ وہ اہل نار

جو ہین منکر نام عبد الرسول / کہین کاش دنیا مین تھے ہم جہول

نہ ہرگز کرین ہم کسی پر عذاب
مگر جبکہ بھیجین رسالت مآب

نہ مانے اوسے گر شقی و لئیم
تو اُسپر کرین ہم عذاب الیم

جو ہین اہل فترت کے حق مین عیان
احادیث لاریب نزد مہان

وہ جملہ معارض اوسے بیگمان
نہو عمل زنہار اوسکا عیان

کہ لابد مقرر یہ ہے در اصول
تعارض مین تاویل نزد فحول

یہ تاویل اس جا یہ ہے بالیقین
ہوئے متفق اسپہ کبرائے دین

کہ لفظ ابی جو کہ مسطور ہے
وہ حماد و مسلم سے مذکور ہے

کرین اوسکو اثبات گر منکرین
تو یہ اوسکا لابد جواب مبین

کہ بیشک ابی سے چچا ہے مراد
چچا ہے پدر نزد اہل سداد

عرب کی یہی عرف ہے لاکلام
چچا کو کہین اب ہمہ خاص و عام

لہذا یہ فرمان خیر الانام
کہ ردوا علی ابی اے فہام

جو عباس ہے میرا چچا نامور
وہ شفقت مین لاریب مثل پدر

بلاؤ اوسے پاس میرے ضرور
کہ ہو دید اوکی سے مجکو سرور

اسیطور ہو اُس ابی سے مراد
ابوطالب عم اے خوش نہاد

مربی کو لابد کہین وہ ابی
کہ اعراب اس عرف پر ہین سبھی

کیا پرورش آپ کو بیگمان
ابوطالب عم باشوق جان

ابی لفظ بر جائے عمی عیان
کہ ہو اُسّے مغموم از صابران

کہ لاریب سائل پریشان جنان
زحال پدر ہے وہ مغموم جان

سنے جب ابی ہم اباک جواب
تو ہو مطمئن قلب اُسکا شتاب

والحديث الصحيح اذا عارضته ادلة اخرى وجب تاويله وتقديم تلك الادلة عليه كما هو
مقرر في الاصول وتاويل ذلك اللفظ الوارد عن حماد ان ابي واباك في النار انه اراد
بابيه عمه ابا طالب لان العرب تسمي العم ابا ولانه رباه صلى الله عليه وسلم والعرب
تسمي المربي ابا ايضا ومعهذا ان ذلك الخبر من الاحاد فلا يعارض القاطع وهو نص
وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا وقال في اسرار التنزيل قال عليه عليه الصلوة
والسلام راد واعلى ابي واراد به عمه سيدنا عباس رضي الله عنه فكذلك المراد
بابيه المذكور في حديث حماد وغيره على فرض التسليم

حدیثِ سوم کا سنو اب جواب　　کہ ہو دفع جس سے سبھی ارتیاب
کہ دو شخص آئے تھے پیشِ رسول　　نہ تھے اہلِ الباب و اہلِ عقول
کیا اسطرح سے اُنھون نے سوال　　کہان مان ہماری کہو اُسکا حال
وہ مہمان پرور بصد اہتمام　　وہ احسان و شفقت سے تھین نیکنام
ہوا اب یہ فرمانِ خیر الانام　　کہ ہے نار مین اونکا لابد مقام
سنا جب اُنھون نے جوابِ رسول　　تو محزون و مغموم باصد ملول
اُٹھے وہ روانہ ہوئے مضطرب　　تو اونکو کیا آپنے پھر طلب
ہوا اب یہ فرمانِ خیر الورا　　کہ اُمّی و وہ ہے مع اُمّکما
رزینِ عقیلی سے مروی ہے جو　　تو بھی لفظِ مع اُسمین امی نیک خو
سنو ای عزیز و بگوشِ قبول　　کہ ہو تمسے راضی خدا کا رسول
کہ دونو حدیثین وہ از بس خفیف　　کہ اسناد اونکی نہایت ضعیف
نہ مقصود اُسسے یہ ہے زینہار　　کہ لاریب اُمّی ز اصحابِ نار

| | | |
|---|---|---|
| و الّا نہوتے ازان منکرین | | تو امروز ہوتے بسے فائزین |

خیوری کو اوسوقت ہو یہ ندا
کہ اے خیر دین بندۂ مصطفا

| | | |
|---|---|---|
| بیا پیش مولا بصد شوق جان | | قدم پہ جبین رکھ جبین پر جنان |
| تو پُر عیب لاریب مغفور ہے | | کہ عبد حبیبی تو مشہور ہے |
| جو رنجور اونکا وہ مسرور ہے | | نہ تو دید اونکی سے مہجور ہے |
| یہی تیرے مولا کا دستور ہے | | کہ عاصی پہ ارحم وہ موفور ہے |
| اگرچہ تو دنیا مین آبق مدام | | ولے بندہ ذات خیر الانام |
| ربوبیت رب سے مغرور تھا | | تو دربحر امید مغمور تھا |
| غضب پر جو رحمت ہوئی پیش دست | | تو اسنے ہوا تھا جنان تو مست |
| جو ہے تیرا لا تقنطوا اعتقاد | | تو ہو شادمان از حصول مراد |
| مئے دید سے دل کا لبریز جام | | تو بر خدمت خویش قائم مدام |
| رضائے محمد جو موصول ہے | | تو یہ عبد اونکا نہ معزول ہے |
| کریمون کا لابد یہ معمول ہے | | کہ منسوب مقبول مقبول ہے |

خیوری تو منسوب مقبول ہے
کہ باذکر احمد تو مشغول ہے

| | | |
|---|---|---|
| ہوا ہے جو مذکور بالا نگار | | یہ اسناد اوسکی علی الاختصار |

قال فی الفوائد البارزۃ والتحبیر وشرح المواھب اللدنیۃ بھذا التسطیر لو فرض اتفاق الروا[ۃ]
علی لفظ مسلم کان معارضا بالادلۃ القرانیۃ والادلۃ الواردۃ فی اھل الفترۃ

توحاصل ہوا اِس سے یہ اِی فتا | کہ ناری نہین مادرِ مصطفےٰ
وہ تھین آمنہ مومنہ بیگمان | وہ بر دینِ توحید اہلِ جنان
ولے جملہ تفصیلِ بعث و نشور | شریعت کی سائر جو ہین وہ اُمور
نہ اونپر وہ ظاہر مین تھے آشکار | کہ بعثِ نبی پر اُنون کا مدار
لہذا وہ اُمِّ شفیع الورا | نہ زندہ کیا اونکو جلدی خدا
کہ ہو جب مکمّل وہ دینِ رسول | مکمّل وہ ہو بافروع اصول
تو اُسوقت زندہ وہ ہون لاکلام | تو پھر لاوین ایمان بصد احترام
یہان تک کہ زندہ ہوئی بالیقین | باَوانِ تکمیلِ دینِ متین
یہ بر جائے خود ہی مفصّل بیان | ولے مختصر ہے یہان پر عیان

قال فی التحبیر والفوائد البارزة وغیرهما کشرح المواهب والشفا واما حدیث امّی مع امکما علی ضعف اسناده فلا یلزم منه کونها فی النار لانه صلی الله علیه وسلم اراد بالمعیّة کونها معهما فی دار البرزخ وعبر به تورية وایهاما تطییبا لقلوبهما وایضا اراد صلی الله علیه وسلم بتلك المعیة من الاسرار التی لا یمکن الادراک الا لاهلها فالحاصل انها رضی الله عنها کانت موحدة ولکن لم تبلغها تفصیل شأن البعث والنشور فی هذه الدار فاحیاها الله کرامة له صلی الله علیه وسلم فآمنت به بجمیع ما فی هذه الشریعة ولذا اتاخر احیاؤها الی حجة الوداع حتی تمت الشریعة و نزل الیوم اکملت لکم دینکم فاحییت وآمنت بجمیع ما انزل علیه صلی الله علیه وسلم

سنو شبہِ چارم کا اب تم جواب
جوابِ حیوری جو ہی پُر صواب

معاذ اللہ ہرگز نہ ہے یہ مراد
نہ معنی یہ ہے نزد اہل سداد

کہ مقصود اوسّے یہی آشکار
ہوئے متفق اسپہ جملہ کبار

کہ ہی برزخی یہ معیت ضرور
نہ ناری معیت یہ ای ذیشعور

کہ مشہور جسطور بین الانام
کسی سے کرے پسر حاکم کلام

ابی مع ابنک وہ ہمرہ مدام
فلان شہر مین ہین وہ دونو کرام

تو اسکا نہ معنی یہ ای ذیشعور
کہ رتبے مین ہر دو مساوی ضرور

نہین بلکہ اسّے یہ لابد مراد
کہ یک شہر مین ہین وہ بالاعتماد

وہ بدر عیت بہ پیش فہام
اوسی جائی مین اسکا جو ہی مقام

وہ حاکم کا والد جو ہے نامدار
وہ ہی اپنی رتبے پہ باصد وقار

ولے ہر دو یک شہر مین بیگمان
معیت یہ شہریہ نزد جہان

اسیطور فرمان خیر الورا
کہ امی مع امک اے فتا

وہ ہین دونو برزخ مین بے امترا
یہ توریہ ہے نزد اہل صفا

کہ ہون مطمئن قلب وہ سائلان
کہ توریہ سمجہین نہ اعرابیان

رزین عقیلی سے خیر الانام
کیا بہر تسکین ایسا کلام

اما ترضی ان تکون امک مع امی

نہین اسپہ راضی تو ای نیکدان
کہ امک مع امی در یک جہان

تو ہو اوسپہ صابر نکر اضطرار
قضائے الہی یہ ہو باقرار

وہ توریہ ایہام ہے لاکلام
تو مقصود اسّے یہ نزد فہام

کہ محزون خاطر نہو بے قرار
وہ کچھ بھی صبوری کرے اختیار

بنی اسرائیل ثم فی شرح قبائحهم فی ادیانهم واعمالهم وختم هذا الفصل بما بدأ به

وهو قوله يَا بَنِيٓ إِسْرَآئِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ

الی قوله ولاهم ینصرون شرع ههنا فی بیان قصة سیدنا ابراهیم علیه السلام

فقال وَإِذِ ابْتَلَىٰٓ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ انتهی قال فی الفوائد البارزة والتحبیر

وشرح المواهب الدنیة بهذا التسطیر ان الایات من قبل الایة المذکورة ومابعدها

کلها فی اهل الکتاب من قوله تعالی یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم

المتلوة بقوله واذ ابتلی ابراهیم ولهذا اختتمت القصة بمثل ما صدرت وکرر

نداء یا بنی اسرائیل ایذانا بالختم لطولها حین تقررت فدل ان المراد باصحاب

الجحیم کفار اهل الکتاب الجاحدون عن الانابة والمناب ویوکد ذلك ان السورة

مدنیة خوطب فیها من بنی اسرائیل الذریة واکثر ما خوطب فیها الیهود الناقصون

مافی التوراة من العهود انتهی هذا الملخص مافی نجم المبین لرجم الشیاطین

| | |
|---|---|
| دوم یہ کہ صیغہ نہی زینہار | نہ مقبول ہے نزدِ جملہ کبار |
| کہ یہ قرأتِ شاذ متروک ہی | نہ کملا کا ہرگز یہ مسلوک ہے |
| نہ جمہور کا اسپہ ہے اتفاق | نہ ہرگز پڑہین اسکو اہلِ مذاق |
| عرب مین عجم مین نہ مشہور ہے | نہ قرآن مین ہرگز وہ مسطور ہے |
| وہ ہی امرِ فرضی بحسب عقول | اگرچہ وہ مردود نزدِ فحول |
| نہ اسکے مددگار ہین ماہرین | کسی کے مطابق نہ وہ ای امین |
| جو وہ ابنِ عباس ہین پیشوا | وہ سلطانِ تفسیر بیچون چرا |
| کہ وہ حبرِ امّت نہ اسمین خطا | جو ہے اسکا منکر وہ اہلِ جفا |

کہ ہی بعض منکر کا ایسا غرور — کہ اوسکا تمسّک یہ آیت ضرور

وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ۵

کہ مذکورہ آیت کا لابد نزول — بشانِ ہمان والدانِ رسول

تو لاریب یہ افترا ہے ضرور — سراسر یہ بطلان و بہتان و زور

سپکے طور بطلان یہ آشکار — یہ اَظْہَرُ مِنَ الشَّمْس نزدِ کبار

کہ ماقبل و مابعد اوسکا تمام — بشانِ یہودان وہی لاکلام

لہذا وہ سب حالِ اہلِ کتاب — ہوا ابتدا انتہا ایک ماٰب

مکرّر ہوئی اوسمین لابد ندا — مُنادی وہی ایک بے امترا

وہ قصۂ یہودان طویل البیان — ندا ہے ختم کا علم بیگمان

شفیع الوریٰ پر جو تھے حاسدین — معاجیز و آیات کے منکرین

وہ سب وسین داخل ہوئے فیہم — کہ تھے وہ سزاوارِ نارِ جحیم

یہ مدنیّہ سورت نہ اِسمین کلام — کہ اِسّے مخاطب یہودی مدام

وہ منکر انابت کے تھے آشکار — وہی ناقصِ عہد لیل و نہار

تو ثابت ہوا نزد اہلِ سداد — کہ اُسّے نہ وہ والدان ہی مُراد

جلالِ سیوطی وہ ابنِ نقیب — مُحَدِّث مُفَسِّر مُحقّق لبیب

وہ رازی جو لاریب ہین ازدان — وہ زرقانی و تلمسانی مہان

وہ پدرِ سعود وہ دیگر عظام — اسی پر ہوئے متّفق لاکلام

کہ ہی وہ یہودونکی حق مین ضرور — جو منکر کہے وہ بلاریب زور

قال فی مفاتیح الغیب اعلم انہ سبحانہ وتعالی لمّا استقصی فی شرح وجوہ نعمہ علی

مفصّل سُنے گر کوئی وہ عذاب — تو ہو مُردہ سامع نہ مانگو وہ آب
کہ ہی لفظِ اَینَ اَبِیْ سے سوال — سوالِ مکان اُسّے بی قیل و قال
نہ پوچھو کبھی کچھہ ازین جائے شَین — کہ کس جائے ہر میری ہین والدین
کہ اُسجائی کا ہی جو اصلی بیان — وہ دنیا مین ہرگز نہو وی عیان
یہ لاریب مشہور بے ارتیاب — عذابِ خدا کا بیان ہی عذاب
خصوصًا جو ہین بندگانِ عظام — وہ لرزان ہمیشہ ز رَبّ الاَنام
وہ قُربِ الٰہی مین سرشار ہین — نہ اِس یاد کے وہ سزاوار ہین
کہ ہی وصل مین ذکرِ ہجران جفا — جفا واصلون پر نہ ہرگز روا
مُنغّص نہوا اونکا عیش وصال — نہ اُس عیش مین طَیش کا ہو خیال
چہ جائیکہ وہ رحمتِ عالمین — وہ ہین لِی مَعَ اللّٰہ سی دائم قرین
کہ اونکی طبیعت نہایت لطیف — نہ ہرگز کوئی چیز اُنہین کثیف
وہ نورِ مُجسّم وہ حُبِّ قدیم — ز سر تا بپائے وہ خُلقِ عظیم
تو ہرگز نہ اُنسے کرو یہ سوال — کہ ہو اِس بیانسے اُنہین بس ملال
یہ مضمون تجبیر مین آشکار — بھی دیگر تفاسیر مین ہی نگار
مفاتیح مین بھی یہ مذکور ہے — ولے مختصر اُسّے مسطور ہے

قال فی التجبیر و مضمونہ فی التفسیر الکبیر و غیرھا من زبر النحاریر واما قولہ تعالیٰ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ فالجمھور علی المضارع المنفی وعلیہ قرأۃ جماھیر الصحابۃ رضی اللہ عنہم و یؤیدہ ذلک قراۃ اُبی رضی اللہ عنہ وَمَا تُسْئَلُ و قراۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وَلَنْ تُسْئَلَ والقرأۃ علی صیغۃ النہی متروکۃ العمل

کہ ہی اُنکے حق مین دعائے رسول
ہوئی وہ جنابِ الہٰ مین قبول
کہ عَلِّمۡہُ تاویل اسے کردگار
وَ فَقِّهۡهُ فِی الدِّین لیل و نہار
وہ لَنۡ تُسۡئَل پڑہتے ای مومنین
نہی کے مخالف یہ ہی بالیقین
وَمَا تُسۡئَلُ پڑہتے ہین بیگیان
اُبَیِّ شہِ قاریانِ جہان
نہی کے مخالِف یہ ہی بالضّرور
مخالِف ہوئے اسکے اہلِ شعور
لہٰذا نہ قرآن مین اسکا نشان
وہ منفی مضارع پڑہین سب جہان
مطابق اِسی کے تفاسیر مین
وہ معنے ہوا ہی جو تحریر مین

اِسیطور دیکھا خیوری بیان
بہ پنجاہ تفسیر باچشم جان

کیا ہمنے تسلیم اے منکرین
نہی کا وہ صیغہ یہان بالیقین
تو اسپر یہ فرمانِ جملہ مہان
محقق مدقق جو ہین نیکدان
کہ ہی اس نہی سے یہ غرض سلیم
کہ عظمت مین از بس عذابِ جحیم
وہ شدّت حرارت مین از بس فخیم
وہ حدّت شرارت مین از بس عظیم
کہ سائل کو طاقت نہین زینہار
سُنے کسطرح شور از غیظِ نار
نہ سامع کو زنہار جائے قرار
نہو اوسکو زنہار پائے فرار
وہ اضجار سے ہووی پر اضطرار
وہان قہرِ قہار کا جملہ کار
وہان وصف جبّار کا آشکار
تکاد تمیز من الغیظ نار
نہ ہی وصفِ غفّار اسجا عیان
نہ ہی وصفِ ستّار کا وہ مکان
بھلا کسکو طاقت کہ اُسکا بیان
سُنے یا کرے بندہ از بندگان

جو ہی کفر بھی شرک مین بس شدید ❊ وہ علماً یقیناً ہوا ہے عنید
کیا اوسنے انکار آیات سے ❊ وہ عمداً کتاب سماوات سے
و یا اوسنے تحریف کی در کتاب ❊ کیا اوسنے تکذیب یوم الحساب
و یا ہو کوئی منکر مصطفا ❊ کرے نعت اونکی مین چون وچرا
وہ تعظیم اونکی سے ہو پر ملال ❊ وہ تفخیم اونکی مین ہو بدمقال
جہان انکے اوصاف کا ہو بیان ❊ کرین اونکا اعزاز خورد و کلان
تو وہ اسّے ہو سوختہ چون کباب ❊ وہ نار حسد مین جلے بیحساب
وہابی یہودی کے مانند جو ❊ جلے نعت احمد سے وہ زشت خو
جو ہی فعل تعظیم خیر الانام ❊ کہے شرک و بدعت اوسے وہ مدام
وہ اوصاف حسنین سی ہو ملول ❊ وہ ہی منکر درد لخت بتول
جو ذکر شہادت سنے وہ لئیم ❊ تو ہو گرم اوسّے چو نار جحیم
تکاد تمیز من الغیظ ہو ❊ کہ نار حسد مین جلے زشت خو
تو ان سبکا ماوائے نار جحیم ❊ ششم طبقہ ہی وہ عذاب الیم
تو اس قول ایزد سے لابد مراد ❊ وہابی یہودی بصد اعتماد

وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ

نہ ہی اہل فترت کے لائق جحیم ❊ کہ ❊ نہ ان پاس آیا رسول کریم
نہ زنہار اونین کتاب خدا ❊ خطاب خدا سے نہ اونکو عطا
نہ اونسے محرّف خطاب خدا ❊ نہ وصف نبی مین کیا استہزا
نہ انکار تعظیم خیر الانام ❊ ہوا اونسے زنہار نزد فہام

لا یساعدھا نظم القرآن المجید وعلی طبق التسلیم یکون معنی ھذا النھی فخامة
العذاب الالیم للکفار فی طبقة الجحیم کما اذا سألت عن انسان واقع فی بلیة عظیمة
فیقال لك لا تسئل عنه ووجه الفخامه ان السائل لا یقدر علی استماع خبره
لایحاشه السامع واضجاره من سماعة قہر القہار وغضب الجبار والمسئول عنه عاجز
ان یجری علی لسانه مالیس فیه من اثار الرحمة القدیمة خصوصا اذا کان المسئول
من المقربین فی حضرة ارحم الراحمین فکیف من ھو رحمة للعالمین فلا تسئل
ولا تکلفه وحمل النھی علی السوال عن حال ابویه صلی الله علیه وسلم موجب اللعن
والسلیعاء اللھم احفظنا من ذلك الابتلاء وزوال الایمان بقلة الحیاء انتھی قال
فی الارشاد وحمله علی نھی النبی صلی الله علیه وسلم عن السوال عن حال ابویه
مما لا یساعده النظم الکریم ھذا ملخص ما فی نجم المہتدین لرجم الشیاطین

سنو منصفی سے ہو منکرین
کہ مثل یہودی ہو جاحدین

دلیل سوم یہ بلا امترا
ہوئے متفق اسپہ اہل نہے

کہ مبنا و معنائے لفظ جحیم
ہویدا یہ ہے اُسسے نزد فہیم

کہ ہے اُسسے نار عظیمہ مراد
الیمہ شدیدہ وہ بئس المہاد

یہ آثار مرویہ سے ہے عیان
کیا ابن ابی حاتے یہ بیان

کیا ابن منذر بیان منیر
روایت کیا اوسکو ابن جریر

کہ اطباق سبعہ ز نار عذاب
جہنم دوم لظی بے ارتیاب

وہ حطمہ سعیر و وہ پنجم سقر
جحیم و دگر ہاویہ پر شرر

جو ہین دوزخی اہل نار جحیم
ابوجہل بھی مثل اوسکے رجیم

| | |
|---|---|
| که ہے اونکے اقرار مین قیل وقال | اگرچہ وہ تصدیق مین باکمال |

شیخ عبدالحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوة فرموده که آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت وفات حضرت ابوطالب بر سروی رفته دعوت کردند واقع نشد ازوی اجابت ونیز علمای احادیث می آرند که حضرت عباس رضی اللہ عنہ سر خود را نزد او بردند وشنیدند ازوی کلمۂ شہادت وبحضرت رسول کریم علیہ الصلوة والتسلیم چنین رسانیدند که اسلم عمک یا رسول اللہ پس خوشحال شدند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ؛

| | |
|---|---|
| تو ہمین جو ہی سر پروردگار | وہ نجم المبین یین ہوا آشکار |
| وہ خویشی وشفقت جو عمین مین | تو ضائع نہ ہرگز وہ دارین مین |
| تو جو شفقت وقربت والدین | وہ اظہر من الشمس ای نور عین |
| پسر اونکے نزدیک ای باتمیز | ز مال ومنال وز جان ہی عزیز |
| که اولاد اکبار ہین بالیقین | یہی قول ہے سید المرسلین |
| وہ بزار و بلقینیؔ ذی شعور | ز ابن عمر ہین وہ راوی ضرور |
| که مسطور فرمان خیر الوریٰ | درود خدا اونپہ صبح ومسا |
| که جسن دم سے ہووے دمی کا وصال | تو اوسسے نہو نار کا اتصال |
| نہ اوسسے رکھے نار زنہار کار | که نار جہنم کو اوسسے فرار |
| کرو غور کچھہ دل مین لے منصفین | نہو منکران شہ مرسلین |
| که شفقت قرابت سے جب اہل نار | ہوا اہل تخفیف نزد کبار |
| تو کب والدین رسول کریم | ششم طبقہ مین اہل نار جحیم |
| ملا اونکے خونمین وہ خون نبی | رگ وریشہ مخلوط لابد سبھی |

ہوئے اہلِ فترت سے جو مشرکین | وہ اوسجا مین ہرگز نہون داخلین
کہ وہ شدتِ نار غایت الیم | سزاوار اوسکے جو غایت رجیم
چہ جائیکہ وہ والدینِ رسول | مُوحِّد جو لاریب نزدِ فحول
نہ زنہار کرتے کبھی سر کو خم | بطورِ عباداتِ پیشِ صنم
مَعاذَ اللہ کیونکر وہ اہلِ جحیم | کہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ نعیم
تولّد ہوئے جب شہِ مُرسلان | تو اوسنے ہوا بولہب شادمان
کنیزک ثُوَیبَیہ نے اے فہام | سُنایا اوسے مُژدہ با احترام
کہ پیدا ہوئے شافعُ المذنبین | حبیبِ خدا رحمتِ عالمین
تو آزاد اوسکو کیا بارضا | اشارت سبابہ سے با صدادا
اگرچہ وہ مذموم اس شان مین | کہ تبّت یدا ذمّ قرآن مین
تو اسپر وہ لیلِ دوشنبہ مدام | ہمیشہ مسرّت مین ہے لاکلام
سبابہ سے لابد وہ ہے بہرہ ور | بجو پستانِ مادر برائے پسر
عذابِ خدا اوسنے لاریب دور | اوسی شب مین بیشک وہ ہی با سرور
کہ اوس شب مین اُسکو ہوا تھا سرور | ز پیدائشِ مصطفا بالضرور
تو اُسقدر اوسکی خوشی پر خدا | مُرتّب کیا خوب خیرُ الجزا
نہ ضائع کیا اوسکو پروردگار | اگرچہ وہ مذموم ہے آشکار
ابوطالبِ عمِّ خیرُ الورا | حبیبی پہ تھے جان و دل سے فدا
جو ہی قرب اونکا بشاہِ شہان | وہ احسان و شفقت بشوقِ جنان
تو اوسکو نہ ضائع کیا کردگار | کیا لفظِ اہون کو اُن پہ نثار

رہا ایک باقی یہ قولِ نکیر
کرین شبہ اِسطور جو ہین ضریر

کہ در بعضِ تفسیر مذکور ہے
وہ شانِ نزولی جو مسطور ہے

تو کیونکر نہ اوسکو کرین ہم قبول
کہو کیا وہ ہی زور شانِ نزول

سنو ای عزیزو کہ اہلِ اصول
ہوئے مُتّفق اور اہلِ وصول

کہ علمِ احادیث مین یہ رقیم
کہ شانِ نزولِ کلامِ قدیم

ہوا حکم اوسکا بہ پیشِ فحول
جو لاریب حکمِ حدیثِ رسول

جو مرفوع ہی متّصل در نقول
تو نزدیکِ علما وہ لابد قبول

جو مقطوع و معلول ہی وہ ضعیف
تو لاریب مردود نزدِ حصیف

جو مذکور در شبہ شانِ نزول
تمسک جو ہی منکرانِ جہول

تو اسناد اوسکی نہین مُتّصل
وہ ہی زور پیشِ ہمہ اہلِ دل

خلافِ احادیث و قرآن سے
وہ بیہودہ از بسکہ بہتان ہے

نہ ہین مُعترف اِسکی ہرگز لبیب
مُحدّث مُفسّر محقّق اریب

یہ نجم المبین مین مفصّل نگار
و لے اُسکے مجمل یہان آشکار

قال الحافظ جلال الدین قدس الله سره المبین فی الفوائد البارزة والکامنة ودُرة التنزیل والتحبیر وغیرها من زبر النحاریر واما احتجاج المنکر فی هذا المقام الفخیم بانه نزل فیها ولا تسئل عن اصحاب الجحیم فنقول قد تقرر فی علوم الحدیث ان سبب النزول حکمه حکم الحدیث المرفوع المتصل اسناده لا ضعیف ولا مقطوع وهذا السبب لا یعرف له فی الدنیا اسناد صحیح متصل بذکره والمنکر یعرف ذلك ویعترف به اذا اعرض علیه ولا ینکره هذا ملخص ما فی نجم المبین

| تو کیونکر نہ اونپر کرے وہ قدیم | محرّم او سے جو وہ نارِ جحیم |
|---|---|

قال فی الفوائد البارزۃ وشرح المواهب والتحبیر وغیرها من زبر النحار اخرج ابن
ابی حاتم عن ابی مالک رض فی قوله تعالیٰ اصحاب الجحیم ای اصحاب ما اعظم من النار
والعذاب الالیم قال فی الصراح جحم وجحیم ہر آتش بزرگ کہ در مغاکی فروختہ باشد
من قوله تعالیٰ وَابْنُوْا لَهٗ بُنْیَانًا فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِیْمِ ویکے از نامہائے دوزخ انتہی واخرج
ابن جریر وابن المنذر عن ابن جریج رض فی قوله تعالیٰ وَلَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ قال اوّلها
جهنم ثم لظیٰ ثم الحطمة ثم السعیر ثم السقر ثم الجحیم ثم الهاویة قال والجحیم فیها ابو جهل والذی
بهذه المنزلة من عظم کفره واشدّ وزرة وعاند عن علم ویقین وبدّل ما عنده من آیات
الکتاب وجحد ما یعلمه من ربّ الارباب وحرّف ما فی التورٰة من حسن الصفات لسیّد
الکائنات وکذّب رسول الله فی الرسالة باستیلاء الضلالة وهو مامور فی کتابه باتباعه
وتصدیقه وطاعته بتوثیقه وهذا عند اولی الخبرة لا یلیق باهل الفترة اذ لا علم
عندهم ولا کتاب ولا تبدیل شیءٍ من الخطاب ولا حسد ولا عناد فی حق شفیع العباد
صلی الله علیه وسلم وعلی اله واصحابه ذوی الحکم فکیف یکون عند الفهم اهل الفترة
اصحاب الجحیم خصوصًا من هو له من حبیب الله الجلیل سبیل جمیل وقرب اصیل
یوثق اذ بل وقد ثبت من التخفیف فی حق ابی لهب وابی طالب لما حاز به من البر
والقرابة فما ظنک بوالدیه الذین هما اشد قربًا واکثر حبًّا واقصر عمرًا وابسط عذرًا
فمعاذ الله ان یکونا فی طبقة الجحیم وان یشتد علیهما العذاب العظیم هذا هو الذی
یفهمه اهل الذوق السلیم لا من هو من اصحاب الرجیم وقد مر حدیث نبیّنا
وشفیعنا المختار من مسّ دمهٗ دمی فلن تصیبهٗ النار ۵

وانذار الکافرین کان یذکر عقوبات الکفار فقام رجل فقال یا رسول اللہ این والدی فقال فی النار فحزن الرجل فقال علیہ الصلوۃ والسلام ان والدیک ووالدی ووالدی ابراہیم علیہ السلام فی النار فنزل قولہ تعالیٰ ولا تسئل عن اصحاب الجحیم فلم یسألوہ بعد ذلک انتہی

کہ ہی بعض قرأت مین اسطور پر — جو ہی شاذ و متروک اے ذی ہنر

کہ ہی یہ نہی بہرِ خیر الانام — علیہ صلوٰۃِ خدا و سلام

کہ حق سے نہ کر تو کبھی یہ سوال — کہ مان باپ میرے علیٰ ایِّ حال

کہ اسطور فرمانِ شاہِ شہان — کہ یا لیتَ شعری نہ مجپر عیان

کہ مان باپ میرے جو تھے نامدار — تو کیا حال انکا نہین آشکار

تو نازل کیا حق نے قولِ قدیم — نکر تو سوال از اہلِ جحیم

جو تیسیر مین اسکا شانِ نزول — وہ اسطور مذکور اے ذی عقول

کہ مامور حق سے ہوئے جب رسول — بہ تبشیر و انذارِ جملہ جہول

تو یکروز مشغول تھے اے فہام — بذکرِ عقوباتِ اہلِ اثام

تو اک شخص نے تب کیا یہ سوال — کہان میرے مان باپ کیا انکا حال

تو اسکو دیا آپنے یہ جواب — کہ وہ نار مین ہین بلا ارتیاب

تو غمگین ہوا وہ بصد اضطرار — تو پھر آپ نے یہ کیا آشکار

کہ تیرے و میرے جو ہین والدان — خلیلِ خدا کے جو ہین باپ و مان

یہ سب نار مین ہین نکر اضطرار — نہو اُستے غمگین تو کر اصطبار

تو نازل کیا حق نے قولِ قدیم — کہ پوچھین نہ تجسے ز اہلِ جحیم

تو معلوم استے ہوا اے فہیم — معاذ اللہ وہ والدان از جحیم

لرجم الشیاطین واللہ یھدی بہ المتقین

سنو ای عزیز و وہ شانِ نزول
جو ہی منکرین کا وہ اصلِ اصول

وہ منصف کی نزدیک مجہول ہی
نہ ہرگز وہ مقبول و معمول ہی

سراسر وہ معزول و مقطوع ہی
نہ زنہار موصول و مرفوع ہی

ہنوا اُسّے اِثبات یہ اے فہیم
معاذ اللہ دوہ والدان از جحیم

جو ہوا اُسّے ممکن یہ اِثباتِ نار
تو کیونکر نہ ثابت یہ نزدِ کبار

احادیث مرفوعہ سے بیگمان
ہوئے متفق جنپہ جملہ مہان

مددگار اونکا وہ قرآن ہے
صریحًا یہی اوسمین تبیان ہی

کہ وہ والدینِ شفیعُ الوریٰ
ہمیشہ مُسلمان بلا چون چرا

نہ تھے کفر بھی شرک پر زینہار
وہ بر دینِ توحیدِ پروردگار

وہ اہلِ جنان اور اہلِ جنان
چنانین وہ سردارِ اہلِ جنان

مطابق عقائد کے یہ لاکلام
یہی لائقِ شانِ خیرُ الانام

جو ہی اِسکا منکر وہ اہلِ جحیم
وہ مغبون ملعون بیشک رجیم

جو تیسیر مین ہی وہ شانِ نزول
جو انوارِ تنزیل مین ای فحول

تو ہی منکرین کی وہ لابد دلیل
اوسی سی وہ منکر ہوئے ہین ذلیل

قال المنکر وَلَا تَسْأَلْ بفتح التاء وجزم اللام علی انہ نہی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن السوال عن حال ابویہ علی ما روی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال لیت شعری ما فعل ابوای ای ما فعل بہما والی ایّ حال انتہی امرھما فنزلت و قال صاحب التیسیر لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتبشیر المؤمنین

بحیث لا یشارکہ فیہ غیرہ ولھذا قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ
واصحابہ الکرام علمت ما کان وما سیکون لانہ شاھد الکل وما غاب لحظۃ
وشاھد خلق ادم علیہ السلام ولاجلہ قال سیدالانام کنت نبیا وآدم
بین الماء والطین ای کنت مخلوقا وعالما بانی نبی وادم علیہ السلام بین
ان یخلق لہ جسد روح ولم یخلق بعد واحد منھما فشاھد خلقہ وماجری
علیہ من الاکرام والاخراج من الجنۃ وما تاب اللہ علیہ الی اخر ما جری
علیہ وشاھد خلق ابلیس وما جری علیہ من امتناع السجود لآدم علیہ
السلام والطرد واللعن بعد طول عبادتہ ووفور علمہ بمخالفۃ امر واحد
فحصل لہ علیہ الصلوۃ والسلام بکل حادث جری علی الانبیاء والرسل
علیہم السلام والامم علوم وفھوم ثم انزل روحہ فی قالبہ لیزادلہ نور
علی نور فوجود کل موجود من وجودہ وعلوم کل نبی وولی من علومہ
حتی صحف سیدنا آدم وابراھیم وتوراۃ سیدنا موسی وغیرھم علیہم الصلوۃ
والسلام من اھل الکتب الالھیۃ وتفصیل ھذا التبیین فی کتابی نجم المبین
واللہ یھدی بہ المتقین

کہ اِسطور فرمانِ ربُّ السّما
کہ تحقیق ہمنے بعزّ و قبول
تو قُربِ الٰہی سے مرسول ہی
سوئے خلق ہی تو نعیم مقیم
توہے شاہدِ خلق سبے امترا

حبیبِ خدا کو عَلَیہِ الثّنا
کیا تجکو لاریب یکتا رسول
ہمیشہ خدا سے تو موصول ہی
تو مُہدٰاتِ رحمت بخُلقِ عظیم
تو مشہود و محمودِ ربّ الورا

سنو اب ضروری سے اسکا جواب
جو دندان شکن ہے بلا ارتیاب

ولیکن سنو تم بگوش جنان — کہ سنتا نہین یہ جو گور خران
جو قبر وجودی مین دل مردہ وار — وہ لا یسمع قول پروردگار
کہ وہ شبہہ بالا جو ہی درنگار — خرافات اوسمین بسے آشکار
کہ اول تو ہی اوسمین یہ ادعا — کہ بے علم تھے وہ حبیب خدا
نہ تہا حال ابوین انپر عیان — کہ یا لیت شعری کیا ہی بیان
تو لاریب یہ اعتقاد جہول — کہ ماہر نہ تھے اپنے پدر بتول
یہی اعتقاد وہابی مدام — اسی سے وہ ناری ہوا ای فہام

قال اللہ تعالیٰ فی کلامہ تبجیلاً وتوقیراً انا ارسلناک شاہداً ومبشراً ونذیراً

قال الغث المطہر ابن النقیب النحریر فی تفسیرہ التحبیر علیہ رضوان اللہ الوفیر وغیرہ فی غیرہ من التفاسیر کروح البیان وتفسیر العلامۃ السمان وتفسیر السبع المثانی وبحر الحقائق والمعانی معناہ ان نعلم ونعتقد بانہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ وصحبہ الکرام زبدۃ الموجودات وخلاصتہا وہو المحبوب الازلی وما سواہ تبع لہ ونذا ارسلہ اللہ تعالیٰ شاہداً فانہ لما کان اول مخلوق خلقہ اللہ تعالیٰ کان شاہداً بوحدانیۃ الحق وربوبیتہ وشاہداً بما اخرج من العدم الی الوجود من الارواح والنفوس والاجرام والارکان والاجسام والمعادن والنباتات والحیوانات والاملاک والجان والشیطان وغیر ذلک سائر الخلائق لئلا یشذ عنہ ما یمکن للحبیب درکہ من اسرار افعالہ تعالیٰ وعجائب صنعہ وغرائب قدرتہ

ملک جن و شیطان و سائر انام
معادن نباتات جو ہین تمام

کیا انکو جب خلق ربّ العلا
تو اوسوقت حاضر شفیع الورا

یہ تھے اسلئے ناظر کائنات
یہ تھے حاضرِ وقتِ خلقِ ذوات

کہ باہر نہو اونکے ادراک سے
ہمہ خلقِ ارضی و افلاک سے

جو پیدا کیا حق نے اونکے سوا
وہ سب اُنکے ادراک مین ہو سدا

جو افعالِ ایزد مین اسرار ہین
جو خلقِ خدا مین وہ انوار ہین

عجائب جو در قدرتِ کردگار
غرائب جو ہین اُسکے در نور و نار

تو ہون اُنسے ماہر وہ بے اشتباہ
رہے اِنپہ لاریب اونکی نگاہ

نہووے کوئی اونکا اسمین شریک
وہ ہون اسمین لاریب یکتا ملیک

ز شرکت منزّہ درین امر تام
خدا بعد اونکا یہ عالی مقام

لہذا یہ فرمانِ خیر الانام
کہ ہون اسلئے ماہر ہمہ [illegible]

## علمت ما کان وما سیکون

کہ جو کچھ ہوا ہے نہان آشکار
عدم سے یہ ہستی ہمہ نور و نار

دگر جو کہ ہوگا عدم سے ظہور
ازین بعد تا وقتِ روزِ نشور

تو ماہر ہین اُسکے نہ مجپر نہان
وہ مثلِ کفِ دست مجپر عیان

کہ تھے ناظرِ جملہ خیر الورا
وہ تھے حاضرِ وقتِ خلقِ خدا

نہ یک لحظہ غائب وہ تھے زینہار
وہ حاضر وہ ناظر بصد اختیار

کیا حق نے پیدا جو آدم صفی
کیا اونسے حوا بلطفِ وفی

تو حاضر ورا نوقت خیر البشر
کہ یہ پدرِ آدم نہ اسمین خطر

تو لاریب یکتا بشیر و نذیر / تو ہو داعی الی اللہ سراجِ منیر
تو لازم یہ ہر بندگانِ خدا / کہ ہوں معتقد اسپہ بچون چرا
کہ ہین زبدۃ الخلق خیر الورا / وہ مقصود لابد ز خلقِ خدا
سُلالہ ز خلقت شفیعُ الاُمم / اِصالہ وہ خلقت مین عالی ہمم
وہ اصلِ خلائق یہ جملہ فروع / وہ فرعِ اصیلان یہ ہین باخشوع
وہ متبوع لاریب یہ تابعین / وہ مسموعِ گفتار یہ سامعین
وہ محبوبِ ازلی و ابدی مدام / وہ مطلوبِ حق سرمدی لاکلام
جو پیدا کیا حق نے اُنکے سوا / وہ سب تابعین جملہ شاہ و گدا
اِسیواسطے اونکو حق نے کیا / رسولِ رُسل شاہدِ ہر سرا
کہ ہین اوّلِ خلق وہ بالیقین / وہ نورِ خدا رحمتِ عالمین
جو ہی وحدتِ خالقِ کردگار / رُبوبیتِ ذاتِ پروردگار
تو ہین اِسکے شاہد وہ اوّل ضرور / خدا بعد لاریب اُنکا ظہور
وہی شاہدِ خلقِ ربُّ الورا / وہی حاضرِ خلقِ ربّ السما
وہ حاضر وہ ناظر نہ اسمین کلام / کلامِ الٰہی سے ہی یہ مرام
کہ ہین خلقِ اوّل وہ بے امترا / تو کیونکر نہ حاضر وہ ناظر سدا
کہ جو کچھہ عدم سے ہوا در وجود / وہ ہین اُسکی ناظر بصد فضل و جود
یہ تھی دیکہتے خلقِ ارواح کو / یہ تھے دیکہتے خلقِ اشیا کو
یہ تھی دیکہتے خلقِ اجرام کو / یہ تھے دیکہتے خلقِ اجسام کو
یہ تھی دیکہتے خلقِ عرشِ عظیم / یہ تھی دیکہتے خلقِ فرشِ سلیم

ہوا جبکہ وہ شمس مسند نشین
تو دیجور شب تب ہوئی شرمگین

بھی انوار جملہ کواکب نہان
ہوئے اُس سے یکتا وہی بس عیان

وجود حبیبی سے جملہ وجود
بھی جود حبیبی سے ہی جملہ جود

علوم ہمہ انبیائے کرام
ز فیض علوم حبیبی مدام

بھی تورات و انجیل و صحف و زبور
ہوا علم احمد سے انکا ظہور

غیوری جو ہی قلب خیر الورا
وہ ہے کنز مخفی علوم خدا

[illegible] ہے بحر زخار بے انتہا
ازان قطرہ جملہ علوم [illegible]

یہ مذکور معنے تفاسیر میں
یہ روح البیان اور تحبیر میں

یہ مضمون بحر الحقائق میں [illegible]
بھی تفسیر سمان میں اے عزیز

تو کیونکر نہ ماہر شفیع الانام
ز احوال مادر پدر اے فہام

[illegible] یہ فرمان رازی عیان
مفاتیح تفسیر میں بیگمان

کہ یا لیت شعری بعید از عقول
نہ [illegible] زنہار قول رسول

کہ ماہر نہ گر شافع المذنبین
ز احوال مادر پدر اے امین

تو کیونکر یہ قول نبی آشکار
کہ تیرے و میرے پدر اہل نار

ادسی ایک آیت کا شان نزول
ہوئی اوسمین دو شان ای ذی عقول

سیکے یہ کہ ماہر نہ خیر الورا
دگر یہ کہ ماہر وہ بے استرا

نہ قاضی کا اس باب میں اعتبار
نہ اس راز سے ہے وہ کچھ رازدار

اگرچہ وہ بیضائے عالی مقام
فنون لطیفہ سے ہے بامرام

| | |
|---|---|
| لہذا یہ فرمان خیر الورا | درود خدا اونپہ صبح و مسا |

کنت خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته رواه الامام احمد والبیهقی والحاکم

وقال صحیح الاسناد ورواه ابن حبان فی صحیحه ایضاً رضی الله عنهم

| | |
|---|---|
| کہ جسوقت مین خاتم الانبیا | تو آدم ہما نوقت در طین و ما |
| نہ تہا روح و تن اونکا پیدا ہوا | تو اوسوقت مین خاتم الانبیا |
| وہ تھے آب علم الٰہی مین جب | وہ در طین معلوم اہل ادب |
| تو اوسوقت حاضر مین ناظر ضرور | کہ تہا مین رسول رسل بے فتور |
| جو آدم پہ گذرا ہمہ عز و ناز | بھی اخراج و توبہ وہ گریہ نیاز |
| عدم سے جو شیطان ہوا در وجود | جو انکار اوسنے ہوا از سجود |
| جو خلق رسولان بھی خلق امم | بھی اونپر جو گذرا ہمہ رنج و غم |
| وہ انعام و اکرام رسل کرام | جو حق نے کیا اونپہ بافضل تام |
| تو وہ دیکھتے جملہ بے اشترا | وہ حاضر وہ ناظر بنور خدا |
| تو جملہ عوالم سے ماہر ہوئے | وہ اسرار حق اونپہ ظاہر ہوئے |
| جو اسرار تخلیق رب السما | تو ماہر ہوئے اوسنے خیر الورا |
| نہ کیون سر ایزد سے وہ سردان | کہ ہین سر اسرار کنز نہان |
| وہ ہین جبکہ سر خدائے جہان | تو کب سر خلقت نہ اونپر عیان |
| کیا سر احمد نے پھر جب نزول | بسر محمد جو اصل اصول |
| تو نور علے نور کا تب ظہور | ہوا اس جہانمین بصد ہا سرور |
| کہ احمد محمد کے اسرار سب | ہوئے قلب قالب مین وہ جمع سب |

ہمہ جسم و جان اونکا معمور تھا | ودادِ محمدؐ سے پُر نور تھا

سزاوارِ گلزار و دارِ نعیم | کہ گلزار ہو اُنسے نارِ جحیم

کوئی گر کہے اونکو اہلِ جحیم | تولابد وہ نمرود ابنِ رجیم

تو دو قرأتین جو کہ مذکور ہین | باکثر تفاسیر مسطور ہین

یکے اوسنے مقبول و معمول ہے | دگر اوسنے متروک و معزول ہے

سُوم قسمِ ایجادِ تیسیر ہے | تو یہ قسمِ تیسیر تغییر ہے

نہی جو کہ مجہول اوسکی مُراد | وہ مجہول ہے نزد اہلِ سداد

کہ باضمِ تا اور باجزمِ لام | یہ معدوم قرأت نہ ہین کلام

سُوم یہ کہ اُمِّ خلیلِ جلیل | وہ لاریب ہے مومنہ اے خلیل

جلالِ سیوطی وہ ابنِ نقیب | وہ اہلِ کواشی جو ازبس لبیب

وہ زرقانی و تلمسانی عظام | وہ بلقینی و قرطبیٔ فخام

دمشقی جو ناصر وہ از کاملان | ہوا اُنسے راضی خدائے جہان

ہوئے متفق اسپہ جملہ ثقات | کہ اُمِّ براہیم از مومنات

نہ ہے اسمین کچھہ اختلافِ کرام | تو کیونکر نہووے خطا یہ کلام

کہ فی النار ہین والدینِ خلیل | جو تیسیر کی نزدِ منکر و بسیل

یہ فرمانِ اعلام بالبینات | کہ اُمِّ براہیم از مومنات

تو یہ علم کس طور اونکو نصیب | کہ ماہر نہ اُسسے خدا کے حبیب

کہین مومنہ اونکو جملہ کبار | کہین مصطفا اونکو از اہلِ نار

خدا کا غضب ملحدون پہ مدام | کہ یہ مفتری بر شفیع الانام

وَلے اوسپہ یہ باب مسدود ہے ۔ نہ از فیضِ این در وہ محمود ہے
نہ اس در کا ہرگز ہوا وہ گدا ۔ نہ کی اُسنے اِس در پہ گاہی صدا
تو یہ در نہ اوسپر کھلا زینہار ۔ تو کیونکر کرین اوسپہ ہم اعتبار
جو تفسیر مین اہلِ تیسیر ہے ۔ تو اس باب مین اہلِ تعسیر ہے
مُحدِّث نہ وہ گرچہ از ماہران ۔ وہ تفسیر مین از یکے ناقلان
کہ لاتُسْئَلُ نزد جملہ مہان ۔ وہ مَنفی مضارع نہ اسمین گمان
عرب مین عجم مین یہ مشہور ہے ۔ یہ قرآن مین لاریب مسطور ہے
ہوئے متفق اسپہ جملہ عظام ۔ صحابہ سے تا این زمان ای فہام
مُحقِّق مُحدِّث اسی پر مدام ۔ مُدقِّق مُفسِّر کا ہے یہ مرام
یہی سبکے نزدیک مقبول ہے ۔ جو منکر ہوا اسکا مجہول ہے
دگر فتح تا اور ہے جزمِ لام ۔ یہ ہے شاذ و متروک نزدِ فہام
یہ معروف صیغہ نہی سے اے فہیم ۔ نہو اسکا معنے یہان مستقیم
کہ ناہر نہ تھے رحمتِ عالمین ۔ نہ احوالِ مادر پدر سے امین
تو یالیتَ شعری یہ انکا مقال ۔ کیا اونکے احوال سے جب سوال
تو فرمانِ ایزد یہ نزدِ لئیم ۔ کہ مت پوچھ اُنسے وہ اہلِ جحیم
معاذ اللہ ہرگز نہ وہ از جحیم ۔ وہ لاریب جنت مین اہلِ نعیم
اگر ذرۂ حُبِّ خیر الانام ۔ کسی کے جنا مین کرے وہ قیام
تو وہ نار اُسسے کرے خود فرار ۔ کہ اوسکو نہ پیشِ محبان قرار
تو کیونکر نہون والدینِ حبیب ۔ کہ حُبِّ محمد سے او فر نصیب

جو ہیمہ فروشانِ حطّابِ لیل
گئیہ رائبندہ جو از بہرِ خیل

وہ شبہہ فروشان جو بازی گران
جو ہین شعبدہ باز بازی گنان

تو ماہر نہین وہ ز دینِ قیم
کہ حظّے نہ اونکو ز عقلِ سلیم

بصارت سے اُنکو نہین کچھ نصیب
جہالت سے خود کو وہ سمجھین لبیب

کرین فخر تن پروری وہ جسیم
تو کیونکر وہ ماہر ز دینِ قیم

غیوری محبتِ رسولِ کریم
وہ ہے ماہرِ قدرِ دینِ قیم

کہ توفیقِ ایزد سے وہ فیضیاب
بھی منہجِ حبیبی سے بے ارتیاب

تو کیونکر وہ اس بحر مین ہو غریق
حبیبِ خدا اوسکا نعم الرفیق

سنو اب ذرا اوسکا شانِ نزول
جو مقبول معمول نزدِ فحول

یہودان ودیگر جو تھے منکرین
عباداتِ ایزد مین تھے مشرکین

تو دائم خصومت حسد بھی عناد
بھی تکذیب مولائے ربّ العباد

بھی انکارِ بسیار از معجزات
ہمیشہ تعنت سے علی البینات

یہ تھا اونکا پیشہ بہر صبح و شام
وہ اصرار کرتے اوسی پر مدام

تو نازل کیا آیت یہ ربّ السما
کہ غمگین نہو قلبِ خیر الورا

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ الآیۃ

کیا اسطرح سے خدا نے بیان
کہ مغموم ہووے نہ جانِ جہان

کہ اے میرے یکتا بشیر و نذیر
ازل سے ابد تو سراجِ منیر

تو میرا ہمیشہ رسولِ کریم
تو ہے مومنون پر رؤف و رحیم

قال فی التحبیر والکواشی والخصائص الکبری وغیرها من زبر الخیار یر الکملا وقد صرحوا بان ام سیدنا ابراهیم علی نبیّنا وعلیه الصلوة والتسلیم کانت مومنة رضی الله عنها قال فی ... البارزة واسرار التنزیل وکذا امّهات سائر الستین کن مومنات صالحات تشریفاً لمقام النبوة هذا ملخص ما فی بحر المبین والله یهدی به المتّقین ۞

کرو فکر کچھ دل مین اے منصفین
کہ علمائے اُمت وہ بیشک امین

ملا جسکو جو کچھ بحسب الہمم
جو قانع ہوئے ما حضر پر کرام

جو کچھ تھے نہ خام اونکو ملا
نہ مرفوع و مقطوع مین کی تمیز

کہ توفیق اونکی نہ اسمین رفیق
کیا ... نے ایک پر اقتدا

شناور جو ہے بحرِ تحقیق مین
ہوئی اوسکی توفیقِ ایزد رفیق

جو گنجینہ دار اوسکی بقلبِ سلیم
وہ صراف بازارِ تنقید ہی

وہ ہی جوہری اور جوہر شناس
تو دُرِ یتیمی کا وہ قدردان

کہ ہو جسسے راضی جہان آفرین
ولیکن نہ عصمت سے وہ فائضین

کیا بہرِ خلقت اوسے در رقم
تو غثّ و ثمین او نکالا بد کلام

کیا اوسے کچکول کو امتلا
نہ کی جستجو اوسمین کچھ اے عزیز

تو وہ بحرِ لغزش مین لابد غریق
تو خالی ہوئے نزدِ اہلِ صفا

بھی تطبیق مین اور تدقیق مین
تو اوس بحر مین وہ نہ ہرگز غریق

تو لابد وہ قیمت مین دُرِ یتیم
نہ کچھ نفس کی اوسکو تقلید ہے

بصارت سے اُسکی ہمیشہ اساس
شناسائے قیمت سلیم الجنان

جو تھا لائقِ شانِ ربُّ الوریٰ ز اظہار اصلاحِ دینِ خدا
تو اوس نے کیا اوسکو از بس عیاں نہ ممکن کہ ہو اُس سے زائد بیان
اُسی طور سے اے شفیعُ الانام کیا جہد تونے بصد اہتمام
کیا جہد ایسا باَبلاغ دین کہ زائد کبھی اُس سے ممکن نہیں
کہ اونکو سُنایا تو وعظِ سلیم جو تھا لائقِ شانِ خُلقِ عظیم
تو لاریب ہادیٔ خلقِ خدا نہیں مثلِ تیرے کوئی دوسرا
توئی پیشوائے صراط قویم وجودِ تو قرآن ز نورِ قدیم
جو قرآن وہ صامت کتابِ کریم جو ناطق وہ قرآن ز خُلقِ عظیم
وہ قُرآنِ صامت یہ ناطق ضرور یہ ہر دو صفت بہرِ ذاتِ غفور
کہ یہ ہفت دریا ز علم قدیم وہ قطرہ ازان ہفت نزدِ فہیم
مفصّل یہ نجم المبین میں عیاں ولے مختصر اُس سے ہی یہ بیان

قال اللہ فی کلامہ القدیم وانک لتھدی الی صراط مستقیم وایضاً قال قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین قال العلامۃ علی القاری رحمہ اللہ الباری وای مانع من ان یجعل النعتان للرسول فانہ نور عظیم لکمال ظہورہ بین الانوار وکتاب مبین من حیث انہ جامع لجمیع الاسرار ومظہر للاحوال والاخبار قال فی الفتوحات المکیۃ ولما سئلت الصدیقۃ رضؓ عن خُلق رسول اللہ قالت کان خلقہ القران وانما قالت ذلک لانہ افرد فی الخلق ولا بد ان یکون ذلک الخلق جامعاً لجمیع مکارم الاخلاق کلہا ووصف اللہ ذلک الخلق بالعظمۃ کما وصف القران فی قولہ والقرآن العظیم فکان القرآن خلقہ فمن اراد ممن لو یدرکہ من امتہ ان یری رسول اللہ فلینظر

تو ہر سوال ہے سوئے خلقِ تمام ۔۔۔ برائے بشارت نذارت مدام
تو با حق لاریب یکتا حقیق ۔۔۔ تو با خُلقِ اعظم تو نعم الرفیق
کرے تو بشارت اُسے آشکار ۔۔۔ جو ہو تجپہ اموال و جانسے نثار
جو تصدیق تیری پہ ہو مستقیم ۔۔۔ وہ لاریب ہے بر صراطِ قویم
کہ جان و جنان سے وہ تجپر فدا ۔۔۔ یہی اوسکا ایمان تو ربی سدا
توئی اوسکا مطلوب مرغوب ہے ۔۔۔ وہ مربوب تیرا تو محبوب ہے

خیوری وہ ربی جو مقصود ہے
تو جان و جنان کا وہ مسجود ہے

نذارت تو کر اُسکو اے مصطفا ۔۔۔ جو ہی شرک یا کفر مین مبتلا
تو لاریب دائم نعیم مقیم ۔۔۔ تو ہے کنزِ مخفی سے فیضِ قدیم
تو انکار تیرا کرے جو لئیم ۔۔۔ وہ کافر وہ اہلِ عذابِ الیم
کہ وہ منکرِ نعمتِ کردگار ۔۔۔ وہ مغضوب ملعون لیل و نہار
جو تعظیم تیری سے ہی منحرف ۔۔۔ نہ تیری بزرگی کا وہ معترف
وہ مثلِ وہابی یہودی ذمیم ۔۔۔ تو بیشک وہ ہی اہلِ نارِ جحیم
نہ مسئول ہرگز تو پیشِ خدا ۔۔۔ نہ پوچھیگا تجکو وہ روزِ جزا
کہ منکر ہوئے کس لئے وہ لئام ۔۔۔ وہابی یہودی ہوئے کیون مدام
جو اُنسے ہوا کفر اے جانِ جان ۔۔۔ نہ زنہار تجکو کرے وہ زیان
کہ لا تزر وازر مقالِ قدیم ۔۔۔ جو فاعل وہ مسئول نزدِ کریم
تو سائل نہو تجسے پروردگار ۔۔۔ کہ وہ کفر سے کیون ہوئے اہلِ نار

علی الکفر واصرّوا الا باطیل فقال انا ارسلناک یا محمد بالحق بشیرا ونذیرا لتکون
مبشرا لمن اتبعک واهتدی بدینک ومنذرا لمن کفر بک وجحد نعمة اللہ بعد معرفتها و
انک هاد الی الصراط المستقیم ومصیرهم الی الجحیم والعذاب الالیم فلا تضرک
معصیتهم ولست بمسئول عن ذلک ونظیر الایة کقوله تعالی فانما علیک البلاغ و
علینا الحساب وکقوله علیه ما حمل وعلیکم ما حملتم فلا تأسف ولا تغتم لکفرهم
ومصیرهم الی الجحیم ونظیره فلا تذهب نفسک علیهم حسرات وفی الایة دلالة
علی ان احدا لا یسأل عن ذنب غیره ولا یواخذ بما اجترمه سواه کقوله تعالی ولا تزر
وازرة وزر اخری ولا تُسأل برفع التاء واللام علی الخبر وعلیه الجمهور کما مرّ واما
بفتح التاء وجزم اللام علی النهی علی ما روی انه علیه الصلوة والسلام قال لیت
شعری ما فعل ابوای فنهی اللہ عن السوال حبیبه صلی اللہ علیه وسلم عن حالهم
فهذه الروایة بعیدة عن العقول طریدة عند الفحول مخالفة للنقول لا تثبت
بها اصحاب الوصول ولا ارباب الاصول لانه علیه الصلوة والسلام کان عالما
بان الکافر یعاقب والمومن یثاب وکان عالما بکفر الجاحد بیقین من اب الممکن
فمع هذا العلم کیف یمکن ان یقول لیت شعری ما فعل ابوای

هوا اب ہویدا یہ نزد نبیل ۔۔۔ چو اظہر من الشمس با صد دلیل
کہ وہ والدین شفیع العباد ۔۔۔ نہ اوس قول ایذا دہیں وہ مراد
نہ ہے ذکر اُنکا وہان آشکار ۔۔۔ نہ ہی شان اونکی وہ نزد کبار
تو کیونکر کہیں منکران جہول ۔۔۔ کہ در حق ابوین اوسکا نزول
وہ لے ہو یہان اعتراض دگر ۔۔۔ کہ فرمان خلاق یہ ہے پسر

الی القرآن فلا فرق بین النظر الیہ و بین النظر الی رسول اللہ فان القرآن انتشاء صورتہ الجسدیۃ یقال لہا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب القران کلام اللہ وھو صفتہ و سیدنا محمد صفۃ الحق تعالیٰ بجملتہ فمن یطع الرسول فقد اطاع اللہ لانہ لا ینطق عن الھوی فھو لسان الحق تعالیٰ و فی القرآن ما فی سائر الکتب و ما لیس فیہا کما کان فی نبینا ما کان فی کل شیٔ و کان فیہ ما لم یکن فی شیٔ لان القرآن کان خلقہ فاعطی ھو و امتہ ما لم یعط نبی قبلہ صلی اللہ علیہ وسلم[2]

اسیطور جو وارثانِ حبیب — وہ ہین اس وراثت سے اوفر نصیب
وہ ہادیِ خلقت بصدق و صفا — وہ قرآنِ ناطق بلا امترا
تو مضمون آیت یہ بے ارتیاب — علیک البلاغ علینا الحساب
نہ مسئول تو کفرِ کفار پر — تو غمگین نہو اُنکے اصرار پر
گناہِ دگر سے نہ آخذ خدا — کسیکو کبھی اے شفیعُ الوریٰ
وداد تو دائم رہے مُستقیم — جو ہی منحرف آپ سے اہلِ جحیم
تو مسرور نشین بقلبِ سلیم — جو مغرور منکر وہ اہلِ جحیم

خیوری جو نسبِ رسولِ کریم
وہ طاہر جو منکر وہ اہلِ جحیم

یہ معنی مفاتیح و تحبیر مین — بھی لاریب دیگر تفاسیر مین

قال فی التحبیر و التفسیر الکبیر و غیرھما ان اھل الکتب لما اصروا علی العناد و اللجاج الباطل و ان القوم اقترحوا المعجزات و الآیات علی سبیل التعنت و استمروا علی التکذیب بین اللہ لرسولہ انہ لا مزید علی ما فعلہ اللہ فی مصالح دینھم من اظہار الادلۃ و لا مزید علی ما فعلہ الرسول فی باب الابلاغ بالموعظۃ الحسنۃ لکیلا یکثر غمہ بسبب اصرارھم

[2] قال فی التحبیب و روح البیان و خزینۃ الاسرار و غیرھا ان القرآن مظہر الاسم الہادی و ھو کتاب اللہ الصامت و نبینا کتاب اللہ الناطق و کذا ورثتہ الکمل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
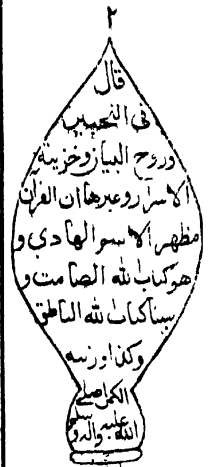
وہ شرح سنوسی جو ہے پر صفا — بھی وہ تلمسانی جو شرح شفا

وہ شرح مواہب جو از بس شہیر — بھی تحفہ جو لاریب شرحِ منیر

بھی روض سہیلی عیونِ گہر — بھی تفسیر تحبیر اہلِ بصر

وغیرہ کتب سے جو مذکور ہے — کہ اُم نبی شرک سے دور ہے

وہ تھین شرک بھی کفر سے پاک صاف — وہ سب عیب سے پاک بے اختلاف

تو زنہار صادق نہووے فہیم — کہ ہین وہ معاذ اللہ اہلِ جحیم

جو فترت مین لاریب تھے مشرکین — وہ مُردہ ہوئے شرک مین بالیقین

تو ہرگز نہین وہ ز اہلِ جحیم — اگرچہ وہ ماخوذ نزدِ فہیم

نہ جن پاس آیا رسولِ خدا — اگرچہ وہ تھے شرک مین مبتلا

تو ہرگز نہین وہ ز اہلِ جحیم — چہ جائیکہ اُم رسولِ کریم

خدا کا غضب تمپہ اے منکرین — ز انکارِ بسیار ہو تم لعین

نہین شرم سے تمکو ہرگز نصیب — کہ ہو منکرِ ذاتِ یکتا حبیب

نہ ابلیس ویسا کہے زینہار — تمارا جو ہے وِردِ لیل و نہار

کہو مشرک اُم خیر الورا — تو مرتد ہو تم بلا امترا

وہابی یہودی کا ہے جو مقام — ابو جہل کا ہے جو دارُ المرام

وہ ابنِ مغیرہ کا مسکن مدام — بھی اولاد اوسکی وہان لاکلام

کہو اُم خیر الورا کی وہ جا — تو ہے تمپہ لعنت خدا کی سدا

کیا جسنے انکارِ خیر الانام — و یا اونکی تحقیر کی از کلام

و یا کچھ کیا از کتابِ خدا — تغیر تبدل بحرص و ہوا

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

نہ ہرگز نبی کو سزاوار ہے ۔ نہ بھی اہلِ ایمان کا یہ کار ہے
کہ حق سے کریں مغفرت کی دعا ۔ کہے بہرِ مشرک بصد التجا
اگرچہ قرابت سے ہون مشرکین ۔ تو اُنکے لیئے بھی نہون سائلین
ہوا جبکہ اون سب پہ یہ آشکار ۔ کہ تحقیق ہین وہ ز اصحابِ نار
تو اونکے لیئے مغفرت کی دعا ۔ نہ ہرگز کرین پھر ز ربّ السما
جو لاریب ہین منکرانِ رسول ۔ کہین اوسکا اسطور شانِ نزول
کہ جب مصطفا نے کیا التجا ۔ جنابِ خدا سے علیہِ الثنا
کہ از بہرِ اُمی کرون مین دعا ۔ تو نازل ہوا پھر یہ قولِ خدا
کہ لائق نہین تجکو اے مصطفا ۔ کرین بہرِ مشرک خدا سے دعا
ہوا جبکہ ظاہر وہ ہین مشرکین ۔ تو پھر مغفرت کے وہ لائق نہین
تو لاریب اسکا جوابِ صواب ۔ بطرزِ ملخص جو لبِّ لباب
سُنو گوش دلسے نہو منکرین ۔ کہ منکر پہ دائم عذابِ مہین
کہ اول تو اُمِّ شفیعُ الورا ۔ وہ ہین شرک سے پاک بے امترا
نہ زنہار گاہے کیا سر کو خم ۔ بطرزِ عبادات پیشِ صنم
نہ قائل کوئی اسکا ہے زینہار ۔ ز علمائے خاصانِ پروردگار
کہ ہین وہ معاذ اللہ از مشرکات ۔ نہین بل وہ باللہ از مومنات
فوائد جو ہے بارزہ اے امین ۔ وہ اسرارِ تنزیل از فخرِ دین

چہارم روایت مین یہ بے فتور
کہ در شانِ دیگر وہ ہے بالضرور

بھی ہے قولِ دیگر مین یہ باسداد
کہ اوس سے صلوٰۃ جنازہ مراد

جو یہ جملہ ہے اختلافِ مہان
مفصل یہ آئندہ ہے در بیان

وسلے ہے بخاری مین یہ آشکار
مدارک وغیرہ مین ہے یہ نگار

مفاتیح و روح البیان مین عیان
کہ در عم خیر الوریٰ وہ بیان

یہ تعبیر لاریب تحبیر مین
مطابق یہ ہے جملہ تحریر مین

اعلم واللہ اعلم انہا نزلت فی حق ابی طالب عم نبینا الکریم لا فی شان امہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کما روی عن سعد بن المسیب عن ابیہ انہ قال لما حضرت اباطالب لوفاۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمی قل کلمۃ لا الہ الا اللہ احاج لک بہا عند اللہ فقال واللہ یا ابن اخی لولا مخافۃ العار علیک وعلی بنی ابیک من بعدی لقلتہا فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام لاستغفرن لک ما لم انہ عنہ فمن ذلک الوقت لا یزال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستغفر لہ حتی نزلت ہذہ الآیۃ الکریمۃ ہذا ملخص ما فی التحبیر والتفسیر الکبیر ومدارک التنزیل ودرۃ التاویل وصحیح البخاری والارشاد الساری وروح البیان وغیرہا من زبر اہل الایقان وقول لقائل بانور العین لعل نزولہ مرتین مردود فی روح البیان والتحبیر وغیرہما من زبر النحاریر واللہ یہدی بہ المنصف المصیر وماوی منکرہ نار السعیر

کہ جب وقتِ عمِ شہِ مرسلان
ابوطالبِ مشفقِ بیکران

ہوا بسکہ نزدیکِ مرگ چشی
ہوئی دل سے تب دور جملہ خوشی

تو سطور اونسے شفیع الانام
کہا بہرِ اظہارِ اسلام تام

ویا جسکو معلوم ہووے فہیم — کہ ہے پاک نسب رسول کریم
توپھر بھی کرے اسمین چون وچرا — کہ ہو جس سے تحقیر خیر الورا
تولاریب ہے وہ زاہل جحیم — کہ ہے کفر اوسکا نہایت فخیم

خیوری بیان کر تو شان نزول
کہ مردود ہو اسسے شبہ جہول

سنو اے عزیزو بگوش جنان — کہ ہو تمسے راضی خدائے جہان
کہ در شان انزال قول کریم — تشتت کیا جسنے اہل جحیم
بسے اختلاف ائمۂ کرام — نہ وہ متفق نزد جملہ عظام
کسی نے کہا وہ بعم رسول — دگر نے کہا وہ بجدۂ بتول
علی ولی سے یہ بیشک عیان — جو علم لدنی سے وہ نیک دان

اخرج ابن سعد فی طبقاته عن سیدنا علی کرم الله وجهه انه قال والله ما نزلت آية الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وهب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا وکفاه شرفا

یہ فرمان مولا علی آشکار — مؤکد وہ باقسم پروردگار
کہ نازل نہ آیات قرآن مین — مگر اوسسے ماہر مین ہر آن مین
وہ جسطور جس جائے جس شان مین — وہ ہین نازلہ جملہ فرقان مین
تو ماہر مین ہر ایک سے بالیقین — بفضل خدائے جہان آفرین
کہ بخشا ہے مجھے خالق دو جہان — دل صاف و روشن بسے نیک دان
زبان مجکو ایسی دیا کردگار — کہ ہے ناطق الحق وہ لیل و نہار
تو اوسسے روایت یہ ہے بیگمان — کہ نازل وہ ماکان در یک جوان

که اسطور اہل احادیث نیز — وہ لاریب راوی بفکر و تمیز

که عباس عم شفیع الانام — علیہ صلوٰۃ خدا و سلام

وہ نزدیک بوطالب مہربان — بھی اسوقت حاضر بسوز جنان

کیا سرکو نزدیک اونکے ضرور — تو اونسے سنا کلمہ باصد سرور

وہ کلمۂ شہادت یہ جاری زبان — زبان پر وہ کلمۂ شہادت عیان

تو اس امر سے وہ بسے شادمان — گئے پیش حضرت وہ شادی کنان

سنایا یہ مژدہ بخیر الورا — که اے شافع خلق روز جزا

وہ عمک ابو طالب نامدار — کیا اونسے اسلام اب آشکار

ہوئے اسّے شادان شہ دوجہان — تو شادی ہوئی در زمین آسمان

خبوری مسلمان وہ ہین بالیقین — بہ پیش خدائے جہان آفرین

که ہے اونکے اقرار مین اختلاف — ولے اونکی تصدیق ہے صاف صاف

مصدّق جو دلسے وہ مومن ضرور — یہ نزد خدائے جہان بے فتور

شریعت مین اقرار پہ ہے مدار — که اجرائے احکام ہو آشکار

تو اقرار مین اختلاف کبار — که ہے اسمین بس حکمت کردگار

ولے اونکا دائم یہی اعتقاد — که اے میرے محبوب خیر العباد

جنان اور جان مین تو مسطور ہے — بیان مین لسانپر تو مذکور ہے

مری مردمک مین توئی نور ہے — ترے نور سے خلق مسرور ہے

تری یاد سے قلب معمور ہے — نہ جان سے تو زنہار مہجور ہے

کہ اے عم پڑھ کلمہ تو از لسان ۔ کہ ہو تیرا اِسلام از بس عیان

تو ہو تجکو حجت بہ پیشِ خدا ۔ کرون تیرے حق مین شہادت ادا

کیا مجکو شاہد خدا لا کلام ۔ ہمہ اوّلین آخرین کا مدام

مین شاہد تو مشہود اے باصفا ۔ تو اہلِ محبت تو اہلِ وفا

یہ تیری محبت کا ہے اقتضا ۔ کہ شاہد مین تیرا بہر دوسرا

تو کی عرض اِسطور عم کریم ۔ کہ اے صاحبِ جاہ و خلقِ عظیم

تو ابنِ اخی ہین تو ابنی ضرور ۔ تو نورِ فوادی تو سِرِّ سرور

کرون تجکو خوشنود اے جانِ جان ۔ تو جانِ جنان ہی تو جانِ جنان

نہ مجپر اگر خوف یہ آشکار ۔ کہ دشمن کرین تجپہ اظہار عار

تو فرزند میرا تو نور البصر ۔ تو دلبند میرا تو لختِ جگر

کرین تیرے اخوان پر سبّ و عار ۔ بہر مجلسے دشمنانِ شرار

جو اشیاخ تیرے وہ عالی تبار ۔ وہ لاریب خاصانِ پروردگار

تو دشنام دین اونکو وہ کلّ و کور ۔ مذمت کرین وہ بصد شور و زور

نہوتا اگر خوف یہ از کہان ۔ تو کرتا مین جاری اُسے برلسان

شیخ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوۃ فرمودہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت وفاتِ حضرتِ ابوطالب سر وی رفتہ دعوت کردند واقع نشد ازوی اجابت و نیز علمائے احادیث آوردند کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سر خود را نزد او بردند و شنیدند ازوی کلمۂ شہادت بحضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم چنین رسانیدند کہ اسلم عمک یا رسول اللہ پس خوشحال شدند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مدارج مین اسطور سے آشکار ۔ بھی دیگر کتب مین وہ لابد نگار

یہ شرحِ تعرّف مین ہے آشکار
ریاضِ مُذکّر جو مشہور ہے
وہ بحر المبین مین جو مسطور ہے

یہ بحرِ دُرر مین ہوا ہی نگار
تو اوسمین یہ لاریب مذکور ہے
تو یہ مختصر اُسسے پُر نور ہے

نار الدنیا ابرد من نار جهنم سبعون جزءً وهی ابرد من نار قلوب المحبین سبعمائة جزء فلهذا جاء فی الحدیث تقول النار فی حضرة الجبار ان تعذ بنی بنار قلوب المحبین فانی لا اطیقها وایضا جاء فی الحدیث ان الله تعالی یقول للنار استقصی علی اعدائی والا فبعزتی وجلالی لاعذ بنك غدا بلا اعذبه احداً من خلقی وذلك بان یرسل فیها ثلاثة انفار من المحبین فتغور النار فی فمها رنقطع السلاسل من بینها وتذوب الاغلال فالنار تبکی معتذرة فی حضرة الجبار فیامر الله باخراج المحبین فتصیر النار علی حالها ولکن لاتقف دموعها مدة الاف من السنین من ذلك العذاب الشدید المتین ولله در القائل ذی المجد والفضائل

أَسْتَغْفِرُ اللهَ اِنَّ اللهَ غَفَّارُ
بِالنَّارِ خَوَّفَنِي قَوْمِي فَقُلْتُ لَهُمُ

وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِيْنِ مَا اِثْمٌ وَلَاعَارُ
اَلنَّارُ تَرْحَمُ مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ نَارُ

هذا ملخص ما فی ریاض المذکرین وشرح التعرف وبحر الدرر وکنز الغرر

کہ دنیا مین جو نار ہے آشکار
تو نارِ جہنم ازان بیش حار
ولے در حرارت جو نارِ جنان
کہ اَلعِشقُ نارٌ وہ ہی شعلہ زن

حرارت شرارت مین وہ بیشمار
حرارت مین زائد بہ ہفتاد بار
یہ ہی سات سو بار زائد ازان
وہ قلبِ محبین جسکا وطن

حبیبِ خدا تو رسولِ اَنام — تو مشغول یادِ خدا مین مدام
نہ ہے اوسسے غافل تو لیل و نہار — ہمہ وقت اوسپر کرین جان نثار
مدد گار تیرا خدائے جہان — وہ ناصر تو منصور در ہر زمان
کیا دین حق تونے لابد عیان — یہ دینِ خدا ہے نہ اِسمین گمان
یہ ہی اوس قصیدے مین اے ارجمند — جو ہین اوسکے اشعار ہشتاد و چند
وہ در مدح خیر الورٰی لاکلام — ز بوطالبِ عمِ خیر الانام
بھی یہ شعر در مدح خیر الورا — ازان عم ثابت بلا امترا

وَشَقَّ لَہٗ مِنْ اِسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ — فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَھٰذَا مُحَمَّدٌ

اخرجه البخاری فی تاریخه الصغیر وضمنه حسان علیهما الرضوان کما جزم به فی الخمیس قال المحقق الزرقانی فی شرح المواهب من کتبه بالکسر وعلقه علی من تعسرت ولادتها وضعت فی الحال وقد جربه اهل الکمال

کیا ہمنے تسلیم قولِ کرام — کہ اقرار ثابت نہین اے فہام
ولے اونکی تصدیق پر ہین عظام — تو ضایع نہ وہ نزد رب الانام
تو در مذہبِ عشق نزدِ فحول — کیا عرض مسطور عمِ رسول
کہ ہرگز نہ غم مجکو اے نور عین — کہ تیرا مجھے غم نہو تجبہ شین
تو اوس عار تیرے پہ ہی جان نثار — نہو تجبہ وہ گرچہ مجبہ پہ عار
یہ ایمان و جان جملہ تجبہ پر نثار — کہ اوس عار تیرے سے گرچہ ہے نار
گوارا نہین مجکو ہو تجبہ عار — کہ یہ عار مجبپر ز بوستہ زنار

خیوری جو ہے عشقِ خیر البشر
وہ ہے جملۂ نار سے پُر شرر

اے عزیز و فرزند یہ شعر حضرت ابوطالب
وشق لہ جو متن مین مسطور ہے :
تاریخ صغیر حافظ محمد اسماعیل بخاری
رحمہ اللہ الباری مین مذکور ہے : اور
زرقانی شرح مواہب لدنیہ مین مسطور
مرقوم ہے : اور حضرت عارف باللہ
شمس تتائی اور علامہ بونی اور شیخ
احمد دیربی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سے یہ امر مجرب و معلوم ہے :
کہ جس عورت پر زائیدن فرزند
دشوار ہو : تو اوسپر اگر تعلیق
شعر مذکور جو مسطور ہے نگار ہو

وشق لہ من اسمہ لیجلہ
محمد

تو اوس عورت پر حق سبحانہ تعالیٰ شانہٗ
عنایت بے غایت مبذول فرماوے :
کہ تولد فرزند دلبند بصد سہولت ظہور
مین آوے : اور معنی اوس شعر کا یہ ہے
کہ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے نام جناب
رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو
مشتق کیا ہے اپنے نام نامی سے :
تاکہ تابان و درخشان کرے اونکو
خلائق مین نام رفیع و سامی سے . پس
رب العرش العظیم ذات محمود ہے . اور
حسنا خلق عظیم حضرت محمد و دود ہے :
انپر دائم صلوٰۃ و سلام نامحدود ہے :
اور انکی آل اطہار پر نامعدود ہے :

تو پھر نار افروختہ ہو ضرور / وہ ہو مثلِ اوّل بسوز و حرور

ولے گریہ اوسکا رہی برقرار / زخونِ جگر وہ رہی اشکبار

کرے نالہ و آہ چندین ہزار / زتعذیبِ نارِ دلِ اہلِ نار

تو حاصل ہوا اِسّے اید وستان / کہ اوس نار سے فوق نارِ جنان

تو جب عمِّ خیرُ الورا بیگمان / وہ عشقِ محمد سے تھی پُر جنان

تو اَلعشقُ نارٌ سے تھی دلمین نار / تو وہ نار اِس نار سے خاکسار

کہ جب دلمین ہی عشقِ احمد سے نار / تو ہی اُسپہ وہ نار گلزار وار

نہ وہ نارِ دوزخسے ہو بیقرار / کہ اُسّے کرے نارِ دوزخ فرار

خیوری جو ہی عشق مین باقرار / کرے کفر و ایمان وہ ہر دو نثار

اوسے ذرّۂ عشق درکار ہی / کہ درکارِ این کار آن کار ہی

نہ جب جان و ایمانسے تجرید ہو / تو کب جانِ جاناں کی توحید ہو

نہ جب تجکو تحصیلِ تفرید ہو / تو کب شرکِ مشرک سے تبعید ہو

لہذا یہ فرمانِ خیرُ الانام / عَلَیہِ صَلٰوۃِ خدا و سلام

لَاَستَغفِرَنَّ لکَ حتّٰی اُنہَ عنہ

تو جب عشق میرےمین سرشار ہی / تو مجکو یہ بیشک سزاوار ہی

کہ دائم کرون نزدِ پروردگار / طَلَب اِسطرَح سے بلیل و نہار

کہ ایسی کرے تجکو غفران عطا / کہ جسّے تو مغفور در ہر سرا

یہان تک کہ مجکو یہ فرمان ہو / کہ جسّے مجے دلمین اِتقان ہو

کہ بس اب نہ کہہ تو کہ غفران ہو / اُسیکے لئے جو وہ قربان ہو

بجلے اوسسے جملہ جو ہے در وجود
مگر ایک دل جسمین ہے اوسکی بود

بجلے اوسسے جو بوستانِ سرور
مگر شاخِ دل جسمین ہے اُسکا نور

ز تابش وزد چونکہ بادِ سموم
بسوزد ہمہ جز دلِ پُرغموم

یہ وہ نار گلزار ہے در شغاف
کہ ہے جسکا نارِ جہنم غلاف

کرے سوئے دوزخ اگر یہ گذر
تو نارِ جہنم نپاوے مفر

بجلے اسسے لاریب مثلِ رماد
وہ ہو محو از نامِ بئس المہاد

لہٰذا حدیثون مین ہے یہ بیان
کہ نارِ جہنم کہے بیگمان

کہ یارب نہ بھیجو تو مجکو عذاب
بنارِ جنانِ محبت مآب

محبون کے دلمین جو ہے سوزِ نار
تو اوسکی نہ طاقت مجھے زینہار

جہنم پہ ایزد کرے جب عتاب
کہ ایسا کرونگا مین تجکو عذاب

کسی پر نہ دیسا کیا زینہار
کہ تیرے لیئے ہے وہ مخصوص نار

وہ نارِ دلِ عاشقانِ کرام
کہ ہو نار گلزار جسسے مدام

خیوری نعم جسکے دلمین وہ نار
تو نارِ جہنم کو اُسسے فرار

محبانِ سہ تن کو پروردگار
کرے جبکہ مرسول در دارِ نار

تو نارِ جہنم کرے خود فرار
وہ در قعرِ دوزخ رہی بیقرار

سلاسل گسستہ وہ ذوبانِ غُل
باطباقِ دوزخ بسے شورِ غل

کرے نار گریہ بسے آشکار
وہ خونِ جگر سے بسے اشکبار

تو ہو تب یہ فرمانِ پروردگار
کہ احباب نکلین ازان دارِ نار

اگر تجکو تفصیل منظور ہے
وسے مختصر جو ہوا ہے بیان
احادیث و قرآن سے ہی آشکار
زروح البیان و سراج منیر
زشرح مقاصد بسے معتبر
زبحر العلوم بھی دیگر زبر
ہوئے متفق اسپہ جملہ امام

تو نجم المبین مین وہ مسطور ہے
تو اوسکی یہ اسناد ہے بیگمان
مفاتیح و تحبیر مین ہے نگار
عرائس وہ تمہید از بس شہیر
زاحیائے علامۂ نامور
یہ لب لباب ہمہ رانگر
ہوا اوسسے راضی خدائے انام

قال في شرح المقاصد ذهب جمهور المحققين الى ان الايمان هو التصديق بالقلب وانما الاقرار شرط لاجراء الاحكام في الدنيا لان تصديق القلب امر باطن لابد له من علامة فمن صدق بقلبه ولم يقر بلسانه فهو مومن عند الله تعالى وان لم يكن مومنا في احكام الدنيا ومن اقر بلسانه ولم يصدق بقلبه كالمنافق فبالعكس والنصوص معاضدة لذلك انتهى فال في الاحياء ومفاتيح الغيب والشيخ عز الدين بن عبد السلام رحمه الله العلام ان النطق بكلمتي الشهادة واجب فمن تمكن من النطق بهما ولم ينطق فيجعل امتناعه من النطق بهما كامتناعه من الصلوة فيكون مومنا غير مخلد في النار لان الايمان هو التصديق المحض بالقلب واللسان ترجمانه فلابد ان يكون الايمان موجودا بتمامه قبل نطق اللسان حتى يترجمه اللسان وهذا هو الاظهر اذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من الايمان فلا ينعدم الايمان من القلب بالسكوت

تو نازل کیا حق نے قولِ قدیم | کہ ای صاحبِ خَلقِ و خُلقِ عظیم

نہ کر تو ازین بعد ہرگز دُعا | اوسیکے لئے جو وہ دلسے فدا

کہ ہی مجکو معلوم ای جانِ جان | جو ہی تیرے دلمین وہ سرِ نہان

اوسیطور ہے وہ بعلمِ خدا | کہ تیری رضا جو وہ میری رضا

ولیکن جو ہی اَمرِ شرعِ مُبین | تو اوسکا یہی حکم ہے بالیقین

کہ جو تیرے نزدیک ہین مشرکین | اگرچہ قرابت مین ہون اقربین

تو اونکے لئے تو نکر آشکار | طلَبِ مغفرت کی نہ پروردگار

جنان سے مُصَدِّق وہ نزدِ خدا | بلا ریب مومن مُوَحِّد سدا

ولے حکمِ شرعی نہ اوسپر روان | کہ حکمِ شریعت کا مظہر لسان

زبان سے جو اقرار مشہود ہو | جنانسے نہ تصدیق موجود ہو

تو مومن وہ ظاہر مین بے امترا | ولے ہے زکفّار نزدِ خدا

مُنافق شریعت مین وہ لاکلام | جہنم مین جاوے فبِئسَ المقام

ولے جو مُصَدِّق جنانسے ضرور | اگرچہ نہ اِقرار کا ہو ظہور

تو ہی اوسکا مَسکن وہ دارِ جنان | کہ مومن وہ تصدیق سے بیگمان

کہ اِقرار مسقوط ہے چند جا | نہ وہ رکنِ ایمان بہ پیشِ نُہے

وہ ہی ترجمانِ جنان بالیقین | ہوئے مُتفق اسپہ علمائے دین

وہ لاریب مثلِ صلوٰۃ و صیام | نہ ایمان کا زنہار اوسپر قیام

کرے ترک اوسکو بقدرت اگر | تو عاصی وہ لاریب ای ذی ہنر

کہین اوسکو مومن ہمہ مومنان | ولے نزدِ ایزد نہ در این جہان

| نگہبان انکا خدائے قدیم | وہ حامد یہ محمود خلق عظیم |
|---|---|

قال فی الہدی النبوی والامتاع ومنہل الصفا ونسیم الریاض و التحاریر لاقوال ائمۃ التفاسیر وغیرھا من زبر النحاریر واعلم ان ابا طالب کانت محبتہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعرفتہ بانہ رسول اللہ وتصدیقہ فی قلبہ محققۃ ولکن اللہ تعالیٰ لم یظہر اسلامہ وفی ذلک حکم عظیمۃ وعبرۃ فخیمۃ منہا انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی جوارہ وحمایتہ ظاہرا حتی ما کان احد یجتری علیہ فلو اظہر الاسلام لم یقبلوا جوارہ اذ لا جوار للمسلمین عندھم فلہذا احبس اللہ لسانہ عن الاقرار فینبغی لکل مومن ان یتادب فی ھذا المرام ولا یوذی حبیب اللہ الملک العلام علیہ اطیب الصلوۃ وازکی السلام ومما قالہ ابو طالب فی القصیدۃ الطویلہ فی نصرتہ علیہ الصلوۃ والتحیات الجمیلہ ھذہ الابیات المعوذات الجلیلہ

فتفکر فیہا من عقیدتہ الاصیلہ

| | |
|---|---|
| وَلَمَّا رَاَیْتُ الْقَوْمَ لَا وُدَّ فِیْھِمُوْ | وَقَدْ قَطَعُوْا کُلَّ الْعُرٰی وَالْوَسَائِلِ |
| فَاَحْضَرْتُ عِنْدَ الْبَیْتِ رَھْطِیْ وَاِخْوَتِیْ | وَاَمْسَکْتُ مِنْ اَثْوَابِہٖ بِالْوَصَائِلِ |
| اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مِنْ کُلِّ طَاعِنٍ | عَلَیْنَا بِسُوْءٍ اَوْ مُلِحٍّ بِبَاطِلِ |
| وَبِالْبَیْتِ حَقِّ الْبَیْتِ مِنْ بَطْنِ مَکَّۃَ | وَبِاللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِغَافِلِ |
| وَمَنْ حَجَّ بَیْتَ اللّٰہِ مِنْ کُلِّ رَاکِبٍ | وَمِنْ کُلِّ ذِیْ نَذْرٍ وَّمِنْ کُلِّ رَاجِلِ |
| وَتَوْقَافِھِمْ فَوْقَ الْجِبَالِ عَشِیَّۃً | یُقِیْمُوْنَ بِالْاَیْدِیْ صُدُوْرَ الرَّوَاحِلِ |
| وَلَیْلَۃِ جَمْعٍ وَالْمَنَازِلِ مِنْ مِّنًی | وَھَلْ فَوْقَھَا مِنْ حُرْمَۃٍ وَّمَنَازِلِ |

عن النطق الواجب کما لا ینعدم بترك الفعل الواجب انتہی و فی التمہید
عن الامام الاعظم والہمام الاقدم ابی حنیفۃ النعمان بلّغہ اللہ اعلیٰ
غرف الجنان والناس فی الایمان علی ثلاث مراتب احدہم مومن عنداللہ
تعالیٰ وکافرعند الناس وہومن یعرف اللہ تعالیٰ ویعتقد التوحید ولکن
لم یظہرالاقرار ویظہرالکفر تقیۃً والثانی کافرعنداللہ تعالیٰ ومومن عندالناس
وہومن اقربلسانہ ولم یعتقد بجنانہ والثالث مومن عنداللہ وعندالملائکۃ
والناس اجمعین وہومن اقربلسانہ وصدّق بجنانہ انتہی قال اللہ الملک
المنان اُولٰئِكَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْاِیْمَانُ وقال اللہ عظیم الشان اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ
وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ وقال اللہ الغافرلذنوبکم وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ
فِیْ قُلُوْبِکُمْ قال فی السّراج المنیر وغیرہ من التفاسیر کروح البیان
والتحبیر واسرار التنزیل ودرۃ التاویل وبحر العلوم وعرائس البیان
وغیرہا من زبر اہل العرفان وانّ تلك الآیات السّاطعۃ من الحجج القاطعۃ
علی انّ الایمان ہو التصدیق بالجنان وامّا اقرار للّسان فلیس بداخل
الایمان ہذہ المعۃ من نجم المبین واللہ یہدی بہا المتّقین ۵

ابوطالبِ عمِّ خیرُ العباد
جو ہے درقصیدۂ تعوّذ عیان
وہ تعویذ ہے بہرِ خیرالورا
کیا اوسکو انشائے عمِّ رسول
کہ یہ چشمِ اعدا سے محفوظ ہون

یہی اونکا لاریب ہے اعتقاد
معوّذ ہوئے جسمین وہ جانِ جان
زخلّاقِ ارضین ورب السّما
برائے حبیبئے پدرِ بتول
یہ عینِ عنایت سے ملحوظ ہون

کہ ہی کفر افشائے سرّ نہان — کہ لائق نہ اسکے مگر سرّ دان
نہوتا اگر کفر افشائے آن — کَشَفْتُ لَہٗ عِنْدَکُمْ بِالْبَیَان

اِفْشَاءُ سِرِّ الرُّبُوبِیَّۃِ کُفْرٌ اَوْرَدَہُ العلامۃ الخادمی فی البریقۃ المحمودیۃ والعلامۃ البونی فی شمس المعارف الالھیۃ وغیرھما فی الزبر الدینیۃ قدس اللہ اسرارھم السنیۃ

تو اب تم سنو یہ بگوش جنان — کہ اہل ظواہر یہ ہی جو عیان
کہ لاریب جو اہل تصدیق ہی — نہ اقرار سے اُسکو توفیق ہے
تو دائم نہ دوزخ مین اوسکا مقام — کہ ہی دار اوسکا وہ دار السّلام
کہ مومن وہ لاریب نزد خدا — یہی امر شرعی نہ اسمین خطا
ہوئے متّفق اسپہ جملہ عظام — یہ مذکور بالا ز کتب فخام
تو وہ عمّ خیر الورا انکا نام — ابو طالب ذی محبّت مدام
جنان سے مُصدّق بلا امترا — بلاریب مومن وہ نزد خدا
تو اِسّے نہ منکر کو جائے فرار — و اِلّا اُسے نار مین ہو قرار
ولے عدم اقرار مین ہی کلام — کلام مصفّےٰ جو نزد فہام
تو اس عدم اقرار مین آشکار — سبسے سرّ لاریب نزد کبار
سیکھے اُنسے یہ ہی بصدق و یقین — یہ مذکور بالا ز علمائے دین
کہ ظاہر مین تھے وہ شفیع الانام — علیہ صلوٰۃ خدا و سلام
اُنو کی حمایت مین لیل و نہار — جوار نبی پر وہ تھے جان نثار
تو سب دشمنان شفیع الورا — وہ مقہور تھے اُسّے بے امترا
نہ کرتا کوئی اوسمین چون و چرا — کہ عہد حمایت پہ تھے وہ سدا

فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا مِنْ مَّعَاذٍ لِعَائِذٍ
وَهَلْ مِنْ مُّعِيْذٍ يَتَّقِي اللهَ عَاذِلِ

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللهِ نَتْرُكُ مَكَّةَ
وَنَظْعَنُ اِلَّا اَمْرُكُمْ فِيْ بَلَابِلِ

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللهِ تُبْزِيْ مُحَمَّدًا
وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُوْنَهٗ وَنُنَاضِلِ

بِكَفِّيْ فَتًى مِثْلِ الشِّهَابِ سَمَيْدَعٍ
اَخِيْ ثِقَةٍ حَامِي الْحَقِيْقَةِ بَاسِلِ

شُهُوْرًا وَاَيَّامًا وَحَوْلًا مُحَرَّمًا
عَلَيْنَا وَتَاْتِيْ حِجَّةٌ بَعْدَ قَابِلِ

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

يَلُوْذُ بِهِ الْهُلَّاكُ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ
فَهُمْ عِنْدَهٗ فِيْ رَحْمَةٍ وَفَوَاضِلِ

فَلَا زَالَ فِي الدُّنْيَا جَمَالًا لِاَهْلِهَا
وَزَيْنًا لِمَنْ وَالَاهُ رَبُّ الْمَشَاكِلِ

فَمَنْ مِثْلُهٗ فِي النَّاسِ اَيُّ مُؤَمَّلٍ
اِذَا قَاسَهُ الْحُكَّامُ عِنْدَ التَّفَاضُلِ

حَلِيْمٌ رَّشِيْدٌ عَادِلٌ غَيْرُ طَائِشٍ
يُوَالِيْ اِلٰهًا لَيْسَ عَنْهُ بِغَافِلِ

فَاَصْبَحَ فِيْنَا اَحْمَدُ فِيْ اَرُوْمَةٍ
تُقَصِّرُ عَنْهُ سَوْرَةُ الْمُتَطَاوِلِ

فَاَيَّدَهٗ رَبُّ الْعِبَادِ بِنَصْرَةٍ
وَاَظْهَرَ دِيْنًا حَقُّهٗ غَيْرُ بَاطِلِ

سنو اے محبو بحب حبیب
کہ ہو اسّے ایمانکوا و فر نصیب

کہ تصدیق عم نبی لا کلام
بلا ریب ثابت وہ نزد عظام

و لے اوسکا اقرار معدوم ہی
کہ یہ سر اسرار مکتوم ہے

جو ہی سر وان اسکو معلوم ہی
کہ وہ سر سری سے مفہوم ہی

و لے امر شرعی جو ملزوم ہے
اوسیکا بیان ہمیہ محتوم ہے

کہ سر حقیقت جو مختوم ہے
تو اظہار آن بسکہ مذموم ہی

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ لا دلالة فی هذه الاية علی كفر ابي طالب ذلك
لانه قال عند موته يا معشر بني عبد مناف اطيعوا محمدا وصدقوه تفلحوا
وترشدوا فقال عليه الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه الكرام يا عمی تامرهم
بالنصح لانفسهم ولا تقول لا اله الا الله اشهد لك بها عند الله تعالی قال
يا ابن اخي قد علمت انك صادق ولولا ان يكون عليك وعلی بنی ابيك
مسبة بعدي لقلتها ولا قررت بها عينك هذا ملخص ما في نجم المبين

والله یهدی به الموقنین

سنو اے عزیز و عزیز الکلام — کہ جسّے عزیز ونکا ہو احترام
کہ یہ قولِ ایزد جو مذکور ہے — کلامِ خدا مین جو مسطور ہے

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ

تو کفرِ ابی طالبِ مہربان — نہ ہی اُسّے زنہار ہرگز عیان
کنایت اِشارت سے معدوم ہی — توکب وہ صراحت سی مفہوم ہی
و لے منکرون کا یہان اِتّہام — کہ ہادی نہ زنہار خیرُالانام
کہ اِسطور فرمانِ پروردگار — کہ جو تیرا محبوب لیل و نہار
تو اوسکا تو ہادی نہین زینہار — ابوطالبِ عمّ وہ آشکار
و لے جسکو چاہی خدائے کریم — تو وہ مہتدی بر رہِ مُستقیم
تو ہادی نہین جبکہ خیرُالوریٰ — تو کیونکر وہ شافع بروزِ جزا
کہ لابد ہدایت وہ اصلِ اصیل — شفاعت ہوئی اُسّے فرعِ ظلیل

خیوری سے اِسکا سُنو اب جواب

تو اقرار ہوتا اگر آشکار | زعمِ نبی مشفقِ جان نثار
بدینِ محمد علیہ السلام | تو ہوتا وہ باطل جو عہدِ لئام
جوار و حمایت نہوتے مدام | نہ ظاہر مین حامی کا زنہار نام
کہ نزدیکِ آن جملۂ مشرکین | جوارے نہ معہود للمسلمین
حمایت نہ زنہار تھی معتبر | برائے مسلمان اگرچہ پسر
تو اسواسطے خالقِ دوجہان | کہ غالب نہ زنہار ہون مشرکان
زبان کو کیا منع اقرار سے | اگرچہ زیادہ وہ صد بار سے
کرے دل کی تصدیق ظاہر مدام | کہ لاریب ہی تو رسولِ انام
تو بیشک نبی سید المرسلین | حبیبِ خدا رحمتِ عالمین
جو ہے دین تیرا وہ دینِ خدا | وہ حق الیقین ہے بلا امترا
نہ بطلان کا اوسمین ہرگز گذر | وہ حقِ حقیقت بسے معتبر
جو اس دین پر ہے وہ از مفلحین | بلاریب دائم وہ از راشدین
کہ یا ای اولادِ عبدِ مناف | اطیعوا محمد بلا اختلاف
بجالاؤ تصدیق اوسکی بجان | وہ صادق وہ مصدوق ہی بیگمان
تو لاریب ہو تم زاہلِ فلاح | یہی امرِ معروف امرِ صلاح
یہی نزدِ مرگِ جسنی تھا بیان | اسی پر وہ دنیا سی لابد روان
یہ اقرار با عدمِ اقرار تھا | یقین اسمین بھی سرِ اسرار تھا
کہ ہون اونپہ دو حکم لابد روان | کہ ہین وہ فدا بر شہِ دوجہان

قال فی مفاتیح الغیب والتحبیر وغیرہما من نہ برالمشاہیران قولہ تعالے

رضائے تو ہر طور منظور ہے — نہ اسمین کسیطور محظور ہے
ولے وہ جو اقرارِ عمّ فہیم — بوقتِ سوالِ رسولِ کریم
تو روزِ ازل مین وہ لابد عدیم — کہ یہ حکمتِ رب یہ سرِّ عظیم
نہ تیرا ارادہ بھی مقرون ہی — ارادے ازل سے جو مکنون ہے
قرابت کے رو سے یہ تیری نوال — کہ اقرار ہو اُنسے وقتِ سوال
تو اجرائے احکامِ ایمان تمام — ابو طالب عمّ پر ہون مدام
تو یہ اُنکے حق مین نہ مکتوب ہی — نہو اسّے غمگین تو محبوب ہی
جو مقرون ہوتا ارادۂ رسول — ارادے ازل سی جو اصلِ اصول
تو لاریب اقرار پاتا ظہور — ابو طالب عمّ سے بالضّرور
نہ خواہش ہوئی یہ زنورِ حبیب — کہ لاریب ہی اسمین سرِّ عجیب
تو کیونکر وہ اظہارِ اقرار ہو — اگرچہ وہ اقرار صد بار ہو
تامّل ذرا کر بفکرِ جنان — تو انصاف سے ہو ز اہلِ دلان
کہ جسوقت جاری کیا بر زبان — حبیب خدا شافع دو جہان

## اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الاِسلَامَ بِعُمَرَ کیف اجابہ

کہ ای میرے معبود پروردگار — تو مقصود و مطلوب در جملہ کار
تو کر دینِ اسلام کو اب عزیز — عُمَر سے جو فاروق اہلِ تمیز
تو کسطور فی الفور یہ مُستجاب — ہوا بارِ ایزد مین بے ارتیاب
کہ نورِ نبی جب ہوا در وجود — وہ کنزِ خفی سے ہوا در شہود
تو اُسوقت جسطور اونکی رضا — کہ در اصل ہی وہ رضائے خدا

بجلے جسّے منکر کا دل جون کباب

رسولِ خدا کے جو ہین منکرین
سزا وارِ لعنت وہ ہین بالیقین

کہ تحریفِ معنی کرین وہ لئیم
وہ مثلِ یہودی زاہلِ جحیم

وہ اولادِ ابنِ مُغیرہ ولید
پلیدی مین اُسسے زیادہ پلید

کہ فرمانِ رَبّ درکتابِ قدیم
جو احمد کا موذی وہ لابد زنیم

کہ معنی ہدایت کا اِسجا ضرور
وہ اِعطائے توفیق ہی بے فتور

کہ پیدا کرے ہے خدا اِہتدا
کہ ہو جسّے تصدیقِ ایمان ادا

جو اِعطائے توفیق ہو درجَنان
تو اقرار اُسّے کرے یہ لِسان

نہ یہ خلق و توفیق ہو گر عطا
تو دل بھی زبانسے وہ ہو کب ادا

یہ اِعطائے توفیق فعلِ خدا
کرے خلق وہ درجَنان اِہتدا

وہ خالق وہ خلّاق بے اِمترا
اُسی رب کے مخلوق ارض وسما

نہوگر یہ معنی یہان پر مُراد
تو قولین ایزد مین ہووے تضاد

کہ ہادی نہین تو یہ قولِ قدیم
ہوا جیسا آیت مین بالا رقیم

تو ہادی بلاریب اُمّی مصطفےٰ
نہ تیری ہدایت مین کچھ اِمترا

اِسیطور فرمانِ پروردگار
کلامِ خدا مین یہ ہی آشکار

وَاِنَّکَ لَتَھْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

تو ہی عدمِ ہادی سے لابد مراد
کہ خالق نہین تو براے عباد

نہ میرا تو زنہار گاہے شریک
تو فیضِ قدیمی حبیبِ ملیک

تو ہی ہادیٔ خلق لیل ونہار
شفیعِ خلائق تو ہے آشکار

و بالجملة یفهم من له الدرایة بان هذه الایة قد دلت علی ان ذا الجلال والاکرام یرضی حبیبه علیه الصلوة والسلام وارضاه فیما مضی فی جمیع المرام فسبحان من اعزه بهذه الفضیلة العظیمة وشرفه بتلك الخصیصة الفخیمة

مواہب مین ایسا جو مسطور ہے
کہ ہی بعض جاہل کا ایسا مرام
اگرچہ رہے ایک در دارِ نار
تو لابد یہ ہے از غرورِ رحیم
حقوقِ خدا سے وہ اعرف مدام

وہابی کا دل جسسے مغرور ہے
کہ راضی نہون رب سے خیر الانام
زمرحومہ اُمّت بروزِ شمار
نہ کیون رب سے راضی رسول کریم
تو لا ارضی کیونکر کرین وہ کلام

خیوری سے اِسکا سنو اب جواب
نہ زنہار ہی اوسمین کچھ ارتیاب

کہ وہ شبہ بالا جو مذکور ہے
کیا اوسکو مردود حفاظِ دین

وہ سہو و خطا اور پُرزور ہے
کہ ہی وہ خلافِ حدیثِ مُبین

قال فی انوار الحقائق وعن علی رضی الله عنه لما نزلت هذه الایة وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى قال علیه الصلوة والسلام وعلی اله واصحابه الکرام اِذًا لا ارضی و واحدٌ من امّتی فی النار وکذا رواه البزار والطبرانی وابو نعیم والزرقانی فی شرح المواهب للقسطلانی شاه عبد العزیز قدس الله سرّه الحریز در تفسیر فتح العزیز فرموده که در حدیث شریف ست که چون آیت وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى نازل شد آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بار ان خود فرمودند که من هرگز راضی نشوم تا انکه یک کس از امّت خود بهشت داخل

| | |
|---|---|
| تو اوسطور سب کا رکا ہو ظہور | کہ منظور ایجاد سے یہ ضرور |
| کہ اونکی رضا کے نہو کچھ خلاف | یہی عہد و پیمان ہوا صاف صاف |
| جو مذکور بالا ہوا ہے بیان | وہ نجم المبین ہیں مفصّل عیان |
| دلے ہیں یہ قطرہ زبحرِ عمیق | نہ قطرہ سے زنہار ہو تو غریق |

قال فی روح البیان وتفسیر العلامۃ السمان وغیرھما من تفاسیر ارباب الاتقان تحت قولہ تعالیٰ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ کانہ قال انت شفیع فی الجنایات لا شریک فی الھدایات ای فی خلق الاھتداء واعطاء التوفیق لمن یشاء کما ھو مصرح فی الشیخزادہ والسراج المنیر ومدارک التنزیل ومفاتیح الغیب والتحبیر وشرح الشفا لعلی القاری رحمہ اللہ الباری وغیرھا من زبر الکملا قال فی عرائس البیان ان الھدایۃ مقرونۃ بارادۃ الازل فلو کانت ارادۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ ذوی الحکم فی حق ابی طالب مقرونۃ بارادۃ الازل لکان مھتدیا ولکن کان محبتہ وارادتہ فی حقہ من جھۃ القرابۃ الاتری انہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام اذا قال اللّٰھم اعز الاسلام بعمر کیف اجابہ انتھی وقد قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی قال فی مفاتیح الغیب وکشف القناع من الریب دلت ھذہ الآیۃ علی انہ تعالیٰ یفعل کل ما یرضاہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وبعد متہ ھذہ الآیۃ مناسبۃ لذلک کانہ تعالیٰ یقول لا اودعک ولا ابغضک علی احد من اصحابک واتباعک واشیاعک طلبا لمرضاتک وتطییبا لقلبک انتھی

یحب اللہ والحبیب یحبه اللہ والکلیم یاتی الی طور سینا کالسائلین والحبیب
ینام علی فراشه فیاتی الیه جبرئیل فاسراہ اللہ الی مکان فی طرفة عین
لم یبلغه احد من المخلوقین وقال ابن الجوزی رحمه اللہ الولی ان اللہ تعالیٰ
اوحی الی سیدنا محمد صلی اللہ علیه وسلم یا حبیبی کل احد یطلب رضائی
وانا اطلب رضاك انتهی وروی مسلم عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان اللہ
تعالیٰ قال لجبرئیل اذهب الی محمد فقل انا سنرضیك فی امتك ولا نسوك
قال الامام النووی رحمه اللہ القوی هذا الحدیث موافق لقوله عز وجل
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى واما قوله ولا نسوك فقال صاحب التحریر
هو تاکید للمعنی ای لا نحزنك لان الارضاء قد یحصل فی حق البعض
بالعفو عنهم ویدخل الباقی فی النار فقال تعالی نرضیك ولا ندخل علیك
حزناً بل ننجی الجمیع تم کلامه قدس مقامه

## شعر

| | |
|---|---|
| اَلَمْ يُرْضِكَ الرَّحْمٰنُ فِیْ سُوْرَةِ الضُّحٰی | وَحَاشَاكَ اَنْ تَرْضٰی وَفِیْنَا مُعَذَّبٌ |

جو ولسوف یعطیک نازل ہوا
تو اسطور فرمانِ شاہِ شہان
ہوا پیش یاران بسے آشکار
اگر میری اُمّت سے در دارِ نار
نہ رہنا رہی یہ رضائے جنان
جو مرحومہ اُمّت یہ ہی بیگمان

جو عہدِ رضا ہے بخیرُ الورا
حبیبِ خدا سیّدِ انس و جان
کہ رب سے نہ راضی ہین ہون تنہا
رہی ایک عاصی بروزِ شمار
کہ دوزخ مین از اُمّتی عاصیان
تو کیونکر نہ جنّت اِنونکا مکان

نکنم انتہی و عارف باللہ یعقوب بن عثمان قدس اللہ سرہٗ باللطف
والاحسان در تفسیر خویش تحت آیت مسطورہ فرمودہ کہ جناب رسول
کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم فرمود تا یکے از امت من بدوزخ باشد
من راضی نشوم انتہی واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن سیدنا علی رضی اللہ
عنہ انہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام لا یرضی ان یدخل
احد من امتہ النار فقولہ لا یرضی موقوف لفظا و مرفوع حکما اذ لا
مدخل للرای فیہ قال القاضی عیاض قدس اللہ سرہ الفیاض فی کتاب الشفاء
روی عن بعض آل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو سیدنا علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ علی ما ذکرہ الثعلبی فی تفسیرہ انہ قال لیس ایۃ فی القران
ارجی منھا ای من ایۃ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ثم بیّن وجھہ ولا یرضی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل احد من امتہ النار ورواہ
ایضا ابو نعیم فی الحلیۃ موقوفا والدیلمی فی الفردوس مرفوعا وروی
انہ لما نزلت قال اذن لا ارضی وان یکون واحد من امتی فی النار
ھکذا فی شرح الشفا لعلی القاری رحمہ اللہ الباری وروی البیہقی
عن ابن عباس علیہم رضوان اللہ ملک الناس فی تفسیر وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ
رَبُّكَ فَتَرْضٰى قال رضاہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل امتہ کلھم الجنۃ
قال فی تفسیر بحر الدرر والتحبیر وغیرھما من زبر النحاریر قال موسی
علیہ السلام یا رب انا کلیمک ومحمد حبیبک فما الفرق بین الکلیم والحبیب
فقال ان الکلیم یعمل برضاء مولاہ والحبیب یعمل مولاہ برضائہ والکلیم

نہ ہے اونکو دوزخ کا غم زینہار ۔ کہ دوزخ کرے اُسسے لابد فرار

یہی شرطِ اُمّت یہ لابد ضرور ۔ کہ ہو دلین حُبِّ حبیبی سے نور

خدا بعد اونکا تو سمجھے مقام ۔ سمجھے دل سے یکتا وہ خیرُ الانام

مُنزّہ وہ شرکت سے بین الورا ۔ تو ادراکِ خلقت سے وہ ماورا

نہین اونکا واللہ ممکن نظیر ۔ کہ ہے وہ علیٰ کُلِّ شَیْءٍ قدیر

کہ چاہا نہ ایزد نے اونکا نظیر ۔ تو کسطور مُمکن نظیرِ بشیر

جمالِ خدا وہ خدائے جمال ۔ وہ نورِ خدا ہی نہ ہے ذُوالجلال

وہ نورِ بقا ہے نہ اونکو زوال ۔ سرورِ لقا وہ نہ ہے بے مثال

وہ مشکاتِ ازلی وہ ابدُالآباد ۔ وہ مصباحِ قُدّوس ربّ العباد

وہ قندیلِ سُبحان سبحان ہے ۔ کہ جسکی صفائی وہ قُرآن ہی

چو کوکب وہ ہی بر سمائے قِدم ۔ وہ دُرّی سرمد بآفقِ ہمسم

منوّر وہ از زیت شجرِ عظیم ۔ نہ شرقی نہ غربی ز کنزِ قدیم

وہ نورٌ علیٰ نور بے مثل نور ۔ وہ ظاہر وہ باطن وہ یکتا غفور

نہ اُن دو مین حائل مگر یک زجاج ۔ اسی پردہ دُئی کا ہوا ہے رواج

صفت ذات مین ہی زجاج لطیف ۔ بچشمِ لطافت نگر اے کثیف

نہ وہ عین ہی بھی نہ وہ غین ہے ۔ بغیرِ زجاجہ وہی عین ہے

خیوری ز نورِ سراجِ مُنیر
مُنوّر ہوا جو وہ بیشک بصیر

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ

جو میری رضا اُسکو منظور ہے
کہ جسطور وہ عہدِ مسطور ہے

تو راضی نہونگا مین رب سے کبھی
مگر جاوے جنت مین اُمت سبھی

نہ زنہار عہدِ خدا کا خلاف
کہ یہ از محالات ہی صاف صاف

تو کیونکر نہ غنچۂ مرامِ جنان
شگفتہ گلے ہوز بادِ جنان

نہ غمناک ہون اب دلِ خستگان
وہ جنت مین جاوین سبھی شادمان

کلیمِ خدا نے کیا یہ سوال
بوقتِ مناجات باذوالجلال

کہ یارب تو فرما بلطفِ عمیم
کہ کیا فرق ہی در حبیب و کلیم

دیا مجکو تو نے خطابِ کلیم
حبیبِ خدا وہ رسولِ کریم

ہوا تب یہ فرمانِ پروردگار
کہ دونوین یہ فرق ہی آشکار

کہ ہر کار مین تجکو میری رضا
مقدم شب و روز بے انتہا

یہی ہے کلیمِ خدا کا مقام
رضائے خدا کا وہ طالب مدام

کرے کار جو کچھ خدائے مجیب
تو منظور اوسین رضائے حبیب

خلافِ رضائے حبیبِ خدا
نہ ہرگز کرے کچھ خدائے سما

مقامِ حبیبی یہ پُر نور ہے
کہ اونکی رضا رب کو منظور ہے

کلیمِ خدا و خدا کا خلیل
یہ ہین طالبانِ رضائے جلیل

خدا کی طلب ہی رضائے حبیب
حبیبِ خیوری زہے یہ نصیب

رضائے حبیبی کا طالب خدا
خدا کی قسم اب نہین غم سدا

جو تیری رضا اُسکو منظور ہے
تو اُمت یہ جنت مین مسرور ہے

۲
ہوا تجکو معراج بر کوہ طور
ہوا اونکو معراج بر عرشِ نور
قدم تیرا ہی طور پر بیگمان
قدم اُنکا لاریب در لامکان
کہ نعلین پائے خیر الوریٰ
وہ عظمت مین برتر ز عرشِ علا

لمّا جاء موسیٰ لمیقاتنا الآیۃ

کہ اوس طور پر جبکہ آئے کلیم
یہ آنے سے موصوف نزدِ فہیم

کیا فعل منسوب سوئے کلیم
کہ ہستی مین تھے وہ بوصفِ سلیم

جو آوے وہ ہستی سی ہشیار ہے
لیجاوین اُسے جو وہ سرشار ہی

جو آنا صفت ہی برائے عوام
لیجانا ز نعتِ خواصِ کرام

جو آوے نہ فانی ز وصفِ وجود
جو فانی لیجاوین تسے باسعود

جو آوے تو شاید نہ پاوے وہ بار
بلاوین جسے اوسپہ ہے نہا نثار

کرین یاد اوسکو ہمہ بار بار
کہین کب مشرف کرے وہ نگار

وہ لاریب مطلوب و مذکور ہے
وہ محبوب در عین چون نور ہی

وہ مخصوص بیشک مرادِ مرید
وہ منصوص با صد ودادِ وحید

لہذا ہوئی لن ترانی ندا
کلیم خدا کو جو موصوفِ جا

نظر کر بسوئے جبل سے کلیم
کہ ہرگز نہ دیکھے تو ذاتِ قدیم

صفاتی تجلّی سے تو بے قرار
کہ غشّہ صعقا ہوا آشکار

یہانتک تو بیتاب ہی بیگمان
کہ طوطیئے جان ہو جبانسے روان

تو دیکھے نہ زنہار ذاتِ قدیم
یہ دیکھے جو ہے اہلِ خُلقِ عظیم

نہ مازاغ ہرگز نہووے طغیٰ
وہ چشمِ حبیبی بوقتِ لقا

کہ سبّوح قدّوس کحلُ البصر
قدم کی ادا اوسمین ہی سربسر

حیائے ازل سے وہ سرشار ہی
اباہ جسکے مژگا نپہ جان بار ہی

وہ ہی شرمگین کنزِ مخفی سدا
نگاہِ خدا جستے ہووے ادا

فِیْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ الآیۃ

دُوم فرق یہ ہے بقولِ خدا
کلیم و حبیبی مین سارے باصفا
کہ لابد مُحبِّ خدا ہے کلیم
خدا ہے مُحبِّ حبیبِ قدیم
خدا سبکا مقصود و محبوب ہے
ہمہ اوسکے طالب وہ مطلوب ہے
خدا کا جو مطلوب و مقصود ہے
وہ محبوبِ محمودِ محمود ہے
خدا اوسکا حامد مُحبِّ قدیم
کہان یہ حبیبی کہان وہ کلیم

جو محبوبِ محبوب محبوب ہے
غیوری کا بیشک وہ مطلوب ہے

سوم یہ کہ لابد کلیمِ مبین
گئے طورِ سینان پہ چون سائلین
وہ در روز آئے برائے سوال
گدائی کیا از خدائے نوال
کہ در روز دربارِ شاہِ انام
وہ مفتوح لابد برائے عوام
تو لاریب معراجِ موسیٰ کلیم
وہ در روزِ روشن ہوا اے فہیم
کہ مقصود و معہود اوسکے سوال
ولے اُسکے فائز نہ وہ ذی کمال
وہ معراجِ خیر الوریٰ حبیب
ہوا اونکو لاریب در شب نصیب
کہ آئے نہ خود یہ برائے سوال
کہ اِنکو بُلایا برائے وصال
کہ وقتِ وصالِ ہمہ دوستان
بلاریب در نیم شب ہمگیان
خدا نیم شب پر یہ ہی جسم و جان
کہ جسمین ہوا وصلِ جانِ جنان

یہانتک ہوا قاب قوسین مین کہ باقی نہ تھی قید اثنین مین
نہ مین اور تو کا وہان کچھ نشان وہی وصل او ادنیٰ بیشک عیان
نہ تعبیر مین ہو یہ وصفِ نہان کہ یہ سرِّ جانان عیان پیشِ جان
وہ میمِ مکان پر ہوا جبکہ لا تو کان اللہ باقی نہ تھا دوسرا

کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ ثَان

یہ لام و الف میم سے ہے متّصل وہی ایک ہی لام بے منفصل
وہی لام کان وہی لامکان مکان مین نہو لام کان عیان
الف لام ہی میم تاجِ کتاب اوسی تاج سے ہیں یہ جملہ نتاج
یہ ترتیب لازم برائے مکان کہ بیشک رہی کچھ دوئی کا نشان
یہ دارِ الم ہے یہ دارِ فراق کہ ہجرانسے دل پر رہی احتراق
ولے لامکان ہی مکانِ وصال تو لابد ہوا لام کا اتّصال
بلاریب لام و الم دو نگار ولے درحقیقت ہے یکے آشکار

خیوری زبان بند دیگر مگو
وہی ایک ربّی وہی ایک ہو

ہوا اوس بیانسے یہ بیشک نصیب کہ منظور ایزد رضائے حبیب
تو از عدم اقرارِ عمّ رسول نہ زنہار لازم یہ نزدِ فحول
کہ ایزد کو از رضائے خیر الورا نہ منظور و مطلوب در ہر سرا
نہین بلکہ مقصودِ ربّ الانام رضائے حبیبی علیہ السّلام
لہٰذا کیا ردّ علمائے دین محدّث مفسّر جو ہین بالیقین

لہذا یہ فرقان مین فرمان ہی  
کہ لاریب تیری یہی شان ہی

سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا الآيۃ

کہ اِسرائے تیرے یہ سبحان ہی  
کہ سبحان ربی یہ کیا شان ہی

یہ وہ شانِ غفرانِ عصیان ہی  
کہ شانِ خدا کی وہ برہان ہی

یہ وہ شان ہے نورِ ایمان ہی  
کہ شانِ خدا جسّے با شان ہی

یہ وہ شان ہی رب کا تبیان ہی  
کہ شانِ الٰہی وہی شان ہی

خیوری یہی شانِ سبحان ہی  
کہ سبحان ربی خدا شان ہے

تو ہی اونکا اِسرائے تا لامکان  
مکان اور مکان جہان بے نشان

تو اسریٰ حقیقت ہی خدا کی ضرور  
ہوا جسکا بہر حبیبی ظہور

کہ رب نے بلایا اوسے جو حبیب  
وہان جو نہ ہرگز کسیکو نصیب

کہ فانی یہ از جملہ ذات و صفات  
نہ ہی دو دِ نفسی درین نورِ ذات

من اللہ یہ فی اللہ مع اللہ مدام  
یہ باللہِ باقی نہ اِسمین کلام

تو حق نے کیا وصف اپنا بیان  
کہ مجمین وہ فانی دوئی بی نشان

کرون وصف اوسکا مین کیونکر بیان  
وجودِ بیا نین نہو وہ عیان

کہ وہ سیر جبروت و لاہوت مین  
نہ در ملکِ ناسوت و ملکوت مین

گئے طرفۃ العین مین با سرور  
کہ عینک سے چون دید کا ہو عبور

حبیبِ خدا کو ہوئی یہ ندا  
کہ نزدیک آ جلد اے مصطفا

کہ تجکو بلایا برائے وصال  
نہو وصل ہرگز بجز اِتصال

مراد الله فلا اشکال وکم طلب صلی الله علیه واله وسلم لامته امورا وهو فی مقام الرضاء دائما واذا وعد بالارضاء فلا بد من ادخالهم الجنة فلا ینبغی ان یجترأ احد علی ابطال الروایات باوهام الشبهات وظاهر ان لکفر نسبة الی الله باعتبار فاعلیته له وایجاده ونسبته الی العبد باعتبار محلیته واتصافه به وانکاره باعتبار النسبة الثانیة والرضاء باعتبار النسبة الاولی وقال فی شامل امام الحرمین علیه الرضوان فی الکونین لم یثبت عندنا وجوب الرضاء بالقضاء فان الانسان اذا اعترته الالام واکتنفته الاسقام لا یجب علیه فی الدین ان یطمئن الیها ویرضی بها ولا علیه ان یکرهها ویبدی قلقا منها وما ورد من الخبر ان الله تعالی یقول من لم یرض بقضائی فلیطلب ربا سوائی فهو من الاحاد لا تقوم به الحجة فی القطعیات ثم یعارضه استعاذة النبی صلی الله علیه واله وسلم من قضاء السوء

سنو اوسکا اب تم ملخص بیان کہ دو نسبت فعل ہین بیگمان
یکے نسبت فعل سوئے خدا کہ پیدا کیا اوسکو رب السما
دگر نسبت فعل سوئے عباد کہ ہوا انسے ظاہر فساد و سداد
یہ موصوف افعال ہین لاکلام کہ ظاہر ہین فاعل یہ نزد ہمام
تو عدم رضائے رسول و خدا بعصیان و نسیان جملہ ورا
وہ عدم رضائے شفیع الانام کہ آتشکا دوزخ نہووے مقام
تو یہ نسبت بندگان سے ضرور کہ ظاہر ہوئے انسے جملہ شرور
تو ہرگز نہین اسمین چون وچرا کہ لا ارض فرماوین خیرالورا

| اوسے جو مواہب سے مذکور ہے | | تمسّک وہابی کا پُر زور ہے |
|---|---|---|

قال فی نجم المبین لرجم الشیاطین واما تمسك الفرقة النجدیة ھی المعروفة فی الھند بالوھابیة و فی الحقیقة ھی اللھابیة فی نفی الشفاعة المحمدیة ٭ وفی ان الحضرة الالٰھیة لاتطلب المرضات الاحمدیة علی اھلھا الصلوٰة والتحیة ٭ بھذہ عبارة المواھب اللدنیة ٭ وما یغتر بعض الجھال من انه صلی الله علیه واله وسلم لا یرضی و واحد من امته فی النار اوان یدخلھا احد من امته من غرور الشیطان فانه صلی الله علیه واله وسلم یرضی بما یرضی به ربه وھو اعرف بحقه من ان یقول لا ارضی فقد رده الجھابذة المحققون الکملاء والاساتذة المدققون النبلاء جزاھم الله فی الدارین خیر الجزاء کالعلامة الشریف الصفوی فی شرح الشفاء والفھامة شھاب الدین الخفاجی فی نسیم الریاض قدس الله تعالٰی سرھما الفیاض والامام الھمام الزرقانی فی شرح المواھب المذکور للقسطلانی علیھما الرضوان الصمدانی حیث قال بانه جرءة وسوء ادب ولا یبعد ان یکون عذاب العصاة بغیر مرضی لله تعالی فلا یرضی به رسوله صلی الله علیه واله وسلم ایضا لان رضاءه علی وفق رضاء ربه والرضاء بالمقضی قد یکون مذموما فاذا لم یرض بعصیانهم و دخولهم النار لعدم رضاء ربه فیدخلهم الله الجنة ولو بالاخرة للوعد به والرضاء بفعل الله انما یجب من حیث انه فعل المولی الحکیم لا من حیث ھو فی ذاته والمنفی فی الحدیث الثانی وھو لا یرضی بدخول احد من امته النار من حیث ھو فی ذاته لا من حیث انه

اُولِی قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ

کہ لائق نہ یہ بہرِ خیر الوریٰ ‏| نہ بہر ہمہ مومنان اے فتا
کہ غفران مانگیں ز پروردگار ‏| طلب مغفرت کی کریں آشکار
برائے ہمہ کافران ای فہیم ‏| ہوا جبکہ ظاہر وہ اہلِ جحیم
اگرچہ اقارب وہ ہوں کافران ‏| چو پدر و پسر جو کہ لختِ جنان
سنو اے عزیز و بفکرِ سلیم ‏| کہ دائم رہو بر رہِ مستقیم
کہ اس قول میں نزدِ علمائے دین ‏| بدو امر ہے اختلافِ مبین
یکے امر لاریب شانِ نزول ‏| تو اطوارِ اربعہ یہ وہ ای فحول
کسینے کہا وہ بامّ حبیب ‏| تو لابد یہ مردود نزد لبیب
علیّ ولی سے جو اصلِ اصول ‏| ہوا شخص داعی کے حقمیں نزول
کہ مومن وہ لاریب تھا بیگمان ‏| ولے مانگتا از خدائے جہان
برائے پدر مادرِ مشرکان ‏| کہ مغفور کر اونکو ای مہربان
تو اوسکو کیا منع مشیرِ خدا ‏| کہ اونکے لئے تو نکر یہ دعا
کہ بیشک وہ تھے از ہمہ مشرکین ‏| تو مشرک نہ مغفور ہو بالیقین
تو اوسنے کیا اسطرح التجا ‏| خلیلِ خدا نے کیا کیون دعا
کہ آزر بلاریب از مشرکین ‏| تو کیونکر وہ مغفور ہوئی امین
تو پھر آپنے پیشِ خیر الانام ‏| کیا عرض داعی کا جملہ کلام
تو نازل ہوا اب یہ قولِ قدیم ‏| کہ داعی نہو بہرِ اہلِ جحیم
کہ مشرک جو ابدی ہوا آشکا ‏| تو مغفور ہووے نہ وہ زینہار

خدا نے کیا جبکہ عہدِ رضا
تو کیونکر نہ اُمّت کو بخشے خدا

جو مانگا خدا سے شفیعُ الوریٰ
تو لابد خدا نے کیا وہ عطا

بہر طور چاہے وہ انکی رضا
رضائے محمدؐ رضائے خدا

تو زنہار لائق نہ یہ اے امین
کہ جرأت کرین بے ادب منکرین

باوہامِ شبہاتِ اِبطال پر
کہ باطل کہین قولِ خیر البشر

نہ ہر جا رضا باقضا ہی ضرور
بسے جائے پر یہ رضا پُر فتور

رضا باقضا جو کہ مذکور ہے
حدیثِ خدا مین جو مشہور ہے

مَن لّم یرض بقضائی فلیطلب ربًّا سوائی

تو حجّت کا اِسّے نہووے قیام
امورِ یقین مین کبھی ای فہام

کہ لابد یہ ہے از حدیثِ احاد
تو حاصل نہوا اِسّے قطعی مراد

نہین دیکھتے منکرانِ لئام
پناہ مانگتے رب سے خیر الانام

ہمیشہ یقیناً ز سُوءِ القضا
تو ہر جا قضا پر نہ لازم رضا

یہ مضمونِ بالا جو مذکور ہی
یہ شرحِ مواہب مین پُر نور ہے

بھی شاملِ وہ صفوی جو شرحِ شفا
بھی ہے در نسیم ریاضِ صفا

مفصّل یہ نجم المبین مین نگار
یہان مختصر وہ ہوا آشکار

نہ منکر کا باقی یہان قیل و قال
مگر ایک اِسطور جائے سوال

کہ تصدیق سے عمِّ شاہِ شہان
ابو طالبِ مشفق و مہربان

ہوئے جبکہ مومن وہ نزدِ خدا
تو کیونکر یہ فرمانِ ربُّ الوریٰ

مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْٓا

قال فی مفاتیح الغیب والکشف عن قناع الریب والتحبیر والتحریر لاقوال ائمۃ التفاسیر وغیرھا من زبر المھرۃ النحاریر ان فی سبب نزول قولہ تعالیٰ ما کان للنبی والذین امنوا الی ان ابراھیم لاواہ حلیم وجوہ اولھا ما روی عن سعید بن المسیب عن ابیہ ان ھذہ الایۃ نزلت فی حق ابی طالب عمّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والثانی ماروی عن سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ انہ سمع رجلا یستغفر لابویہ المشرکین قال فقلت لہ استغفر لابویک وھما مشرکان فقال الیس قد استغفر ابراھیم علیہ السلام لابیہ فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت ھذہ الایۃ اخرج ابن سعد عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ انہ قال واللہ ما نزلت ایۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلیٰ من نزلت انّ ربّی وھب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا وکفاہ شرفا والثالث ماروی عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انھا نزلت فی اُمّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الفوائد البارزۃ وسبل النجاۃ والاکمال والعیون والتحریر ان ھذا الحدیث والحدیث الاخر امی مع امکما مع ضعف الاسناد من الاحاد لا تقوم بھا حجۃ فی معارضۃ النصوص القاطعۃ والاخبار الصحیحۃ الساطعۃ وھی التی بلغت مبلغ التواتر وقد تقرر فی علوم الحدیث ان سبب النزول حکمہ حکم الحدیث المرفوع لا یقبل منہ الا الصحیح المتصل الاسناد لا ضعیف ولا مقطوع فاین ذلک فان احتجّ المنکر فی التعذیب والنیران بالضعیف والمقطوع فھلا نتشبث بالنجاۃ والجنان بالموصول المرفوع وعلی المنکر

ولو فرض اُسکے لئے ہو دعا — شفیعِ الورا سے بصد التجا

لہٰذا یہ فرمانِ پروردگار — پس قولِ مذکور ہے آشکار

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ

اِسیطور بھی قصّۂ یک جوان — وہ مذکور و مسطور ہے ہرگمان

یہ قولِ چہارم بشانِ نزول — کہ نازل یہ آیت ہے بعمِّ رسول

دگر امر جسمین ہوا اختلاف — طلب مغفرت کی وہ ای نیک صاف

کہا بعض نے جو ہوا وہ قسیم — کہا بعض نے اسطرح اے فہیم

کہ اُسے صلوٰۃِ جنازہ مراد — برائے منافق جو اہلِ عناد

منافق جو ظاہر مین ہین مومنین — حقیقت مین بیشک وہ ہین کافرین

تو جب ہووے ظاہر کہ وہ کافرین — اگرچہ وہ ظاہر مین تھے مومنین

تو اونپر صلوٰۃِ جنازہ ادا — نہ ہرگز کرو تم یہ امرِ خدا

کہ مغفور اُسسے نہ وہ زینہار — کہ لاریب وہ اہلِ دارُ البوار

جو ہے منع اوّل برائے لئام — صلوٰۃِ جنازہ سے ای نیکنام

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا

تو لاریب وہ امرِ مخصوص ہی — عموماً یہان امرِ منصوص ہی

کہا جسنے ہر دو برابر درین — منافق وہ مُظہر جواز مشرکین

تو یہ قول اوسکا بسے ہی غریب — مخالف یہ آیت کے نزدِ لبیب

مفصّل یہ نجم المبین مین بیان — ولے مختصر ہی وہانسے یہان

که قطعی ته وه قولِ پروردگار — یکے چار و دو امر پر آشکار
ولے تین و دو پر هوا احتمال — نه اُمِ نبی کا کرو تم خیال
تو بر طبقِ تسلیم نزدِ فحول — اگر اوسکا عمِ نبی پر نزول
که جبسطور بالا هوا هے رقیم — که هو اسّے قطعِ نزاعِ رحیم
تو اسطور سے اُسکا هے یه جواب — لبیبونکے نزدیک بے ارتیاب
که هر جائے کا حکم لازم ضرور — کرین ضبط اسکو جو اهلِ شعور
که در لیلِ معراج خیر الورا — درودِ خدا اونپه صبح و مسا
براقِ جنان پر هوئے وه سوار — جو تها بغل سے دون و فوقِ حمار
ز مکه باقصی کیا جب نزول — که هون وه امامِ رسل ای فحول
تو فی الفور باندها براقِ جنان — بحلقه که مخصوص هے بهر آن

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتیت بالبراق و هو دابة ابیض طویل فوق الحمار و دون البغل فرکبته حتی اتیت بیت المقدس فربطته بالحلقة رواه مسلم عن انس بن مالك رضی الله عنه

یه لاریب ظاهر که ای هوشیار — براقِ جنان سے نهو زینهار
که مامور جا سے کرے وه فرار — که طاعت په اهلِ جنان جان نثار
مطیعِ خدا و مطیعِ رسول — همه جنّتی اسپه جمله فحول
ولے اس لئے ربطِ خیر الانام — که هر جائے کا حکم لازم مدام
که اس دارِ دنیا مین جو هین دواب — تو یه داب اُنکی بلا ارتیاب
که مربوط اُنکو کرین خاص و عام — که هے لفظِ دابه په حکمِ انام

الخاسر اللئیم ان ینظر الی ما قال اللہ القدیم من بعد ما تبین لہم انہم اصحاب الجحیم والحال انہا رضی اللہ عنہا کانت من اھل الفترۃ منقہ ومعھذا احیاھا اللہ فآمنت ایضا کما فی الزبر المتناقہ فکیف تبیّن لذلک المنکر الموذی الرجیم معاذ اللہ انہا من اصحاب الجحیم فھو من الذین یوذون اللہ ورسولہ فعلیہ لعنۃ اللہ والعذاب الالیم انتہی ملخصاً

والرابع ما روی عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال کان ابی یصل الرحم ویقری الضیف ویمنح من مالہ فاستغفر لہ یا رسول اللہ فقال مات مشرکا قال نعم فقال فی ضحضاح من النار لانہ ما قال یوما اعوذ باللہ من النار فانزل اللہ تصدیقا للرسول ما کان للنبی والذین امنوا الی اخر الآیۃ وقد حملوا قولہ تعالی ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین علی صلوۃ الجنازۃ والدلیل علیہ انہ تعالی منع من الصلوۃ علی المنافقین وھو قولہ ولا تصل علی احد منھم مات ابداً وفی ھذہ الایۃ عم ذلک الحکم ومنع من صلوۃ الجنازۃ علی المنافق الذی تبیّن انہ من المشرکین وانکان فی الظاھر مومناً ومن قال سواء کان منافقاً او کان مظہراً لذلک الشرک فھذا قول غریب مخالف للایۃ الکریمۃ

| | |
|---|---|
| سنو ای عزیز وتسمع قبول | کہ ہو تم سے راضی خدا و رسول |
| کہ لا بد ہوا جبکہ یہ اختلاف | تو ظاہر ہوا اس سے یہ صاف صاف |

سزاوار ہے وہ بحکمِ جنان — وہ سرّ نہان وہ نہ امرِ عیان
وہ غفرانِ تصدیق ہی بیگمان — وہ مطلوب محبوبِ جانِ جنان
کہ جسمین رضائے شہِ لامکان — کیا عہد اوسکا خدائے جہان
تو اوسکو نہ زنہار کر تو عیان — وہ حفظِ جنان ہو جنکا نسے بیان
شریعت طریقت حقیقت ہو گر — چہارم جو ہی معرفت اے پسر
یہ دودہ و دہی مسکہ گھی کے مثال — یہی امرِ قرآن بلاقیل وقال
ہوا حکم ان چار کا آشکار — شریعت پہ ہر شے کا لابد مدار
خلافِ شریعت جو دنیا مین کا — نہ زنہار منظورِ پروردگار
خصوصاً جو اہلِ شریعت مدام — تو اونکا شریعت پہ حیلہ کلام
طریقت حقیقت نہ اونپہ عیان — ظواہر پہ لاریب اونکا بیان
نہ دیکھین وہ مسکہ جو در شیر ہے — نہ اس وید سے اونکو تبصیر ہے
نہ بیندہ کی اونکو توقیر ہے — کہ ظاہر ہین بی مسکہ وہ شیر ہے
نہ ظاہر ہین ہی اوسپہ مسکہ روان — جو بیندہ بولے وہ امرِ نہان
نہان سکے نہ قائل وہ اہلِ عیان — جو اوسپر عیان انپہ لابد نہان
کہ ہی علم انکا نہایت قصیر — نہ اوس علم زخار سے یہ بصیر
کہ ہی علم انکا زتعلیم اب — نہ ہے علم انکا زتعلیم رب
یہ ترکیب حرفی اسی ہین وہ صوت — اسیکے لیئے سہو ہی اور فوت
بلا حرف وہ علم بے صوت ہے — نہ کچہہ سہو اوسمین نہ کچہہ فوت ہے
وہ علمِ لدنی نہ اوسکو زوال — جو ہی علمِ امّی ابی قیل وقال

اگرچہ وہ از حکمِ پروردگار
نہ ماموُر جاسے کرے کچھ فرار

اِسیطور حکمِ جَنان و لسان
وہ جاری بہر دو نہ اسمین گمان

جو تصدیقِ دل ہی براقِ جنان
مطیعِ خدا و شہِ مُرسلان

تو ماموُر جاسے نہ اُسکو فرار
وہ اَقطے سُویدائی دل نامدار

ولے جو زبان شلِ حلقہ ضرور
تو مربوط اُسسے کرین ذیشعور

بجلے جو اقرار ہی اے فہیم
بہ بیتِ مقدّس جو صدرِ سلیم

کہ حکمِ لسان اُسپہ ہو آشکار
کہ ہی اَمرِ شرعی کا اُدسپہ مدار

اِسیطور غُفرانِ تصدیق جو
نہ زنہار محتاجِ اِقرار وو

ولے اوسپہ جاری نہ حکمِ زبان
کہ ظاہر کرین اُسکو در مردمان

نہ تصدیق پر گر وہ حکمِ لسان
تو غُفرانیہ جاری نہ حکمِ زبان

وہ تصدیق جسطور ہے در جنان
اوسیطور غُفران زبانسے نہان

نہانکو نہان بھی عیانکو عیان
یہ حکمِ عدالت نہ اِسمین گمان

منافق جو منکر ہوا در نہان
تو ہی درکِ اَسفل اُسیکا مکان

جو اِنکار اوسکا نہان در جنان
تو وہ درکِ اَسفل مین ہووے نہان

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ الآیۃ

وہ تصدیق ہی جسکے دلمین نہان
چنانچہ وہ لابد نہان از جہان

مُصدِّق جو بے یارِ اقرار ہی
خلافِ مُنافق وہ دلدار ہی

تو حاصل ہوا اِسسے نزدِ لبیب
کہ فرمانِ ایزد بسوئے حبیب

کہ اُمّت کو ہو پند اُسسے نصیب
نہ وہ امرِ شرعی مین ہووے مُریب

کہ جسمین نہ زنہار خطِّ لسان
نہو جسپہ جاری وہ حکمِ زبان

تو جسطور بالا ہوا ہے رقیم — کہ اَلعِشقُ نارٌ سے نارِ جحیم

جلے وہ کرے اُسّے لابد فرار — نہ پیش محبّان اُسے ہو قرار

تو ممکن کہ با فضل پروردگار — محبونپہ لاریب گلزار [illegible]

سمندر رہے نار مین باقرار — نہ گاہے اُسے نار سے ہو [illegible]

نہو نار سے اوسپہ زنہار عار — کہ در اصل گلزار ہی اوسپہ نار

بحکم شریعت کہین لفظ نار — بحکم حقیقت وہ نورِ کبار

نہ ہے فرق زنہار در نور و نار — مگر وہ شناخت وجودی شمار

جو اَلعِشقُ نارٌ سے ہی قلب حار — تو ہے نار کب اُسکو ہووے قرار

جو ہی مثلِ مینڈک بچاہِ وجود — جلے نار [illegible] وہ مثلِ [illegible]

تو کب تاب اُسکو ز نارِ جحیم — کہ وہ نارِ دنیا سے ہووے [illegible]

جو مثلِ سمندر ز نارِ سلیم — وہ تو ہی نارِ عشقی مین دائم مقیم

تو کیا خوف اوسکو ز نارِ جحیم — کہ اَلعِشقُ نارٌ کا ہو [illegible]

محبّون کے نزدیک نارِ جحیم — وہ ہی خس از کوے حب صمیم

جو ہی مثلِ مینڈک بچاہِ غرور — وہ ٹین ٹین کرے اُسکو سنکر ضرور

کہ اِدراک اُسکے سے لابد وہ دور — نہ باور کرے اُسکو وہ بے شعور

کہ در آب آتش بسے اختلاف — یہ ضدّین لاریب ہین صاف صاف

وہ ماہر بلاریب از آبِ چہ — تو کب نارِ چہ سے نہو اشتبہ

چھوری کا واللہ یہی بس جواب
محبِّ نبی کو نہووے عذاب

تو اہلِ ظواہر نہوں صابرین
خلافِ ظواہر جو دیکھیں کہیں

وہ گرچہ حقیقت مین حق الیقین
وُلے اہلِ ظاہر نہوں مومنین

یہ کیونکر کرین صبر اے نیکنام
کہ مالم تحط انکا لابد مقام

وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَالَمْ تُحِطْ بِہٖ خُبْرًا الاٰیہ

یہ فرمان خضری بقلبِ سلیم
کہے ابنِ عمران یعنا کلیم

یہ میری جو رفتار و گفتار ہے
تو لاریب وہ سرِ اسرار ہے

نہین علم تیرا اُسے جب محیط
تو کیونکر کرین صبر تو اے وسیط

نہ جب فعلِ خضری پہ موسیٰ صبور
تو کیونکر کرین صبر اہلِ ظہور

لہذا ہوا امر پروردگار
کہ جنکا ظواہر پہ دائم مدار

نہوں ماہر سر وہ زینہار
تو ہو فتنہ اونمین بسے آشکار

خصوصًا جو ہین مومنانِ عوام
کہ ہرگز نہ وہ اہلِ تفریق تام

تو وہ سر تصدیق سے بے خبر
نہین امرِ باطن پہ اونکی نظر

کرین مغفرت کی طلب بالیقین
بھی اُنکے لئے جو وہ ہین مشرکین

کہ اُس مغفرت پر کرین وہ قیاس
کہ تصدیق پر جسکا لابد اساس

تو ہوا امرِ شرعی مین لابد فساد
کہ اس جا نہ تصدیق بالاعتماد

زبانیر ظواہر کا بیشک مدار
تو اقرار مین اختلافِ کبار

تو جسطور تصدیق ہے در جنان
او سیطور غفران ہو در نہان

یہی حکم ہر شے کا ہے اقتضا
کہ ہو اُسکا ملزوم دائم ادا

عیانکو عیان ہو نہان کو نہان
یہی حکمتِ خالقِ دوجہان

حضرت ابو طالب مین اختلاف ہے

جو ہین جملہ خویشانِ خیر البشر
اگرچہ وہ دائم کسیطور پر

تو اونکا ادب ہمہ لازم مدام
یہی مذہبِ عشق ہے لاکلام

سگِ کوئے دلدار کا احترام
محبون پہ لازم بحب تمام

چہ جائیکہ بوطالبِ پُر وفا
حبیبِ خدا پر وہ دائم فدا

مُصَدِّق وہ دل سی کہ یہ مُصطفا
رسولِ خدا ہین شفیعُ الورا

یہ خیرُ الورا سیدالمرسلین صلعم
حبیبِ خدا رحمتِ عالمین

جو ہے دین انکا وہ دینِ خدا
یہ خلقِ خدا ہین خدائے ورا

ہمہ ننگ وناموس انپر نثار
نہو عار انپر ولو محبہ نار

تو اونکا ادب ہمہ لازم مدام
نبی کا ادب یہ نہ اسمین کلام

رسولِ خدا کا نہ جنکو ادب
وہ ہین غرق تحقیر مین روز وشب

شرابِ انا سے وہ مخمور ہین
ہوائے خودی سے وہ مغرور ہین

وہ توحیدِ ابلیس پر جان نثار
ولی عہد اُسکے وہ در جملہ کار

وہ فرطوت یہ اُسکے خدمتگزار
ہوا اوسکے پیشے کا انپر مدار

یہ ہی اصلِ توحیدِ شیطان مدام
نبی کا ادب اُمتی پر حرام

تو خویشانِ خیر الورا کا ادب
کرین کسطرح سے حرامی نسب

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام من لم یعرف حق عترتی والانصار والعرب فھو لاحدی ثلاث اما منافق واما لزانیۃ واما امرء حملت بہ اُمہ فی غیر طھر رواہ ابو الشیخ والدیلمی ھکذا فی الصواعق المحرقۃ ۔

یہ لاریب فرمانِ خیر البشر
درودِ خدا اُنپہ شام وسحر

یہی دلمین تصدیق و اقرار ہے — نہ کچھ کار با نار و گلزار ہے
جہان دید مجکو ز دلدار ہے — وہی میرا گلشن وہ گلزار ہے
جَنان و زبانسے یہ اقرار ہے — یہی دلمین تصدیق صد بار ہے
محمدؐ کا جس جائے دیدار ہے — وہی جائے گلزار گر نار ہے
مجھے ذرّۂ نار درکار ہے — اوسی ذرّہ سے جملہ وہ نار ہے
جو دردست یہ اصلِ انوار ہے — تو شاخونسے کیا خوفِ اضرار ہے
نہ مجپر کرو طعن اید وستان — کہ سودائے قلبی نہووے نہان
دلِ سوختہ ہے نہ مثلِ کباب — کہ سیلاب ہے اوسپہ دہ نیزہ آب
جلے نار سے پھر وہ جملہ شتاب — دلِ سوختہ پھر رہے در سراب
گہے دل حریق و گہے وہ غریق — نہ اس غم کا ہرگز کوئی ہو رفیق
کہ اس حرق اس غرقمین ہو انیس — نہین بل ملامت کرین سب جلیس
نہ اس آہ و زاری مین ہو دستگیر — سوائے محمدؐ شہِ بے نظیر
حبیبی طبیبِ حریق و غریق — طبیبی حبیبِ شفیق و رفیق
توئی سوختہ دل پہ ہو اشکبار — دلِ غرقِ طوفان رسان بر کنار
یہ اضداد انداد سے دے نجات — تو ربّی مجھے بس توئی پاکذات
نہ مشرک موحّد سے ہے میرا کار — مجھے بس توئی نزد پروردگار

خیوری نہ کھا غم وہ غمخوار ہے
جو غمخوار ایسا تو غمخوار ہے

سُنو ای عزیز و بگوشِ ادب — کہ لطفِ الٰہی کا ہے وہ سبب

| | | |
|---|---|---|
| کہ اوّل مین تحقیر خیر الانام | | جو وِردِ وہابی بہر صبح و شام |
| دگر مین حقارت بسے بیگمان | | برائے صفیّ اللہ آدم عیان |
| ولے کبر مین ہین یہ دونو لعین | | برابر برادر ذرا شک نہین |
| وہ ابلیس خورد و وہابی کلان | | ولے ایک مادر سے ہین بیگمان |
| کہ بوجہل فرعون سے ہے اشر | | کہ بیشک وہ موذیئے خیر البشر |
| ابوجہل سے ہی وہابی اَشر | | تو ہی درکِ اسفل مین اسکا مقر |

اعلم ایہا الصفی والمحب الوفی ان فرعون عدوٌّ من اعداء الکلیم وابا جہل عدوّ حبیب اللہ الکریم وباللہ العظیم وبعلمہ القدیم ان سیدنا موسیٰ الکلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بنسبۃ الحبیب فی الدارین کبدٍ الانسان فی مقابلۃ العین وھذہ مخدومۃ الیدین وجلی ان موذی العین اخبث من موذیّ الیدین فلھذا اکّد الطغیان بلام التاکید فی حق ابی جہل الطرید بخلاف عدیاہ فرعون العنید حیث قال اللہ الحمید فی کتابہ المجید اذھب الی فرعون انہ طغی کلا ان الانسان لیطغیٰ بل ذلک الطاغی الباغی المرید اشد عداوۃ من ابی جہل والولید لانہما ما قراقط بالقول السدید فاظہر العداوۃ والعناد الشدید وذلک الشقی مع دعوی الایمان وادّعائہ انہ الموحد بالجنان ارتکب الاستخفاف والاستہزاء فی شان نبینا خاتم الانبیاء علیہ اطیب الصلوٰۃ وازکی الثناء ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین

## جوابِ ہمہ شبہات وخرافاتِ منکرین ٭ در طہارتِ

کہ جو خویش ہیں سیّد و دیگر عرب — مہاجر و وہ انصار اہلِ ادب

نہ جانے کوئی ولسے اُنکے حقوق — تو خالی نہ اِن تین سے وہ علوق

مُنافق وہ ہے یا کہ ابنِ حرام — زنا سے وہ پیدا ہوا لاکلام

و یا حمل اوسکا ہوا باقرار — بلا طُہر در حالتِ خُبث دار

کہ در حالتِ حیض حملِ پسر — پلیدی ہین لابد ہوا مستقر

تو جب خُبثِ باطن سے اُسکی سرشت — وہ ہے لتّہٗ حیض با خوئے زشت

تو منکر ز خویشانِ خیرُ العباد — کہ ہر طور ہے اُسمین خُبثِ نہاد

جو مذکور بالا یہ خرصِ لئام — کہ — رسولِ خدا نے علیہ السلام

چچا کو ہدایت نہ کی زینہار — تو کیونکر وہ شافع بروزِ شمار

تو علامہ راغب سے اسکا جواب — سفینہ مین اسطور ہے ارتیاب

بھی علمائے دیگر سے ہے وہ عیان — وہ نجم المبین مین مفصّل بیان

قال العلامة الراغب في السفينة والحافظ بن النقيب في التحرير عليهما رضوان الله القدير لافرق بين خرص المنكرين اعنى اهدى عمه اباطالب و بين قول ابليس أأسجد لمن خلقته من طين ؎

کہ اسطور کہتے جو ہین منکرین — کہ اُس ایک بندے نے ای دوربین

ہدایت نہ کی عمّ کو باوقار — کہ اجرائے اقرار ہو آشکار

تو یہ خرص اُنکا وہ خرصِ لعین — کہ سجدہ کرون کیا مین از بہرِ طین

تو اُن دو مقالو مین ای نیکنام — نہین فرق زنہار نزدِ فہام

وہ قولِ وہابی یہ قولِ رجیم — یہ دونو بلا ریب اہلِ جحیم

سنو اب خیوری سے اے منصفان
کہ ہو رد شبہات جس سے عیان

کہ جملہ جو شبہات اہل شقا ۔ تو ہر ایک وہ نزد اہل شفا
بانیز دکہ مجروح و مردود ہے ۔ وہ پر عیب مقبوح و مطرود ہے
کہ یا ہی وہ مقطوع اسناد مین ۔ و یا ہے وہ معلول بنیاد مین
و یا ہے وہ اسناد مین پر ضعیف ۔ نہ زنہار اوسپر اساس حصیف
و یا مفتری کا وہ موضوع ہے ۔ وہ قصاص واضع سے مسموع ہے
نہ اوسکو کیا اخذ اہل بصر ۔ کہ مردود وہ نزد اہل خبر
و یا ہے وہ لابد حدیث احاد ۔ معارض وہ ہی نزد اہل سداد
بہ نص جلی و دلیل وفی ۔ و یا ہے وہ منسوخ نزد صفی
نہ ایسا کوئی اوسنے ہرگز صحیح ۔ کہ ہو نزد ماہر وہ لابد ملیح
نہ منسوخ ہو وہ نہ معلول ہو ۔ وہ نزدیک مقبول مقبول ہو

خیوری کیا صرف عمر طویل
نہ اونکی ملی اوسکو سالم دلیل

حجاز و عراق و دگر شام و روم ۔ گدائی کیا پیش اہل علوم
کیا جمع زین باب جملہ مقال ۔ کتب خانہا سے جو موجود حال
تو دیکھا کہ وہ جملہ مقطوع ہین ۔ وہ مجروح لابد نہ مسموع ہین
نہ یہ مسئلہ از صلوۃ و صیام ۔ کہ ہو کتب فقہا سے حل المرام
یہ وہ بحر زخار ہے بے کنار ۔ کہ گرداب اسمین بسے آشکار

نسبِ جناب شفیع المذنبین و ایمان ہمہ آباؤ امہات
حبیبِ ربّ العالمین خاتم الانبیاء والمرسلین
صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علیہم اجمعین و علیٰ آلہ
واصحابہ الطیّبینَ الطّاہرین +

شیخ عبد الحق دہلوی قدّس اللہ سرّہ الخفی والجلی در شرح مشکوٰۃ فرمودہ اند
کہ علمِ اسلام والدین شریفین و تمامۂ آباؤ اُمّہاتِ جناب رسولِ کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم گویا مستور بود از متقدمین پس کشف کرد آن را
حق تعالیٰ بر متاخّرین وَاللّٰہُ یَختَصُّ بِرَحمَتِہٖ مَن یَّشَاءُ وَبِمَا یَشَاءُ مِن فَضلِہٖ و شیخ
جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ درین باب رسائل تصنیف کردہ و آن
را بدلائل اثبات نمودہ واز شبہ مخالفان جواب دادہ اند واللہ اعلم و علمہ احکم

یہ در شرح مشکات مذکور ہے
جو با نامِ لمعات مشہور ہے

کہ آباؤ اجداد خیر الانام
ہمہ اُمّہاتِ عَلَیہِ السَّلام

وہ مومن مُسلمان ہمہ پاکذات
بلا ریب ثابت یہ بِالبیّنات

تو یہ علم علمائے پیشین پر
رکھا حق نے مستور ای ذی بصر

کیا کشف اونپر جو مُتاخّرین
تو لا ریب اِسمیں وہ مُتقدّمین

کرے فضل و رحمت سے ربّ الانام
جسے چاہے مخصوص با احترام

جلالِ سیوطی نے ایدوستان
ہوا اونسے راضی خدائے جہان

رسائل کیئے اسمیں تصنیف نیز
مُدلّل باثبات ہر یک عزیز

دیا شُبہِ منکر کا اونمیں جواب
کسیطور باقی نہین اِرتیاب

سوا اسکے جسنے لکھا جو کلام     وہ ہی مبلغ علم اوسکا تمام

وے حصر اوسپر نکرے فہیم     کہ ہر فوق ذی علم کے یک علیم

کہا جسنے وہ ذات بے عیب ہے     تو یہ قول بے عیب لاریب ہے

کہ بسیار اوسنے کیا جست جو     کیا جمع اس باب کی گفتگو

کیا اوسنے اِمعان سے پھر نظر     بتوفیق و تطبیقِ اہلِ بصر

کہ توفیق اوسکی ہوئی بس رفیق     مددگار اوسکا خدائے حقیق

تامل کیا در ہمہ گفت گو     کیا اوسنے تفریق با جست جو

کہ طیب خبیثات مین اِمتیاز     کیا مثلِ مردانِ اصحابِ راز

تو پھر وہ ہوا مُثبتِ مدّعا     بایُقان و اتقان بے مترا

کہ وہ ذات ہر طور بے عیب ہے     نسب پاک اونکا نہ کچھ ریب ہے

نہ تحقیق جسکو ہوئی کچھ نصیب     وہ قائل کہ ناپاک نسبِ حبیب

کہ ہرگز نہ وہ اہلِ توفیق ہے     نہ توفیق سے اُسکو تحقیق ہے

نہین علم اوسکو تو منفی ضرور     وہ جہلِ مرکب سے ہی پُر غرور

نہ جانے وہ جانے کہ مین جانتا     وہ جاہل مرکب نہین مانتا

یہ ہے قاعدہ نزدِ اہلِ اصول     ہوئے متفق اسپہ جملہ فحول

کہ جو قولِ مثبت وہ مقبول ہے     دگر قولِ منفی رہ معزول ہے

کہ مُثبت کو ہی علم اُسکا تمام     تو مثبت ہوا علم سے لا کلام

نہ مُنفی کو وہ علم حاصل ہوا     وہ اوس سے نہ زنہار واصل ہوا

تو اِنکار اُسنے کیا اختیار     کیا جہل اپنا بسے آشکار

جو اہلِ طوا ہر کی فلکِ عقول | ہوئی غرق اوسمین بقلب ملول
مگر جسکا مولا ہوا دستگیر | تو ہی با سلامت وہ روشن ضمیر

خیوری جو ربّی مددگار ہے
تو کیا غم کہ یہ بحرِ زخار ہے

جو وہ نوح تیرا خدا سئے جہاز | تو جودی کنارے سے تو سرفراز
کنا ہو نہین ہی تو ز سر تا قدم | ولے کہا نہ طوفانِ دوزخکا غم
جو فلکِ محبت پہ ہے تو سوار | تو دیکھے وہ دیدار جودی کنار
سنو اے محبو بقلبِ صفا | نہ زنہار ہو تم ز اہلِ جفا
کہ مضمونِ بالا جو مسطور ہے | تو یہ آستے مقصود و منظور ہے
کہ دیکھے سنئے تو اگر یہ مقال | معاذ اللہ مضمون یہ پر ملال
کہ ہی نقص در نسبِ خیر البشر | اگرچہ وہ اندک کسے طور ہے
تو اوسپہ نہ کیجو کبھی اعتماد | اگرچہ مصنف ز اہلِ سداد
کہ زنہار اُسنے نہ کی جستجو | ہوا معتمد غیر پر نیک خو
وہ عصمت جو ہے خاصۂ انبیا | ملائک نے بھی حظ اوستے لیا
تو اوسمین نہ ہے اُمتی کا مقام | اگرچہ وہ لاریب یکتا امام
ولے ہی یہ عصمت سے لا بد کلام | کہ سب عیب سے پاک خیر الانام
نہ اِنکے نسب مین کبھی عیب ہی | ہمہ عیب سے پاک لاریب ہے

منزہ وہ شرکت سے بالاعتماد
خیوری کا لا بد یہی اعتقاد

| | |
|---|---|
| کہ جملہ تمسک جو اونکا عیان | سخیفہ خسیسہ وہ ہے بیگمان |
| نہ ایسا کوئی اونمین اتقان ہے | نہ ایسا کوئی اونمین برہان ہے |
| کہ ہووے اُسسے اثبات دعوی عیان | ولے اُنمین ہی ایک چیز نہان |
| کہ جس مدّعی کی وہی ہون دلیل | تو لاریب کا فرد وہ بیقال و قیل |
| کہ لابد وہ موذیئے ربّ الورا | نہین بل وہ موذیئے ربّ السّما |
| تو اوسپر خدا کا عذابِ الیم | کتابِ خدا مین یہ بیشک رقیم |

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا الآیۃ

| | |
|---|---|
| وہ گرچہ ضعیفہ دلائل ضرور | خسیسہ تمسّک بسے پر نستور |
| ولے مدّعی پر وہ لابد قوی | کرین کفر اوسکا وہ فوراً جلی |
| اگرچہ بیان مین وہ متشابہات | ولے کفر منکر پہ وہ بیّنات |
| جو قائل کہ ناپاک نسبِ وحید | وہ ناپاک طینت وہ اہلِ پلید |
| جو قائل کہ ہی پاک نسبِ حبیب | وہی پاک طینت نہے پر نصیب |
| اسیطور آیاتِ متشابہات | وہ ہین کفر ملحد پہ بھی بیّنات |
| کیا ظاہری لفظ سے افترا | بدو وجہ دیگر جو ہے اقوی |
| کہین اسطرحسے کوئی منکرین | کہ وہ لن تنالوا جو قول مبین |

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

| | |
|---|---|
| وہ ہے دال اِسپر بلا امترا | کہ دین عورتونکو براہِ خدا |
| بلادین وہ علماؤ سادات کو | وہ دین فی سبیل اللہ عورات کو |

یہ ہی کشفِ اَسرار و تحبیر مین ۔ تو پڑھ مختصر یہ جو تسطیر مین

قال فی کشف الاسرار و التحبیر وغیرھما من زبر النحاریر ان قول منکر نفی و قول المثبت بطھارۃ نسبہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام اثبات وا لحکم للمثبت لا للمنفی لانہ سمعہ وعلمہ وحققہ بغایۃ التحقیق ووفق بین الاقوال بنھایۃ التوفیق وبذل جھدہ بالنظر الدقیق وسعی فیہ بالفکر الانیق فوجب العمل بقولہ الرشیق وعلیہ الاعتماد وبہ التوفیق

کرو غور و انصاف اے منصفین ۔ سنو صاف دل سے نہو منکرین

کہ ہے اہلِ انکار کی جو دلیل ۔ وہ مقطوع و معلول نزدِ نبیل

ویا ہے وہ موضوع یا از آحاد ۔ ویا ہے وہ منسوخ بالاعتماد

ویا ہی وہ مجروح از بس ضعیف ۔ نہ مقبول زنہار نزدِ حصیف

ہوا جب رد اُنسے نزدِ لئیم ۔ تمسّک باثباتِ نارِ جحیم

تو کیونکر نہ جائز وہ نزدِ فہام ۔ باثباتِ ایمان برائے کرام

براہین اسکے بسے قاطعہ ۔ نصوصِ صریحہ سے وہ ساطعہ

جو مرفوع ہین وہ حدیثین تمام ۔ کہ وارد جو ہین باب مین ای فہام

تواونکا تواتر یہ واصل مقام ۔ یہ اظہر من الشمس نزدِ عظام

نہ معلول اونمین نہ مقطوع ہے ۔ نہ منسوخ اونمین نہ موضوع ہے

وہ ہر ایک از نوعِ مرفوع ہی ۔ وہ ہر ایک مقبول و مسموع ہے

مطابق وہ قرآن کی ہین بالیقین ۔ ائمہ ہمہ اسپہ ہین مطبقین

اگر منصفین ہون جو ہین منکرین ۔ تو لاریب دل سے وہ ہون قائلین

او سیوقت آسنے کیا پہر قرار — نہو دیو بیشِ مَلَک باقرار
اِسیطور سائر جو اہلِ طغےٰ — کریں حقیت کا وہ سب اِدّعا
کلامِ خدا اؤ کلامِ رسول — تَشَبّث کریں اُسسے وہ پرجہول
یُضِلّ بہٖ اور یہدی بہٖ — یہ ہی شانِ قرآن لابد یہی
کہو منکرو کیا وہ ہیں صادقین — جو مذکور دو فرقے از مُلحدین
نہ معلول مقطوع اونکی دلیل — نہ معزول موضوع قولِ جلیل
کلامِ خدا پر وہ عامل مدام — اگرچہ جہنّم میں اُنکا مقام
اگر عمل قرآن پر ہے روا — اَحادیث پر نیز حَسبُ الہوٰی
تو لابد ضیافت کرو چند روز — اُسیطور فرحت سے باصدق وسوز
کرو فی سبیل اللہ عورات کو — نہ چھوڑو کبھی عملِ آیات کو
تمارے دلائل نہ ویسے قوی — کہ جسطور اون اشقیا کے جلی
خدا یا تو منکر کو توفیق دے — اُسے حق و باطل میں تفریق دے
وہ حُبِّ محمدؐ سے مسرور ہو — وہ غُفرانِ ایزد سے مغفور ہو
عجب یہ کہ وہ منکرِ پُر لئیم — شقاوت سے لاریب اہلِ جحیم
ہمیشہ فدا بر یزیدِ پلید — عَدُوِّ نبی ہے وہ نُطفۂ ولید
کہے وہ اُولُوا الاَمر سے تہا یزید — وہ خُلفائے دین سے وہ لابد رشید
وہ ابنُ الاَمیر وہ تہا خود امیر — صحابی کا فرزند وہ بے نظیر
وہ ہی کاتبُ الوَحی کا نورِ عین — وہ ابنِ معاویہ ہی اہلِ زین
وہ مومن کا ہی پسر مومن ضرور — وہ لاریب مسلم نہ اِسمیں فتور

ضیافت کرین وہ بصد اہتمام
زن و مال سے با مکلّف طعام

کہ مِمَّا تُحِبُّوْنَ پر اعتماد
کرین اہلِ الحاد با صد وِداد

کہ مِمَّا تُحِبُّوْنَ مطلق عیان
نہ کچھہ قید حق نے کیا ہی بیان

لگئے ظاہری لفظ پر وہ لئام
نہ وہ اصلِ معنیٰ سے ہرگز فہام

وہ ہیں لفظ مطلق سے بیقید ہین
ولے قیدِ ابلیس کے صید ہین

مَعَاذَ اللہ بعضے جو ہین ملحدین
کرین لعن آدم پہ وہ مفسدین

کہ ظالم پہ لعنت کلامِ خدا
کیا ظلم آدم نے بے اِمترا

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ الآیۃ

وہ ہی لعنتی فرقہ اہلِ جحیم
وہ لاریب جملہ ز ولدِ رجیم

اگرچہ وہ صورتمین انسان ہین
ولے جملہ وہ نسلِ شیطان ہین

کہین رَحِمَہُ اللہ وہ بہرِ لعین
کہ ہی وہ مُوَحِّد بصدق و یقین

سُنو اے مُحبّانِ اہلِ صفا
کہ ہمسے ہین یکروز وقتِ ضحیٰ

قضارا ازین فرقہ یک پیشوا
بیامد او نزدیکِ این بینوا

بشکلِ مشائخ بریشِ دراز
بَا خضر عمامہ بقبۂ فراز

تو ذکرِ خدا اوسکا وِردِ زبان
ولے خُبثِ ابلیس تھا در نہان

ہدایہ کا تب درس و تدریس تھا
تو ضمنِ بیان ذکرِ ابلیس تھا

ہوئی اوسپہ جب لعن درگفتگو
تو اُسنے وہ فوراً ہوا تند خو

تو پھر بحثِ ابلیس و آدم عیان
کیا اپنے مذہب پہ اُسنے روان

خیوری ذکی اوسنے جب خوش مقال
تو اُسنے ہوا اُسکو فوراً زوال

وہی شانِ برہانِ ایمان ہے ۔ وہ ایمان برہانِ غفران ہے
وہ غفران برہانِ رضوان ہے ۔ یہ رضوان احمد کا دربان ہے

خبوری وہ ربی زہے شان ہے
وہی شان بس جانِ ایمان ہے

حدیثون سے لاریب ہے آشکار ۔ کہ اطفالِ کفار از اہلِ نار
ہوئے متفق اسپہ جملہ کبار ۔ کہ ہرگز نہ وہ جملہ از اہلِ نار
فیالیت شعری کہین کیا جواب ۔ جو ہین منکرانِ رسالت مآب
کہین گر وہ اطفال از اہلِ نار ۔ تو یہ قول پرہول ہے نابکار
کہ اجماعِ امت کے ہے یہ خلاف ۔ خلافِ کلامِ خدا صاف صاف
کہین گر نہ زنہار وہ اہلِ نار ۔ تو عکسِ احادیث یہ آشکار
ولیکن حقیقت مین ہے یہ صحیح ۔ یہی قول مقبول از بس ملیح
اسی پر ہوئے متفق سب کرام ۔ جو ہین اہلِ سنت جلیل المقام
کہ منسوخ ہین وہ حدیثین ضرور ۔ کلام اللہ ناسخ ہوا بے فتور
نہ واصل ہوا جسکو حکمِ رسول ۔ وہ ناجی یہ لاریب اصلِ اصول
جو ہے اسمین وارد حدیثِ عذاب ۔ وہ منسوخ لاریب ہے از کتاب
ہوا ہر دو ناسخ کا یکجا نزول ۔ یہ اسرارِ قرآن سے نزدِ فحول
وہ یہ قولِ ایزد ہے پرصواب ۔ تو پڑھ اسکو باشوق بے ارتیاب

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا

جو تعذیبِ اطفالِ کفار ہے ۔ تو لا تزر سے نسخ بردار ہے

نہ وہ لائق لعن سے ہے زینہار — نہ کچھ کار لعن اُسسے ہے آشکار
تو لازم یہ حسنین پر اے فحول — کہ بیعت یزیدی کریں وہ قبول
اُولوا الامر حکام سے تھا یزید — جو منکر ہوا اوسکا ہے وہ عنید
کہے والدین شفیع الوریٰ — علیہ صلوٰۃ خدا و ثنا
نہ وہ اہل توحید نزد فہام — چہ جائیکہ جنت میں اُنکا مقام
کرے اس عقیدے پہ پھر ادعا — کہ ہیں اہل سنت بلا امترا
خدا کو میں یکتا کہوں بیگمان — بلاریب حنفی ہیں نزد مہان
مُوحّد پہ ہے نار دوزخ حرام — جو مشرک جلے نار میں وہ مدام
زعلمائے کملائیں ہوں نیکنام — تلامیذ فضلا سے ہوں لاکلام

خیوری وہ منکر ز اہل جحیم
موحّد وہ یکتا بسے از رحیم

وہ ملعون لابد مرید یزید — وہ ہے شیخ شیطان وہ ابن ولید
رضائے یزید میں سرشار ہے — رضائے محمدؐ سے بیزار ہے
نہ ایمان سے وہ حظ بردار ہے — وہ نار جہنم میں بردار ہے
اگر اوسپہ ہو نار دوزخ حرام — تو ابلیس کا اوسے برتر مقام
اوسکی جو توحید ایمان ہے — تو ابلیس کیوں اہل خسران ہے
وہ گر علم اوسکے سے مسعود ہے — تو ابلیس عالم نہ مردود ہے
جو عرفان و توحید مقبول ہے — دل منکریں اُسسے معزول ہے
جو توحید ایزد کی برہان ہے — وہ توحید احمد کی بس شان ہے

لا یکون عدلا منه وهذا لا یمکن اصلاً فلا یحکم بالکفر علیهم فی احکام الاخرة لان الصبی لیس بمخاطب ولا بمعاتب وقد وقع الناسخ لتعذیب الاطفال ومن لم تبلغهم الدعوة مفترنین نزولا فی قوله تعالی ولا تزر وازرة وزر اخری وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا فالجملة الاولی نسخت تعذیب الاطفال والثانیة نسخت اخبار التعذیب قبل الارسال فانظر الی هذه الاسرار المودعة فی نظم القران والمناسبات البدیعة فی ترتیب الفرقان هذا

ملخص ما فی نجم المبین والله یهدی به المنصفین

وہ تعبیر بالا جو مذکور ہے — تو اوسکا مُلخّص یہ پُر نور ہے
خوارج وہ معتزلہ کا اختلاف — بھی اَطفالِ کفّار میں صاف صاف
کہیں وہ کہ اطفال از مشرکان — یہ ہیں اہلِ دوزخ نہ اِس میں گمان
ولے اہلِ سنّت کا یہ اِعتقاد — اِسی پر وہ ہیں متّفق باسداد
کہ اَطفالِ کفّار بے ارتیاب — نہ اِنپر کرے حقتعالیٰ عذاب
لہذا یہ فرمانِ ابنِ حَسَن — مُعذّب نہووے کوئی ذی فِطَن
بلاذنب نزدِ خدائے جہان — یہی عدل و اِنصاف ہی بیگمان
بلاذنب تعذیب ظلمِ جلی — خدا ظلم سے پاک ہی ای ولی
رسولِ خدا نے کیا یہ سوال — خدا سے کہ ای خالقِ ذوالجلال
جو اَطفالِ کُفّار بھی مشرکین — نہو اُنپہ تعذیب روزِ پسین
شفاعت کیا اونکے حقمیں رسول — تو حق نے کیا اوسکو لابد قبول
جو مانگا خدا نے کیا وہ عطا — کیا جنّتی اونکو ربّ السّما

جو از سال کے پیش وارد عذاب | تو ما کنا ہے اوسکا ناسخ کتاب
کہ فرمانِ ایزد یہ بے ارتیاب | نہ ہرگز کرین ہم کسیکو عذاب
یہانتک کہ اوس پاس آوے رسول | کرے پھر وہ از حکم مرسل عدول
تو ہوا و سیہ تب حجتِ کردگار | کہ وہ لائقِ نار دار البوار
نہ کچھہ کفر جن سے ہوا در وجود | نہ بت کو ہوا اونسے گاہے سجود
نہ کچھہ کفر و توحید سے ماہرین | ہمہ عمر غفلت مین وہ غافلین
نہ اون پاس آیا رسولِ خدا | تو یہ اہلِ فترت سے بے امترا
تو لابد یہ ناجی نہ انپر عذاب | یہ جنت مین جاوین بلا ارتیاب
یہ ہین مثلِ اطفال بے اشتباہ | وہ مذکورہ آیت اسی پر گواہ
یہ ہے سرِ اسرار نزدِ مہان | کہ دونوکا یکجا ہوا ہے بیان
یہ احکام و توحید مین بالسوا | یہ جنت مین جاوین بلا امترا

قال في التمهيد والمقام: السندسية وسبل النجاة والفوائد البارسية وغيرها من الزبر المديحة واما حكم اطفال المشركين في الآخرة فقالت المعتزلة والخوارج انهم من اهل النار وقال اهل السنة والجماعة انهم لايعذبون سُئل الامام محمد بن الحسن رضي الله عنهما عن اطفال المشركين فقال انا نعلم بان الله تعالى لايعذب احدا بغير ذنب وقد قال نبينا شفيع الانام عليه اطيب الصلوة والسلام سالتُ ربي عن اللاهين من ذرية البشر وشفعتُ فيهم فاعطانيهم فقيل ما اللاهين قال اطفال المشركين فجعلهم خداما لاهل الجنة وان الله سبحانه لوكان يعذب نفسا بغير ذنب فانه

خیوری نہ زنہار ہے یہ عجیب ۲

| معطّر مشامِ شفیعُ الانام | زعَرفِ شذییٔ صلوۃ و سلام |
| --- | --- |
| لُاٰلیٔ صلواتِ ربّ السما | تصدّق وہ بر فرقِ خیر الورا |
| ہوں آل و صحابہ پہ باصد صفا | باعُداد اَمراض و عدِ شفا |

وصل گیارہواں اِس بیان مین کہ اگر نہ بھیجے حق تعالی اپنے بندون کی طرف کوئی رسول ہو اور نہ معتقد ہون وہ کسی دین پر دائم رہین جہول ہو اور نہ پہچانے وہ اپنا خالق مالک پروردگار ہو یا پیدا ہوا کوئی شخص ایسے جزیرے مین یا بلند پہاڑ پر کہ نہ پایا اُسنے ہادیٔ نیکوکار ہو اسی غفلت مین وہ بڑا ہوا پھر روانہ ہوا سوئے دار القرار ہو تو شرعًا یہ سب معذّب ہون یہ سبب ترکِ ایمان و شرائع کردگار ہو کہ استدلال عقلی موجب ایمان و احکام نہین ہی نزد ائمہ اخیار ہو اور ایسا ہی نصوص آیاتِ الٰہیہ اور احادیث نبویّہ سے ہی آشکار ہو اور جو شخص فترت مین خدا کو ایک جانے اور زبان سے نہ کرے اقرار ہو تو وہ بھی قطعًا مومن ہی باتفاقِ ائمہ کبار ہو اور اوسپر نماز و روزہ وغیرہا احکام لازم نہین ہین شرعًا عند اولی الابصار ہو پس ابِ والدین سیّد الثقلین کے ایمان مین سکو نہین ہی جائے انکار ہو اللّٰہم صلّ وسلّم علی نبیّنا المختار و علیٰ آلہ و آبائہ الاطہار

۲

لہذا یہ فرمانِ خیر الورا
علیہ صلوۃ خدا و ثنا
اذا احب اللہ عبدًا
لا یضرہ ذنب واذا
ابغضہ لا تنفعہ طاعۃ
وللہ درّ القائل فی المجد
والفضائل شعر من لم
یکُن لِلوصالِ اَھلًا
فکُلُّ طاعاتہِ ذنوبُ
وللہ ما افاد فی الفارسی
واجاد شعر
ہر کہ در سایۂ عنایت اوست
گنہش طاعت دشمن دوست

وہ اطفال خدام اہل جنان
جنانین وہ دائم رہین ہمگان

ہنو کفر کا حکم اون پر عیان
زپیش بلوغت گہی ای مہان

مخاطب نہ دنیا مین وہ زینہار
توکیونکر معاتب وہ روز شمار

اگرچہ وہ اولاد از مشرکین
ولے وزر مان باپ سے ہین نہین

ہنو شرک انکے سے انپر عذاب
یہ لا تزر آیہ کا لب لباب

کیا کفر جسنے وہی اہل نار
نہو وزر اوسکا کسی پہ بہوا

ہوا کفر جسسے اوسی پر عذاب
نہیو بعید سو کاٹے بلا ارتیاب

تیوری تو عملو نسے غافل مشو
کہ گندم ستے گندم ز جو نیز جو

وے افضل ایزد یہ ہو مستقیم
نہ مایوس ہو از رسول کریم

شراب کبائر سے گر وہ حکیم
کرے سرکہ ظاہر تو ہو مسلم

نہ یہ امر قدرت سے ہرگز عجیب
کہ ہو ذنب نیکی طفیل حبیب

شراب کبائر سے پر شیشہ وار
دل عاصیان ہو بلبل و زار

وہ ملح محبت ز حب حبیب
اگر شیشہ دل کو ہووے نصیب

تو لاریب ہو سرکہ جملہ شراب
شراب محبت سے عصیان سرا

جو ہے عین عصیان وہ ہو انقلاب
تو نیکی بنے وہ بدی بے حساب

جو ہے قلب اعیان از معجزات
ہوا جیسا مذکور بالبینات

دم و بول خیر الوریٰ مین ضرور
ہوئے متفق اوسپہ اہل شعور

تو ہو قلب عصیان طفیل حبیب

قضاء بما فات عنه من الاحكام اذ هى لا تجب عليه الا بالاعلام وهذا لم يوجد
فى حقه والعقل لم يكن دليلا لايجاب لشرايع والاحكام لعدم اهتدائه
فى ذلك باستدلاله واما معرفة الصانع ووحدانيته فيحصل باستدلال
العقل ولكن لا يجب الايمان بمجرد العقل لان الموجب هو الله سبحانه وتعالى
ولم يوجد منه دليل الايجاب وهو الارسال ولو اعتقد دينا واخطا لم يكن
معذورا فانهم ان لم يومنوا فلا يحكم بكفرهم لتركهم الايمان لانه ما كان واجبا
عليهم بدليل قوله تعالى وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا ثم لو تفكر وعلم
ان له صانعا واعتقد به الا انه لم يقر بلسانه فانه يكون مومنا لان الاقرار
من الاحكام فوجوبها يتعلق بالسماع ولم يوجد وهو لا يدرى كيفية الاقرار
فلا شك فى ايمانه بحكم الاعتقاد واما قول الامام الاعظم والهمام الافخم
رحمه الله الاكرم لا عذر لاحد فى الجهل بخالقه لما يرى من خلق السموات
والارض فلم يرد به ايجاب الايمان بالعقل وانما اراد به التامل والاستدلال
لانه لو تامل واستدل بالعقل لو يعرف الله تعالى فقد قصر فى معرفته
فلا يحكم بكفره ايضا اذا لم يعتقد غير دين الله تعالى ولا يكون معذورا
بترك التامل لان التقصير منه فيكون مسؤلا والدليل على ان العقل لا يوجب
الايمان والاحكام بدون السماع جلى لا خفاء فيه لان للايمان اركانا وشرائط
والعقل عاجز عن درك هذه المعانى بل هو عاجز عن ادراك نفسه فكيف
يدرك صورة الايمان وصفته واذا لم يدرك ركن الايمان فلم يكن دليلا
على وجوبه ولان حد الدليل ان يدل على شيئ باوصافه والعقل عاجز

بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ وَالْاَشْعَارِ ٭ مَا دَامَ دَوَامُ اَہْلِ دَارِ الْقَرَارِ ٭
اور آٹھوین شبہہ کا جواب اِسی وصل مین ہی نگارش ٭

قال فی التمہید فی اصول التوحید وملخصہ فی منح الروض الازھر والفوائد البارزۃ وسبل النجاۃ ومسلم الثبوت وغیرھا ان اللہ تعالیٰ لو لم یبعث رسولاً والناس لم یعتقدوا دیناً ولم یتمکنوا تاملاً واستدلالاً فلم یعرفوا صانعاً وکذلک من ولد فی شاھق الجبل وفی جزیرۃ من الجزائر ولم یجد احداً من الکملاء وبلغ مبلغ الرجال ولم یعرف شیئاً من الادیان فما ذا حکمھم قالت المعتزلۃ انھم کفار لان بالعقل یجب علیھم الایمان والاحکام وقد ترکوا فیحکم بکفرھم وان لم یعتقدوا شیئاً من الکفر لان دلیل الوجوب عندھم العقل فی الایمان والاحکام واما اھل السنۃ والجماعۃ فقال الامام ابو الحسن الاشعری رضی اللہ عنہ انھم معذورون لیسوا بکافرین لا یجب علیھم الایمان لان الخطاب لم یوجد ولا یعذبون لان النھی عن الکفر لم یوجد ایضاً لان دلیل الوجوب ھو السماع بالامر فی الایمان والاحکام کلھا والنھی عن الکفر والمعاصی کلھا فمن لم یبلغہ السماع فعلی ای دین مات لا یکون کافراً ویکون معذوراً وان عبد الصنم وقال الامام ابو منصور الماتریدی رضی اللہ عنہ وسائر الحنفیۃ کالامام الطحاوی وابو الحسن الکرخی وابو اللیث السمرقندی وکمال الدین ابن الھمام وائمتنا من بخارا وغیرھم رضی اللہ عنھم ان دلیل الوجوب فی الاحکام والشرائع ھو السماع وما یقوم مقامہ کالکتابۃ والاشارۃ وکل ما یوجب العلم بالموجب فمن آمن من اھل الفترۃ ولم یعمل بالشرائع والاحکام لم یجب علیہ

فی النار عند المعتزلة دون عند اهل السنة واذا لم یکن مخاطبا بالاسلام
عند هولاء فاسلم ای وحّد هل یصح اسلامه بمعنی انه یثاب فی الآخرة
نعم کاسلام الصبی الذی یعقل معنی الاسلام والتکلیف لان النبی صلی الله
علیه وسلم دعی علیا الی الاسلام فاجابه مع الاجماع علی ان عباداته
من الصلوة والصوم ونحوهما صحیحة والله الهادی وعلیه اعتمادی

وہ تعبیر بالا جو مسطور ہے ۔ تو اوسکا ملخص یہ مذکور ہے
کہ جن پاس آیا نہ کوئی رسول ۔ رہی جملہ ادیانسے وہ جہول
نہ حاصل ہوا اُنکو اِقتدار ۔ تأمل دلائل مین ای ہوشیار
کہ عرفانِ صانع سے ہون ماہران ۔ کہ لاریب وہ خالقِ دوجہان
اِسیطور پیدا ہوا جو ولید ۔ جبال و جزائر مین سن ای رشید
نہ صحبت سے کامل کے وہ فیضیاب ۔ ہمہ عمر مشغول در اکل و خواب
تو کیا حکم ہی انکا از روئے دین ۔ وہ کفار ہین یا کہ ہین مومنین
تو نزدیکِ معتزلہ کفار ہین ۔ کہ ایمانکے تارک وہ اشرار ہین
اگرچہ نہ کچھ کفر اوسنے عیان ۔ تو اسپر بھی دوزخمین آنکا مکان
کہ تھا فرض وہ نیز بعقل و نُہے ۔ وہ ایمان و احکامِ دینِ خدا
کہ ہی اُنکے نزدیک موجب عقول ۔ کہ ہو آستے ایمانکا لابد وصول
ولے اہلِ سنت کا یہ اعتقاد ۔ اِسی پر وہ دائم یہی پرسداد
کہ ہی بوالحسن کا یہ فرمانِ تام ۔ جو ہین اشعری وہ امام ہمام
کہ لاریب اونکو نہو کچھ عذاب ۔ وہ معذور ہین نزدِ اہل صواب

عن بیان اوصاف الایمان بدون السماع فصح ما قلنا بانہ لا یوجب الایمان
ومدۃ التامل مختلفۃ لان العقول متفاوتۃ والجمہور علی انہا اربعون سنۃ
لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام قد تمت حجۃ اللہ علی ابن اربعین وقال بعضہم
انہا خمس وعشرون سنۃ قیاسا علی تفویض المال للمعتوہ والاول صحیح
موافق للاصول عند ارباب الوصول قال فی منح الروض الازہر والعقل
عندنا الۃ یعرف بہا الحکم بواسطۃ اطلاع اللہ العقل علی الحسن والقبح
الکائنین فی الفعل قال ائمۃ بخارا منا لا یجب الایمان ولا یحرم کفر قبل البعثۃ
واما ما روی عن الامام الاعظم رضی اللہ عنہ بانہ قال لا عذر لاحد
فی الجہل بخالقہ وایضا انہ قال لو لم یبعث اللہ رسولا لوجب علی الخلق
معرفتہ بعقولہم فحملوا الاول علی ما بعد البعثۃ قال ابن الہمام رحمہ اللہ
العلام ہذا الحمل ممکن فی العبارۃ الاولی ویجب فی الثانیہ حمل الوجوب علی
معنی ینبغی وہذا المعنی العرفی ہو الالیق ولان تسمیۃ الافعال طاعۃ
ومعصیۃ قبل البعثۃ تجوز اذ ہما فرع الامر والنہی فاطلاق الطاعۃ
والمعصیۃ قبل ورود امر ونہی مجاز من قبیل اطلاق الشیئ علی ما یؤل
الیہ فکیف یتحقق طاعۃ او معصیۃ قبل ورود امر ونہی وقد جمع
بین القولین بانہ لا یلزم من الوجوب ما یترتب علی ترکہ العقاب فلا
ینافی قولہ تعالی فی الکتاب وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا فلا یحتاج
حینئذ الی تقیید العذاب بالدنیا ولا الی تعمیم الرسل من العقل والنقل
ومن لم تبلغہ الدعوۃ من الرسول فلم یومن حتی مات فہو مخلد فی النار

نہ ہی عقل کو نقل میں اہتدا — تو کیونکر وہ احکام لاوے بجا
دلیل وجوبی نہ عقلِ رصین — تو اُسسے نہ حکم خدا ہو یقین
ولے ہی جو عرفانِ ربّ الورا — وہ توحیدِ خلّاقِ ارض و سما
تو لاریب حاصل یہ ہو بالعقول — کہ ہی عقل کو اُسمیں قدرے وصول
ولے اُسسے ایمان نہ واجب کبھی — ہوئے متفق اسپہ کُملا سبھی
کہ ایمان کا موجب وہ پروردگار — نہ ہی عقل موجب کبھی زینہار
کہ ماہر کرے عقل کو گر خدا — تو ہو اوسکو ایمانسے تب اہتدا
کہ وہ حسنِ ایمانسے ماہر نہیں — تو کیا قدر ر جانے جو از جاہلین
کرے زشتیٔ کفر سے وہ فرار — اگر اوسکو ماہر کرے کردگار
وہ ہی ایک آلاتِ عرفان ضرور — کہ ہو اُسسے حکم خدا کا ظہور
نہ بالذّات موجب یہ عقل و شعور — کہ صنعت کا مظہر یہ ہی بفتور
اگر عقل ہوتی بعقلِ تمام — کہ بالذّات ہو اُسسے ادراکِ تام
تو ہوتا نہ ارسالِ رسلِ کرام — نہوتے ولی وارثانِ عظام
نہ کتبِ سماوی کا ہوتا نزول — نہوتے وسیلہ کبھی وہ فحول
سبھی عقل اپنی پہ چلتے مدام — وہ طرقِ وہابی پہ ہوتے تمام

کسی سے نہ سنتا کوئی وعظ و پند
نہوتا کلامِ خیوری پسند

نہیں عقل پر نقل کا جب مدار — نہیں نقل میں دخلِ عقلِ کبار
توگر عقل سے ہو کوئی معتقد — کسی دین پر دل سے ہو معتمد

تو زنہار کافر نہیں وہ رجول ۔ کہ ان پاس آیا نہ کوئی رسول
نہ ایمان کا انکو ہوا کچھ خطاب ۔ تو ہو عدم ایمان سے کیونکر عذاب
نہ ممنوع وہ کفر سے زینہار ۔ تو کب کفر سے انکا ہو دار نار
اگرچہ کریں بت پرستی مدام ۔ تو کافر نہ اسسے وہ ہوں ای فہام
کہ بیشک دلیل وجوبی ضرور ۔ شنیدن ز امر و نہی بے فتور
کہ ایمان و احکام اسکے تمام ۔ ہوئے جملہ بندوں پہ ملزوم تام
تو جنکو نہ پہنچے ز امر و نہی ۔ تو لازم نہوا اسپہ ایمان کبھی
کسی دین پہ گذرے وہ معذور ہے ۔ نہ وہ نام کافر سے مذکور ہے
یہی اشعریہ کا ہے اعتقاد ۔ اسی پر اماماں دین با سداد
ولے ماتریدیہ کا یہ بیان ۔ بیان محقق نہ اسمیں گمان
اسی طور احناف کا اعتقاد ۔ یہی او نکا فرمان بین العباد
امام طحاوی و ابن ہمام ۔ ابو اللیث[۲] و کرخی جو ہیں نیکنام
کہ جملہ شرایع صلوٰۃ و صیام ۔ شنیدن پہ احکام کا التزام
رسول و کتاب یقین المرام ۔ دگر امر اسکے جو قائم مقام
دلیل وجوبی یہ بے امترا ۔ نہ واجب سوا انکے دین خدا
لہذا جو فترت میں تھے مومنین ۔ تو واجب نہ انپر ز احکام دین
صلوٰۃ و زکوٰۃ و زجر و صیام ۔ نہ او نپر ادا و قضاے فہام
کہ آیا نہ ان پاس کوئی رسول ۔ نہ اعلام او نکو ہوا از فحول
بامر رسول خداے انام ۔ تو احکام لازم نہ انپر مدام

[۲] ائمہ بخارا و دیگر عظام
ہوئے متفق اسپہ وہ لا کلام

تو لاریب مومن وہ ہی باصفا
نہین اُسکے ایمانمین ہرگز خطا
کہ اقرار اَحکام سے لاکلام
تو اَحکام اوسپر نہ لازم مدام
سماعت پہ اَحکام کا ہی مدار
نہ اُسنے سُنا حکمِ پروردگار
تو کیونکر کرے وہ ادا از لسان
کہ ماہر نہ اقرار سے وہ جوان
تو بیشک وہ مومن بصدقِ جَنان
اگرچہ نہ اِقرار اُسسے عیان
اگر ہو یہ تیری جَنان مین خیال
کہ ہی بوحنیفہ کا ایسا مقال

لا عُذر لاحدٍ فی الجهل بخالقه لما یرىٰ من خلق السموات والارض

کہ ہرگز نہ مقبول ہے اعتذار
کسیکا یہ نزدیکِ پروردگار
کہ جاہل رہا مین نہ از عارفین
نہ ماہر ہوا از جہان آفرین
تو عُذرِ جہالت نہووے پذیر
بعرفانِ ذاتِ خدائے قدیر
کہ آیاتِ خلّاق ہین آشکار
زمین آسمان نیز لیل و نہار
تو اوس قول سے یہ نہ ہرگز مراد
کہ ایجابِ ایمان بعقلِ سداد
تو وطور پر اوسکا لا بد جواب
ہوئے مُتّفق اسپہ اہلِ صواب
سکے یہ کہ اُسسے یہ بیشک مراد
کہ لازم تامّل برائے عِباد
کہ آیاتِ ایزد مین کوئی جوان
تامّل کرے گر بفکرِ جَنان
تو شاید کہ عارف وہ ہو بالیقین
کہ خلّاق ہیرا جہان آفرین
تو ہو مومنِ پاک بے اِمترا
کہ ماہر ہوا از خدائے ورا
ولے کفر اوسے نہو آشکار
تو عرفانِ خالق سے مومن شمار
کیا ترک اوسنے تامّل اگر
نہ کی اُسنے آیات مین کچھ نظر

تو وہ دین در اصل گر نا صواب
تو اوس معتقد پر خدا کا عذاب

نہ معذور وہ نزد پروردگار
کہ اوسکو کیا عقل سے اختیار

تو جن پاس آیا نہ ہرگز رسول
وہ کافر نہ زنہار نزد فحول

نہ زنہار اونپر عذاب خدا
وہ ناجی بلا ریب در دوسرا

کہ ایمان اونپر نہ لازم ہوا
یہ فرمان قرآن سے بے امترا

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا

کسی پر ہوا فکر سے آشکار
کہ اسطور سمجھا بلا اضطرار

کہ میرا وہ صانع بلا شک ضرور
کہ جسکے ارادے سے میرا ظہور

یہ جملہ زمین اور یہ آسمان
یہ دریائے زخار و موج کلان

نجوم فلک اور شمس و قمر
طلوع وہ ہوتی بشام و سحر

کوئی سوئے مشرق سے مغرب روان
کوئی سوئے مغرب سے مشرق دوان

تو یہ جملہ صنعت کا لابد ظہور
نہ صانع سوا ہو وہ ای ذیشعور

کہ صنعت کو صانع کا لازم وجود
بلا صانع صنع کیونکر یہ بود

کہ بعرہ کو لازم وجود بعیر
وہ نقش قدم ہے دلیل مسیر

یہ مصنوع موجود ہی جب مدام
تو صانع وہ قیوم ہی لا کلام

وہی میرا صانع بلا ریب ہی
کہ جسکی یہ صنعت وہ بے عیب ہے

تو صانع کا دل سے ہوا معتقد
اوسی پر ہوا دل سے وہ معتمد

ولیکن زبان سے نہ اقرار کو
کیا اسنے ظاہر بطرز نکو

کہ میرا جو صانع وہ خلاق ہی
وہی میرا معبود و رزاق ہی

| | |
|---|---|
| وہی معنے صادق بلا اشتبا | کہ بسطور فرمانِ ربّ السما |

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۵

| | |
|---|---|
| نہ کچھ حاجتِ قید اب اے فہام | کلامِ الٰہی میں نزدِ کرام |
| کہ ہو اوسسے تعذیبِ دنیا مراد | و یا اوسسے تعمیمِ رسل سداد |
| کہ مرسل سے ہووے مرادِ عقول | کہ جسطور مرسل برائے نقول |
| کہ افعالِ طاعت معاصی تمام | بلا نقل دونو مجازی مدام |
| کہ جب تک نہ آوے رسولِ نقول | تو ہرگز نہ تفریق ہو از عقول |
| کہ امر و نواہی سے دو شاخ ہو | تو اونکی بلا بعث کب جست جو |
| کہ افعالِ بندہ مساوی تمام | کہیں نیک ہی یہ وہ بد ہی مدام |
| نہ امر و نواہی اگر آشکار | تو کیونکر حقیقے وہ ہو اشتہار |
| بغیرِ رسول و کتابِ خدا | نہو طیبہ از خبیثہ جدا |
| رضائے زن و مرد تعیینِ مال | یہ ہیں دونو موجود بقیل و قال |
| نکاح و زنا میں بصد اہتمام | وہ بیشک حلال و یہ بیشک حرام |
| نہو امر و منع خدائے انام | تو دونو وہ بیشک مساوی مدام |
| تو جس پاس آیا نہ ہرگز رسول | نہ ایمان لایا رہا وہ جہول |
| تو بیشک وہ ناجی نہ اسمیں فتور | اگر کفر سے وہ رہا دور دور |
| تامل جو مسئول نزدِ خدا | چہل سال کی عمر میں ہو ادا |
| کہ ہی پیش اسسے فتورِ عقول | ہوئے متفق اسپہ جملہ فحول |
| لہذا یہ فرمانِ خیر الانام | علیہ صلوٰۃ خدا و سلام |

تو یوچھیگا اُسے خدائے جہان
ز ترکِ تامّل بفکرِ جنان

ولیکن وہ کافر نہین زینہار
ز ترکِ تامّل بلیل و نہار

کہ ترکِ تامّل سے ای دوربین
وہ مسئول نزدِ جہان آفرین

نعم اوسکے گر کفر ہو آشکار
تو لاریب کافر وہ نزدِ کبار

دگر یہ کہ لابد مرادِ امام
یہی اُسکے لاریب نزدِ فہام

کہ معذور ہرگز نہون عاقلان
جہالت سے نزدِ خدائے جہان

پس بعثتِ حضرتِ مرسلان
کہ ہو اُسکے تکمیلِ فکرِ جنان

نہ ہادی وہ ہون فکرِ آیات مین
زمین مین دگر ہو سماوات مین

تو وہ فکر ناقص بلا اشتباہ
نہو اُسکے آیات ایزد گواہ

اسیطور دیگر یہ قولِ امام
وہ نعمانِ ثابت امامِ عظام

کہ ارسال کرتا نہ پروردگار
رسولونکو دنیا مین ای ہوشیار

تو واجب یہ تھا نیز بر عاقلان
کہ ہون ذاتِ ایزد سے وہ عارفان

تو واجب کا معنی یہان ای میان
سزاوار عرفی نہ اسمین گمان

کہ ہون عقل سے عارفانِ خدا
تو ہی یہ سزاوار بے امترا

کہ ہے عقل کی شان یہ بے فتور
کہ طلبِ لائل کرے وہ ضرور

ولے گر کرے ترکِ عرفان وو
تو اُسکا نہ ماوائے نیران ہو

نجار اسے ہین جو امامانِ دین
بھی دیگر ہوئے اسپہ وہ مطبقین

کہ واجب سے اسجا نہین یہ مراد
کہ ہو ترک اُسکی سے بئس المہاد

اگر ترک پر ہو عذابِ جحیم
تو اسکے منافی کلامِ قدیم

کہ بو جہل ہین دین مین عاقلین

براہین اسکی سنوا سے فہام ۔ کہ موجب نہ ایمان کو عقلِ انام
نہ ہون اُسکے احکام واجب کبھی ۔ مگر ہون سماعت سے واجب سبھی
کہ ہین رکن ایمانکے نزدِ فہام ۔ شرائط جو ہین اُسکے لابد مدام
تو ہی اونکے ادراک سے ناتوان ۔ بلاریب عقلِ ہمہ مردمان
نہین بلکہ ہی عقل عاجز مدام ۔ ز ادراکِ خود پیش جملہ فہام
وہ بالذات عاجز وہ ہے مفتقر ۔ نہ ہی اپنے ادراک پر مقتدر
تو ادراکِ ایمان وہ کسطور پر ۔ کرے باہمہ رکن اے ذی بصر
دلیلِ وجوبی نہ وہ زینہار ۔ اُسے وصفِ ایمانسے بس انحصار
کرے جملہ اوصافِ ایمان بیان ۔ تو ہو تب دلیلِ وجوبی عیان
وہ ہی ذات اپنی سے عاجز مدام ۔ بغیرِ سماعت نہو اوسسے کام
وہ آلاتِ صنعت سے ہی بیگمان ۔ تو آلات صانع نہو ای جہان
سُنے جب وہ امر و نہی از رسول ۔ تو حکمِ خدا تب کرے بر قبول
بغیرِ سماعت وہ ہے ناتوان ۔ اسی پر ہوئے متفق سب مہان
اگر عقل پر شرع کا ہو مدار ۔ تو دو حصے لڑکی پہ ہو وین نثار
یکے حصہ لڑکے کو از مالِ اب ۔ اسیطور پر حکمِ عورات سب
کہ عورت ضعیفہ بلا چون چرا ۔ نہ ہی کسب کا اوسمین بھی اہتدا
وہ ہی ساکنِ خانہ پردہ نشین ۔ تجارت کے فن سے وہ ماہر نہین
قوی مرد عورت سے ہے لاکلام ۔ فنونِ مکاسب سے ماہر مدام

که چالیس کے بعد حجّت تمام — که اُسوقت کامل جو عقلِ فہام
یہی اَمر ثابت صحیحُ المرام — یه محدود تکمیل نزدِ فہام
کیا برس پچیس جسنے بیان — برائے تامّل ز عمرِ جوان
تو یه قول ہی اوسکا لابد قیاس — که تفویضِ سوال پر ہی اَساس
تو یه قول اُسکا جو ہی از قیاس — تو اُسکی نه تفویض پر ہو اَساس
که ہر حال کی حُبّ کا یه زمان — نہو اُسمین عرفانِ ایمان عیان
شبابِ رَجُل ہی جو شعبِ جنون — تو لابد وہ اُسوقتمین رہنمون
تو اُسمین تامّل نہو اسے فہیم — که حاصل نہین اُسمین عقلِ سلیم
تو مُفتیٰ بہ ہی وہی چہل سال — که جسمین مُکمّل عقولِ رجال
تو جن پاس آیا نه کوئی رسول — مُخاطب نه زنہار ہین وہ رجول
نه اسلام کا اونکو حکمِ خدا — نه اَحکامِ اسلام اونپر سدا
تو کوئی اگر لاوے ایمان بجا — کہے بیجا ہے وہ خدائے سما
تو لاریب دارین مین ہو شباب — وہ مثلِ صبی ہے بلا ارتیاب
که ماہر وہ اسلام وتکلیف سے — که حاصل اُسے عقلِ توصیف سے
دلیلِ جلی اسپہ یه اے ولی — که مقبول ایمانِ مولا علی
که طفلی مین اسلامِ شیرِ خدا — بلاریب مقبولِ خیرُ الوریٰ
ہوا اسپہ اجماعِ اُمّت مدام — که جمله عبادت صلوٰۃ وصیام
صحیحه صبی کی بلا قیل وقال — اسیطور جو اہلِ فترت رجال

کہ ترکِ دلیلی دلیلِ کمال
دلیلوں سے ہرگز نہ حاصل وصال

یہ ہو کار بس عشق کی نار سے
نہو پنبۂ عقل کی تار سے

تو اِس نار سے سوختہ ہو مدام
تو کر ہستیئے عقل پر سو سلام

تو ہو مردہ تا زندہ دل شاد ہو
تو ہو ویران تا بستی آباد ہو

تو ہو پست پھر دیکھ عالی مقام
بلندی سے پستی تو دیکھے مدام

شرابِ محبت سے مخمور ہو
تو آبادیئے عقل سے دور ہو

کہ مخمور ہشیار معمور ہے
کہ لاریب ظلمات سے نور ہے

نہ اوس نار سے سوختہ ہو جہان
تو کیونکر خیوری ملے جانِ جان

نہو سودہ شانہ صفت گر یہ بود
زارۂ حقیقت بصنعِ ودود

تو کب زلفِ محبوب سے ہو وصال
کہ پابستہ ہی جسسے جملہ جمال

نہو سودہ مثلِ حنا یہ ہوس
زسنگِ ملامت جو خونی نفس

تو کب دستِ محبوب سے ہو وصال
کہ خونِ جہان جسسے ہو پائمال

خیوری شرابِ محبت کا جام
چشیدہ وہ خونِ جگر سے مدام

قال فی ابکار الافکار والفوائد البارزیۃ والاکمال والسیرۃ الحلبیۃ والفتوحات الغیبیۃ وغیرھا من الزبر الدینیۃ ولا یقطع بکفر من مات فی زمن الفترۃ فلم یکن حکمہ حکم الکفار المشرکین الذین شھدوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی علیہ اھل السنۃ والجماعۃ انہ لا یجب الایمان والتوحید الا بارسال

تو کیونکر وہ ہے مثلِ دو دختران | نہ ہی عقل کا حکم - اے مہان
اسیطور حکمِ منی اور بول | تو ہی عقل کا او نہین اسطور قول
کہ ہو بول سے غسل واجب مدام | وضو ہو منی سے یہی التزام
کہ وہ اپنے لاریب زائد پلید | وہ قدر منی سے ہمیشہ مزید
نہین بلکہ دونو خلافِ عقول | وہی جائے مخصوص دہووین نحول
کہ اعضائے اربعہ وہ سائر بدان | یہ ہین پاک جملہ بحکمِ فطن
خروجِ نجاست کا ہی جو بدان | وہی شستہ ہو عقل کا یہ سخن
نہ منھ پر پلیدی کا ہے کچھ اثر | نہ سائر بدن پر منی کا مقر
وہے حکمِ شرعِ خدا ور رسول | خلافِ عقول و باصلِ نقول
نظائر جو اسکے بسے بے شمار | وہ اظہر من الشمس نزدِ کبار
تو ظاہر ہوا اسنے ای ذیعقول | کہ نصبِ شریعت نہو بے رسول
کرے نقل وہ حکمِ پروردگار | تو ہو عقل ماہر بصد اعتبار
کہ ہی عقل او زاہرِ صنعِ خدا | کرے حکمِ ایزد کو لا بد ادا
نہ ہی موجدِ شرع وہ زینہار | سماعت پہ ہی اوسکا دائم مدار
نہین موجدِ شرع جب یہ عقول | تو جانا نکا ہوا نسے کیونکر حصول
عرب مین ابوالحکم تھا نامدار | وہ بوجہل ہے دین مین آشکار
اگر ہو وصالِ خدا از عقول | تو ہوتا فلاطون زاہلِ وصول
کہ ہی کارِ عقلا ہمہ قال و قیل | وہ اپنے دلائل سے ہر دم ذلیل
قدم کو عقولونسے حاصل عقال | وہ اپنی ہدایت سے پاوین ضلال

نہ زنہار بھیجا خدا نے رسول — بسوئے عرب نزد جملہ فحول
مگر ایک جو سیّد المرسلین — حبیب خدا رحمت عالمین
سماعیل کا جب ہوا انتقال — زدار محن سوئے دار الجلال
تو اونکی رسالت ہوئی پھر تمام — نہ حکم رسالت رہا در انام
اسیطور حکم رسالت مدام — نہ زنہار تھا بعد رسل عظام
یہ ہی خاصۂ سیّد المرسلین — کہ حکم رسالت الیٰ یوم دین
زبدء بشر تا بروز پسین — وہی ایک یکتا رسول امین
ہمہ انبیاؤ ہمہ مرسلین — حبیب خدا کے یہ ہین نائبین
شہنشہ محمد یہ نائب تمام — امیر عساکر نہ اسمین کلام
تو اونکی رسالت نہ کیونکر قدیم — وہ اوّل وہ آخر وہ ربّی علیم

خیوری یہی ذکر ورد جنان
وہ روح خدا ہی وہ روح جنان

جو از اہل فترت بسے مردمان — نہ انسے ہوا شرک ہرگز عیان
نہ توحید سے وہ ہوئے ماہرین — کسی دین حق مین نہ وہ داخلین
نہ از خود ہوئے موجد بہر دین — ہمہ عمر غفلت مین وہ غافلین
تو زنہار اونپر نہوے عذاب — ہوئے متفق اسپہ اہل صواب
کیا بعض علمانے ایسا بیان — جو ہین اہل سنت سے وہ بیگمان
کہ اونپر نہ تعذیب رب الانام — اگرچہ کیا بت پرستی مدام
کہ ممنوع ہرگز نہ وہ مردمان — بمنع رسول خدائے جہان

الرسل ومن المقرر المعلوم ان العرب لم یرسل الیھم رسول بعد سیدنا اسمٰعیل
علیہ الصلوۃ والسلام وانتھت رسالتہ بانتقالہ من الدنیا کبقیۃ الرسل علیھم
الصلوۃ والسلام لان ثبوتھا فی اجراء الاحکام فی الدنیا بعد الرسول
من خصائص نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم ومن
اھل الفترۃ من لم یشرک ولم یوحد ولا دخل فی شریعۃ ولا اخترع لنفسہ
دینا بل بقی مدۃ عمرہ علی حال غفلۃ عن ھذا کلہ فلا تعذیب علیہ بالاتفاق
وقال بعض اھل السنۃ من العلماء الاعلام لا تعذیب علی اھل الفترۃ من العرب
وان عبدوا الاصنام وقد تحنف جماعۃ من اھل الفترۃ وکان والداہ صلی اللہ
علیہ وسلم منھم رضی اللہ عنھما وعن اعمامہما ھذا ملخص ما فی نجم المبین
لرجم الشیاطین

یہ ابکار افکار ہین سب نگار
فوائد جو ہی بارزہ اے امین
فتوحات غیبیہ دیگر زہر
کہ ہرگز نہ قطعًا وہ از کافران
جو کفار تھے درزمان نبی
جو ہین اہل سنت جماعت تمام
کہ جب تک نہ ارسال رسل کرام
تو واجب نہ توحید وایمان ہو
معتبر یہ معلوم نزد نبیل

یہ اکمال اکمال ہین آشکار
وہ سیرت جو حلبیہ ہے بالیقین
یہ لاریب سبکا ملخص شمر
جو فترت مین گذرے بسے مردمان
تو انکا نہین حکم اونپر کبھی
ہوئے متفق اسپہ وہ لاکلام
خدائے سما سے بسوئے انام
کسی پر یہی قول اتقان ہی
کہ بعد از سماعیل پسر خلیل

لصفاء سرّہ علی منزلۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہٖ وبالحکم
وسیادتہ وعموم رسالتہ باطنًا من زمن سیدنا ادم علیہ السلام الی زمن
ھذا المکاشف فآمن بہ فی عالم الغیب علی شہادۃ منہ وبیّنۃ من ربہ کما قال
اللّٰہ تعالٰی افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ ای یشھد لہ فی
قلبہ بصدق ما کوشف لہ فھذا یحشر یوم القیامۃ فی ضیاء باطنیۃ سیدنا محمد
صلی اللہ علیہ والہ وسلم والثانی من الستۃ من وحّد اللہ تعالٰی بما تجلی لقلبہ
من النور الذی لا یقدر علی دفعہ وحصولہ لیس بفکر ولا بنظر ولا برویۃ ولا
باستدلال فی کون من الاکوان وھذا یحشر یوم القیامۃ مع الاصفیاء والثالث
من الستۃ من وحّد اللہ تعالٰی بنور وجدہ فی قلبہ استدلالًا بالاکوان
کقسّ بن ساعدۃ رضی اللہ عنہ فانہ اذا سُئل ھل لھذا العالم الہ فکان یقول
ان البعرۃ تدل علی البعیر واثار الاقدام علی المسیر فھذا صاحب دلیل ممتزج
بفکر لانہ اعتبر فی الصنعۃ فلھذا یبعث اُمّۃً واحدۃً کما ورد والرابع من الستۃ
من اتبع ملۃ حق ممن تقدمہ وعرف شرف سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وثواب من اتبعہ فآمن بہ وصدّقہ علی علم منہ کزید بن عمرو بن نفیل
فکان یسجد ویقول الھی الہ ابراھیم ودینی دین ابراھیم کما فی صحیح البخاری
وایضا کان یقول انی لانتظر نبیًا من ولد اسماعیل علیہ السلام من بنی عبد المطلب
ولا ارانی ادرکہ وانا اومن بہ واصدّقہ واشھد انہ نبی ومن طالت بہ
مدۃ وراہ مرۃ فلیقرأہ منّی السلام کما ذکر ابن سید الناس فی سیرتہ رضی اللہ
عنہم فھذا یحشر یوم القیامۃ فی اُمۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم والخامس

زشرک وضلالت جو ہی در وجود
تو کب اونپہ تعذیب ہووے نمود

جو تھے اہلِ فترت سے توحید پر
عقیدہ تحنّف پہ وہ نامور

کہ کہتے وہ یکتا خدائے وَرَا
کیا جسنے پیدا یہ ارض وسما

وہ در جستجوئے رسولِ امین
چہ جائے رسالت کی ہون منکرین

وہ نامِ شفیعُ الورا پر فدا
یہی وِرد تھا اونکا صبح ومسا

کہ ای کاش گر دیکھتے مُصطفا
تو قدمونپہ یہ جان کرستے فدا

زہی بخت اونکا کہ جنکو نصیب
بمنحِ الہی لقائے حبیب

تو اُون اہلِ توحید سے والدین
کہ جنکے حبیبِ خدا نور عین

یہ ہین اُنسے افضل بلا امترا
یہ ہین مقتدائے ہمہ اولیا

یہ لاریب افضل زاہلِ یمین
یہ لاریب اُنسے جو ہین سابقین

اسیطور ہی در حدیثِ شریف
جو مذکور ہے بالا بسندِ حصیف

قال نبیّنا شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ والہ اجمعین فانا من السابقین وانا خیرالسابقین رواہ البیھقی والطبرانی والقاضی عیاض علیہم رضوان اللہ الفیاض

تو لابد وہ اَبوین از سابقین
ہوا اُنسے راضی جہان آفرین

رضائے خدا سے وہ مسرور ہین
جو اُنکے مُحبّان وہ مبرور ہین

اعلم ایھا المحب الصادق واللبیب لاریب الحاذق ان اھل الفترات ثلاثۃ عشر قسما ستۃ منھم اھل السعادۃ واربعۃ منھم اھل الشقاوۃ وثلاثۃ تحت المشیئۃ الالھیۃ فالاوّل من الستۃ من اُلقی فی قلبہ نور فاطلع

وہ ہین تیرہ اقسام اے دوربین | توکر ضبط اُنکو بصدق و یقین
نہ تحقیق ہو اسّے زائد عیان | غنیمت یہ تحقیق اے منصفان
تو چھٹے قسم اُنسے جو اہلِ جنان | جنان مین وہ جاوین نہ ہمین گمان
وہ اہلِ سعادت بلا اضطرار | وہ لاریب محبوب پروردگار
سیکے اُنسے وہ جسکو نورِ خدا | ہوا دل مین حاصل بلا امترا
ہوا جبکہ اُسّے منوّر جنان | تو ماہر ہوا وہ ز سرِّ نہان
ہوا کشف اوسپر ز نورِ خدا | مقامِ محمدؐ شفیع الوریٰ
سیادت جو اُنکی علی الکائنات | عمومِ رسالت جو بالبیّنات
ز پیشِ صفی اللہ در ہر زمان | الیٰ اَبد آباد اے نیک دان
وہ سب جبکہ اوسپر ہویدا ہوا | تو وہ ذاتِ احمد پہ شیدا ہوا
تو ایمان وہ لایا بخیر الوریٰ | کہ لابد ورا سے وہ ہین ماورا
تو شاہد ہوا وہ بصدقِ جنان | بتصدیقِ مکشوف سرِّ نہان
کہ نورِ خدا اِسکا از بیّنات | تو شاہد یہ بر سیّد الکائنات
تو روزِ قیامت یہ محشور ہو | ضیائے محمدؐ مین بے گفتگو
ولے باطنِ مصطفیٰ سے ضرور | وہ فائز بانوار اہلِ حضور
دُوم قسم اُنسے جو اہلِ جنان | وہ ایسی تجلّی سے روشن جنان
کہ وہ نور جو اُسکے دلمین نہان | نہین اوسکے دفع پہ اوسکو توان
وہ توحید پر اوسکو لاوی کشان | کہ لاریب یکتا خدائے جہان
کہ یہ نور اُسکو جو حاصل ہوا | تو بے فکرِ دل اوسکو واصل ہوا

من السنۃ من طالع فی کتب الانبیاء علیہم السلام او سمع ممن طالع فیہا فعرف
شرف سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف دینہ وثواب من اتبعہ
فآمن بہ وصدقہ علی علم منہ وان لم یکن دخل فی شرع نبی قط ممن تقدم
کحکیم بن حزام واضرابہ فہذا یحشر یوم القیامۃ مع المومنین بسیدنا محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا مع العاملین بشریعتہ ولکن فی ظاہریتہ والسادس
الموفی من آمن بنبی ممن تقدم وادرک رسالۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وآمن بہ فلہ اجران فہذا یحشر یوم القیامۃ فی ہذہ الامۃ المرحومۃ فہؤلاء کلہم من السعداء
واما الاربعۃ من الاشقیاء فالاول منہا من عطل لا عن نظر بل عن تقلید والثانی
منہا من اشرک لا عن استقصاء نظر والثالث منہا من عطل بعد ما نبت لا عن
استقصاء نظر والرابع من اشرک عن تقلید محض فہؤلاء کلہم من الاشقیاء
واما الثلاثۃ تحت مشیئۃ اللہ تعالی فالاول من عطل فلم یقر بوجود عن نظر
قاصر وذلک القصور بالنظر الیہ لضعف مزاجہ وقوۃ غیرہ والثانی من اشرک
عن نظر اخطأ فیہ طریق الحق مع بذل المجہود الذی تعطیہ قوتہ والثالث
من عطل بعد ما اثبت عن نظر بلغ فیہ اقصی القوۃ التی ہو علیہا مع ضعفہا
بالنسبۃ الی من فوقہ فایاک ثم ایاک ان تحکم علی اہل الفترات کلہم بحکم
واحد من غیر ہذا التفصیل فتخطئ طریق الصواب والتبجیل ہذا ملخص
ما فی الفتوحات المکیۃ والیواقیت الشعرانیۃ وغیرہما من الزبر الدینیۃ
کما ہو مذکور فی نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین

| مفصل نزاول یہ ہے بیگمان | سنو اہل فترات کا یہ بیان |
|---|---|

براہیم گرچہ خدا کے خلیل / وہ موسیٰ کلیمِ خدائے جلیل

ولیکن طفیلئے خیر الورا / عقولِ ورا سے وہ ہے ماورا

کہ خُلت محبت مین فرقِ عیان / مکان سے بلاریب تا لامکان

کہان وہ کلیم و کہان چاکران / مُحبّ اور محبوب فرقِ عیان

تو ایمان وہ لایا بخیر الورا / دل و جان سے اُنپر ہوا وہ فدا

وہ ہی مثلِ زید بن عمرای امین / اِسی حال پر تھا بصدق و یقین

کہ سجدہ وہ کرتا برائے خدا / مُناجات اِسطور کرتا سدا

اِلٰہی اِلٰہِ براہیم ہے / یہی دل مین ہر طور تسلیم ہے

یہ دینی وہ دینِ براہیم ہے / بخاری مین بیشک یہ ترقیم ہے

بھی اِسطور کہتا وہ لیل و نہار / لِسان و جنان سے یہی آشکار

کہ دل میرا لاریب در انتظار / وہ اِس انتظاری مین ہی بیقرار

کہ پیدا وہ کب ہو نبیئے جلیل / ز ولدِ سماعیلِ پسرِ خلیل

جو ہی شیبۃ الحمد کا خاندان / وہ سرِّ نہان اُسسے ہووے عیان

ولیکن نہ ہرگز یہ میرا نصیب / کہ ہو مجکو حاصل جمالِ حبیب

تولایا مین ایمان بقلب سلیم / اوسی ذات پر جو وہ نورِ قدیم

بہ تصدیق و توثیق شاہد جنان / کہ لاریب وہ سیدِ انس و جان

نبی ہین وہ نبیونکے بے اِمترا / وہ نورِ خدا ہین خدائے ورا

تو ہو جسکو حاصل زعمرِ طویل / تو دیکھے وہ روئے حبیبِ جلیل

تو لازم کرے عرض میرا سلام / جنابِ حبیبی مین با اِحترام

نہ آیاتِ عالم سے اوسکا حصول دلائل سے ہرگز نہ اسکا وصول

وہ بے کسب لابد عطائے خدا وہ منج محمدؐ سے بیشک عطا

وہ ہے جذبۂ خالقِ دوجہان وہ توحید وتصدیق پر ہے کشان

تو بے اُسکے دلکو نہووے قرار قرارِ جنان کا اوسی پر مدار

یہ محشور ہو در صفِ اصفیا کہ ہے منظرِ سیّد الانبیا

سُوم قسم اُنسے جو ہستہ عیان وہ ہی نور فکری سے روشن جنان

وہ توحیدِ ایزد پہ تھا مستقیم کہ نور الٰہی سے قلبِ سلیم

وہ تصدیقِ خیر الورا سے مدام منوّر جنان تھا وہ مدّاح تام

وہ چون قسّ مذکور سابق ضرور کہ تھا اوسکو حاصل ز آیات نور

کوئی اوسّے کرتا اگر قال وقیل کہ خلاقِ عالم مین کیا ہی دلیل

تو اسطور دیتا وہ اوسکو جواب جوابِ لبیبان بسے پُر صواب

کہ بعرہ یقیناً دلیلِ بعیر قدم کا اثر ہے دلیلِ مسیر

تو محشور تنہا وہ ہو بیگمان نہ متبوع وتابع مین اُسکا مکان

جو ہی قسم رابع ازان شش نگار تو وہ تابعِ دینِ پروردگار

جو تھی پیش اُسکی شریعت عیان تو وہ اُسکا تابع بصدقِ جنان

ولے اوسکو حاصل ہوا کچھ نصیب ز عرفانِ شرفِ رسولِ حبیب

تو وہ عزِّ احمدؐ سے ماہر ہوا تو سِرِّ نہان اُسپہ ظاہر ہوا

کہ محبوبِ ایزد محبِّ حبیب یہ ہی اُنکے جاکر کالابد نصیب

طفیلی کو اِس جا ملے وہ مقام کہ اوسّے اصیلی کو رشکے مدام

وہ محشور لاریب روزِ جزا
اسی قسم سے والدینِ رسول
کہ دینِ خلیلی پہ وہ مستقیم
کہ وہ کنزِ مخفی سے دُرِّ یتیم
کہ مدّاح جسکا خدائے قدیم
قدیمی خزائن کا ہے تو قسیم
نہوتا قِدَم سے اگر تیرا نور

اسی خیرِ اُمّت میں بے اِمترا
ہوئے مُتّفق اسپہ جملہ فحول
بلا اونکو پھر ایک نورِ قدیم
وہ رُوح خدا ہے وہ رَوحِ عمیم
کہ ہے وَصف تیرا وہ خُلقِ عظیم
تو مُجھسے مَیں تجھسے یہ سِرِّ فخیم
تو ہرگز نہوتا خدا کا ظہور

تو نورِ خدا تو ظہورِ خدا
خدائے غیوری و جملہ وَرا

روی العلامۃ ابن النقیب فی التحریر وغیرہ من النحاریر عن عبد اللہ بن المبارك فی لکلمات القدسیۃ قال اللہ لحبیبہ انت منّی وانا منك یا سر لاحدیۃ وھذا من قبیل ما رواہ الحاکم وصححہ عن یعلی لعامری قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام الحسین منّی وانا من الحسین وھذا یدل علی کمال لاتحاد ورسوخیۃ الوداد وقال اصحاب لبشارۃ ھکذا تقدیر العبارۃ ظھور الحبیب من نور اللہ وظھور اللہ من نور الحبیب وھذا ھو المشھور بحذف لفظ الظھور ان الحبیب من نور اللہ واللہ من نور الحبیب وذلك عین ما قال اللہ الملك المجیب لولاك لما ظھرت الربوبیۃ وقال ما خلقت خلقا اکرم علیّ منك ولقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتك ومنزلتك عندی ولولاك لما خلقت الدنیا کما رواہ ابن عساکر عن سلمان وفی روایۃ البیھقی وغیرہ عن ابن عباس فلولاك

جو ہی سیرت ابن سید شہیر | تو اوسین یہ مذکور ہے مستنیر
تو محشور ہو وہ بروز جزا | بلاریب در اُمّتِ مُصطفا
جو ہی قسم خامس زرستہ ضرور | تو لاریب وہ شخص ہی بے فتور
کہ کتب سماوی سے ماہر ہوا | تلاوت سماعت سے ظاہر ہوا
کہ ہین مصطفا اشرف الانبیا | جو ہین اُنکے تابع وہ ہین اصفیا
تو ایمان وہ لایا بصدق و یقین | اونونپر جو ہین سید المرسلین
کسی شرع مین گرچہ داخل نہ وہ | نہ تابع نبی کا وہ تنہا رہو
وہ ہی جیسا لاریب ابن حرام | حکیم معتبر ز بخلقِ عظام
بھی مانند اسکے جو دیگر کرام | مُصدّق ہوئے وہ بخیر الانام
تو محشور ہون یہ بروز جزا | مع المؤمنین بخیر الورا
و ملے ظاہری نور انکا مقام | تجلیئے خیر الورا سے مدام
جو عامل بشرع شفیع الانام | تو ہی اسکا برتر اُنہونسے مقام
نہ محشور ہرگز وہ در عاملین | کہ دونو تجلّی سے یہ فائزین
جو ہی قسم سادس وہ مرد سعید | وہ ہی دو نبوّت سے لابد رشید
کہ فترت مین وہ اہل دین خدا | رسالت کا تابع وہ بے امترا
چو عیسیٰ خلیل و دگر چون کلیم | انہون کا وہ تابع بقلب سلیم
ملا اوسکو پھر وقت خیر البشر | کہ شانِ رسالت دران مشتہر
مشرّف ہوا پھر وہ بارِ دگر | کہ ایمان وہ لایا بخیر البشر
تو دو اجر اوسکو ملین بالضرور | کہ دو نورِ ایمان سے ہی اسکو نور

دوم جو کہ مشرک ہوا با نظر ... ولیکن نظر مین ہوا یہ خطر

کہ اوسنے نہ کی صرف اقصاے نظر ... جو موجود اوسمین بسے مستقر

یہ چار و شقی ہین بلاگفت گو ... کہ خاطی یہ لاریب و رجست جو

جو ہین تین باقی تو انکا بیان ... وہ اسطور لاریب نزدِ مہان

کہ در خواہشِ ایزدی وہ نہان ... نہ ہی کفر و ایمان سے اونکا بیان

مفوّض وہ ہین سوے پروردگار ... جو چاہے کرے حکم اونپہ نثار

تو دو ہین معطّل انہونسے ضرور ... یکے اصلِ فطرت مین اہلِ فتور

کہ اسنے کیا صرف اقصاے نظر ... کیا جہد اسنے بسے خوبتر

ولے اصل مین ضعف تہا در نظر ... تو کب اسّے ہو جہد کچھ کارگر

لہذا معطّل ہوا از وجود ... نہ عارف ہوا از خداے ودود

معطّل دگر بعدِ اثبات نیز ... نظر مین قوی تہا وہ اہلِ تمیز

کیا اوسنے جب غور سے کچھ نظر ... تو ماہر ہوا وہ زربّ البشر

ولے فوق اسکے جو اہلِ نظر ... تو اسّے وہ اقوی بسے خوبتر

تو عاجز ہوا یہ ز فکر و نظر ... معطّل ہوا پھر یہ بارِ دگر

سوم اسنے مشرک بلا اہترا ... خطاے نظر سے ہوا مبتلا

کہ اسنے کیا بذل اقصاے نظر ... نہ قاصر ہوا اسمین وہ نامور

جبلّت مین اوسکو ہوئی جو عطا ... کیا صرف اوسکو نہ اسمین خطا

ولیکن نہ پایا طریقِ صواب ... وہی بت پرستی ہوئی خوشمآب

تو یہ تین اقسام نزدِ مہان ... نہ کچھ حکم انکے سے حفظِ لسان

ماخلقت آدم ولا الجنّة ولا النار علیہم رضوان اللہ الغفار انتہیٰ ھذا ملخص
مافی الجزء الثالث المتین من الکتاب المسمےٰ بنجم المبین ۵

توہین اہل اَجرین وہ والدین
جوہے اِسکا منکر وہ ہے اہل شَین
وہ موذیئے خیر اُلورا ہے رجیم
وہ ہے فیل خوکی بشکل بَشر

کہ دو نورِ ایمانسے وہ نورِعین
کہ ہے اُسکے دل پر شقاوت کا غَین
وہ لاریب ابن مُغیرہ زَنیم
تو داغ خدا اوسکے خرطوم پر

خیوری نکر تو بیانِ حزین
کہ خاسر دو عالم مین ہے وہ لعین

جو اَقسام ہین چار اَہلِ شقا
کہ ہین دو مُعطّل بسے منکرین
یکے ہے مُعطّل بقولِ دگر
تعطّل کیا اوسنے تقلید سے
مُعطّل دوم بعدِ اثبات ہے
کہ اَقصٰے نظر سے نہ اِثبات ہے
جو اَقصٰے نظر سے وہ اِثبات ہے
تو قصرِ نظر سے وہ خاطی عیان
وہ باقی جو دو اُنسے اہل شقا
یکے اُنسے مُشرک بقولِ کسان
نہ اوسنے کیا صرف اَقصٰے نظر

بیان اونکا اِسطور اے باصفا
وجودِ خدا کے نہ وہ قائلین
نہ ہرگز کیا صَرف اُسنے نظر
وجودِ خدا اور توحید سے
تو اِثبات مین ایک یہ بات ہے
تو قاصر نظر اہلِ شُبہات ہے
تو ہرگز نہ وہ جائے شُبہات ہے
لہٰذا وہ کافر ہوا بیگمان
ہوا شرک اُنسے بذاتِ خدا
کرے شرک جیسا کہین مُشرکان
کہ وہ فعلِ مذموم یا خو بتر

تمہارے جو اطوار ہین سب عیان — زعلم و عمل اعتقادِ نہان
تو در جملہ زائد وہ در ہر زمان — وہ ہین تسے فائق نہ اسمین گمان
تو گر وہ نہین اہلِ ایمان ازان — تو از اہلِ ایمان نہ تم ہے کہان
نعم وہ موحد زپیشینیان ہے — ہوئے تم موحد بآخر زمان
برادر برابر زیک باپ و مان — اگر چہ نہ ایمان کا تم مین نشان
یہی اوسمین تم مین خطائے عیان — کہ ہو منکرِ سیدِ انس و جان
جہان انکی تعظیم کا ہو بیان — تو ہی وہ تمہارے لئے مرگِ جان

جو دونو مین تہا اتحادِ جنان
مجبوری کیا عدل سے وہ بیان

کہین گر وہابی وہ لاریب زور — تو لازم یہ ہے انپہ اے ذی شعور
کرین فرقِ ابلیس و انمین بیان — تو کچھہ فائقی مین نہووی گمان
اگر اُسمے یہ فوق ہین در امور — تو ہرگز نہ تسلیم سے ہے یہ دور
کہ وہ فائقی چونکہ حق الیقین — ہوئی انپہ ظاہر نہ ہم ماہرین
ولے منصفون سے یہ ہے التجا — کرین کچھہ وہ انصاف بہرِ خدا
کہ ہین متفق اسپہ جملہ مہان — کہ فترت مین لاریب اہلِ جنان
تو وہ خیر لاریب از مشرکین — کہ عین النجاست یہ ہین بالیقین
زاخبار یہ امر از بس مبین — کہ پیدا ہوا ان زاہلِ یمین
افاضل جو انسے ہوئے سابقین — تو یہین انسے پیدا ہوا بالیقین
زآدم صفی اللہ تا این ظہور — شدہ مسکنِ من زاہلِ خیور

یہ تفصیل بالا جو مسطور ہے — بسنہ حکم لاریب مذکور ہے
سعید و شقی و ذوی الانتظار — کہ حکمِ الٰہی پہ جنکا مدار
توسب اہلِ فترات پر زینہار — نکر حکم اِک طور پر آشکار
و الّا تو خاطی بلا اشترا — تو ماخوذ لاریب نزدِ خدا

خیوری توکر بند اسّے زبان
توکر وہ بیان جوکہ اصلی بیان

زمین سے الیٰ عرش تا لامکان — یہی خوش ترنّم بگوشِ جنان
سماعت کرین اسکو اہلِ دلان — ازل سے ہمیشہ الیٰ این زمان
کہ آباؤ اجدادِ شاہِ شہان — ہمہ اُمّہاتِ شہِ مرسلان
جو ہین مظہرِ سیّدِ انس و جان — وہ ہین مظہرِ خالقِ جانِ جان
وہ ہین عینِ اعیانِ جملہ جہان — کہ انسانِ ایمان کا ہی وہ مکان
وہ جانِ عوالم وہ جانِ امان — امان اور ایمان اُنہونسے عیان
نہو عین و انسان و جانِ امان — تو لاشہ صفت ہون یہ جملہ جہان
خدا کا غضب تمپہ اے منکران — تمے در دو عالم نہ ہرگز امان ہے
تمارے مین ایمانسے کیا ہی نشان — کہو صدق دلسے نہ خرص بان
کہ توحید شیطانین لابد عیان — عبادتمین وہ تمسے ہی بیکران
وہ اعلم نہ علمِ ہمہ ملحدان — وہ بیزار لاریب از مشرکان
محبِّ موحّد وہ در ہر زمان — نہی معتقد خوبیئے عاصیان
تو اسطور سے کیا وہ از مومنان — و یا ہی وہ ملعون از کافران

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ دَتُدُوْمُ بِدَوَامِ الْمَلِكِ الصَّمَدِ وَسَلَامًا بَاقِیًا اِلَی الْاَبَدِ لَا غَایَۃَ لَہٗ وَلَا اَمَدَ

وصل بارہوان اِس بیان مین کہ اہلِ فترت کے مشرکین ؛ اِس اعتقادِ پُر سداد پر تھے بالیقین ؛ کہ ہم سب مخلوقاتِ خدا ہین اور یہ آسمان وزمین ؛ خدا کی خالقیت کے نہ تھے وہ منکرین ؛ بُت پرستی وشرک مین تھی مستغرقین اِسی شرک سے اجتناب اُنکا ایمان تہا ؛ نہ لازم اونپر اقرارِ لسان تہا ؛ نہ اِمتثالِ احکام اونپر حکمِ ایزدِ منان تھا ؛ اور وقتِ استدلالِ عقلی عندالاعلام بعدِ چہل سالۂ عمر ہے صحیح المرام ؛ اگرچہ موجب کفر نہین عدمِ استدلال ؛ اما موجب پُرسش ہے نزدِ ایزدِ متعال ؛ اور حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کا اٹھارہ برس کی عمر مین ہوا انتقال ؛ اور عمرِ حضرتِ آمنہ مغفورہ مبرورہ جملہ بست سال ؛ اور کسی روایت ضعیفہ سے بھی کفر وشرک اونکا ثابت نہین زینہار ؛ توکیونکر وہ اہلِ جنان نہون عند اُولی الابصار ؛ اَللّٰھُمَّ اَبِدِ الْمُنْكِرِیْنَ لِاَنْتَرِہٖ فَاِنَّھُمْ جَاهِلُوْنَ مِنْ سِرِّ الْاَسْرَارِ ؛

قَدْ اَخْبَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی شَانُہٗ عَنِ اعْتِقَادِ مَنْ یَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ وَاَیْضًا نَطَقَ بِهٰذَا مُعْتَقَدُهُمْ

جو ہین طاہرین وہمہ طاہرات | تو پیدا ہین آنسے بصد بینات
ز اخبارِ متواترہ سے بہام | یہ لاریب ثابت نہ اسمین کلام
نصوصِ الٰہی سے بیشک عیان | کہ جسطور مذکور بالا بیان
کہ جملہ پدر مادرِ مصطفا | وہ ہین اہلِ اسلام سب بے امترا
وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان | نہ ہرگز کوئی اُنمین از مشرکان
تو کب والدینِ شفیع الانام | نہون اہل اسلام نزدِ فہام
نہ اسکو کرے عقلِ عاقل قبول | کہ ہو مشرکو نمین وہ نورِ رسول
تو کب اوسکو باور کرین مومنان | مگر منکرِ سیّدِ انس و جان
کتابِ خدا و کتابِ رسول | بھی کتبِ امامانِ اہلِ نقول
ز اہلِ صواب و ز اہلِ وصول | یہ سب متفق اسپہ نزد فحول
کہ وہ اہلِ ایمان بقلبِ سلیم | جو ہی اسکا منکر وہ اہلِ جحیم

خدا یا طفیلِ رسولِ کریم ؐ
عقیدۂ خیوری پہ رکھ مستقیم

کہ ہی یہ صراطِ خدائے قدیم | صراط الذین جو اہل نعیم
کہ سب انبیا اولیائے کرام | اسی پر ہوئے متفق لاکلام
کہ آباؤ اجدادِ خیر الانام | سوا اونکے جو انبیائے کرام
وہ ہین زبدۂ اولیائے عظام | علیہم رضائے خدا و سلام

خیوری یہ لابد صراطِ وصال
جو ہے اسکا منکر وہ اہل ضلال

نہو جام صانع سے کیونکر خبیر
کہ ہی دست صانع سے اُسکا خمیر

خیوری اگرچہ تو نزدیک دبیر
ولے دلکا ہی سوئے خلاق سیر

ہوا اُسسے ظاہر جو مسطور ہے
کہ جو اہلِ فترت سے مشہور ہے

نہ اُسسے ہوا کفر گر آشکار
تو لابد وہ ناجی بصد اعتبار

نہ صانع سے ماہر ہوا گر جوان
تأمل کا پایا نہ اونسے زمان

تو لاریب ناجی وہ ہے بیگمان
نہ مسئول زنہار وہ لے مہان

کرو دلمین کچھ غور اے منکرین
ہوائے خودی سے نہو مفسدین

کہ ماہر بذاتِ خدا مشرکین
نہ تخلیقِ ایزد کے وہ منکرین

فقط بُت پرستی مین تھے مُبتلا
یہی شرک اونکا بلا امترا

نہ واجب ز اقرارِ توحیدِ رب
بھی اونپر جو فترت مین دُو اُمم عرب

نہ تھے اونپہ احکام واجب مدام
صلوٰۃ و زکوٰۃ و نہ حجّ و صیام

فقط دل سے توحیدِ پروردگار
یہی اونکا ایمان بصد اعتبار

نہیں بلکہ ناجی ہیسے مردمان
جو فترت مین لاریب ز مشرکان

یہ ثابت ازان امتحانِ خدا
جو ہو آشکارا بروز جزا

تو پھر والدین شفیعُ الوریٰ
نہ کیونکر مُسلمان بہر دوسرا

کہ بُت کو نہ ہرگز وہ کرتے سجود
تو لابد موحّد وہ با صد شہود

کیا والدِ مصطفٰا انتقال
تو وہ ہژدہ سالہ بلا قیل و قال

کیا حضرتِ آمنہ انتقال
تو وہ بست سالہ نہ اسمین مقال

کتاب اللہ لئن سالتہم من خلقہم لیقولن اللہ وایضا اشارہ کہ مصرح فیہ بقول اللہ ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرہم ولا ینفعہم ویقولون ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ

سنو اے عزیزو بگوش جنان — یہ فرمان خلاق جملہ جہان
کہ ای سید محبوب خیر الوریٰ — شفیع خلائق بروز جزا
تو پوچھین اگر انسے جو مشرکین — کیا کسنے پیدا سما و زمین
تمارا کہو کون ہے آفرین — کیا پیدا کسنے تمین بر زمین
تو لا بد تجھے دینگے ایسا جواب — جواب لبیبان بلا ارتیاب
کہ اللہ نے پیدا کیا بیگمان — ہمین اور جو یہ زمین آسمان
وہی خالق یکتا ہے بالیقین — سوا اسکے خلقت کے لائق نہین
ولے تھے عبادت مین وہ مشرکین — نہ رب کی خدائی کے وہ منکرین
خدا کی خدائی کے وہ معتقد — ولیکن بتون پر وہ تھے معتمد
کہ لاریب اصنام بے امترا — یہ شفعائے عباد نزد خدا
جو انکی عبادت کرین بندگان — یہ اونکی شفاعت کرین بیگمان
یہ خاصان درگاہ پروردگار — یہ مقبول ایزد بصد اعتبار
عبادت کے خلعت سے یہ مفتخر — نہ اذن شفاعت کے یہ مفتقر
یہی شرک تہا انکا ای با ادب — جو اوس وقت مین مشرکان عرب
کہ توحید معبود کے منکرین — وہ لاریب تھے نزد اہل یقین
ولے اپنے صانع سے تھے واقفین — نہ تخلیق ایزد کے تھے منکرین

وہ اہلِ کرامت سے اشرف مدام | کہ ہین مظہرِ ذاتِ خیرالانام
وہ ہین مظہرِ معجزاتِ رسول | ہوئے متفق اسپہ جملہ فحول
یہ مذکور بالا تو مسطور ہے | دلائل سے جملہ وہ پُر نور ہے
تو کیونکر نہ مومن وہ نزدِ مہان | وہ اہلِ جنان اور اہلِ جنان
جو ہے اِسکا منکر وہ ہے اہلِ نار | جہنم مین جاوے بصد اضطرار
کتابِ خدا و کتابِ رسول | وہ دونو سے منکر بسے پُر جہول

ہوائے خودی سے وہ ہے پائے بند
کلامِ خُوری کرے کب پسند

ردِ اعتراضِ منکرانِ لئام * کہ درمیان حضرتِ عیسیٰ و سید الانام * دینِ خلیل و اسمٰعیل و عیسیٰ علیہم السلام ہر سہ اوسوقت موجود تھے لاکلام * پس کیونکر وہ زمان فترت ہو عند الفہام *

یہ آوے اگر تیرے دل مین خیال | خیالِ جہالت یہ بے قیل و قال
کہ تھا دین اُسوقت مین بہ گمان | خلیل و سماعیل کا اے میان
بھی تھے دینِ عیسیٰ پہ اہلِ کتاب | تو وہ وقت فترت سے کب در حساب
اگر دینِ عیسیٰ وہ کرتے قبول | تو تھی اُس زمانکے وہ الا بد رسول
کہ از بعدِ عیسیٰ نہ آیا رسول | مگر ایک خاتم جو پدرِ بتول
تو لاریب اسطور اوسکا جواب | جوابِ مصفا بسے پُر صواب
کہ معنائے فترت یہ ہے بالضرور | کہ ہو بین شرعین حاصل فتور

قال فی مسالک الحنفاء والیواقیت والجواهر وغیرهما من زبر الجواهر وفی العلامة العلائی وغیره رضی الله عنه ان والد سیدنا رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه ذوی الحکم سیدنا عبد الله رضی الله عنه عاش من العمر ثمان عشرة سنة وامّ النبی صلی الله علیه وآله وسلم سیدتنا آمنه رضی الله عنها انتقلت من الدنیا وهی بنت عشرین سنة ولا ریب فی انهما من اشرف اقسام الموحدین فی زمان الفترة التی قد عمّ فیه الجهل وان الموحّد سعید بای وجه کان توحیده وان لم یکن مومنا بکتاب ولا برسول فیدخل الجنة لان متعلق الایمان انما الخبر الذی یاتی به الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام عن ربهم عزّ وجل ولیس بین ظهری اهل الفترات کتاب ولا رسول حتی یومنوا بهما وحینئذ یصحّ ان یلغز بذلك فیقال شخص مات علی غیر الایمان ویدخل الجنة فمن هو وجوابه من وحّد الله بنور وجده فی قلبه وانتقل من الدّنیا علی ذلك انتهی وقد مرّ تفصیل الموحّدین والله یهدی المتقین

| | |
|---|---|
| سُنو اے مُحبانِ خیرُ الورا | کہ عبد اللہ وُ آمنہ باصفا |
| وہ ازاہلِ توحید اَشرف مدام | وہ ہر دو موحّد بتوحیدِ تام |
| وہ اَقسامِ ستّہ جو مذکور ہین | تو اُن سب مین اشرف وہ پُرنور ہین |
| اُولُوا العلم سے ہین وہ لابد کرام | ہوئے پھر مشرف بخیرُ الانام |
| وہ دینِ خلیلی پہ سچے مُستقیم | جو ہی اسکا منکر وہ اہلِ جحیم |
| نہ کچھ کفر سے اُنمین ہرگز نشان | زتوحیدِ ایزد منوّر جنان |
| ولایت کے رُتبے پہ وہ قائمین | کرامات اونکی ہی بے بالیقین |

تو ہی اونکی عامہ شریعت مدام
وہ جاری رہے تا بیوم القیام

کہ دعوت شفیع الورا کی عیان
ہمیشہ سوئے کافرانِ زمان

تو روشن ہوا اُسسے ای خیر کیش
کہ فترت کو مانع نہین شرعِ پیش

کہ فترت فتورِ شریعت کا نام
نہ دعوت کا حاکم رہے در اَنام

تو لابد فتورِ شریعت مدام
ہوا بعدِ عیسےٰ علیہِ السلام

کہ جو بعدِ عیسےٰ ز اَصحابِ دین
نہ از دعوتِ شرع وہ حاملین

لہذا یہ فرمانِ پروردگار
ہوا در کتابِ مُبین آشکار

قال اللہ جلّ جلالہ وعلی لعالمین عمّ نوالہ فی کتابہ المستطاب المنیر یا اھل الکتاب
قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرّسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر
ولا نذیر فقد جاءکم بشیر ونذیر واللہ علی کل شیئ قدیر قال فی الارشاد
وروح البیان والتحبیر وغیرھا من زبر اھل التبیان ای قد جاءکم رسولنا محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی حین فتور من الارسال وانقطاع من الوحی و
مزید احتیاج الی بیان الشرایع والاحکام الدینیۃ یقال فتر الشیئ فتورًا
اذا سکنت حرکتہ وصارت اقل مما کانت علیہ وسمّیت المدۃ بین
الرّسولین فترۃً لفتور الدواعی فی العمل بتلک الشرایع ونبینا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بُعث بعد انقطاع الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام لانہم کانت
متواترۃ بعضہم علی اثر بعض الی وقت رفع سیدنا عیسی علیہ السلام فاللہ تعالی
قادر علی الارسال بالتواتر وعلی الارسال بعد الفترۃ ولم یکن بعد سیدنا
عیسےٰ علیہ السلام الا نبینا شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھذا ھو

کہ بین الرسولین ہو آشکار   فتورِ شریعت بصد اضطرار

نہ داعی کوئی بہرِ اسلام ہو   نہ ساعی کوئی بہرِ احکام ہو

چلین خواہشِ خویش پر وہ مدام   ہوائے خودی سے کرین جملہ کام

چلین مثلِ شتران بغیر زمام   نہون اونپہ احکامِ شرعی کرام

جو ہی شرعِ مرسل بلاگفت گو   وہ ہو جملہ دَرہم رہی ایک بو

زمانہ دَیثور ہو جبکہ طول   تو مبعوث لاریب تب ہو رسول

تو فترت کا ہرگز نہ ممکن زمان   بغیرِ رسولین سے نیکدان

یکے پیشِ فترت دگر بعدِ آن   سوا اسکے فترت نہووے عیان

جو فترت کو ہو مانعے شرع پیش   تو معدوم فترت کا ہو نام و کیش

نہ دنیا مین ہون اہلِ فترت کبھی   ہمیشہ وہ اہلِ شریعت سبھی

کہ تا نوح پیغمبرِ نامدار   ہوا شرعِ آدم پہ جملہ مدار

زنوحِ نجی تا زمانِ خلیل   ہوا نوحِ مرسل کا دینِ جلیل

ہوا پھر وہ دینِ خلیلی عیان   ہوئی جسسے گلزار نارِ جہان

ہوا پھر ہویدا وہ دینِ کلیم   تو پھر جملہ تورات پر تھے مقیم

ہوئے پھر وہ داؤدِ اہلِ زبور   کہ الحان جنکے پہ عاشق طیور

ہوئے پھر وہ روحِ خدا نامدار   وہ تھے اہلِ انجیلِ پروردگار

بھی یعقوب کی جملہ اولاد مین   ز ابنائے اصلاب و احفاد مین

ہوئے جملہ پنجاہ صد انبیا   یکے بعدِ دیگر ہوا رہنما

ہوئے پھر شہنشاہِ خیر الانام   حبیبِ الٰہی علیہ السلام

تو روزِ قیامت نہووے دلیل — نہ اِسطور کوئی کرے قال و قیل
کہ آیا نہ ہم پاس کوئی بشیر — نہ زنہار ہم پاس آیا نذیر
کہ اوسکی بشارت سے لاتے بجا — امورِ اطاعت برائے خدا
بھی اوسکی نذارت سے ہم زینہار — نکرتے کبھی کفر لیل و نہار
تو آیا یہ تم پاس ایسا بشیر — بشیروں کا سردار ہی بے نظیر
نذیروں کا لاریب ہی دستگیر — خدا بعد یکتا وہ نورِ قدیر

غیوری وہ ربی یقیناً مجیر
وہی میرا مشکل کشا دستگیر

خدا کو یہ قدرت بلا چون چرا — کہ فترت نہوتی کبھی رونما
کہ جسطور عیسیٰ و موسیٰ کلیم — رہا درمیان انکے دینِ قویم
کہ ہفدہ صدی آمین لابد زمان — ہزارون نبی اُسمین لابد عیان
اسیطور قادر وہ پروردگار — کرے بعد عیسیٰ نبی آشکار
زمانِ شفیعُ الورا تک ضرور — ولے اُسنے ایسا نہ چاہا ظہور
یہان اِنمین بیشک زمانِ قصیر — تو کیا وہ نہ اِنبا یہ اسمین قدیر
کہ ہی بعدِ عیسیٰ الیٰ مُصطفےٰ — صدی چھ رہی جسمین فترت سدا
ولے حکمتِ رب کا یہ اِقتضا — کہ ہون بعدِ عیسیٰ شفیعُ الورا
صفیُّ اللہ آدم جو پدرِ بشر — بلا پدر اوّل وہ پدرِ پسر
ہوئی حضرتِ حوا اُنسے عیان — یہ ہی اصلِ ثانی نہ اِسمین گمان
اِسیطور عیسیٰ علیہِ السلام — ہوئے بے پدر پسر نزدِ فہام

الانسب بما فی تنوین فترة من التفخیم الائق بمقام الامتنان علیهم بان
الرسول قد بعث الیهم عند کمال حاجتهم الیه بسبب انقضاء الدهر الطویل
بعد انقطاع الوحي لیعدوه اعظم نعمة من الله وفتح باب الرحمة وتلزمهم الحجة
فلا یتعللوا غداً بانه لم یرسل الیهم من ینبههم عن غفلتهم وفی الحدیث انا
اولی الناس بعیسی بن مریم فانه لیس بینی و بینه نبي قال فی مبارق الازهار
شرح مشارق الانوار بطل بهذا قول من قال ان الانبیاء کانوا بعد عیسی علیه السلام
انتهی و ایضاً قال الله سبحانه و تعالی شانه لتنذر قوماً ما اتیهم من نذیر من قبلك
قال فی انوار التنزیل اذ کانوا اهل الفترة هذا ملخص ما فی نجم المبین

یہ فرمانِ ایزد بلا ارتیاب
ہوا اسطرح بہر اہلِ کتاب

کہ تم پاس آیا شفیعُ الوریٰ
حبیبی محمدؐ رسولِ خدا

کہ تا وہ کرے جو بیانِ وصال
تو ہون عالمین اُستے اہلِ کمال

وہ اسرارِ ایزد کرے آشکار
تو ہون اُستے انوار دلپر نثار

ہوا انقطاعِ رُسل بیگمان
نہ باقی شریعت کا ہرگز نشان

ہوئے خواہشِ خویش پر تم رواں
نہو دینِ مولا سے تم ماہران

کرو اس عنایت پہ شکرِ خدا
کہ اسوقت ایسا ملا رہنما

ملے وقتِ مشکل یہ جب دستگیر
تو لازم ادا ہو نہ شکرِ کثیر

یہ ہے نعمت و رحمتِ کردگار
تو اسکا کرو شکر تم بے شمار

کہ ہادی ملا یہ حبیبِ خدا
کہ جسپر خدا کی خدائی فدا

ملا جب کہ تمکو رسولِ حبیب
جو انکے محبان وہ اہلِ نصیب

جو اسرار انکے نہ ممکن بیان
یہ ہے بحرِ زخار بس بیکران

دلا کر بیان اب تو بہرِ لبیب
کہ ہو اہلِ ظاہر کو اسکے نصیب

کہ علم الیقین اور حق الیقین
بسے فرق اندو مین ای دوربین

یہ جملہ سفیدی ہوئی جو سیاہ
یہ انکے لئے جنکو ہے اشتباہ

وہ اہلِ ظواہر جو در قیل و قال
وہ ہر جا کرین ایک شبہ و سوال

کہ سرمایہ اونکی یہی قیل و قال
نہ تسلیم اونکو ز حالِ وصال،

وہ زنجیرِ عقلی سے ہین پائے بند
نہ تنویر ازلی سے وہ ارجمند

نہ وہ نورِ عرفان سے ہرگز بصیر
وہ ظلماتِ ہستی سے دائم ضریر

اگرچہ وہ ظاہر مین ہین عالمان
ولے حبِ احمد سے وہ جاہلان

جسے حبِ احمد سے ہی کچھ نصیب
تو ہرگز نہ اسمین وہ گاہی مریب

کہ ابوینِ خیر الورا بے گمان
وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان

وہ ہین اہلِ فترت بلا امترا
وہ ہین اہلِ توحید و اللہ سدا

وہ لاریب ہین زبدۂ اصفیا
زیارت گہے جملۂ انبیا

خیوری کا لابد یہی اعتقاد
کہ وہ انبیا بعد خیر العباد

سنو گوش دل سے یہ دیگر دلیل
ضلالت کو چھوڑو نہو تم ذلیل

کہ ابنِ حجر ہیتمی جو شہاب
وہ ماوردی لاریب اہلِ صواب

جلالِ سیوطی مناوی دگر
ابی و غزالی جو ہین معتبر

بھی وہ ابنِ جوزی کا سبطِ شہیر
سماعیل حقی افندمِ بصیر

ولے ہیں وہ مریم چو آدم پدر | وہ عیسیٰ چو حوّا نہ اِسمین خطر

تو ہر طور سے قدرتِ کردگار | ہوئی نزدِ خلقت بسے آشکار

کہ بے پدر و مادر وہ اوّل پدر | پدر اور مادر سے پیدا پسر

پدر سے بلا اُمّ حوّا عیان | ز مادر وہ عیسیٰ بلا پدر دان

تو عیسیٰ و مریم یہ دورہ تمام | چو حوّا و آدم سے تہا در انام

تو ان چار قدرت کے مظہر وہ چار | وہ خلقت مین ارکانِ کعبہ شمار

تو وہ سرِّ کعبہ جو مسجود ہے | وہ نورِ حبیبی جو محمود ہے

ز دورہ توالدِ شہِ مرسلان | ہوئے نورِ ایزد سے پہلے عیان

تو پھر بعدِ اظہارِ دورہ تمام | ہوئے آشکارا شفیعُ الانام

کہ اوّل جو تھا تخمِ دورہ بشر | وہی تاج آخر مین ہو چون ثمر

جو باطن مین تہا تخمِ شجر بشر | وہی تخم ظاہر ہوا بر شجر

جو اوّل وہ آخر بجملہ صفات | جو باطن وہ ظاہر وہی ایکذات

بذر مین بلا ریب جملہ شجر | وہ ظاہر شجر اور باطن بذر

شجر کی حقیقت یقیناً بذر | شجر سے نہ مقصود اِلّا ثمر

تو ظاہر ثمر سے ہے وہ اصلی بذر | کہ پیدا ہوا جسکے جملہ شجر

یہ ہی سبقتِ رحمتِ کردگار | کہ آخر مین اوّل ہوا آشکار

کہ رحمت سے دوریکا ہی ابتدا | تو رحمت سے اُسکا ہوا اِنتہا

وہی ایک رحمت جو محمود ہے
وہ جانِ خیوری جو مسجود ہے

یہ اِنّا فتحنا سے ہین کامیاب — یہ ہی خاصہ اُنکا بلاارتیاب
تو حق نے کیا حکم ای ذو عقول — کہ وہ جملہ خلقت کے بیشک رسول
زبیشِ صَفیُّ اللہ تا یومِ دین — رسولِ رُسل وہ بشرعِ مُبین
جو باقی رُسل اِنکے ہین نائبین — شرایع کے مالک یہی بالیقین
دلائل جو اِسکے بسے آشکار — وہ ہین جلدِ ثانی مین بیشک نگار
سوا آنکے جتنے ہوئے مُرسلین — تو بعد اُنکے اونکی شریعت نہین
ہوا اونکا دنیا سے جب انتقال — تو حکمِ شریعت کیا ارتحال
تو جو وقتِ فترت مین شرعِ مُبین — عَرَب اُسکے ہرگز مُخاطب نہین
وہ از دینِ عیسی جو تھے تارکین — تو از ترک وہ سب مُعاتب نہین
کہ اُسکے نہ ہرگز وہ مامور تھے — وہ دینِ خلیلی سے مسرور تھے
وہ جسطور پر چلتے صغار و کبار — اوسے جانتے دینِ پروردگار
یہی زعم رکھتے وہ بے قال و قیل — کہ لابد یہی ہے وہ دینِ خلیل
جہالت سے اُنمین نہ تفریق تھی — نہ حق اور باطل مین تحقیق تھی
ہوا نورِ احمد کا جن پر ظہور — تو وہ نورِ توحید سے باسرور

قال الامام والحبر الطمطام فی التفسیر الکبیر رحمہ اللہ القدیر وکان قصی جد نبینا شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ینھاھم عن عبادۃ الاصنام ویدعوھم الی عبادۃ اللہ الملک العلام وکذلک زید بن عمرو بن نفیل ویقول شعر

اَرَبًّا واحدًا اَمْ اَلفَ رَبٍّ — اَدِینُ اِذا تقسّمتِ الاُمورُ
تَرَکتُ اللّاتَ والعُزّٰی جمیعًا — کذٰلکَ یفعلُ الرّجلُ البصیرُ

سوا ان بزرگوں کے دیگر عظام
ہمہ متفق اسپہ ہین لا کلام

مسالک فوائد مین ہے یہ عیان
بھی روح البیان مین جو روح البیان

وہ سیرت جو حلبیہ ہے بالیقین
فتوحات غیبیہ مین سے ہے مبین

یہ ہی شرح اکمال مین آشکار
بھی مذکور بالا یہ شمہ نگار

کہ ہین متفق اسپہ جملہ نبیل
کہ بعد از سماعیل ابن خلیل

نہ مرسول سوئے عرب ہی رسول
مگر ایک یکتا جو پدر بتول

وہی جان جان انسے موصول ہے
دعائے خلیلی وہ مقبول ہے

نہ تھا لائق شہر بیت الحرام
سوا ذات ربی جو خیر الانام

کہ لاریب وہ اہل بلد امین
جلالت مین یکتا وہی بالیقین

نہ ہی اونکے ثانی کوئی از بلاد
کہ وہ اہل بیت خدائے عباد

نہ تھا ایسا زنہار از مرسلین
کہ اونپر تسلط کرے وہ امین

تحمل کرے اونکا جور و جفا
بسختی درشتی جو بے انتہا

تو پھر بھی نہو انسے بیزار وہ
کرے حلم سے قتل بے گفتگو

وہ از حلم اسطور ہو دلربا
کرے سنگ کو موم در زیر پا

جو سختی مین ہو سنگدل بیکران
تو اوسمین منقش وہ چون جان جان

تو لاریب یہ شان خلق عظیم
کہ وہ کنز مخفی سے نور قدیم

حبیب خدا وہ شہ مرسلین
محمد شہنشہ وہ ہین نائبین

وہی اونکے لائق نہ دیگر رسول
دل و جان سے انکو کرین وہ قبول

کہ جسطور سختی مین وہ بینظیر
تو اونسے یہ زائد بحلم و فقیر

یہ وردِ جنان میرا دن رات ہی ۔۔۔ کہ مسجودِ جان وحدہٗ ذات ہی
اِسی ذات پر وہ ہوئے والہین ۔۔۔ بُتِ لات و عُزّیٰ کے جو عابدین
وہ پروانہ اِنکے یہ شمعِ قدیم ۔۔۔ فدا تھے وہ بر وصفِ خُلقِ عظیم

جُبُوری اِسی شمع پر جان نثار
چو پروانہ در سوز پروانہ دار

خلیلِ خدا و شفیعُ الاَنام ۔۔۔ تو اِن دو مین تہ الف سے بیش عام
تو اِسمین نہ آیا کوئی زینہار ۔۔۔ سوئے اہلِ مکہ ز رُسلِ کبار
خلیلِ اِلٰہ و ذبیحِ خدا ۔۔۔ یہی اہلِ مکہ کے تھے رہنما
جو اولاد انکی وہ جملہ عرب ۔۔۔ وہ طینی و دینی ہمہ با ادب
نسب اونکا تھا چونکہ سوئے خلیل ۔۔۔ تو سب دین اِنکے پہ تھے وہ اصیل
رسالت براہیم کی سے امین ۔۔۔ اگرچہ نہ عامہ وہ تھی بالیقین
ولیکن وہ چلتے اوسی پر مدام ۔۔۔ کہ مشہور تھا اونکا عالی مقام
وہ موسیٰ و عیسیٰ جو تھے از کبار ۔۔۔ نہ مرسول سوئے عرب زینہار
تو یہ اونکے ہرگز نہ محکوم تھے ۔۔۔ نہ اونکی شریعت پہ ملزوم تھے
وہ دینِ خلیلی پہ دو الف سال ۔۔۔ دل و جان سے قائم رہے باکمال
ہوا شرک پھر اونمین لیل و نہار ۔۔۔ ز عمرِ لحیّٰ سبب سے آشکار
رہے وہ صدی شرک پر وہ مقیم ۔۔۔ تو پیدا ہوئے پھر رسولِ عظیم
وہ تھے جہل سے شرک مین مبتلا ۔۔۔ نبوّت کے منکر نہ تھے وہ سدا
وہ سُنتے جہان ذکرِ خیر الورا ۔۔۔ چو پروانہ بر شمع ہوتے فدا

چنانچہ قُصیؒ وہ جَدِّ رسول — مُوَحِّد سے پارسا ذی عقول
بتوں کی عبادت سے بیزار تھے — کہ وہ مظہرِ نورِ انوار تھے
وہ تھے مانعِ سبکو لیل و نہار — بتوں کی عبادت سے ای ہوشیار
وہ داعی توحید بالاہتمام — خدا کی عبادت کے ساعی مدام
اسیطور تھے زید ابنِ عمر — مُوَحِّد ز عشّاقِ خیر البشر
بلا ریب یہ اونکا فرمانِ پند — بطرزِ لبیبانہ اے ہوشمند
کہ تقسیم ہون جبکہ روزِ شمار — امورِ خلائق نہان آشکار
ز طیب جدا ہو خبیث و کثیف — پلیدی سے ہو دور جملہ لطیف
کرے جبکہ تفریق وہ بے نیاز — تو ہر شئے مین لاریب ہو امتیاز
تو او سوقت کیا مین کرون اختیار — وہی ایک ربّی و یا صد ہزار
وہی ایک ربّی نہ ہو الف رب — مَین ہون دینِ توحید پر با ادب
جو ہین لات و عزّیٰ و سائر صنم — نہ پیش اونکے عاقل کرے سر کو خم
کیا ترک مین سبکو اے مستنیر — کہ ایسا کرے جو کہ مردِ بصیر

جو روحِ خیوری کا یکتا صنم
نہ پیش اونکے دائم کرے سر کو خم

وہی اسکا ربّ ایک مسجود ہے — وہ مسجود ایزد کا محمود ہے
وہی یکتا عابد وہ معبود ہے — وہ معبود باطن مین مسجود ہے
دیا لات عزّیٰ یہ مین دل سے لات — نہ میرا عوالم مین کوئی منات
ہوئی ذلتِ عزّیٰ جنسے عیان — وہی عزّ میری کے ہین پاسبان

کہ ماہر نہ وہ از کتاب و رسول — تو کیونکر کرے عقل درکِ نقول

وہابی ہوئے در زمانِ رسول — کہ تحصیلِ دین جسمین ہے بے ملول

کتابِ خدا و کتابِ رسول — باجماعِ اُمّت قیاسِ اصول

وہ اہلِ نقول و وہ اہلِ وصول — یہ ہین جملہ موجود اے ذو عقول

تو اسپر نہ مانین وہابی جہول — نہ حکمِ رسالت کرین وہ قبول

تو کیونکر نہ اَخبث وہ اے منصفین — ازان اہلِ فترت جو تھے مشرکین

خیوری جو منظورِ خیر الوریٰ
ازل ہین تولا بد وہ اہلِ ہدیٰ

قال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ فی حجۃ اللہ البالغۃ خلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشہوات فحملوا الالفاظ المستعملۃ المشتبہۃ علی غیر محلها کما حملوا المحبوبیۃ والشفاعۃ التی اثبتها اللہ تعالیٰ فی قاطبۃ الشرائع لخواص البشر علی غیر محلها کما حملوا صدور خرق العوائد والاشراقات علی انتقال العلم والتسخیر الافضیان الی هذا الذی یرفعه والحق ان ذلك كله يرجع الى قوى ناسوتية او روحانية تعدّ لنزول التدبير الالهي على وجه وليس من الايجاد والامور المختصة بالواجب في شيئ وايضا قال فيه لكن كان من زندقتهم قولهم ان هنالك اشخاص من الملائكة والارواح تدبر اهل الارض فيما دون الامور العظام من اصلاح حال العابد فيما يرجع الى خويصة نفسه واولاده واموالہ وشبّهوهم بحال الملوك الى ملك الملوك وبحال الشفعاء والندماء بالنسبة

چہ جائیکہ اونمین عنادِ رسول ۔ وسیلے شرک مین مبتلا از جہول
نہ ہرگز وسیلے کے وہ منکرین ۔ وہ قائل وسائط کے تھی اے امین
تو جو اہلِ فترت ہوئے مشرکین ۔ وہابی سے بہتر وہ ہین بالیقین
جو تھا اونکا اسطور پر اعتقاد ۔ کہ شافع صنم نزدِ ربّ العباد
تو مقصود اُسّے یہ ہے بالضرور ۔ کہ جنکی یہ تصویر کا ہی ظہور
وہی بندگانِ خدائے جہان ۔ وہ نزدِ خدا شافعِ عابدان
تو از قبحِ عقلی نہ وہ اعتقاد ۔ ولیکن وہ ہی نقل سے ناسداد
کرے نقل وسکی جو زشتی بیان ۔ تو لاریب ہو عقل پر وہ عیان
یہ موقوف ہے بر بیانِ رسول ۔ نہ ادراک اسکو کرین ذیعقول
جو مخصوص بہر خدائے جہان ۔ جہالت سے اوسکو ہمہ مشرکان
کیا عام بیشک برائے بتان ۔ الوہیتِ ذات وہ بیگمان
غلط فہم سے زمرۂ نجدیان ۔ کیا عکس رائے ہمہ مشرکان
کہ جو عام تھا اوسکو سمجھے وہ خاص ۔ کیا جہل سے اوسکو پر اختصاص
تصرّف وہ ہی عام لے نیکدان ۔ بھی محبوبیت جو کہ وصفِ نہان
نہ مخصوص یہ بہرِ پروردگار ۔ کہ مقبول بندونپہ سبہے یہ نثار
جو تاثیرِ قدسی و خلقی دگر ۔ نہ تفریق اوسمین کرین بیخبر
کہ باطل یہ لاریب اُنکی اساس ۔ کہ غائب کو شاہد پہ اُنکا قیاس
تصرّف جو ہی اولیا کا عیان ۔ کہین شرک اسکو جو ہین ملحدان
جو فترت مین آیا نہ از مرسلان ۔ تو از اہلِ فترت ہوئے مشرکان

عبادۃ الاصنام فی العرب وعاش عمرو بن لحی ثلاثمائۃ واربعین سنۃ
ورای من ولدہ وولد ولد ولدہ الف مقاتل ومکث ھو وولدہ فی ولایۃ
البیت خمسمائۃ سنۃ ثم انتقلت الولایۃ الی قریش فمکثوا فیھا خمسمائۃ سنۃ
اخری فکان البیت بیت الاصنام الف سنۃ قال العلامۃ السھیلی فی الروض
وکان عمرو بن لحی حین غلب علی البیت یطعم الناس ویکسو فکان ینحر فی الموسم
عشرۃ الاف بدنۃ ویکسو عشرۃ الاف حلۃ قال فی مسالک الحنفاء ان
اھل الفترۃ کانوا یظنون ان ابراھیم علیہ السلام بعث بما ھم علیہ فانھم
لم یجدوا من یبلغھم شریعتہ علی وجھھا لدثورھا وفقد من یعرفھا اذ کان
بینھم وبینہ ازید من ثلاثۃ الاف سنۃ ھذا ملخصا فی نجم المبین لرجم الشیاطین

| | |
|---|---|
| سنو ای عزیزو بصدق و یقین | صحیحہ احادیث ہین جو مُبین |
| کہ جو اہلِ فترت نہ از مومنین | تو ہو امتحان اونکا روزِ پسین |
| تو روزِ ازل ہین جو اہلِ جنان | اگرچہ وہ دنیا ہین از مشرکان |
| تولا بد وہ جنت مین جاوین ضرور | رضائے خدا سے وہ با صد سرور |
| جو علمِ الٰہی مین از کافران | وہ دوزخمین جاوین نہ اسمین گمان |

اخرج البزار والحاکم فی المستدرک عن ثوبان مرفوعا وقال صحیح الاسناد علی
شرط الشیخین واقرہ العلامۃ الذھبی وایضا رواہ الطبرانی وابونعیم
عن معاذ ورفعاہ رضی اللہ عنھم اذا کان یوم القیامۃ جاء اھل الجاھلیۃ
یحملون اوثانھم علی ظھورھم فیسألھم ربھم فیقولون ربنا لم ترسل لنا رسولا
ولم یاتنا منک امر ولو ارسلت الینا رسولا لکنا اطوع عبادک فیقول لھم ربھم

الی السلطان المتصرّف بالجبروت ومنشاء ذلك ما نطقت به الشرایع
من تفویض الامور الی الملائکة واستجابة دعاء المقربین من الناس فظنوا
ذلك کتصرف الملوك قیاسًا للغائب علی الشاهد وقال فی روح البیان وغیرہ
من زبر اهل الاتقان ان فی هذه الامة فرقة تبغض العلماء وتعادی الفقها
ولم یکن ذلك فیمن تقدم قبلنا من الامم بل کانوا منقادین لهم محبین
والفقیه اذا کان مبغوضا عندهم فما ظنك بالعالم بالله تعالیٰ الا تراهم
اذا وجدوا الرجل کاملاً فی العلوم الظاهرة والباطنة متفردًا فی فنه
مُتمیّزًا من جنسه مُتفوّقًا علی اقرانه فمن قائل یقول انه زندیق ومن
قائل یقول انه مبتدع وقلما نسمع من یقول انه صدیق فانظر الی غیرة
الله تعالیٰ کیف ستره عن الاغیار واخفی سره عن الاشرار - شعر

| | | |
|---|---|---|
| | معشوق عیان میگذرد بر تو ولیکن<br>اغیار ہمی بیند از ان بستہ نقاب است | |

روی الطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهم مرفوعا اول من غیّر دین
ابراهیم علیه السلام عمرو بن لحیّ بن قمعة ابن خِندف زوج الیاس وذکر
محمد بن حبیب عن ابن الکلبی رضی الله عنهم سبب ذلك انه کان له تابع من
الجن یقال له ابو ثمامة فاتاه لیلة وقال اجب ابا ثمامه فقال لبیك من تهامه
ادخل بلا ملامة فقال ائت سِیف جدّة تجد آلهةً معدّة فخذها ولا تهب
وادع الی عبادتها تجب قال فتوجه الی جدة فوجد الاصنام التی کانت تعبد من زمن
نوح علیه السلام فاتی بها الی مکة المکرمة ودعا الی عبادتها فانتشرت

اگر ہمپہ مرسول ہوتا رسول | تو غایت اطاعت سے ہوتے قبول
وہ دیوانہ بولے کہ اے کردگار | نہ مجکو دیا تونے عقلِ کبار
کہ ہو جسسے نیکی بدی مین تمیز | یہ دیوانہ تیرا تو ربی عزیز
جو گُنگا وہ بہرا کہین سے وحید | کہ قادر نہ تھے ہم بگفت و شنید
اِسیطور بوڑھے کرین اِعتذار | کہ کچھ ہمنے پایا نہین وقتِ کار
تو فرماوے اِسطور پروردگار | کرون حکم اِمروز گر آشکار
تو اوسکو بجالاؤگے تم یہان | کہین گے نعم اے خدائے جہان
تو فرمائیگا اونکو پروردگار | کہ جلدی سے ہو داخلِ دارِ نار
جو علمِ الہی مین ہوگا سعید | وہ لابد بجالاوے اَمرِ وحید
تو جو اونسے ہون داخلِ دارِ نار | تو ہو نار اونپر سلامت نثار
کہ ہو سرد اونپر بصد اِحترام | وہ لاریب گلزار مین ہون تمام
جو داخل نہونگے وہ در دارِ نار | تو اونکو وہ کھینچے بصد اِضطرار
تو فرمائے گا اونکو ربُّ السما | کہ تم اَمر میرا نہ لائے بجا
تو کب تم بجالاؤ اَمرِ رسول | کیا روبرو میرے تمنے عدول
یہ فرمانِ خیرُ الوریٰ ہے عیان | خدا کی قسم گر وہ جملہ کسان
اگر داخلِ نار ہوتے شتاب | تو ہوتی وہ سرد اونپہ بے ارتیاب
سلامت وہ رہتے ہمہ نار مین | کہ گویا وہ مسرور گلزار مین
کہا بوہریرہ نے پھر آشکار | اگر خواہشِ قولِ پروردگار
تو پڑھ لو یہ قرآن مین بے اِرتیاب | کہ بے بعثِ مرسل نہوشے عذاب

ارأیتم ان امرتکم بامر اتطیعونی فیقولون نعم فیرسل الیہم ان ادخلوا النار فمن دخلہا کانت علیہ بردًا و سلامًا و من لم یدخلہا یسحب الیہا و اخرج عبد الرزاق و ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن المنذر فی تفاسیرہم و اسنادہٗ صحیح علی شرط الشیخین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہم انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ جمع اللہ اہل الفترۃ و المعتوہ و الاصم و الابکم و الشیوخ الذین لم یدرکوا الاسلام ثم ارسل الیہم رسولا ان ادخلوا النار فیقولون کیف ندخلہا و لم یاتنا رسول قال وایم اللہ و لو دخلوہا لکانت علیہم بردًا و سلامًا ثم یرسل الیہم ان اطیعوا فیطیعہ من کان یرید ان یطیعہ قال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فاقرؤا ان شئتم وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا و فی اہل الفترۃ ہکذا روی الامام احمد و ابن راہویہ و البیہقی عن ابی ہریرۃ و ایضا اخرج البزار و ابو یعلی عن انس بن مالک و غیرہم رضی اللہ عنہم کما ہو مصرح فی نجم المبین لرجم الشیاطین ۵

کرے جمع لاریب پروردگار
ازان اہلِ فترت بروزِ شمار

تو اوسوقت حاضر وہ با دردِ بیش
اوٹھائے بتو نکو وہ برپشتِ خویش

جو دیوانہ ہے اور دیگر اَصَم
بھی غایت جو بوڑھا دگر جو بُکم

یہ محروم تھے درکِ اسلام سے
بھی محروم طاعت کے سب کام سے

تو پھر اونکو پوچھیگا پروردگار
تو اوسوقت حجّت کرین آشکار

کہین اہلِ فترت کے جملہ جہول
کہ ہم پاس آیا نہ کوئی رسول

نہ امر و نواہی سے ہم ماہرین
جہالت مین دائم تھے مُستغرقین

قال العلامة الفقیه والفهامة النبیه محمد المرعشی قدس الله سره الصنع والعجب من علی بن سلطان القاری انه صنع فی هذا الباب رسالة وتکلف فیها واتی باسجاع مملة فلعل البرودة اثرت فی راسه فاختل عقله الی آخر ما قال

| | | |
|---|---|---|
| کہ ملّا علی سے یہ ہے بس عجیب | | عجب اوسکی دانش سے وائے نصیب |
| بناوٹ کیا اُسنے اِس باب مین | | وہ نازان ہوا اپنے اَلباب مین |
| رسالہ لکھا اوسنے در والدین | | تکلف سے اوسمین ہوا اہلِ شین |
| لکھا قافیہ دار اوسمین مقال | | ولے جملہ کلمات ہین پر ملال |
| تو شائد برودت سے اوسکا دماغ | | ہوا سرد باد رداز بہرِ زاغ |
| تو پیدا ہوا عقل مین اختلال | | ہوا عقل کو اُسکے لابد زوال |
| تو اوس وقت مین اُسنے کی وہ مقال | | واِلّا نہ کرتا وہ ایسا خیال |
| وہ ہرگز نہ کہتا یہ قولِ شدید | | کہ یہ اُسکے منصب سے از بس بعید |

خیوری یہ مسطور بالا بیان
کہ تائب ہوئے اُسسے وہ بگمان

| | | |
|---|---|---|
| وہ مکّے سے خارج ہوئے چار بار | | تو اونپر ہوا راز تب آشکار |
| لکھا پھر نسب نامۂ دستگیر | | تو ہادی ہوا تب سراجِ منیر |
| تو نادم ہوئے پھر وہ از قولِ شین | | ندامت سے حاصل ہوا اونکو زین |
| جواز ابنِ دحیہ و ملّا علی | | وہ مردود لابد خفی و جلی |
| نہ کچھ اوسپہ ہے اعتمادِ کبار | | وہ لاریب ہے ساقط الاعتبار |
| جو ہے منع ملّا و شرحِ شفا | | تو ہے اُنسے مردودِ قولِ شفا |

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۵

خیوری کی اُمید ہے باصواب
کہ بھی بعد مرسل نہ پاوے عذاب

سنو اے محبو بقلب سلیم | کہ ہو تم سے راضی رسول کریم
کہ جو اہل فترت کے ہین مشرکین | رہے بت پرستی ہین مستغرقین
تو ناجی ہوئے اُنسے باسند منقول | کہ آیا نہ اون پاس کوئی رسول
تو کیونکر نہ ابوین خیر الورا | وہ ناجی نہوون نزد اہل سخا
اونہون نے نہ بت کو کیا ہی سجود | نہ کچھ کفر اونسے ہوا در وجود
وہ تھے پاک بس دین توحید پر | ہمیشہ وہ تحمید و تفرید پر
وہ دین خلیلی پہ تھے لا کلام | وہ تھے پارسائی مین بس نیکنام
وہ لاریب ہین پاک ہر عیب سے | کہ امداد اونکی ہوئی غیب سے
اگر عیب اونین کہین منکرین | تو لابد وہ مرتد ہین کافرین
خدایا تو کچھ اونکو توفیق دے | بھی توفیق تیری سے تحقیق دے
کرین حق و باطل مین وہ امتیاز | تو ہوون سُنتے لاریب وہ سرفراز
نہ صم و نہ وہ بکم ہوون زینہار | نہ اعمی صفت ہوون بلیل و نہار
نہ وہ ابن دحیہ کے ہوون معتقد | نہ ملا علی پر وہ ہوون معتمد
محمد جو ہین مرعشئے فقیہ | وہ لاریب کملا مین از بس نبیہ
یہ ہی اونکا فرمان عالی مقام | یہ حق حقیقت نہ اسمین کلام
یہ ہے طعن ظاہر مین نزد عوام | ولے طعن ہی سو سنے دار السلام

علیہ وسلم دعیٰ علیاً الی الاسلام فاجابہ مع الاجماع علی ان عبادتہ من صلوٰۃ وصوم ونحوھما صحیحۃ انتہی کلامہ قدس سرہ مقامہ

سنو اے عزیزو ملخص کلام ۔۔۔ کہ ہاں یہ مذکور ہے بالتمام

کہ جن پاس آیا نہ کوئی رسول ۔۔۔ بلاریب ناجی وہ نزدِ فحول

نہ زنہار اونپر عذابِ خدا ۔۔۔ وہ ہین مثلِ اطفال بے اجترا

جو ایمان کا اونکو نہ ہرگز خطاب ۔۔۔ تو کب عدمِ ایمانسے انپر عذاب

نہ جب کفر سے منع ربّ الانام ۔۔۔ تو ہرگز نہو کفر اونپر حرام

تو روشن ہوا اسسے یہ بیگمان ۔۔۔ کہ ناجی وہ لاریب در دو جہان

یہی اہلِ سنت کا ہے اعتقاد ۔۔۔ ہوئے متفق اسپہ اہلِ سداد

تو مردود اسسے ہوا قولِ شین ۔۔۔ کہ ماتا علی الکفر وہ والدین

تو باطل ہوا قولِ ملا علی ۔۔۔ ازین قولِ منع جو ہے یہ جلی

جو اونکا تمسک بفقہِ امام ۔۔۔ تو بطلان اسکا یہ ہے لاکلام

کہ دو جملہ در فقہِ اکبر ضرور ۔۔۔ سراسر وہ ہین افتراشر و زور

جو ہین فقہ اکبر کے نسخے قدیم ۔۔۔ تو لاریب انمین وہ ہر دو عدیم

کہ ہے ابنِ یوسف کا وہ افترا ۔۔۔ ہوا جملہ مذکور یہ ماجرا

تو یکجا یہ ملا کیا شور زور ۔۔۔ دگر جا وہ عاجز ہوا مثلِ مور

وہ قائل ہوا اسطرح اے فہام ۔۔۔ کہ ہرگز نہین وہ کلامِ امام

تو ہوا اوسکے الحاق پر معترف ۔۔۔ کہ ہو زورِ سینہ وہان منحرف

وہ ہین دونو جملے وہان متصل ۔۔۔ اگرچہ وہ ہین اصل سے منفصل

| یہ ہی منح مُلّا سے بس قولِ زین | | تو ہی اُسّے مردود وہ قولِ شَین |
|---|---|---|

قال العلامۃ علی القاری رحمہ اللہ الباری فی مَنح الروض الازھر والعقل عندنا آلۃ یعرف بہا الحکم بواسطۃ اطلاع اللہ العقل علی الحسن و القبح الکائنین فی الفعل فقال ثمۃ تجاراصِنا لا یجب الایمان ولا یحرم کفر قبل البعثۃ کقول الاشاعرۃ وحملوا ما روی الحاکم الشہید فی المنتقی عن الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ انہ قال لا عذر لاحد فی الجہل بخالقہ لما یری من خلق السموات و الارض وخلقِ نفسہ علی ما بعد البعثۃ وقال المحقق ابن الھمام رحمہ اللہ العلام انہ یجب حمل الوجوب من قول الامام ابی حنیفۃ النعمان بلّغہ اللہ اعلی غرف الجنان حیث قال لولم یبعث اللہ رسولا لوجب علی الخلق معرفتہ بعقولھم علی ینبغی فحمل الوجوب علی المعنی العرفی وھو الالیق واولی ولان تسمیۃ الفعل طاعۃ ومعصیۃ قبل البعثۃ تجوز اذھما فرع الامر والنواھی فاطلاق الطاعۃ والمعصیۃ قبل ورود امر ونھی مجاز من قبیل اطلاق الشیئ علی مایؤل الیہ ویجمع بین القولین من الامام الاعظم رحمہ اللہ الاکرم بانہ لا یلزم من الوجوب ما یترتب علی ترکہ العقاب فلا ینافی قولہ تعالی فی الکتاب وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا فلا یحتاج حینئذ الی تقیید العذاب بالدنیا ولا الی تعمیم الرسول للعقل والنقل فمن لم تبلغہ دعوۃ الرسول فلم یومن حتی مات فھو مخلد فی النار عند المعتزلۃ دون عند الحنفیۃ والاشاعرۃ واذا لم یکن مخاطبا عند ھؤلاء فاسلم ای وحّد ھل یصح اسلامہ بمعنی انہ یثاب فی الآخرۃ نعم کاسلام الصبی الذی یعقل معنی الاسلام والتکلیف لان النبی صلی اللہ

بھذا الخسران حیث یخصون باستیلاء وساوس الشیطان کان محمد رسول اللہ فی ذلک الزمان اخذھم اللہ فانی یؤفکون کبکبوا فی جھنم فانھم جنود ابلیس اجمعون وابو حنیفۃ البخاری ابن یوسف ذلک الکلام الملام دسّ فی لفقہ الاکبر کما مرّ فی الارقام فزعم علی القاری ان الجملۃ الاولی من الامام الاعظم الھمام وعجز عن جواب الثانیۃ فاقرّ بالحاق العدوّ الطغام ثم اوّلھا علی تقدیر صحۃ ورودھا عن الامام وذلک التاویل من الاباطیل عند المنصفین الکرام اللّٰھم ثبتنا علی الصراط المستقیم بوجاھۃ حبیبک صاحب الخلق العظیم وبحرمۃ آلہ العظام ذوی القلب السلیم علیہ وعلیھم اطیب الصلوٰۃ وازکی التسلیم

زشرح شفا ہے یہ لابد شفا
کہ ہو اسّے حاصل زوالِ شقا

کہ ملا علی کی جو ہر یک دلیل
وہ فوراً بلا ریب اسّے ذلیل

جو اُس ابنِ دحیہ کا ہے وہ قران
وہ ہو یا بریدہ بسیفِ بیان

وہابی کا جو وسوسہ ہی یہان
وہ باللہِ اِس قول سی ہو نہان

جو وہ ابنِ یوسف بخاریئے تن
بخاری وہ اِسّے بخواری وطن

کہ بیشک یہ فرمانِ خیر الورا
درود خدا اونپہ صبح و مسا

کہ تقسیم حق نے کیا لاکلام
بشر جن دونو کو دو قسم تام

یکے ہے شقی و دگر ہے سعید
وہ گمراہ بیشک یہ لابد رشید

تو پیدا کیا مجکو پروردگار
اوسی قسم سے جو سعادت شعار

جو اِن دومین لاریب ہے قسم خیر
وہی میرا مظہر نہ وہ قسم غیر

جو اہلِ سعادت بلا امترا
تو اوسنے کیا مجکو پیدا خدا

| | |
|---|---|
| نہ ہی اصل نسخہ میں اونکا نشان | تو در حکم ہر دو برابر ہیں |
| تو ملّا پہ لازم ہوا اعتراف | کہ ہر دو وہ باطل نہ آئین خلاف |
| تو باطل ہوا اونکا لابد کلام | کہ ماتا علی الکفر قول امام |
| پڑھو اب عبارت ز منح علی | کہ منح علی سے وہ منح جلی |

العبارة المدسوسة فی لفقه الاکبر هکذا و والدا رسول الله صلی الله علیه وسلم ماتا علی الکفر ورسول الله صلی الله علیه وسلم مات علی الایمان قال العلامة علی لقاری رحمه الله الباری تحت قول ورسول الله مات علی الایمان ولیس هذه النسخه فی اصل شارح تصدّر لهذ المبدان لکونه صلی الله علیه وسلم ظاهرا فی معرض لبیان ولا یحتاج ذکره لعلوه فی هذا الشان ولعل مرام الامام علی صحة ورود هذا الکلام انه صلی الله علیه وسلم من حیث کونه نبیا من الانبیاء وهم کلهم معصومون عن الکفر فی الابتداء والانتهاء نعتقد انه مات علی الایمان واما غیره من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاعیان فلا نجزم بموتهم علی الایمان وان ظهر منهم خوارق العادات وکمال الحالات وجمال انواع الطاعات فان مبنی امره علی العیان وهو مستور عن افراد الانسان ولهذا ان العشرة المبشرة وامثالهم کانوا خائفین من انقلاب احوالهم وسوء مآلهم یقول المولف المسکین اناه الله رحیق المحبین ان النبوة والایمان بعد الموت والعصیان عند المتعشقة الکذابیه یزولان الاما زال ایمان سید الانس والجان فانتقاله من الدنیا الی الله بسلامة الایمان کما هو مصرح فی منح المبین من زبراهل الاتقان واعتقاد الخارجیة الهندیه

وذلك قوله تعالى فاصحاب الميمنة اى المنزلة السعيدة واصحاب المشأمة
اى المنزلة الشقية والسابقون السابقون اى فى مرتبة القربة العلية فانا
من السابقين وانا خير السابقين الى اخر الحديث كما مر رواه الطبرانى والبيهقى
ونقله الدلجى والقاضى عياض وغيرهم فلا يضر قول الحلبى هذا الحديث
ليس فى الكتب الستة هذا شرح العلامة على القارى رحمه الله البارى على حديث
الشفاء والله يهدى به من يشاء

یہ شرحِ شفا میں ز مُلّا علی — علیؔ ولی سے یہ از بس جلی
یہ مُدرک میں لابد حدیث شریف — بھی از ابنِ عبّاس ہی یہ نظیف
کہ اسطور سے سیّد المرسلین — حبیبِ خدا شافعُ المذنبین
تلاوت کیا یہ کلامِ مُبین — لقد جاءکُم وہ رسولِ امین
تو من اَنفسکُم پڑھا بر ملا — یہ با فتحِ فا ہے بلا امترا
ہوا پھر یہ فرمانِ خیرُ الورا — کہ معنے یہی اسکا بیچون چرا
نَسب میرا انفس میں سب سے شریف — حَسب میرا انفس میں سب سے لطیف
جو ہی صِہر میرا وہ سب سے نظیف — نظیفوں لطیفوں سے ہوں میں شریف
تو وہ ذات جس سے خدا کا ظہور — نَسب میں حَسب میں وہ انفس ضرور
کہ اشرف وہ از روئے مادر پدر — وہ ہیں دونو جانب سے عالی گہر
شرافت نظافت میں پہلے نسب — مصفّا و پاکیزہ ہو پھر حسب
شرافت نجابت میں ہی یہ ضرور — کہ ماں باپ کی ذات ہو بے فتور
بہر طور وہ عیب سے پاک ہوں — خدا کی عبادت میں چالاک ہوں

| | | |
|---|---|---|
| تو دو قسم بالا جو مسطور ہین | | کلام الٰہ مین وہ مذکور ہین |

وَاَصْحَابُ الْیَمِیْنِ مَآ اَصْحَابُ الْیَمِیْنِ وَاَصْحَابُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحَابُ الشِّمَالِ

| | | |
|---|---|---|
| وہ اصحاب ہین جو یمین و شمال | | وہ ہین اہل نعمت یہ اہل وبال |
| تو اہل یمین سے ہین پیدا ہوا | | ولے اُنسے برتر ہین بے ہترا |
| وہ اہل سعادت کو پروردگار | | کیا جبکہ دو قسم پر آشکار |
| تو اون دو مین افضل جو ہی برملا | | تو اونسے کیا مجکو پیدا خدا |
| وہ ہین سابقین در کلام خدا | | وہ مجسے ہین اُنسے ہو پیدا ہوا |

فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ

| | | |
|---|---|---|
| ولے اونسے برتر یہ ہیر انتقام | | کہ ہین اُنسے افضل نہ اسمین کلام |
| جو ہین بیہقی اور ابن جریر | | وہ ہین اِسکے راوی بسند منیر |
| شفا اور شرح شفا مین عیان | | پڑھو اُسکو اب تم بصدق جنان |

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنہما انہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان الله قسم الخلق ای من الثقلین قسمین ای شقیا و سعیدا فجعلنی من خیرھم قسما ای من قسم السعادة التی ھم ارباب السعادة کما قال فذلك قولہ تعالیٰ واصحاب الیمین ای السعادة فی انواع من النعیم المقیم واصحاب الشمال ای الشقاوة فی اصناف من عذاب الجحیم فانا من اصحاب الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل الله القسمین اثلاثا ای ثلاثة اصناف بجعل القسم الاول الذین ھم ارباب السعادة صنفین فجعلنی من خیرھا ثلثا وھم المقربون

وہ سب اہلِ اسلام ہین لاکلام ... وہ خاصانِ درگاہِ ربُّ الانام

تو مُلّا علی نے جو کی گفت گو ... تو اونسے ہوئی وہ بلا جُستجو

وہ کرتے اگر پہلے کچھ جُستجو ... تو ہرگز نہ کرتے وہ کچھ گفت گو

جو ہے ابنِ یوسف کا وہ افترا ... تو ہوتے نہ اوسمین کبھی مُبتلا

نہ وہ ابنِ دِحیہ کا سُنتے کلام ... کہ ہے وہ سماعت شناعت مدام

کہ اوس ابن دِحیہ کا جو قال و قیل ... اوٹھے اوسپہ جب قرطبیِٔ جلیل

تو اوسکی جو اِس باب مین ہے دلیل ... ہوئی اُنسے ہر ایک فوراً ذلیل

ہوئے جبکہ ماہر وہ مُلّا علی ... تو نادم ہوئے وہ خفی و جلی

نہ مُہلت مِلی اونکو تقدیر سے ... کہ تطہیر کرتے وہ تحبیر سے

تو جب ابنِ دِحیہ و مُلّا علی ... ہوئے اسمین نادم خفی و جلی

تو کب حاطبِ لیل کا اِعتبار ... کہ ہے خوشہ چینی پہ وہ جان نثار

نہ جب قولِ قاضی کا ہے اعتبار ... تو کب قول مُفتی کا ہو باوقار

جو مُسلم سے ہے وہ خبر آشکار ... تو اسمین نہ کچھ اوسکا ہے اعتبار

تو کب مُعتبر جو کہ موضوع ہے ... قِصَص مین بسے جائے مصنوع ہے

نہ اس باب مین مُعتبر زینہار ... مقالِ صغار و مقالِ کبار

مگر جو کہ اس بحر سے ماہرین ... شناور وہ اسمین بصدق و یقین

تو ہے قول اونکا چو دُرِّ عدن ... وہ دُرِّ یتیمی نہ اسمین سخن

ہوئے متفق اسپہ فقہائے دین ... جو قولِ مُجرّب وہ قول یقین

لہذا جو قولِ امام ہمام ... جو نُعمانِ ثابت بسے نیک نام

تو عقلاً کہیں اوسکو لابد شریف
شریف ونہیں لاریب ہو وہ سخیف

نہ بدتر کوئی شرک سے عیب ہے
یہی ظلمِ اعظم بلاریب ہے

تو ہوں جسکے ماں باپ از مشرکیں
تو کیسطور اشرف وہ ہوا ای امیں

سنو اب عبارت ز مُلّا علی
جو شرح شفا میں شفائے جلی

وروی عن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه عنه علیه الصلوٰة والسلام
کما رواه ابن ابی عمر العدنی رضی الله عنه فی مسنده فی قوله تعالیٰ لقد جاءکم
رسول من انفسکم بفتح الفاء قال نسبًا وصهرًا ای قرابة مختصة بالآباء والامهات
والشرف والحسب لا یکونان الا بهم فانه صلی الله علیه وسلم شریف الجانبین
وکریم الطرفین وقراءة الفتح مرویة عن عائشة الصدیقة وفاطمة الزهراء
وقرأ به عکرمة وابن محیص وغیرهما رضی الله عنهم وفی المستدرک عن
ابن عباس رضی الله عنهما انه صلی الله علیه وسلم قرأها کذلک وکونه
من اشرفهم ای نسبًا وارفعهم ای حسبًا وافضلهم ای سخاوة ونجادة نهایة
المدح والاصطفاء علیه الصلوٰة والثناء هذا من شرح الشفاء للعلامة
علی القاری رحمه الله الملک الباری

حدیثِ شفا جو کہ مسطور ہے
بشرح علی جو کہ مذکور ہے

کہ ہیں سابقین سے شفیعُ الوریٰ
جو اہلِ یمین سے وہ افضل سدا

تو وہ ہیں جملہ اہل نعیم مقیم
صراطِ خدا پر وہ تھے مستقیم

نہ زنہار از مومنانِ عوام
تو کب اونہیں از مشرکانِ لئام

تو اظہر من الشمس اسے مدام
کہ آباؤ اجدادِ خیر الانام

تولا بد فضائل مین سب خاص و عام | بحسب المظاہر وہ عالی مقام
نہ توصیف یک وصف سی عیب ہے | یہی وصف تحقیق بے ریب ہے
جو علم طبابت مین ہین ماہرین | وہ تدریس طلبا مین بس حاذقین
ولیکن نہ کچھہ دید بیمار ہے | نہ تشخیص امراض سے کار ہے
تجربہ نہ اونپر ہوا آشکار | بہ تشریب دارو ئے لیل و نہار
نہ نسخہ نویسی کیا کار بار | نہ تبدیل دارو ہوا ست کار
توجسکو تجربہ ہوا بالیقین | ازان کار مذکور ائے دور بین
توہے معتبر قول اسکا ضرور | اگرچہ یہ تلمیذ اہل شعور
نہ ہو اونکے اقوال کا اعتبار | اگرچہ وہ از عالمان کبار
تو حاصل ہوا اسسے ای ذیشعور | کہ یہ قول ہی معتبر بے فتور
کہ آبا و اجداد خیر الورا | ہمہ اہل ایمان بلا امترا
وہ تھی مظہر معجزات رسول | وہ تھی زبدۂ اولیائے فحول
زیارت گہے انبیائے عظام | نضارت دہی اصفیائے فخام
وہ شمع شبستان ملک وجود | وہ ہین منظر شمس ذات ودود
وہ ہین مسکن رحمت عالمین | تو عرش برین پیش انکے زمین
وہ افضل ز کعبہ و عرش برین | مطاف ہمہ اولین آخرین
وہ املاک سے طاہرین لاکلام | تو جبریل پابوس اونکا مدام
ملائک ہمہ اونکے ہین خادمان | وہ مخدوم املاک ہین بیگمان

وہ لاریب ہین کنز اسرار غیب

وہ بابِ قضا مین ہوا آشکار
خلافِ ابی یوسف نا مدار
تو فتویٰ نہین اوسپہ نزدِ فہام
کہ گاہے نہ قاضی ہوئے وہ امام
اگرچہ وہ اعظم ز صاحب مدام
ولیکن قضا مین نہ اونکا مقام
شناور نہ اس بحر مین وہ امام
تو ہرگز نہ مفتی بہ وہ کلام

قال فی ردّ المحتار وغیرہ من زبر الکبار وقد صرحوا بان الفتوی علی قول محمد رحمہ اللہ فی جمیع مسائل ذوی الارحام وفی قضاء الاشباہ والنظائر ان الفتوی علی قول ابی یوسف رحمہ اللہ فیما یتعلق بالقضاء کما فی البزازیۃ وغیرہ لحصول زیادۃ العلم بالتجربۃ ولذا رجع الامام ابوحنیفۃ رضی اللہ عنہ عن القول بان الصدقۃ افضل من حج التطوع لما حج وعرف مشقتہ والفتوی علی قول الامام رحمہ اللہ العلام فی العبادات مطلقا الخ

نہ زنہار کچھ اسمین تحقیر ہے
سراسر یہ توقیر و تبشیر ہے
نہ یہ جائے برہان و تحبیر ہے
کہ ماہر جو از اہلِ تنویر ہے
کہ ہر اسمِ ایزد کا مظہر ضرور
جو مظہر وہ مظہر نہ اسمین فتور
تو مظہر کا ہی قول حق الیقین
جو مظہر وہ لاریب از کاملین
جو مظہر نہین اوسکو علم الیقین
تو زنہا حق الیقین یہ نہین
ہمہ انبیا اور سب اولیا
دگر اہلِ ایمان جو از اتقیا
فضائل شمائل مین اے نیکنام
یہ اسمائے ایزد کے مظہر مدام
کوئی جملہ اسما کا مظہر نہین
سوا حضرتِ سیّد المرسلین
کہ وہ مظہرِ ذاتِ اللہ مدام
تو جملہ صفت کے وہ حاوی تمام
حقیقی وہی ایک عبد اللہ نام
مجازی دگر انبیائے کرام

عالمِ غیب و مشاہدۂ اسرارِ لاریب چنان می بود که حضرتِ عبداللہ پیش والد ماجد خویش اظہار نمود که چون به بطحائے مکۂ مکرمہ و کوہِ یثرب میروم از پشتِ من نوری ساطع میشود و آن منقسم بدو قسم میگردد نیمہ بمشرق و نیمہ بمغرب میرود و بعد ازان چون ماہ مدوّر میشود و مثل پارۂ ابر برسرِ من سایہ می اندازد و می بینم که درہائے آسمان کشادہ میشود و این نور مدوّر بشکل سحاب بآسمان درمیرود و فی الحال مراجعت می نماید و باز به پشتِ من ملحق و ملصق میگردد و چون بر زمین می نشینم آوازی ازان می شنوم که میگوید ای آنکه در ظہرِ تو نورِ خیر العباد سلام بصد احترام بر تو باد و چون زیر درختِ خشک نشینم سبز میشود و فی الفور سایہ برمن می اندازد و چون ازانجا میگذرم باز خشک میشود پس مرا خبر بدہ ای پدر نیکو کار که این چہ سرّ یست از اسرار پس حضرت عبد المطلب فرمود که ای پسرم بشارت باد مرا که امیدِ واثق دارم که سلالۂ اولاد آدم خلاصۂ ہژدہ ہزار عالم خاتم الانبیاء والمرسلین حبیب ربّ العالمین از صلبِ تو ظہور کند و چندین خوابہا که دیدہ ام بران دلالت دارد و آثارِ عجیبہ و اطوارِ غریبہ بمشاہدہ روی می نماید که آن جانِ جانان ہوش جان می رباید و چون حضرتِ عبداللہ رحمہ اللہ بحدِ بلوغ رسید و حسنِ صورت وصفائے سیرت از میانِ قریش شہرۂ آفاق گردید از اطراف و جوانب و از ہر جانب بدامادی آن ذات قدسی صفات برغبتِ جنان و خواہش جان میل می نمودند و محتشمانِ روزگار و پادشاہان کامگار از حضرت عبد المطلب باستدعائے این امر بکرّات و مرّات ممنون و مرہون می بودند و آن رضی اللہ عنہ استدعائے مرقوم را در تسویق میداشت و تاہلِ آن نور دیدہ فرزند برگزیدہ را در تعویق میگذاشت

کلامِ خیوریؔ بلاریب وعیب

# خاتمۂ جزوِ اوّلِ عقائدِ خیوریّہ دربعض احوالِ والدِ خیر البریّہ علیہ اَطیبُ الصّلوٰۃ والتّحیّہ وعلےٰ اصولہ وفروعہِ السّنیّہ

چون نور رائیہ سرورِ جنابِ سیّد المرسلین رحمۃٌ للعالمین شفیع المذنبین علیہ الصلوٰۃ والسلام المبین وعلیٰ آلہ واصحابہ الطاہرین از صُلبِ حضرتِ عبد المطلب برحم فاطمہ بنت عمرو بن عاید المخزومی انتقال ورزید وبحضرتِ عبداللہ والد رسول اللہ حاملہ گردید اہل کتاب کہ ہموارہ مترصدِ ظہور حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ می بودند واستفسارِ ظہور نور کامل السرورا می نمودند تاآن شب کہ از تولّدِ حضرتِ عبداللہ دیدۂ خلق اللہ منوّر گردید ودل عرشیات وفرشیات بہجت وسرور موفور ورزید اہلِ کتاب یکدگر را خبر کردند وحکایت این امر بحد ودشام بردند ونزد ایشان جبّۂ صوفِ سفید بود بخونِ حضرتِ یحییٰ علیہ السلام متلطخ گشتہ کہ دران جامہ جُرعۂ شہادت نوشیدہ وحُلّۂ سعادت پوشیدہ بودند واہلِ کتاب در کتب سماوی چنان مطالعہ نمودند کہ چون قطراتِ خون ازان جُبّہ متقاطر شود دران قُرب تولّدِ خاتم الانبیا قریب گردد چون این علامت مشاہدہ کردند بولادت حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ متیقّن گشتند ودر صددِ قتلِ آن ذات ستودہ صفات درآمدند ومیانِ جان بعداوتِ ایشان بربستند وچندین بار بقصدِ قتلِ آزار از اطراف واکناف بامّ القریٰ می آمدند وحق سُبحانہ وتعالیٰ شانہ شرّ ایشان از حضرتِ عبداللہ رحمۃ اللہ دفع می نمود وبعین عنایتِ خویش محفوظ می فرمود وتربیتِ

مکہ معظمہ رسیدند و انتظارِ فرصت برائے حصول فرقت می کشیدند تا روزی
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ را تنہا در صیدگاہ یافتند و فرصت غنیمت شمردہ
بقصدِ قتلِ ذاتِ ممدوح بشتافتند و ہمان روز صداقت اندوز حضرت وہب
بن عبدِ مناف دران صحرا برائے شکار نیز آمدہ بودند و از دور دران قوم پرلوم
بسے مقہور نظارہ برکنارہ می نمودند پس دیدکہ بیکبار حملہ شمشیر ہائے زہر آلود بکشیدند
و متوجہ بجانبِ حضرتِ عبداللہ گشتند و بقصدِ قتلِ آن ذات نیکوصفات کوشش
بلیغ نمودند پس حضرت وہب بحمیتِ عرب خواہست کہ بدافعۂ ان گروہ خذلان
پیوہ قیام نماید باز بکثرتِ آن جماعت خواہست کہ زبان بشفاعت بکشاید درین تردد
بود کہ ناگاہ جماعتہائے سپاہ از عالمِ غیب ظاہر شدند کہ با ابنائی روزگار ہیچ
وجہ مشابہت نداشتند بر اسپانِ ابلق سوار از اوجِ سما متوجہ بسیطِ غبرا گشتند
و برین یہودِ مردود بیکبار حملہ حملہ آوردند و ہمہ را از ہم جدا ساختہ ہر کدام را بگوشہ
انداختند۔ **شعر**

| | |
|---|---|
| پشہ کہ خون میکشد از مغز پوست | آن نہ غذا بلکہ حمائتش در وست |
| خار کہ دارد بزبان نیشتر | ہم بخلیدن شکند نیشتر |

حضرتِ وہب بن عبد مناف چون آن مصاف مشاہدہ فرمود داعیۂ آن در
خاطرِ خطیر و ضمیرِ منیر روئی نمود کہ دخترِ خویش سعادت کیش آمنہ آمینہ را بحضرت
عبداللہ بدہد تا افتخارِ کونین بہم دہد پس بعد ربِ المشرقین بجنگِ حصول و وصول آن چون
بخانہ باز آمد منکوحۂ خود را از مشاہدۂ آن حال و عزمِ تزویجِ دخترِ خویش آگاہ گردانید
و این معنی را بوسیلۂ بعضے احبابِ اولی الالباب بعرضِ حضرتِ عبد المطلب رسانید

ونور کوکب محمدی وشعاع آفتاب احمدی علیہ اطیب الصلوۃ والسلام وعلی آلہ
واصحابہ البررۃ الکرام از طلعت زیبائی حضرت عبد اللہ درخشان بود واز چہرۂ
دلربائے رحمۃ اللہ جلوۂ تابان می نمود وزنان ذوات حسن وجمال وصواحب
عشق ومحبت واموال بر سر راہ آن ذات حمیدہ صفات می نشستند ودعوت
ببذل نفوس خویش بران سعادت اندیش میکردند وملائکہ باطوار غریبہ دران
حین بتصور مہیبہ بران جماعت زنان ظاہر میشدند وباستیلائے ہیبت وخشیت
مایوس شدہ باز میگشتند وبسیاری از قوم جنیان بآن مقبول یزدمنان قرب جستند
وسر طریق بصد تعویق بر آن حضرت میگرفتند ولیکن بحفظ الہی محفوظ وبعین عنایت
نامتناہی ملحوظ می بودند وہرگز ہرگز نزدیک بتخانہ نمی رفتند کہ بتان فریاد وزاری بصد
بیقراری می نمودند کہ یا عبد اللہ گرد ما خود را نیاری وگرد ہلاکت از وجود ما نہ برآری
کہ انوار سلطان عظیم الشان یعنی آثار لمعات نبی آخر الزمان فنائی ما می خواہد وآخر
از دست حبیب الرحمان ہلاکت بتان وبت پرستان بشود وچون مطلع کوکب
سعادت از فلک ظہور سیادت نزدیک رسید ونور محمدی وظہور احمدی از عالم
غیب بمنصۂ شہود بلاریب جلوہ بہ پسندید ہفتاد نفر از یہود شام از جملۂ دلاوران
خون آشام دست بیعت بیکدگر دادند ورو بجانب مکہ بدین عہد نہادند کہ
تا بہ کلید مرغ روح ذات حضرت عبد اللہ را صید نکنند وروز حیاتش را بشام
ممات مبدل نگردانند زنہار زنہار بوطن خویش مراجعت نہ نمایند وبجہت
این نیت شوم برمثال بوم از خوف اشتہار شبا شب مراحل ومنازل می پیمودند
ودر روز بزوایای صحرائے دہشت پیمائی می غنودند تا باین طریق در حوالئے

کہ جب نورِ شاہِ شفیعُ الورٰی
عَلَیہِ صَلوٰۃِ خدا و ثنا

ہوا شیبۃُ الحمد سے منتقل
جو ہین مومنِ پاک وہ اہلِ دل

سوئے فاطمہ بنتِ عمرِ شہیر
وہ مخزومیون مین رئیسِ کبیر

تو عبد اللہ پدرِ شفیعُ الانام
ہوئے بطنِ مادر مین با جسمِ تام

جو عبد اللہ سے وہ ہوئین حاملہ
کہ توفیقِ ایزد سے تھین کاملہ

تو انوارِ حق اونپہ دائم نثار
بھی املاک خدّام لیل و نہار

پس و پیش اونکے وہ خدمتگزار
فدا شمعِ دین پر وہ پروانہ وار

تو اوس وقت مین جو کہ اہلِ کتاب
یہودانِ شامی وہ شومی مآب

سوا اُنکے حربن مین جو لئیم
بھی اطراف واکناف مین جو مقیم

وہ سب منتظر تھے بصد اہتمام
کہ ہو کب ظہور شفیعُ الانام

وہ تھے ذاتِ عبد اللہ کے منتظر
کہ ہون بطنِ مادر مین کب مستقر

وہ کتبِ سماوی سے تھے ماہرین
کہ عبد اللہ پدرِ شہِ مرسلین

یکے جبّۂ صوفِ ابیض تمام
وہ موجود نزدِ یہودانِ شام

وہ آلودہ از خون تھا بیگمان
ز خونِ شہادت وہ تھا خون فشان

کہ یحییٰ نے جسمین علیہِ السلام
یقیناً پیا تھا شہادت کا جام

کتابِ سماوی مین تھا یہ بیان
کہ جسوقت وہ جبّہ ہو خون فشان

گرین اُسّے قطراتِ خونِ شہید
تو اُس قرب مین ہو ظہورِ وحید

شفیعُ الورا کے پدر کا ظہور
در آن وقت لاریب ہو با سرور

ہوئے اُسّے قطراتِ خون جب رواں
تو نزدِ یہودان ہوا یہ عیان

وچونکہ دران زمان عقل وطیب زنان از حضرت آمنہ کسے نبود وبزیور عفت
وعصمت حق تعالیٰ آن امینہ را در ازل لازال مزین فرمود حضرت عبدالمطلب
بآن مواصلت رضی شدند وازین امر پیشتر از استدعاے حضرت وہب نیز ماہر
بودند پس حضرت عبداللہ را بحضرت آمنہ عقد نکاح استوار کردند ودر منزل نکاح
ہمان شب از روز منا اتفاق زفاف روی نمود ودر مجلس اول نور سید المرسلین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین بحضرت آمنہ انتقال فرمود وآن شب شب جمعہ بود
دران قریب بدویست زن از رشک طرف عالم برزخ رحلت نمودہ ودر صباح
آن شب مجموع بتان عرصۂ ربع مسکون سرنگون گشتند وزبانہاے ملوک
واہل فرمان از تکلم وجریان باز ہستادند این نموذجیست از خرمن ارہاص معجزات
وخوارق عادات وکرامات ومشاہدۂ منامات ومبشرات حضرت عبداللہ والد
سید الکائنات علیہ وعلیٰ آبائہ والامہات افضل الصلوات واکمل التحیات کہ در زبر
جہرہ محققین از حضرات محدثین ومفسرین وکتب سیر از ائمہ معتبرین رضوان
اللہ علیہم اجمعین کمبارق الازہار وصواب الافکار والخصائص الکبریٰ واشرف
الوسائل الی الظلی وشرح المواہب للعلامۃ الزرقانی وشرح الشفا للمحقق التلسانی
والسیرۃ الشامیۃ ودرج الدرر السنیۃ وشمائل الفتوہ ومدارج النبوہ والجامع الکبیر
والتفسیر التحریر ونہایۃ البیان وجواہر الحسان وغیرہا ازکتب اہل اتقان چنانکہ
مذکور ند بہ نجم المبین واین ترجمہ الیست برای تسہیل موقنین واللہ یہدی بہ المتقین
ومایذکرونہ الاالفاسقین ﷺ

| شنو اے عزیزو بسمع یقین | | ہوا تمسے راضی جہان آفرین |
|---|---|---|

وہ ہوتا ہی دو قسم پر پھر عیان ۔ دو نیمہ دو جانب وہ نور روان
یکے سوئے مشرق بمغرب دگر ۔ مدور وہ پھر مثل قرص قمر
وہ چون ابر بر من بسے سایہ دار ۔ وہ سایہ گرانمایہ ابر بہار
تو پھر دیکھتا ہون بچشم عیان ۔ کشادہ ہوئے مجپہ از آسمان
جو در ہائے املاک ہین ہگیان ۔ تو یہ نور سوئے سما ہی روان
تو فی الفور لوٹے یہ از آسمان ۔ یہ ہو ملصق پشت من در زمان
سماعت مین کرتا ہون یہ بالیقین ۔ بوقت نشستن زروئے زمین
کہ در ظہر تو نور خیر العباد ۔ سلام خدائے جہان بر تو باد
مین جب خشک اشجار کے تحت نیز ۔ کرون گا ہے جلسہ باہل میز
تو فی الفور ہون سبز وہ ہمگیان ۔ وہ بر من باغصان سایہ کنان
تو جسوقت ہوا انسے میرا گذر ۔ تو پھر خشک ہون جملہ وہ سر بسر
مجے اسنے آگاہ کرکے پدر ۔ یہ کیا سر کیا ہے وہ نور البصر
تو اسطور فرمان ہوا آشکار ۔ ازان شیبۃ الحمد عالی وقار
کہ اے میرے فرزند نیکو لقا ۔ بشارت تجھے ہو ز رب السما
کہ امید واثق مجے ہے مدام ۔ یہی دلمین القائے رب الانام
کہ ہو تجھسے پیدا حبیب خدا ۔ خدا کی خدائی اوسی پر فدا
وہی یکتا خلقت سے مقصود ہے ۔ وہی فاتح باب مسدود ہے
وہ مسجود آدم کا مسجود ہے ۔ وہ معبود آدم کا محمود ہے
وہی خاتم و سید المرسلین ۔ وہی ذات ہی رحمت عالمین

کہ لاریب پدر شفیع الانام — ہوئے حملِ مادر مین باجسمِ تام

علامت سے اونکو ہوا تب یقین — کہ ہے اب ظہورِ شہِ مرسلین

تولد ہوئے والدِ مصطفا — سلامِ خدا اونپہ صبح و مسا

ہوا اسکا شہرہ ز فرشِ زمین — الیٰ فوقِ کرسی و عرشِ برین

جنان مین یہی تھا بیان ہر زمان — ہوئے مظہرِ سیدِ مرسلان

نوا ملاک و غلمان و حورِ جنان — یہی وِرد سبکا بصد شوقِ جان

کہ پیدا ہوئے والدِ مصطفا — فیا مرحبا مرحبا مرحبا

عرب مین عجم مین بھی در روم و شام — بیانِ تولد بہر صبح و شام

یہودون نے آپسمین دی یہ خبر — ہوئے مظہرِ ذاتِ خیر البشر

رہو مستعد تاکہ مامول ہو — معاذ اللہ عبد اللہ مقتول ہو

اسی قصدِ آزار پر وہ لئام — رہے چند مدت بصد اہتمام

کئی بار بیرونِ ام القریٰ — ز اطراف آئے بعزمِ جفا

ولے ذاتِ عبد اللہ محفوظ تام — بفضلِ الٰہی ز شرِّ لئام

کہ تربیتِ ذاتِ یکتا خدا — وہ مبذول بر پدرِ خیر الوریٰ

وہ انوار و اسرارِ پروردگار — ہمیشہ بسے اونپہ تھے آشکار

تو یکروز پدرِ شہِ مرسلان — کیا پیش والد پہ روشن بیان

کہ جب سوئے بطحائے ام القریٰ — ویا کوہِ یثرب پہ سلے با صفا

گروں مین گذر بادلِ شادمان — تو یہ بہتر ہوتا ہے مجھپر عیان

کہ از پشتِ من نور ظاہر شود — باسرارِ خلاق باہر شود

تو پھر شیبۃ الحمد عالی وقار — وہ تعویق رکھتے بہ تزویج کار
کہ منظور حضرت نہ وہ التجا — کہ تسویق وتاخیر تھا مدعا
ولے نورِ ذاتِ خدائے جہان — وہ طٰہٰ و والنجم از لامکان
وہ شمس الضحیٰ اور بدر الدجیٰ — وہ فیضِ قدیمی وہ نورِ ہدیٰ
ہمیشہ وہ از طلعتِ دلربا — رخِ ذاتِ عبد اللہ سے رونما
مہ و مہر سے وہ منور مدام — وہ تابان درخشان بصد نورِ تام
زنانِ ذواتِ جمالِ منیر — ذواتِ ثروت بمالِ کثیر
چو پروانہ اوس شمع پر یہ فدا — کہ از عشق تھین سوختہ برملا
تو ہر راہِ آن ذاتِ قدسی صفات — نشستہ وہ ہوتین فدا از ذوات
اسیطور تھین جنیان بے شمار — فدائے جمالِ شہے نامدار
ولیکن ملائک بطورِ عجیب — بطرزِ غریب و بشکلِ مہیب
درآن وقت ہوتے یسے آشکار — تو کرتی زنان اُسّے فوراً فرار
وہ حفظِ الٰہی سے محفوظ تھے — وہ عینِ عنایت سے ملحوظ تھے
تو وہ ذاتِ عبد اللہ نیکو سیر — نہ نزدیک بتخانہ کرتے گذر
کہ اصنام فریاد وزاری تمام — بصد بے قراری وہ کرتے مدام
کہ ای ذاتِ عبد اللہ بہر خدا — نہ خود را تو آری بہ نزدیک ما
کہ ہے آپ کے نور سے آشکار — ہلاکت بتوں کی بصد اضطرار
وہ انوارِ سلطانِ خیر الوریٰ — وہ لمعاتِ ذاتِ حبیبِ خدا
فنائے بتان بت پرستان مدام — بلاریب خواہد بصد اہتمام

مُبشّر ہوا مین ز پروردگار — بہ بیداری و خواب مین بار بار
کہ وہ ذاتِ جملہ صفات جہان — توئی اوسکا مظہر نہ اسمین گمان
عجیبہ غریبہ جو آثار ہین — وہ اطوارِ غیبی جو اسرار ہین
تو اُن سب سے لابد ہویدا ہوا — یہ دل اوسپہ لاریب شیدا ہوا
کہ جانِ جہان شافعُ المذنبین — توئی اوسکا مظہر یہ حقُّ الیقین

طفیلِ ہمین مظہرِ پُر صفا
حضوری سے راضی رہین مصطفا

ہوئے جبکہ بالغ وہ بدرِ حبیب — بحسن و ملاحت زہے پُر لہیب
ملاحت مین یوسف سے از بس ملیح — صباحت مین اُنسے بسے پُر صبیح
وہ صورت مین سیرت مین تھے بے نظیر — کہ تھے مظہرِ نور ذاتِ قدیر
وہ بس تھے منظرِ خالقِ دو جہان — جمالِ الٰہی کے تھے آشیان
وہ تھے شمعِ انوار خیر الورا — وہ خوبی مین ادراک سے ماورا
جو تھا حسنِ یوسف بسے آشکار — ہوا مثلِ پروانہ اونپہ نثار
تو اوسوقت دنیا مین جو کامگار — ثروت مین یکتائے عالی وقار
رئیسان و شاہان و سائر کبار — مکرم معظم بسے نامدار
تو ہر ایک نے کی یہی التجا — کہ اے شیبۃ الحمد نیکولقا
کرو ہمکو ممنون در دو جہان — نہو اسکا شکرانہ ہمسے بیان
کہ دامادیٔ ذاتِ عالی گہر — جو ہین ذاتِ عبداللہ نیکو سیر
مشرف کرو اُسسے ہمکو ضرور — تو ہو اوسسے مشکور دل با سرور

سوئے ذاتِ عبداللہ ہین وہ رواں
وہ بر قصدِ کُشتن ہوئے بس دَوان

ہوا حضرتِ وہب کا تب خیال
کرون دفع اونکو زاہلِ کمال

عَرَب کی حمیت کا یہ اقتضا
کرون کچھہ مَدد اونکی بادست وپا

ولیکن وہ لاریب جمِ غفیر
وہ اَنفار بسیار از بس کثیر

تو چاہا شفاعت کرون مین عیان
زبانِ سفارش سے ہو کچھہ بیان

اِسی کَش مَکَش مین وہ یحیٰا لبیب
تو ظاہر ہوا اوسیہ امرِ عجیب

کہ اَفواجِ بسیار از آسمان
وہ بر اسپِ اَبلق بسے خوش رواں

ہوئے عالمِ غیب سے آشکار
تو میدان ہوا پُر ز فوجِ سوار

وہ اسپانِ غیبی سوارانِ غیب
وہ از عالمِ غیب اِسمین نہ ریب

نہ وہ مثلِ اَبنائے دنیا سوار
نہ ہرگز مُشابہ وہ با روزگار

تو سب نے یہود و نپہ باجہدِ تام
کیا حملہ بافضلِ ربّ الانام

تو فی الفور وہ جملہ قومِ لعین
ہوئے پھر پریشان و مُتفرّقین

بہر گوشہ ہر ایک مجروح و خوار
وہ مُردار از اہلِ دارُ البوار

وہ پشہ کہ از پوست خونخوار ہے
تو ظاہر مین وہ خون غذا وار ہے

ولے اصل ہین نزدِ اہلِ سُنہے
وہی مرگ اوسکی نہ ہے وہ غذا

جو ہے خار کی وہ زبان نیشتر
شکستہ خلیدن سے وہ بیشتر

اسیطور سے وہ یہودانِ شام
وہ تھے سب لڈ اور بسے خون آشام

جو تھا اونکے نزدیک اَمرِ حیات
ہوا اُنکے حق مین وہ اَمرِ ممات

کہ در قتلِ عبداللہ تھے راغبین
ہوئے اوسے مقتول وہ سب لعین

تو قربِ ظہورِ حبیبِ خدا / ہوا جب بامرِ خدائے سما
وہ نجمِ سیادت ز فلکِ سعود / ہوا جبکہ طالع برائے نمود
تو ہفتاد کس از یہودانِ شام / وہ جملہ دلاور بسے خون آشام
ہوئے متفق اسپہ باہم لئام / بعہدِ قوی و بتوثیقِ تام
کہ روزِ حیاتی پدرِ حبیب / کریں بدل باشام مرگِ غریب
نہ قفسِ بدن سے ہو جبتک رواں / وہ طوطئے روح و وہ مرغِ رواں
تو ہرگز نہ لوٹین سوئے ملکِ خویش / اگرچہ جنان جسم ہو ریش ریش
اسی عزم و نیت سے وہ قوم شوم / شبا شب روانہ ہوئے مثلِ بوم
کہ یہ عزم ہرگز نہو آشکار / کسی پر کہ دشوار لا بد یہ کار
تو در روز صحرا مین وہ خفتگان / وہ در شب بقطعِ منازل دوان
اسیطور وہ حاسدانِ لعین / باطرافِ مکہ ہوئے داخلین
وہ تھے منتظر بہرِ فرقت مدام / ولے آنکو فرصت نہ حسب المرام
تو یکروز پدرِ شہِ نامدار / گئے صیدگہ مین برائے شکار
تو فرصت ملی اونکو در صیدگاہ / کہ تنہا وہ صحرا مین بے دستگاہ
تو بر قصدِ کشتن ہوئے وہ رواں / حقیقت مین بر قتلِ خود وہ دوان
اوسی روز صحرا مین اہلِ مصاف / گئے وہ جو ہین وہبِ عبدِ مناف
بعزمِ تفرج بقصدِ شکار / تو حق نے کیا اونپہ یہ آشکار
کہ از دور ناظر وہ اہلِ صفا / کہ بیشک یہودانِ اہلِ جفا
بیکبار جملہ وہ حملہ کنان / بشمشیرِ بران چو برقِ جہان

| | |
|---|---|
| أفأن يأتي تنزيه سفاهة | وسخط برضوان ونار بجنة |
| ألا أنت عدو أم صديق لنفسه | فإنك ترميها بكل مصيبة |
| ولو نلت منه ما نال قارون لم تنل | سوى لقمة في فيك منها وخرقة |

والمراد من النعلين هو النفس والمرأة مع التابعين وكذلك التخلي عن حب الدارين والتحلي بترك الحالين وعدم الاعتماد على الوصفين كالوصل والفصل والفناء والبقاء والصحو والمحو والتجلي والاستتار ونحوها من الاطوار للتخلق باخلاق الله الودود واضمحلال الوجود المجازي في بحر الشهود واستهلاك ظلمة البشرية في نور الحقيقي المقصود ولله در القائل ذي المجد والفضائل **شعر**

| | |
|---|---|
| هوای له فرض تعطف أم جفا | ومشربه عذب تكدر أم صفا |
| وكلت إلى المحبوب أمري كله | فإن شاء أحياني وإن شاء أتلفا |

فامر الله موسیٰ بحنان ان یکون فارغاً عن الاکوان مستغرقاً فی مشاهدة الذات لا فی معرفة الذات بالصفات فیقول عرفت ربي بربي ولو لا ربي لما عرفت ربي **شعر**

| | |
|---|---|
| عرفت الرب بالرب | بلا شك ولا ريب |
| فذاتي ذاته حقا | بلا نقص ولا عيب |

قال الله في كتابه المصون وفي انفسكم افلا تبصرون

| | |
|---|---|
| از مطلع دل زد علم یک لمعہ از رخسار او | شد ذرہ ذرہ مستنیر در پیہ تو انوار او |
| با آنکہ ذرات تنم ہر یک ہزاران دیدہ شد | یکذرہ ہم دیدہ نشد از پیہ تو رخسار او |
| بگذر ز نوک آب و گل ہم رو بقصر جان و دل | با سر خود بین متصل سر ہمہ اسرار او |
| حسنش چو آمد جلوہ گر طاقت ندارد چشم سر | از دیدہ دل کن نظر تا بنگری دیدار او |

جو تھا باعثِ نفع نزدِ کہان
اوسی سے مضرت ہوئی بیگمان

جو دفع مضرت ہوا ور خیال
ہوا وہ مضرت بلا قیل و قال

اسیطور سے نفع دنیا تمام
کہ دراصل ہے وہ مضرت مدام

جو دنیا مین ہے باعثِ عز و جاہ
وہی باعثِ ذل ہے بے اشتباہ

لہذا یہ فرمانِ پروردگار
کلامِ الٰہی مین ہے آشکار

فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی

تو کر خلع نعلین اے دور بین
کہ در پاک وادی تو ہی بالیقین

جو دفع مضرت وہ نعلین ہے
وہی موجبِ تعب و پر شین ہے

ہوا حضرتِ موسوی کو عتاب
کہ با نعل داخل نہو در جناب

قال العلامة الفارانی قدس الله سره النورانی ان سیدنا موسی الکلیم علیه الصلوة والتسلیم لبس النعلین لصون الرجلین عن مضرة الموذیات والشوك والحصیات فصار ذلك النعل موجب العتاب وترك الادب فی حضرة رب الارباب فلهذا اسیدنا موسی بن عمران القاهما وراء الوادی فی ذلك الآن وكذلك جمع المنال والمال للاحتیاج به فی بعض الاحوال فانه عین المضرة مانع الوصال فی حضرة شهود الجلال والجمال فاستیقظوا رحمكم الله العلام عن مراقد الغفلة قبل شدائد الحمام ولله در ما فی هذا الكلام

شعر

اِلٰی کَمْ تَمَادٍ فِیْ غُرُوْرٍ وَّغَفْلَةٍ
وَکَمْ هٰکَذَا نَوْمٌ اِلٰی غَیْرِ یَقْظَةٍ

لَقَدْ ضَاعَ عُمْرٌ سَاعَةٌ مِّنْهُ تُشْتَرٰی
بِمِلْأِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَیَّةُ ضَیْعَةٍ

اَتُنْفِقُ هٰذَا فِیْ هَوٰی هٰذِهٖ وَّاَیُّ
اَبَی اللّٰهُ اَنْ تُسْوٰی جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ

فَیَا دُرَّةً بَیْنَ الْمَزَابِلِ اُلْقِیَتْ
وَجَوْهَرَةً بِیْعَتْ بِاَبْخَسِ قِیْمَةٍ

بحقك يا رسول الله بشر — فقل لي بالعناية والعطاء

جعلتك في الحماية يا خبيري — فلا تحزن وحظك باللقاء

ولا اعلى ولا احلى مداو — بداء بنا سواك فيا دوائي

بباب علاك مقتبس الخبيري — طريح في الصباح وفي المساء

له حق السوال بكل سؤل — تقبل انت يا ماوى النداء

فحاشى ثم حاشى ثم حاشى — يقوم بغير نيل لاقتضاء

وايم الله انت بحار جود — ومخصوص بها في الابتداء

وياء انت سين ثم قاف — وعين العين يا كهف الوراء

فطهرنا من العصيان طرا — وبحرك لا تكدر بالدلاء

ومن يرجو عزيزا نال خيرا — فكيف رجاء من بحر السخاء

عليك من الصلوة بكل حين — الوف والسلام بلا انتهاء

بكل الآل والاصحاب جمعا — مع الاقطاب ارباب الولاء

## الفائدة الجليلة والعائدة الجميلة

اعلم ايها اللبيب والمحب الاريب انه قال في مفاتيح الغيب وغيره لكشف القناع من الريب والصحيح ان سيدنا موسى الكليم عليه الصلوة والتسليم راى نار الكون صادقا في خبره اذ الكذب لا يجوز على الانبياء عليهم الصلوة والثناء ولما كانت النار بغية موسى عليه السلام تجلى الله له في صورة مطلوبه المجازي ليقبل عليه ولا يعرض عنه فانه لو تجلى له في غير صورة مطلوبه لاعرض عنه

**شعر**

كنار موسى يراها عين حاجته — وهو الاله ولكن ليس يدريه

اظہارِ حسنِ دلبری می ہین زہر چہ بنگری
پیداست در ہر مظہری آن حسن آن اظہار را

خواہد کند در خود نظر آئینہ سازد از بشر
بارش کند زیر و زبر حیرانم اندر کار او

پُر شد جہان یک سر ازو شد نیک و بد مضطر ازو
مومن ازو کافر ازو در قیدِ نور و نار او

در پرتوِ آتش نگر حسنِ وی آمد جلوہ گر
پیرِ مغان کرد آن نظر کس چون کند انکار او

ترساسویت بشتافتہ بو از چلیپا یافتہ
زلفِ تو بر ہم تافتہ آن حلقۂ زنار او

اعلم ایّها الصفی والمحب الصادق الوفی قیل لسیّدنا موسیٰ لکلیم علیه الصلوٰة والتسلیم فاخلع نعلیك انك بالواد المقدس طوی وقیل لنبیّنا علیه اطیب لصلوٰة والثنا تقدّم علی بساط العرش بنعلیك لیتشرف العرش بغبار نعال قدمیك فذلك بالنسبة الی المرتبة الموسویة وهذا بالنسبة الی الوجاهة الاحمدیّه والفرق بینهما عند ذوی القریحة الذکیه اظهر من الشمس ابین من الامس بغیر المریّه

شعر

اِذَا بَلَغَ الْعُلٰی فَوْقَ السَّمَاءِ
فَهَمَّ بِنَزْعِ نَعْلٍ بِالْوَفَاءِ

فَنَادٰی یَاحَبِیْبِیْ سِرَّ سِرِّیْ
وَذُخْرَ الْکُلِّ خَتْمَ الْاَنْبِیَاءِ

خَلَقْتُ الْعَرْشَ وَالْاَرْضِیْنَ طُرًّا
لِاَجْلِكَ مِنْكَ یَارَبَّ اللِّوَاءِ

فَطَأْ عَرْشًا وَّلَا تَخْلَعْ نِعَالًا
وَشَرِّفْهُ یَنَالُ بِهِ الرَّجَاءِ

فِدَا نَعْلَیْهِ بَصَرِیْ ثُمَّ قَلْبِیْ
وَرُوْحِیْ ثُمَّ رُوْحِیْ بِالْفِدَاءِ

وَعِزُّ الْمُصْطَفٰی عِزٌّ جَلِیْلٌ
بِهٖ بَدْرُ الْفَضَائِلِ بِالْبَهَاءِ

تَحَاشٰی کَیْفَ یُشْنٰی سِرُّ طٰهٰ
وَکُلُّ الْکُتْبِ فِیْهِ مِنَ الثَّنَاءِ

اَلَا یَاغَوْثَ غَوْثِ الرُّسْلِ غَنِّیْ
مَرِضْتُ مِنَ الذُّنُوْبِ بِشَرِّ دَاءِ

فَیَامَدَدِیْ وَیَاقَصْدِیْ وَسَنَدِیْ
فَهَلْ لِیْ یَاطَبِیْبِیْ مِنْ شِفَاءِ

بندہ با او نزدیکتر گردد دورتر شود و ہر چند آشنائی پیش پیش گیرد حرمان بیش بیش بیند
و گلِ ریش ریش از حدیقۂ وجودِ خویش می چینند و بلسانِ حال و قال
بدین مقالِ حال ترنّم گزینند **شعر**

| | |
|---|---|
| جنابِ قدسِ عزت بس بلند ست | نہ آنرا نردبان و نے کمند ست |
| سخن از جست جوئش چند گوئی | بدین پائے شکستہ چند پوئی |
| چو غایت نیست راہِ رہروان را | نہ تن را رہ دہند آنجانہ جان را |
| بہ پنداری فتادہ در غروری | تو پنداری کہ نزدیکی تو دوری |

ای طالبِ حاذق وی محبِّ صادق چون موسیٰ علیہ السلام نزدیکِ آتش میرفت
آن آتش در درخت پنہان میگشت و چون مراجعت می نمود آن آتش در ظہور می افروز
ہمچنین عاشقِ واثق را بر شجرۂ دل آتشے می نمائد فروختہ اغصانِ حدثان و فروغ
اِمکان از سطوتِ آن آتش سوختہ چون بمقتضائے اِنّی وَجَّہتُ وَجہِیَ در مقام
توجّہ روئے بوی کند تا در تحتِ تصرفش در آرد بحجب کبریا محتجب میگردد کہ ما للتراب
وَ لِرَبِّ الاَرباب و چون بجہت عدمِ استحقاق پائے ذہول در دامنِ خمول در میکشد
باز بساطِ تقاضائیش برانگیختہ بحضرتِ خویش میدواند کہ **شعر**

| | |
|---|---|
| اَنَا المَطلُوبُ فَاطلُبنِی تَجِدنِی | وَاِن تَطلُب سِوَائِی لَم تَجِدنِی |
| درخت و آتشے دیدم ندا آمد کہ جانانم | مرا میخواند آن آتش مگر موسائے عمرانم |
| دخلتُ التیہَ بالبلویٰ و ذقتُ المنَّ والسلویٰ | چہل سالست چون موسیٰ بگرد این بیابانم |
| بیا ای جان توئی موسیٰ و این قالب عصائے تو | چو برگیری عصا گردم چو اندازیم ثعبانم |
| توئی عیسیٰ و من مرغت کہ مرغی ساختے از گل | چنانکہ در دمی در من من اندر اوج پرانم |

قال سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ان موسیٰ علیہ السلام رای شجرۃ خضراء احاطت بہا من اسفلہا الی اعلاہا نار بیضا تتقد کاضوء ما یکون ولم یرہناک احدا فوقف متعجبا من شدۃ ضوء تلک النار و شدۃ خضرۃ تلک الشجرۃ فلا النار تغیر خضرتہا ولا کثرۃ ماء الشجرۃ تغیر ضوء النار فنودی من شجرۃ الذات بصوت الصفات فسمع تسبیح الملائکۃ ورای نورا عظیما تکل الابصار عنہ فوضع یدیہ علی عینیہ وخاف وبہت فالقیت علیہ السکینۃ والطمانیۃ وکانت الشجرۃ سمرۃ خضراء او شجرۃ العناب وہی شجرۃ لا نار فیہا بخلاف غیرہا قالوا ان النار اربعۃ اصناف صنف تاکل ولا یشرب وہی نار الدنیا وصنف یشرب ولا یاکل وہی نار الشجر الاخضر وصنف یاکل ویشرب وہی نار جہنم وصنف لا یاکل ولا یشرب وہی نار موسیٰ علیہ السلام

ای عزیز وافر تمیز موسیٰ علیہ السلام تجلیئ آتش را از مسافت دوازدہ فرسنگ دید و بواسطۂ کمال استعداد روحانی و بجرد قصد و عزم جنانی در طرفۃ العین خود را نزد آن رسانید پس آتشے عظیمہ و نارے فخیمہ باشعۃ اللمعات دیدہ کہ بے کدورت و دخان سر بآسمان کشیدہ و اغصان و فروع آن درخت کہ مقر آن آتش بود در نہایت خضرت و غایت نضرت آثار انوار می نمود کہ نہ رطوبت آن درخت آتش را انطفائے کند و نہ سطوت آتش رطوبت آن درخت را بسوزاند بلکہ ہر لحظہ و ہر آن سطوت آتش بیشتر میگردد و خضرت و نضرت آن درخت زیادت می ورزد پس موسیٰ علیہ السلام از آن حال تعجب با کمال بسے حیران و پریشان گردید و چون نزدیک آن درخت میشد آتش از وی فرار و اختفا می ورزید و چون از آن باز پس میرفت آتش بوی قرب می پسندید ای درویش بادل ریش سنت الٰہی چنین ست کہ چون

ظاهر و باطن از احساس معزول گشت پس قریب بود که پیک روح عزیمت سفر پیش گیرد
و بازارگانان عمر قصد بار بستن به پذیرد پس حق جل جلاله و علی العالمین عمّ نواله فرشته
بفرستاد تا دست تسلی بر سینه موسیٰ علیہ السلام باسکینه تام به نهاد تا بواسطه آن فی الجمله
قوتے دست داد پس عصا بید گرفته نزدیک آن درخت رفته استاد و از حضرت
ملک مجید چنین خطاب مستطاب بسمعش رسید که اِنِّی اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ
بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی

**شعر**

موسیٰ ز بهر فراز یئے خود بر بساط قدس — خود را دراو فگند دران وادی طوی
حالی ندائی حضرت عزت بدو رسید — کاندر فضائی قدس ز نعلین شو جدا
چل شب دران حریم بخلوت چله نشین — تا محرم حریم شوی با دل صفا
موسیٰ بلن ترانیئے جانسوز ضربه خورد — احمد بیافت مَا کَذَبَ الْقَلْبُ مَا رَاٰی
او را خدا یئے گفت ز نعلین دور شو — وین را ز خلع منع نموده دران لقا
موسیٰ پیاده رفت بران کوه طور نیز — وین را براق بین که فرستاد از کجا
او را ز بعد چل شب پیوسته بار داد — وین را شبے ببرد بخلوت گہے دنی
آنرا ز طور کرد سرائے حرم پدید — وین را ز عرش ساخته ایوان کبریا

اعلم والله اعلم ان الله سبحانه وتعالیٰ شانه خلق لموسیٰ علیه السلام علماً ضروریاً علم به
ان الذی سمعه هو کلام الله القدیم الازلی من غیر حرف ولا صوت ولا جهة وقد سمعه
من الجوانب الستة فصار الوجود کله سمعاً کما یصیر فی الآخرة سمعاً والواصل الی الله له
حکم الآخرة فی الدنیا۔ ای درویش دوراندیش موسیٰ علیه السلام وقت سماع کلام همه تن
گوش گردید و بهر تار موئی آنرا شنید و چون در استماع کلام دوست همه تن گوش شد

| منم استونِ آن مسجد کہ مسند ساخت پیغمبر | | چو او مسند دگر سازد ز درد ہجر نالانم |
|---|---|---|

پس درین اثنا آوازے شنید کہ گاہے مثل آن بسمع سمیعش نرسیدہ کہ یا موسیٰ ابن عمران فاجاب لبیک لبیک بالجنان ہرچند بجانب راست وچپ نظر کرد ہیچکس را ندید پسہ بار ندائے ہمچنین بسمع شریفش برسید ہر بار جواب میداد و منادی را نمید ید آخر الامر از منادی پرسید کہ تو کیستی ندائے در رسید کہ اِنّی اَنَا اللّٰہُ رَبُّ العَالمِین پس حضرت موسیٰ علیہ السلام ازین ندائے ذُوالجَلَالِ وَالاِکرَام متلاشیئ صفات و فانیئے ذات گردید و شمع وجودش بتمام سوختہ و شعلۂ شوقِ لقائے ربُّ الانام افروختہ برائے مشاہدۂ ذات فزودن ورزید۔

**شعر**

آتشے افروخت عشق وجسم جانِ من بسوخت
نعمت ہر دو جہان با عافیت ہیچو خست دل
دین و دنیا رفت و عشقِ ذاتِ ایزد ماند و بس
اہلِ عقبیٰ سود برد و طالبِ و نیا زیان
تشنۂ دیدارِ یارم در بیابانِ طلب
چونکہ در مرآتِ جان و یدا رِجانان شد عیان
صد ہزاران پردہ بود اندر میان ما و دوست
گر بگفتی پیش ازین از حسنِ او یک شمّۂ

گفتم آہی برکشم کام و زبانِ من بسوخت
آتش عشق آمد و ہر دو جہانِ من بسوخت
نور حق گردہ تجلی این و آنِ من بسوخت
گر مپیئے بازار او سود و زیانِ من بسوخت
کاتش این تشنگی روح و روانِ من بسوخت
ظلمتِ تن در ظہورِ نورِ جانِ من بسوخت
جملہ از یک شعلۂ آہ و فغانِ من بسوخت
این زمان نورِ رخش شرح و بیانِ من بسوخت

پس ازان کلام بر موسیٰ علیہ السلام سطوت سلطنت کردگار حکم راندن آغاز نمودہ و تجلیاتِ عظمتِ پروردگار از پردۂ غیب ظہور فرمودہ پس از ہیبتِ جلال عقلِ معنوی مدہوش و قوتِ فہم و ادراک فراموش و دل از جائے اطمینان و قرارِ معمول برفت و حواس

وَلَا النَّهَارَ وَلَا مَلَكًا مُقَرَّبًا وَلَا نَبِيًّا مُرْسَلًا وَلَا اِيَّاكَ اگر محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نبودی نہ بہشت و دوزخ آفریدمی و نہ آفتاب و مہتاب پدید آوردمی و نہ روز و شب ایجاد کردمی و نہ ملک مقرب اظہار ساختمی و نہ نبیٔ مرسل را بدعوت گذاشتمی و اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظہور نہ فرمودی تو نیز یا موسیٰ بوجود موجود نبودی ای موسیٰ اگر قرار بہ نبوت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نکردی و درود محمود بروی نفرستادی ترا بآتش اندختمی و بداغ ہجران مبتلا ساختمے یا موسیٰ مَنْ لَقِيَنِيْ وَهُوَ جَاحِدٌ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَبْتُهٗ فِي النَّارِ وَلَوْ كَانَ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ الْخَلِيْلُ پس حضرت موسیٰ الکلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم عرض نمود کہ یارب ورود قرار کنم و ادائے شہادت نمایم بافضلیت سید الانام خاتم الانبیاء الکرام محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام و بہ تصدیق جنان قرار لسان می نمایم کہ درود بسیار نثار فرق سید مختار و روزگار فرخندہ آثار آن حبیب پروردگار دائم در لیل و نہار سازم الٰہی بنی اسرائیل نزد تو دوستر زیا امت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پس فرمود ایزد ذوالجلال والاکرام کہ امت محمد سید انس و جان نزد من دوستر ند از ہمہ امتان چون از ان امت کسے توبہ کند از معاصی و حرام پس او را ثواب ہفتاد پیغمبر عطا کنم بفضل [illegible] بر ہزار قسم تقسیم کردم یکے از ان ہمہ امتان را و باقی [illegible] دادم وَلَا خَيَّرَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى اَعْطَيْتُهُمْ دَرَجَاتِ الْاَنْبِيَاءِ وَهِيَ نُزُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمْ بِالْوَحْيِ وَالسَّلَامُ مِنِّيْ فَكَذٰلِكَ اُمَّةُ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ تَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامُ مِنِّيْ عَلَيْهِمْ

شعر

| | |
|---|---|
| فَيَا مَوْلَى الرُّحْمٰى وَيَا مُذْهِبَ الْعَمٰى | وَيَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى وَيَا مُنْقِذَ الْعَانِيْ |
| وَسِيْلَتِيَ الْعُظْمٰى شَفَاعَتُكَ الَّتِيْ | يَلُوْذُ بِهَا عِيْسٰى وَمُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ |

وبمقام استغراق مدہوش شد جان از غایت شوق با جانان ہم آغوش شد موسی علیہ السلام را دنیا و عقبیٰ فراموش شد پنداشت کہ این دار السلام ست وعدۂ دیدار ملکِ علام ست پس فریاد از نہاد برآورد کہ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ **شعر**

| | |
|---|---|
| بیا ساقی و مستانہ ابیخانہ صلا دردہ | مَنِ دردکش و بہر سینہ را جام صفا دردہ |
| دلم در دردِ مشتاقی ندارد صبر اے ساقی | کرم فرمائے باقی درین دارِ فنا دردہ |
| دران وادی کہ در وادی ندا اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ | بکوہ و کوہسارِ من صدائے آن ندا دردہ |

از کعب الاحبار علیہ رضوان اللہ الغفار مرویست کہ حق جل جلالہ وعلی العالمین عم نوالہ بموسی الکلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم خطاب فرمود کہ اے موسیٰ میخواہی کہ بسعادت رضائے من و بدولتِ قرب و لقائے من فائز آئی حضرتِ موسیٰ علیہ السلام بصد عجز و نیازِ تام عرض نمود کہ خداوندا مقصود جانی و مطلوب جنانی ہمینت کہ بآن دولتِ ابدی و سعادتِ سرمدی سرفراز شوم و در زمرۂ مقربان و طائفۂ خاصان ممتاز گردم فَقَالَ اَکْثِرِ الصَّلٰوۃَ عَلٰی حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحَابِہٖ ذَوِی الْحِکَمِ چون حضرت موسیٰ الکلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ذکرِ جنابِ رسولِ کریم بدان عنوانِ فخیم استماع فرمود غیرتِ محبت بر آنحضرت استیلائے نمود پس الواح توراۃ از دست کلیم افتاد تا از جملہ نہ لوح سہ لوح روئے طیران بجانب آسمان بہ نہاد پس خطاب رب الارباب آمد کہ یا موسیٰ خُذْ مَا اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ انگاہ حضرت موسیٰ الکلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم عرض کرد یا رَبِّ مَنْ مُحَمَّدٌ حَتّٰی لَا اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ اِلَّا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ خداوندا محمد کیست کہ من بتو نزدیکی نیابم مگر بوسیلۂ جمیلۂ صلوٰۃ بروی حق تعالےٰ فرمود یا موسیٰ لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُہٗ لَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ وَلَا الشَّمْسَ وَلَا الْقَمَرَ وَلَا اللَّیْلَ

ہوا اوسنے اظہر یہ نزدِ فہام
کہ عبداللہ محفوظِ ربُّ الانام

خدا اونکا حامی بلاریب ہے
کہ وہ مظہرِ ذاتِ بے عیب ہے

وہی مظہرِ نورِ پروردگار
فدا اونپہ عرشی جو پروانہ وار

تو یہ عزم اونکا ہوا مستقیم
بطرزِ مصمم بقلبِ سلیم

کہ اوس نور پہ میں کرون اب فدا
آہینہ جو ہے آمنہ باصفا

کرون دخترِ خویش آنپر نثار
کہ وہ مظہرِ ذاتِ پروردگار

تو ہو اوسنے دارین مین افتخار
ہے اور یہ فخر بس بے شمار

تو پھر سوئے خانہ ہوئے وہ روان
ہوئے داخلِ بیت باصد امان

جو دیکھا کیا پیش زوجہ بیان
بھی تزویجِ دختر جو عزمِ جنان

کیا پھر یہ احباب سے آشکار
کہ اوس نور پہ آمنہ ہو نثار

کرون اونسے تزویج اسکی ضرور
کہ یہ موجبِ فخر باصد سرور

تو پھر بعض احباب نے باوفا
جو تھے اہلِ آداب و اہلِ صفا

کیا شیبۃُ الحمد سے التجا
کہ اے صاحبِ جود و نیکو لقا

مشرف کرو وہب کو بالضرور
بداماد یئے مظہرِ ذاتِ نور

نہ چون آمنہ تھی کوئی در زنان
عفیفہ شریفہ نہ در دختران

یہی فوق سب سے بروئے زمین
کہ یہ مظہرِ سیدالمرسلین

تو راضی ہوئے شیبۃُ الحمد نیز
کہ لائق عزیزونکے لابد عزیز

زنِ پاک طیب کو درکار ہے
کہ طیب کو طیب سزاوار ہے

قال اللہ فی کتابہ المبین الطیبات للطیبین

فَاَنْتَ حَبِیْبُ اللّٰہِ خَاتَمُ رُسُلِہٖ
وَاَکْرَمُ مَخْصُوْصٍ بِزُلْفٰی وَرِضْوَانِ

وَحَسْبُکَ اَنْ سَمَّاکَ اَسْمَاءَہُ الْعُلٰی
وَذَالِکَ کَمَالٌ لَا یُشَابُ بِنُقْصَانِ

وَاَنْتَ لِھٰذَا الْکَوْنِ عِلَّۃُ کَوْنِہٖ
وَلَوْلَاکَ مَا امْتَازَ الْوُجُوْدُ بِاَکْوَانِ

خُلَاصَۃُ صَفْوِ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ ھَاشِمٍ
وَنُکْتَۃُ سِرِّ الْفَخْرِ مِنْ اٰلِ عَدْنَانِ

وَسَیِّدُ ھٰذَا الْخَلْقِ مِنْ نَسْلِ اٰدَمَ
وَاَکْرَمُ مَبْعُوْثٍ اِلَی الْاِنْسِ وَالْجَانِ

وَکَمْ اٰیَۃٍ اَطْلَعْتَ فِیْ اُفُقِ الْھُدٰی
یُبَیِّنُ صَبَاحَ الرُّشْدِ مِنْھَا لِیَقْظَانِ

وَمَا الشَّمْسُ یَجْلُوْھَا النَّھَارُ لِمُبْصِرٍ
بِاَجْلٰی ظُھُوْرًا اَوْ بِاَوْضَحِ بُرْھَانِ

وَمَاذَا عَسٰی یُثْنِی الْبَلِیْغُ وَقَدْ اَتٰی
ثَنَاؤُکَ فِیْ وَحْیِ الْکَرِیْمِ وَقُرْاٰنِ

فَصَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ مَا انْسَکَبَ الْحَیَا
وَمَا سَجَعَتْ وَرْقَاءُ فِیْ غُصْنِ الْبَانِ

ھٰذا ملخص ما فی نجم المبین من زبر المھرۃ المدققین کالزرقانی علی المواھب للقسطلانی وبحر الدرر وکشف الاسرار وروح البیان وحقائق الاخبار والخصائص الکبری والوسیلۃ العظمی والقصص الموسویۃ وغیرھا من الصحف الدینیۃ واللّٰہ الھادی وعلیہ اعتمادی

## بیانِ تزویج حضرتِ عبداللہ والدِ سیّد الانام علیہ وعلی آبائہ واولادہ اطیب الصلوٰۃ والسلام

سنو حالِ تزویج پدرِ رسول
کرامات سے ہے وہ نزدِ فحول

کہ جب حضرتِ وہب اہلِ جنان
جو ہیں والدِ آمنہ بیگمان

ہویدا ہوا اون پہ یہ بالیقین
کہ املاک نازل ہوئے بر زمین

ہوئی غیب سے وہ مدد آشکارہ
کہ جسے ہوئے جملہ حسّاد خوار

شیخ عبد الحق قدس اللہ سرہ الاسبق در مدارج النبوۃ فرمودہ بدانکہ استقرار نطفۂ زکیۂ
مصطفویہ وابداع دُرّۂ محمدیہ در صدفِ رحمِ آمنہ رضی اللہ عنہا در ایام حج بر قولِ
اصح در اوسطِ ایام تشریق شبِ جمعہ بود ازین جہت امام احمد بن حنبل رضی اللہ
عنہ لیلۃ الجمعہ را فاضلتر از لیلۃ القدر داشتہ کہ خیرات و برکات و کرامات و سعادات
کہ در ضمن این شب بر عالمیان و مومنان مفاض و منزل شدہ در ہیچ شبے نشدہ
و تا روز قیامت بلکہ تا ابد نشود ہمین جہت اگر شبِ میلاد را افضل از شبِ قدر
دانند می سزد وقد صرح بہ العلماء رحمہم اللہ فاطر السماء و جمہور اہل سیر و تواریخ بران اند
کہ تولّدِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در عام الفیل بود بعد از چہل روز تا پنجاہ و پنج روز
آن واقعہ و این قول صحیح اقوال است و بعضے علما دعوای اتفاق برین قول نمودہ
در دوازدہم ربیع الاول بودہ و بعضے در سوم ربیع الاول و بعضے در نہم و بعضے
در یازدہم وی اختیار نمودہ و قول اول اشہر و اکثر و عمل اہل مکہ معظمہ برین است
در زیارت کردن ایشان موضع ولادت شریف را در شب دوازدہم و خواندن
مولود و آنچہ از ادب و اوضاع آنست انتہی یقول العبد المسکین مؤلف الکتاب نجم المبین
انافہ اللہ رحیق المحبۃ ان التحقیق لا یبقی فی ھذا الامر العتیق ما ھو مصرح فی الابریز عن
سیدی عبد العزیز قدس اللہ سرہ وافاض علینا برّہ حیث قال العلامۃ والحبر الفھامۃ سیدی
ابن المبارک النبیل قدس اللہ سرہ الجمیل سئلتہ رضی اللہ عنہ عن شہر ولادتہ صلی اللہ
علیہ وسلم فان العلماء قد اختلفوا فیہ اختلافا کثیرا فقال بعضہم انہ صفر وقال بعضہم
انہ ربیع الاخر وقال بعضہم انہ رجب وقال بعضہم انہ رمضان وقال بعضہم انہ یوم
عاشوراء وقال بعضہم غیر ذلک فقال رضی اللہ عنہ انہ ربیع الاول وسألتہ رضی اللہ عنہ

تو اس وصل سے وہ ہوئے شادمان
کہ تھے لیتے ماہر بنورِ جنان

ہوا خواہش و ہب کا جب ظہور
تو تھے پیش اوستے وہ ماہر ضرور

تو پھر عقد اونین ہوا استوار
نکاح شریعت ہوا آشکار

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ البررۃ الکرام ما ولدنی من سفاح الجاھلیۃ وما ولدنی الا نکاح الاسلام رواہ البیہقی فی السنن وغیرہ من الحفاظ الفخام علیھم رضوان اللہ العلام

جو ایامِ تشریق با احترام
وہ روز سے منا تھے نہ اسمین کلام

تو در لیلِ اوسط ہوا پھر زفاف
در آن جائے تزویج بے اختلاف

اَصح روایت مین ہے یہ عیان
ہوئے متفق اسپہ اہلِ جنان

کہ اوس شب مین لا بد وہ نورِ حبیب
ہوا حضرتِ آمنہ کو نصیب

بھی دیگر روایت مین ہے یہ ضرور
کہ در ماہِ رجب وہ نورِ غفور

ہوا حضرتِ آمنہ کو وصول
یہی امر مشہور نزدِ فحول

تو وہ شب شبِ جمعہ تھی بالیقین
وہ ہے لیلۃُ القدر سے برترین

اسیطور لیلِ تولد ضرور
شبِ قدر سے فوق ہے در سرور

نہوتی شبِ مولدِ مصطفا
تو کچھ قدر اوسکا نہ بینَ الوریٰ

شبِ قدر با قدر ہے بالیقین
ز قدرِ شبِ سیدالمرسلین

ز فرش زمین تا بعرش برین
ز قدرِ محمد ہمہ خوشہ چین

ازل سے ابد تک جو ہین قدردان
وہ ذرہ ز قدرِ شہِ مرسلان

خیوری شبِ قدر وہ با مرام
کہ ہو جسمین دیدارِ خیرُ الانام

وفیهم الغوث والاقطاب السبعة واهل الدائرة ویکون اجتماعهم بغار حراء قریب مکة المعظمة وهم الحاملون لعمود نور الاسلام ومنهم یستمد جمیع الامة فمن وافق دعاؤه دعاءهم ووقوفه وقوفهم فی تلك الساعة اجاب الله دعوته وقضی حاجته وکان رضی الله عنه یدلنا علی قیام هذه الساعة کثیرا ویوکدنا بالدعاء الجامع لعافیة الدارین والمحیط بالخیرین بنحو اللهم باسمك الاعلی الاجل الاکبر نسألك عافیة الدارین والسر الاطهر وبنحوه من الادعیة المرویة عن مشائخ الطرق السنیة قال رضی الله عنه وقد یتشرف هذا الدیوان بقدوم سید الانس والجان عند غیبة الغوث فیکون معه سیدنا ابوبکر وعمر وعثمان وعلی والحسن والحسین وامهما سیدة النساء فاطمة الزهراء علیه اطیب الصلوة والسلام وعلی آله واصحابه البررة الکرام تارة کلهم وتارة بعضهم رضی الله عنهم وتجلس سیدتنا فاطمة الزهرا رضی الله عنها مع جماعة النسوة اللاتی یحضرن الدیوان فی جهة الاقطاب الثلاثة التی علی الیسار وتکون سیدتنا فاطمة الزهرا امامهن رضی الله عنها وعنهن

سنو اے عزیز و بصد اعتبار
کہ ابن مبارک جو فاسی مآب

شریعت حقیقت میں از کاملین
وہ از مرشد خویش عبد العزیز

تو اسطور صادر ہوا پھر جواب
کہ در ماہ اول ربیع بہار

تولد ہوئے شافع المذنبین
کہ اسطور ابریز میں آشکار

وہ یکتا محقق بلا ارتیاب
وہ از واصلان خدا بالیقین

ہوئے جبکہ سائل بفکر و تمیز
جواب حقیقی بسے پر صواب

بھی در لیل ہفتم ز پیش نہار
حبیب خدا رحمت عالمین

ربیع الاول

عن یوم الولادة منه فان العلماء قد اختلفوا فیه ایضا فقیل فی ثانیه وقیل فی سابعه
واختاره الاکثرون وقیل فی ثامنه وقیل فی تاسعه وقیل فی الثانی عشر منه فقال رضی الله
عنه انه ولد علیه الصلوة والسلام فی سابع ربیع الاول ای اللیل لسابع منه وسألته
رضی الله عنه عن عام الولادة فان العلماء قد اختلفوا فیه ایضاً فقیل عام الفیل بعده
بخمسین یوماً وقیل بعده بخمسة وخمسین لیلاً وقیل بعده بخمسة وخمسین شهراً
وقیل بعده باربعین یوماً وقیل بعده باربعین شهراً وقیل بعده بعشر سنین وقیل
بعده بخمسة عشر عاماً فقال رضی الله عنه وُلِدَ صلی الله علیه وسلم وعلی اله واصحابه
ذوی الحِکَمِ عام الفیل قبل مجیئ اصحاب الفیل و ببرکة وجوده صلی الله علیه وسلم
طرد الله تعالی اصحاب الفیل عن اهل مکة المکرمه ولم اسأله عن قدر سبقت ولادته
صلی الله علیه وسلم مجیئ الفیل ولو سألته رضی الله عنه لعیّنه فانك لو سمعته حین
یاخذ فی الاجوبة لسمعت آیات الله الکبری مع انه امّی بین الوری وذلك فضل الله
یوتیه من یشاء وسألته رضی الله عنه هل ولد علیه الصلوة والسلام لیلاً کما ذهب
الیه طائفة من العلماء الکرام واستدلوا بحدیث رواه البیهقی وغیره من الفخام او ولد
علیه الصلوة والسّلام نهاراً کما تشبثوا له بحدیث مسلم وغیره من الحفاظ العظام
فقال رضی الله عنه ان نبینا علیه الصلوة والسلام ولد فی اخر اللیل قبل الفجر بمدة
وتاخر خلاص امّه علیه الصلوة والسلام الی طلوع الفجر والمدة التی بین انفصاله
صلی الله علیه وسلم من بطن اُمّه وانفصال الخلاص منها هی ساعة الاستجابة فی اللیل
التی وردت بها الاحادیث وفخّمت امرها واشعرت بتعظیمها وامتداد حکمها الی یوم القیامة
وفی تلك الساعة یجتمع اهل الدیوان من اولیاء الله تعالی من سائر اقطار الارض

خوارق سوا اسکے ہین بے شمار | وہ کتب سیر مین مفصّل نگار
تو روشن ہوا ذکر مسطور سے | مضامین تحبیر مذکور سے
کہ عبد اللہ پدر شفیع الانام | علیہ صلوٰۃ خدا و سلام
وہ امداد ایزد سے محفوظ تھے | وہ ارشاد غیبی سے محظوظ تھے
وہ لاریب از اولیائے عظام | یقیناً وہ از اصفیائے فخام
سپاہ ملائک پہ سردار تھے | کہ اونکے قدم پہ یہ سردار تھے
کرامات اونکی بسے آشکار | وہ لاریب کتب سیر مین نگار
اسیطور امّ شہ مرسلان | کرامات اونکی بسے در جہان
کرامات اونکی اگر ہو شمار | تو جلد مضخّم مین ہو آشکار
اسیطور اجداد خیر الانام | سوا انبیائے ذوی الاحترام
ہمہ اولیائے خدائے جہان | کرامات اونکی بسے از بیان
جو اہل بصارت وہ اوسّے خبیر | جو اہل ضلالت وہ بیشک ضریر

خیوری وہ از مہر و مہ آشکار
نہ خفّاش بینائے شمس النہار

اللّٰھمّ یا ذا المنّ والجود: زدنا مودّۃ صاحب المقام المحمود: ومودّۃ آلہ و اصحابہ الرّکّع السّجود: واسعدنا بالثّبات علیھا غایۃ السّعود: واصعدنا بھا علٰی مدارج الشّرف نھایۃ الصّعود: وارحمنا بہ اذا سئلنا تحت اطباق اللّحود: وظلّل علینا بظلّ لوائہ المعقود: وارزقنا شفاعتہ فی الیوم المشھود: واسقنا یا ذا الفضل من حوضہ المورود: وقد جعلتہ شفیع الکلّ فی الیوم الموعود: فارحم الخیوری

ظہورِ تولد ہوا بیگمان — دران لیلِ ہفتم بآخر زمان
خلاصی ہوئی تا طلوعِ صباح — یہی قول حقا ہے پُر فلاح
شروع و خلاصی مین ہی جو زمان — تو مقبول اوسمین دعا بیگمان
وہی وقت دیوانِ اہل صفا — کہ غارِ حرا مین وہ غوث الورا
بھی اقطاب سبعہ و دیگر عظام — ز اہلِ دوائر جو عالی مقام
سنو نہائے نوریئے اسلام دین — وہ ہین انکے حامل بصدق و یقین
یہ اوسوقت اُس جائے مین سب کرام — ہمیشہ کرین جلسہ با اہتمام
تو جو دین و دنیا کا ہے انتظام — وہ سب اونسے وابستہ ہے لاکلام
جو ہے اُمتِ ذاتِ خیر الانام — تو ہے انکو امداد اُنسے مدام
تو لازم یہ ہے بر ہمہ صالحین — کہ اُسوقت سے وہ نہون غافلین
کرین اوسکی تحقیق از ماہرین — تو فوزاً عظیماً سے ہون فائزین
وہ عظمیٰ عطیہ بلا ارتیاب — جو ہوا اُسسے واصل وہی کامیاب
ہوئے جبکہ پیدا وہ اصلِ اصیل — تو لاریب وہ سال تہا عامِ فیل
ز برکاتِ پیدائش مصطفا — ہوا اہلِ مکّہ سے دفعِ بلا
ہوا دور اُنسے جو تہا قحط سال — ہوئے جملہ بار انسے فرخندہ حال
کیا دفع اونسے خدائے جلیل — بر سمئے ابابیل اصحابِ فیل
شبِ حمل و اِس شب مین ای نیکدان — غرائب خوارق ہوئے بس عیان
تو در صبح آن شب بتانِ زمین — ہوئے سرنگون جملہ ای دوربین
زبانِ امیران و جملہ شہان — وہ بستہ ہوئی از کلام و بیان

فَإِنْ أَكْرَمْتَنَا دُنْيَا وَأُخْرَى — فَلَيْسَ الْبَحْرُ تَنْقُصُهُ الدِّلَاءُ

عَلَيْكَ صَلٰوةُ رَبِّكَ مَا تَبَارَتْ — نُجُومُ الْجَوِّ وَعَصَفَتْ رُخَاءُ

صَلَاةٌ تَبْلُغُ الْمَأْمُولَ فِيهَا — صِحَابَتُكَ الْكِرَامُ الْأَتْقِيَاءُ

خدایا طفیلِ شفیعُ الورا — جو نورِ قدیمی ظہورِ خدا

طفیلِ ہمہ اہلِ بیتِ کرام — طفیلِ صحابہ نجومُ الانام

طفیلِ شہِ اہلِ صدق و صفا — وہ عبد اللہ جو مظہرِ مصطفا

طفیلِ ہمان آمنہ پارسا — تصدق ہوئے جن پہ دونو سرا

طفیلِ جد و دِ حبیبِ خدا — طفیلِ ہمہ جدّہٗ مصطفا

صراطِ محبت پہ رکھ مستقیم — بحبِّ حبیبی بقلبِ سلیم

مجھے اور میری بھی اولاد کو — مرید و تلامیذِ دلِ شاد کو

بھی آباؤ استاذ ہم مرشدین — ہوا جنسے حاصل مجھے فیضِ دین

بھی جو مجلسِ وعظ مین سامعین — بھی سائر جو ہین مومنانِ بالیقین

کہ اون جملہ حضرات پر ہون نثار — دل و جانسے لاریب پروانہ وار

رکھین اونسے دائم یہی اعتقاد — کہ وہ اصفیائے خدائے عباد

وہ ہین طیبات و ہمہ طیبین — چہ جائیکہ ہوا ون مین از شرکین

ہوئی جنپہ تیری عنایت مدام — کہ انعمت اونپر وہ عالی مقام

نبی ہین وہ صدیق ہین وہ شہید — بھی صلحائے چارم بقولِ وحید

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ

وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا ۔ الآیۃ

یا حبیب الملک الودود ۔ ویا بحار الرحمۃ والفضل والجود ۔ فی کل موطن الدنیا ودار الخلود ۔ فلا یکدر بحرک بذنوبنا ایہا المقصود ۔ ولا بنیل رضائک مطلوبنا المعہود ۔ ولله در ما فی ہذا النظم المنضود ۔

نبی ہاشمی ابطحی ۔ شمائلہ السماحۃ والوفاء

طویل الباع ذو کرم وصدق ۔ نمتہ الاکرمون الاصدقاء

بنفسی من سری وسما الی ان ۔ رای حجب الجلال لہا انطواء

ونادہ المہیمن یا حبیبی ۔ ہلم لوصلنا ولک الہناء

فقل واشفع تری کرما ومجدا ۔ وسل تعطی فشیمتنا العطاء

خزائن رحمتی ونعیم ملکی ۔ بحکمک فاقض فیہا ما تشاء

لک الحوض المعین کرامۃ یا ۔ محمد والشفاعۃ واللواء

مقامک تقصر الاملاک عنہ ۔ وفضلک لم تنلہ الانبیاء

وکم لک فی العلا من معجزات ۔ وآیات بہا سبق القضاء

اذا نسبوا المکارم والمعالی ۔ فانت لہا تمام وابتداء

وتغمس فی السنین الغبر سوحا ۔ وتصفو کلما کدر الصفاء

اذا الفخر انتہی شرفا فحاشا ۔ وکلا ما لفخرک انتہاء

ومن یحصی مکارمک اللواتی ۔ لہا فی کل مرتبۃ سناء

اجب مولای واقبل صوت عبد ۔ اسیر الذنب فیہ لک الولاء

تدارکنی بجاہک من ذنوب ۔ واوزار یضیق لہا الفضاء

وکن لی ملجأ فی کل حال ۔ فلیس الی سواک لی التجاء

## قصیدۂ رشیدہ عقیدۂ سدیدہ

فیض و لپر نقش اسم ذات نور و نار ہے | جسکے نامی نام سے وہ نار بھی گلزار ہے

از سراپا حب ایزدی پائے خاتم سے حبیب | کنت کنزاً مخفیاً کا سر پر انوار ہے

جلوۂ نور قدیمی سے ہوا جب وہ نگار | تب تو ایزد لامکانمین عاشق دیدار ہے

قاب قوسین ہوا جب بروئے خیر الوریٰ | تب تو او ادنیٰ سے طٰہٰ چہرۂ غفار ہے

من رآنی قد رای الحق مقام مصطفیٰ | دید اونکی دید ایزد واہ کیا دیدار ہے

ما رمیت اذ رمیت نفی و اثبات عیان | خود خدا رامی بجائے سید مختار ہے

سرمۂ سبحٰن سے وہ چشم مازاغ البصر | دید ذات احدیت سے دائما سرشار ہے

اوس رخ طٰہٰ و زلف لی مع اللہ پر مدام | نور فشان والضحیٰ واللیل عنبر بار ہے

نور انکا جب ہوا مسجود جملہ کائنات | تب تو صلب ساجدین مین وہ تقلب دار ہے

جس زبان کی شان ہے ما ینطق فرقان مین | قولہ قرآن ناطق معجز کفار ہے

لا یحیطون بشیءٍ وصف علم مصطفیٰ | انکا علم ایزدی کیا بحر پر زخار ہے

اونکے دریا علم سے قرآن قطرہ ہی مدام | قطرۂ قرآن مین فلک نہی بیکار ہے

اونکی طاعت طاعت رب الوریٰ ہی لاکلام | کیونکہ سر احدیت کا خود وہی ستار ہے

ہی قدم حادث مین لا بد برزخ کبریٰ وہی | روح ذات کبریا برتر وہ از افکار ہے

ہی تعالیٰ شانہٗ قرآن از برہانہٗ | پاک از امکانہٗ وہ باعث اطوار ہے

عبدہٗ وہ ذات یکتا در محاسن وحدہٗ | از شراکت وہ منزہ ناظر اسرار ہے

در حقیقت ہی وہ مطلق سر ذات احدیت | ہی وہی محیی ممیت و فاعل کردار ہے

اول و آخر وہی ظاہر وہی باطن علیم | وہ غفور عاصیان وہ رافع اوزار ہے

اس مکانسے لامکانمین کیون نہو انکا گذر | عین عالم مین وہی انسان پر انوار ہے

وہ ہین جملہ اِنسے یہی بالیقین | کہ وہ حاملِ سیّدُ المرسلین
اِسی پر ہمیشہ رہین مُستقیم | کہ لاریب ہے یہ صراطِ سلیم
دمِ مرگ ہو دلمین یہ اِعتقاد | بھی جاری زبانپر یہ قولِ سداد
کہ آباؤ اجدادِ شاہِ شہان | ہمہ اہلِ اسلام و اہلِ جنان
جو ہے اِسکا منکر وہ روئے سیاہ | وہ ملعون مردود بے اِشتباہ
وہ موذیئے ذاتِ رسولِ کریم | وہ موذیئے ایزد وہ اہلِ جحیم
پناہِ خدا اوسے ہر صبح و شام | برائے محبّانِ خیرُ الانام

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا

خدایا جو مذکور اہلِ وفا | تو کر خاتمہ سبکا باصد رضا
رضائے الٰہی سے مسرور ہون | لقائے الٰہی سے پُرنور ہون

خیوری بھی اوسوقت دل شاد ہو
لقائے حبیبی سے آباد ہو

دُرُود ہائے صلوات و غُرِّ سلام | بَاعدادِ اَنفاسِ جملہ انام
تصدّق وہ بر فرقِ خیرُ البشر | بھی آل و صحابہ پہ شام و سَحَر
بھی عبد اللہ و آمنہ پہ ضرور | ہوا جنسے نورِ خدا کا ظہور
بھی اَجدادِ خیرُ الورا پر مدام | بھی بر اُمّہاتِ رسولِ کرام
بھی اونپر کہ ہے جنکا یہ اِعتقاد | کہ آباؤ اجدادِ خیرُ العباد
ہمہ اَصفیائے خدائے جہان | وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان
یہی ہے خیوری کا خوش اِعتقاد | یہی ہی رضائے خدائے عباد

## صحت نامۂ بصائر عشرہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳۸ | ۱۹ | السحر | آسرار | ۱۱۹ | ۱۴ | امرا | امرِ |
| ۴۶ | ۲ | تذکرہ | نذکرہ | ۱۱۷ | ۱۸ | بعس | نفس |
| ۱۱۵ | ۱ | ممل دین | مُمِدّ ین | ۱۳۰ | ۱۹ | انعباد | العباد |

## صحت نامۂ درج الدّرر البہیّہ اوّل جلدِ عقائدِ خیوریّہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۷۹ | ۵ | التغما | التنعیما | ۳۲۵ | ۱ | اکب | ایک |
| ۸۶ | ۱۳ | اصحاب | اَصلاب | ۳۴۷ | ۹ | قعرما | قعرها |
| ۹۱ | ۵ | الاالہ | الاالہ | ۳۷۱ | ۳ | لکفر | لِلکفر |
| ۶۶ | ۳ | افضلُ | افضلَ | ۴۴۰ | ۸ | ست | بیت |
| ۷۰ | ۳ | | ۂ | ۴۴۳ | ۴ | سار | نثار |
| | | | | ایضاً | ۱۹ | نیر | خیر |
| ۱۵۲ | ۱۵ | م | نام | ۴۶۵ | ۶ | بجاتب | بجانب |
| ۱۵۵ | ۱ | مِن ھومَن | مَن ھومِن | ۴۸۰ | ۱۱ | گروہ | کروہ |
| ۱۶۲ | ۱۵ | الام | الانام | ۴۸۱ | ۷ | بیفراری | بیقراری |
| ۲۰۴ | ۱۵ | العولہ | العوالم | ایضاً | ۱۷ | سمًا | سمعًا |
| ۲۴۷ | ۱۵ | الوالعلم | اولوالعلم | ۴۸۲ | ۱۹ | الا | لا |
| ۳۱۷ | ۵ | الدینہ | اللدنیّہ | ۴۸۳ | ۱۶ | ھی | منھا |

### حامدًا و مصلّیًا

ای عزیزو اور تمیز بعد طبعِ تمامِ کتابِ ہذا وقتِ تصحیح نمودار ہوا کہ تصحیح سنگ مین صحت پر وپے تحریر

عرش و فرش و جن و انسان جملۂ املاکِ جہان — خاکِ نعلِ مصطفا ہر ایک خدمتگار ہے

کیون نہون وہ شافعِ روزِ جزا اید و ستو — مثلِ خاکِ پا طلب یہ پیش ربی کار ہے

گردِ پائے مصطفا ور سفرِ اسریٰ کائنات — بہرِ پاکِ پا شفاعت خواہشِ غفار ہے

ہے قدمگاہِ شفیعِ مذنبان وہ لامکان — اونکا سایہ لامکان وہ از مکان سبزاز ہے

کنتُ کنزاً مخفیان کا جب ہوا وہ سرِ غیب — تب تو سایہ مختفی در کنز گوہر وار ہے

آیتِ ولسوف یعطی اونکا منشورِ رضا — مرضی و مرضی وہی ارضائی و صفِ یار ہے

رائی و مرئی وہی ہے آئنہ مین ای فہیم — عاشق و معشوقِ یکتا ایک ہی دلدار ہے

مظہر و مظہر وہی مظہر یہ بین از چشمِ دل — ن والقلم وہی اک مصدرِ اظہار ہے

جب قسم کھائے خدا با خاکِ پائے مصطفا — تب تو سرِ احدیت وہ ذات بے انکار ہے

آشکارا جب ہوا وہ سرِ لولاک از ازل — تا ابد وصفِ ربوبیت سے حق مختار ہے

در ازل نامِ محمد صلعم سے مسمّیٰ ہے خدا — تا ابد تشبیہ سے احمد یہ وہ ایثار ہے

شاہدِ خلقِ خلائق واقفِ اسرارِ ہو — عالمِ احوالِ جملہ خود وہی جبار ہے

منجی و ماحی وہی موصوف با وصفِ خدا — قاسمِ جملہ نعم وہ رحمتِ مدرار ہے

نعتِ آلِ مصطفا قرآنِ ذاتِ کبریا — جزو و کل در حکم یکسان مذہبِ اخیار ہے

جب ہوا قطبِ رجائی فاطمہ قطبِ زمان — تب تو اسیر چون رحی جبریل بھی دوّار ہے

کیون نہو حسنین کا وہ مہد جنبان جبرئیل — اونکی صدقے مہدِ سدرہ جسکا مسکن دار ہے

یا مجیری یا ضمیری یا خبیری ہر زمان — ناظری و حاضری چون نور در ابصار ہے

یہ حضوری با حضوری دردِ دور سے حزین — انت ربی در دو عالم از جنان اقرار ہے

گوہرِ صلوات بر فرقِ ہمہ دائم نثار — چون شمارِ قطرہا در بحر و در امطار ہے

# بیانِ قطعۂ تاریخ بحروفِ شماریخ

حمدے برون ز حصر سپاسی برون ز حد
حق را سزد کز و همه را میرسد مدد

الحمد لله والمنة ومنه النعم والجنة که چون از نسائم الطافِ الٰهی ؛ و شمائم اعطاف نامتناهی یعنی ازین صحیفۂ منیفه و نسخۂ شریفه که اَطیبُ مِن زمان الصّبا و اَعطر مِن فوحانِ الصّبا ست بساتینِ قلوبِ مخلصان قدیمی ؛ و ریاضِ صدورِ متخصّصانِ صمیمی ؛ رشک افزائے خلدِ برین و نشو و نما فرمائے حق الیقین گردید ؛ و سینۂ پُر سکینۂ محبّان صادقین ؛ و صدورِ اَنورِ منصفانِ حاذقین ؛ بفتوحاتِ فائحات عرصۂ مقدس ؛ و فیوضاتِ لائحاتِ عالمِ اَقدس ؛ فیضی از پرتوئے اَلَم نشرح لک صدرک بورزید ؛ و عنادلِ ارواح بر اَفنانِ اَشباح در صباح و رواح از رفیع شانش و وسیع بیانش بدین مقوله صدق منقوله تغرّد به پسندید

**شعر**

| | |
|---|---|
| بیانِ آن چه توان گفت آبحیوانست | که زندگیئے دل و جان از وہمی بینم |

اعنی به چون این کتاب از اُفقِ غیب وثیقِ لاریب لطف و جود از مطبع معهود ارزانی فرمود ؛ و اساسِ ودادِ خیر الانام ؛ علیه اطیب الصلوة والسلام ؛ و بنیۂ اتّحادِ احکامِ اسلام را مشیّد و مؤیّد نمود ؛ فوراً قطعۂ تاریخ ؛ مرحلۂ این حروفِ شماریخ به پیمود

| | |
|---|---|
| از برائی دوستانِ مجتبا خیرُ البشر | چونکه شد مطبوع هذا نسخۂ دُرج الدُّرر |
| گفت هاتف ای خیُوری مرحبا بر دینِ تو | کز بحارِ مصطفا آوردهٔ دُرجِ الدُّرر |

۱۳ ۱۲

الفاظِ فصیحہ بجائی غیر فصیحہ مین سہو نظر آشکار ہوا؛ لہذا اُن الفاظ سے حضراتِ ناظرین مُصنفین کو آگاہ کرنا سزاوار ہوا؛ اور اون الفاظ مذکورہ کا اِن چند صفحات مین بطور شمار ہو

| صفحہ | فصیح | غیر فصیح | سطر |
| --- | --- | --- | --- |
| ٨٩ | بھی اُن مادرون سے جو ہین طاہرات | اونھین مادرون سے جو تھین طاہرات | ٥ |
| ٩١ | تو اونسے کیا مجکو پیدا خدا | اونون سے کیا مجکو پیدا خدا | ٦ |
| ٩١ | بھی اونسے مین برتر بلا امترا | اونھون سے مین برتر بلا چون چرا | ١١ |
| ٩٢ | تو ہون اُنسے اکرم مین نزدِ خدا | تو اکرم اُنھونسے مین نزدِ خدا | ٦ |
| ٩٢ | تو اُنسے کیا مجکو بے کیت و ذیت | اُنونسے کیا مجکو بے کیت و ذیت | ٨ |
| ١٠٤ | بھی اونکی وجاہت سے رنج و بلا | اونھونکی وجاہت سے رنج و بلا | ١٦ |
| ١٠٤ | بھی اونسے جو خیر القبائل سدا | اونھون سے جو خیر القبائل سدا | ٥ |
| ١٠٥ | بھی اُن سات مردون سے جو مُسلین | اُنھین سات مردون سے جو مُسلین | ٧ |
| ٢٠٤ | تو اُنپر ہوئے افترائے لئام | اونھونپر ہوئے افترائے لئام | ١٩ |
| ٢٥٥ | بھی اونکی حمایت مین لیل و نہار | اونو کی حمایت مین لیل و نہار | ١٧ |
| ٤٢٢ | حبیبی یہ جو سیّد المرسلین | اونونپر جو ہین سیّد المرسلین | ٦ |
| ٤٢٢ | تو اونکا وہ تابع بقلبِ سلیم | اِنھونکا وہ تابع بقلبِ سلیم | ١٦ |
| ٤٢٥ | تو دو ہین مُعطّل بھی اُنسے ضرور | تو دو ہین مُعطّل اُنھون سے ضرور | ٧ |
| ٤٢٦ | آمان اور ایمان بھی اُنسی عیان | امان اور ایمان اُنھونسے عیان | ١٢ |
| ٤٥٠ | نہ اُن دو سے بُت کو ہوا ہے سجود | اونھون نے نہ بُت کو کیا ہی سجود | ٨ |
| ١٥٦ | کہ ہے کا فرونکی بتو سے رجا | کہ ہی کا فرونکی اونھوسے رجا | ١٣ |

## اعلانِ خوش بُرہان

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

کہ یہ نسخۂ درج الدرر البہیہ فی ایمان الاباء والامہات المصطفویہ مع بصائر عشرہ جلیہ بمطبع توفیقی واقع شہر کلکتہ بتوفیقِ حقیقی نور بخش دیدہ اولی الابصار ہوا؛ حسبِ قانونِ سرکارِ نامدار دفتر رجسٹری گورمنٹ مین نگار ہوا؛ پس کوئی صاحب قصد چھاپنی یا چھپوانی کتابِ مسطور کا نہ فرماوے والا بجای حصولِ نفع بار نقصان و مضرت اُٹھاوی اور جس صاحب جکو خرید کتابِ مرقوم الصدر منظور ہو تو شہر کلکتہ امرتلہ گلی مین حافظ ولی اللہ صاحب سے دستیاب بالضرور ہو؛ نمبر مکانِ حافظ صاحب موصوف ۹ بلا انکار ہے؛ قیمتِ سخپتہ شش روپیہ فی جلدِ کتاب مذکور آشکار ہی؛ اس قیمت سے یہ درج الدرر از بسکہ نہایت ارزان ہی اس ارزانی نفع رسانی سی اہلِ حیرانی دائم لرزان ہی؛ آری شعر۔ قدر گوہر جوگوہری داند؛ چہ نہی در دکان خردہ فروش؛ وھو اللطیف الخبیر والیہ المرجع والمسیر المشتہر

موٗلفِ مسکین محمد خیر الدین عصمہ اللہ من شر الحاسدین

آمین؛